

فهمت مطالب نفحات الرياضين في احوال سيدنا خاتم النبیین

سورة الشورى

سونا خواب ایتر کا بستر خواب سولہ خواب (۴۴)  
حجرت خواب سولہ خواب کہ سی طبقہ عمارت کے

اور مہدی کی اور شریف یحیٰی مہتمم معین

وفاقیہ مسجد

شیف اوری شتاب سولند زمین (۱۱) ۵

۵۱) تاریخچه

بیت سہم اشعار

بیان شمایل تنگنہ

محررت حیدر علی محمدی ۱۲ محرم ۱۲۸۵ (۵۱)

بصرہ حج بیان و مخبرت کی

سورة الفاتحة

خبره و تحقیق خبر

حقیقت شمس

۵۹

٦٢

۴۲) مینوا درخت و سنگ کا

۲۱۰  
مستون  
ایضا

بکرنا حضرت کا درخت کو ۶۳۱

۶۳) ایرونا باغ کا بجزہ سی

۶۴) منکرنا کو دکا

۶۵) سنده پونا کوہ

نور مایه جوانی طبع حسن حال ضیافت

مختبره دعوت جابر

شهادت کرک و اسلام ابوذر رضی اللہ عنہما

نجات یافتہ شہر سے

معجزه شفای بیداران

خبرہ دینی و فاضلہ

حجرت مبارک بنام مبارک و بی بی فاطمہ

کے

عظیم کرنا نذر بریان کا

مسلم بن عبد الله بن جابر

64) *مات*

حج جو اہل حضرت کی سبب سے

انتقال شد

٨٩)

ملفوظات کے بیان اور واقعات کی جوچہ

۹۹) غزوہ احد پیش ہی

۱۰۰)

۱۰۰) جنگ سویت

۱۰۰۷

بیان اوین جرات کا جو عبد الطیر خاں صاحب

1.142

۲۶۷) نزول آیه انما ولیم الله	۱۶۲) نزول سورہ منافقین	۱۱۸) غابہ ہونی
۲۶۸) ہامی بعض معنی لغت بنوں نے	۱۶۳) غزوہ حیدرہ و بیت نمونہ	۱۱۹) فضل حج بیان شجاعت جناب امیر علیہ
۲۶۹) نزول آیه شان جناب امیر علیہ	۱۶۴) ترجمہ صلیحہ باقریش	۱۲۰) السلام و فرائض صحابہ کی
۲۷۰) خدمت سورت برت	۱۶۵) مکہ فتح و شہادت	۱۲۱) فصل حج بیان شہدای احد و مقتولین
۲۷۱) فضل شہادت بعض جناب امیر علیہ	۱۶۶) فتح خیبر و فتح مدینہ	۱۲۲) شہدین کی
۲۷۲) شہادت شہادت	۱۶۷) کیفیت قبضہ جناب مولیٰ ابرہہ	۱۲۳) غزوہ حمرار الاسد
۲۷۳) بعض غزوات از کتب لغت	۱۶۸) قول ترجمہ بیان دعویٰ جناب سیدہ	۱۲۴) غزوہ جمیع
۲۷۴) ثبات عدم لادت کہ امی سر یہ و غزوہ	۱۶۹) بار اندک بطور جمع باب بعض غزوات	۱۲۵) جنگ بیرموند
۲۷۵) شیخین	۱۷۰) شہادت	۱۲۶) غزوہ بنی نضیر
۲۷۶) نزول سورہ آل قی و شان	۱۷۱) دعویٰ سیدہ بطور میراث	۱۲۷) مکتبہ در بیان عوالی
۲۷۷) وقایع سال دہم از جہت	۱۷۲) غصہ جناب سیدہ خلیفہ بر تازندگی	۱۲۸) ذات الرقاع غزوہ عثمان
۲۷۸) کیفیت مبادی اہل بخارا	۱۷۳) غزوہ دہونہ	۱۲۹) از بد صغریٰ تا غزوہ خندق
۲۷۹) کیفیت انتقال حضرت امیر علیہ	۱۷۴) ثبوت کاف خلیفہ ششم سوافی اصول	۱۳۰) کیفیت ولادت جناب امام حسین
۲۸۰) رسول اہل بیت	۱۷۵) مستحذہ	۱۳۱) غزوہ حارابہ
۲۸۱) تشریف لیا جناب امیر علیہ	۱۷۶) فصل ربیع غزوہ ذی القعدہ	۱۳۲) جملہ معتزضہ
۲۸۲) اور او سمن ایک حدیث فضل جناب	۱۷۷) مقدمہ ادبی بل	۱۳۳) قول ترجمہ
۲۸۳) حضرت امیر علیہ اسلام یمنہ	۱۷۸) فتح مکہ	۱۳۴) آیه و کفایت المؤمنین القتال یعنی
۲۸۴) حجۃ الوداع	۱۷۹) غزوہ حنین وغیرہ و اوقات تا غزوہ	۱۳۵) معجزہ خبار بالغیب
۲۸۵) مرحمت جناب امیر علیہ از حجۃ الوداع برہنہ	۱۸۰) تنوک	۱۳۶) بیان غزوہ بنی قریظہ
۲۸۶) صحاح مسند علیہ باقر رازی	۱۸۱) حدیث ما انجیہ ولا کن لہ انتجاہ	۱۳۷) فائدہ فضائل صدقہ
۲۸۷) ذکر شب و غزوہ بنی نضیر و حنین	۱۸۲) معجزہ	۱۳۸) بیان و انوار کا جوابین
۲۸۸) بیان ترل صدقہ	۱۸۳) مقدمہ تقسیم غنیمت خین و ناخوشی	۱۳۹) واقع ہونی
۲۸۹) روایات الحق مقدمہ نص بر جناب امیر	۱۸۴) بعضی انصاری	۱۴۰) بیان غزوہ بنی مصلح
۲۹۰) علیہ السلام	۱۸۵) غزوہ تبوک و حدیث ثمرت	۱۴۱) غزوہ بنی مصلح
۲۹۱) تنویر متعلق نص	۱۸۶) قول ترجمہ	





کری جن جن کا حالہ اوسمیں لکھا ہے اور جو اردو نویسی میں غلطیاں ہوئیں وہ عاصی کے ہیں وہا  
کاتب کی یہ سب میری مجال کے زبان اردو ہی ہوئیں ہیں اوس سے مجھ کو معاف فرمائیں کہ میں نے  
دہلی یا لکھنؤ کا نہیں ہوں مصرع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست \* الغد عند کرام الناس مامول

جو کہ یہ کتاب سودہ اولی سے صاف ہوئی ہے

نفعی حقیقہ نوبت ثانی تک نہیں آئی ہے

لہذا کاتب ہی معذور ہے

وہیب عجب طبع صحیح ہے

نفعی نہیں

ہو سکتی

[illegible]

اِنَّ لِلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ رِصَالًا ۙ



مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُهُ الْبَيِّنَاتُ سَأَلَّمَ اللَّهُ عَذَابًا مُهِينًا

# الحمد لله الذي جعل

الحمد لله الذي جعلنا سلطاناً لأخباره ورفقاً لأخباره ولا نأخذ سبباً كمالاً  
 كعبه لا سبباً لرسالة والتبوق أملاً للجنة قائد الخير ومفتاح البركة نحي الله ونجده خليل  
 وجيده رحة للعالمين التمهيد يوم القيمة على جميع الأنبياء والمرسلين والوجه الدار والذين  
 خافوا النبيين ارتدوا المبغضين ونحمد الله على ما جعلنا من أمته سيداً للبعث والاسبق والأخير والصباح  
 الأخير والبدل الأظهر للدينونة استنصاه الأخوان واستندار القلوب والتمسك بمحمد  
 الخاطب بلوكة لما خلقت الألفاظ التي لا تسمى إلا بالحق والحق الذي لا يسمي إلا بالحق  
 سيدنا أبي تقاسم محمد بن عبد الله شفيع أهل الكائن من أمته ومنقذهم من غضب رب العالمين  
 البشير والذير السراج المنير اللهم فصل وسأله عليه وآله الطاهرين وعترته السادة المعصومين  
 صلواتهم وسلاماتهم وأسئلتهم والحق والحق والحق والحق والحق والحق والحق والحق  
 واسمى أحسن وأجل وأعتد واشرف وأرفع وأرفع وأرفع وأرفع وأرفع وأرفع وأرفع وأرفع  
 والترض النضير والنير النير والملك والعبير والملايك السجدة والذات المنيرة واليد من الشاذ  
 والعدا والمناذية والتمار الجنية والفقاه الشهيدي والشعور البارقة والذات المنيرة واليد من الشاذ  
 الملفوف والنفق المنقوشة والفوايح النافذة والبرق الفاجي كفضل ما صليت على إبراهيم وآل  
 إبراهيم أنك خير عبيد وأزرقنا شفا نعم وأخترنا في خواص من فضلك وأحسنك ما أكرم  
 الراحمين أما بعد الحمد والصلوة فيقول العبد الفقير إلى ربه العلي أوج  
 الناس مقر بغيره بن المرحوم السيد خير علي النعماني الحسيني الفاطمي عاملها الله تعالى بالظفر



الحق والجلال فی تلمیذ خباب علی القاب شمس العلم و بدرہم فی الفضل و صدہم صدہم من اللیاقۃ و قمر  
فکما لیس سلطان ارباب التوفیق ملک یاسہ العلم و العمل بالحق مروج انوار الحق بانشر احکام سید المرسلین علی جمیع جنہ سیدنا  
سیدنا امیر المؤمنین ابدۃ الاولیاء والا و ہر حاج احمرین الشریفین سطوحا بالناس سید جلیلخان بہادر لارال سبحان  
علی المساکین طرا و سار علویہ علی الطالبین ہا کہ شرف علم کا پسین و سکی موضوع کی ہی اور علم کا م کہ او حسین بحث  
اثبات خود تصحیحہ تعالیٰ کہ بہ ہیات سی ہی و صفات ثبوتیہ و تنزیہیہ سید ہی سہو اسطہ اشرف جمیع علوم ہی سہو  
فہم یخرج من اشرف ہی ہی او حسین فی کراشرف المرسلین و فضل الاولین انہم کلہم اورار و دین کو ہی کتاب احوال سعادت شہدائے  
سید الانام من تصنیف و شائع نہیں ہوئی اور اکثر انہی زمان کتب معتبرہ ہر ہی ہی قناس علوم و دینیہ و دنیویہ یقینہ نہیں کر  
لہذا حسب قراح اکثر اعلائی و حافی و برادران لعلی خصوصاً کتاب مقدس امجد ذی الفخر الاولیاء الحمد للہ  
جامع شریف خلق حسن حاج احمرین الشریفین سید شریف حسہم اللہ وجودہ و جودہ و زادہ اشرفہ و علوہ و  
عاصی باوجود فقدان استغداد متوجہ ہر امر خیر کا ہو الاکن کہ ہر اخلاق و فضائل کو ہی شامل کیا جائے  
تو اوراق زمین و آسمان گنجائش نہ ہو گزشتہ کتب کا ہر کتب معتبرہ کو پیش نظر لکھی کمال است  
متوجہ ترجمہ ہوا اور جبہ جہنمی کی عرصہ میں بغایات ربانی و توفیقات مصطفیٰ فی منہج کو ترجمہ کیا تاکہ سب برہنہ  
کہ خباب مقدس توحیدی کی کفایت عن شایہ و تکالیف شافہ محض سطر پنج دین متین کی اپنی نفس نفیس پر گوارا کنی اور ان  
نفع خاص حضرت کا کچھ نہ تھا بلکہ وسطی ہدایت و ارشاد عباد کی تحمل ان امور کی ہوئی اور یہ امر موجب شکر اور انوار  
اکثر شکرین و مشککین کا ہوئی و لہذا **ما قبل** سید ابو موسیٰ علی خلق من رحمت کیوسطی ایدہ او ہدائی شہدائے  
کیوسطی روحی لہذا فی نفسہ اشرف و قار اور بقضائی حدیث میں ان کو علی عبادہ کما غت فی مقامہ اندکی و بسیار  
بعض جلال شائبہ و غو فی فضائل خباب مولیٰ امیر المؤمنین علیہ السلام کو ہی و ان منہج کیا اور بعض تعلقات میں بطور مناسب جودہ  
بعض فقرات تفسیر عزیزہ ہی نقطہ کتب کیہ علی ای خیار رحمہم اللہ ہی کہ انہیں سالہ کیا کہ ہر حق و حجاب میں طالب بخیر ہی  
نیشن ہوئی میں گرما ہر جہدہ اول الخلاق ہر دین سیدل کلہن حضرت اساطیر میں ہی خطا و زلل و خوف میں تو اسکو نیک  
عفو و صفحہ جہانین واجب اس کتاب کی ملاحظہ ہی فرمادہ ہوں تو دعا کہ میں ہی وقایع نکات صیب یزدان میں ہی  
**۵** مملکہ جادہ برجل من جادہ محسوب ہر دور و محصور من خدا فی قہلہ اللہ علیہ تو کلت اللہ فہنا اور سیدہ  
کہ موسوم بہ **نفحات الریحین** فی احوال سینا خاتم النبیین ہر ایجا بفضل اور ایک خاتمہ و رایت بقا خالی شکل  
**فصل اول** ریح میان بعض مناقب و فضائل و س برگزیدہ و اوند علی کے کہ کیفیت احوال و نیرنگار کی ہر وقت  
کہ نور و حضرت کا پیدا ہوا تا اوس زمانہ تک کہ بعثت حضرت کی ہوئی و بر سبیل انصاری طالبان ریح ہر دور عالم و زمانہ سید سلطان  
برہنہ ہر خباب شیخ الحسن کہ ہی کتاب انہی و لکھتہ ہر زمانہ و احوال و ہر کتب رسول خدا و ہر کتب اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بسم اللہ

فی روضت کی بھی تحریر کیا خباب امیر المؤمنینؑ کی کہ جبریلؑ قدس الہی عز و جلال نے ارادہ کیا کہ خلق خباب سے ملے گا تو خطاب کیا طرف لڑائی  
 کی اور ارشاد کیا کہ ارادہ کرتا ہوں میں اسے شخص کے خاک کا نہ اوسکی زمین اور بر ساری مخلوق اس کی فضیلت و اون اور سجدہ اولیں کرتے  
 سہی کہوں اور شفیق روز قیامت کا اوسکو گردانوں اگر میں اوسکی پیدا کر نی کا ارادہ کرتا تو ہرگز بہشت کو نہ دیتا اور دوزخ  
 اس کی پیدا کر نی کی جو جس واسطہ اوسکی شہنشاہی ہی ہر حاجت تھی پس ای ملائکہ جانفزا اوسکی اور بھی نور تہ اور شرف و سکا ملائکہ  
 فی عرض کیا کہ ہم شفیق اور فرمان دار تیری میں کیا مجال کشتی کی ہی پس خبابؑ قدس الہی فی فردا با حضرت جبریلؑ کہ ایک  
 بقصد تربت مقدسہ تمام مشق خباب سے ملے اسے ان اور مقدس رہی مشیت میں کیا کہ سے ملے آغا کہ ہی پیدا ہوں اور خاک میں  
 ہی دفن ہوں اور رفوہ قیامت ہی خاکسے خوشیوں پس خاک مبارک رسول مقبولؐ سے ایک قبضہ منی کا اوٹھا بھیجے گی سہی  
 اوسپر ظلم نہیں ہوا تھا اور اوس منی کو اتار لیکنی اندکیر خاک کا داغ بھان پر ہو بچا ضرور گلی پر ہذا زمین پر بہشت  
 پران درگاہ و الادب برت ہر اوس خاک جس کو چشمہ بلبیل میں لجا کی غسل دیا کہ اور بھی وہ طہار ہو گئی  
 مانتہ ایک سفید موتی کی درخشندہ اور ہر روز اسلوا یک نہی میں نہروں بہشت سے غسل دیا اور ملائکہ پر عرض کیا اور نو  
 تابان اور درخشان تھا اور ملائکہ اوسکا استقبال کرتی تھیں مانتہ تقییم کی اور حضرت جبریلؑ میں لجا کی تھی اوسکو دریاں فرشتوں  
 اور سببی عزت کی شرف و فضیلت اوسکی پہلی تہ کہ حضرت آدمؑ پیدا ہوں اور حوٰث حضرت آدمؑ پیدا ہوں تو او نہوں  
 اپنی پشت مبارک میں ایک تہ وار مانتہ صدای برادر خان کہ اوسد السبح و تقدیس سہی عنک اویہو فی خباب زمین کہ مانتہ  
 کیا اور ہی جبریلؑ نے تہاں جو بابا کہ یہاں اور شہید و تقدیس محمدؐ عربی کی ہی سردار اولیں تہاں ہی خوشحال اوسکی جو اسکی  
 متابعت کرے گا اور شفیق ہی جو اوسکی حادیہ مخالفہ طبع کا بھالو ہی آدمؑ اس جہد کو اور سو بھالو اس نور کو صلیب طہارہ ہر وہ  
 میں اور چھٹا طہارہ زمان باخفت میں اور ہر حضرت کشتی حضرت آدمؑ میں مانتہ آفتاب کے جو وسط بھان میں ہوئی یا مثل چاند  
 کہ شب تاریک میں نکلے عرض اس سے مقدس ساری اسن اور سب نیکی اور سدا قات اور عرش و کرسی صفا کرتی تھی پس خباب  
 امیر المؤمنینؑ فی فردا با خطاب ہی تھا اور کوئی اوسوقت تھا پہلی جو خبابؑ بجا کی پیدا کیا تو نور اپنی حبیب محمدؐ الرسولؐ کا تھا  
 کیا اس نور کو قبل پیدائش عالم کی چار لاکھ چوبیس ہزار سال پس ایک ہزار سال برابر خبابؑ قدس الہی کی تسبیح اور تحمید میں  
 رہا اس عہد میں جتنا تہاں و تہاں کی طرف نظر لطف و رعایت ہی ارشاد ہوتا تھا کہ ای بندہ میری نعمی ہی مراد او  
 مقصود میری اور تو ہی مرید میرا اور تو ہی برگزینہ تمام میر طاعت منی قسم ہی جہی نبی عزت اور حلال کے کہ اگر تجھ کو  
 مکرنا تو آسمان کو ہی ہرگز پیدا کرتا میں جو کون تجھ کو دوست رکھی اوسکو میں دوست رکھوں اور جو تیرا عدو رہے  
 وہ ہر دشمن سے پس نور او حضرت کا بلند ہوا اور دشتی اوسکی ہر طرف پس کھٹکتی تھیں بار بار یہ وہ اوس نور کی پیدا  
 اولیادہ قدر پس اس حجاب میں اوس نور کو دل کیا پس وہ نور تسبیح کرتا تھا صفا کی بدینہ میری ہی کہتا تھا سبحان  
 و تعالیٰ بار بار ہر روز و ہر راجعت اور کیا ہر روز ہر طریق سے تسبیح سبحان لکھا لکھا تیسرا

حجاب بیت اور اوسین ٹس ہزار برس تک اوس نوزنی اسطرح پرتبج کی سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لَا يَفْتَقِرُ شَيْئًا  
 حجاب بنت اور اوسین ٹس ہزار برس تک پرتبج کی سُبْحَانَ يَا مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لَا يَفْتَقِرُ شَيْئًا حجاب جبروت اور  
 میں یہی دخل ہوئی ورنہ ہزار برس تک پرتبج کی سُبْحَانَ الْكَافِرِ جَسًا حجاب حجت و سمیرہ داخل ہوئی سات ہزار برس  
 تک تبج سُبْحَانَ مَنْ عَلَى الْعَرْشِ الْعَظِيمِ کئی رہی سالوں تک حجاب نبوت اوسین داخل ہوئی چھ ہزار برس تک تبج سُبْحَانَ  
 مَنْ عَلَى الْعَرْشِ عَزَّالَافُ کئی رہی اٹھواں حجاب کرامت اوسین بھی سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْكَافِرِ کی تبج پانچ ہزار برس تک  
 نواں حجاب منزلت اوسین بھی چار ہزار برس تک سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْكَافِرِ کی تبج کی وسواں حجاب فوت اوسین تین ہزار  
 برس تک سُبْحَانَ مَنْ عَلَى الْمَلَكُوتِ کی تبج کی کھارواں حجاب سعادت اوسین بھی دو ہزار برس تک سُبْحَانَ  
 مَنْ يَزِيلُ السُّيُوفَ وَلَا يَرْزُقُ الْبَشَرُ کی بارمواں حجاب شفاعت اوسین ہزار برس تک سُبْحَانَ اللَّهِ وَجَلَّ جَلَالُهُ  
 الْعَظِيمِ کی تبج کی بعد ایک نور حضرت سی پیش دریا نوز کی خلق کئی کچھ ہر ایک کے علوم غیر مناسبتی دریا عزت و صبر و خشوع  
 تواضع و رضا و حلم و وقار و تقویٰ و خشیت و انابت و عمل و کم و میمانت و حیا اور سوانحی پیر اوس نور کو امر فرمایا کہ داخل  
 دریا توں کا و بھوج و نہ نور باہر آیا جتنا فی فی ارشاد کیا کہ اسی سردار میری پیغمبری اور اول مخلوق میری اور خاتم غیروں  
 میری تو ہی شفاعت کرنیوالا ہے اس کا میرے حکم سی روز قیامت پس نور حجاب خاتم النبیین فی سجدہ کیا جبکہ سجدہ سی اوٹھا تو  
 ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرہ اوسی بعد اسوا حجاب نہ نفا کی ایک قطرہ سی نور ایک ایک بنی پیدا کیا پس سب وہ نور علی نور محمد  
 کی گرد طواف کرتی تھی جس طرح کہ حج گرد بیت اللہ کی طواف کرتی ہیں اور اسطرح ہی تبج کرتی تھی سُبْحَانَ يَا مَنْ هُوَ عَالِمُ  
 الْغُيُوبِ سُبْحَانَ يَا مَنْ هُوَ حَلِيمٌ لَا يَعْجَلُ سُبْحَانَ يَا مَنْ هُوَ غَفُورٌ لَا يَفْتَقِرُ شَيْئًا فرمایا حجاب نہ نفا فی سب انوار کی  
 طرف کہ میں کون ہوں نور محمدی فی سبقت کر کی سب سی پہلی جواب دیا اَنْتَ الْاَلَا اَنْتَ وَجَلَّ جَلَالُكَ  
 رَبِّكَ الْكَرْبَابِ وَمَا لَكَ تَلَوَّلَ پس فرمایا جتنا فی فی کہ تو ہی برگزیدہ اور بہترین مخلوقات میری کا اور تو ہی حبیب میرا اور  
 تیری یہی است ہی کہ او سکو پیدا کیا میں فی واسطی ہدایت دینی کو کوئی پس نور محمدی سی ایک جو ہر کی تین پیدا کیا اور اوسکی  
 دو ٹکری کئی اون دو نور محمدی سی ایک کی طرف مجسم بہت داخل کیا اوسکا پانی خوشکوار بنا اور دوسرے ٹکری کی طرف جہنم شفت  
 نظر فرما کی اوس سی عرش کو پیدا کیا پس عرش پانی پر نہر گیا اور نور عرش سی کرسی کو پیدا کیا اور نور کرسی سی لوح کو بنایا اور لوح  
 نور سی قلم کو پس قلم کو حکم کیا کہ گدہ تب قلم ہزار برس تک جہوش رہا حکام اتھی سنکی جبکہ جہوش میں آیا عرض کے کیا کہوں حکم ہوا  
 کہ کہہ لا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ جگہ قلم فی نام حجاب محمد الزنزل کا سنا سجدہ کیا اور پھر کہا سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ  
 سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْكَافِرِ پھر سراوستی اوٹھا یا اور جو حکم ہوا تھا لکھا بعد اوسکی عرض کیا کہ کون میں یہ محمد کہ جبکہ نام اور  
 ذکر قریب اسی نام کیا ہی ارشاد ہوا کہ وہی قلم اگر وہ نبوتا تو میں جگو جگہ کسی مخلوق کو خلق کرتا مگر جو کچھ پیدا کیا ہی صرف اوسکی  
 واسطی پیدا کیا ہی پس وہی بشارت دینی والا طرف بہشت کی اور ذرائی والا و زخ سی اور وہی ہی سراج میرا اور وہی  
 است اور حبیب میرا پس قلم شیرینی نام رسول خدا اسی شق ہوا اور کہا اسلام علیک یا رسول اللہ اوسکی جواب میں خود  
 حجاب باریتغا فی فرمایا علیک اسلام منی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اسوا سطرہ سلام کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا واجب

بعد اوسکی ارشاد ہوا کہ ای فلم لکھ میری قصا و قدر کی تین اور جو کچھ کہ پیدا کرونگا میں تار و ز قیامت بعد اوسکی ملائکہ کو پکار  
 کیا کہ ہمیشہ صلہ پہنچن محمد اور آل محمد پر روز قیامت تک بعد اوسکی نور محمدی سی بہشت کی تین پیدا کیا اور زینت د  
 اوسکو ساتھ چار چیز و مکی تعظیم و جلال و سخاوت و انانت اور اوسکو واسطی و دستار اور فرما ہوا کہ مکی پیدا کیا بعد  
 نظر کی طرف توجہ جو ہر کی ساتھ عین مہبت کی پس وہ چھڑکی کا پنا اور پانی ہو گیا اوسکی بخار سی ستاون کو پیدا کیا اور اس  
 کف سی زمین کو پیدا کیا جبکہ زمین پیدا ہوئی تو پانی پریشل کشتی کی طہنی تھی اور غلام میں تھی اور نہیں شہر قی نہی تہا پہا  
 پیدا کیا اور شل رخ کی او کو زمین پر بنایا کہ زمین ہر کی بعد اوسکی ایک فرشتہ نہایت قوت دار پیدا کیا اوسکی کندہ جی زمین  
 کو رکھا جب اوس فرشتی کی ہاون نہ ہر کی تو ایک بہتر پر قرار دیا جب بہتر کو بھی قرار ہوا تو ایک ٹائی ڈی بعد  
 وہ اتنی بڑی تھی کہ اوسکی طرف کو کوئی دیکھ نہیں سکتا اور ہقدر بڑی ہی کہ اگر تمام دریا اوسکی ایک مومن دماغ میں  
 آجائیں تو یہ معلوم ہوئی کہ گویا ایک تل سحر سی وسیع ہی ہی پس اوس گامی کی پشت پر اوس بہتر کو رکھا اور اس گامی کی قرار  
 واسطی ایک چھلی پیدا کی کہ نام اوسکا چھوت ہی اور اس گامی کو کہ نام اوسکا ہوتا تھا چھلی کی پشت پر ٹہرایا پس سار زمین قیامت  
 کندی پر اور فرشتہ ایک بہتر پر اور بہتر گامی پر اور گامی چھلی پر اور چھلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا تاریکی پر  
 اور بعد اوسکی علم خلقت کا حد تاریکی سی منقطع ہو گیا سو ایذا ہی تعالیٰ کی کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہی بعد اوسکی عرش کو دو  
 روشنیوں سی بنایا روشنی فضل اور روشنی عدل ان دونوں روشنیوں نے جب سانس لیا تو چار چیزیں اوسنی پیدا ہوئیں  
 عقل و علم و سخا و عقل سی خوف اور علم سی رضا اور حکم سی سودت و وفا اور سخاوت سی محبت کہ پیدا کیا اور  
 طیف محمدی ان سب چیزوں سی خمیر کیا بعد اوسکی روحیں ہوئیں کی اپت محمدی ہیں پیدا کیا اوتا و سکی سوچ اور چاند  
 اور ستار گامی اور رات اور دن اور روشنی اور تاریکی کو پیدا کیا پس ہر ہر شے کو نور محمدی سی پیدا کیا پس بقا و وسع ہر  
 برس تک پس نور زیر سایہ عرش کی پس ایک بعد اوسکی نور محمدی کو بہشت میں کہہ دی شہر ہزار برس بعد اوسکی مدد  
 النہی میں اوسقدر عرصہ تک بعد اوسکی ساتوین آسمان میں بعد اوسکی آسمان سترہم میں بعد اوسکی پانچوین میں بعد اوسکی  
 چوتھی میں بعد اوسکی تیسری میں بعد اوسکی دوسری میں بعد اوسکی پہلی میں رکھا اور نور محمدی وہیں رہا جب تک کہ حضرت  
 پیدا ہوئی یا نسبی جناب امیر علیہ السلام نے کیفیت خلق آدم و حوا کی بیان کی اور پھر فرمایا کہ نور محمدی پشت حضرت الالبشر  
 رہا اور ملائکہ پہنچ حضرت آدم کی واسطی شاہدہ نور نبوی کی کہڑی ہوتی ہیں جبکہ حضرت آدم کو اطلاع اوسکی ہوئی اور انہوں نے  
 کہ نور اوسکی پشانی میں رہا بعد اوسکی انہوں عرض کے میں چاہتا ہوں حوزہ میں دیکھوں پس نور محمدی اوسکی پشت شہاد  
 میں رہا اور نور علوی بیچ کے اوسنگلی میں اور نور فاطمی کو اوسکی پاس کی اوسنگلی میں رکھا اور نور حسنی کو چوٹی اوسنگلی  
 اور حسینی کو اہام میں جبکہ حضرت حوا حضرت شیت کی ساتھ حاملہ ہوئیں تو وہ نور پشانی حضرت حوا میں گیا جب شیت پیدا  
 ہوئی تو نور نبوی پشانی حضرت شیت پر استقرار ہوا عرض نور نبوی ایک نبی سی دوسری نبی سی یا اوسکی وصی کی پشانی میں  
 آتا جاتا تھا یہاں تک کہ حضرت کالوز عبد مناف کی پشانی میں آکر ٹہرا اور اوسنی منقل ہو کی ہاشم کی پشانی میں آیا اور  
 چونکہ یہ حضرت ہاشم حجاج اور مہا نو کو کہنا کھلاتی تھی اور اوسکی واسطی و نث اور بکران فوج کرتی تھی سو اسلئے اوسکو



ہاشم کہتی ہیں اور دروازہ اوکی گہری جہانوں کی لئی کہیں بند نہیں ہو غرض یہ ہاشم جان رشید اور خود بصورت اور بلند  
 بالا و شجاع و سنجی و مہمان دوست تھی اور یوم ترویجی خانیانوں کی لئی تا انقطاع ایام حج کی سب حاجی لوگ مہمان ہو  
 ہوتی تھی اور بسبب کمال خوبصورتی خصوصاً اس سبب سے کہ نور محمدی اوکی پیشانی میں تناسب ٹوک اور منادید خانا  
 اوکی تھی کہ اوکی شادی اپنی اپنی بیان کریں لیکن وہ ہرگز قبول نہیں کرتی تھی کیونکہ عہد مناف سے انہوں نے عہد کر  
 لیا تھا کہ نور نبوی کی امانت کو نہیں سونپی کی گرامی جگہ وہ پاک ہوگا نجاست اور خاست کفر و جاہلیت سے بلکہ قصیر روم  
 اور بناتنی پادشاہ جنتہ فی بہی جہش کی لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا اتہ اپنی قوم کی بہت بی بیوں کی نواح کیا اور اولاد ہی ہم  
 ہو چکی لیکن نور نبوی ذی پیشانی سے منتقل ہوا ہاں کہ ایک روز اسنا رکعبہ کٹر کی بعد طواف کے دعا مانگی خاب جنتہ  
 و تانی کی کہ جہان خبر اور صلحت اس جگہ پر منتقل ہوئی اوسے شب کو خواب میں اونی کہا گیا کہ مدینہ کو جاو اور سلمیٰ کی کہ  
 بیٹی میری و عروسی کی کہ بزرگان قبیلہ بنی نجر سے اسے خواستکاری کرو کہ یہ نور اوس طرف منتقل ہوگا پس اپنی ہاشمی  
 مطلب کو اور اپنی عزیز خبیون کو مع سوا علی اور خدام بڑی تحمل اور ہمت رکھنا مدینہ ہوی مدینہ میں جاکی سلمیٰ کی  
 خواستکاری کی بعد بڑی کوششوں کی سلمیٰ سے عقد کیا اور دو مہینے وہاں توقف کیا کہ نور نبوی منتقل پیشانی سلمیٰ میں  
 ہوا حضرت ہاشم فی قصہ سفر شام کا کیا اور سلمیٰ کو وصیت کی کہ لڑکا جو پیدا ہوئی تو اسکا شیبہ الحمد نام رکھنا بعد  
 اوکی جب میں انتقال کر دوں وقت سوا علی وصیت کے محافظت میں اوس محلہ راوی کی بڑی کوشش کریں اور علی الخصوص  
 یہودیوں کی کینہ سے بہت حفاظت کرتی رہیں اور جب لڑکا بڑا ہو جائی تو اسکی حیا مطلب کو میرا ہی اطلاع کرنا کہ وہ  
 خود اسکی بڑی حفاظت سے اپنی گہرجا میں غرض جب حضرت ہاشم شام کو روانہ ہوئے اوسے سفر میں انتقال کیا اور  
 سلمیٰ کو جب لڑکا پیدا ہوا تو شیبہ الحمد نام رکھا اور کمال درجہ اوکی کو حفاظت میں کوشش کے ہاں تک شیبہ الحمد  
 بر سکی ہوئی لیکن لڑکوں کی ساتھ مدینہ کی ایک کوچہ میں کہلیتی تھی کہ ایک شتر سوار اونکو نظر آیا اوس سے دریافت کیا کہ  
 کہاںسی آیا ہے اور کہا جائیگا اوسے کہا کہ کہ سی آیا ہوں اور اب قعد بھی کہ کا ہی شیبہ الحمد فی پیغام دیا کہ مطلب  
 ہاشم سے کہنا کہ تمہنی خوب لگیا کہ اپنی ہاشمی کی وصیت کو سچا نہ لانی اور اوکی بیٹی کا عزت میں رہتا گوارا کیا اور خود  
 خارج اہل بیت ہو جب اعرابی فی کرین پہنچی مطلب کو پیغام پہنچایا وہ اکیکی راہی مدینہ ہوئی و دخل مدینہ ہوئی سرانجام  
 پہنچی کا دکھانی لگی تب اوسے کوچہ میں شیبہ الحمد علی اوس وقت اپنی ساتھ سوار کر کی روانہ کہ ہوئی مغرب کی وقت تو  
 میں پہنچی مقام کیا و ہاشمی پر سوار ہوئی نصف شب تک راستہ قطع کیا بعد نصف شب کی اواز شیبہ اسپان اور ہمہ  
 روان جانب مدینہ سے سلمیٰ تب مطلب فی شیبہ سے کہا یہ بڑی مشکل ہوئی شیبہ فی جواب میں کہا کہ میری والدہ سے فیصلہ  
 اوسے و خرچ کو میری و سوا علی تین میں اب مناسب ہی شارع عام کو چور کی کنارہ کنارہ طلب فی کہا کہ راستہ چوڑا  
 آسان ہی لاکن تمہاری پیشانی کا نور جس سے تمام سحرار و شن ہی یہ کس طرح مخفی کیا جائی تب شیبہ فی کہا کہ میرا  
 مرنہ کپڑی سے چھپا دو تین تہہ کپڑا منہ پر ڈالو لاکن روشنی کم نہ ہوئی اوس وقت مطلب فی کہا کہ اے شیبہ الحمد  
 تیرا مرتبہ و شان زدیک جناب باری تعالیٰ عظیم ہی حق تعالیٰ خود تجھے صبح کردیات کو دفع فرماو ہی یہ ذکر تھا کہ سوار تیرے

اگئی اور حقیقت میں وہ لوگ یہودی تھے اور سب ان کی نیکیاں یہ ہو کہ یہودی لوگ جریدہ میں تھے ہی انہوں نے اپنی کتابوں میں یہی ذکر کیا تھا اور یہ  
 و قیام شاموشی ہی دریافت کیا تھا اور یہی نور پشانی شیبہ الحدید میں دیکھا تھا علاوہ بران ایک شخص بزرگان یہودی نام اوسکا  
 وحیہ تھا بٹا اوسکا لاطیہ نام کم سن کہ وہ ایک دن مدینہ کی کوئچون میں لڑکوں کی کھیلتا تھا اور اسی جگہ شیبہ احمد ہی کھیلتی تھی باہم ان  
 دونوں میں کسی بات پر نزاع واقع ہوئی شیبہ احمد نے استخوان شتر اوٹھا لی اوسکی سر میں اس زور سے مارا کہ سر اوسکا ٹوٹ  
 گیا اور خون جاری ہوا اور زخم ایسا گہرا ہوا کہ نہایت کروہ تھا پھر شیبہ احمد نے اوسکی کہا کہ اے بچہ یہو داب دن تیرا جل کی تھیں  
 ہو گئیں ہیں اور وقت وہ پہونچا ہی کہ تمہاری دیا خراب دویران ہوین لاطیہ نے سر گذشت اپنی باسی پان کی کینہ خیزہ بریدہ  
 بیدار ہوا تھا اور سوا اسکی جب نکاح حضرت ہاشم کا سلمیٰ سی قرار پایا تھا اوس زمانہ میں ہی سبب خدا کی یہودیوں نے خدا  
 کرنا چاہا اوسوقت حضرت ہاشم و مطلب نے بہت سی یہودیوں کو قتل کیا تھا غرض یہودی منظر وقت تھی کہ سیطرح شیبہ احمد پر قابو پان  
 اب جو وقت انہوں نے سنا کہ مطلب کیلی آئی اور شیبہ احمد کو لگی اوسکا کیلی جانکی وقت فرصت کو فہیت بھیجی اور وسطی قتل  
 مطلب خصوص شیبہ احمد کی مع ساز و کر کے شجون مار فی کو اسی خلاصہ یہی کہ جب شیبہ احمد نے آواز مفرہ یہو دان کسی حضرت  
 مطلب ہی کہا کہ اچھا جھکو زمین پراوتار دو پھر قدرت الہی کا ناش کرو چنانچہ انہوں نے زمین پراوتار کی اپنا سر پہنکایا اور اپنے  
 روی مبارک پر خاک ملی اور روکی اسطرح ہی دعا مانگ فی لکی اللہم یا دبت الظلام والظلم لذلک وامن  
 السبع الطباق ومقسم کلہم ذلک استمکاف بحق الشفیع المشفع والنون المسقوج ان ترعنا کیدا انفا  
 اپنی حاکم انہی تھی کہ یہودی دفعہ ٹہر گئی اور لاطیہ پکار کی کہنی لگا کہ اے شیبہ احمد تم چراغ ہماری ولایت کی ہو اور اکیلی  
 عاجزہ کی قبیلہ میں اور ہماری قبیلہ میں سلسلہ دوستی و اتحاد قدیم ہی ہی حکومت اسکی نہیں کہ ہم تمہاری والدہ کو تمہارے  
 در و فریق میں روتی ہوئی دیکھیں اسواسطہ بہتر ہی کہ تم پھر آؤ نکو تمہاری والدہ کے پاس پہونچیں اور اگر تمہارا جی نہیں چاہتا ہی  
 تو تم کو خستہ بار ہی کہ اپنی چچا کی ساتھ لکھو جو جاو مطلب نے جواب میں کہا کہ پہلی تمہارا کچھ اور ہی ارادہ تھا البتہ جب تیری قدرت  
 حقیقہ کو مشاہدہ کیا تو اوس ارادہ فاسدہ سی پھر گئی بعد اوسکی مطلب نے شیبہ احمد کی بوسہ لئی اور کہا کہ حقیقت میں شیبہ  
 نزدیک خاں بار خالی کی بزرگ و عظیم ہی غرض یہودی اوسوقت پھر کئی کھن جب رستہ میں پہونچی تو لاطیہ نے سب سے کہا کہ  
 ایقوم دیکھا تھی سحر کو سچاقت کی انہوں نے اب قبر سحر کیا ہی کہ تمہاری کھوڑی چل سکی اب مصلحت یہی کہ پادہ ہو  
 شیبہ احمد پر حملہ کریں چنانچہ ہم صلاح ہو کی بدلی انہوں نے احمد کیا اوسوقت مطلب نے ایک تیر مارا کہ وہ لاطیہ کی غلام کو  
 لگا اور وہ مر گیا اور ایک تیر مارا کہ ایک شخص مارا گیا اوسوقت یہودیوں نے قصد بھاگنی کا کیا اوسوقت لاطیہ نے کہا ایقوم  
 نکو شرم نہیں کہ تم سزاؤمی شجاع ایک شخص سی بھاگتی ہو ایک ٹھو توقف کرو کہ تیرا و سکی تمام ہو جائیں بعد اوسکی ہر  
 انکا کو قمار کر لینا کئی پڑی بات ہی بد بھلی لاطیہ قریب مطلب کے آیا اور کہنی لگا کہ مطلب کس واسطہ لڑائی کرتی ہو سنا  
 محنت پر خیال کرو کہ کتنا رستہ ملی کر کی اتنی ہیں صرف اسلید پر کہ اس صاحبزادی کو انکی والدہ کی پاس بجا میں نہ کر بیچ  
 مفارقت اوسکو رہائی ہوئی اوسکی جواب میں مطلب نے کہا تمہاری اجل تم کو نکو اسجک لائی ہی اوں یہودیوں میں  
 ایک شخص تھا کہ نام اوسکا جمیع تھا وہ قرضدار لاطیہ کا تھا اوسنی لاطیہ سی کہا کہ اگر میرا قرض حاف کر دی تو میں ابھی مطلب

قتل کرنا ہوں لاطیہ نے کہا ای مشیر ہو وگواہ رہنا کہ میں اپنی طلب سی دست بردار ہوا اور جمیع کو غنہ یا پس جمع فی طلب چھلک گیا  
 مطلب نے ایک توار میں اوس شقی کا کام تمام کیا پس ایک ورخص ہوا ان خیر سی کہ شجاعان مشہور سی تھا اور نام اس کا  
 قلاب تھا و اسکی لڑائی کی آیا اوس وقت کچھ دن تنازعہ قلاب بہت لڑا یہاں تک کہ رات ہو گئی اوس وقت ہو خوش تھی اور غرہ جو  
 کہ پہنچی تھی اور شبیہ احمد روئی تھی کہ مبادا وہ نکی چچا پر غالب آئیں کہ ناگاہ آواز کھوڑوئی اور جہاں اسکی آئی اور چار سو سوار  
 کہ بیدار ہو اوس و خرزج کی تھی مسلمان و عروا و سکی باپ کے پہونچنے لگن جب وہ نون دیکھا کہ ہوا ان مدینہ لڑائی میں ہوا  
 فی قصد ہو دیونکا کیا اوس وقت لاطیہ نے مقصد فرار کیا کہ مطلب نے کہا کہ اسی دشمن خدا اب کہاں جاتا ہی بہرہ لکھی ایک توار  
 میں اوس کا کام تمام کیا بعد از ان مطلب نے اون ہو دیون پر حملہ کیا اور سواران اوس و خرزج فی امداد کی تھوری سے  
 عرصہ میں ساری ہو دیو کو تیرج کیا جب ہو دیون کی ہم سی فارغ ہوئی تو سواران اوس مشیر بکف مطلب کے سر پر آئی سلی فی  
 خوف کیا کہ ایسا ہونکہ شبیہ کو مارین اور کہا اوس کی کتہر جاوتم اور خود مطلب کی پاس گین اور کہا کہ کون ہی وہ کہ بقصد شجران  
 خانہ مشیر میں آیا ہی اور پوچھ مشیر کو اوسکی مان سی چوڑا ہی مطلب نے کہا ہم وہ شخص ہیں کہ زیادہ کرتی ہیں شرافت و عزت اوس  
 طفل کے اور مہر ناز بہن اور پراوسکی تھی اور ہمید و ارہم ہم یہ غنہ قریب صاحب حرم و حاکم امم ہوگا اور میں ہوں چچا اسکا مطلب نے  
 سسکی کہا کہ رجائتی جھسی دن کیوں نہ لی لیا اس لڑکی کی جانی کا لاکہ شرط کی تھی میں نے اسکی باپ سی کہ لڑکا جو پید ہو  
 اوسکو میں جدا نہ کرونگی مطلب نے فخر کیا بعد اوسکی سسکی شبیہ احمد سی کہا ای نور دیدہ ہمراہ ہم اپنی کی چلی ای تم اور مجھ کو  
 دیا تھی اب تمکو اختیار چاہی چچا کی ساتھ جاؤ چاہی میری ساتھ چلو پس شبیہ احمد فی سر کھایا اور سکوت کیا سسکی نے کہا کہ ای نور  
 دیدہ تم مجھ کو تیری باپ کی جوتری دلیں ہی کہہ او نہنوں سرنگہ اور انگ انگونی ٹپک پڑی اور کہا کہ مادر اگر مخالفت کروں  
 تمہاری نو عاصی ہو جاؤں لکن آرزو یہ ہی کہ مجاورت احرام کا ہوں اور قوم وغیرہ سی ملاقات کروں رخصت و ونا کہ جاؤں  
 ہمراہ چچا کی مان روی اور کہا کہ جو پیش تمہاری کو ترجیح ہی میری خواہش پر لکن مخالفت تمہاری مجھ کو بہت دشوار ہوگی کیونکہ  
 تم نہیں ہی میری اور یادگار تھی باپ اپنی کی مگر توقع ہی کہ تم مجھ کو بھی نہ ہو لوگ اور خسیار اور اپنی حال بنی سبیل مکانات مجھ کو  
 کرنی رہنا بعد اوسکی سسکی شبیہ احمد کو وداع کیا اور مطلب سی کہی لگی کہ آج میں نے سوچ دی تمکو وہ امانت جو اشم فی میری پڑ  
 کی تھی اوس شرط پر جس شرط سی وہ میری سپرد کرنی تھی تم ہی اس کی مخالفت خوب کرنا اور جب یہ لڑکا بعد بیونچے ہو پھر  
 عقد کر دیا مطلب نے سب وصایا کو قبول کیا بعد اوسکی سسکی کے ساتھ گھوڑی اور سباب جو آیا تھا اوسنی ہر چند چاہا کہ اس سے  
 کچھ مطلب لی لکن مطلب نے قبول کیا عرض اپنی بہنچے کو اپنی چچی سوار کر کی روانہ کہ مشرف ہوئی جب متصل مکہ کی پہونچی  
 تو نور بنوئی جو پیشانی شبیہ احمد میں تھا جلال کہ پر تابان ہوا اوک حیران ہوئی استقبال مطلب کو نکلی جب مطلب سی علی تو  
 اوس جمال بالکال کا شاہرہ کیا اور پوچھا کہ یہ کیا چیز درختان میں اور یہ صخرہ ایسا خوبصورت تمہارا کون ہی مطلب نے  
 برین نظر کہ کینہ حاد و چشم بدسی محفوظ رہی کہا کہ یہ لڑکا غلام ہی اور میں نے خرید کیا ہی اوس لڑکا کو عبدالمطلب کہتے ہیں  
 عرض جب کوئی حادثہ یا مصیبت اسلحم پر پیش آتی تو نور بنوئی سی کہ پیشانی عبدالمطلب میں تھا تو اس کرتی تھی اور مبارک  
 تھی اور اس طرح سی بیکار یا مصیبت قحط کی ہوتی تھی تو برکت نور بنوئی تھی اوسکو دفع کرتا تھا حتی کہ ایک مرتبہ بادشاہ

بہت سی ہانتی اور شکر لیکے انہم خانہ خدام حلقہ سپاہی وادی جو روٹھا ہوا بیرکت پور پٹوٹی ۲ جو پٹانی عبد المطلب  
 میں تھا جناب باری علی اس طایفہ کو بھی دفع کیا اور جناب خیل ملاک ہوئی اور پہلی سی و قالیج حیات عبد المطلب میں  
 پیشانی عرض عبد المطلب ایک عرصہ دراز تک اولاد نکور نہ ہوئی حتیٰ کہ قریش اس امر پر غمناک کرتی تھی تا آنکہ ایلان عبد  
 المطلب نے استسار کعبہ معظمہ سے متعلق ہوئی حقیقتاً ہی سہی امد کیلئے از حق تعالیٰ تقاضا بھی دین میں عطا کر دی ایک بیٹی کو راہ خدا  
 میں قربانی کروں بعد اوسکی بہت سی عورات کی ساتھ نکاح کئی اولاد دینی حاصل ہوئی جب کیا رہ لڑکی ہوئی حسین  
 چوٹی حضرت عبداللہ تھے جب یہ گیارہ برس کے ہوئے تب عبد المطلب نے انہی عہد کا قصد کیا اور سب اولاد کو جمع  
 کر کے کیفیت عہد کی بیان کی بعد اوسکی لباس فاخرہ پہنا کر ارستہ کیا اور ایک گدہ من بیجا کی قرعہ دانی لگی کہ جس نام  
 قرعہ نکلی اسکو قربانی کریں عرض قرعہ حضرت عبداللہ کی نام پر نکلا با و صف اسکی کہ خود عبد المطلب اور حضرت عبداللہ  
 محبت درجہ نہایت تھی اور بہائی حضرت عبداللہ کی قربانی سے منع کرتی تھی اور خصوصاً فاطمہ بنت عمر و الخرومی والدہ انہی اور  
 ابو طالب حقیقی بہائی انکی از بس اضطراب کرتی تھی مگر عبد المطلب نے اس پر کچھ خیال کیا اور حضرت عبداللہ کو قربان کا حکم  
 لیکھی جب حضرت عبداللہ قربان کاہ میں پہنچ گئے تو سب بہائی اور عبداللہ کی مان اور روسای قوم وغیرہ کی لوگ روئے  
 ہوئے اور خاکہ سر پر اڑاتی ہوئی اور سب اس صیبت کی گریان چاک لکھی ہوئی اور کئی چچی بچھی اور بزرگان  
 قریش و اکابر قبیلہ فی بھی بھی ہزار اللہ تبارک و تعالیٰ کی و سہلی کئی اور سوقت عبد المطلب نے کبھی اور کبھی لگی کہ تم سب لوگو  
 مجھ سے زیادہ محبت اس لڑکی سے ہیں ہرگز حکم و قضای حقیقتاً ہی سہی بخاؤر نکرو نگاہ لکھی حضرت عبداللہ کو زمین پر پڑے  
 فوج کر گئی تا دیا جب حضرت عبداللہ کی والدہ ماجدہ فی دیکھا کہ نوبت یہاں تک پہنچی تو اپنی قبیلہ میں کہ نام اوسکا بنی مخزوم  
 تھا کہین اور انسی استعانت سے اس وقت میں چاہی اور سوقت اس امر کا کیا صدمہ اور تھکے ہو کہ ساکنان صوامع قدس بھی  
 بکا ہوئے اور استغاثہ بجناب قدس برینعالی کیا و انسی ارشاد ہوا کہ میں خداوند کریم اور عالم اور دانا ہر چیز کا ہوں امتحان کرتا ہوں  
 اپنی سبزی کا امتحان منظور ہی کہ صبر اوسکا معلوم ہو جائی خلاصہ یہ ہی کہ عبد المطلب نے حضرت عبداللہ کو نسا دیا اور انکی سینیہ  
 سوار ہوئی اور چاہتی تھی کہ اوکو فوج کریں کہ دس آدمی بنی مخزوم میں سے سروا پر نہ شمشیر کف آئی اور لہا یہ نہیں ہو سکتا  
 کہ اس طفل کو مارو تم اور اس نن عاجزہ کو تکلیف نہ لایطاق دو تم جب عبد المطلب نے یہ سال دیکھا تو بہت روی اور کہیں  
 کہ ای ارحم الراحمین حکم مجھ میں اور اوس طایفہ میں کہ نہیں چاہتی ہیں کہ تیری امر کو جاری کروں اور جو عہد تیری سنا  
 کیا ہی اوسکو وفا کر وین اس عرصہ میں حکم میں عام کہ بزرگان بنی مخزوم ہوتا آیا اور اوسنی کہا کہ ای عبد المطلب اگر  
 تم یہ قربانی آج کر وگی چونکہ تم بزرگ قریش و سید اطہی ہو تو یہ قربانی رسم ہو جائیگی اور لوگو کو ضرور ہو جائیگا سب طرح  
 پر عمل کرنا اور ہر تکتو قیامت تک علامت کیا کریں گی اور یہ ثابت کھارشان کی ہر گاہ حد میری راسی میں ایک بات ہے  
 اگر اوس پر عمل کرو تو بہت مناسب ہی اور وہ یہ ہے کہ ایک عورت ہماری طابہی کہ علم کلمات میں یکتائی آفاق ہی لوگوں کی  
 مافی الضمیر بتاتی ہی اور نام اوسکا ام غان ہی ہیں ہم اوسکی پاس چلتی ہیں جس طرح سی وہ کئی اوس طرح بجا لائیں گے  
 پس ہر ایسا اور تحفہ لیکے جہان وہ عورت تھی مع بزرگان قریش اوس طرف کو روانہ ہوئی دوسرے دن وہاں پہنچی جبکہ اوکو





کو بھی دشمن نہیں اچھا نہ رکھو غرض یہود و ایسا در پی قتل رہی ہاتھ اوٹکا نہیں پہنچا تھا اور حضرت عبداللہ اکثر شکار کو تشریف  
یجائی تھی شام کو مر جہت کرتی تھی لکن عبدالمطلب انکی تھائی میں پسند کرتی تھی کہہ لو کو کو ساتھ کر دینی اتفاقاً ایک دن  
عبدالمطلب حاضر تھی اور حضرت عبداللہ شکار کو تشریف لیگتی یہود ان کمرہ کی فرست کو ضمیمت مانا باغوازی ہو گیا  
عزم تھا کہ کیا آدھی یہودی حفاظت مال کو رہی اور آدھی اسلحہ کو زینچا چاک کی روانہ ہوئی اور ایک غلام کو واسطی دریا  
حال کی روانہ کیا کہ نشان حضرت عبداللہ کا لگا کی اطلاع کری غلام تلاش کرنا تھا کہ اوسنی دیکھا کہ حضرت عبداللہ فی ایک  
عز کو شکار کیا ہی اسکی اطلاع یہودوں کو پہنچ گئی یہ وقت تھی انہوں نے راستہ بند کر کے جمعاً حضرت پر حملہ کیا بعد  
استعانت کی خداوند جلیل سے طرف و س قوم کی خطاب کیا کہ تم کو کیا وجہ عداوت ہی مینی کیا مال نہیں لیا اور کسی کو جانی  
نہیں مارا کو بھی ظلم نہیں کیا تم در پی میرے قتل کے کیوں ہو یہودیوں نے جواب نہ دیا سلاح پہنال کے حملہ کیا تب حضرت فی تیر مارے  
شروع کی اور چار تیر چار لگو کو جانی مارا بعد اشعار خبر میں پڑی **وَلَمْ يَهْتَدِ عَلَى الْكَلْبَةِ** \* **وَقَلْبُ صَبُورٍ لَا يَرُوحُ مِنْ**  
**الْحَزَنِ** \* **وَلَمْ يَنْبَكْ أَنْ يَهْأَكْلَ خَنِيْعٍ** \* **وَتَشْفَعُ فِي اللَّبَنَاءِ وَالْحَرِّ وَالْقَلْبِ** \* **فَارَبَعَةَ مِثْقَالِ صَلْبٍ لَا يَرُوحُ**  
**وَلَوْ كَاثُرٌ** \* **وَصَلْبٌ بِالطَّعْنِ وَالضَّرْبِ** \* پس بوبائی کہا کہ تیر زبلاؤ بی سبب قہمی ہماری کی او میگو مارو والا ہی او  
ہم تجار ہیں اور ہم وہی ہیں کہ کل تم ہماری پاس خواب بیان کرتی تھی ہمارا غلام بھاگ گیا تھا ہم اسکی تلاش میں آئی ہیں اور  
ہمیں دور سے ملو وہی گمان کیا سو سہل مستعد قال و گرفتاری ہوئی تھی اب پہچان لیا کہ آپ عبد اللہ ہیں اب آپ سے کچھ  
نہیں آپ ہماری سردار ہیں تشریف لیا جاتی اپنی کام میں مصروف رہیں اپنی کشتنوں کا خون تم پر حملہ کیا پس عبد اللہ نے  
کہا افسوس ہی تمہاری حال پر تم کو کس طرح معلوم ہوا کہ میں غلام ہوں کبھی غلام اس شکل و شمائل کبھی ہو ہی نہیں سکتا ایسا نور  
اوسکی پیشانی میں ہو جیسا میری پیشانی میں نور ہی یہود عند کر گئی تھی کہ صحاف فرمائی ہمیں آپ کی باب کو مان و نکلت کہا یا  
شرفیت ہم پر وہ جب ہی عبد اللہ نے انکی فریب کو باور کیا اور سوار ہو کر روانہ ہوئی جاہلی تھی کہ درہ کوہ سے نکل جائیں  
پہر یہود ان مذکور کی حملہ کیا اور بہتر پہنچی لگی اور تلوار سیڑھی لگی حضرت عبداللہ نے کئی حملہ کیا اور ہر حملہ میں ایک ایک آدمی  
اوٹکا مارا بعد ازاں اپنی گھوڑی سے پیادہ ہو کر خوب لڑی اور بہر پیشہ کی تیر مار غنی شروع کی جب عرب بہت تک ہوا اور بہت  
سی بہتر یہودیوں نے ہیکلی تہ ساجات بدر کاہ قاضی الحاجات اور توس نور محمدی سے کیا اس نشان میں کہا دیکھتی ہیں اہل بیت  
سے آدمی تلخی تواریں لی ہوئی پہا گئی آتی ہیں جب نزدیک پہنچی تب معلوم ہوا کہ بنی ہاشم و جہانان کے ساتھ عبدالمطلب کے  
بین اور حمزہ و عباس و ابو طالب سب سے لگی ہیں اور سب اسکا بہر ہوا کہ وہ بن عبد مناف اوس حوالی میں مصروف  
شکار تھی جب مدناک و ہوسنی اور مطلع ہوئی کہ یہود ان شام در پی قتل حضرت عبداللہ کی ہیں تو چاہا کہ اعانت کریں تو یہ خیال  
کیا کہ کسی سے کیا ہوگا سو اسلحہ جگہ مکہ میں خبر پہنچائی کہ ای گروہ بنی ہاشم ہو دیوں نے عبد اللہ کو ایلی گہریا ہی  
بس بنی ہاشم قریب دوسو آدمی کی لیکن اس ہتھام پر پہنچی جہان حضرت عبداللہ پہنچی تیرا رہی تھی تب عبدالمطلب نے کہا حمزہ  
یہ ہی تعمیر تمہاری خواب کے جب یہودیوں نے بنی ہاشم کو دیکھا تب یقین اپنی ہلاکت کا کیا اور ہانگنی لگی مگر جہان بنی ہاشم  
پہر اوٹکو کب چوڑتی تھی بہت سی تلواروں کو جس جہنم کیا بقیۃ السیف فی امان ملک اور کہا کہ ہمارا مال و سبب ضبط ہو

پس ماریک

اور جاری جان کی امان دو عرض ہووان کی سکن کس لین دوڑانی ہوئی شہر تک اپنی اہل مکہ فی استقبال کیا اور مبارک  
سلامت ہوئی غرض سب ہو دوں کچھ وہب کے گھر میں قید کیا اور اسباب اور کٹا جمع کر کے ضبط کیا رات کو تاجی گھر میں آئی اور  
اپنی زوجہ سی کہ بر وقت عبداللہ تھی کہا کہ آج ایک عجیب بات عبداللہ بن عبدالمطلب کے مینی دینی کہ جب کسی شیخ یا  
نہیں دیکھی تھی تھا ایک جماعت ہو دسی مقابلہ کرنا تھا اور ہر تیر سی ایک ہو دی کہ مانی مائرتاج عرب میں اور کسی  
زیادہ خوبصورت کوئی نہیں کیونکہ نور ہوئی اوسکی پٹانی میں تھی کہ تم عبدالمطلب کے پاس جاؤ اور اسنے اپنی بیٹی کی نسبت سے  
سی کرو شاید وہ قبول کر لین اور یہ سادات ہماری قسمت میں ہوئی کہ ہمارا طالع خفہ بیدار ہو اور ایسا شرف حاصل ہو کہ  
کسی کو نہیں ہوا رہے فی کہا کہ ای وہب تمام روسا و بزرگان مکہ و شجاعان بطحانی چاہا کہ اپنی بیٹی لہر عبداللہ کا عقد کریں اور  
ملوک تمام و عراق فی خطوط خواہش و وصلہ فی اپنی اوسنی قبول نہیں کیا کس نے اسے یہی چاہا کہ اسے یہی چاہا کہ  
فقر کی قبول کر گیا رہے کہا کہ ہمیں کل اس پر احسان کیا ہی کہ ہو دیان شام سی اسکو بچایا ہی عجب نہیں کہ قبول کریں پر  
تی لباس فاخرہ پہنا اور عبدالمطلب کی گھر میں آئی دیکھا کہ عبدالمطلب بیٹی میں اور ذکر خدیوہ وادان در میان ہی رہے فی  
کہنا انعم اللہ سالکم وادام اللہ نعمکم عبدالمطلب فی جواب دیا اور کہا کہ تیری شوہر کا حق میرے عظیم ہی کہ ہرگز اوسکی جان  
سی ہم نکل نہیں سکتی میں اور اللہ تعالیٰ ہم خدمت تمہاری دیق کریں لی اور کہا کہ اچھا اپنی شوہر تیری زیارت  
اور کہو کہ اگر کوئی حاجت ہوئی تو ہم سی کہو کہ اللہ تعالیٰ ہم اوس میں کوتاہی کریں گے پس رہے کو اسی کو نہ امید ہوئی رہے  
کہا کہ ای ابو بھارت ہر چند ہم جانتی ہیں کہ ملوک عراق و شام و صنادید قریش سب طالب مصلحت و نسبت عبداللہ  
ہیں سبب تمہارے شرافت اور بزرگی کی حضور میں نور کی سبب کہ عبداللہ کی بیٹی میں ہی پس اس ہم ہی ہیں  
مشتی القاس کرتی ہیں کہ ہمارے آرزو کو رد کر و اور آمد جو ہماری بیٹی ہی اوسکو کینری عبداللہ میں قبول فرماؤ اور اگر  
مال کم ہی تو اپنی فضل و ارم سی قبول کرو جب عبدالمطلب نے سنا تو عبداللہ کی طرف دیکھا عبداللہ کا معمول تھا جب ذکر نسبت  
ہوتا تھا آثار کراہت چہرہ پر نمایان ہوتی تھی لکن آئندہ کا ذکر اسکی سرچا اپنا عبدالمطلب کہا ایڑا  
آئندہ بارہ وطرہ عاقلہ و دیناری اور دختران مکہ میں مثل اسکا نہیں تم کہا کہتی ہو حضرت عبداللہ فی سکوت کیا  
عبدالمطلب فی میں حضرت عبداللہ کی اوسط فہمی تو رہے سی کہا کہ تمہاری خواہش کو ہمیں منظور کیا اور ہم یہی ہو  
ابدا اوسکی عبدالمطلب و فاطمہ مادر حضرت عبداللہ وہب کے گھر و مٹی آئندہ کی دیکھی گئی اوسوقت وہب فی کہا کہ میں نکاح  
بغیر ہرجل و مصلحت کرتا ہوں یہ محض بطور یہی ہی عبدالمطلب فی کہا کہ خدا تمہیں جزا ہی خیر دیوی لکن ہر ضرور عرض ہو  
کہ وہب کی کہیں مقید تھی جب انہوں فی سنا کہ عبدالمطلب بیان آئی میں پہر انہوں فی ہوا یہ ہم صلاح ہو کی اپنی  
کہول ڈالیں اور اپنی اپنی اوس نہیں پہنہ رہی اور جس مکان میں قید تھی اسکا دروازہ نور ڈالا اور فتح نکلی بہتر عبد  
نہی بقدرت جناب بیک اور برکت نور محمدی وہ بہتر ہو دیوں گے لگی جسکی صدر سے اونکی اعضا خوب ثوئی لہے اوسکی  
عبدالمطلب نے ہمراہوں کے سب ہو دوں کو قتل کیا لہے اوسکی عبدالمطلب اپنی گھر اپنی صاحب کو اپنی اقوام کو طلب  
فرمایا ورنہ اس فاخرہ زیب تن کر کے ساتھ سب اپنی اہم کچھ وہب کی گھر میں گئی اور خط پڑھا حضرت عبداللہ کا عقد ساتھ

اسی سال میں چار مہینے  
 پہنچا اور پانی پینے لگا  
 لکھنؤ میں رہا اور پانی  
 پینے لگا اور پانی پینے  
 لگا اور پانی پینے لگا

حضرت آئمہ و شرفیہ ابی عبد مناف کی کر دیا اور آئمہ کو اپنی گھر میں لائی تو بھئی جیسے عبد اللہ سی غایت سب سے  
 شہ جہ جیہ قربان ہر روز حضرت عبد اللہ اپنی والدہ اور بھائیوں کی ساتھ ملے سی باہر نکلے تھے دین میں  
 عظیم معلوم ہوئی حالانکہ وہاں ہرگز نہ تھی لوگ متعجب ہوئی ناگاہ مابین آسمان و زمین سی آواز ہوئی سی عبد اللہ  
 نہر کا پانی نوش کر جب وہنوں فی پانی پیا تو غسل سی شیریں اور رخ سی سرد اور دھاب سی زیادہ خوشہ دار تھا  
 جب وہنوں فی جا یا بھائیوں کو طساع کریں نہر ناپید ہو گئی پس عبد اللہ علیہ السلام گھر میں آئی اور اسی شب نہر  
 نہر منتقل ہوئی پانی خباب آئمہ میں آیا اور سوت سی بسبب نور خباب نبوت صورت حضرت آئمہ مثل آفتاب  
 کی چلکتی تھی جب ایک مہینہ رات عمل سے منتقل ہوئے عبد المطلب نے پاس دینے سی خبر آئی کہ غافلہ او گئی تھی فی مدینہ  
 انتقال کیا عبد المطلب روانہ مدینہ کی ہوئی اور حضرت عبد اللہ کو بھی اپنی ساتھ لے گئی مدینہ میں پہنچ کر حضرت عبد اللہ  
 علیہ السلام اور عبد بنہ رے دن کی انتقال معلوم ہوئی فرمایا سلام اللہ علیہ عبد المطلب خرد متوجہ غسل و کفن لے  
 ہوئی اور تمام وضع شریف خارہ پر حاضر ہوئی اور ایک محل مرغوب میں کلام اوسکا شین سی دفن کیا اور قہر  
 گج اور آجر کا قبر پر بنایا عبد اوسکی رحمت جانب گفہ کی شعرانی فرشتہ و نوحہ و سبطی حضرت عبد اللہ کی انسا کی بعد  
 اوسکی عبد المطلب حضرت آئمہ کی پاس آئی اور بہت تسلی و دلاسا کیا اور ایک تاج کہ یا دگار عبد مناف تھا او کو دیا  
 واقعہ سی رویت کرتا ہی کہ جب وہ مہینی مدت محل سی گذری تب خباب ماری تعالیٰ نے آئمہ فی ایفہ رشتہ کو حکم کیا کہ  
 مذاکری مابین آسمان و زمین کی کہ ایک ایک میری استغفار کرو تم واسطہ جنتہ و آل جنتہ کی جیت تین مہینی گذری تب  
 محل ملک فرمایا خباب ماری فی بہاروں اور دریاوں اور زمینوں اور درختوں کو کہ سجدہ کریں واسطہ جنتہ و آل جنتہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ کی چنانچہ سب فی سجدہ کیا حتیٰ اوسرا و نث فی جبرائیل تھا فہ سوار تھا نہ زمین پر کہہ دیا ابو قحافہ  
 فی ہر چند اوسکو مار کی ہٹا ناچا اسی خاناس ہر صدمہ میں ناف کی آواز آئی کہ مت مار بس تمہو کو کہ وہ پہلے  
 اے عظیم کی بار زد و کوب حال سار مخلوقات کی ساتھ اسی ہی سجدہ کیا ہی ابو قحافہ فی بوچھا کہ وہ اے عظیم کیا سی پتہ آواز  
 آئی کہ بتی آواز زمان کو تین مہینی ہوئی کہ اس عالم میں تشریف لائی اور جب چار مہینی ہوئی جب زامہ و نفا  
 زیادہ و عباد اوس زمانہ سی تھا کہتا ہی کہ ایک ملک دیکھا مٹی کہ سر سجدہ ہی جب مٹی جاگا کہ اوسکو اٹھاؤن تب  
 ایک ناف فی آواز دی کہ اوسکو کچھ ملو کیونکہ غلامی خدا میں اور بر و کھر پہل چوبیس اس شکر میں کہ بنی کی رحمت  
 چار مہینی کی ہوئی سر سجدہ میں جب حبیب زاد اپنی صومعہ میں گیا تو دیکھا کہ صومعہ مانند جہاب کی ازمان ہی اوسکی  
 حواریں میں ملکہ تمام مہربان ہو و نصارا میں مکتوب ہی کہ ایمان لاؤ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور اوسکی  
 خدا پر اور نزدیکی ہی طور اوسکا خوشحال اوسکی کہ ایمان لائی ساتھ اوسکی اور فرسوس و سیرجہ انکار کری سمیت  
 او حضرت کی اور اس طرح سی جو مہینا گذرنا بہت سی عجائبات نمودین آتی تھی میانک کہ نو مہینی تمام ہوئی اور شب وہ  
 آئی اوس شب ستر اپنی اپنی مفاہون سی حرکت کرتی تھی برویت و اٹھ و باجماع پہل حق شب توجہ ستر ہون و بیج لگا  
 کی تھی اور نو ہزار و نو شومال اور چار مہینی اور سات روز و نفا حضرت آدم سی گذری تھی غرض حضرت آئمہ فی اپنی  
 والدہ سی کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ کہیں ایک بیٹوں اور کریہ و بکا واسطی اپنی شوہر کی گردن اقتدار یک مکان میں کہیں



اور دروازہ مکان کا بند کر لیا اور نوحہ حضرت عبداللہ کی دہلی کرتی تھیں کہ ناگاہ آثار وضع محل کی ظاہر ہوئی جاگہ دروازہ  
 کھول دین نہ کھلا نہ اپنی تھانہ کی۔ اسی وقت میں اونکو نہایت خطر اب ہو کہ ناگاہ چہت گہر کی شکافہ ہوئی اور چار حوین  
 بہشت کی جس ہوشی اونکی نورسی مکان روشن ہوا حضرت آمنہ کی طرف متوجہ ہو کی کہا کہ ایسا جزا ہی تم غم نہ کرو ہم وعدہ  
 حاضر ہیں یہ پہلکی اس پاس پہنچ گئیں اس اثنا میں حضرت آمنہ کو تھوڑا سا عرصہ نید لگئی جب بیدار ہو میں دیکھا کہ خواب سوختا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ متولد ہو چکی ہیں اور پشانی مبارک کو زمین پر رکھی ہو میں اور دونو سب کو بلند کر کی فرمائی ہیں لا الہ الا اللہ  
 اور سب میں چوڑے لکڑی محل کسری کی گر لگئی اور آتشکدہ پارس میں کہ پانچ ہزار برس سے کہی آگ اوسکی نہ بھی آگ  
 بج لگئی اور جمیع بلاد و قرآن عام ریح مسکون کی کہ علم جانباری عز اسمہ میں وہاں دین ہوئی پونجی دلا تھاروشن  
 ہوئی اور بقعہ کفر میں روشنی نہ ہوئی اور جمیع اصنام سر کی بل گر پڑی اور کوی دیر اور صومعہ دنیا میں باقی نہ رہا گر  
 یہ کہ اوسکی محراب پر نام نہ ہو اسم گرامہ جناب خاتم النبیین لکھا گیا اور صبح تک باقی رہا کہ تمام رہبانوں اور مکان دیر  
 پڑا اور جان لیا کہ پیغمبر موعود متولد ہو اور خاص کہ مشرف میں اسی روشنی ہوئی کہ سب لوگ اپنی اپنی مکانون پر گڑھی تھانہ  
 عجائبات قدرت الہی کا دیکھتی تھی اور سب کسی معلوم نہ تھا صبح کو اہل کہ جب مسجد الحرام میں آئی تو دیکھا اصنام باہر  
 مسجد الحرام کی ہیں اور قدیل جو بیتوں کی پاس روشن تھی کل ہی اور وہ زنجیر جو پڑی بت کی گلے میں تھا وہ ٹوٹ  
 گیا ہی اس کیفیت کو دیکھی سب حیران تھی کہ ناگاہ شیطان بصورت ایک آہٹ آیا اور کہا کہ اسی پہل کہ تشویش نہ کرو  
 کہ جنت فی ان تبون کو گرا دیں پس جلد انکو اذ رکبہ دو کہ جن قابو نہ ہائیں لوکوں فی موافق اوسکی کیا اور سنا کہ  
 ماتف نہ اترتے ہی اور کہتا ہی کہ جاء الحق وذهق الباطل ان الباطل کان ذھوقاً اور غیب سے ایک پردہ  
 دیباہی سفید کا دیوار خانہ کعبہ پر آویزان ہوا جس پر خط سب مرقوم تھا **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً وَحَاجِماً إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرّاً حَامِداً لِّلْكَوْنِ فِيهِ** پس  
 پر دیکو دیکھ کی تعجب کیا اور چاہیں ان تک وہ پردہ خانہ خدا پر آویزان رہا ایک شخص نے دست پرپ و کثیف اوس پر  
 مل دی وہ پردہ غائب ہوا اگر ایسا اتفاق نہوتا وہ پردہ قیامت تک باقی رہتا عرض عبد المطلب حضرت آمنہ کی پاس  
 آئی اور خباب رسول خدا کو گود میں اٹھایا اور چاہا کہ خانہ کعبہ میں حضرت کو بیجا میں اور خوف گفتا کہ میں تمہیں سے قصہ کہتا  
 کیا کہ بدن او حضرت کالات و عزسی ملین تاکہ وہ غلعہ جو کفار میں نبوت لکھنی کا اور زنجیر کی ٹوٹی کا اور قدیل کے  
 کل ہوئی کا اور سوا اسکی کہی باتوں کا تھا فرما ہو جائی جب عبد المطلب جس کعبہ مخطہ ہوئی تو خباب رسول خدا آئی فرمایا  
**بِسْمِ اللَّهِ وَيَا لِلَّهِ بِسْ خَانَهُ سَاسِ آواز اسی السَّلامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ وَبَرَكَاتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** اور ماتف فی  
 آواز دی کہ جاء الحق وذهق الباطل الخیر پس عبد المطلب تعجب پڑی اور امر کیا کہ بیدار و لو کہ اس بات کو ظاہر  
 نہیں بعد اوسکی جب جاگ کہ بدن مطہر حضرت کو ان اصنام سے سس گرین تو کہیں عبد المطلب کو بھیجی سے گنجا جس کو  
 خیال کیا کہ معلوم ہوا دوسرے مرتبہ پر ایسا ہی اتفاق ہوا جب میر مرتبہ ارادہ کیا تب شخص نے اس زور سے کہی کہ میں پر میر  
 عبد اوسکی ماتف فی آواز دی کہ ای عبد المطلب تو چاہتا ہی کہ بدن نازنین طیب و طاہر کو بدن نجس سے علی عبد المطلب

۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

استغفار کیا اور یہ شعار پڑھی الحمد لله اعطانی \* هذا الغلام الطيب المرداني \* قد ساد  
 المهد على العالمين \* اعينه بالبيت الاحمرکان \* حتى يراي يبلغ الغشيان \* اعينه  
 من كل دشمنان \* من حاسد في طرف الاعنان \* منقول ہی صحابہ حدیث کے قبل ولادت جناب رسول خدا  
 کی ساحر و کاہن و شیاطین و جن سے عجائب و غرائب بہت سی صادر ہوتی تھی اور لوگوں کو مافی الضمیر اور مغیبات کی خبر دیا  
 کرتی تھی سیطرح سے کہ کاہن شیخین کی کرتی تھی اور جن تاحالی تہان اول جانتی اور استراق سمع ملاکہ سے کرتی تھی  
 بعد ولادت جناب رسالت مآب کی موقوف ہوئیں اور زمین یامہ و نجد میں دو کاہن کے کام کاہنوں اسل عصر سے فایت  
 کامل تھی اور شیخ و پڑھتے وہ داناترین کہند کاہنہا کہانت میں اس سے سلاطین زمان رجوع کرتی تھی اور عراوسکی بہت  
 بڑی تھی ایک شب اسکی انگلیں آسمان کو لگیں تھیں کہ اسکو ایک برق چلتی ہوئی نظر آئی کہ تمام عالم کو اوسنی گہر لیا او  
 ایک ستارہ دیکھا کہ جس سے آگ اور دھواں نکلی ہوا میں ایسا غایب و متفرق ہوا کہ بالکل اوس ستارہ کی روشنی  
 زہی جب سطح فیہ کیفیت دیکھی بیہوش ہو گیا اور اسکو یضین اپنی ہلاکت کا ہوا دوسرے شب اپنی غلامی سنی کہا کہ مجھی  
 بہار پر لچلو جب وہاں لنگی تو ب طرف آسمان کی نظر کی تب ایک نور و زخاں نظر آیا کہ تمام نوروں پر غالب ہی کیا  
 کیا اوسنی کہ مجھی گہر لچلو عرض دوسر دن اوسنی اپنی قوم عیشہ کو جمع کیا او کہا کہ موت میرے قریب ہے یضین رکھتا ہوں کہ طبع  
 ہلاک ہوں لوگوں کی سبب پوچھا تو کہا کہ عیشہ ستارہ کو دیکھا کہ زمین پر گری اور متفرق ہو کی نا پیدا ہوئی اور نور  
 آسمانی زمین پر نازل ہوا غالب ہی کہ خروج ہاشمی کا قریب ہوا ہی بعد اسکی بنام رزقا کا کہنے کی کہ یامہ میں تھی اور  
 نور کہانت سے کاہنوں کی بادشاہ ہوی تھی مشعر تشویش خود معاینہ عجائبات اور حالات آسمانی لکھا رزقا فی جواب میں نصیحت  
 اسکی کی اور لکھا کہ توجہ مکہ کو راہ نہو کہ میں وہاں تجھی ملاقات کرونگی تاکہ نمبر اس بات میں کسے جای کیونکہ اب وہ وقت  
 آیا کہ سب دین اور ملت ہمس ہو جائیگی ہر دشمن فریش کے ماری جائیگی عورتیں بیوہ ہونگی بچی یتیم ہونگی بسبب بعثت نبی  
 ہاشمی کے کہ اولاً بعد مناف سے ہوگا جب سطح فی نامہ رزقا کو پڑنا تو بہت رویا اور تدارک سفر کہہ کا کیا اور اپنی قوم کو  
 وصیت کی کہ میں کیا کہ جانا ہوں تھی لامرکان میں کوشش کرونگا اگر مجھی کچھ ہو سکے تو متارکس اونگا واپس لاؤنگا  
 تمہاری اور یہ ہم سے نام کہ جاون لگا اور وہاں نہ وقف ہو گیا مانتا کہ مر جانوں عرض سطح اپنی مسکن سے روانہ ہو کے  
 مکہ منقطع میں پہنچا بزرگان فریش یعنی ابو جہل و عقبہ و شیبہ فی اوس سے ملاقات کی اور کہا کہ کوئی شے ضرورت ہے  
 ہوی ہی کہ تو یہاں آیا ہی جو حاجت ہو بیان کر کہ اوسکا انتحاج کیا جای سطح فی کہا کہ میں کوئی حاجت نہیں کہتا  
 تب اونکو کون فی تکلف اپنی گھر میں اترنی کی دی سطح فی کہا کہ جسکی طلب میں یہاں تک آیا ہوں اونکی بان مقام  
 کرونگا پس فاش عہد المطلب کے متروک کی اور یہ لوک متفرق ہو کی اس میں خبر ابواب اور عباس کو ہوی وہ اپنی جب  
 سطح زیر سایہ دیوار خانہ کعبہ بیٹھا تھا اور رفیق اسکی اس باس اسکی بیٹھی تھی اوسوقت انھوں فی احوال جناب رسول خدا  
 کا بوجہ تائب سطح متوجہ جانب ابواب کی ہوا اور کمال فصاحت سے کہا کہ تو چچا اوس چچر موصوف و موصو کا ہی جی جی

۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

حال کتب و اخبار میں ہی بحق خداوند دریم و آہ کی حسنی آسمان کو مستون برپا کیا ہے اور واحد و ہند و فرد و صد ہی اس شخص سی یعنی شاہ  
 کیا طرف حضرت عبداللہ کی کہ ہستی پیچیدہ جلد متولد ہوئی کہ تو کو نور ڈالیں گی اور پرستو کو ہلاک کر سکی اور اعانت و امداد کرے گا  
 ابن عسک او سکا کہ وہ کھڑو و قرین اور صاحب صولت و سطوت و شجاعت ہی شخص فادر حکم برپس آسمان صفت ہے  
 قایض بخوبی برپس آفتاب وار ہے اور اشارہ کیا طرف ابوطالب کے کہ یہ ہی باب او سکا ہر سطح فی الجواب اوں کو کون  
 جو او صاف حضرت خاتم النبوت کی استفسار کرتی تھی بیان کیا کہ یہ سبیل ملک جلیل ہی جسکی وصف میں زبان میری کھیل ہی  
 قد حضرت متوسط ہو گا بہت چوٹا نہ بہت بڑا حسن القامۃ مدد و الھامہ ہیں کہ قید علامہ علی شہان الیوم  
 القیۃ و هو اللہ سیدہاۃ احسن من مشا و اکرم من فشا حلو الکلام طلق اللسان فہ راہد خاشع غا  
 ظاھر المیلاد برحق من الفضا مرحۃ علی العجا بالانور محفوف و بالؤمنین رؤف و علی اصحابہ عطف و  
 فی التوفیق و لا یخجل مغرور فی الجہا لکھو بالکرامۃ موصوف اسمہ فی التقوا و احکم و فی الکرم من محمد ابوطالب لکھا  
 کہ بیان کر حال ابن عم او سکی کا جو حسین ہو گا او سکا فالسطح امام ہمام لیت ضرغام و اسد مقام و قائم  
 مقدم کثیر الانتقام یحقہ کاس الحام یكون لمحمد و زبیرا و یدع بعد الامیر اسمہ فی التوفیق و یبگا و فی  
 الاخیل ایلیا و عند قومہ علیا یہ لکھی ساکت ہو ابوطالب اور بہا نی او کی بہت ہو گی اور ابوطالب سطح کو اپنی گہر  
 میں لائی جب یہ خبر شہر میں شور ہوئی دیکھ ابوجہل کے جوش میں آئی اگلی دن صبح کو مقام بطح بن گیا اور آواز  
 بلند کیا کہ ای آل خالب و آل طالب ایھا جان عزت ستہ غمی یہ باتیں جو سطح فی کہیں اور ابوطالب نے جنکی تصدیق کی اور  
 ابوطالب او سکو اپنی گہر لیکھا آیاتہ اس زلت بر رہی ہوئی ہو حالانکہ اب تک کوئی نہ توفیق نہیں آیا تم پر خیر کرتی ہیں  
 کہ ایک نبی ظاہر ہو گا جو تمہاری خداؤں کو نور ڈالے گا اور تمہاری دین کو ضایع کرے گا مرد تمہاری قتل ہو گی جو تین سہر  
 ہو جائیگی اس فوسس ہو او پر تمہاری اور میں بہانہ نہیں رہتا یہ لکھی روانہ ہوا لوک او سکی پہنچ دوڑا اور تلی دیکر لائی اور  
 لکھا کہ ای ابو احمکم تو بزرگ اور صاحب اختیار ہمارا ہی تیری راہی ہو بدل و جان منظور ہی تیری راہی سی ہرگز مختلف نہ ہو گی  
 تب ابوجہل فی لکھا کہ ہرگز سطح نہ تو وہی جماعت کی ساتھ جہین یا سطح کو کر قار کرین و یا مار ڈالیں یا شہر بدر کرین یا بن  
 ہمارے اور نبی ہاشم کی باعث عداوت و فساد ہو رہی اور مارا جانا ہمارا بہتر ہی ذلت و خواری سی جب ابوطالب کو  
 اس وقت سی اطلاع ہوئی وہ مستعد قال و عدال کی ہوئی اور لکھا کہ میں دیکتا ہوں کہ خون جوش میں آئی میں اور اعلین  
 قریب ہوں میں یہ لکھی ابوطالب بطح میں آئی اور مجمع میں جا کر فرمایا کہ ای ساکنان زفرم و صفیا خیر عیب و نک و عار  
 و مصلی ہم اولاد عبد مناف کی ظاہر ہوئی ہے کہ اب ہمارے زیر دست ہونی سی انکار کرتی ہو میں یاد دلاتا ہوں تمکو وہ دن  
 خدین ہمارے یا تو نسی جانیں تمہاری لی جائیگی اور سر تمہاری کا فی جائیگی اب قریب ہو اہی نھو راوس پیچیدہ کا جسکی تعریف  
 کی تھی خدا تبارک فی توفیت و تجیس میں ساتھ کرم اور فضل کی جسکا جان میں نا فی نہو گا یہ لکھی طرف خانہ کعبہ کی مرجب کی  
 سب لوک انکی عقب میں چلی آئی کن ابوجہل ذلیل و خوار تن تھا و مان را حضرت ابوطالب جب قریب مسجد الحرام کی پہنچے

تو بہ دعا پڑھی اللہ صمیرت هذا الکعبة الیمانیة وکلمه من المدح والجلال المرسیة انکان قد سبق فی حکمک و  
 غامض علمک ان تزدید ناشرفاً وعتراً فوق عزتنا بالتبلی الشفیع اللہ بشرہ سطحی ما ظہر اللہ  
 یارب نبیانہ ووجل برہانہ واصرف عنا کید المعاندین یا ارحم الراحمین آمین منہ بن الحبحان  
 قریب آیا اور کہا کہ اے ابوطالب ہسم شرافت و بزرگی نہاری کو سلم رکھتی میں تم ہمیشہ سی بزرگ قبائل و صاحب  
 عقل احمد و صاحب ہوا و رسید و مطاع و قاهر نہاری و اعلیٰ بندہ نک و عار کی بات ہی کہ تم سحر کا ہن پر معرور ہو جا لا کہ تم  
 جانتی ہو کہ کہنے محل نزول شباطین اور درو غلو میں اب تم اوسکو ہماری سامتی طاؤ کہ ہم اوس سی اس دعویٰ کا شاہد ہیں  
 کیونکہ پیغمبری کی واسطی آثار و دلائلین ہن اور صاحبان عقل پر جھٹی نہیں رہتی ابوطالب فی سطح کو طلب کیا جب اوسکو  
 لائی اور زمین پر ڈال دیا تو کہا سطح فی اے معشر قریش بہت خلاف کیا مٹنی اور بہت گر ان گذری یہ خبر کہ مینی بیان کی اور  
 از پس بیان درازی نسبت ال عبد مناف کی کی مٹنی اور تم کذب کرتی ہو اکتی اور مجوسی اس دعویٰ پر شاہد طلب کرتی ہو اور  
 ظہور نبی ہاشم کی کہ توری کا بتو نکو اور ذلیل کر گیا ساحرون و کاهنوں کو مصدق آفتاب آمد دلیل آفتاب یہ خیال نہ کرو  
 کہ سطح اس خبر سی خوشحال ہی کیونکہ بعد ولادت حضرت کی کمال کہانت بدل بہ نقصان ہو گا اوسوقت تجکو زندگی سی کیا حاصل  
 ہوگی بہت چہتری اب تم صبیح عورت کہ کول و کہ ہر عجیب تکوینا و ن کہ چہرہ کی تکذیب کر سکو جسکی شکم میں جناب رسول خدا ہیں وہ  
 عورت تجکو تہا و ن لوگوں کی کہا تو اے سطح علم غیب ہی جانتا ہی اوستی کہا کہ غیب تو نہیں جانتی لکن ایک جن کو سخر کیا ہی  
 کہ استراق سمع یا ایک سی کر کی تجکو خبر دیا ہی پس تمام زنان کہ کو اوسکی سامتی لائی تب حضرت ابوطالب فی حضرت عبد اللہ  
 سی کہا کہ آمد بنت جب و فاطمہ بنت اسد نہ آئین غرض جو عورتین کہ سامتی آئنی تہن اوگنی طرف دیکھی سطح فی انہن  
 کین اوساکت ہو اوکوون فی کہا کہ تو گنگ ہو گیا ہی شاید تیرا حدس باطل ہو اوسنی نظر طرف آسمان کی کی اور کہا کہ وہ  
 دونو عورتین کہ حبسی وہ دو بزرگوار پیدا ہوگی آئین نہیں اوسوقت سب عرب یہ سہ کی مہیوت ہو گیا تب حضرت ابوطالب  
 فی حضرت آمنہ اور حضرت فاطمہ کو طلب کیا تو سطح بہت رویا اور کہا کہ والدہ می عورت جائے ہی بی غناری اور یہ سیدہ  
 زنان عرب و عجم ہی اسکا بیاض فضل انبیای سابقین ہی اور ہاک کرینوالا ہر دشمن و مسنم کا ہی خوش بحال اوسکی  
 جو سپر ایمان لائی اور ہمدان و آسایش میں آرام پائی لکن میں دیکھا ہوں کہ سبب تکذیب و انکار اس مولود و سحر و سہ  
 بہت لوک خاک و خون میں آغشہ ہو گئی بعد اوسکی نظر کی طرف فاطمہ بنت اسد کی اور کہا یہ ہی والد اوس امام ہا دسہ  
 و ہمدی کا مضر ضام کی جوڑی بڑی شجاع و نکو قتل کر گیا یہ سہ کی دفعہ قریش فی تلوار میں کچھ میں اور قصہ کیا کہ سطح کو قتل  
 کرین سب سی زیادہ ابو جہل کو ہمارا تہا ہی ہاشم بمافقت پریش آئنی اور حضرت ابوطالب فی ایک شبیر حوالہ ابو جہل کے  
 کی کہ خون اوسکی سر سی جاری ہوا اوسوقت ابو جہل نے کہا اے روستا عرب اس ننگ و مار پر رہی ہو سطح اور نبی ہاشم  
 کو مع تہنہ و فاطمہ قتل کر و پس کیا رگی قریش فی حلقہ کیا عورتین ہیاگ کر پناہ بخدا خدا کی گئین آتش جنگ بہت تل چڑ  
 حضرت آمنہ سی روایت ہی کہ اوسوقت سبب جمعیت مشرکان قریش کے ہم اپنی حال میں حیران تھی اور چاکہ  
 نظر نہیں آتا تھا کہ اس بچہ فی شکم میں حرکت کی فوراً آواز ہونک درمیان ہوا سی آئی کہ جسکی صدر سی لوگ

نازد مصروع کی بیوش ہو گئی جب آسمان کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا اور وادی اسحاق کہیں ہیں اور لب سوار آتش کی گزرتا  
 ہوں لی ہوی باور لہذا کہتا ہے کہ میں ہوں جبرئیل را در خاتم النبیین کسی کی طاقت تھی اونکو ادیت پہنچا سکی ہونو سلی  
 ہوی اور اپنی گہرین بوجہی خضر حضرت عہد امتہ اور حضرت ابوطالب سایہ دیوار خانہ نقبہ پہنچی تھی کہ جنبہ من الحجاج آیا اور  
 بجز آسمان کیا کہ سلیم کو اپنی گہر سی حضرت کرؤ کہ ہم ہماری قوم عیشہ میں سی ہیں اور اسکی حمایت کر و غضب  
 ابوطالب بہ سنی فرو ہوا اور اسکی پس گئی تب سلیم فی کہا کہ اب تم اتنی ہو کہ مجھی حضرت کرؤ و لہذا اب خود چاہا  
 جب بشیر نذر طاہر ہو میرا سلام کہدینا اور یہ بھی کہنا کہ سلیم فی یہ خبر دی تھی اور لو کوں نے اسکی تکذیب کی ادھر سے  
 نکال دیا پھر اسکو اونٹ پر ڈالکی پھلی نبی ماسم فی خارج شہر تک شایعت کی اس انٹامی میں ایک شتر سوار آیا اور خبر  
 دی کہ زرقا یا مہ کی اتی ہی اس عرصہ میں زرقا بھی اپونچی اور منوج سمت قریش ہو کی کہا کہ اہی حضرت قریش ولایت تمہارے  
 آیا ہو اور جمیت تمہاری نفاہ ہو میں اپنی وطن سی دور ہو کی تمہاری باس اتنی ہوں کہ بعض اخبار غریبہ سی نکو مسلح کرؤں  
 اگر تم اجازت دو اونٹ سی اتروں ورنہ جلی جاؤں قریش فی درخواست اور ترنی کی کی عتبہ فی کہا کہ سیدہ یا مہ کو جو حب  
 ہو بیان کری زرقا فی جواب دیا کہ میں محتاج تمہاری عطیہ کی نہیں ہوں بلکہ نکو ایک خبر دیتی ہوں اور ڈراتی ہوں اسی خبر  
 کہ واسطی تمہاری وبال و ہلاک اوسمیں ہی اور محکو سوامی صر ز کی کچھ نہیں ہی عتبہ نے کہا کہ کیا بات ہی کہے سکتے  
 تو ہکو پاک ہوئی کا خوف دیتی ہی زرقا فی کہا کہ قسم اوس خدا کی جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہی کہ اس وادی ہی غیر  
 مادی طور کر کی جو دعوت کر گیا لو کوں کو طرف رشاد کی اور نبی کر گیا فادسی ایسا نوراوسکی روی مبارک سی درخان ہرگا  
 کہ عدیل و سکا نہیں ہی نام اوس امجد کا احمد و محمد ہی اور اعانت کر گیا اوسکی ابن عم اوسکا صاحب قلب جری امیر المؤمنین علی  
 کہ گفتو کریم ہی آہ آہ اول مصیبتوں جو حضرت واسطی ہریت است کی انہا میں گی اور میری واسطہ فیضہ غریب اور مصیبت عجیب  
 کہ اگر ستمکاری جا ہوں تو طاعت کرؤں حضرت کی اور ماتہ دشمنی سی کوتاہ کرؤں لکن دریا میں غرق ہونا اور اگ میں  
 جلتا بہتر ہی ذلت متابعت سی لہذا میں ہرگز متابعت کرؤں گی بعد اوسکی زرقا کا ہنہ فی قصد اپنی درخواست نکاح کا حضرت  
 عبد اللہ سی اور انکار کر فی اونکی کا بیان کیا پھر لو کہ متفرق ہو گئی تب زرقا فی سلیم کی کہ کیا دیکتا ہی تو اور کیا ارادہ ہی تیرا سلیم  
 کہا کہ خروج پیغمبر موعود کا قریب ہی ورسینی بہت عمر باقی ہی اگر عار نہ ہو تو درخواست کرؤں کہ کوئی مجھی قتل کری لکن رائے  
 میرا یہ ہی کہ شام میں توقف کرؤں جب تک اجل آئی طاقت مجاہدہ کی نہیں کہ وہ موید میں اللہ ہی دشمن اوسکی مخلوب و ہر  
 ہو گئی زرقا فی کہا کہ کیوں قوم سی استعانت نہیں کرنا ہی کہ قبل ولادت اوس مولود کی آئمہ کو قتل کیا جا ہی سلیم نے  
 کہا کہ جس کا کلمہ خواب بری چاہی کہ ہو اوسکا مانع و حراسم کون ہو سکتا ہی اور گویا رہی کہ تقدیر اتنی میں دخل کرے  
 بلکہ میں ہی تجکو نصیحت کرتا ہوں کہ متعرض آئمہ کی ہو کہ خدا اوسکا مدد کار ہی اور میں تو اب مرا چلتی ہوں عرض زرقا کو  
 اوس بات منید نہ آئی صبح کو باس نبی ماسم کی آئی اور کہا انصر اللہ بکھ الصباہ اور ثرہ دینی موعود کا دیا ہی ماسم نے  
 خوش ہوئی عبد المطلب نے چاکچہ انعام دین اوسنی قبول کیا اور کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ آئمہ سی ملا کر کی مصلحت کی غیت



بیان کروں جب حضرت آمنہ کی پاس گئی اور نور نبوی اوٹلی پٹیا فی من دیکھا انھیں خبر ہو گئی کہ یہ کج خوش بین ان کی فریب تھا کہ مر جانی غرض کہانا اوسکی رو برو لاسی نہ کہا یا اور ہر شکل آئی چیز و زینت رکھی کہ کس طرح قابو بائی اور گھر میں کہنا مایہ پختہ مقیم ہوئی خیر جہد ایک دن کہا دیکھتی تھی کہ ایک شخص پاس زر قاقی کھڑا بن کر تا ہی اوسکو کہتی ہی کہ تو بیوفا تھی بدت سی نہیں آیا اوسنی کہا کہ ابرحیب بروی کار آیا کہ ہم پہلی آستان ہفت تک جا کی استراق سمع کرتی تھی نہ تو سی دنوں سی ہم منہ کی گئی اور منادی فی مذاکی کہ شیت جناب ماری کی مقتضی اسکی ہی ہی کہ وہ بیو عود ظهور کری جو بتو نکو تو رڈالی کا اور بندگان کو طرف عبادت خدا کی دلائی کا منع کرو شیاطین کو استراق سمع سی میں بھی خبر کہ نیکو آیا تھا زر قاقی اوسنی رخصت کیا کہ تو جا میں فکر کرتی ہوں خیر جہد فی زر قاقی کہا کہ کیوں ٹھکین ہی اور اپنی وطن کو چورائی ہی اوسنی وجہ اپنی سرگردانی کی کیا کی خیر جہد فی کہا کہ تیری مقصود کا حاصل ہونا بہت مشکل ہی غرض زر قاقی مدبرہ زر کا خیر جہد کو دیا اور ایک خیر جہد ہر القود دیا کہ اوسکی واسطی ہی جو اعانت میری قتل آمنہ پر کری تب خیر جہد فی نمایا ہر دشواری بسکن اور کسی کی کجا جنت ہی میں خود مشاہدہ آمنہ کی ہوں زر قاقی کہا کہ بس مدبرہ زر کا اوٹھائی جب آمنہ کی بددست کری تب زردن پر خیر جہد ہوا خیر جہد فی کہا کہ مدبرہ جہد کہ تو دعوت نبی ہاشم کی کر کہ وہ لوگ مشغول ہوں تو فرصت ملی زر قاقی بیرون شہر دعوت سب مکان کہ کسی کو کہ باہر شہر گئی خیر جہد و انہ خانہ آمنہ ہوئی اور ادھر ادھر کر کی جا کہ بال حضرت آمنہ کی درست کری جب بال کہولی چاہتی تھی کہ خیر خلق پر پردی سینی ماتہ اس روز سی پڑا کہ خیر کر پڑا اور خود ہیوش ہوئی جب حضرت آمنہ فی پر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ہیوش بڑی ہی اور خیر کر پڑا تو زمان نبی ہاشم کو آواز دی سب حج ہوئے خیر جہد ہیوش میں لائیں انحر حرکت کا پوچھا اور اوسکو امن وطن کیا خیر جہد فی جواب میں کہا کہ میرا قصور نہ تھی یہ شرارت زر قاقی تھی میں تو مرتقی ہوں اوسکو بھی نہ چھوڑا یہ کہلی مر گئی حضرت ابو طالب سایہ نبی ہاشم بغیر اطلاع خواریں لیکر متوجہ قتل زر قاقی ہوئی لکن زر قاقی ہاگ گئی جب سیطیح فی اس مطلب سے اطلاع پائی روانہ تمام کا ہو امنقول ہی کہ شب ولادت جہاد رسول خدا امین طاق کسری خراب ہوا اور وہ تخت کہ جبر مینا تھا لڑکی کر پڑا اور عجائبات بھی ظاہر ہوئی کہ از بچہ یہ ہی شہر خیمہ رود ساوہ خشکی دریا چہ ساوہ خود دنا ریش خاد کسرت و کسری و صبح کسری فی تمام و زرا و و امر او علما حج گئی سر گذشت شب کی بیان کو کی سب استغفار کیا موید موید لانی کہ وزیر عظم تھا عرض کیا کہ میں ہی خواہ ہوں تاکہ دیکھا ہی یعنی شتران قوی سیکل دست آگئی و بیان عربی پہنچی بطر صبی و دخل شہر ہوئی اسی تذکرہ میں تھی کہ خیر مدبرہ جو جانی انشدہ کی اور خشک ہوئی دریای ساوہ کی پونجی کسری ٹھکین ہوا اور فرمان بنام نعمان بن منذر حاکم میں لکھا کہ تحقیق کرو کہ کیا ابرحیب واقع ہوا ہی شاید تمہاری مدد میں کوئی شخص اس سی آگاہ ہوا اوسنی حدیث کہ کہ بہانجا سیطیح کا تھا پاس کسری کی ہیجا اوسنی عرض کی کہ میں مثل اور منجوعی اس امر میں ناواقف ہوں لکن خیال میرا سیطیح نام ستر میں شام میں آجکل ہی اوس سی کیفیت مفصل دریافت کر کی عرض کرتا ہوں عبدالمسیح روانہ تمام ہو واجب بالین سیطیح پر پونجا تو باوجودیکہ کہ وہ حالت فرخ میں تھا لکن اوسنی کہا کہ یہ علامہ ظهور نبی ہر زمان کی

اور یہ جو ذہن نگری محل کسری کہ کسری میں تو معلوم ہوا کہ جو وہ لغز اولاد کسری بادشاہ ہونگی یہ کہی سطح سرگی  
عبدالمسیح فی پاس کسری حاضر ہوئی یہ حال بیان کیا کہ کسری خوش ہوا اور خلعت دی کی عبدالمسیح کو رخصت کیا اور یہ جو  
بادشاہ بچا جس برس سے بھی کم عرصہ میں تمام ہوئی عبدالمسیح کی رخصت حق پرست جناب سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام  
کی مملکت ایران فتح ہوئی اور اہل اوسکی اشرف باسلام ہوئی احمد لندہ کہ جبک ریات اسلام و ایمان شفعہ کشا ہیں  
بجائے غرامہ منصفہ حضرت مصومین علیہم السلام تو فیقات اہل اوسکی کی زیادہ کسری عرض جناب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کہ تو ملائکہ حضرت کو عرش معلی پر لگائی بعد میں دن کی لائی اور حوالہ حضرت آمنہ کی کیا پس حضرت ایک دن  
میں سفدر بڑبہتی جیسا اور بچہ ایک ہمیشی میں بڑبہتی ششخص حسن روز افزون نگر کا کھنڈ و زرین رکھا۔ دی ہا  
بودی شب بدر ابرو آفتاب ہذا حق کہ جناب شیخ محمد حسن علیہ الرحمہ فی مقام میں حالات ایام رنہا کو کونین  
کہا تھا لہذا حدیثہ جناب علین مکانی ترجمہ کیا گیا اما حال رضاعت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب حیات اقلونین  
روایت کی ہے کہ جب عمر تریف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار مہینے کی ہوئی تو حضرت آمنہ ہی مقام ابوامین کہ ایک فرما میں  
چاہی ہو بجوار رحمت اعلیٰ مقتل ہوئیں اور وہ سرور بی مادر و پندربسب مفارقت مادر کی بین دن تک کچھ تناول فرمایا اور ہر وقت  
روئی تھی عبدالمطلب اس سے بہت بیتاب ہوئی او عاتکہ و حفصہ اپنی دونوں بیٹیوں کہا کہ دایہ اوی کی و سطحی تلاش کرو کہ کیسی طرح  
انکو آرام ہو تب عاتکہ فی شہد جناب رسول خدا کو کہلایا اور نبی ہاشم کی سب شہزادہ عورتوں کو طلب کیا کہ شاید حضرت  
کیسا دو مہینے پہان تک نبی شہد کو نہ کہ چار سو سمانہ عورتیں اکابر قریش سے عبدالمطلب کے گھر میں حاضر ہوئیں گن حضرت فی گستا  
دو دنیا اور بدستور مضطرب تھی عبدالمطلب از بس غلین ہوئی اور گھر سے باہر نکل کی زیر سایہ دیوار کعبہ منظرہ کی کہ گاہ  
نہ دیکر کہ نام اوسکا عقل ابن ابی وقاص تھا ابھی پاس کیا اور آثار حزن و ملال چہرہ پر دیکھی وچہ ہو چکی عبدالمطلب فی کیفیت  
واقفہ کی بیان کی کہ عقل فی حلیمہ بنت عبداللہ بن حارث کی بہت تعریف کی اور کہا کہ بہت عقل و فصیح و صبیح و شیرین  
نبی وہ بھی شیردہ ہی۔ اور میں خیال نہیں کرتا ہوں کہ اوس سے بہتر دایہ قریش میں ہم پونچھی اوس وقت عبدالمطلب فی  
علام کو شتر سوارہ روانہ کیا عبداللہ بن حارث عدوی کو قبیلہ بنی سعد بن کبری سے کہ چہ فرسخ گمشدہ رہتی تھی لاسی ہو رہے  
عرصہ میں عبداللہ بن حارث کو حاضر لایا عبدالمطلب فی استقبال کیا اور اپنی پاس بیٹھا یا اور کہا کہ محمد کہ فرزند زادہ میرا ہی  
اوسکی مان فی انتقال کیا ہی اور وہ مفارقت میں از بس مضطرب ہی اور دو کیسا کہنیں پتیا ہی اور مہینے سا ہی کہ میرے  
بیٹی ہی شیر داری اگر مصلحت ہو تو لاؤ اوسکو اگر محمد فی دودا اوسکا قبول کیا تو میں تلو مع تیری قبیلہ کی باعطای مال  
و نال تو فکر کرو و نکا عبداللہ یہ سنکی خوش ہوا اور واپس جا کی حلیمہ اپنی بیٹی کو بہت خوشخبری دی چنانچہ حلیمہ نہاد ہو کے  
باجس فاضلہ معطر سنہرے پہن کی ہمراہ اپنی باب کی مدد بکر بن سعد اپنی شوہر کی حاضر آئی عبدالمطلب حلیمہ کو عاتکہ کی گھر میں لا کے  
اور حضرت کو اوسکی گود میں دیا حلیمہ فی جاما کہ بائیں طرف سے حضرت کو دودا لائی کیونکہ دہناستان ننگ تھا اوس طرف  
سے کسی بچی فی دودنیں بیاتھا حضرت متوجہ طرف راست کی ہوئی اور بائیں بیستان سے انکار کیا حلیمہ اپنی حال میں حیران تھی  
کہ مہینے بیان میں دودنیں جب اس طرف متوجہ ہوئی تو بائیں بیستان کے طرف میں رہی گی عرض حلیمہ کہ ہر دہنا کہ بائیں بیستان

سی دو پیشین اور حضرت اضطراب کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ بہتارہست سی نوش کرین آخر کلا حلیہ کی کہا کہ ایفرزہ اسی پستان  
 سی بیوٹا کہ معلوم ہو جائی کہ اسین دو دہنیں جب حضرت فی پستان امین کو جو ساخواب ماری فی برکت دین مبارک سے  
 اسقدر شیر عطا کیا کہ کنار دمان سی کر تا تھا حلیہ سخت متعجب ہوئی اور کہا کہ بہت عجیب ہے اور ایفرزہ قسم ہی حد اس پستان  
 کہ بارہ زکوہ پستان چپ سی مینی شیر دیا ہی اور ایک قطرہ پستانہست سی انہنوں فی نہیں پایا اب تیری بکت سی اسین  
 دو دالگیا ہی پس عبد المطلب بہت خوش ہوئی اور فرمایا کہ ای حلیہ اگر کہ من سکونت خستبار کری تو مکان خوب تیری دینی کو  
 دین اور بہت سا انعام و اکرام کرین حلیہ فی مفارقت اسل و عیال کے قبول نہ کی عبد المطلب نے کہا کہ دو شرط سی من سکون  
 بہ شکا سپرد کرنا ہوں اول یہی کہ خطیم و مکرم من اسکی کوسی دقیقہ فرو گذشت نگر ہی حرمت و عزت من غافل ہو دو  
 بہ ہی کہ جمعہ کو میری پاس لایا کرنا کہ من تاب مفارقت نہیں رکھتا ہوں حلیہ فی جواب شرط اول من کہا کہ جب سی میری  
 نظر میں بھی پریشی ہی محکو ہفتہ محبت ہی کہ حاجت تماری سفارش کی ہر کر نہیں دو شرط قبول کی۔ پس حلیہ  
 دایما امور عزیزہ حضرت سی ملاحظہ کرتی تھی اور معجزات حضرت یونانیوٹا اوسپر ظاہر ہوتی تھی چنانچہ ایک دن حلیہ فی قرآن  
 دریافت کیا کہ حضرت کو سیر سحر کی رغبت ہی پس اچھی کپری پنا کی روانہ کیا اور اپنی بیوٹو کو وسطی می غفلت و حدت کی نہا  
 کر دیا جب سید انبیاء فی قدم صحر میں رکھا کو وہ دشت نور حال سی روشنی ہوئی اور جس تک و کلخ پر گذرتی تھی تاوار  
 لمبہ مذاکر تا تھا انکلام علیک یا احمد انکلام علیک یا حامدا انکلام علیک یا محمود السلام علیک یا صاحب القل  
 العذر لک لاکہ اکا اللہ محمد رسول اللہ خوشحال اوسکی کہ قصد بیت تماری نبوت کی گری اور غلاب آہری وسطی اوسکی  
 کہ رو کوئی ایک حرف ہی اوس سی جو تو خواب ماری کسکوف سی وسطی است کی لانی گا حضرت جواب سلام کہنی ہوئی چلی جاتی  
 پانچ برس تک حضرت فی نبی سعد من نشو و نما کیا اور پیب برکت قدم حضرت کی ہفتہ ارزانی و فود دولت و نعمت سے  
 فیلہ کو خصوص حلیہ کی گھر من ظاہر ہوئی اور بیت سی عزت و کرامات حضرت سی اوس من ظاہر ہوئی کہ اس شخص من بجا  
 نہیں جب پانچ برس کے ہوئی حلیہ حضرت کو مکہ لاسی اور سپرد حضرت عبد المطلب کے کیا بعد من سال کی عبد المطلب نے وفات  
 ہائی متکفل حضرت حضرت ابوطالب اور فاطمہ بنت اسد ہوئی یہاں تک کہ حضرت جہان ہوئی جب بیٹس برسی عمر سوئی تو پانچ  
 ابوطالب فی کہ عقد حضرت کا کسی جگہ کیا جا سکون بسبب اپنی تہیدستی کی خود ہفتہ استغاثہ نہ کہتی تھی کہ شاہان حضرت  
 کی اہل مرین صرف کر سکین اخلاص اس بات پر قرار پائی کہ خواب رسول خدا کو خدیجہ سی قرض لیکی تجارت کرین اصل  
 خدیجہ کو واپس کر کی اوسکی منافع من کھدائی ہو چنانچہ حضرت خدیجہ کی پاس گئی اور تحقیق بیان کی۔ اور خدیجہ شرفا و بجائی عز  
 سی تھی اور چچا اوسکا ورق من نوفل عالم در ہب سب کتابن پڑایو اور مطلع اوضاع بشت خباب خاتم الانبیاء سی تھا  
 اور بیت سی گماشتی اطراف و انکاف من خدیجہ کی طرف سی تجارت و زرعیت کرتی تھی اور خدیجہ کی ملک من اسب شتر  
 و فاطمہ و زکوہ و سفد ہفتہ تھی کہ حصا اوسکا شکل ہی اغرض جب خدیجہ قصد حضرت سی مطلع ہوئی تو خواب ماری فی اول  
 دل من محبت حضرت والا اور نیز ورق سی حال نبوت و جلال و رفعت شان حضرت کا معلوم ہوا پس اہل تجارت کا ظہار و شہر

انشی افنون پر بار کیا اور میری پتی غلام کو کہ ناظر و سکا تھا متبعین حضرت کی کیا اور بہت سا ساز و سامان خیمہ و خراگاہ  
 وغیرہ حضرت کی سامنے کیا اور کئی غلام و اسطی بچاوری خدمت کی مقرر گئی اور حضرت کو روانہ ملک شام کا کیا۔ بہت سی پیش  
 سب قبائلی سی بغیر تجارت اور سنان میں حضرت کی سامنے ہی حمزہ و عباس اور بھی کئی بچا حضرت کی رفیق سفر تھے اور نئی حمزہ  
 سی مدہ ابو جہل اور بنی زہرہ سی بہت لوگ شامل ہوئے اس سفر کی ہر منزل میں بہت سی خوارق عادات حضرت سے ہوتے رہتے تھے  
 فلیق بن یونان کہ شاہیر ربیانان مصر سی تھا قریب شام کی کسی کانوین ساکن تھا بمطالعہ کتب مانعہ حال حضرت کا معلوم کر کے  
 بیٹھ جو بامی اخبار رہتا تھا جب اس نے سنی سا کہ قافلہ مکہ سی آیا ہی اور حضرت خود بنفس اوسین تشریف لائے تھے میں ساری قافلہ  
 دعوت کی اور خود شرف باسلام ہوا جب حضرت وارد شام ہوئی ہو دیون فی قصد اذیت پو بختانی کا کیا اور حضرت کو مدہ قافلہ کے  
 گھیر لیا آخر کار شمشیر ہی آتش بار بنی ہاشم و قریش سی پہون فی اتار ہوئی اور غبار رب العزت فی اونکی شری محفوظ رکھا۔ اس  
 سفر میں سب ہمراہی حضرت کی اپنی اپنی تجارتوں میں اس قدر منفع ہوئی کہ لگے کہ یہی ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا اور خاص خدیجہ کی  
 میں نفع کثیر ہوا سب لوگوں فی بخوشی خرمی مرحبت سم کہ مخطہ کی کی جب قافلہ قریب مکہ کی پونچا ایک منزل پر قافلہ کو  
 جھوڑکی حضرت کہ میں آئی اور خدیجہ سی ملاقات کر کی کیفیت سفر کی بیان کی اور اوسی وقت واپس قافلہ میں تشریف لگی  
 صبح کو خدیجہ فی اپنی قوم مشیرہ کی لوگوں کو استقبال کے واسطہ پہنچی اور جو وقت حضرت داخل ہوئی بہت سامان و زور حضرت  
 کی قدموں پر نثار کیا اس تہنیت میں اور دعوت عام کی تمام اشراف و شرف ہی ہاشم و طوائف قریش کو اوسین کہانا  
 کہلایا۔ نہوڑی دنوں میں حضرت فی سب نقد و جنس گماشتگان خدیجہ کی سہر دیا۔ بعد کی دن کی حوزہ حضرت ماذن حضرت  
 ابو طالب خدیجہ کی گھر میں و اسطی یعنی حق اسی کی تشریف لگئی حضرت خدیجہ فی درخواست نکاح کی کی اور کہا کہ اپنی احام  
 لیکر میری گھر میں آئی اور جو استکار میری کچنی اور اس قدر مدہ میں جو صرف ہوگا وہ میری ذمہ ہی اور اپنی چاچی اس  
 میں مشورت کی اور کہا میری باب اور قوم کو کہ رضی کر اور حقد روہ چاہی میری مال سی لی چاہیہ ورقہ فی کمرخت باندہ  
 اور سب کو رضا مند کیا اور خدیجہ ہی مال خدیجہ سی بہت سی لکھی رضا مند ہوا اور خباب رسول خدا اسی ورقہ فی حوض کی  
 خدمت کی درحمت شفاعت کی برور خراکی تب بہت اجی طرحی تصور اکابر قریش و نبی ہاشم صلح حضرت کا سامنے خدیجہ  
 کے ہوا اور حضرت کی طرف سی عباس نسب سی زیادہ صرف کیا اور بقدر رعیت کی سب احام حضرت فی مال خرچ کیا اور وقت  
 سن مارک جناب رسولی اہل کج پیش برس کا تھا اور خدیجہ میں اختلاف ہی بعض فی چالیستس اور بعض فی اترتس اور  
 بعض فی اٹس بھی کہ لکھا ہی بعد از دواج حضرت کی جناب باری فی برکت رسول مطہر یا حسن و جمال و نور و ضیاء خدیجہ کو  
 عنایت کیا کہ با وجود اس سن و سال سائر زمان قریش سی سرآمد تھیں غرض چالیسویں برس میلاد کثیر الاسعاد سی  
 برگزیدہ رب العباد مبعوث ہمدیت وارثاد ہوئی اور جو معجزات کہ اس زمانہ میں ظاہر ہوئے بہت ہیں لکن اوتین حد  
 معجزات سی اور اثبات شرفیت کی اپور تمام ہنسبائی کی جاتی ہیں پس مختصر یہی کہ عقائد و اصول مذہب سی ہی لکھیں  
 ہمارے مختصر و مشرف جمع ہمسبائی سی ہیں پس مختصر دیسل اس کے بعد ہی کہ اگر حضرت آدم کو مسجد ملائکہ







طاہرین بزرگین اور وہ بہت بڑا طاہرہ نہا پس اون سب کی کہ سی طرف دینہ کی فرار کیا حقتعالیٰ فی اوکی کہانی پر اور شگون پر  
 او تنون پر اور لکھون پر اور جو چیز اوکی گہرین تھی او سپر جو ہون کو مسط کیا پس بلکولات کو کہانی اور شگون سورج کی  
 اور جہان بانی نہا وہان کی زمین میں سورج کر کی بانی کو بہا دیا جب اون لوگوں کی شگون بانی نہا تو وہ جہانی تھے نہا وہان  
 پر آئی دیکھا کہ تالاب و جاہ میں بانی برای نام ہی باقی نہیں رہا کیونکہ وہ سب یہ کیا ہی او سوقت بسبب شعلی و شعلی  
 ہلاک ہوئی مگر آئندہ ایک شخص اوس میں ہی بجا کہ اوسنی عہد کیا خدا ہی کہ میں ایمان لاؤنگا اور برباب رسول خدا کی اتفاقاً وہاں  
 ایک قافلہ ہو چکا اسل قافلہ فی اوس شخص بانی دیا اور کہا کہ اے ابابا اور مدینہ میں لاسی خباب رسول خدا کی پاس مع مال سپر  
 و دو اب کی جو کچھ کہ اوس جماعت کا باقی بچ گیا نہا پس حضرت فی وہ سب اسباب اوس شخص کو دیدید اور نیز ایک مرتبہ  
 چالیس آدمیوں فی مکی حضرت پر استہر کیا تھا حضرت فی سنکی فرمایا کہ حقتعالیٰ اون لوگوں کو خوشی عذاب دینگا پس ان  
 سب لوگوں کو عارضہ رعا ف لاحق ہوا اور نیز اوکی بن دند اسنی ہی خون نکلا کہ موند اوکی پیر گئی جب خرگو موند ہی نکلا  
 ہی تو موند بہستور بہر اہتا ہتا اور جو غذا کہانی تھی مخلوط بچون ہو جاتی تھی چالیس دن تک اسی حال میں گرفتاری  
 بعد اوسکی وصل نہا ہوئی اگر حضرت موسیٰ کا ہاتھ یہ بھیا تھا تو ہمارے پیچھے جس جگہ تشریف رکھتی تھی طرف رست ہی حضرت کیا  
 نور ساطع ہوتا تھا کہ لوک اوسکو شب تار میں دیکھتی تھی اور اکثر اوقات شب کو جنین علیہا سلام اپنی جد ہرز کواری کی خدمت  
 جاتی تھی یا خود حضرت اوکو کبھی بلواتی تھی تو انشت سبب کہ روزن دیوار سی بہر لکا لکیتی تھی وہ انشت چاند سی زیادہ  
 جگہ تھی اور اگر حضرت موسیٰ کا عصا سائب ہو جاتا تھا تو خباب رسول خدا کی وسط ایسا ہی ہو ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک عات  
 ہو دنی ایک مرتبہ حضرت سی نزاع کی اوکی گہر و کی چیت میں کہ جب خراسی تھی سب لکڑیاں سائب ہو گئیں اور قصہ ہو دکی ہلاک  
 کیا اور وہ لکڑیاں سوسی ہی زیادہ تھیں جو کچھ اوکی گہر میں ناٹا بیت تھا کہ لکڑیاں چار آدمی اس صدر سی ہلاک ہوئی اور ایک  
 جماعت اونیں کو انہ ہو گئی باقی ایمان لائی اور جب حارۃ فانی قسم سخت رسالت محمد و امامت علی ابن ابیطالب دی خداوند  
 عالم فی یہم علیہ اوسنی وضع کیا۔ اور نیز ایک مرتبہ کسی لڑائی میں زبیر کی ہاتھ سی تلوار اوسکی ٹوٹ کی گرجی خباب رسول خدا  
 فی ایک لکڑی اوسکو دی کہ وہ تلوار ہو گئی اور اوسکی پاس رہی جنگ وہ زندہ رہا اور اگر وسطی موسیٰ کی دریا سے  
 نیل خشک ہو گیا اور بنی اسرائیل فی اوس میں سی پاباب عبور کیا۔ تو ہماری پیچیر کی وسطی ہی ایسا ہی ہو ہی چنانچہ منقول ہی  
 خباب اسر المؤمنین سی کہ جب ہم خیر کو ہر کاب حضرت کی جاتی تھی جب وادی شخب میں ہو چکی تو کیا دیکھا کہ تمام وادی  
 بانی سی ہر نیز ہی جب بانی کا اندازہ کیا تو معلوم ہوا کہ جو وہ قد آدم بانی ہی اصحاب فی عرض کی یا حضرت اس پشت دشمن ہی  
 پیش و داب و ظار اب ہم ہی مثل اصحاب موسیٰ کی گئی کو بن انالمدہ کون حضرت فی اوسوقت دعا کی کہ اے اللہ ہر نی  
 و پیچیر کو تونی دلافت دی ہی بھگو ہی کہ امت فرمایا یہ فرما کی حضرت سوار ہوئی مع اصحاب و لشکر اور اوس بانی سی عبور  
 کیا فرمایا خباب اسیری کہ قسم اوس خدا کی جان میری اوسکی قبضہ میں ہی کہ سم اسبان و دست و پای شتران تر نہیں  
 ہوئی کہ ہم بانی سی بار ہوئی اور خیر کو فتح کیا۔ اور اسس سی منقول ہی کہ وادی حران میں تین دن اور تین رات بجا  
 برسا و اسیل جاری ہوئی ہم لوک نہایت خالیف و ترمان ہوئی حضرت سی عرض کی حضرت فی فرمایا میری ہی ہی علی او

لوی کہتا ہے کہ میں بھی پہنچا ہوں اس کی تمام ہی خدا کی کہ اوٹوں کی باون تک تر نہیں ہوئی۔ اور طایفہ مضر فرعون اور  
 الجبرہ قضا دیت کا کیا حضرت فی حق تعالیٰ سے دعا کی کہ ایذا و مذہم تو اخص کر ان پر اور سالہامی قحط ان پر نازل کر مثل سالہامی  
 قحط قوم حضرت یوسف کی جس حق تعالیٰ نے ایک دود غلبہ اوپر مسلط کیا کہ ایک دوسری کو نہیں دیکھتی تھی اور ایک دوسرے  
 قریب نہیں جاسکتی تھی اور جس غلہ کہ وہ دیار بعیدہ سے خرید کی لاتی تھی قبل اوسکی کہ اونکی ملا دیکھ بیوچی اور اس  
 کہ مہیا ہوتی تھی اور اوسکو بالکل کھاتے تھے اور ایک دانہ بھی اوس قوم کی شکم میں نہیں پہنچتا تھا بس سبب گرسنگی کی  
 قوم کہتی اور بلکہ جو حیوان نظر آیا کھا گئی اور قبرین کھود کی اپنی مردی نکال لی کھا گئی آخر کار اپنی اپنی زن و طفال کو کھا گئے  
 اور وہ دود غلبہ اوٹیں اوس طرح فایم تھا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاٰتِنَا مِنْ خُبْرٍ یُّوْقَدُ مِنْهُ لَیْلَةُ السَّمَاءِ وَبَدَّخْلًا یُغِیْثُ  
 النَّاسَ هٰذَا عَذَابُ الْاَلَمِ اوصوفت ابو یغیاں وروسای فریش فرمائی کہ اسی عذاب ہو کہ اوس قوم کو کھاتی تھیں اور وہ  
 قبلہ کہ فریش میں سے ہیں انکی حضور مصافح کی دعائیں کرتی حضرت فی عرض کی حق تعالیٰ سے رَبَّنَا اَکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ  
 اِنَّا مُؤْمِنُونَ حق تعالیٰ نے جواب میں فرمایا اِنَّا کَاشِفُ الْعَذَابِ عَنْ قَلِیلٍ اُنکم علیل و دن اور اگر حضرت یوسف  
 یا شاہہ عصا زمین میں روئیں کوشق کیا تو اپنی جیب کو وہ قدرت دی کہ ایک شاہہ انکشت سے آسمان پر چاند کوشق کیا  
 اور حضرت موسیٰ نے استدعا کی رب تعالیٰ نے صدق و اچھلے و وزیر امین اُٹھے اور عرض اپنی جیب کو خطاب کیا  
 اَکْمَلْتُ لَکَ صَدَقَاتِیْ اور اپنی جیب کی ابن عم کو مع کھارہ کی اونکی اولاد سے وحی و وزیر اپنی جیب کا فرار دیا۔ او  
 موسیٰ عطا شدہ شاہہ نورانی کی نہ لائی جس کو صِدْقاً اور ہماری پیغمبر صفا تو سین وادی تک تشریف لیگئی اور  
 حق تعالیٰ خود اونکی دست مبارک سے اِیْمَنَ الْکِبْرِ حضرت سلیمان نے اپنے عاقل کی جانچہ عرض کیا رَبِّ جْعَلْ  
 لِّمَلْکِیْ اَیَّامَ اَوَّلِیَّیْنِ اور ہماری پیغمبر صفا خراج خزان تمام روی زمین کی عرض کی حضرت منظور کیا اور اوسکی عرض میں کوثر و  
 مقام محمود و درجہ رفیعہ شفاعت حق تعالیٰ نے عطا کیا۔ اور اگر حضرت یحییٰ کو حکمت نبوت حوزہ سالی میں عطا ہوئی اور خود  
 حضرت یحییٰ زاہد ترین اپنی اسل زمانہ کی ہوئی لیکن اسی زمانہ میں ہوئی کہ شرک و جاہلیت کا رواج نہ تھا اور ہماری پیغمبر  
 وہ مرتبہ حکمت کا طفولیت میں عطا کیا کہ کسی نبی کو ایسا عطا نہیں ہوا اور حضرت عیسیٰ جماعت میں ظاہر ہوئی کہ سب شرک  
 و اسل جاہلیت تھی اور عبادت سجدہ کی گزارد ترین و عابد ترین اپنی زمانہ کا ہوئی حتیٰ کہ قرآن میں نازل ہوا اِطْعَمْنَا  
 اِنۡزِلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَنُنۡشِئَکَ اور اگر حضرت عیسیٰ مبروص و کور و شل کوشاد بتی تھی تو ہماری حضرت سی ہی اپنی  
 سحرات اس قسم کی ظاہر ہوئی ہیں چنانچہ بقول ہی کہ معاذ بن جبل مبروص تھی ایک دن حضرت فی اونی کہا کہ تم  
 کو سوط اپنا نکاح نہیں کرتی ہو اوسنی عرض کی بسبب مرض برص کہ مجھی عارض ہی کوئی عورت میری موملت قبول  
 نہیں کرتی ہی حضرت معاذ کو اپنی قریب بلایا اور اپنا آب دمان مقام داغ برص پر مل دیا فوراً شفا ہوئی اور ایک  
 قیدہ جہتہ سے مبتلا بھارہ عمرہ تھا حضرت فی ایک قحج پانی کا منگو کی اپنا آب دمان اوسمین ڈال دیا جب اوس عرض  
 اوس بانی کو بیا فوراً شفا ہوئی اور ایک عورت اپنی بیٹی کو حضرت کی خدمت میں لائی اور عرض کی کہ بہنا بنیاستولہ  
 ہوئی ہی حضرت نے اپنا ہاتھ اوس کی رنگی نمونہ پر پھرایا فوراً دونوں نمونین مشعل و نور کس شہلا کی روشن ہو گئیں اس طرح

ایک اور عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا میری ایک بیٹی مشرف بہت ہی جو کچھ کہانی ہی فوراً نکل جاتا ہی حضرت خود اسکی  
 بالین پر گئی اور خطاب کیا طرف مرض کے باعث اللہ جانب رحمت اللہ وہ لڑکی فوراً اونہ نہ کمری ہوئی اور مرض اوسکا  
 دفع ہوا اور اگر عیسیٰ فی مرد و نکو زندہ کیا تو ہماری پیغمبری ہی بار بار ایسا ہی کیا ہی چنانچہ منقول ہی کہ قریش جمع ہونے کے  
 حضرت خباب رسول خدا امین حاضر ہوئی اور عرض کے کہ یا حضرت ہماری کچھ مرد و نکو زندہ کیجی تاکہ ہم ایمان لائیں حضرت  
 فی خباب امیر سی ارشاد کیا کہ تم اس جماعت کی ساتھ جرستان میں اور جن میں کا نام بدہ تہانی میں اونکی نام لیکی پکارو اور کہو  
 نکو خباب رسول خدا فی حکم کیا ہی کہ اپنی اپنی قبروں میں اوٹو جو وقت خباب سی خب الکلم قبرستان میں جاکی آواز دی سب کے  
 اپنی سروں سے خاک جھاڑتی ہوئی قبروں میں باہر نکلی جب پیغام حضرت کا سنا تو جو ایسا صلوٰۃ و سلام حضرت پر بھیجا اور  
 عرض کی کہ کاش ہم زندہ ہوتی اور ایمان خباب رسول خدا پر لاتی اور جو لوگ زندہ ہیں اوٹو خرابی و ترغیب کی ایک طاقت  
 و فرمانبرداری کی کہ قتی عرض جو ہزار و وقایع قریش سی صادر ہوئی تھی سب کا اعلام کیا اور پھر فرمود میں چلی گئی۔  
 اور نیز حضرت فی اون کفار کو جو جنگ بدر میں ماری گئی تھی ایک مرتبہ زندہ کیا اور توحید اونکی کھڑ پر اور ایمان نہ لائی ہوئی۔  
 اور ایک زن یہودیہ ایک کوفہ کی کتاب بھجو حضرت لاشی تھی پھر کوفہ کی تصدیق بسان فصیح عرض کی کہ یا رسول اللہ  
 مجھی خوش لکھی کہ مجھ میں زہر ملا ہی۔ اور نیز ایک کوفہ مسکریہ دست حق پرست حضرت تھی اونہوں فی تسبیح کی۔ اور  
 ایک بار جدوع مسجد فی ماکہ کیا۔ جو تفسیر کہ منسوب خباب حسن عسکری علیہ السلام ہی اوس میں منقول ہی کہ ایک شخص فی خباب  
 امیر المؤمنین سی پوچھا کہ آیا ہماری پیغمبری ہی مثل معجزہ حضرت موسیٰ کی ظاہر کیا ہی جیسا کہ حضرت موسیٰ پناہ کو ملے کیا تھا سب پر  
 ایک جماعت کی کہ انکار کرتی تھی قبول دعوت سی خباب امیر فی فرمایا کہ قسم ہی اوسکی کہ جان علی کی قبضہ قدرت میں اوسکی ہی  
 کہ زمان آدم سی جب تک کسی نبی سی کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ مثل اوسکی یا بہتر اوسکی ہماری پیغمبری ظاہر ہوا اور انجیل  
 بہر ہی کہ جب حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم ہوئی اور دعویٰ نبوت ظاہر ہوا تمام عرب فی عداوت شروع کی اور حتی الوسع نبی  
 قصدا بیت ماکہ ایک دن میں حضرت خباب رسول خدا امین ظاہر ہوا چونکہ میں سب سی پہلی ایمان حضرت پر لایا تھا کیونکہ حضرت  
 صلی علیہ وسلم ہوئی اور آج میں فی حضرت کی مائتہ غار بڑی میانکے سات برس تک میں اکیلا ہی غار حضرت کی ساتھ رہتا تھا تاکہ  
 بتہ رچ لوگ سلمان ہوئی اور دین فی قوت پائی پس ایک جماعت مشرکین قریش کے حضرت کی پاس آئی اور انہوں فی کہا کہ  
 ای آپ لگان رتی میں کہ خدائی نکو و اسطی پیغمبری کی مبعوث کیا بلکہ اس پر ہی اکتفا نہیں بلکہ آپ کہتی ہیں کہ میں فضل منجج  
 انبیاء سی ہوں اگر آپ سیجی ہیں تو مثل نوح کی طوفانی لوگوں کو غرق کیا اور مثال ابراہیم کی آگ اونکی و اسطی سرد ہوئے  
 اور مثل معجزہ موسیٰ کی کہ پہاڑ کو اپنی قوم پر ملے کیا اور مثل معجزہ عیسیٰ کی کہ لوگوں کو خبر دی اوسس چیز کی کہ اونہوں نے  
 اپنی گھر میں چپائی تھی آپ ہی دیکھائی اور اوس جماعت کی جاہ فرقتی کہ بابک اونیں طالب معجزہ ایک دیکھتا ہوا تھا  
 پس حضرت فی فرمایا کہ میں بندہ مطیع فرمان اپنی خالق کا ہوں ایسا قرآن خدا کی طرف تمہاری و اسطی میں لایا کہ ایک  
 بلکہ ایک آیت مثل اوسکی تمام طوائف عرب نہ لاسکی میں تبلیغ رسالت کی کی اور قرآن حق ظاہر ہی اور تمہاری اور جو کوئی  
 بعد تمہاری اس زمین پر آوی تا روز قیامت اور میں اپنی اختیار سی نہیں کر سکتا ہوں سوال اوس کا خدا ہی

کہ جو سین معلوم کہ اوسین خیر و صلاح میری اور تماری وہ سطر ہی یا نہیں اس عرصہ میں حضرت جبریل نازل ہوئی اور خدا  
 طرف سے سلام پہونچایا اور کہا کہ خداوند عالم فی ارشاد کیا کہ میں وہی اتمام حجت کی سحرات چاروں پیغمبروں کے اس قوم بظاہر  
 کرتا ہوں کہ انہیں سے ایمان نہیں لایکا مگر وہ شخص کہ میں اوسکی شریعت یا منی محافظت کروں پس جولوگ کہ معجزہ نوح  
 ناکستی میں اوسنی کہو کہ اٹھو پس چاہیں اور جب قہر آنا ہلاک ظاہر ہوئیں تو پناہ لیجاویں یا نہ اس شخص کے یعنی علی بن  
 ابیطالب کی اور دو صاحبزادی کہ اوسکی نسل سے ہونگی اور جولوگ طالب معجزہ حضرت ابراہیم کے بن اوسنی کہو کہ بڑن کے  
 چاہیں اور غامتا ہمارے قدرت کا کریں اور جب اونکو بلا ہوگی تو اوسوقت ایک بی بی ظاہر ہوگی اوس سے التجا لیجاویں۔ اور  
 جولوگ کہ طالب معجزہ موسیٰ بن جاثین مسجد الحرام میں جب قدرت باری ظاہر ہوگی تو ایک سوار نیزہ بدست ظاہر ہوگا اوسکی  
 ہون تاکہ نجات ہو اور فرقہ چارم کو کہ کس دن کا ابوجہل ہی کو تو ہماری پاس توقف کر جب تک کہ خبر اس فرقہ کی آجای اوسوقت  
 معجزہ جوتھیں آپ بچکو دیکھلا ونگا۔ ابوجہل اون بن فرقہ نسی کہا کہ جطرح محمد فرمائی ہیں اون اون مواضع کو جاؤ تاکہ جوش  
 صاوانہ حضرت کا ظاہر ہو جائے پس فرقہ اول ابوقیس کے طرف روانہ ہوا جب جاکے دامن کوہ میں پہونچی بانی فی اونی بانی  
 نیجی سے جوش کیا اور آسمان ہی برسنی لگا بغیر ابرو و عدو برقی کی بلکہ آسمان صاف تھانا انیکہ بانی اونی کلی برابر پہونچا  
 پس لاچار ہوئی اور برباڑ کی چترنی لکلی پس جعفر وہ پہاڑ پر بند ہوتی تھی اوتھاسی بانی بلند ہوتا تھاجی کہ پہاڑ پر پہونچی  
 بانی بھی ساتھ ہی پہونچا اونی کلی کلی تک اوسوقت اونکو یقین ہوا اپنی ہلاکت کا اوسوقت حضرت علی کو دیکھا اوتھو  
 لی کہ ایک صاحبزاد اونی دست راست کی طرف اور دست چپ کی طرف ہی پس باواز بندہ اوس قوم کی طرف خطاب  
 خباب امیری کہ میرا تہہ یا آن دونو صاحبزاد و سنی کسکا پس لوگ لاچار ہوئی کسی فی دست علی کو تھاما اور کسی فی  
 دونو صاحبزاد و سنی ہاتھوں کو تھام لیا پس تو تم لکلی آہستہ آہستہ نیجی اور ترخی کلی بانی بھی ساتھ لگم ہوتا کیا تاکہ زمین پر  
 پہونچی بانی بھی سارا زمین میں غائب ہو گیا اور کچھ بانی آسمان کی طرف لمبہ ہو کی جلا گیا اور زمین بالکل خشک ہوئی لگو  
 اوسین ہرگز بانی نہ تھا پس وہ لوگ روتی ہوئی خدمت خباب رسول خدا میں حاضر ہوئی اور کہا کہ گو اہی دیتی ہیں ہم  
 کہ آپ سید المرسلین ہیں اور طوفان نوح کا بھی اپنی انھونی دیکھا اور اگر یہ شخص یعنی علی بن ابیطالب اور دو صاحبزاد  
 نہوتی تو ہم جبریل ہی لکلی تعجب ہی کہ وہ دونو صاحبزادی اب نظر نہیں آتی حضرت فی فرمایا کہ وہ دونو ابھی متولد  
 نہیں ہوئی تھوڑی عرصہ میں پیدا ہونگی اور وہ مسید جانان ہشت ہیں اور حسن و حسین اونی نام ہیں اور میرے  
 دختر اور علی سے وہ متولد ہونگی اور باب اونکا بہتر اوسنی ہی اور جانوی قوم کہ دنیا دریا ہی نا پید اگنا رہی اوتھو  
 لوگ اوسین غرق ہوئی ہیں اور کشتی نجات کی اس دریا سے آل محمد ہیں کہ یہی یعنی علی اور اوسکی بیٹی ہیں اور اولاد  
 اونی جبر کوئی تنگ اس کشتی کا ہوا اوسنی نجات پای اور جو کوی اوس سے تعلق ہوا وہ غرق ہوا اور دنیا فو  
 اترت ہی پس اترت ہی دریا ہی نا پید اگنا رہی اوتھو کشتی درخ کی کچھ انتہا نہیں اور بہہ جدا آدمی کشتی میری ہت  
 کی دین کہ اپنی دوستوں کو جہنم سے عبور کرونگی پھر حضرت فی فرمایا اہی ابوجہل سنا تو لی اوسنی کہا اللہ یہ نہ  
 سنا مگر دیکھوں کہ دوسرا فرقہ کیا کہتا ہی۔ ناگاہ دیکھا وہ بھی گریہ کیاں چلی آئی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم گواہی



دیتی ہیں کہ تم ہو پیغمبر خدا اور ہر دہر دار پرور تمام خلق کی ہم بیرون کہ گئی وہ بہشت عصف اور زم نہا ہم جلی جانی تھی  
 کہ ناگاہ آسمان سے الگ کی ٹکری جدا ہوئی ہم پر برسنی لگی اور زمین ہماری باؤں کی بچی ٹکری ٹکری ہو گئی اور بہت  
 آگ دھن سے نکلی تھوڑی عرصہ میں تمام صحرائے سی ہر گیا اور اتنی جگہ سے آسمان بھی الگ نظر آنی لگا کر می کے  
 یہ شدت ہوئی کہ ہماری جسموں سے آواز جو سن کھا گئی آتی لگی یہ کو یقین اپنی جلیں کا ہوا کہ ناگاہ دیکھا ہمیں ایک بی بی کو کہ  
 مقصد اونکی روی مبارک پر پڑا ہوا میں آسمان وزین سے نکلی وہ مقصد مقدر طویل ہی کہ ہماری ماتمہ بھی اوسن تک  
 پہنچتی ہیں اس عرصہ میں منادی فی ندا کی کہ اگر نجات کی طالب ہو تو گوشہ مقصد می توسل کرونا کہ نجات باد بس ہم  
 ستوسل ہو ایک ایک تار سی اوس مقصد کی اور اوس مقصد فی ہذا کیا ہو کہ میں آسمان وزین کی اور وہ آگ  
 جو ہماری محیط تھی اوسے مطلقا ہکو ادیت نہ پہنچی تاہیکہ ہکو اوس الگ لگا لگی اپنی اپنی گہرو میں اوتا دیا آپ کے  
 خدمت میں حاضر ہوئی اور ہکو یقین حاصل ہو چکا ہے آپ کی دین سے ہر کردول و تجاور کریں گے اور آپ اسی میں کہ بعد خدا  
 افتاد آپ پر کیا جاتی اور آپ صادق ہیں اپنی اقوال میں اور حکیم ہیں اپنی افعال میں حضرت فی پونہنجا کہ آیات میں ہیچا کہ وہ  
 بی بی کون تھی اونہوں عرض کی نہیں حضرت فی فرمایا کہ فاطمہ بی بی میری سیدہ زمان عالم کی ہی جب روز قیامت میری  
 بی بی عرصات میں آئی کا قصد کریگی منادی ندا کریگا کہ پیغمبر حلائق ڈانٹ لو اپنی انگوٹھوں کا کہ فاطمہ صدیقہ سیدہ زمان  
 عالم آئی اور بل صراحتی طور کر ہی بس سب لوگ اپنی انگلیں ڈانٹ لیں گی مگر محمد و علی و حسن و حسین و اسماء و سب  
 محمد سرت کی ہو گئیں جب حضرت بعد صراط کی داخل بہشت برین ہوئی تو ایک چادر نور صراحتی طور پر سی عرصہ گاہ مختصر میں  
 لائیں گی کہ ایک گوشہ اوسکا جناب سیدہ کی ماتمہ میں بہشت میں ہو گا اور دوسری طرف اوسکی عرصہ گاہ میں اوقوت  
 منادی ندا کریگا کہ ای دوستداران فاطمہ ہر ایک عتی ایک ایک تہ کو تمام لوٹا کہ نجات باد ہشتن جہنم سے پس ہزار  
 فام اور ہزار فام اور ہزار فام چادر کی تار و ٹکڑے بڑھ لیں گی اور آتش جہنم سے نجات پائیں گی تو کون فی عرض کی کہ یا  
 حضرت فام کس قدر وعدہ کو کہتی ہیں حضرت فی فرمایا کہ ایک فام دس لاکھ کا ہوتا ہے پس فرقہ تیسرا کہ یہ کیا  
 آیا اور لوگ اوسین کہتی تھی کہ گو اہی دیتی ہیں ہم کہ تم بیٹک پیغمبر خدا ہو اور بہترین عالم ہو چند امور خوارق عا  
 کی ایسی ہم پر ظاہر ہوئی ہیں کہ اب ہرگز محسوس شبہ باقی نہیں رہا حضرت فی انفار کیا کہ کیا دیکھا کہتی اونہوں فی عرض کی  
 ہم جا کی سایہ کعبہ معظمہ میں بیٹھی اور متحضر و استنہز آجکی وعدہ کو کرتی تھی کہ اس اثنا میں دیکھا ہمیں کہ خاد کعبہ  
 ہوا اور اپنی جگہ جدا ہوئی ہماری سر پر ٹہر گیا اور ہم جہاں بیٹھی تھی مشل سیج ہو گئی کہ اپنی جگہ حرکت نہیں کر سکتی تھی  
 اوسوقت یقین اپنی جلالت کا ہم پہنچا ناگاہ دیکھا کہ عم ایک حجرہ نیزہ بست آئی اور کعبہ معظمہ کو گویا تمام کھا  
 اور ہمیں کہا کہ جلد چلی جاؤ جب ہم وہاں دور ہوئی تو گویا کعبہ معظمہ اپنی جگہ پرستقر ہوا اب آپ کی خدمت میں  
 حاضر ہوئی میں اور ہم سب کو قرار آپ کی پیغمبر کیا ہی حضرت فی فرمایا ای ابو جہل اب تو کیا کہتا ہے تیری سب فضا  
 خد دیکھ لیا ابو جہل کہ میں نہیں جانتا یہ سیج کہتی ہیں یا جوت بولتی ہیں یا خیالات فاسدہ انکی انگوٹھیں جلوہ  
 گر ہوئی ہیں اوساط میں کیونکر تصدیق انکی کروں البتہ اگر مجھے چارم اپنی انگوٹھیں دیکھوں تو تصدیق آپ کی رہے

بی شک کرونگا کہ ایک مہجرہ مسئلہ معجزہ عیسیٰ بن مریم کی ہوا حضرت فی فرمایا کہ جب تو تصدیق اپنی رفتار کی نہیں کرتا  
 کہ انکو تو ہمیشہ سی جانتا ہی اور یہ جماعت بھی کثیر ہی پس تو کس طرح تصدیق کرتا ہی اول واقعات و حالات کی جو کہ  
 آبا و اجداد و سلاف سی جگہ پونجی میں تو فخر کرتا ہی آبا و اجداد کا کہ وہ ایسی ہی اور ایسی ہی اور اس طرح کیوں کر  
 تصدیق کرتا ہی اور جزو کی کہ روم و حبشہ و چین و عراق و شام سی جگہ پونجی میں بعد اس کی خطاب کیا حضرت نے  
 طرف فرزندیم کی کہ وہ سوار عم نامہ در میرا ہی اور بسبب اعراض و محبت کی جو مجھ سی اور علی سی رکھتا ہی خداوند عالم کی  
 اسکو یہ مرتبہ عالیہ غایت کیا اور مراتب اسکی بڑی میں میرا عم ربوز قیامت دور کریگا اپنی دوستوں کو آتش جہنم سی  
 لوگوں کی غرض کیا کہ کیفیت اسکی کیا ہوگی تب حضرت فی ارشاد کیا کہ ربوز قیامت اس طرف صراط کی بہت سی لوگ کہ حد  
 اونکی کو سوا ہی مختالی کی کوئی نہیں جان سکتا حجان حمزہ بن عبد المطلب سی ہونگی بسبب ذنوب بعض کی ایک دیوار  
 حائل ہوگی وہ لوگ عرض کریں گی کہ ای حمزہ آب فی دیکھا کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں پس حمزہ میری پاس آکر  
 بیان کریں گی کہ یہ لوگ میری دوست ہیں اور اب گرفتار مصیبت میں ہیں کہونکا کہ ای علی جاؤ اور اپنی چچا کی احانت  
 کر و پس علی وہی نیزہ کہ جس سی حضرت حمزہ جہاد کریں گی حوالہ حمزہ کی کریں گی پس حضرت حمزہ آتش و دوزخ کو مہر صحری دور  
 کریں گی جس طرح دنیا میں اپنی معاندین کو اوس نیزہ سی دفع کریں گی حتی کہ دوستان حمزہ نجات پاکی و جہنم بہشت ہوگی  
 جمیع عقوبات و احوال دوزخ سی نجات پائیں گی بعد اسکی فرمایا حضرت فی ابو جہل سی کہ تو کیا مہجرہ جانتا ہی اوسنی کہا  
 کہ مہجرہ عیسیٰ بن مریم کا جس طرح وہ خبر دیتی تھی لوگوں کو جو وہ اپنی گردن میں کہا فی اتنی یا ذخیرہ کرتی تھی پس آپ بھی خبر  
 دیجی اوس سی جو عیسیٰ کیا یا اور ذخیرہ کیا ہی اور زیادہ اوس سی یہ کہ بعد کہا فی کی مینی کیا کیا کیونکہ آپ مدعی فضلت  
 میں حضرت فی فرمایا کہ میں خبر دیتا تھی کہ بعد اسکی دنیا میں دلیل و حواہگ اور اگر ایمان نہ لایا نصیحت اخروی میں ہی اقرار  
 ہوگا پھر حضرت فی کہا کہ تو فی ایک مرغ گہر میں بالاتا اور وہ مرغ بھی ہوتا تھا اوسکو تو فی آج پکا یا جب طیار ہوا اوسکو  
 تیری سامنی لای تو چاہتا کہ کہا ہی زمین تیرا بھائی ابو بھر بن ہشام آیا اور اجازت آئی کی چاہی پس تو ڈر کہ زمین  
 کچھ کہا نجای تب تو فی اوس مرغ کو زبرد امن چہار کہا جب ابو بھر سی واپس کیا تب تو فی کہا یا ابو جہل فی کہا کہ  
 یہ سب غلط ہی مکن یہ آپ فرمائی کہ پھر مینی کیا کیا حضرت فی فرمایا کہ میں سو اشر فی تیری اور دو ہزار اشر فی  
 امانت کی تیری پاس تین کیسین کہ سب پھر تیری آج تو فی اوس امانت سی اسکا کیا اون اشر فیون کو دفن کیا ہی غیر لوگوں کا مال  
 تغلب کر کی تو بہت خوش تھا ابو جہل فی کہا کہ یہ بھی غلط ہی بلکہ وہ اشر فیان چوری گئیں حضرت فی مرغ کو طلب کیا  
 نصف جو باقی تھا قدرت اکیسی سی زندہ ہو کی حاضر ہوا ابو جہل فی کہا کہ یہ مرغ میرا نہیں حضرت فی فرمایا کہ اے مرغ ابو جہل  
 مکذیب کرتا ہی اوسکو رسوا کر اور گواہی دی پس مرغ بریان فی زبان فصیح عرض کی کہ گواہی دیتا ہوں میں اس  
 رسول خدا تمہاری رسالت کی اور ابو جہل دشمن خدا و معاند و جاحد و مال مردم بخور مجھکو اسی ایک طرف سی کہا یا ہی  
 اور ایک طرف سی باقی رکھا ہی علاوہ کفر کی بخل ہی اسکی مزاج میں بہت ہی اس غرضی کہ اوسکا بھائی جگہ نہ کہا جا  
 جگہ چہار کہا پس اور غم ہوا ہی رسول امین صدق الصادقین اور ابو جہل اکذب الکاذبین ہی ابو جہل پر بولعت خدا

وخلق کی ہر حضرت فی ابوجہل سی کہا کہ اب کیا کہتا ہے اوسنی کہا یہ نظر بند ہی ہے حضرت فی فرمایا کہ توجہ بائیں دیکھا  
یہ سننا ہی اوسمین اور امین کیا فرق ہی ابوجہل فی کہا وہی جو میں نے کہا ہر حضرت فی دست مبارک اوس مرغ پر چڑھا  
دوبارہ گوشت اوس پر پیدا ہوا اور پروبال بدستو سابق گئی ہر حضرت فی کہا کہ ای جبریل جو کہ ابوجہل فی زیر زمین  
کی میں اوتکو حاضر کر پس وہ سب کیسہاں رزدوان دوان زمین پر آئی اور حضرت کی آگئی شرمگنی پس حضرت  
فی مالکان کو طلب کیا اور ایک ایک کا حق ایک ایک کے حوالہ کیا صرف تین سو ہتر فی باقی رہ گئی پس حضرت فی ابوجہل  
کہا کہ ایمان لا خدا بر تاکہ برکت دی تیری مال میں کہ تھوڑی عرصہ میں اوتسا ہی ہو جا ہی ابوجہل فی کہا کہ میں اپنا  
مال لینا ہوں اور ایمان نہیں لاتا حضرت فی اشارہ کیا طرف اوس سرخ کہ اب مرغ نواز راہ ابوجہل کو پس مرغ اڑا  
اور سر و صورت ابوجہل پر بچھا مارا اور اپنی چنگل سی اوسکو مروج کیا حضرت فی اوس مرغ کو دیدی کہ تو مرخان  
بہت سی ہی اور مال فقراں مانگین بقتیم کہ دیا اور کتاب جامع الاخبار میں رویت ہی جناب سید الباجدین علیہ السلام  
سی کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے تھے حضرت سی فرمایا جو کہ ابوجہل معلوم تھا کہ اس غزوہ میں نوبت سبقت  
نہ ہو چکی گی ہوسطی ارادہ کیا کہ خود بنفس نفیس سفر میں تشریف لے جائیں اور جناب امیر علیہ السلام کہ مدینہ میں اپنی کنیت  
جناب امیر فی علیہ السلام عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نہیں چاہتا کہ ایسی دور اور بجا آوری خدمت سی مقصود و مشاہدہ  
نور جمال سی محروم رہوں تب فرمایا جناب نبوت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نکو منی عنزلتھا ورو من حق الکاۃ کا  
تکلیف خاص تکو مدینہ میں رہی کا وہی جو ثواب ہی جیسا میری پاس رہی کا اور تم پیچھا جاتی ہو کہ مجھی ہر وقت  
دیکھتی رہو تو حق تعالیٰ فی امر کیا ہی جبریل کو کہ زمین بلند کریں اور تمہارے قوت بصارت بفسر زیادہ ہو کہ تم جلو  
مع صحاب کی ہر وقت دیکھا کرو اور ایک دقیقہ ہی نظر سی دور بہوں اور حاجت مرہلت و مکانت کی نہو  
ایک شخص مجالین سی اوس مجلس میں حاضر تھا اوسنی کہا کہ یا بن رسول اللہ یہہ ہر مخصوص بہ انبیاء ہی جناب امیر  
کی واسطی سطح ہو سکتا ہی حضرت فی فرمایا کہ یہ ہجرت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ باثر دعای حضرت زمین بلند اور قوت بصارت  
جناب امیر زیادہ ہوئی اور انکا منکرین محض غنا و جناب امیر المؤمنین سی ہی عرض فرمایا جناب امام زمین العابدین فی  
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جل جلالہ علیہ وآلہ ہر غزوہ میں ارشاد فرماتی تھی کہ سامان خور و نوش ستر زیادہ اثنا میں ہر  
غزوہ تبوک میں کہ ایک مہینی سی زیادہ کا سفر تھا نہایت ناکید فرمایا تھی منزلیں رکاب سعادت فی نان خشک و نمک  
سو گوشت و حل و حرما بہت ساساتہ رکھا تھا جب چند منزل علی تو سامان خور و نوش متعفن ہوا اصحاب و لشکر ہوی  
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اب ہم میں طاقت غذا ہی متعفن کھانیکی نہیں حضرت فی فرمایا کہ پھر کیا جاہتی ہو صحابے  
عرض کی کہ کتاب بارہ اور گوشت بریان طیور کا اور حلویات حضرت فی فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم فی دعا کی تھی تو جناب باری علی  
تعالیٰ کیا نہالے منزہا علیک کہ حق یکفر بعد منکر کے اعذرہ عذابا لا اعذرہ احد من العالمین جسینی  
کفران لغت کیا وہ مرغ ہوا حتی کہ چار سو جوان کی صورت پر یہہ لوگ مرغ ہوی اور میں ایسا نہیں جانتا مایہ ہوی خدا  
واسطی طلب کرتا ہوں اور جو کوئی کفران لغت کر لگا اوس پر بھی اوف ہوں کہ مرغ نہو گا بعد اوسکی ایک جانور کو

Handwritten marginal notes in Urdu script, written vertically along the left and right sides of the page. The text is dense and covers most of the margins, providing commentary or additional context to the main text. The script is in a traditional style, likely from the 18th or 19th century.

میں اڈتا تھا اوسکی طرف دیکھا اور کسی کو کہا کہ اس سے کہو کہ زمین پر آئی تو راہ وہ خانہ ہو پس حضرت نے اوس سے  
 خطاب کیا کہ خدغالی امر کرتا ہی کہ تو بڑا ہو قدرت الہی سے وہ بقدر ایک بڑی چیز کی ہو اور اس سے قدرتش ہزاروں  
 اصحاب حضرت کی سب سے بہتر تھی حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ اسکا احاطہ کرو چنانچہ سب نے احاطہ کیا وہ مرغ اسیا  
 ہو اتھا کہ ایک ایک آدمی محاذات ایک ایک خرمن اوس مرغ کی اتنی پھر فرمایا کہ خدغالی نے امر کیا ہی کہ بروا کر  
 مدنی جدا ہوں پس تمام مال و برہہ ہوی صرف گوشت ہڈیوں پر رہ گیا مال و برہہ ایک طرف جدا ہو کی جمع ہوئی پھر  
 فی فرمایا کہ سفار و استخوان ہاتھ دباؤ کھینچ کر ہی ہو جائیں مال و برہہ سب قسم کی سبزیوں ہوں ایسا ہی ہوا پھر فرمایا کہ  
 ایسا انہیں سب سے اپنا حصہ کاؤ اور کھاؤ لو کون فی کھانا شروع کیا اوسوقت ایک منافق نے اپنی دلیلین کہا کہ انحضرت  
 فرمایا کرتی ہیں کہ بہشت میں ایسی مرغ ہوگی کہ ایک طرف سے کباب دوسری طرف اور کھانا کاش بہان ہی ایسا ہی ہوتا ہے  
 حضرت نے فرمایا کہ جو شخص لقمہ اوٹھاٹی مسوہ بڑی میسی لپو اور میری آل پر کھکر لقمہ روندہ میں ڈالی جس قسم کا نہرہ چاہی  
 اسی کا پس لیا ہی کیا اور منافق اوسکی طور میں آیا یہاں تک کہ سیر ہوئی تب لو کون فی عرض کی کہ اب پاس باقی  
 شیر و دوع چاہی حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ ہو اور صلوات بھیج اور ایک لقمہ کھا و ایسا ہی کیا جبکی سب سے سیراب ہو  
 پس فرمایا رسول خدا فی کہ ایسے تو حالت اول پر ہو جا چنانچہ اوٹھا ہی ہوا پھر فرمایا کہ خباب بارہی امر کرتا ہی کہ روح تیری  
 میں حلول کری اور تو را حای چنانچہ وہ زندہ ہوا اور اڑ گیا۔ کتاب جامع الاخبار میں کہنا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے  
 رضی اللہ عنہ کی ہی اور تبار قول بعضی کی تعریف انکی بہائی کی یاد انکی والد مرحوم کی ہی محمد بن علی باچلو یہی اور انہوں نے بسند خود  
 جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ حاضر ہوا ایک یہودی خدمت خباب رسول خدا میں اور تیز نظر سی طرف  
 حضرت کی دیکھنی لگا پس فرمایا حضرت نے کہ ای یہودی کیا سبب تیری آئی کا کہا اوسنی کہا کہ یا رسول اللہ آپ فضل ہیں میں  
 ابن عمران جس گلام کی خباب رب العزت نے اور نازل کی اوس پر توبہ اور اوسکی عصا میں معجزہ رکھا اور راستہ دیا اؤ کو  
 وریانی اور سایہ کیا او پر ماہول فی تب فرمایا حضرت نے جواب میں کا اگرچہ مناسب نہیں کہ آدمی اپنی تعریف کری مگر توجہ چاہی تو ب  
 میں جان کرتا ہوں کہ جسوقت حضرت اوسم ترک اولی ہوا تو انہوں نے یہ دعا پڑی اللہم انک استلک بحق محمد وآل  
 محمد لما عرفت لے خباب تیری فی توبہ انکی قبول کی اور نوح جسوقت سفینہ میں سوار ہوئی اور غرق کا خوف حاضر ہوا تو انہوں  
 نے کہا اللہم انک استلک بحق محمد وآل محمد لما انجیتنی من الغرق پس خدغالی اؤ کو بھی غرق سے نجات دی اور  
 جسوقت نرود فی ابرہیم کو آگ میں ڈالیا تو انہوں نے کہا اللہم انک استلک بحق محمد وآل محمد لما انجیتنی منھا  
 پس سر دیا خباب تیری فی اوس گ کو اور موسیٰ فی جسوقت ڈالا عصا کو پایا اپنی نفس میں خوف کہا حضرت موسیٰ فی اللہم  
 انک استلک بحق محمد وآل محمد لما ایتینے منہا پس خوف انکی دل سے دور ہوا ای یہودی اگر موسیٰ میری زمانہ ہی ہو  
 اور تصدیق رسالت نہ کرتی تو ایمان انکا اور نبوت انکی فائدہ مند نہ ہوتی ہی یہودی جب کہ تیری ذرت سے میری بہشت ملو کر گیا  
 تو عیسیٰ ابن مریم انکی نصرت کیو سہلی نازل ہوئی اور نماز میں اوسکا اقتدار نہ کی فائدہ مخفی نہ ہی کہ تحقیق یہی کہ قبل لغت  
 ظاہری کی خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری اور تابع شریعت کسی اور نبی کی نہ تھی بلکہ اپنی ہی شریعت پر کہ بالہام ملک علام و



تشدید بلکہ کرام کی جانب سے عمل فرماتی تھی اگرچہ تبلیغ پر مامور نہ ہوئی تھی اور بعد بعثت کی امر واضح ہی حاجت نبیج وہاں نہیں اور یہی حکم  
 مذہب تھا و احوط اور کبھی سختی و جہاد و داری و تحلیف و قیاس پر عمل نہیں فرمایا چونکہ یہ رسالہ بمنزلہ تاریخ کی ہی لہذا دلائل  
 ہر مقام کی نہیں لکھی گئی تفصیل دلائل کتب کلامیہ مخصوص حدیثہ جاب علیہ السلام میں مذکور ہے مگر ہر دوسرے مسلمان کی لکھی  
 صرف اس قدر کافی ہے کہ ہماری پیغمبر سید المرسلین و افضل جمیع انبیاء میں اگر تابع شریعت کسی اور نبی کی ہفتہ دراز عرضت کہ  
 تو لازم آتا ہے کہ وہ نبی حضرت سی فضل ہو اور یہ خلاف جمیع سبب لکھی ہی انتہی **فصل دوسری بیچ ہفت**  
 حجاب خاتم الانبیاء کی اور بیچ اون واقعات کی جو ابتدائی بعثت سے تا زمان ہجرت پیش آتی اور سبیل مختصاری حجاب نام حسن علم  
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حجاب رسول خدا صفر شام سے خارج ہوئے تو جو کچھ پاس تھا اس کو راہ خدا میں لے کر گیا  
 اور شہول عبادت ہوئی ہر روز کوہ جری پر کہ آجکل مشہور جبل مذہبی شریف یحییٰ تھی اور ایک غار میں مصروف عبادت  
 رہتی تھی اور دایما نظر طرف حجاب رحمت و غایت حکمت کا ملکہ حضرت رب العزت کی فرماتی تھی اور اطراف آسمان و زمین  
 صحر اور دیر کو دیکھ کر عزت گرین ہوتی اون آثار سے اور منہ کر ہوتی تھی آیات الہی کی اور راہ خدا میں ریاضت کرتی تھی  
 تا انکہ عبادت الہی میں سرحد کمال پہنچی جب چالیس برس سن شریف سے گذری تو حقیقی فی نظر کی طرف قلب جھڑکتی  
 پس پایا اس کو صاف شائع و طالع و طبع دروازی آسمان کی کھل گئی اور مامور ہوئی ملائکہ کہ نازل ہوں حضرت پر جب فرشتے  
 آئے تو حضرت اذکو دیکھتی تھی اور رحمت نازل ہوتی تھی ساق عرش سے سر مبارک حضرت تک پہر حضرت جبریل امین کہ ملائکہ  
 ملائکہ میں حاضر ہوئے اور حضرت کی بازو کو بکڑ کر ہلایا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھ کو سلام فرماتا ہے اور  
 امر کیا ہے کہ اتر با ہم سربل اللہ خلق الایہ حضرت پہاڑ سے نیچی اتر آئی اور عظمت و جلال کر بائی لکھی سی ایسی حالت  
 طاری ہوئی جیسی کسی کو بخارا آتا ہے اور اس خیال سے کہ مشرکان عربیش حضرت کذب کر نیکی یا نسبت صحر و جنون دین  
 حضرت مضطرب تھی ہوا طبعی حجاب اقدس الہی فی دگور و شن اور قوی کر ی پس تہرون کو واسطی حضرت کی نرم کیا  
 حضرت جہان شریف یحییٰ تھی سکر زون میں ہی آواز آئی تھی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** یا محمد السلام علیک یا حبیب اللہ  
 بشارت ہو آپ کو کہ حجاب باری فی الجو جمیع غلابین اولین و آخرین پر تفصیل دی سی اور یہ خیال نفرا می کہ قریش نسبت  
 جنون کی دین کہ بزرگی حقیقی کی طرف سے ہی اور کریم وہی ہی جلو حجاب ماری کر ی پس دل تک ہوا آت  
 قوم سے کیونکہ عنقریب مقامات عالیہ پر پہنچتی کا اور محب آپ کی عزیز و محرم ہو گئی اور قریب ہی کہ علوم دینہ دیار و مصا  
 میں آپ سے شش ہونگی بوساطت علی بن ابیطالب آپ کی وصی کی شک ہو گئی انکھیں تہا ری بولادت فرزند ارجمند یعنی  
 حجاب فاطمہ سیدہ فدا عالمین اور دوسیدہ جہان اہل بیت یعنی حسین علیہما السلام اور ہر دو گیارہ حجاب باری تہا ر  
 دوستوں کو اور عطا کر گیا حقیقی لوای حد انکو بر فور قیامت اور تم اوس لو کو حوالی اپنی پہاڑی علی بن ابیطالب کی کرد  
 کہ سایہ میں اوسکی چھکین پیدا و صدیقین و شہدائے حق کہ داخل بہشت ہو گئی۔ اور منقول ہے کہ دوسری مرتبہ حضرت  
 جبریل علیہ السلام شہر ہزار فرشتہ کی ساتھ نازل ہوئے اور کر سی عرت و کرامت کی واسطی حضرت کی لائی اور قیام  
 سنوت اوپر سر مبارک اوس سلطان سریر رسالت کی رکھا اور لوای حد دیا اور کہا اس کر سی پر شریف رکھنی اور محمد خدا

قلب کل انامی

ارادہ کیا کہ حضرت



بیجی اجداد سکی گھر میں حضرت خدیجہ کی رونق افروز ہوئی انسانی راہ میں ہر سنگ کلوخ سی آواز السلام علیک  
 یا نبی اللہ کی سنی حضرت خدیجہ کی نور عظیم مشری مبارک سی شاہدہ کیا اور پوچھا کہ یہ کیا نور ہی حضرت فی حال جان  
 کر کی دعوت اسلام کی کی خدیجہ فی گھنٹہ میں مت سی دولت اسلام سی مشرف ہوں اور اقرار توحید و رسالت کا کیا اجداد سکی  
 ستور اعراسہ شرف فرمایا جب بیدار ہوئی کانون پر ہاتھ رکھتی باواؤں کے ہاتھ لگاتے کہ جس چیز فی وہ آواز سنی جانتے حضرت کی  
 موافقت کی اور بہت سی حدیث میں وارد ہی کہ بیوی میں سی دل خاب خدیجہ مشرف ایمان ہوئی اور مرد و عین سی پہلی خاب  
 میر علیہ السلام کہ وٹس بس کے عرش شرف حضرت کی تھی ایمان لائی چنانچہ بیخ البلادہ میں خاب میر علیہ السلام فی فرمایا ہی کہ جب  
 حضرت بعثت ہوئی تو سوا میری اور نہ کچھ ایک زمانہ دراز تک کوئی مسلمان نہ تھا اور میں دیکھتا تھا نور وحی کو کھستہ شام کرتا تھا ایک  
 پیغمبری کو جب حضرت فی اپنی قوم کو دعوت کی طرف اسلام کی تو بلایا قوم کو طرف وحدانیت خدا تعالیٰ کی اور نہ کیا ان کو بت  
 پرستی ہی اور پرستش اداں بتوں سی کہ انہوں فی سنگ و جوب و دس و نقرہ وغیرہ سی بنائی تھی اور فرمایا حضرت فی کہ ایسا انکے  
 کوسطی نہیں سوجھتی ہو تم کہ خدا وہ ہی کہ حسن فی آسمان و زمین کو پیدا کیا اور آسمان کو فی ستون قائم رکھا اور ستاروں و چاند و سورج  
 کو نور و دنیا دیا اور ہر ایک کی حرکت خاص قرار دی پھر مکتوبہ کیا اور کہانی کو دیا اور انکے کان ہاتھ و پاؤں عامی اعضا و جوارح  
 عطا کی انکی کبوں عبادت نہیں کرتی اور کیوں شریک قرار دیتی ہو بتوں کو جنکو اپنی مائتوں بنایا ہی اور وہ تھی ہی عاجز ہیں ہرگز  
 نفع و ضرر کی اونسی امید نہیں ہی جب لوگوں فی ایسی باتیں کہ سالہا سال کاں ہی اونکی اوس سی آشناء تھی نہیں تو  
 بہت گراں گذرا اور عداوت خاب سولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راخ ہوئی سب اقوام فی کرم عداوت پر جنت باند ہی زیادہ  
 سی ابو جہل و ولید بن مغیرہ و عتبہ ابن ابی سفیط و سایر قرآنہ قریش و ابی لب و غیرہ مستعد ادا رہتی تھی اور خصوص عتبہ ابن  
 ابی سفیط و ابو لب سی کہ گھر انکا قریب گھر حضرت کی تھانہایت تکلیف ہوتی تھی اور اجم جلیل زوجہ ابولہب کے کانتی حضرت کی راہ  
 میں ڈال دیتی تھی کہ بای مبارک نگاہ ہوتی تھی اور سوا او سکی طرح طرح کی باذنین پونچانی تھی اور ابو لب چہرہ وں سی دہن ہر  
 حضرت کی ساتھ ساتھ پھرتا تھا اور جب ہی جاہتا تو پھر حضرت کی طرف پیکتا تھا ایمان تک کہ بدن مبارک مخرج ہو تا تھا چنانچہ نفل  
 ہی ایک شخص بیان کرتا ہی کہ میں سحاب تجارت لگی وارد کہ ہوا دیکھا سی کہ ایک بزرگ و ادب جلی جاتی ہیں اور فرماتی ہیں  
 ایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تعالیٰ ایک بوڑھا مکار جو فی بتوں سی ہری ہو ہی بھیجی بھیجی چلے جانا ہی اور اتنی پھر حضرت  
 طرف پہنچی ہیں کہ حضرت کی پای مبارک مخرج ہو ہی ہیں اور کہتا ہی کہ کوئی نہ سنی اس شخص کے باتیں مینی پوچھا کہ بزرگ کوئی ہیں  
 اور نام انکا کیا ہی لوگوں فی کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اولاد ہا شتم سی میں مینی نام نہ ہی کا پونچھا جو بتوں سی تھا کہ سنی کہا ہی  
 ابی لب چچا انکا ہی اور جن لوگوں فی کہ اسلام قبول کیا تھا انکو قرآنہ قریش فی باؤں تمام شہینہ کیا چنانچہ مان اور سب  
 حضرت عمار یا سرخیا اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآنہ قریش کی ہاتھ سی شہینہ ہو ہی او جب باہر خاص صبح نماز قیام و اعوذ و غیرہ  
 نازل ہوا خاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم چچ میں کوہ صفا پر تشریف لگئی اور فرمایا ایھا الناس میں خدا کا رسول ہوں  
 سب جو میں کہتا ہوں ابو جہل لعین فی فوراً ایک پھر پیشانی نورانی حضرت پر مادہ کہ جرح چہرہ مبارک سی جاری ہو اجداد  
 عامی مشرکوں فی حضرت کی جانب کثرت پھر مار فی شروع کی نب حضرت ایک ہمار کی طرف روانہ ہو ہی اور و مان پوچھ

ایک بہتر سی کہ لگا کی جیسی کہ اوکو ایک مشکا کہتی ہیں اور مشرکین بارادہ قیل جھوین نکلی اور ایک شخص فی جناب میر علیہ السلام کو اطلاع کی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا جناب میر علیہ السلام حضرت خدیجہ کی گھر میں آئی خدیجہ فی حال جناب میر علیہ السلام کے ساتھ تھیں اور کیا فرمایا جناب میر علیہ السلام کہ میں نے یہ سنائی کہ مشرکان قریش فی بہت سی بہتر جناب رسول خدا کو مارا اور حضرت کسی پہاڑ کی طرف تشریف لگے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ زندہ ہیں یا شہید ہوئے اب مناسب ہی کہ میں اور تم تلاش کو چھینیں پس شہر سی روانہ ہوئی اور پانی و خرمادان مانند لی ایجاب پہاڑ سی نکلی خدیجہ بیابان میں تلاش کرتی ہر طرف بہر قہقی اور ایک حضرت فراق جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاری تھی اور کہتی تھیں یا محمد یا رسول اللہ نفسی لک الفیذا فی الی وادی انت حلقہ اور کہی کہتی تھیں من احسن اللہ المصطفیٰ من احسن فی الرفع للملک من احسن لے المطرود فی اللہ من احسن ابا القاسم رسول اللہ اس ثانی میں حضرت جبریل نازل ہوئی تب حضرت کو کمال قبت ہوئی اور کہا ای ہانی جبریل آیا نہیں دیکھتی ہو تم حرکات قوم کو کہ تکذیب نبوت کر کی مجھی مجروح کیا اب در پی قتل ہیں اور حضرت جبریل قریش دیباہی بہشت حاضر کیا حضرت او سپر بیٹی تب عرض کی کہ اب دیکھی کہ مرتبہ اسکا تو دیکھ حقیقی کس قدر عظیم سی یہ کہلی ایک درخت کو آواز دی کہ او زمین چڑھا ہوا اگر قریب آیا اور سامنی کی قطعاً جھک گیا اور پہر با حارت حضرت اپنی جگہ پر گیا بعد اسکی اسمعیل ملک آسمان اول نازل ہوا اور عرض کی خدمت جناب رسول خدا میں کہ مطیع اسمعی ہر کا ہوں اگر ارشاد ہو تو ابھی ستاروں کو زمین لادوں اور اس قوم کو جلا دوں بعد اسکی مولک آسمان چارم فی حاضر ہوئی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو آفتاب کو لادوں اور اس جماعت مشرکین کو خاک کر دوں پس مولک زمین و دریا اسی اور کہا کہ اگر فرمائی تو کر دوں مشرکین کو زمین خسف کری اور پانی غرق کری یا پہاڑوں کو اونچی سروں پر گرادیا جائی تب فرمایا حضرت نے کہ میں نبی رحمت ہوں اور یہ قوم جاہل ہی بہر جبریل فی نگاہ کی طرف جنگل کے جہاں حضرت خدیجہ تلاش حضرت میں بہر فی تھیں اور حضرت نے کہا کہ انکی رونی سی مکان صوامع ملکوت مضطرب ہیں انکو بلائی اور حقیقی کی طرف سی انکو سلام پہنچائی اور کہتی کہ حقیقی فی تمہاری وسطی بہشت میں ایک گہر نیا ہی کہ مثل اسکی نہ کانون فی ساہی اور نہ انکوں دیکھا ہی تب حضرت فی انکو طلب کیا ابھی خون غمونی جاری تھا لکن حضرت اس خون کو زمین پر گرنی نہیں دہتی تھی کہ ایسا نہ کہ جناب باری اسکی سبب سی اہل زمین پر عذاب نازل کری غرض رات ہوئی اور حضرت گہر میں تشریف لائی جب صبح ہوئی اور مشرکین نے اطلاع پائی کہ حضرت گہر میں تشریف رکھتی ہیں پر مشرکین نے حضرت کی گہر کا محاصرہ کیا اور بہتر بیگنی شروع کی اسوقت حضرت خدیجہ کی گھر میں ہوئے جو بہتر انا تھا اوکو اپنی بدن پر لیٹی تھیں - تب حضرت خدیجہ فی باؤا دہلہ فرمایا کہ ای جماعت بی جیا ایک عورت کا گہر گہرا ہی اور بہتر راتی ہو تھو شرم نہیں ہی یہ سکی بہر گئی چونکہ مشرکان قریش دایا اسی فکر میں تھی تھی لہذا رستہ میں ماسجد احرام میں حضرت کو آزار پہنچاتی تھی جب حضرت ابی طالب یا حمزہ کو اطلاع ہوئی تھی تو یہ سرزنش کفار اور حمایت سے ابرار کر فی تھی انکرتہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہاں اپنی بکریوں کی ساتھ باہر گئی اور حمزہ شکار کو گئی تھی اور تین دن تک نہ پری آخر روز جناب رسول خدا ماسجد احرام میں تشریف لگے اسوقت جب حبل جہنم ساتھ مشرکان قریش کے وہاں بیٹھا تھا جب حضرت غازی میں مصروف ہوئی تب حضرت کی طرف

میں نے یہ سنائی کہ مشرکین نے حضرت کو آزار پہنچاتی تھی

بہتر اور گونا گویاں ہیں کہ حضرت مجروح ہوئے اور چادر کو حضرت علیؓ کی مین ڈال کر روئے کسی کہیں قریب تھا کہ نفس منقطع ہو غرض حضرت  
 بیہوش ہوئے اور وہیں پڑے رہے اتفاقاً اسی دن حمزہ اپنی گھر میں آئے اور زوجہ سی کہا نا نگا اوسنی کہا نا حاضر کیا اوسوقت  
 وہ زار زار روتی تھی حمزہ نے پوچھا کیوں روتی ہے اوسنی کہا کہ مجھے تعجب ہی تیری حال پر اسی حمزہ نے تیرا کہا نا کہا نا کہانی اور  
 آرام کرنی کو جی چاہتا ہے حالانکہ تیری یتیم بچہ مظلوم و بیکس کو صبح کچ وقت ابو جہل اور جماعت قریش نے بیکنا جا لکے مسجد الحرام  
 میں مجروح کیا اب وہ قریب لبرک ہے اوسوقت کو ہی نہ تھا کہ حمایت کر کے تیرے دشمنوں سے بچا تا یا غیرت کرتا حمزہ نے کہا کہ اسی  
 ہاتھ کہیں اور فوراً اتوار سنبال کی روانہ مسجد الحرام ہو اہل دیکھا کہ آنحضرت پشت بدیوار کعبہ سرزبانوی تفکر با چہرہ خون  
 آلود و تشریف فرما ہیں حمزہ نے کہا کہ اسی فرزند برادر کیا حال ہے تمہارا حضرت نے فرمایا کہ کیا ہو حال اوس شخص کا جو یتیم غریب  
 بیکس تھا کی ہزار دشمنوں میں گہرا ہوا ہو حمزہ بیت متاسف ہوئے اور ابو جہل کی طرف گئی اور بہت سی لعنت و لعنت کی اور کہا  
 کہ اسی ملک بد بخت اب حال تیرا یہاں تک پہنچا ہے کہ ہماری یتیم کو اکیلا مسجد کے ادبیت دیتا ہے بعد اوسکی گوشہ لکان اوسکی  
 مارا کہ خون اوس سے جاری ہوا اور کبر لگی مین ڈال کر زمین پر کیچا اور لائین مارین قریش نے ہجر و الحاح اوسکو جھوڑا لیا پھر  
 حمزہ خدمت رسول خداؐ میں آئے اور کہا کہ اسی فرزند برادر اب مجھ سے خوش ہوا تو حضرت نے فرمایا اگر اسلام قبول کری ہو  
 کہا کہ میں کیا کہوں تو مسلمان ہو جاؤں حضرت نے کہا کہ اگر اشرار شہادتیں کر حمزہ نے شہادتیں زبان پر جاری کیں اور  
 مسلمان ہوئے انہی ایام میں اور لوگ بھی مسلمان ہوئے دین کو فی الحکمہ تقویت ہوئی اور عمر ابن خطابؓ کو توحید زبان سے  
 اہل اسلام میں شمار کی گئی جب مشرکین نے دیکھا کہ اب لوگ غلبہ طرف اسلام کی ہیں اور مسلمان ہوتے جاتی ہیں باہم عہد کیا  
 کہ اپنی اپنی طائفہ کی مسلمانوں کو ایذا دین بعد اسکی مشرکین قریش سے ایسی ایسی صدی بونہی کی کہ ضعف و متزلزل ہوئے اور  
 محافظت کی جناب حافظ حقیقی نے اپنی بی بی کی ساتھ ابو طالبؓ اور سایر اہل عمام رسول خداؐ کی جب جناب رسول خداؐ آئے دیکھا اون  
 اذیتوں کو جو حضرت اور صحاب کو کفار کی ہاتھ سے ہر روز پہنچتی تھیں اور بند و بست ہی اوسکا کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور پھر  
 بھگدا ہی بنوئی تھی لہذا فرمایا صحاب کو کہ جائیں جانب حبشہ کی کہ بادشاہ و مان کا صالح ہی جو ظلم نہیں پسند کرتا  
 اول کہا یہ مرد اور جارح و زمین روانہ کیں کہ مہجدہ اونکی ہیں دم سلمہ و رقیہ اور عثمانؓ ساتھ اونکی تھایہ ہجرت پانچویں  
 برس بعثت سے واقع ہوئی جب مکہ میں یہ طلع بونہی کہ مہاجرین کو حبشہ میں آئے ہیں تو جنہر ابن ابی طالبؓ و بہت سی صحاب  
 حضرت کی روانہ حبشہ کی ہوئے غرض بیانشی مرد و سواہی اطفال و نسوان تھی جب قریش نے حال ہجرت اصحاب رسول خداؐ سنا تو عمارہ  
 ابن ولید اور عمرو عاص کو حبشہ بھیجا کہ نجاشی کو خبر دے کہ مسلمانوں کو ایذا پہنچائی اور عمارہ جو ان خوبصورت تھیں اور عمرو عاص نے  
 اپنی جو و کو بوجہ چند ساتھی لیا تھا جب کشتی میں سوار ہوئے تو سب نے شراب پی سستی شراب میں عمر و سی کہا کہ اہل جو و کو  
 کہہ کہ میری باس آوی کہ ہم ہمیں بانی کرین عمرو نے قبول کیا عمارہ نے عمرو کو دریا میں پھینک دیا اس کشتی نے دریا سے نکلا  
 اس سبب سے ان دونوں میں عداوت ہو گئی جب ملک نجاشی میں پہنچی تو دربار میں حاضر ہوئے اور سختی جو قریش نے پہنچی  
 پیش کشی اور کہا کہ ہمارا طائفہ میں سے ایک جماعت نے نجاشی کی طرف ہجرت کی اور ہماری دین کی اور ہماری دینام کو برا کہا جب ہم پہنچے  
 پیش آئے تو ہمارے کہیں ملک میں سے کسی آپ کو قریش نے پہنچا ہے کہ آپ اؤ کو معید کر کے ہمارے حالہ کیجی کہ ہم اپنی ملک میں پہنچیں

نجاشی نے حضرت کو طلب کیا اور اس حال ہی میں ملا دی جعفر نے کہا کہ ای نجاشی انہی دریافت کرو کہ ہم غلام میں یا حرمین اور ہوں گے  
 کہ بندہ حرمین اور خاندان شریف و بزرگی سے ہیں جعفر نے کہا کہ ہم کچھ فرض چاہتی ہیں اور ہوں گے کہ بندہ جعفر نے کہا ہم ہر دعویٰ خون  
 اور ہوں گے کہ ہم نہیں جعفر نے کہا کہ ہم ہر قسم کی اذیت پونچھائی اور جو دو جہانیں کہ سیرج  
 نے کی ہیں انہی وطن چھوڑ دیا بعد اس کی نجاشی نے کہا کہ ای بادشاہ جناب ماری فی غزائے اپنی اطفال و عام سی ہماری میں ایک ہی سبب  
 کی ہے کہ ہمارے ساتھ لگا لگی حقتالی کی اور نہ ہی کرنا ہی اسی کہ اس کا شریک قرار دین اور بعضی اطفال شہید کر کے سبب ان اطفال  
 میں سے ہونے پر تو یہ سبب اس کے اور حکم دینا ہی بلکہ بجالائیں غارین اور روزی پسند کرنا ہی عدل کو اور نیکی کو سبب قرار دین  
 اور غرتابی ہونے پر یہ سبب فی حالت غریبان کی نجاشی نے کہا کہ قسم خدا کی کہ حضرت عیسیٰ علی نبیہ السلام آ رہے ہیں اور علیہ السلام کی ہی  
 ان باتوں کا انہی نے سبب بنائی ہے کہ ای جعفر جو قرآن کہ خدا فی تمہاری نبی پر نازل فرمایا ہے اوس میں سے کچھ یاد ہو تو پڑھو  
 سورہ مریم کو تلاوت کیا جب اس آیت پر پہنچی عن آیت الخلقہ نجاشی بہت رویا اور کہا کہ قسم خدا حق ہی بعد اس  
 پر عمر و حاضری نے کہا کہ ای نجاشی سدا انگو ہمارے سپرد کرو نجاشی بہت برہم ہوا اور دھابچہ عمر و حاضری کی موند پر بار آور  
 ناگ سے ہی ہنسی لگا بعد اس کی کہا کہ ہا یا انہی ستر و کرو اور اس کے سلام کی بہت تشنگی کی اور کہا کہ تم ہماری رحمان ہو بخاطر جمع تمام  
 ہو اور کچھ وظیفہ مقرر کر دیا کہ ہر رام ستر کریں بعد اس کی کہی برس اسل سلام بر آست تمام و مان بخیم تہی جسد فسخ خیر ہو  
 اوس دن رکاب تختہ میں پہنچی چاہنے آنحضرت فی فرمایا کہ میں آج خوشی فسخ خیر کی جودست میں ابطلاب واقع ہوئی ہے  
 زیادہ کروں یا فخر جعفر کی انحضرت چونکہ عادت نجاشی کی بدستہی کہ کیزان خاصہ دربار میں جلسہ رانی کرتی تھیں لکن ان کے  
 نمونہ ہی کو عمارہ فی دیکھا اور اس سے محبت پونچھائی عمر و فی سبب عداوت سابقہ کی نجاشی سے ہمدرد کہ بیان کیا نجاشی  
 بہت ناخوش ہوا ایسا بطلاب عمارہ میں ڈھکی جنگل کہ طرف نکال دیا کہ تھوری عرصہ میں واصل جنیم ہوا عمر و حاضری خایہ و خاک  
 جان سلامت نیکی کہ میں پونچھا اور نجاشی جعفر کی ہاتھ پر ایمان لایا اور ایک عرصہ شعر باسلام خود و شمع احوال کی اریجان فست  
 سبب فخر علی نصاریٰ کی باخلف ہوا یاد بسیار اور زود انجام و مار یہ قطبہ حضرت کی خدمت روانہ کی حضرت نے وہ سبب  
 مستطرد فرمائی بعضی آیات میں فقیر کی نظر سے گذر رہی کہ خود ہی نجاشی فی قصد ادراک سعادت زیارت خباب رسول خدا آگیا  
 اور پسینہ ارادہ اپنی ملک سے روانہ دینے طیبہ حرمہ اللہ تعالیٰ کا ہوا جب سفر دریاسی فارغ ہوئی اس کنارہ یعنی مدینہ کی طرف اتر  
 تو اتفاقاً وہیں قضا کی ہمارہوں نے اوس کو دفن کیا اور خباب رسول خدا فی بوجہ القہی اوس کی انتقال سے اطلاع پائی اور اوس  
 جائزہ کی غارت مدینہ میں پہنچی اور طلب منقرت اوس کی و اسٹی کی و العلم عند اللہ تعالیٰ اور شدایدی جو کہ واقع ہوئی بعد قبوت کی  
 خباب رسول خدا اور احباب باضفا پر بخند اونکی ایک پہر ہی کہ قریش جمع ہوئی وارندہ میں اور وارندہ وہ کہہ رہا کہ جب قریش  
 کوئی مشورہ کسی ہر ہم میں درپیش ہوتا تھا تو وہاں جمع ہوئی مشورہ کرتی تھی الغرض وارندہ میں سبب شریکین فی باہم حد کیا  
 اور ایک کاغذ لکھنے کی سبب کی ہرین اوس پر فست کہیں کہیں ہاشم کی ساتھ کمانا کمانا میں اور ہکلام ہنوں اور حزیہ و فروش و  
 غیرہ مساعدت کو نبی ہاشم ہی موقوف کریں اور نکاح ہدیکہ موقوف ہو جائی خلیت نبی ہاشم خباب رسول اللہ کو قریش کی  
 حوازیہ میں اور بخند اوس حد کی یہ بھی تھا کہ حسب اللہ و سبب کو کہ ملکی ہاشم کریں کہ سیرج خباب رسول خدا کو قتل کرے

خواہ بکر و جملہ و یا ظاہر و علانیہ جب ابوطالب ہم خواب رسالت پناہ اس عہد سے مطلع ہوئی تو نبی ہاشم کو جمع کر کے مکہ کی پہاڑیوں  
ایک غار تھی اوسکی اندر لیگی کہ اوسی شعب ابوطالب کہتی ہیں اس شعب میں چالیس دن نبی ہاشم سوای طفل و زنان مع  
خواب سوختا کی تھی غرض گرد اس غار کی ایک دیوار بنا کی خوب مضبوط کیا اور پھر اوسنی کہا کہ اگر بقدر پر گاہ کی اذیت جاتا  
رسالت کو پہنچنے کی تو میں تم سب کو کوسنی مہاجرت کرونگا اور اوسکی عرض میں نکو اذیت پہنچاؤنگا غرض شب و روز  
نگاہ بانی خواب رسالت کی کرتی تھی خصوص جب شب ہوتی تھی تو جہاں خواب رسالت آتے ہر جہت فرماتی تھی وہاں خود ظہار  
لیکے حفاظت کی لٹی مستعد رہتی تھی اور دو ساعت کی بعد حضرت کو بیدار کر کے دوسری جگہ لیجاتی تھی اور انکو اعام و  
اعام مروجہ خدمت و حرمت رہتی تھی اور جو کوسنی داخل کلمہ ہوتا تھا مشرکین قریش کی خوشی غلہ وغیرہ ماکولات نبی ہاشم کے  
اوسکی مانند کوسنی بھیجتا نہ تھا اور اگر کوسنی پہنچ بھی دیتا تھا تو اس مال کو مشرک لوٹ لیتی تھی اور ابو جھسل و عاص بن زہل  
و نصر بن بحارث و عتبہ بن ابی مہیط آتی فاطمہ کو ماکون پر روک تی تھی اگر اوس قافلہ میں جس مال کو لے جاتی تھی تو نبی ہاشم  
کو خریدنی نہیں دیتی تھی اور وہ عہد نامہ دارا کے خط میں آدیان تھا اور حضرت خدیجہ کی پاس جعفر مال تھا وہ سارا نبی  
میں صرف ہوا جب موسم حج ہوتا تھا تو خواب سوختا شعب سے ہر شریف لاتی تھی اور ہر شریف جگہ پر گذرتی تھی اور سب  
کہتی تھی کہ ہماری مدد کرو اور ابو جھسل بستور سابق حضرت کی پہنچی پہنچی کو کونو اعانت سے منع کرنا پھر آتا تھا غرض  
مکہ شعب میں تھی وہ باہر نہیں نکل سکتی تھی الا موسم حج میں اور ہر سال موسم حج میں ماکولات جو سال پہر کو کاٹی گئے وہ  
حریدتی تھی اور مشرکان قریش فی مکر رنجام بھی ابوطالب کو کہ محمد کو ہماری حوالہ کر دی کہ ہم اوسکو قتل کر دیں اور تو  
اس شدت و عسرت سے نکل کہ ہم سرداری تیری بستور میرے کہیں گے لیکن حضرت ابوطالب نے برکت قبول کیا چنانچہ اسی  
مضمون میں ایک قصیدہ لامیہ تصنیف کیا کہ چند شعرا و سبکی یہی عربیہ

و قد قطعوا کل الشجر و اكلوا  
فلا التیام عصمة للاسرا  
و نذر اعدا بنائنا و الخلال  
و دار بیت عبد البر و الکواحل  
بولی اللہ الحق لبس بما حل  
بن کہ ظاہر ہو جائی کہ جو لوگ اسناد و کفر نسبت ابوطالب کی کرتی ہیں نہیں باعث اوسکا مکر عناد بیت علیہم السلام اور یہ  
اشعار کتب اہل سنت و جماعت میں ہی منقول ہیں چنانچہ کتاب تاریخ نوافل سید بن مندرج ہیں کہ یہ کتاب کتب مجتہد اہل سنت  
ہی عرض جب کفار و مصلح ہوئی ان اشعار پر تو یابوس ہوی اور تنک یادہ ترکیا اہل شعب پر اور رنگی اون پر زور لائی  
تا بعد کہ تمام مکہ میں بیوک اہل شعب کی ضرب المثل ہو کہ اگر کوئی کہتا تھا کہ بھیج شکونید نہیں ای تو دوسری کہتی تھی کہ کیا تو  
بھی شعب ابیطالب میں را کتور مانہا تا ائمہ جابر اس اسی مصیبت کے حضرت پر اور حضرت کی محاب پر گندھی پس صفائی فی  
و یک کو مسطر کیا اوس غم نامہ پر کہ سب کو کہا گئی اگر خدا کا نام جو اوس پر لکھا تھا اوسکو بہ طور رہی دیا۔ اور حضرت جبریل



فی اس حال سہی طہارۃ و غسل و وضو و کھانا و پانی اور بستر و غیرہ کی ضرورت نہ تھی  
 سہی باہر آئی اور داخل مسجد الحرام ہوئی اور وقت مسجد الحرام میں مشرکین جمع تھے جب اونہوں نے دیکھا کہ ابو طالب آئی ہو  
 گمان کیا کہ شاید خاتہ کشی کی عیبت سے گہرا گئی ہیں اور رضی ہوئی کہ اب محمد کو سپرد جاری کریں گی جب نزدیک پہنچی اور  
 سلام کیا اونہوں نے تعظیم دی اور اپنی پائیں پیش کیا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے اب ہشام ہوئی ہو اور قصہ یہ کہ نکال کر جاری  
 محمد رسول اللہ کو ابو طالب نے کہا کہ یہ گمان تھا کہ غلط ہے بلکہ ہماری پیغمبری خبر دی کہ جو کا خدا تعالیٰ خاتم النبیین اور ان کی کیا  
 اوسے دیکھا کہ گئی اور اوسے صرف خدا کا نام باقی ہی پس اگر یہ سچ ہی تو تم آدم ہوا ہو اپنی افعال سے اور جو قصہ کیا ہی قطع  
 رحم کا اوسے توبہ کرو اور اگر یہ بات غلط ہی تو میں محمد رسول اللہ کو تمہاری حوالہ کرونگا پس مشرکین اس پر رہی ہوئی اور  
 وہ کا غم نگاہ کیا اور دیکھا جو صلیح ابو طالب کہتی تھی اوسے صلیح سے نکلا پس مشرکین نے کچھ کہا اور متفرق ہوئی اور بعض  
 کہ نبی ماسم سے صداقت کہتی تھی کہا کہ ہم ہشام ہوئی اپنی لکھی سے اور نیز اہوئی اپنی کئی سے اوسے وقت خباب رسول اللہ  
 مع جمیع اقربا باجی ہاشم شعب سے مکہ میں تشریف لائی اور اوسے شدت کرسکی سے نجات باجی جس اور کہ شعب سے باہر  
 اوسے دو مہینی باپنج روز کی بعد ابو طالب نے وفات پائی علیہ السلام و حواہ اللہ عنہ خیر الخیر اور توتوئی دن کی بعد  
 حضرت خدیجہ نے یہی انتقال فعلوۃ اللہ علیہا و علیٰ علیہا و سوسطہ اولیٰ کو عام الخزن کہتی ہیں اور کیفیت و نحو قول  
 ہر طرح پر ہی کہ ابو طالب جب نہایت سرین ہوئی اور نہایت جنتدار کی پہنچی اور خباب رسول اللہ نے وہ حالت مشاہدہ فرمائی تو بہت  
 روتی اور فرمایا کہ ای عم تمہی میری تربیت کی اوس زمانہ میں کہ میں کم سن تھا و ہم بی مادر و پدر اور نصرت کی میری جب میں  
 بڑا ہوا و جو کثرت دشمنوں اور میری تنہائی کی خدا جزای خبر دی تین بہت محبتیں میری و پہلی مثنیٰ اوٹھائیں پس ہشام  
 کہ کہو کہ میں تمہاری شفاعت خدا کی نزدیک کروں پس لب ابو طالب کی تحریک ہوئی اور عباس نے کان دیکھی سنا اور خباب رسول اللہ  
 سے عرض کیا کہ جو تم چاہتی تھی واللہ وہی ابو طالب نے کہا اور جب حضرت خدیجہ پر وقت جنتدار آیا خباب رسول اللہ نے انکی  
 بالین پر تشریف لائی قطرۃ اشک دیدہ حق میں سے جاری ہوئی اور فرمایا کہ ای خدیجہ بہت گزان سے مجھ پر کہ تین اس حال میں  
 دیکھوں اور خباب حبس خانہ حکیم سے بہت سے مصلحتیں اوسے اس وقت میں کہیں ہیں پس تحقیق کہ خباب ماری فی مقدمہ  
 کیا ہی کہ بہت میں جا رہی تھی میری ترویج کری کہ وہ تم اور نہت عمران و کلثوم و آسیا ہونگی حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ جو  
 رضا خباب ربی عز و اسم ہو ہی ہم سپر رضا مند ہیں بعد اوسکی عرض کے کہ یا رسول اللہ جو کہ وقت انتقال ہی ایک لمحہ  
 میری پاس توقف فرمائی تاکہ میں آگے و دایع کروں اگر کوئی سپر مدین مجھے نصیر ہوئی ہو تو موخاف فرمائی اور دوسرے  
 نظر نہت سے چھپی نہ گرا و بھٹی گا اور میری خدمت میں یا در کی فاتحہ سے یا در کئی گا اور میں تہی بہت سستی رہی ہوں  
 حال و حث قبر و فشار کا پس میری آرزو یہ ہے کہ میری قبر میں قدم رنجہ فرمائی گا تاکہ الکی برکت سے مجھ کو تنگی قبر و حول  
 فشار سے نجات حاصل ہو اور ایک عرض اور ہی کہ مٹا فہ اوسکی عرض کرنے میں جیا مانع ہی میں خاطر سے کہوں گی وہ  
 آپ سے عرض کر دی گی ورنہ فاطمہ کی طرف سے مجھ کو بہت تشویش ہے کہ وہ اس کم سنی میں مان سے جدا ہوئی ہی نظر  
 التفات اوسے درج نہ کہیں گاہر حال میں ملقت اوسکی طرف رہی گا ایسا نہ کہ خاطر اوسکی اصرار و طول ہو کہ دل دختر کی در

نازک ہوا ہی خباب رسول خداؐ کی فرمایا کہ اے خدیجہ خدارا جی ہوشی متی کہ خط و حمایت رسول خداؐ آئیں کسی طرح کسی کوتاہی نہ کسی اور کو  
 جان و مال سے دریغ نہ کیا اور بہت مصیبتیں سہر سبب سی اوٹھائیں اور دل پر انتہائی فراق میں برہان اور انہیں شک نہ کیا  
 غلطہ کی طرف سے اطمینان رکھو کہ حقیقتی نیک نگہبان ہی اور غلطہ بارہ جگہ اور ضیائی نظریہ میری ہی جہد او سکی چشم شک نہ کرنا  
 خدیجہ سی اوٹھ کی باہر آئی اور خباب سیدہ کو حضرت خدیجہ کی پاس بھیجا کہ وصیت سن لین حضرت خدیجہ کی لکھا کہ اے دختر  
 اپنی باپ سی کہو کہ کبیرا اپنی جسم مبارک کا بعد انتقال میری کی حکم پناہ میں کہ او سکی برکت سی حقیقتی عمر رحم نہ مانجی جہد  
 رسول خداؐ کی یہ بات سنی تو اپنی دوشن مبارک سی رد او تار کی خباب سیدہ کو دسکا اور لکھا کہ اسی اپنی مادر کو دہ دہ  
 خوشنود ہوں اور ایک رویت میں وارد ہوا ہی کہ او وقت حضرت جبریلؑ نازل ہوئی اور خباب رسول خداؐ سی فرمایا کہ حقیقتی  
 کی بطنی خدیجہ کو سلام پہنچا اور کہو کہ ہم اپنی جد و کرم ہی خدیجہ کو بار چہا شتی غنیر سرشت میں کفن دینگے عرض  
 جب حضرت خدیجہ فی انتقال کیا تو انکو حجون میں دفن کیا اور موافق وصیت خباب رسول خداؐ او کی قبر میں بیٹہ کی اور جہد  
 میں وارد ہوا ہی خباب میر علیہ السلام جو وقت نام حضرت خدیجہ کا خباب رسول خداؐ کی سامنی مذکور ہوتا تھا تو بہت روئی  
 تھی چنانچہ اکیدن خباب رسول خداؐ کی دست پر دفن نہیں ہائیشہ فی کہا کہ یہ رسول خداؐ کیون و فی ہو بعد ایک دن عجز و  
 فطحتی قبیلہ بنی سعد میں سی تھی یہ سنکلی حضرت پیغمبر ہوئی اور فرمایا کہ خدیجہ فی میری نبوت کی تصدیق کی او سنی بانی  
 میں کہ تم سب میری تگزیب کرتی تھی اور ایمان لائی او سنی زمانہ فی کہ جب مقیمین کی کوئی ایمان نہیں پایا تھا اور وہ بھی  
 وہ اور تم عقیم ہو عرض جب حضرت خدیجہ اور ابوطالب فی دنیا سی حلت کی تو تشدد و عداوت قریش نسبت اوں حضرت  
 زیادہ ہوئی چنانچہ ایک دن ابولہب فی خباب رسول خداؐ سی کہا کہ جب تک ابوطالب زندہ تھی آپ کی طرف سے حکم طہان  
 حاصل نہا مگر اب جو اونہوں فی انتقال کیا تو میں آپ کی اعانت کروں کا بعد اس کی بن جطلہ فی خباب رسول کو کبیرہ  
 اذیت دی ابولہب فی او سکو خراب گالیان دین اور مارا او سنی قریش سی جا کی کہا کہ اب ابولہب بھی اپنی پیچھی کی دین  
 کی طرف میل ہی قریشین جمع ہو کی ابولہب کی پاس آئی اور حال دریافت کیا ابولہب فی کہا کہ مذہب تو مرا وہی ہی مگر  
 سیکو سبب عہد رحم کی خباب رسول خداؐ نے تقدی مگر فی دون کا پس خوف ابولہب سی کوئی شخص خباب رسول خداؐ سی  
 متعرض نہوا تا نیکہ عتبہ بن ابی معیط و ابو جہل ابولہب کو حضرت خباب رسول خداؐ سی منع کیا بعد او سکی خباب پیغمبر خدا  
 ہوا انواع انواع کی اذیتیں مکہ میں پہنچی او وقت حضرت فی ارادہ کیا حایف کا کہ شاید فی تعیف محافظت کریں اور حضرت  
 پاس تین آدمیوں کی جو حبیب و مسعود و عبد باہن بن ہر دہی آئی اور شکوہ قریش کا او کی سامنی کیا تو اونہوں نے  
 ہستہ کیا اور متحر سی ایک فی کہا کہ کیا خدا عاجز تھا کہ سوا ہی تمہاری کسی اور کو رسولی کری اور دوسری ہی کہا  
 کہ اگر تم پیغمبر ہو تو شان تمہاری ارفع ہی ہسی کہ تم ہسی حکام کہ و اور اگر تم پیغمبر نہیں تو تعنی خدا پر مفر کیا ہی ہو و ہ  
 قوم کی پاس گئی اور او کو اطلاع کی اور دو نو طرف سی آپ کی صیغہ یا مہدی اور حضرت کی جسم مبارک پر سبب باری فی شرف  
 کی مکن حضرت خنیش نہیں کرتی تھی بیان مکہ اونہوں فی اسٹک مارا فی موقوف کی تب ہی مبارک خباب رسول سی خون جاری تھا ایک دن  
 باغ کی سیار میں تکیہ کر بیٹھ کی اور ہی باغ میں عتبہ بن ربیع و شیبہ بیٹھی تھی چونکہ حضرت دونوں کی عداوت کو جانتی تھی ناگوار ہوا کہ یہ جگہ

اس حال میں دو کہیں انہوں نے جب حضرت کو دیکھا تو اپنی غلام کی مانند کسی حدس تھا توڑی سی لگو حضرت کی وسطی پہنچی  
 جب وہ آیا حضرت نے فرمایا کہ تو کج گھڑی ہی اوسنی کہا کہ میں اہل غنوی میں سے ہوں حضرت نے فرمایا کہ مینوی وہ شہر ہی  
 کہ مرد صالح یونس بن مثنیٰ وہیں رہتا تھا اوسنی کہا کہ حضرت آپ یونس کو کیونکر جانتی ہیں فرمایا کہ خدا اپنی پیغمبر کو جلاں  
 رکھا آخیا ربی فی یونس کہ جو خبر دی ہی نہیں حضرت نے کیفیت احوال یونس کے بیان کی حدس حضرت کی پاؤں پر لڑا  
 اور قدم مبارک جو م تھا جب عتد بن زید اور شیبہ نے حدس کو اس حالت میں دیکھا او کو بول لگی سب اس کا ریا  
 کیا حب اوسنی بیان کیا بہت سی اور کہا کہ تیر د فریبی ہی پر شخص کو فریب دینا ہی تو اوسکی باتوں پر فریختہ تھو۔  
 علی بن ابراہیم نے نقل کیا کہ جب خباب سو لختہ فی طائف سے مر جیت کی اور کہ کی فریب پونچھی تو حرام عمرہ کا تاج  
 ہوئی تھی مگر خوف قریش سے تھرتھی کہ کیونکر داخل ہوں پس ہمراہ غلام اپنی کی جو زید بن حارثہ تھا شب میں بھی ہوئی  
 اور ایک شخص نے سلم کو خنس بن شریف کی پاس بھیجا تاکہ قریش سے ان طلب کری اور حضرت داخل کہ ہو کر حروف  
 بیت اللہ و صفا بجالادین اوسنی جواب دیا کہ میں قریش میں سے نہیں ہوں شاید ان دنیا مرا قبول کریں لکھتے ہیں  
 عمر و کس بھیجا او بہ درخواست کی اوسنی ہی قبول نہ کیا پھر معظم بن عدی کی پاس زید بن حارثہ کو بھیجا اور امان اوسی  
 طلب کی اوسنی کہا کہ وہ میری پناہ میں ہیں جب چاہیں تو میں اور عمرہ بجالادین حضرت تشریف لای معظم کی اپنی دو  
 ہنایوں میں کہا تم آپکی ساتھ جاؤ یہ میری امان میں اٹکو کوئی اذیت نہ پہنچائی پس خباب رسول خدا مسجد الحرام میں بیٹھ کر  
 لای اور چاہا کہ طواف کریں قریش مستعد ہوئی کہ اذیت دیں خود صفا ابو جہل عدوان فی غل بھیجا کہ اب ابو طالب کا  
 حامی مر گیا ہی اسکو قتل کر و طعم بن عدی نے کہا کہ اٹکو میری سہاٹی کی امان دی ہی ابو جہل معظم کی پاس گیا اور کہا تو شہ  
 ایمان لایا ہی اسیر اوسنی کہا کہ ایمان تو نہیں لایا مگر یہ میری امان میں ہیں اوسنی کہا کہ اچھا تیری امان کو ہم نہیں بخور  
 بعد ایک دور وہ کہ حضرت مکہ سے باہر نکلے ہر چند معظم نے کہا کہ تم جاؤ ایک مینہ میری امان میں رہو حضرت نے فرمایا کہ اب  
 پناہ شریکین میں نہ رہو ٹکا اور کوئی طاقتور کوئی قبیلہ حضرت کو پناہ میں نہ کہتا تھا پھر نبی کندہ کی پاس آئی اور او کو دوست  
 کی اور نبی قبول نہ کیا اسیلح نبی علیہ صری دعوت قبول نہ کیا اذیت دی بیان تک ہو اگر جس سمت کو حضرت باقی  
 کفار نہایت اذیتیں بھیجتی تھی بیان تک نہ بت پونچھی کہ نہ تو آپ گہری باہر نکل سکتی تھی اور نہ رہ سکتی تھی  
 اور کہا حضرت کی قتل برآمدہ تھی پس حضرت نے ایک تیار کی سایہ میں بیٹھ کر بہ درگاہ خباب حبشہ و صالحی عرض  
 اللہ ان شکم الیک ضعف قوتی و قتلہ جلیقہ و جواز علی قتل انت احم الراحمین و انت فی السبب الضعیف  
 فانت لی من یکلنی الی عبید بن جحیف الی عد و مملکتہ امیر ان لیکن منک علی غصب فلا بالی و کو  
 عاصمک و لی علی غصب و حمل اللہ اشرف لہ الظلمات و علی علیہ اسرا لہ انہا و اہل خلق ان لیل  
 ی غصبک و تنزل لہ مخطک لکن اللہ الصبیحہ فرجہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ جب سو سو ہوئے تھا تو  
 تشریف لیا ہی تھی اور قبائل عرب کو دعوت اسلام فرمائی تھی ابو لباب حضرت کی سر مبارک پر بہتر رہا تھا اور وہ  
 دینا تھا تغیر علی بن ابراہیم میں بروی کی کثرت سو سو حج میں و تفرغی فرج میں ہی کہ ایک ہند میں زمرہ دوسری



صرف اسوہ مطہر بیان النبی تھی کہ کوئی شخص ایسا علی کہ باعث صلح کا درمیان دو فوجیوں اوس و خنیز کی ہوئی اس اثنا میں  
 دو کونین بھی وہیں آیا ہمدی کو انسی کہا کہ یہ وہی تھی موعود میں جنگی تعریف یہودیان کرتی تھی تو ان بھی اسلام لایا یہاں  
 دو فوجی غرض کی کہ ایک شخص ایسا ہاری ساتھ شہر مکہ و نہ فرمائی کہ لوگوں کو دعوت کری خدا کی وحدانیت اور ان کی رسالت  
 طرف ادرم لوگوں کو قرآن تعلیم کری خلیفہ رسول خدا فی مصعب بن عمیر کو کہ جو ان شریف نسب طریف تھا اور شعب میں بھی  
 حضرت کی رہتا تھا اور دو کونین کے ساتھ گیا اس مصعب کو قرآن بہت سادہ تھا عرض یہ لو کہ جب مدینہ میں پہونچی اور  
 اون لوگوں کو خبر دی ہر ایک گروہ و جماعت سی ایک ایک دو آدمی اسلام لائی اور مصعب اسعد کی کہ میں رہتا تھا  
 ہر روز بحال پس طایفہ خنیز میں جاتا تھا اور دعوت طرف اسلام کی کرتا تھا جب کہ خدا نے ابن ابی کو کہ بزرگ و سردار قبیلہ  
 خنیز تھا اطلاع ہوئی وہ بہت برہم ہوا لہذا اسے اسعد کا گویا خفیہ ہوا اسعد فی مصعب بن عمیر سی کہا کہ سعد بن معاذ نے لکھا  
 کہ در نہریف و جلیل و حافل قبیلہ اوس ہی قبیلہ اوس و سکی صلاح سی ہرگز با دن باہر نہیں رکھتا اگر وہ سکن  
 ہوتا ہی ہوتا اسے اسلام کو بڑی تری ہوگی یہ سکی مصعب مع اسعد کی اوس محلہ کو گئی اور ایک کنوین برقیہ گئی  
 جب لو کہ محلہ کی صبح ہو گئی مصعب فی چند آئین قرآن کی تلاوت کیں جب یہ خبر سعد کو پہونچی تو اسے سعد بن خنیز کو بجا اور کہا  
 کہ سعد سی کہو کہ عداوت کو زیادہ کر اور جو یہ توشی آئی سی اوس کو سبھا دو نہ اپنی ایک کو جانی جب اسے سامنی آیا تو  
 اسے فی کہا کہ اگر یہ شخص ساری ساتھ ہو جانی تو نہایت مناسب ہی عرض اسے فی پیغام دیا اسے فی کہا ایک لمحہ ساری پاس  
 توقف کر کہ تیرے دین اسلام عرض کریں اگر تجھی پس آتا تو قبول کرنا و الاختیار ہی عرض جب اسے پہنچا تو مصعب فی قرآن  
 پڑھا شروع کیا اسے فی کہا جب کوئی مسلمان ہو تو کیا چاہی اسے فی کہا غل کر کی لباس پہنی اقرار شہادتین کرنا چاہی  
 پس اسے فی فور کنوین میں غوطہ لگایا بعد اوسکی کہا کہ شہادتین مجھے عرض کر و مصعب فی شہادتین فقیں کیں عرض اسے  
 مسلمان ہوا اور دو کھوت نماز پڑھی بعد اوسکی اسے فی کہا کہ میں ایک جلد کر کی سعد کو تیری پاس پہونچا یہ کہی اسے فی  
 پاس گیا اسے فی اسے کو دیکھا تو کہنی لگا کہ قسم خدا کی موندہ اسے کا نورانی ہو گیا ہی یہ کہی خود ہی مصعب کے پاس گیا  
 اور ساعت قرآن کی کی مصعب فی سورہ حم میں سی ایک سورہ پڑھا قرآن سنتی ہی میں ہم پہونچی مصعب فی اسے فی  
 کہا کہ گویا خدا فی محبت ایمانی اسکی دین پہلی سی ڈال دی تھی پس سعد بن معاذ فی اپنی کہبری گھر سی منگوائی فوج غل کر کی  
 اقرار شہادتین کر کی مسلمان ہوا بعد اوسکی سعد بن معاذ فی مصعب کو اپنی ساتھ لیا اور اپنی محلہ میں پہونچ کر کہا کہ اب لوگوں  
 طرف سلام ظاہر و علانیہ دعوت کر اور کسی کا خوف نہ کر اور خود تمام قوم میں ندا کی کہ آج کوئی لڑکا اور عورت باقی نہ رہی  
 مگر یہ کہ سب حاضر ہوں کہ آج دن شرم و حیا کا بنیں جب سب لو کہ حاضر ہوئی تو سعد بن معاذ فی کہا کہ میرا کیا مرتبہ ہی  
 تم سب کی نزدیک سب فی کہا کہ تم بزرگ اور سیدہ و مطلع قوم کی ہو جو جاہتی ہو یا مکرو کہ ہم تابعہ اہل سعد بن معاذ  
 فی کہا کہ اسی مردان و زنان ہم میں گویا جیسی بات نگری اور بات کرنی مکرو حرام ہی جیسا کہ پہلی گواہی دو کہ محمد  
 بن اور محمد ہی خدا کو کہ ہمہ کرامت کی ایسی پیغمبر اور ہم وہی نبی موعود ہی کہ سالہا سال سی ہو و جب کی ظہور کی  
 خبر دیتی تھی پس اسے فی گھر نہا اوس محلہ و طایفہ میں کہ سارا وہ مسلمان ہوا اور اسلام مدینہ منورہ میں پہونچا



اور ایمان پھر کثرت و توفیق کی مدد سے سلام ہو ہی بحال کی اطلاع عریضہ میں مصعب و جودہ مدینہ فی خدمت باسعادت  
 خباب رسول خدا میں لکھی بخدا صاحب کہ ایک عرصہ تک مصیبت میں مبتلا رہی تھی ایک ایک دو دو آدھ کو خباب رسول خدا  
 مدینہ کی طرف روانہ کرتی تھی جب وہ لوگ مدینہ میں پہنچے دو نو طایفہ کمال مہارت اسی تو لگی کرتی تھی جب موسم  
 حج کا آیا اشرف و عیان اوس درخز کہ میں آئی اور خدمت خباب رسول خدا میں حاضر ہوئی تو حضرت فی اونی فرمایا  
 کہ اگر میں ہتھکڑیاں دین آؤں تو میری محافظت خشریش و یہودیسی کروگی کہ ثواب و سکنا خدا سی پاؤگی اور میں ضامن ہوں  
 اونسوں کی عرض کی کہ جو عہد چاہو عہد سی لو پھر عرض کی اونسوں کی کہ بارہویں شب دیکھ جو یال قشریق سی ہی اوس  
 شکوہ کرین گی جب وہ شب آئی تو متصل جبرہ عقبہ کی غانہ عبد المطلب میں سب لوگ جمع ہوئے اور خباب رسول خدا  
 خباب امیر و حضرت حمزہ سی وہیں تھے عرض شترامیوں فی بیعت آنحضرت سی کی اور قرار کیا کہ اپنی جان و مال را خدا  
 میں پیغمبر خدا کریں اور شتر قریش و یہودیسی محافظت کریں اور خباب رسول خدا فی ہی اقرار کیا کہ وہ لوگ دنیا میں  
 عزت و عمت باؤں گی اور روز قیامت او کو اپنی ساتھ لیکے بیشت بر کچ شریف لیا لگی بارہ عقبہ یعنی خشریش و وہیں  
 احناب کی کئی کئی قبایہ خراج سی تھی اور تین اوس سی کہ اونسوں فی عہد کئی اور ضامن اپنی قبیلہ کی ہوسے شیطان خباب  
 ہر سی مطلع ہوا اندھا کی اوسنی کہ ساری مشرکین فی اپنی گھر و زمین سی کہ اسی جماعت قریش عرب تم لوگ اپنی گھر و زمین  
 بیٹھی ہو تم کو طبعی عہد سی کہ محمد رسول اللہ متصل جبرہ عقبہ قشریق رکھتی ہیں اور جو نان تبیلہ اوس درخز فی  
 بیست او لگی لکھتی سی اور ہمارے جنگ کی جب اسل مکہ فی یہ سنا تو سب فی سلام اپنی اپنی زبان سے خباب رسول خدا  
 فی انصار سی فرمایا کہ متفرق ہو جاؤ اونسوں عرض کی کہ اگر اجازت ہوئی تو اونسوں جنگ کریں حضرت فی فرمایا کہ میں اونسوں  
 بجا دہنیں ہوا ہوں انصار فی عرض کی کہ ہر ہمارے ساتھ چلیں کہ اسی بات حست کریں حضرت فی فرمایا کہ ہتھکڑیاں لگا کر  
 یہ سب انصار اپنی اپنی جگہ لگ گئی اور خباب امیر المومنین و حضرت حمزہ قریش کی ساسنی لگی قریش فی پونجا کہ یہ حیثیت کسی  
 سی خباب امیر و حضرت حمزہ فی کہا کہ چاری پاس سوقت ایک قنض نہیں یہ سب کی وہ پھر گئی دوسری دن عبد المطلب  
 کی یاس لگی اور کہا کہ ہمیں سبائی کہ تیری قوم فی بیعت محمد کی کسی ہی عبد اللہ فی قسم کھائی کہ ہرگز کسی فی بیعت نہیں  
 اور چکو ہرگز اطلاع نہیں حقیقت میں اوسنی سچ کہا کہ انصار اوس کو ساتھ اپنی ساتھ خدمت خباب رسول خدا میں لگ گئی تھی  
 الفرض انصار روانہ مدینہ ہوئے اور خباب رسول خدا فی سلمہ ان کو آہستہ آہستہ روانہ مدینہ کیا تا ایک باقی رہی مدینہ میں مگر خباب  
 رسول خدا و حضرت علی ابن ابیطالب اور چند پیر مرد و زنان بیوہ کہ ضعیف و عاجز اور قادر حرکت پر نہ تھے اور جب قریش کو پوز  
 ہوا کہ اب فی اچھل شیرازہ دین حکم ہوا اور اسل مدینہ فی بیعت آنحضرت کی اور جنگ قریش کی کر لی تو چالیس فہر کیں  
 دار اندوہ میں مشورہ کی لئی مجمع ہوئے اوسوقت شیطان بشکل پیر مرد کی سبکی داخل اوس شریکی ہوا جو جہل فی کہا کہ  
 راسی میری یہی کہ خفیہ ایک شخص کو بھیجیں کہ محمد کو قتل کری اگر بنی ہاشم اوس کو قتل کرنا چاہیں گی تو ہم ایک کیا لکھ سن  
 مرتبہ دیت دیکھتی ہیں شیطان فی کہا کہ یہ راسی صحیح نہیں کیونکہ اول تو یہ ہی کہ قاتل خباب رسول خدا کا لاچار مقول  
 ہو گا ہرگز نہیں بچے گا پس ایہ کون ہی کہ اپنی جان کو بازی اور دوسری بنی ہاشم ہرگز دیت پر رضی ہوگی جب تک کہ



ہی استخوانیہ ہی سبحانہ تعالیٰ فی حب کہ امتحان کیا اپنی عقل پر ہم پر اور انجی زچ محاسب ہاں پس خبر کر ای ہما ہی  
 میری اور ای نور دیدہ میری اور رحمت خدا کی نزدیک نیکو کاروں کی ہی اور سوقت خواب میر علیہ السلام غزاشہ بر بعضی جاو  
 لی کی لیٹ گئی اور حضرت جبریل اور حضرت مائتہ میں مائتہ لمی ہوئی سورہ یس کے تلاوت کرتی ہوئی کہہ رہی باہر نکلی جیت  
 وحصلہ ایدین بین ایدینہم مسلک من خلفہم سدا فاعشیدناہم فہم یحییون کی تلاوت کی تو او کی  
 طرف پھر قدم کر دی اور شہی میں تھوڑی سی خاک اوٹھا لی اہ کی طرف ڈال دی بہر اوٹھوں کی حضرت کو نزدیک غرض حضرت  
 جب اس جگہ سے گذری تو پہنچنی اوس مقام میں جہاں ابوبکر وہند کو حکم توقف کا دیا تھا وہاں ہی ابوبکر کو ساتھ اپنی لی لیا  
 اور ہندہ کو کسی ضرورت کی دہشتہ کہہ کر روانہ کیا اور خود روانہ طرف غار تھوڑی ہوئی کہ قریب مکہ کی ہی اور مکہ سے جنوب کی طرف  
 واقع ہی اور غار ثور میں مح ابوبکر کی غنچ ہوئی غرض جب اول صبح ہوا اور قریش فی قصد کیا کہ داخل حضرت کی کہہ میں ہاں  
 شیطان آدمی کی صورت میں سامنی آیا اور مشرکین سے کہنی لگا کہ کہاں جاتی ہو اور کس کو قتل کر دگی اور کسکی تلاش کرتی ہو  
 اوٹھوں کی کہا کہ رسول خدا کی شیطان کی کہا کہ وہ تورات سے کھٹکے کو چلی گئی اور جلتی وقت تمہاری سروں پر خاک  
 ڈال گئیں ہیں اور وہ خاک اتنے تمہاری سروں میں موجود ہی جب اوٹھوں کی دریافت کیا تو بیک سروں پر خاک پڑی  
 خواب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جس کے سر پر وہ خاک پڑی تھی خاک مدبرین وہ شخص ہار گیا غرض مشرکین  
 داخل خانہ خواب رسول خدا ہوئی خالد بن ولید سب آگے آگے تھا جب خواب ایتر تک پہنچی تو حضرت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہو  
 اور خالد کی مائتہ میں فرمائی جہنم دیا کہ خالد اپنی مائتہ کو سبب در در میں پر دی داتا تھا اور عجز و زاری کرتا تھا اس  
 میں شیعہ صبح کے روشن ہوا اور سوقت خواب میر فی ثور خالد سے چھین اور حضرت ثور لی گئی گئی قریش یہ دیکھی تھی ہاں  
 اوٹھوں کی دیکھا کہ خواب علی ابن ابی طالب میں کہنی لگی کہ آیا تم علی ہو حضرت کہا نعم قریش کہا کہ ہم سوقت قسمی کجہ  
 خواہش نہیں رکھتی ہیں محمد تمہاری ہما ہی کہاں میں خواب میر کی کہا کہ کیا مجھی سرور گئی تھی کہ اب مجھی پہنچتی ہو پس  
 قریش خواب ہر المؤمنین کو وہیں چھوڑا اور خود روانہ ہوئی طرف خواب رسول خدا کی اور ایک شخص قبیلہ خزاعہ سے تھا  
 کہ نام اوسکا ابوبکر تھا اور علم قیافہ و کھوج کالنی میں کیا تھا اوس ہی اپنی ساتھ لیا اور امیدوار انعام کا اوس کی کیا وہ  
 نقش ہمارے خواب رسول خدا کا بتلانا جاتا ہی اوس جگہ تک کہ ابوبکر ساتھ ہوا تھا جب وہاں ہی آگے چلی تو اوسنی کہا کہ اب  
 دو آدمی ہیں اس طرح اونکو غار ثور تک لگیا وہاں جا کی کہنی لگا کہ اب یہاں ہی آگے کہیں نہیں گئی اللہ اگر آسمان پر  
 تشریف لگتی ہوں تو ہو سکتا ہی والا زمین پر کہیں اسی آگے نہیں پڑی ہیں اور جب سحارہ و تعالیٰ فی حکم دیا جھنگو کو  
 کہ اوس غار کی دروازہ پر جالاتین اور ایک فرشتہ بصورت ایک قریش کی مجسم ہو کی باہر غار کی کھڑا ہو جب مشرکین  
 بتلاش وہاں پہنچی تو اوس فرشتہ کی کہا یہاں کوئی نہیں اور علاوہ بران دیکھا قریش فی کہ دروازی میں غار  
 دو آدمی ایک کھوڑ کی میں جب مشرکین غار کی اوپر پہنچی تو ابوبکر نہایت مضطرب ہوا اور شدت مضطرب کے  
 اس درجہ کو پہنچی کہ قریب تھا کہ ظاہر ہو جائی خواب رسول خدا کا اس غار میں تشریف رکھنا مگر سبحان اللہ کیا غافل  
 تھی خواب رسول خدا کی اوسوقت تسلی اور دلجوئی اوسکی بہت سی کی اور ارشاد کیا کہ تو کیوں مضطرب ہی جتنا تعالیٰ ہمارے

ساتھ ہی جبکہ اس پر ہی ابو بکر کو آرام ہوا تو حضرت فی اعجاز سی ایک در اوس غار میں باز کیا وہاں ایک دریا ذخار  
اور اوس میں ایک کشتی مہیا و آئادہ جلنی نظر آئی حضرت فی کہا کہ مشرکین اند غار کی آجائگی تو دوسری دروازے  
اس کشتی میں سوار ہو گئی روانہ ہو گئی اوس وقت زادہ انتباہ مشرکین سی یایوس اور بعد ورو دہی شعی کی خاموش ہوئی  
قریش فی ابو کر زکوہت ملاست کی اور کڑی کا جالا اور کبوتر کی ناندھی دیکھی متفرق ہو گئی اور حق تعالیٰ فی اپنی ہی کی مخالفت  
کی دوسری شکوہ خباب امیر المؤمنین و ہند ابن ابی مالہ غار میں حضرت میں گئی حضرت فی امر کیا بندہ کو کہ دونو قدرید  
کی میری واسطی تیرے شکوہ حاضر کرو ابو بکر فی کہا کہ میں فی دوشتر تیرو مہیا کسی میں وہ موجود ہیں حکم دیجی کہ انکو  
ہند حاضر کری حضرت فی فرمایا کہ جب تک قیمت نہ ملے گی نہ لیا حکم نہیں کہ میں قبول کروں پھر خباب امیر المؤمنین  
سی کہا کہ قیمت دونو قدری حوالہ ابو بکر کی کر دو چنانچہ حضرت قیمت حوالہ ابو بکر کر دی پھر امیر المؤمنین کو وصیت کی کہ اگر  
انہیں جو میری پاس تھیں علانیہ حوالہ ماکھون کی کرنا اور کسی سی خوف کرنا کہ حق تعالیٰ فی بھی خبر دی ہی کہ کوئی تیرے  
نہیں پہونچا ہی گا اور تم متوجہ احوال ظلمہ و رقا اور سب اہل و عیال کی رہو اور جب میرا لکھا ہوگی تو انکو اپنی سزا  
لیکی اما خباب سو لکھا آئی میں تھی کہ مشرکین قریش باوجود عداوت کی اپنی انہیں حضرت کی پاس رکھوائی تھی وہ  
امانتیں جب تک جمع تھیں اور تیرا میرا کیا خباب امیر کو سامان مغرض شتران باز دار و بار گیر و غیرہ بہت سا طیار رکھا  
کہ جسکو سامان میں نہ ہوا اوسکو اپنی پاس سی دینا اور سامان مہیا کر کی منتظر میری حکم کی رہنا غرض خباب رسول خدا  
جس وقت غار سی باہر نکلی تو راستہ میں ایک شخص چوپان قریش کا کہ بریقہ نام اوسکا تھا ملا حضرت فی اوس سی کہا  
کہ تو کسی گھوڑی کا تو نہیں اوس سی کہا و اللہ میں کسی سی گھوڑنگا اور میں اب کو پیچیر جی جانتا ہوں کیونکہ اگر اب نبی  
ہوتی تو کبوتر ہرگز انڈی نہ پاتا اور کڑی ہرگز جالا کڑی بس اب کی حتی الامکان محافظت کرونگا اور اسی راستہ  
سی لیکی ابکو چلوں گا کہ ابکو کوئی نہ لکھی پس وہ چوپان آگے آگے ہوا اور شاہراہ چوڑ دیا کنارہ کنارہ رستہ سی روانہ  
مدینہ ہوئی مگر منزل قدید میں غرض جب وہاں پہونچی تو خیمہ ام معبد میں تشریف لیگی اور وہاں ایک محجرہ ظاہر ہوا  
اور کیفیت اوسکی جو کہ کتب معتبرہ میں منقول ہی اٹلج پر ہی منقول ہی ہند و خراج بنی کہ خباب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ فی مدینہ کو ہجرت فرمائی جب منزل قدید میں پہونچی تو مع صاحب کی خیمہ ام معبد میں متول حال فرمایا اور تھوڑا  
شیر طلب کیا ام معبد فی عوض کی کہ شیر دار بکران ہمارے جو فی کو گئیں ہیں اور اب گہر میں سوا ہی ایک کو سفد لاغر و ضعیف  
کی کہ بالکل شیر نہیں دیتی ہی کوئی نہیں حضرت فی فرمایا کہ اگر اجازت دی تو اسی کا دود و دہلین پس بعد اذن کی حضرت  
فی اپنی دست مبارک سی اوس بکڑی کی بستھا کہ کچھ قدرت آئی سی پستان کو سفد پر از شیر ہو گئی بعد اوسکی طرف منکول  
دود و دہلین دوتا اور خود تناول فرمایا بعد ازان سب اصحاب فی پاجی کہ سب سیر ہوئی بعد اوسکی حضرت فی ہر جہت  
فرمائی جب بیدار ہوئی تو بابائی منگو اکی ایک درخت خشک کی سایہ میں کہ ام معبد کی گہر میں تھا بیٹھی اور وضو کیا ثنائی  
میں پانی مضطہ کا اوس درخت کی جڑ میں ڈالا اور بعد وضو کی فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس درخت سی اور خیر بظاہر  
ہوگی پھر دو رکعت نماز پڑھی ام معبد کہتی ہیں کہ ہم لوگ ان اعمال تعجب کرتی تھی حضرت اوسیدن تشریف لیگی کہ میں



دل و کما جہنی کہ وہ درخت بلند و تر و تارہ ہوا اور برگ و ثمر لایا کہ نہایت خوشبودار و شیرین وہ ثمر تھا جہنم  
 لو کہ اوسے کہا کہ اتنی تو سیر ہوتی تھی جو کوئی پیاسا اوس سے نوش کرتا تھا سیراب ہوتا تھا اور جو بجا سے تشنگا رہا تو  
 کہا تھا تشنگی نہ ہوتا تھا اور محتاج اوسے کہا کہ غنی ہوتا تھا اور حاجت مند کی حاجتیں برآتی تھیں اور جو اوت کو سفید  
 برگ اوسکی کہانی تھی فریہ و بلند بالا ہوتی تھی اور دو بہت دیتی تھی اور جہنم سے حضرت فی ہاری خیمہ میں ترویل  
 اجمال کیا ایسی برکت ہماری قبیلہ میں ہوئی کہ بیانیسی باہر ہی اور ہی سبب اسی درخت کا شجرہ مبارک نام  
 رکھتا تھا اور باد یہ نشین لوگ آتی تھی اور اوسکی برکت کی پتی اوس درخت کی اپنی گہروں کی بجائی تھی اور جب ان لوگوں کو  
 ہوٹ بایں ملتی تھی تو ان کو تو کھانے کی سیر و سیراب ہوتی تھی غرض اوس درخت سے خیر بہت جاری تھا ایک دن دیکھا  
 ہمیں مسجھو کہ پتی اوسکی رزد ہو گئی اور ثمر شاخوں سے گر گئی یہ صد مدہ دیکھی ہم نہایت محزون و منظر نہی کہ گاہ  
 خبر حادثہ ارتحال خیاب ہو گئے اکی اتنی بعد اوسکی میوہ اوس درخت اوس ہرہ و خوشبو کا نہوا اور پتی ہی کم ہو گئی اسکا  
 طرہی جب تیس برس گزری تو ایک دن مسجھو کہ دیکھتے ہیں کہ درخت بالکل سیاہ ہو گیا اور میوہ بالکل خراب ہو گیا  
 روز کی خبر شہادت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سمیع ہوئی بعد اوسکی صرف پتی اوسکی ہوتی تھی اور میوہ بالکل خراب  
 ہو گیا تھا ان پتوں سے لوگ استغنا کرتے ایک مدت اس طرح بسر ہوئی بعد اوسکی ایک دن مسجھو کہ دیکھتے ہیں  
 کہ اوس درخت کی شاخوں سے خون تازہ جاری ہے اور شاخیں و برگ بالکل خشک ہو گئی ہیں اس سے ہم لوگ بہت  
 متحیر تھے کہ ایک آواز نوحہ کی سنئی ایک شخص یہ شعر نوحہ کی پڑھتا تھا ایا ابن النبی یا ابن الوحیہ و یا ابن النبی  
 ساداتنا کہ تمہیں ایا ابن النبی یا شہید عجمہ خیر العو جمعہ الطیبا اچست لصلوہ احبا  
 حدیث فی الوجہ منک قد علا العجاای جہد روز بعد خبر شہادت جناب یہ انشہد اکی چوبچا پس اوس درخت  
 میں کچھ انوار باقی نہ رہا غرض مراقبہ بن ختم کی جب سنا کہ جناب رسول خدا مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو سوار اپنی طاہفہ  
 ہمراہ لیکے حضرت کی تعاقب میں روانہ ہوا جب قریب حضرت کی پہونچا تو کہوڑی سے گر پڑا پس عجز و اسحاق کر کے لگا  
 حضرت سے حضرت فی اوسکی دہسلی دعا کی تو اوسکو گونہ طاقت آئی پھر وہ شقی کہوڑی پر سوار ہوا اور قصد اذیت کا کیا  
 پھر کہوڑی سے گر پڑا حتی کہ تین مرتبہ اوسے طرح طور میں آیا جب وہ قصد اذاکر اتا تھا تو حضرت فرماتی تھیں یا ارض  
 حذیبہ او جب عجز کرتا تھا تو حضرت کہتی تھیں حعیبہ جو نہی مرتبہ اوسے عرض کی کہ میں ادبیت نہ دوں گا  
 میں پھر جاتا ہوں حضرت فی فرمایا بہت اچھا جلد بھی کور وادہ ہوا اوسنے عرض کی کہ یا ابا الطرہم میرا تازا نہ بھرا  
 نہاتی لی لو اتی آگے میری غلام و کمر بایں میں کی اوس میں ایک اختیار سی حضرت فی فرمایا کہ اوسکی جگہ کچھ چٹانیں  
 پھر اوسنے عرض کی کہ آپ مجھے ضرور کچھ طلب فرمائی حضرت فی فرمایا کہ جو قریش سے تجھ کو میری تعاقب میں ملی اوسکو  
 کہو یا مانا غرض جب ہزارہ و مائیں والے بن ہوئے تو اوسکو ایک کردہ قریش حضرت کی تعاقب میں جاتا ہوا طاسرہ فی  
 اوسنے کہا کہ اس طرف ہٹا کر جانے کی کچھ چٹانیں میں موجود ہوں اگر ادھر تشریف لائیں گی تو میں مدد کو نکلاں  
 مناسب ہی کہ تم لوگ میں و طاہفہ کی رستوں پر جاؤ علامہ یہی کہ جب جناب رسول خدا مدینہ کی پہونچے تو



دیکھا کہ ابو بکر علیہ السلام بچت نثر اویس کی بعت ایدای خاب حتمہ للعالمین کی آیا ابو بکر کی کہا کہ اب یہ لوگ میرے  
 اگنی ہیں حضرت نے فرمایا کہ اسی دریافت کر کہ کون کون ہیں لوگوں کی کہا کہ ابو بکر علیہ السلام حضرت نے کہا کہ دل اسکا  
 اعانت کھاری سر دھوا ہی پھر دریافت کیا کہ اس طالبہ سی ہی لوگوں کی عرض کی کہ ہم لوگ اسلی ہیں حضرت نے فرمایا  
 کہ احمد سند سالم ہو ہی ہم خلاصہ یہی کہ خباب ماری فی اولکو ہدایت دی اور وہ لوگ ایمان لائے اور ہم کاب  
 حضرت کی داخل مدینہ منورہ ہو ہی اور چونکہ ربیدہ کی پاس کوئی علم نہ تھا سو اسطہ اپنی نیزہ و عمامہ سی نشان ترنیا  
 اور جلوین روانہ ہوا غرض بارہویں ریح الاول رسولت جنبہ نبوت سی خباب رسولہ آئی مدینہ منورہ میں تروان ابدال  
 فرمایا جب سی خرابہ آمد خباب رسول خدا گرم ہو ہی بنی انصار روزمرہ و طبی استقبال کی جاتی تھی اور بنی سہل راہ میں تھی  
 تھی جب سطح کی دان گذری تو انصار مایوس ہو سو اسطہ اوس روز مشرف ہو سکے حضرت جب ذوالحلیفہ کے پہنچے تو  
 لوگوں سی دریافت کیا کہ بنی عمرو و بنی عوف کی گھر کہاں ہیں لوگوں نے نشان دیا تو حضرت انکی طرف روانہ ہو  
 ایک یوگنی دیکھی بنی عمرو و بنی عوف کو آواز دی کہ ای مشر مسلمانان الگاہ ہو کہ تمہاری سر دار آتی ہیں جب ہم  
 آواز مدینہ میں پہنچے تو مرد و عورت ماری خوشی کی اپنی گہروں سی باہر نکل پڑی پس خباب رسول مسجد قبا میں  
 تشریف لائی اور ناقہ سی اوتری تو طایفہ بنی عمرو و بنی عوف جمع ہو ہی اور سعادت ملا مت سی مشرف ہو ہی مدینہ  
 حضرت کلثوم بن مہکم کی گھر میں کہہ و ضعیف و کور تھا جہاں ہو ہی اور طایفہ اوس اوسدن حاضر خدمت ہوا اور چونکہ  
 اوس اور خراج میں عداوت تھی سو سطحی حاضر ہو سکے خباب رسول خدا اوس و خراج میں سی کسی کو نہ  
 دیکھا جب شام ہو ہی تو ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ مدینہ کو تشریف لی چلی حضرت نے فرمایا کہ جب تک علی بن  
 ابیطالب نہ آئی میں مدینہ کو نہیں جاؤنگا ابو بکر نے کہا کہ سننے لگا علی بن ابیطالب اسی جلدی آؤں غرض ابو بکر نے  
 پیغمبر خدا کو وہیں جوڑا اور آپ ایک شخص انصاری گھر میں جا کی اور تر جب رات ہو ہی حضرت نے نماز مغرب و عشا کی  
 پڑھی تو اسدن تارہ جو پہلی سلمان ہوا تھا مونہ پر پیشی باند کی حاضر ہوا اور سلام کیا اور ناتھہ بہ جھمکی اظہار فرج  
 و سرور و شکر گذاری تشریف آوری حضرت کی کی اور عرض کی کہ یا حضرت یہ ممکن نہ تھا کہ میں آپکی تشریف آوری  
 کا حال نہ لے لیتا حاضر ہوتا مگر جب کہ ہم میں اور اس طایفہ میں یعنی اوس میں کہ جہاں آپ متوقف میں فرمایا  
 اسو سطحی دیکھ حاضر ہو سکے اور ات کو آیا حضرت نے فرمایا کہ کوی قبیلہ اوس میں سی اسکو پناہ دیوی کہ شب روز  
 بی تکلف میری پاس آیا کر می قبیلہ اوس فی عرض کی یا حضرت آپ صاحب اختیار ہمارے ہیں اور پناہ آپکی پناہ  
 ہمارے ہی جسکو چاہیں پناہ دیں فرمایا حضرت نے کہ یہ درست ہی مگر جاتی آگ میں سی ہی انکھنض پناہ دیوی پس  
 اویسوں نے اسکو پناہ دی اور اول ہندوہ روز میں کہ خباب رسول خدا قبیلہ اوس میں تشریف رکھتی تھی اسدن روز حاضر ہو  
 خباب رسول خدا جس روز مدینہ میں داخل ہو ہی تو خباب امیر المؤمنین کی نام ایک خط لکھا کہ تم مع خیال کی مدینہ میں آؤ پس خباب  
 امیر المؤمنین روز درود خباب رسول خدا آئی دار مدینہ ہو ہی اور جو واقعات بعد ہجرت خباب رسول خدا کی خباب امیر  
 واقع ہو ہی تفصیل اوسکی سطح پر ہی قلمی فی اپنی تغیر میں روایت کی ہی کہ جب خباب رسول خدا فی خباب امیر کو پئی فرما

پرسونی کا حکم دیا اور امیر المومنین فی نہایت شوق سے قبول کیا اور اپنی دست میں جان اپنی خدای جان رسول خدا  
کی جتھانہ و تعالیٰ فی وحی کی طرف حضرت جبریل و میکائیل کی کہ تم دونوں کو یہاں ہی قرار دیتی ہیں اور عمر ایک کی کو  
سی زیادہ کرتی ہیں پس کوئی میں سے چاہتا ہے کہ عمر اسکی زیادہ ہو تو انہوں نے عرض کی کہ ہم عمر اپنی زیادہ چاہتے  
ہیں وحی ہوئی کہ کسواسطی مثل محمد اور علی کی نہیں ہو کہ اون دونوں میں عقد اخوت بہر اہمیتی پس علی ابن ابیطالب  
اپنی بہائے کی فراموش پر سو یا اور اپنی جانکوار اس سے عزیز نہ کیا پس جاؤ تم زمین پر اور محافظت کرو اسکی شرف  
و دشمنان سے پس نازل ہوئی جبریل اور میکائیل اور حضرت کنی کا سر و پائین پاواسطی محافظت کی سبقتی اور کہا کہ تم  
لنک یا علی بن ابیطالب قد باریہ اللہ بک ملائکتہ پس نہایت رسول خدا پر یہ آیت نازل ہوئی و صدق  
مکشیرے نفسہ ابتغوا مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِبَادَةِ اور تفسیر نام جام خباب حسن عسکری میں منقول  
ہی کہ جب کفار قریش بالین خباب امیر المومنین پر پہنچی تو انھوں نے جھجھکیں کی کہا موندہ انکا کہول لی دیکھو جو یہاں  
تو معلوم ہوا کہ علی ابن ابیطالب میں سحر ہوئی ابوجہل نے کہا کہ تمہیں میں کیا ہو گیا دیکھو اسکو قریب دیکھیں ابی جہل  
سولا کی جلی گئی ہیں کہ اسکو مار ڈالیں اور تم بھی اس سے ہاتھ اوٹھا اور جا کی تلاش کرو پس امیر المومنین نے فرمایا  
کہ ای ابوجہل تو کس عقل پر ایسی ہووے باتیں بکتاب ہی قسم ہی حقیقتی کہ اسوقت عقل اور سلم اور شجاعت اور قوت اپنی  
اجیب کو دی ہے کہ اگر تمام ضعفا اور سفہا بر تقسیم کی جائی تو سب قوی اور غلند ہو جائیں اور اگر پیغمبر خدا فی منع کیا  
ہو تا جھکو کوئی امر بعد مہر فی حادث ہو تو میں تم سے بکو قتل کرتا افسوس ہی تمہاری ابوجہل خداوند عالم نے تمہارا  
ورسین و دریا کو اسکی کیا کہ اجازت لین اسکی نبی سے اور تمکو ملاک کریں پس پیغمبر خدا فی قبول کیا اور تسی سبکو  
و مدارا پیش آئی تاکہ ایمان ملاوی وہ جو علم خدا میں سے ہی یا تمہاری اصحاب میں سے ہی جو کہ خباب جتھانہ  
و تعالیٰ تسی مستغنی ہے اور تم محتاج ہو طرف اسکی پس وہ نہیں چاہتا کہ تمکو مضطر و مجبور کری واسطی اطاعت اپنی  
کی ملکہ قطع عذر و اتمام حجت کی تمہارے اور وہ اپنی اختیاری تمکو چھوڑی ہے نہیں تو تم سبکو طرفہ العین جا ہی تو ملاک  
کر دی پس ابو التحری بجز دستنی اس کلام ہدایت نظام کی غضبناک ہوا اور شمشیر علف سی نکالی اور چاہا کہ حضرت  
پر حملہ کری انکا دیکھا کہ پناہی جگہ ہی پہنچے و قریب تھا کہ سپر گرین اور زین پہنچی اسکو جابا کہ خسف کری اور دیر  
سواج اسکی جانب آئی کہ عرق گرین اور آسمان بھی آیا کہ سپر گر پڑی پس ابوالخزری بیہوش ہو گیا اور تلوار ہاتھ  
سے کر لی ابوجہل نے کہا کہ سپر حضرتانی جوئی کیا ہے اس سے یہ بیہوش ہو ای اور سب اسکی کہنی کا ہتھ تھا کہ  
لو کہن پر یہہ ہر ظاہر تہو عرض حورقت خباب امیر المومنین حضرت باریک خباب رسول خدا میں حاضر ہوئی خباب نے اسکا  
فی فرمایا تمہاری آیتہ ابوجہل نے تقریر کی اور جو مقدمات میری واسطی تمہاری ساتھ ہوئی خدا عالم فی عوریاں بہشت و ملائکہ  
انہار کیا انہوں نے فی استفسار کیا کہ وہ کون ہے جو ہر قدر مطیع ہے پیغمبر کا کہا اسکی کہ وہ نائب اور سر عمر ہی ہو  
جو اسکی جگہ سو یا اور جان اپنی فدائی اس پر پس خزانہ بہشت فی کہا کہ اٹھی سبکو حارن اسکا کر اور حوروں نے کہا کہ کچھ  
نصیب اسکی کچھ تو خباب زہری عمر سمہ فی ارشاد فرمایا کہ تم نصیب اسکی اور اسکی شیعوں کی ہو جو کچھ جا ہی بہشت میں

جلدی ٹکڑی جاسی بخش دی کیا جی ہو تم اس کے اوسون فی کہ یا باری تعالیٰ راضی ہیں ہم اور شکر کرتی ہیں  
 ہم اس نعمت کا عرض خباب حضرت امیر علیہ السلام حب الحکم خباب سید المرسلین کی عازم مدینہ ہوی اور صفای سلیس کو  
 سیر کیا کہ چاہیں مکہ میں رہیں یا متفرق ہوں پس رات کی وقت سیدہ نساء علیا خاتون سولہ اور اپنی بہن  
 خاتون بنت ہند اور خاتون دختر زبیر کو ہمراہ لیکر شہر باہر آئی اور امین بن ام ایمن و ابو وقاد ہی حضرت کی ساتھی  
 تھی اور ابو وقاد اوٹو ٹکو بہت تیر چلا تا تھا حضرت فی فرمایا کہ ابو وقاد اوٹو ٹکو تھک چکا ہے صیف ہوجائیں کی عرض  
 اوسنی کہ میں ڈرتا ہوں کہ بھیجی سی لو کہ نہ آجائیں حضرت فی فرمایا کہ تو تسلی کہہ اور تشویش نہ کر خبر دی ہی جھکے بغیر  
 خدائی کہ ٹکڑیہ ادیت نہ پونچا سکیں کی جب قریب خجنان کی پہونچئی تو آہستہ آہستہ رقبہ میں سی ان تک آئی تو حضرت  
 فی امین و ابو وقاد کو ارشاد کیا کہ اوٹو ٹکو تھکاؤ اور جو رتوں کو اتار لو اور خود شیشہ نکالی ورا کی مقابل میں آئی تو  
 سواروں کی کہا کہ کیا آیتما ہری دلیں کہ تم چوری سی الٹولی چلی بہر یو حضرت فی کہا کہ اگر میں نہ ہوں نہ کیا کرو تم  
 اوسون فی کہا کہ ہم ٹکڑیہ مار ڈالیں کی پس وہ سوار تو نزدیک و شتون کی آئی کہ اوٹو سوار کر کی علی علیین خباب سیدنا  
 فی او کی راہ بند کی ایک فی اوغین سی حضرت برتو ار لکائی حضرت کی جسم مبارک پر نہ لگی بہر حضرت فی شیشہ اتار کر او  
 سر پر مارا کہ اوسکی سر سی گوری کی زمین تک پہونچا بعد اوسکی باقیوں کی طرف متوجہ ہوی اور فرمایا **عسى**  
**خلوا سبیل الجاہل الجاہل البیت احمد خیر اللہ** تب باقی سواروں فی کہا کہ بس یا علی بن ابیطالب  
 جلی جاؤ حضرت فی کہا کہ میں جاتا ہوں مدینہ کو اپنی بات کی پاس جس شخص کہ جاسی ہو تب اپنی مدیری سامنی آوی بہر امین  
 ابو وقاد سی کہا کہ اوٹو ٹکو بار کر و اور غور توں کو سوار کر کی جلو پس سوار ہوی اور علانیہ روانہ ہوی جب خجنان میں  
 پہونچی تو ایک شبانہ روز و ان مقام کیا تا وہ پہونچے کہ بھیجی رگی تھی آگے از سجدہ ام امین پس وہ انسی منزل منزل  
 روانہ ہوی اور اوٹو ٹکو عبادت خدا کرتی تھی اور سب بھیجی خباب امیر المؤمنین کی ٹھہرتی تھی حتی کہ وارد مدینہ سوار ہو  
 تو رو و خباب امیر سی ایک دو روز کی بعد خباب رسول خدا آفاقہ پر سوار ہوی اور بنی عمرو و بنی عوف حضرت کی جلو میں  
 جوی اور عرض کی اوسون فی کہ یا حضرت آپک میں رہیں کہ ہم لوک صاحب عزت و حجت و شجاعت ہیں حضرت فی فرما  
 کہ میں نامور ہوں کہ جس جگہ یہ شتر بیٹھی میں وہیں مقیم ہوں جب یہ خبر اوس و خراج کو پہونچی کہ پیغمبر خدا سوار ہو  
 اور مدینہ میں داخل ہوا چاہتی ہیں سب کی سب جلدی جلدی آئی اور گردناؤ کی دورہ کر لیا اور ہر شخص یہی کہتا  
 کہ نا تھا کہ آپ ہا یہاں چلے رہیں حضرت فرماتی تھی کہ جوڑ دو تم کہ یہ شتر سامری پس وقت زوال آفتاب قریب ہی  
 سالم کی پہونچی اوسون نہی غزوہ اناج کی کہ حضرت یہاں اقامت فرمائیں تو او کی مسجد کی لگی ناقہ بیٹھ گیا تو حضرت  
 اوتری اور نماز نظر بطریق نماز جمعہ پڑھی چونکہ وز جمعہ اول تھا اوس دن سوادھی فی حضرت کی بھی نماز پڑھی جب نماز  
 سی فارغ ہو تو پہر ناقہ پر سوار ہوی بیان تک کہ اسی میدان میں جہاں کہ اب مسجد جی آئی اوس زمانہ میں اس مسجد  
 کی جگہ میدان تھا اور یہ زمین دو دفتر متیم کی پاس تھی کہ نام او نکاسل و سہیل تھا اور وہ زیر دست تھی مسجد بنانہ  
 کی پہر وہ ناقہ ابو ایوب کے دیر پر بیٹھ گیا ہر جگہ لوگوں فی جا جا کہ یا انسی علی علیین اپنی گہروں کو پہر دو قدم چلی شتر وہیں

پہنچا تو ابو بکرؓ کے مکان حضرت کا سبب دشمنی اس کی گھر میں لی گئی اور حضرتؓ نے اس کی گھر میں اقامت فرمائی وہ حضرتؓ  
 کے متکذاری میں کوئی بھی نہیں کرتی تھی اور ہر روز طعام شام کو وسطیٰ مسجد میں عبادت کی گھر سے ایک طرف میں جو مجموعہ وہ سارا  
 دو تین آدمیوں کا کھانا ہوتا ہو گا جناب پیغمبرؐ کی لی آتا تھا تو اس میں سے تمام سلیس چھنی تھی کھاتی تھی اور سیر  
 ہو جاتی تھی اور طرف بدستور ملو طعام سے رہتا تھا اور صبح کا کھانا مسجد کی گھر سے آتا تھا اور سلیس سیر ہو جاتی تھی اور کھانا  
 بدستور رہتا تھا عرض اس طرح بزرگان قبیلہ اس طرح و وقت دعوت حضرتؓ کی کرنی تھی اس میں سے حصہ کہ اعظم  
 سے تھا ایک کوئی آدمی اس کی پاس حاضر نہ تھا وہ خود کھانا اوٹھا کی حضرتؓ کی واسطی لایا حضرتؓ نے فرمایا کہ تو ہی کیوں نہ  
 کی اس نے سبب عرض کیا حضرتؓ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ برکت دی تیری خانوادہ میں جو یہو کہ نوح بدینہ میں سالن تھی  
 مثل نبی نصیر و نبی قریضہ و نبی قیقلع تو چونکہ وہ جانتی تھی اور اپنی کتابوں میں اونٹوں کی پڑتا تھا کہ ایک دن میرے حضرتؓ  
 بملاط ہو جائیگی تو حاضر ہوئی خدمت میں حضرتؓ کی اور عمد و میثاق انان نامہ کی درخواست حضرتؓ کی حضرتؓ نے فرمایا  
 اون لوگوں کو دعوت طرف اسلام کی کی عبد اللہ بن سلام کہ اجار و علما سے تہا بہت سے مسائل کی تحقیق کرنی  
 کی بعد اسلام لایا اور کئی آدمی اور بھی اسلام لائی اور بہت سے یہودی بھی سبب تعصب و ہب کی انکار کیا غرض کہ  
 حضرتؓ نے ایک مال نامہ اس مضمون کا لکھ کر ان کی حوالہ کیا کہ چنگ یہو و سبقت شہادت میں نکرین اور ضرر نہ ہو بخانیہ  
 زمانہ میں اور ماتمہ سے اور اس طرح سے بات یاد دن کو جناب رسولؐ لے آکر اور مسلمانوں کو تو اس زمانہ میں رہیں اور اگر ان سے کوئی  
 خیانت ظاہر ہوئی تو خون اور مال و نکاح حلال ہو اور زمانہ و طفل ان کی اسیر ہوں اسل اسلام کی باتیں  
 پہر اس زمین کو اون دونوں میں نبی حضرتؓ نے خرید فرمایا اور وہیں مسجد نبویؐ اور ساتمہ حبشیہ تک غازیہ المقدس  
 کی طرف بڑتی رہی اور اسی سال یا ایک برس بعد اس کی عقد جناب امیر کا جناب سیدہ سے ہوا چنانچہ ذکر اس کا ان شاء اللہ تعالیٰ  
 احوال جناب سیدہ میں مندرج ہو گا مصنف علیہ الرحمہ فی اس مقام میں اس فصل کو تمام کیا لیکن بعض باتیں انکو متعلق احوال جناب  
 رسالتؐ کی لکھی گئیں لہذا یہی جناب علیہ السلام کی لکھی گئی ہیں تمکیم اس احوال میں جناب حضرتؓ کا پس کیا روضہ  
 ابو عطفین میں منقول ہی کہ ایک شخص مسجد کو زمین حاضر ہوا خدمت جناب امیر المؤمنینؓ میں اس وقت وہ الفقار پر حضرتؓ کی  
 پہنچی تھی عرض کی اس نے کیا حضرتؓ بیان کبھی علیہ صفت جناب رسولؐ کی اس طرح سے کہ منور مبارک کا اور حضرتؓ کی گویا  
 معاینہ ہو جای فرمایا جناب امیرؓ نے کہ رنگ حضرتؓ کا سفید تھا اور سرخی غالب تھی ان میں سیاہ اور مال سپیدی تھی اور سیاہی  
 سوئی باریکت کی وسط سیدہ سے تا آفتاب اور رخسار ہموار نرم اور بال سفید و شکم مبارک اور حضرتؓ کی مثل شاخ باریک کی نمایا  
 تھی اور سوا اون بالوں کی سیدہ اور شکم پر بال نہ تھی اور کھنڈت و با کوشت سے پر تھی اور جو وقت حضرتؓ راہ چلتی تھی  
 تو قدم مبارک زمین پر نہ کہ چھتی تھی بلکہ اس طرح پر زمین سے قدم جدا ہوتی تھی کہ گویا اوپر زمین سر شیب کی راہ چلتی ہیں گویا  
 بہتر سے قدم مبارک جدا ہوتی ہیں اور جب کسی جانب کو منتقل ہوتی تھی تو تمام جسم مبارک اس طرف کو پھرتا تھا اور قدم

حضرت کا میاں نہ تھا کوتاہ نہ بلند قطرات عرق پیشانی نورانی پر بہنے لگے روایت کی ظاہر ہوتی تھی اور خوشبو پسینہ کی خوشنمت کی  
 بہتر تر بوی مشک و فوس تھی نہیں دیکھا یعنی مثل اونکی نہ پہلی اونسی نہ بعد اونکی ظاہر مراد اس میں یہی ہے کہ نہ دیکھا یعنی  
 مثل اونکی اونیں سی جو پہلی اور حضرت کی متولد ہوئی اور نہ اونیں سی جو سچی اور حضرت کی پیدا ہوئی اور اگر بجای لم اس حد  
 شریف میں لفظ لم پر ہو تو حاجت تکلف کی نہ ہوگی اور حدیث معتبر میں خطاب امام حسن اور حضرت امام حسین صلوٰۃ  
 علیہما سی منقول ہے کہ خطاب رسالت بناہ با عظمت تھی دیدہ مردم میں اور بہت با سبب تھی حضرت کی صد و ناس میں اور جبرہ  
 مبارک حضرت کا نور سی چمکتا تھا مانند شب چاند کی قدیمہ سی تھوڑی سی بلندی تھی اور فرق مبارک بزرگ تھا اور بال است  
 پیچیدہ اور نہ افتادہ تھی اور بال سر مبارک کی اکثر اوقات زندہ گوش سی نکلتی تھی اگر زیادہ ہو جاتی تھی تو بیچ میں سی اونکی  
 شکافہ کر کی دو طرف لٹکاتی تھی اور ریش مبارک سفید اور نورانی تھی پیشانی کشادہ اور بار بار ایک مانند کمان  
 کشیدہ تھی اور پیوستہ نہ تھی اور یہ بات کہ ابرو حضرت کی مثل کمان تھی احادیث سی مستفیض ہیں تا انکہ شاعر نے  
 مناقب آنحضرت میں فرمایا و عینین ججاوین من تحت حاجب انج کشی الثون من خط کلب مگر یہ ہر  
 کہ ابرو پیوستہ نہ تھی پس اس میں روایات مختلف ہیں کیونکہ بعض فی روایت کی ہی کہ پیوستہ تھی اور ایک رگ حضرت  
 کی پیشانی نورانی پر تھی جب غضبناک ہوتی تب وہ پر ہو جاتی تھی اور شکل آتی تھی اور ایک مبارک حضرت کی کشیدہ  
 باریک تھی اور درمیان بینی کی بلندی تھی اور نورانوسی ہوید اہونا تھا اور ریش مبارک بہت گہنی اور ہوا تھی اور بال  
 حلو البیان حضرت کا بہت کوچک نہ تھا اور دندان مبارک سفید اور براق اور نازک اور کشادہ تھی یہ روایت طولانی  
 ہی اور ساری کتاب حیات القلوب میں مندرج ہے عبد اللہ بن سہیلان سی روایت ہے کہ بخیل میں مذکور ہے کہ حقیقتی  
 وحی کی طرف عیسیٰ علی نبینا و آلہ علیہ السلام کی کہ ایفرزند طاہر منول ہو بچا و اہل سوریا کو کہ میں بہت نڈر  
 دایمی کہ زوال نہ رکھتا ہوں میں تصدیق کرواوس پیغمبر کی کہ صاحب شتر و وندرعہ و عامہ و عصا سی اور کشادہ چشم  
 و پیشانی و واضح الخدین اور کشیدہ بینی و کشادہ دندان ہوگا اور گردن اونکی مانند بقیق نقرہ کی ہوگی اور گردن  
 کی نیچی ایسا نور ساطع ہوگا کہ گویا سونا چاندی بر جاری ہی اور بال نازک سینہ سی تاناف اوگی ہوی ہوگی اور شکم نیچ  
 کوی بال نہ ہوگا اور گندمی رنگ ہوگا اور حب ایک جماعت میں ہوگی تو سب پر زیادتی کہتے ہوگی اور ب سی نمایان  
 ہوگی اور عرق روی مبارک پر مانند مروارید کی جاری ہوگا اور خوشبو مشک کی اوس سی دایما ساطع ہوگی مانند اونکی  
 نہ تو کہیں کسی نے دیکھا اور نہ بعد اور حضرت کی کوی ایسا ہو ہی نہ اور چونکہ ضمن بیان شامیل میں ذکر جسم شریف کا لگیا  
 اس وسطی مجربات بدن اور حضرت کی استقامت ذکر کی جاتی ہیں پس جانا جا سی کہ خطاب مولانا مجلسی فی حق الیقین میں  
 جو بیس مجرہ کنسی ہیں اول یہی ہے کہ ہمیشہ نور پیشانی نورانی سی ساطع تھا اور مانند چاند کی جبین میں اوس  
 معدن انوار کی اوپر درود دیوار کی چمکتی تھی اور حقیقت دست مبارک کو بلند کرتی تھی انکشان منور مانند دس شمع







پنج عرصہ اور خبر دینی وفات نجاشی پادشاہ حبشہ کی وقت انتقال و سکی اور خبر دینی ناک پادشاہ عجم سی او سکی سفیر کو جو  
 مطلب حضرت کی آیات اور خبر دینی شہادت جعفر طیار و زید و عبداللہ بن رواحہ سی جنگ موتہ میں اور جنگ تبوک میں اور  
 خبر دینی شہادت حبیب بن عدی سی اور خبر دینی اوس مال سی جو عباس کے مکہ میں مخفی کیا تھا اور خبر دینی حضرت  
 اوس بن ابی موسیٰ جو منافقین اپنی گمروئیں کرتی تھی اور خبر دینی تھی اور اوس کی جن میں مجاہد اپنی گمروئیں مشغول رہتی تھی اور  
 اکثر لوگ جو حضرت کی باپن وسطی حجاج کی حاضر ہوئی تھی قبل و سکی کہ وہ اپنی حاجت کو بیان کریں حضرت جواب پہلی ہی ارشاد  
 کر دیتی تھی اور خبر دنیا جناب امیر کو حال و س عورت سی جو خط منافقین مدینہ کا کفار مکہ کی پاس لیکر روانہ ہوئی تھی اور جناب  
 جناب امیر کا او سکی گرفتار کرنی کی وسطی اور او سکا کفار ہونا اور کم کوی بات حضرت کی معجزہ سی خالی ہوتی جو شخص تفصیل  
 معجزات کی جو بیان کی گئی جا ہی تو وہ بھی حیات القلوب کو اور جناب علین مکان فی اپنی والدہ ماجدہ یعنی غفران آب علی  
 درجہ سی نقل کیا ہی کہ فرمایا او ہونے عباد اسلام میں کہ روایت اخبار بالغیب کی حضرت سی بہت میں حتی کہ حضور کا شکل  
 ہی لکن ہم ذکر کرتی ہیں چند روایتیں اہل خلاف کے جن میں احتمال و ریح کا نہیں کیونکہ سراسر منافی او کی مطلب کی ہی اور  
 اگر نہ واقع ہوئی ہوتیں تو ہرگز مبادت او کی لکھنی کی نہ کرتی ہیں معلوم ہوا کہ بجز صدق و راستی کی کوئی محفل و نشانہ  
 نہیں ہی از انجملہ یہی کہ جب بن جبریل فی اپنی مسند میں زیادہ تیرہ طرق سی روایت کی ہی منجملہ او کی روایت ہی عبداللہ بن  
 بریدہ سی کہا او سی کہ سن میں فی اپنی باب سی کہ وہ کہتا تھا کہ جب محاصرہ کیا سمی خبر کا تو ابو بکر نشان لیکر اڑی کی اور  
 گیا او بغیر فتح یابی کی مرجعت کی اور بعد او سکی عمر نشان لیکر گیا اور ظفر باری ہو ایں اہل اسلام کو یہ امر بہت ناگوار ہوا  
 جناب رسول خدا فی فرمایا کہ کل علم بہت شیم اپنا ہی شخص کی سپرد کروں گا کہ اگر ہو و فرار ہو گا خدا اور رسول و سکو دوست  
 رکھتی ہیں اور وہ دوست رکھتا ہی خدا اور رسول کو اور وہ مرجعت نکر گیا نا انکہ خدا تعالیٰ او سکو ظفر باری کری گا پس  
 مسکین بارجت و آرام شب بسر کی کہ اللہ صبح کو فتح ہو جائی گی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مروی کہ جب وقت  
 رسول خدا کو رخصت خبر فرمایا کہ خطین اذ لا یغدا ارجلہ لیتہ اللہ و رسولہ و بیت اللہ و رسولہ  
 شکوہ صبا کہتی تھی کہ دیکھی کون اس سعادت سی مشرف ہوئی صبح کو ہر شخص ہمیں امید حاضر خدمت جناب رسالت تاب ہوا  
 حضرت فی فرمایا کہ کہاں ہی علی بن ابیطالب عرض کی حاضرین فی کہ وہ بجا ضرر مدد میں پس کیو سیجا کہ حضرت کو حاضر  
 کری جب جناب امیر حاضر ہوئی تو اب دہن مبارک حضرت فی انہوں پر مل دیا اور دعا کی جناب امیر کو شفا ہوئی کہ گویا مدینہ  
 لاحق ہی نہیں ہوا تھا پس نشان بہت نشان حوالہ حضرت کی کیا اور خبر فتح ہو اچانچہ کیفیت تفصیل الکی مرقوم ہو  
 ان روایات سی جیسا کہ ظاہر ہی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت فی بالجرا و بحکم اہل لشکر کو اطلاع دی کہ کل فتح خبر ہو گی۔ اور از انجملہ  
 ہی کہ جناب رسالت نبیہ فی خبر دینی امیر المؤمنین کو کہ یا علی انک مقاتل المؤمنین و القاسم طہین و المادین اور یہ  
 سب مرقوم ہی اور کتاب فائق میں منقول ہی کہ حضرت فی جناب امیر کو فرمایا کہ ای علی مقاتلہ کریگا تو ما کثین و قاسطن

ومارقین ہی یہی ان ظاہر ہو ایک نیکو و بری کی گناہ گن میں ہی تھی بعیت کر کی گشت کیا اور جنگ معاویہ سی کہ فاسطہ یعنی ظالم کی  
 اور جنگ جراح سی کہ مارق تھی و حمیدی کی حدیث رابع متفق علیہ سند ابو سعید خدری میں روایت کی ہی کہ جناب  
 رسول خدا فی فرمایا کہ ایک جماعت حمل اسلام کی خارج از دین ہو جائیگی کہ سرگروہ او نکاذ و الشہیہ ہو گا او کو قتل  
 کرے گا وہ شخص کہ اولی با حق ہو گا وہ طایفونی اور اوراعی فی حال میں ذوالشہیہ کی لکھا ہی کہ ایک پستان او کا متعلق  
 گوشت کی تھا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ فی کہا ہی کہ گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ سنا ہی منی جناب رسول خدا اسی کہ گواہی دیتا ہوں  
 کہ علی ابن ابیطالب فی مقابلہ کیا اونی اور میں ساتھ حضرت کی تھا کہ جب جہاد سی فارغ ہوئی تو کشتہ غنیمت تلاش کیا تو با  
 لاش ذہ الشہیہ کی اوسی صفت پر پہنچی جناب رسول خدا فی فرمایا تھا اے زار نجد روایت کی ہی حمیدی فی یہی کہ  
 میں کہ فرمایا جناب رسول خدا فی کہ عمار کو ایک جماعت باغیوں کی قتل کر گئی درختائیں عمار اوس جماعت کو طر فست  
 بلانیکا اور وہ عمار کو طرف جنم کی دعوت کریں گی اور شہید کیا عمار کو معاویہ فی جب معاویہ کو اس حدیث کی اطلاع ہو  
 تو کہا اوسی کہ میں فی بنین قتل کیا کہ عمار کو اوسی فی قتل کیا جو اسکو ہمراہ لایا تھا جناب میں جس نے معاویہ سی یہ کلام  
 سنا تو کہا اگر ایسا ہی ہوا کری تو معاذ اللہ قاتل حمزہ جناب رسول خدا آہوں اور مجلہ اون اخبار کی حدیث اثنا عشر  
 خلیفہ ہی اور وہ متواتر ہی کہ مشعل ہی و بخر عریب کی نہیں تھی اطلاع او سکی کہ جناب خداوند عالم کو نابز نہ سب حق کی  
 جسطرح سی کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا فی وہ ظہور میں آیا اور اہل خلافت تک اسکی معینوں میں حیران میں اور یہ دوسرا خبر  
 کلام مخبر نظام جناب رسول ملک العلام کا کہ یہ حدیث غلط معنون پر محمول نہیں ہو سکتی چنانچہ پوشیدہ نہیں  
 یہ بات اوس شخص پر کہ جس نے دیکھا تا وہ بات اس حدیث کی کتب قوم میں کتب اسکی معنی میں ایک ہر محقق نہیں  
 مجملہ مخرج حضرت کی ایک معجزہ من قرہ فی حق تعالیٰ فی قرآن مجید میں فرمایا اقرب الساعۃ والشفق القصر وال  
 یروا الیہ یعرضوا ویقولوا امیرکم مستمر معنی اسکی یہ ہیں کہ تو ایک ہی قیامت اور تکافؤ ہوا قرآن کریم  
 فی کہا ہی کہ جب قریش فی طلب معجزہ حضرت سی کی تو یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت فی گشت سی جائزہ کی طرف اشارہ کیا  
 قدرت الہی سی جائزہ دو ٹوٹری ہو گیا جب اہل قری کہ میں آئی مشرکین فی اونی دریافت کیا تو انہوں فی بیان کیا  
 کہ بیشک ہم ہی اوس شب کو دیکھا کہ پہلی تو جائزہ دو ٹوٹری ہو گیا پھر مل گیا اور تفصیل اس معجزہ کی کتب کلام میں  
 سند رج ہی اور انہی کے ہی حجت آفتاب کی تفصیل اسکی اس طرح پر ہی کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فی حق الیقین میں  
 ہی کہ خاصہ اور عامہ فی سبند ہی بسیار ایسا نہت عیس و خیرہ سی روایت کی ہی کہ ایک دن جناب رسول خدا آئی جناب میں  
 کو کسی کام کی پہلے سچا بعد اسکی جناب پیغمبر خدا فی غار عسکر کی ادا کی اور جب جناب امیر فی مرجع کی تو خاصہ  
 کائنات شہر مبارک اپنا دامن امیر المؤمنین میں رکھا اوس حال میں حضرت بروحی نازل ہوئی تا کہ قریب ہوا کہ خود  
 غروب ہو جائی جب وحی منقطع ہوئی تو حضرت فی جناب امیر سی بوجہ اکرام علی غار پر پہنچی جناب امیر فی عرض کی کہ حضرت میں

مخبر نظام

مخبر نظام

آپ کا سر مبارک زمین پر نہ کہ یہ کھجور کا پتھر ہے دعا کی بنا پر سوچنا فی کما بعد یا علی تیری حاجت اور میری رسول کی اطاعت میں  
 حکم دی کہ آفتاب مرجعت کر لی سماکتی ہیں کہ واقعہ دیکھا ہمیں کہ آفتاب فی مرجعت کی اور بلند ہوا اس قدر کہ زمین پر چمکا اور  
 وقت فضیلت نماز عصر کا گیس خباب امیر المومنین فی عصر کی نماز تیری بعد اس کی آفتاب دفعہ عروج کیا اور اس معجزہ  
 علی اہل سنت کو بھی قرار ہی چنانچہ سیوطی فی وسطی اثبات اس معجزہ کلامی مصنوعہ میں برابر ایک رسالہ لکھا ہی اور  
 از انجملہ ہی زمین پر آنا بہت سی ستاروں کا شب و لادت با سعادت و حضرت کی آواز انجملہ ہی نازل ہونا یادہ اور  
 طعام اور میوہاں بہشت کا آسمانی و بطعی و حضرت کی اور عترہ طاہرہ او کی کی سبب معتبر ہم سارے رضی اللہ عنہما سی منقول  
 ہی کہ ایک دن خلیفہ سیدہ نساء عانیان مع جنین علیہم السلام کی خدمت رسول خدا آئین حاضر ہو تین حضرت فی فرمایا کہ  
 علی کو طلب کرو غرض جب خباب امیر ہی آئی تو خباب رسول خدا فی سب کو اپنی فریب بٹھایا اور عجیبی سب پر ڈال  
 اور تین مرتبہ فرمایا کہ خداوند ایدہ اچھل بیت میری ہیں دور کر انہی شک و گناہ اور پاک کر انکو پاک کرنا ہم سب ہی  
 ہیں کہ میں درین کثرتی تھی میں فی عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ہی انہیں میں ہی ہوں حضرت فی فرمایا کہ تو نہیں  
 سی نہیں مگر باز گفت تیری طرف خیر کی ہی جبریل نازل ہوئی اور ایک طبق انار و انگور بہشت سی لای کہ وہ تسبیح خدا کی  
 تھی پس اپنی طبیعت کو دی او ہنونی تناول فرمائی تو ایک شخص صحابہ سی داخل ہوا اور جانا کہ اونہیں سی کہ کہا ہی  
 جبریل فی کہا انکو نہیں کہا سکتا مگر پیچیر یا وحی و سکا یا فرزند او سکا اور بسند دیگر عایشہ سی منقول ہی کہ ایک دن  
 خباب رسول خدا فی علی ابن ابیطالب کو کسی کام کی وسطی بھیجتا جسوقت علی فی ومانسی مرجعت کی تو حضرت میری حجرہ  
 میں تشریف رکھتی تھی پس حضرت اوٹھی اور تاحن خانہ استقبال کیا علی کا اور ہاتھ او کی گللی میں ڈال دی ناگاہ کہنا  
 میں نے ایک کڑوا دل کا آیا اور حضرت میں کو اوٹنی چلا گیا تو میری نظری غایب ہو گئی جب بر موقوف ہوا تو دیکھا میں  
 فی کہ ایک خوشہ انگور کا خباب رسول خدا کی پاس ہی خود او میں سی تناول کرتی میں اور خباب میر کو بھی او میں ہی دیتی  
 میں فی عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کہا فی میں اور علی کو کہتا فی میں اور مجھ کو کہ نہیں غایت فرمائی فرمایا کہ انگور  
 کہا سکتا کو ہے اے عایشہ مگر نبی یا وحی ہی اور بسند ہی بسیار عامہ و خاصہ فی انس بن مالک  
 روایت کی ہی کہ ایک دن خباب رسول خدا سوار ہوئی اور ایک پہاڑ پر تشریف لیگئی جب اوپر اسکی پہونچی حضرت فی مجھی فرمایا  
 کہ او صحاف میں علی ابن ابیطالب بیٹا ہوا سنگ زدن پر تسبیح خدا کرتا ہی او سکو میر اسلام بیو بچاؤ اور اس ستر بر سوار کر  
 میری پاس لی او بس میں گیا اور خباب امیر کو سوار کر کی لایا جب و ہنوں فی خباب رسول خدا کو دیکھا تو فرمایا السلام علیک  
 یا رسول اللہ حضرت فی فرمایا علیک السلام ہی ابو الحسن میثوہ بیان اسکا کہ بہشی ہیں شتر ہی اور میں اون سب سی بہتر  
 ہوں اور وحی ہی وکی بیان ہی میں کہ تم اون سب سی بہتر ہو انس کہتا ہی کہ دیکھا میں فی اسوقت کہ ایک  
 ٹٹا ابر کا فریب یا حضرت فی دست مبارک ابر کی طرف دواز کر کی ایک خوشہ انگور کا او میں سی لیا اور حج میں اپنی اور



خواب آید کی رکھا اور فرمایا کہ کہاؤں سکوائی جہاں کہ یہ ہدیہ بھی اکا طرف میری اور طرف تمہاری اور دوسری روٹ میں ہی  
کہ اوں میں بریں ہی گول و مشروب تناول کیا اور بعد اسکی ابراہیمان کو جو گایا حضرت نے فرمایا کہ اس میں بریں ہی تین سو  
تیرہ پیچہ اور تین سو تیرہ وحی فی تناول کیا ہی کہ میں اوں سب پیچہ و وحی نزدیک خدا کی گراہی ہوں اور علی اوں سب وصی  
اور حدیث معتبر میں خواب صادق ہستی منقول ہی کہ فرمایا جناب امیر نے کہ علی کہ جس جیسے کہ چالیس دن تک جس  
حادث کی دیتا ہی اور ہر سیدہ داخل تھا اوں خوان میں جو رسول خدا کی وسطی آسمانی نازل ہوا تھا اور حدیثیں نازل ہوا  
بہت میں انشاء اللہ ابواب فضائل جناب امیر المؤمنین جنسین جناب سیدہ النساء علیہم السلام میں بیان کی جائیں گے  
اور از انجملہ میں وہ معجزات جو کہ از خشتی حیوانات و نباتات و جمادات میں ظاہر ہوئی ہیں اوں میں بھی کہ جناب انجیل  
انحرار میں الشریفین مولوی سید شریف حسین صانہ اللہ عن کل شین فی کتاب مجالس الاسرار میں وارد کیا ہی حضرت  
انسان کا محبت کرنا انسانی کچھ مقام تعجب نہیں ہی بلکہ محبت کرنا حیوان کا انسان تعجب ہی حقیقہ اللہ تعالیٰ فی خواب رسول  
کائنات علیہ الاف الخیات کو وہ شرف اور فضیلت عطا کی تھی کہ حضرت کی جانور و ملکوتی محبت حضرت ہی اور حضرت کی  
اولاد ہی تھی چنانچہ ابو علی حسن بن محبوب زندیستی کہ علماء اہل سنت و جماعت میں ہی کتاب روضۃ العلماء میں  
کہتا ہی عن ابن عباس قال لبینا التبی فی خطبہ یحییٰ اللہ عنہ انہما علی الصدقین اذ جاءہما علی عیساک لجماعہ فقام  
فضالہ یارسول اللہ هذا صدقہ اللہ ورسولہ ابن عباس سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا خطبہ پڑھ رہی تھی اور صدقہ  
کرنی کی ترغیب فرماتی تھی کہ ایک اعرابی اپنی ناقہ کی سار لٹی ہوئی آیا اور اونسی کہا کہ یہ ناقہ صدقہ ہی فقط لایھا رسول  
فاحببہ فقال یا عمر اذ بعتم فی الصدقہ فاشتریتموها لکم بس دیکھا حضرت رسول خدا فی ناقہ کی طرف اور حضرت  
رسول کو وہ ناقہ اچھا معلوم ہوا حضرت نے فرمایا کہ جب اس ناقہ کو صدقات میں پہنچا تو سکونیری وسطی مول لی لینا  
فاشتریت لہ وکان رسول اللہ یو کہتا فی غزوۃ تبوک پس وہ ناقہ حضرت کی وسطی مول لیا گیا اور حضرت  
راوی نہیں سوار ہوتی تھی قال فی خروج التبی ذات لیلۃ فی نصف من اللیل والناتقہ بادرکہ فی الدار فلما  
مر التبی ہما قلت لاناۃ السلام علیک یا ذین القصدۃ والسلام علیک یا خیر البشر السلام علیک  
یا فاتح الجنان السلام علیک یا شفیع الامم السلام علیک یا قائد المومنین یا ائمة المجتہدین السلام علیک  
یا رسول رب العالمین ابن عباس کہتی ہیں کہ حضرت رسول خدا ایک رات نصف شب کو باہر آئی اور ناقہ گھر میں بند  
ہوا تا جب آنحضرت اوسکی بائیں سی گدڑی ناقہ فی کہا السلام علیک یا ذین القصدۃ یعنی سلام ہوا و پرتمہاری اسی  
روز قیامت السلام علیک یا خیر البشر سلام ہوا و پرتمہاری ہی بہترین جن و بشر السلام علیک یا فاتح  
الجنان سلام ہوا و پرتمہاری سکونتی والی دروازہ جنت کی السلام علیک یا شفیع الامم سلام ہوا و پرتمہاری  
شفاعت کرنی والی المومنین السلام علیک یا قائد المومنین المجتہدین یا لیجانی والی مومنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد للہ رب العالمین

مرفعت کی التلاوة علیک یا رسول اللہ العالمین سلام ہوا پر تمہاری ہی رسول پروردگار عالم کی تائید کی گئی  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَقَالَ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یا ناقة سبحان ربہ حضرت کا یا خلق اور کرم تھا کہ ناقة کی سلام کا بھی جواب  
 دیا اور فرمایا کہ اوپر تیری سلام ہوا ہی ناقة تم قالت یا رسول اللہ انے کنت لرجل من قریش یقالہ  
 اعضبت فہرت سندہ فوقعت المفاہیج و کان اذا غشیہ اللیل اختبیت فی البیاع ثم نادت بعضہا  
 بعضا لا تودعوا ہا فانا ہما مرکب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اوسکی ناقة فی حضرت رسول خدا سی عرض  
 کیا کہ اسی حضرت میں ناقة تھی ایک اسکی کہ وہ قریش میں سی ہی و ز نام اوسکا غضب ہی میں اوسکی پاس سی بہاگی اور  
 جنگل کو گئی جب ات ہوئی تو جانور ان درندہ محکوم نوچنی اور ایدہ بنی نگی بعد اوسکی ایک درندہ دوسری کہنی لگا کہ میں  
 ناقة کو ایدہ نہ دو کہ یہ مرکب خاتم النبیین رسول اللعالمین سی فلما اصبحت واردت ان اذ نوح نادتنی کل شیء  
 الی ان رقی ان رقی فانک مرکب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح ہوئی اور ارادہ چرنی کا کیا تو پخت مجھی پکار  
 زاتہا اور یہ کہتا کہ مجھی چرنی کہ تو مرکب خاتم النبیین سی بیان تک کہ میں چرنی ہوئی اس جگہ اسی فیقال ان رسول اللہ  
 سعاہا اعضا عاشق لہا اسماء من اسم صالحہا کہنی میں کہ حضرت رسول خدا فی نام اوسن ناقة غضارہ رکھا تھا  
 اور اشتقاق کیا تھا غضارہ کو نام اوسکی تاکہ سی کہ غضب تھا قالت لانا ناقة یا رسول اللہ ان الیک حق  
 قال و ما ذالک ناقة فی عرض کیا کہ یا حضرت میرا اسی ایک حاجت ہی حضرت فی فرمایا کہ وہ کیا ہی قالت ان شئ  
 ربک ان تجعل من مرکبات فی الجنة وان انت مت قبل او صبت ان کیرک احد علی ظہر  
 فانت لا یقبل قبلہ ان لا یخلف احد علی سواک ناقة فی عرض کیا کہ وہ حاجت میری یہی کہ کو آپ غضارہ تھا  
 سی سوال کریں کہ مجھی پکار مرکب خاتم النبیین ہی گردانی اور اگر اچھی وفات قبل میری مرنی سی ہو تو آپ وصیت اسکی فرماویں  
 کہ کوئی اور میری اوپر سوار ہو کہ میرا دل تحمل اوسکا نہیں ہوتا ہی کہ سوا ہی اچھی کوئی اور میری اوپر سوار ہو قال اللہ  
 قد قضیت حاجتک حضرت رسول خدا ارشاد فرمایا کہ تیری حاجت برائی یعنی عیا تو فی چاہتا تھا وہی سی ہو کا ظلم  
 نوح اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اودع فاطمة بان تحسن الناقة ولا یبع احد ابرک جب  
 وفات سرور کائنات کا قریب پہونچا تو آنحضرت فی حضرت فاطمہ علیہا سلام سی ناقة کی بارہ میں یہ وصیت  
 فرمائی کہ اسکو میری بعد ہی طرحی رکھنا اور کسی کو سوار اسپر نہونی دنیا فکانت فاطمہ تعلھا کیدھا و نا کھا  
 ہما تا کل و تحسن الیھا حضرت فاطمہ علیہا سلام فی وصیت پر ایسا عمل کیا کہ اپنی ماتہ سی چارہ ناقة کو کھلا تھیں  
 اور جو کچھ آپ تناول کرتی تھیں ناقة کو بھی کھلاتی تھیں اذ خرجت بنیر اللیل فمثل ما یخرج البتہ و یحیی ما کرم  
 ایک بہت کہ حضرت فاطمہ علیہا سلام باہر تشریف فرما ہو تین حبیبی حضرت رسول خدا ارکھو باہر وسطی ما خطہ حال  
 وغیرہ تشریف فرما تھی تو ما خطہ کیا کہ ناقة بندھا ہو اسی ظلم تھا فاطمہ قالت لانا ناقة و السلام علیک یا

بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ عرف رسول اللہ جب حضرت فاطمہ نازک کی باس گزرتی تو نازک فی  
 بیان مضحک کہا اسلام علیک یا بنت رسول اللہ جب سہی حضرت رسول خدا فی وفات فرمائی ہی بھی دانہ چارہ بہنا  
 معلوم ہوتا ہی اور کہا ناگوار نہیں ہوتا ہی وقد حضر لجل وانا ذاہبۃ الی ابیہ فی فصل من امرا و رسالۃ  
 اور اب بھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اہل میری انسی ہی اور میں تمہاری بچی باس جانی والی ہوں اگر کوئی کام مانعاً ہو تو  
 آپ مجھ ہی فرماؤں کہ میں حضرت رسول خدا سے عرض کروں کہ وہ بھی قابل تہنیت فاطمہ واجتہدت اسمہا حضرت فاطمہ  
 نازک کی یہ بات سکر رونی لگیں اور سزا دے کر گلی سی تھپا مویٹ لٹا فاطمہ و اسہا فخر فاطمہ علیہا السلام  
 حضرت فاطمہ او سکی سر کو اپنی کٹاڑی مٹی میں یہاں تک کہ نازک فی وفات کی خلا اصبحت عجلت الی کراہیں مکلفا  
 وامرت ان یخبرن عنہ وجعلھا فیہا و سوا علیہا اللہ جب صبح ہوئی تو حضرت فاطمہ فی کٹاڑہ طلب فرمایا  
 اور نازک کو کفن دیا اور حکم کیا کہ ایک گدھا کھودا جاویں جب گدھا کھودا تو حضرت فی نازک کو اس میں دفن کیا اور مٹی کو  
 برابر کر دیا نہ بنشوا بعد سبع ایام فلم یجد فی حفرة منها جلا او کھٹا بعد ایک ہفتہ کی جو قبر نازک کی کھود  
 دیکھا تو قبر میں گوشت پرست ہڈیوں کچھ نہ تھا دو نیم ہیہ ہی کہ محمدان خاصہ و عامہ فی خباب صادق سی رویت کی  
 کہ جب خباب رسول خدا کو مای کہ میں اسے جلتی ہی تو جس سنگ دخت کی پاس گزرتی ہی تو وہ دم ہو جاتا تھا  
 اور کہتا تھا کہ اسلام علیک یا رسول اللہ سیوم ہیہ ہی کہ خاصہ و عامہ فی سبدا ہی بسیار رویت کی کہ جب خباب  
 رسول خدا فی طرف مدینہ کی ہجرت کی اور مسجد کونیا کیا تو ایک عراب مسجد میں ایک درخت خشک خرا کا تھا حضرت  
 خطیبہ بنتی ہی ہی تو او سیر تکبہ لگا تی ہی پس ایک و می آیا اور کہا اوسنی کہ حضرت اگر اجازت ہو تو میں آپ کی وسطی ایک  
 سبیر بناؤں آپ خطیبہ او سیر کثری ہو کر پیر کچھ ہی تو اوسنی سبیر تین درجہ کا بنایا اور حضرت سیر درجہ پر بیٹھا کرتی ہی  
 پہلی مرتبہ جب سبیر پر تشریف لائی تو اوس درخت فی گریہ و زاری کی جیسا کہ نازک اپنی بچی کی مفارقت میں نالہ کری  
 پس حضرت سبیر سی وتری اور اوس درخت کو اپنی کٹاڑی میں پایا وہ خاموش ہو گیا پس فرمایا حضرت فی اگر میں اسکو کٹاڑ  
 میں لیتا تو یہ قیامت تک مصروف بکا رہتا اور اسکو خانہ کوہنی ہی ایک رویت میں ہی کہ جب اوس درخت فی  
 نالہ کیا تو اسکو حضرت فی اپنی باس بولایا پس وہ زمین چیرتا ہوا قریب حضرت کو پہنچا حضرت فی اسکو ٹکسین دے  
 اوسوت اوس سی ایسی آواز سنی جیسا کہ بچی کو بہلاتی ہیں اور وہ اوسوقت روتا ہی عرض یہ مجھ سے متواتر ہے  
 اور وہ اب جگہ معروف ہی کہ اسکو استوانہ خانہ کہتی ہیں اور ایک رویت ہی کہ اوس درخت کو سبیر کی نیچی د  
 کر دیا چہاں رم ہیہ ہی کہ خباب علامہ علی علیہ الرحمہ فی اشارہ کیا ہی طرف او سکی شرح تجربہ میں کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ حضرت  
 فی درخت کو طلب کیا اوسنی اجابت کی او حضرت کی قریب آیا سطح پر کہ زمین کو شکافتہ کر باجلا آتا تھا عرض ہو  
 عود کیا طرف اپنی مکان مٹی کی اور تفصیل اس قصہ کی روایا مستعدہ میں وارد ہی نہج البلاغہ میں مذکور ہی قال امیر

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ كُنْتُ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَنَا لَمْ أَفْقِهْ فِيهِ فَعَالُوا لِيَا مُحَمَّدًا نَبَاكَ قَدْ  
 أَتَيْتَ عَظِيمًا لَمْ يَرِيعْ أَبَاؤُهُ وَكَأَنَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَنَحْنُ نَسْأَلُكَ مَا أَرَا جِئْنَا إِلَيْهِ وَآزَ تَهْلَاهُ  
 عَلِمْنَا أَنَّكَ نَبِيٌّ رَسُولٌ وَأَنَّكَ تَفْعَلُ عَلَيْنَا إِنَّكَ سَاحِرٌ كَذَّابٌ حَاصِلُ مَعْنَى سَكِي بِيَهِي كَهْ حَضْرَتِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ  
 نِي فَرَمَا يَهِي كِهِي مَن خَدَمَتْ بَارَكْتَ خَبَابِ سِرِّ دُرِّ كَانَتْ شَانِ مَن بَاعَتْ شَانِ اسْتِثْنَاءِ مَن اسْتِثْنَاءِ قُرَيْشِ حَضْرَتِ كِي حَضْرَتِ مَن  
 اَوْرُ كِهَا اَوْرُ مَن نِي كِي بَا مُحَمَّدٌ تَمَّ مَرْدُودِ عَوْدِي كَرْتِي هُوَ كِهْ تَهَارِي أَبَا وَهْدَادُ وَخَوَاشِشِ نَهْنِ كِيَا بِي سَمِ نَسِي اِيَكِ سَوَالِ كِي  
 مَن اَوْرُ بَرَا كِيَا نَسِي اَوْرُ مَن كَوَيْلِ كِي سَمِ كِهْ تَمَّ رَسُوْلُ سَمِ اَلْاَكْسَمِي وَهْ نَسُوْكَ كَانُوْهُ اَوْرُ كِي كِهْ تَمَّ سَاحِرٌ مَوْفُوْكَ اَلْاَكْسَمِي وَهْ  
 نَسَاءُ لَوْنِ فَقَالُوْا اَنْتَ عَوْلَانُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ حَتَّى تَمُوتَ بِعَرِّهَا ثُمَّ نَقَضَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ اِنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَدْ بَيَّنَّ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكُمْ اَنْتُمْ مَنُوْنَ وَتَشْهَدُوْنَ بِالْحَقِّ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَارْتَدَّ  
 سَارِيكُمْ مَا تَطْلُبُوْنَ وَارْتَدَّ اَعْلَامُ اَنْتُمْ لَا تَقْبُوْنَ الْحَقِيْرَ اِنْ فَبِكُمْ مَن يَطْلُبُ فِي الْقُلُوْبِ مَن يَحْجِبُ الْاَخْبَارَ  
 بِسْ كِهَا حَضْرَتِ نِي كِي كِيَا سَوَالِ كَرْتِي هُوَ تَمَّ كِهَا اَوْرُ مَن نِي كِهْ اَسْ دَرِخْتِ كُو اِسْنِي بِاسْ طَلَبِ كُرُوْا اَوْرُ يَهِي كِهْ مَرْدُودِ كِي سَمِ  
 اَوْرُ مَرَجَا بِي سَامِي تَهْمَارِي حَضْرَتِ نِي فَرَمَا يَكُوْذُوْا وَنَدَّ عَالَمٌ قَادِرُ هِي اِسْرِي بِرَا يَا اَلْكِرِيْمِيَّةَ مَجْرَهْ تَمَّ دِكُوْ تُو اِيْمَانِ لَا وُكِي عَرَضُ كِيَا  
 سَمِ اِيْمَانِ لَا مَن كِي فَرَمَا يَحَضْرَتِ نِي كِهْ مَن مَكُوْ مَجْرَهْ دِكُوْ تَا مَهْوَنِ مَرَجَانَا مَهْوَنِ كِهْ تَمَّ اِيْمَانِ نَهْنِ لَا وُكِي اَوْرُ تَمَّ مَن هِي حَضْرَتِ  
 اَوْرُ مَن اِسْمِي مَن كِهْ خَبْكَ بَدْرِيْنِ مَارِي جَانِيْ كِي اَوْرُ كَسُوْ مَن مَن ذَالِ دِي جَانِيْ كِي اَوْرُ بَعْضِ اِسْمِي مَن كِهْ مَكُوْ جَمْعِ كَرْتِي مَرِي  
 رَا مَن كَرِيْنِ كِي قَالَ يَا أَيُّهَا الشَّجَرَةُ اِنْ كُنْتَ تَوْمِنِيْنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَانْقَلَبِيْ بِعَرِّكَ حَتَّى تَقْعِيْ  
 بَيْنَ يَدَيَّ بَاذَنْ اللَّهُ فَوَالَّذِي بَشَرَ بِلِقَائِكَ فَانْقَلَبَتْ بِعَرِّهَا وَجَاءَتْ وَهَادَتْ وَشَدَّ وَصَفَتْ كِهْ صَفْ اِحْفَظْ  
 الطَّيْرُ حَتَّى وَقَعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَوْفِهِ وَقَعَتْ نَعْنَهَا اَلَا حَلَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ  
 وَبَعْضُ اَعْصَانِهَا عَزْمِيْكَ وَكُنْتُ عَلَيَّ مَيْمَنِيْهِ بِرِ حَضْرَتِ نِي فَرَمَا يَكِهْ اِيْدَرِخْتِ اَكْرَا اِيْمَانِ بَخْدِ اَوْرُ سَوَالِ وَرُوْشِيَا  
 رَكْمَتَا هِي اَوْرُ جَانَتَا هِي تُو كِهْ مَن بِمَغِيْرٍ وَرَسُوْلُ خُدَا هُوْنِ بِسْ كِهْ مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا  
 اَكِي بَا ذَنْ خُدَا اِيْعَالِي بِسْ قِسْمِ اَوْرُ خُدَا كِي حَضْرَتِ كُو نَبِيٌّ رَجْعُ مَسُوْثِ كِيَا كِهْ وَهْ دَرِخْتِ اِسْنِي طَلَبِ سِي جِدَا هُوْ كِي بَا حَضْرَتِ  
 شَدِيْدَانْدِ بَالِهَامِي اَرْغَانِ قَرِيْبِ حَضْرَتِ كِي بِهَوْنِ كِي مَوْفُوْكَ اَوْرُ حَضْرَتِ كِي سَرْمَا رَكِ بِرَسَا يَهِي كِيَا سَطْرُ حَضْرَتِ اِيَكِ شَاخِ اَوْرُ كِي حَضْرَتِ  
 سَرِ رَهِيْ اَوْرُ اِيَكِ شَاخِ اَوْرُ كِي مَرِي سَرِ رَهِيْ اَوْرُ مَن حَضْرَتِ كِي دِهِيْ طَرَفِ تَهْمَا فَالْ فَلَا اَنْظُرُ اَلْقُوْلُ اِيْذَلِكَ قَالُوْا اَلَا  
 وَاسْتَبْكَا اَرَا فَرَمَا فُلَا اِيَكِ نَضْمُهَا وَنَضْمُهَا فَامْرَهْ لِيْذَلِكَ فَاقْبَلِ اِلَيْهِ نَضْمُهَا كَا عَجَابِ اِيْمَانِ اَللَّهُ  
 دُوْا بِاَقْمَادِ تَلْتَفَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَكْمُرْ اَوْ قَوِّ اَوْ هَذَا اَلْاَنْصَفُ فَلِيْجِ  
 اِلَى اَلْاَنْصَفِ كِهْ كَا فَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا مَرَجَانَا  
 بَا اَلْاَنْصَفِ فَفَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ يَا مَرْءُ النَّبِيِّ اَلَا اَللَّهُ اِيْذَلِكَ اَوْرُ مَن بِاَكِ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اَللَّهُمَّ اِنَّا  
 بَا اَلْاَنْصَفِ فَفَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ يَا مَرْءُ النَّبِيِّ اَلَا اَللَّهُ اِيْذَلِكَ اَوْرُ مَن بِاَكِ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اَللَّهُمَّ اِنَّا

گو دیکھا تو از روی غلو اور پتھر کہنی لگی کہ حکم کرو اس درخت کو یہ دو ٹکڑی ہو جائیں ایک تو ہنی جگہ پہر جانی اور ایک  
 رہی حضرت فی امر کیا دوسلوں نصف جہا ہوا اسکا اور اصدی عظیم اور سرعت سی دوڑا پس کہا قوم فی حکم کرو نصف باقی رہی  
 اسی معنی ہو جاوی حضرت فی امر کیا پس ملحق ہوا پس کہا میں فی لا الہ الا اللہ میں ہوں اول شخص کہ ایمان لایا اور پتھر  
 میں ہوں اول شخص کہ قرار کرنا ہوں ساتھ اسکی کہ جو کچھ درخت فی کیا ساتھ امر تعالیٰ کی کیا و طلی تصدیق رسالت  
 اور عظیم اگلی فقال الفوق کلمہ من کتاب عجب السخ خفیف فیقول بصدقہ امر لا مثل  
 هذا یعنونی انہ لم یخولک تاحذہ عن اللہ کو متلاہم سیماء الصکادین کو لاہم کلام الانوار عمار  
 اللیل و منار التھار مقسکون فیصل اللہ القان و حیون اسند اللہ و ہنر سولہ کینت کبرئ و لا یغنی  
 و لا یفسد کون فلو جہ الجنان اجساد فی العجل اس و ان کفار فی کما کہ تم سامر ہوا و عجب حاد و ٹکوا بدین اور کو  
 تھاری تصدیق نہیں کرتا مگر مثل اسکی فرمایا خباب امیر کہ ارادہ کیا اونہوں فی محسبی اور تحقیق میں اونہیں ہی ہوں کہ راہ  
 حذائیں اونکو ملاست کرتی والو کی مانع و خارج نہیں نشانی اونکی نشانی رنگو لیون کے ہی اور کلام اونکی حکام ابراہیم  
 آباد کرنی والی میں اتون کو عبادت سی اور نشان ہدایت میں دیکھو اور شک کرنی والی میں ساتھ قرآن کی اور زندہ کرنی والی  
 میں طریق حذا و رسول کو اور بکبر و فساد نہیں کرتی میں دل اونکی بہشت میں ہیں اور احباب و بیچ عمل طاعانکی علامہ مجلسی فرماتے  
 ہیں کہ یہ ہجرہ ہی متواتر میں ہی ہی اور بطرق کثیرہ منقول ہی چشم روایت ہی کہ ایک یہودی کا ایک مسلمان ہجیر  
 فرض تھا یہودی فی شہر طریکی تھی اوس مسلمان ہی کہ ایک بخلستان کہ حبیبین ہر طرح کی خراہوں عوض میں اوس فرض کی ہم  
 ہو بخانی پس خباب سولہ خدایہ فی حکم کیا امیر المؤمنین کو کہ ہتہ خراہ بعد داؤن و دستو لگی جو یہودی فی شہر طریکی تھی حاضر کرین پس  
 حضرت ایک ہتہ دمان مبارک میں کہتی تھی اور خباب امیر کو دیتی تھی اور خباب امیر اسکو لیکی زمین میں ہوتی تھی جب دوسرا  
 ہتہ ہونی لگتی تھی تو پہلا سر سبز ہوتا تھا اور ہتہ سیم کی جب نوبت آتی تھی تو پہلا سیوہ دار ہو جاتا تھا تا انکہ ایک عت  
 باغ طیار ہو گیا کہ اوس میں چار ہزار دوسفید و سبز و سیاہ تھی اور سب کو سیوہ اگیا تھا پس یہودی کو باغ غایت کیا  
 مثل قصہ کی ہی قصہ مسلمان رضی اللہ عنہ کا کہ وہ تفصیل تمام کتاب عین الحیات میں مرقوم ہی چشم تفسیر  
 خباب حسن العسکری میں منقول ہی کہ جب یہود اور دشمنان آل محمد کی حق میں یہ آیہ نازل ہوئی تو حضرت علویکم فیہ  
 کا لجا کا ابواشد قوی کہا کفارانی کیا محمد تم دعوی کرتی ہو کہ ہماری دلوں میں ارادہ و اسات فقر و ابحاث مضنا و ضر  
 مال راہ خدا میں کرنی کا نہیں اور تم کہتی ہو کہ پتھر ہماری دلوں میں نرم ہیں اور اطاعت حجت جادہ لگائی ہے کہ تم میں ہیں پس اگر  
 تم سچ کہتی ہو تو آؤ ایک پہاڑ پر چلیں اگر وہ پتھر گوی دیوین تو ہم برہم ہی کہ ہم متابعت کرین تمہاری اور اگر  
 متذیب کرین یا جواب نہ دین تو جانی کی ہم تم کا زب ہو حضرت فی فرمایا کہ اچھا جس پہاڑ پر چلو جو غرض ایک  
 پہاڑ کی زد یک پہونچی تو خباب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطینین نے پہاڑ کی جانب خطاب کیا اور فرمایا کہ سوال کرنا ہوا

حضرت  
 خباب  
 امیر  
 المؤمنین  
 علیہ السلام



میں تجھی بجا محمد وآلہ الطہیین کہ اوکلی وسیلہ توبہ آدم کی خدائی فی قبول کی اور برکت اوکلی تسمائی عرشکوبک کیا  
 کہ آئندہ فرشتوں کی دوش پر اوکو قرار دیا یا جو دیکھ پہلی ایسی ملائکہ بسیار در بیان لی شمار لا علم عہدہ املا اللہ  
 الملک الغفار اوکو حرکت نہیں دی سکتی اور پوچھتی ہیں ہم تجھی بحق محمد وآلہ الطہیین کہ جنکی اسماء بستر کی توبہ  
 توبہ آدم کی قبول ہوئی اور نبول اوکلی بہشت میں مکان رفیع اوکو ملا کہ توشہادت دی وسطی میری وہ جو خدا  
 تجکو سپرد کیا ہی یعنی تصدیق کر میری سامنی ان بیہودے اور بیان کرساوت اوکلی دلوکلی پس بحر دسنی اسلام مخرج  
 نظام کی بہار کو زلزلہ ہوا اور پانی اوس میں سی جاری ہوا اور اوس سی ایک آواز بلند آئی اور کہا اوس فی کیا محمد مرثیہ  
 دیتا ہوں میں کہ توبی رسول خداوند جان اور نوبی سید الانس والجن من الاولین والآخرین وگو اہی دیتا ہوں میں  
 کہ دل ان بیہودہ کی ہی ہیں جیسا کہ آپ فی فرمایا کہ سخت ترین پتھر سی انسی کچھ نہیں نکلتا اور سنگ سی بھی پائے  
 نکلتا ہی اور شہادت دیتا ہوں میں کہ یہ درو غلو اور کد ایتھ کہ انکو نسبت قرا کی دیتی ہیں حضرت فی فرمایا کہ  
 تجھی اور سوال کرتا ہوں میں کہ اسی کوہ بیان کر کہ خداوند عالم فی تجکو امر کیا ہی کہ تو میری اطاعت کری جو کہ تجھی ملک  
 کہ بجا محمد وآلہ الطہیین جو اوکلی برکت سی خدائی فی نجات دینے کو کرب عظیم سی اور سر کی الگ ابرہیم بر اور اوکو  
 سلامت رکھا اور متھن کیا اور ایک تخت کی کہ جو مزین بفرشہای رنگارنگ تھا اور اوس بادشاہ جابر فی ہی کبھی بنی  
 کا رخانہ میں ایسا نہ دیکھا تھا اور گردا گرد اوس تخت کی انواع گل وریاحین و میوہ ہا جو سال کی ساری فصلوں میں ہوتی  
 اجتماع سی اوکلی پہاڑی کہا کہ گواہی دیتا ہوں میں اوپر اسکی کہ تونی جو کہا وہ سچ ہی اور گواہی دیتا ہوں اوپر اسکی  
 تو خباب باری ہی سوال کری تو مردمان دنیا کو منجھ کر دی اور اگر سوال کری تو اوکو فرشتی کردی خباب ربی تیری خاطر  
 سنی امتیگ و پانی منقلب کردی اور زمین کو اسی تھلکی کردی اور آواز پانچاؤں میں دیا ہر جگہ تمام مخلوقات حکم خداوند جل جلالہ  
 مطیع و منقاد ہیں جو تم امر کرو اوپر عمل کریں بعد شاہدہ اس معجزہ بابرہ اور کرامات ظاہرہ کی گروہیہودی کہا کہ  
 ہر تلمیس کرتی میں بھی اس پہاڑ کی ایک جماعت صحابہ کو بٹھایا ہی کہ وہ اسی گفتگو کرتی ہیں اور ہم سی کہتی ہو کہ پہاڑ  
 بولتا ہی اگر آپکا دعوی سچ ہی تو پہاڑ کو امر کرو کہ جرسی انہر جابی اور جان تم کہتری ہو یہاں تک حرکت کری اور دہان  
 سہی دو ٹوڑی ہوجای نجبی کا اوپر اوپر کا نجبی ہوئی اگر دیکھا ہو میں اوی تو ہم یہ جانے  
 کی کہ اپنی جلد نہیں کیا بلکہ یہ جو دعوی کرتی ہو یہ خدا کی طرف سی ہی بعد اسکی حضرت فی اشارہ کیا طرف ایک بہتر  
 کی جو پانچ مل کا تھا وہ حضرت کی قریب آیا حضرت فی بیہودہ سی فرمایا کہ اس بہتر کو اوٹھا اور کان کی نزدیک کر کی  
 سن کہ یہ کیا کہتا ہی جب یہودی فی کان کے قریب گیا تو اوس سی وہی آواز آئی جو پہاڑ سی آواز آئی ہی حضرت فی  
 فرمایا کیا اسکی بھی ہی کوئی آدمی جیسا ہو اسی اوسنی کہا نہیں یہودی فی کہا کہ جو میں فی طلب کیا ہی وہ ہو  
 میں آوی حضرت وسطی تمام حجت کی پہاڑ سی دور ہوگی اور فرمایا کہ اسی پہاڑ بحق محمد وآلہ الطہیین اور بحق اوکلی

اللہ  
 تعالیٰ

[illegible]

جانبی خانچہ ملک عجم میں ایسا ہی کرتی ہیں جبکہ دشمن قوی ہوں پس حضرت جبریل زوجی لائی کہ راسی سلمان کی حضور  
اور پسند رہا لارباک میں حضرت فی حکم دیا کہ زمین احدی تاراج نہک مساحت کی گئی اور تین تین ہزار ایک ایک جماعت مہاجرین  
والفدا کی واسطی سفر کی معین فرمائی اور حکم دیا کہ پہلے حاضر ہوں پس حضرت بنفس غیب میں مہاجرین کی جماعت میں تشریف  
لائی اور ابتدائی حفر اپنی دست حق پرست سے شروع کیا اور جانب امیر المؤمنین حضرت کی کہو دہوی سے خاک اوٹھا اوٹھا کر  
ایک جانب کہنی جاتی تھی تاکہ حضرت رسول مختار کی جسم مبارک برعرق جاری ہوا تو فرمایا کھیلنے کا عیش کھیلنا  
اللہ تعالیٰ غفر کا خداوند تھا کہ جب صحابی دیکھا کہ حضرت بنفس غیب سے متوجہ ہیں تو کوشش بلع سے متوجہ  
حفر ہوئی دو سرور جب حفر کیواسطی آئی تو حضرت مسجد فتح میں تشریف لگے اور صحابہ متوجہ حفر ہوئی تاکہ خداوند  
ایک سیاحت عظیم سے حضرت ہو ا کہ پہلے اوپر کا گرنہوئی تھی پس صحابہ فی جابر بن عبد اللہ کو حضرت کی خدمت میں  
کہ یہ حال عرض کر جابر سے روایت ہے کہ میں مسجد فتح میں گیا دیکھا کہ حضرت رو باستان لیٹی ہوئی ہیں اور رد کو سر  
کی تھپا کر کہا ہوا ہے اب شکم مبارک پر ایک سنگ نہ بنا ہوا ہے تو تیسری حقیقت حال کو عرض کیا پس حضرت خند  
پر تشریف لائی اور بانی سنگوایا اور پہلی روی مبارک و پرورد دست ہر فرق سے دہوی اور فرق مہد میں ہر دو نیم مبارک  
پر مسج کیا بہر ہوا راسیانی پیا اور تھوڑا پانی مضمضہ کا اوس بہتر بر ڈال دیا پھر پہلے اوٹھا کر ایک تہہ اوس بہتر بر ڈال دیا اور پھر ایک  
روشنی مثل برق کی ایسی چمکی کہ قصر نامی شام نظر آئی دوسری ضرب میں ایک اور برق چمکی کہ قصر نامی دریں کو کہنی لگا  
اور تیسری مرتبہ ایسی روشنی ہوئی کہ قصر میں نظر آئی پس حضرت فی ارشاد فرمایا کہ قریب ہی وہ زمانہ کہ ان نادیر  
فتح ہوئی قبضہ اسلام میں آئی پس آخر اوس کے مثل ایک پرانندہ ہو گئے جابر کہتا ہے جب معلوم کیا دینی کہ حضرت  
طعام تناول نہیں فرمایا اسبواسطہ سنگ شکم مبارک پر باندھ گیا ہی تو عرض کی کہ میں نے آپ کہتے تناول فرما دینی حضرت  
فی فرمایا کہ تیری پاس کیا ہے عرض کی کہ ایک بزغالہ اور ایک صاع جو بھی حضرت فرمایا کہ جامیا کر جو کچھ پیر پاس عاف  
پس جابر اپنی گھر میں آیا اور اجنی اہلیہ کو کہا کہ جو کاکا آتا پیو اور جابر فی بزغالہ کو فوج کیا اور اوسے دست کر کے پکا  
کی واسطی دیا غرض جو بوقت پکانی سے نازع ہوئی تو جابر حاضر ہوا خدمت حضرت میں اور کہا میں ذرا آپ پر اور میری ماں پر  
ہے کہانا طیار ہی قدم رنجہ فرمائی اور جو کھانا سب جانی ساتھ لے چلی پس حضرت فی کنا خندق پر تشریف لاکر فرمایا کھانے  
الکھانے والا خدا اجید و اجاب کر کہتا ہے کہ اوس وقت سات سو آدمی مشغول حضرت فی اندامی جب خدا سنتی ہی ہمراہ  
حضرت کی ہولتی بہرستہ میں جلو دیکھتی تھی فرمائی تھی اجید و اجاب کر اس میں جلدی سے اپنی گھر میں پہنچا اور الخانہ  
سی کہا حضرت ہمدرد ہو کر اسی ہمراہ لئی آتی ہیں کہ ہرگز طاقت اونکی کہلائی کی تو نہیں کہتی ہی پس کھانا جابر فی کہا  
کہ تو فی مقدار طعام پر بھی حضرت کو مطلع کر دینا تھا جابر فی کہا کہ حضرت آگاہ ہیں اہلیہ جلدی کہنا کہ بہر کیا فکر ہی اور حضرت  
اعلم میں اسقدر آدمیوں کو جو ساتھ لای ہیں پس حضرت تشریف لائی اور ارشاد کیا کہ کچھ طعام حاضر کر اور کچھ باقی رہی دے

مکتبہ  
احمدیہ  
لاہور

اور تورین بھی کچھ روٹیاں پہنچی دو پہر ایک طرف طلب کیا اور او سین شور باڈا لکی روٹیاں کھڑی کھڑی کر لی اور سین ڈالیں اور  
فرمایا کہ ای جابر دشمنوں کے دھوکے کو کھاتی جاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا حتیٰ کہ ساتھ سو صحابی سیر ہوئی جابر کہتا ہی کہ خدا کی قسم  
سیر ہوئی اور کھانا ابھی ہند رہا کہ ہمیں کئی روز تک کہا با عرض یہ حدیث طویل اسمقام میں اسقدر ذکر کی گئی باقی انشاء  
تعالیٰ کی چیز یا غزوہ خندق کی ذکر کی جائیں اور ازراہ جملہ ہی کہ آیہ اللہ فی العالمین علامہ علی الاطلاق اسکنہ اللہ فی جوارہ  
الرسولین اعلیٰ اللہ درجہ فی اعلیٰ علیین کتاب شرح تخرید میں فرمایا وقل عہد عہد کثیرہ کیسے عہد لاء الکثیرین من  
بین اصحابہ حتیٰ کشف الخلق الکثیر من لاء القلیل بعد عہد عن ابی اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فی کتاب  
حیات القلوب میں فرمایا کہ راوندی و ابن سحر آشوب غیرہ فی سبہای معتبر خراب صادق و رویت کی ہی کہ خباب اپنے  
فرمایا کہ اگر تم میرے کتاب خباب رسول کی ایک ایسی منزل پر پہنچی کہ وہاں باقی مطلق نہ تھا لوگوں کو شدت عطش ہوئی حضرت  
ایک طرف طلب کیا کہ او سین نہوڑا سا پانی تھا اور او سین دست مبارک کو رکھا حضرت ونگھبونی پانی جاری ہوا کہ  
لوگ سیراب ہوئی اور پانی غریف کو بھی پیر لیا اور اسب و شتر سب سیراب ہوئی اور حضرت کی لکڑی میں تیش بزار  
اومی اور بارہ ہزار اونٹ اور بارہ ہزار گھوڑی تھی اور ازراہ جملہ یہی کہ علامہ علی علیہ الرحمہ فی شرح تخرید میں او کی طرف  
اشارہ کیا ہی وکھو ماہرہ لیل الحی علیہ السلام استغفار احمابہ و یسیت البیضاء و وضع یدہ علی البراء بن  
عازب امرا بالانزول و عن زکریا البیہر عن حضرت زکریا علیہ السلام کہ حضرت علی علیہ السلام نے الفراق اور طبری  
علیہ الرحمہ فی کتاب احتجاج میں خبر جمیل میں وارد کیا ہی کہ ایک یہودی فی خباب ہر الوہب کہان ہو قد اعطی الحج  
فانجست منہ انتاعش علی عینا کہ حضرت موسیٰ کو حق تعالیٰ فی ایک یا سنک غایت کیا کہ او اس سی مارہ جشی پانی  
کی جاری ہوئی خباب میر فی فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی واسطی ایسا ہی ہوا اور جاری پھیر کو وقت رتول حدیبیہ کی اور  
محاصرہ اہل مکہ کی حق تعالیٰ فی بہتر اس سی غایت کیا کیفیت اسکی اس طرح سی ہی کہ جب وہ مقام میں اتری تو صحابہ نے  
تشنگی کی شکایت حضرت سی کی اور شدت عطش سی گھوڑ و نکاہہ حال ہوا کہ شکم کو یا ساتھ لگ گئی پس حضرت فی ایک دن  
طلب فرمایا اور دست مبارک پنا او سین نکاہا پس گشتان مبارک سی ہند رہا فی جاری ہوا کہ سب صحابہ سیراب ہوئی اور  
گھوڑ و نکو سیراب کیا اور طرود فانی سی پیر لئی اور نیز اوسی جگہ ایک کنواں تھا کہ پانی اسکا بالکل خشک ہو گیا تھا حضرت  
فی ایک تیر کش سی نکال لی برابر بن غارب کو دیا اور فرمایا کہ اس تیر کو اس چاہ خشک پر لجا اور گاڑ دی اوں کوئی  
بچھین پس برابر فی ایسا ہی کیا پس اس تیر کی بچی سی بارہ چٹمہ نکلی فتوح انتاعش علی عینا منقبت لہم  
تصل علیہ السلام فی ہر قوم شکوا الیہ ہا ما عہد الصیف حتیٰ انفجر لاء الزلزل منقبا  
فبلغ اہل الیماۃ لک غنا الوسیلہ لئلا اقل ما یمیم ذلک ففضل فیما فہب لاء الجمع او  
موسم گرما میں ایک کنویں کا پانی بالکل خشک ہو گیا لوگوں نے حضرت سی عرض کی حضرت فی آب دہان مبارک او سین

ذالہ یاس اب زلال یعنی صاف اوسمین نکلا اور یہ خبر اسل عامہ کو ہو گئی تھی پس اوسن سیکہ دعا کا اہل کیا انصافا وہ  
 دنو نہیں اونکی ایک کنوی کا پانی کم ہو گیا اوسنوں نے سیکہ یہ حال بیان کیا اوسنی سی ایسا ہی اوس کنوی میں کیا  
 شومی سی اوس ملعون کی پاس اوس کنوی کا بالکل خش ہو گیا اور قریب اسی کسی جی جو تدار مجلسی علیہ الرحمہ فی جالت القانو  
 میں ذکر کیا ہی کہ ایک جماعت نے عرض کی حضرت کی خدمت میں کچھ کنوی پانی کم و بفرہ ہی حضرت نے اب دمان مبارک  
 اوسمین ذالہ یا پانی اوسکا شیریں فرمایا وہ ہو گیا اور اب وہ کنوایروں کے اور کھڑے ہوئے اور لوگ اوسکو غلیلہ کہتی ہیں  
 خبر اسل عامہ کو ہوئی جب سیکہ اے عادی کا ذی کیا تو اوسنوں نے ہی درحوت اوسکی جب اوسنی ایسا ہی کیا تو  
 پانی بالکل اوس کنوی کا جاتا رہا اور وہ کنوایں میں آجک مشہور اور سچلہ معجزات کی ایک یہ ہی کہ ہیرٹی نے شہاد  
 برسات خاتم الرسالہ دی چنانچہ علامہ علی فی مخرج تخریدین فرمایا یہ اندہ شہد کہ الذئب بالوصالۃ فان ہذا ثاب  
 کان یر غنما کہ فجاء الذئب فاخذ شاة منها فضع فحوا فقال لہ الذئب تعجب احذ شاة و هذا محمد  
 يدعوا الى الحق فلا یحببوا الی البتہ فاسلمہ وکان یلعنہ مکمل الذئب و قریب کے چوکا فی من سبند  
 معبر ہوئی کیفیت اسلام ابو ذر سلمان رضی اللہ عنہما میں غاب صادق سی کہ فرمایا حضرت نے ایک شخص کو اپنی صحاب  
 سی کہ آیا تو جانتا ہی کہ میں تجھی اطلاع کیفیت اسلام سلمان ابو ذر سی اوسنی کہا کہ کفیت اسلام سلمان کو تو میں جانتا ہوں  
 لکن ارشاد فرمائی کفیت اسلام ابو ذر کی اور خطا کی اوسنی کہ کیوں کفیت و نوکی اسلام کی حضرت سے دریافت نہ کی پس فرمایا  
 حضرت نے کہ ابو ذر یمن بہرین کہ نام ایک مقام کا ہی اور کہ سی ایک نزل کی فاصلہ پر اپنی کبریوں کو چراتی تھی کہ ناگاہ ایک  
 گرگ دہنی طرف آیا اور متوجہ کبریوں کا ہوا ابو ذر نے اپنی عصا سی اوسکو ہٹایا پس وہی گرگ بائیں طرف سی کبریوں پر  
 آیا ابو ذر نے بہر عصا اوسکی چال کیا اور کہا کہ میں تجھی زیادہ کوی گرگ خلیف مدینہ دیکھا باعجا غاب رسول خدا کی زبان  
 اوس گرگ کی جا چھی اور کہا اوسنی کہ واندہ کہ اہل کہ عیسی زیادہ خلیف و بدتر ہیں کیونکہ خداوند عالم نے اوسن نبی ش  
 کیا ہی اوسکو دروغ کی طرف منسوب کی ہیں اور اوسن کج گوشتام دیتی ہیں اور ماسر کہتی ہیں جب ابو ذر نے اوسکی زبان  
 یہ سننا تو اپنی اہلیہ سی کہا کہ توشہ و طہرہ و عصا میرا لاؤ پس یہ دیکھی پیدل جانب کہ روانہ ہوئی تاکہ جو خبر گرگ سی سنی  
 اوسکو دریافت کریں عرض علی سافت کر کی گرم وقت میں داخل کہ ہوئی شدت حرارت سی راستہ میں تعبیت اوسکیا  
 اور تشنگی فی غلبہ کیا تھا پس چاہہ زمر تم بھی اور اپنی وسطی ڈول بانی کا کھچا جب دیکھا تو وہ ڈول دوسنی بہر امور  
 اونکی ولین گذر کہ یہ اسکو گواہ ہی اوس خبر کا جو گرگ کی زبانی سنی من آئی اور یہ ہی سحرات سی اوس سغیر  
 پس اوس دو کو پایا اور مسجد المحرم میں آئی اور ایک جماعت قریش کی جو اوسوقت وہاں پہنچی ہوئی تھی اوسکی پاس  
 اکی بنیہ گئی دیکھا وہ لوگ مخفیہ خیاں سو لختہ آکی کرتی ہیں اوسطح جدا کہ گرگ فی اطلاع دی تھی اور شام تک وہ لوگ  
 اوسی قسم کے بائیں کرتی رہی کہ ناگاہ ابو طالب سی اوسوقت ایک دوسری آئین کہا کہ اب خاموش ہو جاؤ کہ عوام اوسکا



آیا ہی پس یہاں ہوش ہو گئی اور ابوطالب کا تین گنی لگی ابوذر کہتی ہیں کہ جب ابوطالب نے اپنی اوتھی تو میں بھی اوتھی ساتھ ہوتا  
 میری طرف ہر کسی دیکھا اور کہا اگر کوئی حاجت ہو تو بیان کرو میں نے کہا کہ میں طلب میں اور میں پیغمبر کی آیا ہوں کہ تم  
 سمجھت ہو ابی ابوطالب نے کہا کہ اوس پیغمبر سے بھی کیا کام ہی میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اوس پر ایمان لاؤں اور  
 جو کچھ وہ حضرت فرمائی وہ سکا اقرار کروں اور منقاد اوس کا ہوں اور اطاعت اوس کی کروں ابوطالب نے کہا کہ ایسا ہی کیا  
 میں نے کہا نعم ایسا ہی کرونگا پس کہا ابوطالب نے کہ کل سیوفت حکو بنا کہ میں تجھ کو اوس پیغمبر تک پہنچاؤں  
 میں نے رات مسجد الحرام میں بسر کی جب صبح ہوئی تو اودن کفار کی پاس ہٹا وہ لوگ یہ سوز و گداز نہ تھے کہ حضرت کو  
 برا بھلا کہتی تھی تاں کہ ابوطالب نے بھی اور میں اوتھی ساتھ گیا میں پہلی جگہ لگی اوتھ گزرتا تھا کہ تیرے پاس میں اوتھ گیا  
 کیا اوتھوں نے میری حاجت ہی سوال کیا میں نے ہی بیان کیا ابوطالب نے کہا کہ تیرے پاس ابی ابی ہوتا ہے ابی ابی اور حضرت  
 رسول و سکائی میں نے کہا اٹھ اٹھ لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ میں حمزہ بن عبد مناف کی گھر میں لگی  
 وہاں وہی کچھ واقع ہوا جیسا حمزہ کی گھر میں ہوا تاں ہر حضرت علی بن ابی طالب کی پاس لگی وہاں بھی ویسا ہی ہوا ابی ابی  
 مجھ کو خدمت مباحثت خباب رسول خدا میں لگی حضرت نے مجھ کو کلمہ شہادت تلقین فرمایا کہ اے ابوذر تو نبی وطن کو جا جیتے  
 وہاں پہنچے کاتو تیری چچا کا بیٹا ہو چکا ہو گا اور اوس کا کوئی وارث نہیں ہے پس تم اوس کا بھائی بنو لیکن ابی ابی میں  
 رہنا تاں کہ ہر ہماری نبوت کا ظاہر ہو جائی جب ابوذر نے رحمت کی اپنی وطن کو تو سطح حضرت نے فرمایا تاں ویسا ہی  
 حضور میں آیا اور ابوذر اپنی اہل و عیال میں مانا تاں کہ اسلام کو رواج ہوا اور حضرت نے ہجرت کی اوس وقت ابوذر نے  
 حاضر خدمت حضرت ہوئی خباب صادق نے فرمایا کہ یہی خیر سلام ابوذر کی اور خیر سلام سلمان کی تو مجھ کو حضور ہی  
 وقت وہ شخص نام ہوا ہم استفادہ سے اور سہاکی اگر حضرت نے بیان کیا اور حقائق کی سبب شرف سلام و خاص اختصار  
 تمام کی کہ اوس کو حضرت سید الانام صلی اللہ وآلہ السلام حاصل تھا کہ امارت علیہ اوس کو کہتے فرماتے کہ فی الحقیقت تاثیر  
 نفس خدیجی خباب رسول خدا میں ہی راوندی و ابن شہر شہر نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ ابوذر نے کہا کہ ایک دن میں نے  
 بابرکت خباب بنالت بنہ میں حاضر ہوا پس حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر تیری بکریوں کو کیا ہوا عرض کی میں نے کہ حضرت  
 ایک درمین مشغول غارتھا کہ ناگاہ ایک پیٹری نے بکریوں پر حملہ کیا اور ایک برہ لیکن میں نے غارتھوڑی اور اٹھا  
 القلوب میں اس طرح رویت کی ہے کہ ابوذر نے کہا کہ میں نے غارتھ کو قطع کیا ہر جہد شیطان نے میری دھنیں بند کر  
 دے الا کہ تو مال دنیا سے کچھ نہیں رکھتا اگر تو اب غارتھ کو ترک کرے گا تو تیری کوئی بکری باقی نہ رہے گی اور میری کوئی چیز  
 سال دنیا سے تیری پاس نہ رہے گی میں نے اوسکی جواب میں دہی کہتا کہ اگر مال دنیا میری ہاتھ سے ہی جلا جائی تو کچھ  
 مضائقہ نہیں کیونکہ محمد نے کہ ایمان دینوت تھی برحق و محبت اہلبیت حضرت کے شرف دہی ہی دیکھا ہوں میں نے  
 غارتھ کہ ناگاہ دیکھا میں نے ایک شیر آیا اور اوس پر لگ سی برہ کو چوڑا لیا اور اوس کو لگا کہ طرف اڑنا کہ اے ابوذر

کہ ای ابو ذر تو خاطر جمع سی غار ادا کر کہ خداوند عالم فی کونتری مگر یونکی حفاظت کی واسطی معین فرمایا ہی جب من غار سی خارج  
 ہوا تو اس شیرنی مجھ سی کہا کہ ای ابو ذر خباہت تک کی خدمت میں جا کی خبر دی کہ نہاری صاحب و حافظ شریف کو  
 گرامی کیا خداوند جهان فی اور ایک شیر و وسطی حفاظت اوسکی مگر یونکی موصول کیا پس سات کو سکی متعجب ہوئی وہ لو  
 جو حضرت کی خدمت میں بیٹھی ہوئی تھیں اب میں ہی ہی راوندی وغیرہ فی محدثان خاصہ و عامہ سی رویت کی  
 کہ سفینہ فی جھکو انحضرت فی آزاد کیا تھا کہا کہ ایک مرتبہ حضرت رسول خدا فی جھکو ایک لڑاکی وسطی ہیجا نوین کشتی پر سوار  
 ہوا کشتی جاری ٹوٹ گئی غیبی رفیق تھی سب غرق ہوئی میں اور ایک تختی کی بنیہ گیا پس میں فی جھکو ایک چار پر  
 جو دریا میں تھاپو بچایا جب میں پہاڑ پر چڑ گیا ایک سیسی موج آئی کہ اوسنی جھکو اوتھا کر دریا میں ہلک دیا پھر دو  
 مرتبہ موج پہاڑ تک لیگی ہیان تک وین مرتبہ میں کناری پر پہو بچا تو حیران و پریشان حال پر گھڑا ہوا تھا ناگاہ ایک شیر  
 بقصد ہلاکت میرا پس میں فی جان سی ماتہ دھوی اور ماتہ استخا طرف بلند کر کی در کا جب سوار و قلع میں چڑ  
 گیا کہ ای حافظ حقیقی من بندہ ہوں ترا و محقوق ہوں تیری رسول و حبیب کا غرق سی جھکو تونی نجات دی آیا اب میر  
 شیر کو مسلط کر تا ہی پس میری دلین آیا کہ اسکو اس طرح پر دفع کروں تو کہا میں فی اوس شیر سی کہ ای سبع میں ہوں  
 مولای رسول خدا پس تو حرمت او انحضرت کی و فی علام کی حق میں لگا رہ کہہ و اللہ جب یہ کہا تو وہ شیر ماتہ گر بہ کی  
 پاس آگهی میری پای راست پر لگھیں ملتا تھا اور کہی پای جب پر پھر وہ بنیہ گیا اور جھکو اشارہ کیا کہ تو پشت پر سوار ہو  
 جب میں سوار ہوا تو اوسنی سرعت تمام جھکو ایک جزیرہ میں پہو بچایا کہ وہاں دھت بیوہ دار و آب شیرین و خوش  
 تھا پس اشارہ کیا میں اور ترا و بیوہ کہایا اور بالی پایا اور اپنی عورتیں کو بنو سنی چہا لیا اور جو میری پاس کھڑا تھا اسکو  
 میں فی ہلکو کر اپنی پاس کہا تاکہ جہاں پیاسا ہوں بخور کر پیوں گاتے شیر پر بنیہ گیا اور جھکو سوار ہونی کا اشارہ کیا جب  
 میں سوار ہوا جھکو بہر ساحل دریا پر لیگیا تو وہاں دیکھا میں فی کہ ایک کشتی چلی جانی ہی اوسکو دیکھ کر میں کھڑا ہوا  
 تو وہ ہون فی دیکھا اور نزدیک آئی اور دیکھا جھکو کہ شیر پر سوار ہی بہت معجب ہوئی و تسبیح و تہلیل خدا کی اور ہوا  
 مجھ سی کہ تو کون ہی میں فی کہا کہ میں ہوں سفینہ مولای رسول خدا جناب باری فی اس شیر کو بچی محمد و آل محمد میری  
 سحر کر دیا ہی جب وہ ہون فی حضرت کا نام سننا تو با دبان انا رلیا اور لنگر ڈال دیا اور دو آدمی چوٹی کشتی پر سوار  
 ہو کی میری پاس آئی اور دو کبڑی جھکو دئی میں شیر پر سی اور ترا و نزدیک آئی اور کبڑی ہنسی ایک فی کہا کہ  
 تو میری دوش پر سوار ہوتا کشتی پر پہو بچا میں یہ نہیں ہو سکتا کہ شیر رسول خدا کی رعایت زیادہ کری رسول خدا کی  
 سی نب میں اوس شیر کی پاس آیا اور اس سی کہا کہ ای شیر جھکو رسول خدا جزای جبر دیوی جب میں یہ کہا تو دیکھا  
 اوسکو کہ اسٹ و سکی انھو سنی جاری ہوئی اور وہ میں کھڑا حاجت تک کہ میں کشتی میں داخل ہوا اور میری طرف  
 دیکھا تھا یہاں تک کہ ہم اوسکی نظرس غلب ہوگی نیز روایت دیگر منقول ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ

علیہ وآلہ الطہین ایک خط سفیدہ کو دیا اور ارشاد کیا کہ اسکو میں میں معاذ کی پاس لیجا بہرہ و ازہ جوا انشای راہ میں دیکھا  
 کہ عین سید میں ایک شیر ثیاہو اتو بہہ ڈرا اور نہایت خوف کیا اور اس شیر سی کہا کہ میں ہوں رسول رسول خدا کا  
 یہ خط حضرت کا لیکے معاذ کی پاس جاتا ہوں پس بجز اس کلام کی شیر ایک تیر پر تاب رستی سی الگ گیا اور دو جا  
 ایک مذاکی پس جب سفینہ فی راحت کی جب ہی ایسا ہی واقع پیش آیا اور وہ دستہ جوڑ کر دوڑ چلا گیا اور یہاں سے  
 طرح صد اکی جب یہ حضرت کی تین حاضر ہو اقدہ شیر بیان کیا حضرت فی فرمایا کہ جدای دفع اول میں کی اوسنی اوس  
 مطلب یہ تھا کہ جب سولہ خوش تین اور دوسری صداسی یہ معصود تھا کہ جاب پیغیخہ اکو میر اسلام کہو اور وہ  
 سی ہی شفا پالی کو رو مجرم کی بد عای حضرت اور مطلع کرنا امور پوشیدہ سی تفسیر خباب امام حسن عسکری علیہ السلام  
 منقول ہی کہ جب حضرت کہ میں تشریف کہتی تھی تو کافران تشریف لے آئیں حضرت سی کہا کہ ای محمد پروردگار ہمارا  
 سہل جوڑا ت ہی ہمارو شکو شفا دینا سی اور سکو ہمالک سی بجات بختا ہی حضرت فی فرمایا کہ تم لوک جھوٹ بولتی ہو  
 تمہارا بت ہرگز کسی مٹی پر قادر نہیں مدبر امور پروردگار عالم ہی کفار فی کہا کہ ہم خوف کرتی ہیں کہ یہ سب سہل کہ  
 تم پرستش سہل سی منع کرتی ہو سہل نکلوقہ یا فالج یا کوری میں مبتلا کری حضرت فی فرمایا کہ ان باتوں پر بلکہ کسی  
 پر سوا ہی خباب باری کی کوی قادر نہیں کفار فی کہا کہ اگر یہ بات سچ ہی تو اپنی صداسی کہو کہ ہکو ان بیمار تو ہیں مبتلا کر  
 نا انکہ ہم سب سوال کریں اور وہ سکو شفا دیوی پر ہم ہی جانو کہ سہل شریک تمہاری صد اکا ہی پس جبرئیل آئی اور کہا  
 کہ یا محمد تم بعض ان اشخاص پر نفرین کرو اور علی بن ابیطالب ہی بعض دیگر پر نفرین کری جب وکو خداوند عالم مبتلا  
 بلیات کری گا پس انحضرت فی پیش نفر پر نفرین کی اور خباب امیری دس نفر پر نفرین کی تو اوسی ساعت میں مبتلا  
 بخوڑہ و کوری و پستی و فاج و لقوہ ہوی اور ماتہ اور باؤن اوکلی جدا ہو گئی اور کوی عضو اوکلی حیح نہا سوا  
 زبان و کان تو اوکلی لوگ اوٹھا کر میل کی پاس لے گئے اور کہا کہ ای سہل انکو شفا دی محمد و علی فی انہر نفرین کی ہی  
 خداوند جہان فی سہل کو گویا سی وی سہل فی کہا کہ ای دشمنان خدا اور رسول میں ہرگز کچھ قدرت نہیں رکھتا تم  
 ہی خدا کی حسنی محمد کو واسطی ہدایت جمیع خلائق کی بھیجا ہی اور وہ تمام نبیا سی نفس سہل کہ اگر وہ مجھ پر نفرین کری  
 جمیع جزا و عھد میری جدا جدا ہو جائیں اور میری خاک کو ہر آگندہ کر دی اور کچھ اثر میرا جہان میں باقی نہ رہی  
 میری جز میری سو ا جسد رانی کی دانہ گا ہو جانی جب سہل سی کفار فی یہ بات سنی تو نا امید ہوئی اور انحضرت  
 کی خدمت میں حاضر ہوئی اور استغاثہ کیا کہ یا حضرت ہمیں اوفنی قطع امید کی تم ہماری فرمایا دسی کرو اپنی خدا سے  
 کہو کہ ان لوگوں کو اس لاسی بجات دیوی اور ہم عہد کرتی ہیں کہ اب نکلوقہ لوگ اونت نہ ہو بخائیں گی پس ان میں  
 حضرت فی سہل کے خطاب سولہ مذاکی قریب لائی اور دس نفر دیگر کو خطاب امیری کی پاس لے گئی تب خباب سہل  
 پیش نفر سی اور خباب امیری ان دس نفر سی کہا کہ تم انہیں بند کرو اور کہو کہ یا اللہ قسم دیتی ہیں ہم تجھ کو بجا محمد

نسخہ  
 حضرت  
 علی بن ابی طالب  
 علیہ السلام

و آله الثمینیہ کہ ہر کوشا غایت کر جب یہ کہا اولوں کی فرشتا پانی پس وہ سسٹن لفریح بعض اشخاص دیگر کی جو  
 اونکی قبیلہ میں تھے ایمان لائے اور باقی قریش اپنی شقاوت اصلی پر قائم تھے پہر خباب راتالاب صلوٰۃ اللہ علیہ  
 و آله الاطیاب نے اون کو کونسی جو ایمان لائی تھی فرمایا کہ آیاتم چاہتی ہو کہ دنیا ہی تمہاری زیادہ ہو جائی او نہوں عرض  
 کہ حضرت مان ہم چاہتی ہیں حضرت نے فرمایا کہ تمہی جو کچھ کہائی یا دو کی ہی یا ذخیرہ کیا او سکی خبر دون میں نہ کو بعد  
 او سکی حضرت نے ارشاد کیا جو کچھ اونہوں نے او سدن کہایا تھا یا دو کی ہی یا ذخیرہ اپنی گھر وین کیا تھا پھر فرمایا ای  
 ملاکہ پروردگار حاضر کرو او س طعام کو مع سفرہ کی جو کہ اونہوں نے کہایا ہی او سیوقت ملائکہ نے ٹری طعام لیکر حاضر ہوئے  
 حضرت نے سب کی خوان جدا جدا کر کے بتلای کہ یہاں اسکا اور یہ اسکا ہی پس فرمایا کہ ای طعام خبر دی تو مجھ کو کس قدر  
 اوسنی کہایا اور کتنا باقی رہا تو تو طعام کو حقتعالیٰ نے گویا ہی دی اوسنی سب بیان کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای طعام  
 تو بیان کر کہ میں کون ہوں اوسنی عرض کی کہ آپ سید المرسلین و خاتم النبیین ہیں پھر حضرت نے خباب امیر کیرطوف اشارہ  
 کیا اور بچا کر یہ کون ہی اوسنی عرض کی کہ یہ بھائی ہی آپکا اور بعد تمہاری بہترین کشتگان و آئینہ گان ہی اور  
 وزیر اور خلیفہ ہی آپکا پس راوی نے خباب امام حسن عسکری کی خدمت میں عرض کی کہ مجھ کو خباب پیغمبر خدا جو  
 علی مرتضیٰ شاہد ہجرت موسیٰ علی خباب امام نے فرمایا کہ علی ابن ابیطالب بمنزلہ جان کی ہیں واسطی پیغمبر خدا کی اور پھر  
 خباب امیر المؤمنین کی بعینہ ہجرت حضرت سید المرسلین ہیں وبالکس اور ہجرہ ہونی کا خدا کی پیغمبر آخر الزمان کو  
 دیاسی اور احتجاج جرسی میں منقول ہی کہ ایک یودی نے خباب امیر المؤمنین سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ملک  
 عطا غایت کیا تھا کہ وقت انہما ہجرہ کی اذ داخجا تھا حضرت نے فرمایا کہ حقتعالیٰ نے جاری پیغمبر کو فضل عطا  
 کراست کیا ہی یحییٰ کہ ایک شخص اور چل گیت اپنی شتر کی جلاوس نے ابو جہل بن ہشام کی باتدبیج کیا تھا اوس سے طلب  
 اور ابو جہل انتہای شرب و کباب میں مشغول رہتا تھا او قطنائی فرض خواہی کچھ پروا نہیں رکھتا تھا ایک شخص نے بعض  
 خاندان شتر سے کہا کہ اگر تو چاہی کہ روپیہ تیری چھاتین کو خریدی عبد اللہ کی پاس جاؤ وہ تجھ کو دلاؤ گی او سکا مطلب  
 اس سے یہ تھا کہ جب حضرت عمر بن ہشام کی جائین گی تو وہ موجب اپنی وعدہ کی انکو استہرا کر گا یہ شخص اس وقت  
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ حضرت عمر بن ہشام ہیں قرظ بن دہب ہی اگر آپ میری شقاوت  
 یعنی تو مجھ کی در نہ شکل ہی پس جب خاتون کینا و شخص روز جزا اوس طلبگار کی ساتھ عمر بن ہشام کی گھر ہی اور  
 اوس سے کہا کہ دی ابو جہل اس شخص کو روپیہ تجھ آتی ہی دی اس سے ہی سنی عمر بن ہشام کو روپیہ کینت ہی  
 نہیں دیا کیا تھا بعد ازاں نوی ابو جہل اوٹھا اور قیمت شتر یا شتر کی حوالہ کی اب ابو جہل ہی حال ہی مجھ کی  
 و اونہوں نے کہا کہ کیوں محمد سے زر گیا تو او روپیہ اپنی وعدہ کی استہرا او سنی کی ابو جہل نے کہا کہ تمہی جو وعدہ  
 میں موجب حضرت میری طرف منوجہ ہی او کی وہی طرف دیکھا میں نے ایک جماعت کو کہہ سکا کہ خندہ دہی ہاؤن ہیں

خباب امیر المؤمنین



لکھی مستعد ہیں اور انکی جانب چب دواژد ہی تری تری ہیں کہ اپنی دانتوں کو چباتی ہیں اور پسہای شتر مارا  
 میری نظروں میں شکر و رطلوہ گر ہوئیں اگر میں فرمان حضرت بجا نہ لاتا تو ان جربوئی و جماعت میرا شکم چاک کرتی اور دونوں  
 ازوہی بھی کاشی فرمایا خباب میری کہ یہ پیچہ معجزہ ثعلبی سی ہی ہوتا تری ہی ہر فرمایا کہ خباب رسول خدا فی ایک دن سقا  
 مشرکین قریش کا ذکر کیا اور عیوب و کمکی دیکھی بیان کی اور حقیر انکی توبہ کی بیان کی اور فرمایا کہ مشرکین گمراہ ہیں شکم  
 یہ سبکی نہایت غضبناک ہوئی ابو جہل فی کہا کہ اس نند کی سی سر جانا بہتر ہی اجماعت قریش تم میں سی ایک شخص ہی  
 ایسا نہیں کہ محمد کو قتل کری اگر وہ بھی انکی عوض میں مارا جاویں انہوں فی کہا کہ ہکو ہرگز منظور نہیں کہ ہم انکو قتل کریں  
 آپ قتل کئی جان ابو جہل فی کہا کہ میں قتل کرونگا رسول خدا کو پہر اولاد عبد المطلب و سکی عوض بھی مارا ڈالی یا نہ کہی  
 قریش فی کہا کہ اگر ایسا کری تو گویا تو فی تمام ہل اس واسطے پرا حسان کیا اور ہمیشہ کی وسطی بخشی یا دعا راقی ہی کا جو کل  
 کہا کہ حضرت جب سجد الحرام میں تشریف لاتی ہیں تو بہت سی سجدی کرتی ہیں پس جب آئنگی اور سجدہ کرینگی تو میں ایک  
 بہتر سی سر مبارک کو شوق کرونگا پس جب خباب سجدہ التشریف لائی تو پہلی ساہنہ مشروط طواف خانہ کعبہ کا بجالائی سجدہ اسکی مشغول  
 نماز ہوئی اور سجدہ میں طول یا پس جو جہل سنگدل و بد بخت فی ایک بڑا پتھر اٹھایا اور قریب حضرت کی آیا جب قریب  
 تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا سائب موندہ کھولی ہوئی چلا آتا ہی ابو جہل جب یہ دیکھا تو بہت ڈرا اور ماتمہ اسکی  
 کاہنی لگی اور وہ بہتر ماتمہ سی چوٹ گیا بانو پر گر کر باٹو اسکا حجروں ہوا پھر گیا اپنی قوم کی طرف درخا ایک خون اسکی  
 پاؤں سی جاری تھا اور رنگ و تغیر اور عرق سی تمام بدن تر تھا اسکی محتاج کہا کہ جراح تیرا حال ہی ایسا کی نہیں ہوا  
 اوسنی کہا میری خدمت کو سن اور سجدہ اسکی صاری کیفیت اوسنی بیان کی اور نیز فرمایا خباب میرا مومنین فی کہ ای ہود  
 اگر تجھی عقائد ہی کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام اموات سی کلام کو تجھی توجہ ہی بغیر کی وسطی بہتر اوسنی واقع ہوا  
 کہ جو وقت حضرت فی دل طائف کا محاصرہ کیا تو وہ لوگ ایک بگڑی زیر آلودہ بان کر کی حضرت کی خدمت میں لائے  
 پس ماتمہ اوس کر ہی کا بعد حقا کی گویا ہوا اور عرض کے وہ کھانڈ کھانڈ مسدود تری یعنی بھی پوشش نفرانی کہ مجھ  
 زہر طاری پس اگر کوئی چار یا یہ حالت دندگی میں حضرت سی کلام کرتا تو جھٹھائی عظیمہ سی تھا جہا کہ کلام کرنا کر ہی کا  
 بعد دج و صلح و بریان ہوئی اور مختصر سی میں نہ تھا بلکہ جب دخت کو طلب کرتی ہی تو حاجت حضرت کی امر کی کرتا  
 اور ہجیم و سیاح کلام ختم ہی کرتی تھی اور حضرت کی نبوت پر گوی ہی دیتی تھی اور لوگوں کو منع کرتی تھی کہ صبیحان امر  
 حضرت مکرین اور اموات حضرت سی کلام کرتی تھی کتاب احتجاج میں منقول ہی کہ حائقی فی عرض کی خدمت خباب نام غلام  
 علیہ الخیر و الشان کہ جب حضرت عیسیٰ فی سرد کو زندہ کیا اور بائیا کی انکی روشن کیں اور بروں کو شفا دی  
 حقا دیکھا ہی کہ وہی ہی خدا لایق عبادت انہم رضائی فرمایا کہ مشق فی بیانی کیا پانی پر ہندہ چلتی تھی اور دروگو  
 زندہ کرتی تھی اور نابینا و بروس کو شفا دیتی تھی میں بہتیں ہزار ہوں کو شفا دے جس کی زندہ کیا اور کسی فی اسکو

حضرت عیسیٰ بن مریم  
 علیہ السلام  
 قتل ہوا

حضرت عیسیٰ بن مریم  
 علیہ السلام  
 قتل ہوا



خدا نہ کہا اور خرقہ پہننے کی مثل حضرت عیسیٰ کی مرد کو زندہ کیا اور نظایر اسکی بہت سی ہیں کئی اور فرمایا کہ اسی جاثلیق پہ  
 قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تھی یا بعد اُنکی جاثلیق فی کہا کہ یہ سب قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تھی پھر فرمایا حضرت  
 فی کہ مجتمع ہوئی قریش پاس حضرت رسول خدا کی میں سوال کیا حضرت سی کہ اُنکی مرد کو حضرت زندہ کر دین میں علی ابن  
 ابیطالب کو ہمراہ اُنکی طرف صحرائی روانہ کیا اور فرمایا کہ نام نام مرد کو حسب التماس قریش کے پکارنا اور کہنا کہ  
 محمد رسول اللہ کی حکم خدا تم کو حکم کیا ہے کہ اپنی اپنی قبروں میں اوٹو بس وہ لوگ اپنی اپنی قبروں میں اوٹے اور انجا لیکے  
 اپنی سرور میں خاک جھاڑتی تھی پس قریش اُنکی پاس گئی اور اپنی حال کو اُنسی پہنچا پس اُن مردوں کی قریش کو خبر  
 کہ محمد بنی برحق ہی کہ طرف تمہاری مبعوث ہوئی ہیں اور جگہ آرزو تھی کہ عہد کرہت مہد میں او حضرت کی ہوتی اور نصرت  
 اُنکی رسالت کی ایمان لاتی اور سچلے مخرجات ہی کلام کرنا ہو گا جانچو مجاہد سلاخران میں مذکور ہی فی اللہ اعلم  
 اعلم انما لا الرسول فقال لا یارسل اللہ لقد صدق خشفہ عزالہ واثبت لہا الیک ہدیۃ  
 لولدیک الحسین علیہما السلام کتاب بجا الانوار میں منقول ہے کہ ایک اعرابی بچہ آہو لیکر خدمت فیض  
 حضرت سالت آب میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ یہ میں فی شکار کیا ہے اور اسی طریق چیرہ کی ورجی حسین  
 علیہما السلام کی لایا ہوں فقبلہا اللہ و دعا لہ بالخیر پس حضرت فی وہ بچہ آہو لیا اور اوسکی حقین دعا  
 خیر کی فاذا الحسن واقف عند جکلا فغلب لکھا فاعطاہ ایاہا اور غائب امام حسن اسوقت حاضر تھی  
 فی اوسکی طرف غبت کی پس حضرت فی وہ بچہ آہو امام حسن کو دی دیا فاما مضر ساعۃ کلا والحسین قد قبل  
 فربک الخشفۃ عند خیدہ یلعب لہا فقال یا اخی من ابن لک هذا الخشفۃ من ربک ساعت  
 نگذری تھی کہ امام حسین شریف لائی نو دیکھا اپنی بہائی حسن کو کہ بچہ آہو سی کیل رہی ہیں امام حسین دیکھ کر بولی ہی  
 بہائی یہ بچہ آہو تم کو سنی دیا ہے فقال الحسن اعطانیہا جکلا رسول اللہ امام حسن فی کہا یہ بچہ بہائی مانا  
 رسول خدا فی دیا ہے فصار الحسن سرعۃ الاجل فقال یا جدہ اعطیت الخشفۃ یلعب لہا و لم یعط  
 مثلہا امام حسین یہ سنکر حضرت کی پاس لائی اور عرض کرنی لگی کیوں مانا اب فی بہائی حسن کو تو بچہ آہو دیا کہ وہ  
 اوس کی کہلیتی ہیں اور میں ندیا وجعل یکرر القول علی جکلا وهو سالت لکنہ لیسل خاطر و بلا ظن  
 بنتی من الکلام اور بار بار یہی کہتی تھی کہ کیوں مانا اپنی بہائی حسن کو بچہ آہو دیا اور میں نہ دیا اور رسول خدا خانہ  
 تھی کہ میں کو کہ جواب دین لیکن کلمات تسلیم اور تشفی کی فرماتی تھی مگر وہ نہانتی تھی حتیٰ اخضر من آل الحسین  
 ان ہم یمکون انکم انکم نہیں امام حسین کی آہو بہائی اور جاتا کہ روئیں پس رسول خدا اسوقت نہایت متروک  
 کہ سب کیا کریں فبین ماہو کذلک اخضر بصباح قد دفع عند باب المسجد راوی کہتا ہے کہ دفعہ  
 دروازہ مسجد سی غل اور شور کی صدا بلند ہوئی کہ ہم سب دیکھنی لگی فظننا فاذا ظیۃ ومعا خشفۃ

بچہ آہو لیا اور اوسکی حقین دعا

آگاہ کیا کہ میں نے ایک ہرنی بچا پنا سادہ ایسی چلی آتی ہے جس میں خلفاء ثبیدہ فرشتوں کے رسولانہ صفت و قدس  
 باحد اطرافھا حرکت انتہا الی اللہ اور چھپی اوس ہرنی کی ایک ہنریابی کہ اوس ہنریابی ہونی نا ہی نا کہ  
 وہ ہرنی رسول خدا کی پاس آئی ثم نطق لفراتہ بلسان فصیح و فاکت یا رسول اللہ قد کانت لے  
 خشتان احدهما صا دھا الصید و الیہا الیک ہر وہ ہرنی بزبان فصیح گویا ہونی اور عرض کر  
 گئی یا رسول اللہ میری دو بچہ تھی کہ ایک میں سی صیاد پکڑ لایا اور ابکی خدمت میں حاضر کیا و بقیہ لے گیا کہ کھلی  
 وانا بھاسر و در و تلمے کنت لان اتخمتها فصحت فکنا لا یقول اور یا حضرت یہ بچہ دوسرا میری پاس  
 تھا میں اس سے شاد و مسرت تھی اور اس وقت میں بچہ کو اپنی و بچاتی تھی کہ آگاہ سنی منی آواز ناف کی کہ اوسنی  
 ایسا اسے یا غفر لک خشتک الی اللہ محمد و اوصیہ سہ لکھا ای ہرنی بچی کو بیکر طلبہ جنت رسول خدا  
 بچ کہ ان الحسین واقف بین یسجد و قد تم ان بیکی اسنی حسین محبوب ری حبیگ بچہ اموی و رطلی  
 انہوین اسو ہرنی نا کی پاس کڑی او چاہتا ہی کہ رونی فلما ذکک باجمہم قد رضوا و وہم  
 من صوامع العجاۃ اور اس وقت تمام لایک فی نجابت موقوف کر کی عبادت خانو منی سہا ہر نگاہی سر جالو بی الحسین  
 لبک الما ذکک المفروض لبکامہ پس الحسین و بیگنا تو تمام لایک مقررین حسین کی رونی یار و بیکی و صحت ایضا  
 قانا لا یقول اسے یا غفر الہ قبل جبر ان المذبح علی خد الحسین اور یا رسول اللہ سنا میں کہ بار دیگر نا  
 فی آواز دی کہ جلد بچ اہرنی قبل روان ہونی قطره اشک حسین کی خیارون برخان کہ تفعیل سلطت علیک  
 الذمۃ تا کلاک مع خشتک و اگر تونی کچھ ناخیر کی تو ہم سلطہ زنی تجہس بیٹری کو کہ کہا جیگا تجہی مع بچہ بی  
 فایت خشتک الیک یا رسول اللہ و قطعت مسافۃ بعیدہ لکن طویت لک الارض حتی انتہاک سر بعیدہ  
 پس بحر و سنی اس ندکی میں بچا پنا سادہ لیکر آئی طرف روانہ ہوئی اور صاف دور و دراز کو قطع کیا لیکن امام حسین خدا  
 بہت پیاری میں کہ جابجا سی زمین سمٹی میری تھی نا لکھ ان و حد میں ابکی پاس پہنچی وانا احمد اللہ علی الی اللہ  
 قبل جبر ان موع الحسین علی خدا حضرت میں شکر کرتی ہوں خدا کا کہ بچی میں قبل رونی حسین کی فاد تفع النکیر  
 و التلیل من لکھ و دعاء اللہ للفراتہ بالخیر و البکر کہ راوی کہا ہی کہ اس وقت صد گنہ گنہ و تلیل  
 سی لکھ ہوئی اور رسول خدا ای اوس ہرنی کی منی دعا جبر کی و اخذ الحسین الخشفہ و لے بدل الی امہ الزہراء  
 فستر بذلک سرور و اعظم اور امام حسین وہ بچہ آہو لیکر خوش خوش اپنی مادر گری فاطمہ زہرا کی پاس آئی  
 خواب سیدہ کو بی و شوق سرور و عظیم حاصل ہوا و متیقن حج بیان موع کی مخفی رہی کہ بچہ فضائل سہرہ و  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی موع خدیجہ فرمایا جسب حامد و تعالیٰ فی مشہد ان اللہ اسے بعد لیلہ من المسجد  
 الخیر الی مسجد اللہ بار کنا حق لک من یا شائئہ ہو التمدید البصیر شہر ہی وہ خداوند عالم کہ جس سے

مجلس

کر آیا اپنی بندہ کو ایک رات میں مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصیٰ کی وہ مسجد کہ برکت دہی ہی ہمیں اوسکی دور میں تاکہ دیکھ سکیں ہم  
 آیات عظمت و جلالت اپنی ہی تحقیق کہ خداوند عالم سمیع و بصیر ہی و بغض فی کہا ہی کہ مراد مسجد الحرام سے کہ مخطوط ہی کسویں  
 کہ تمام کہ محل نماز و محترم ہی خواب خود مجلس علیہ الرحمہ فی کہا ہی کہ مشہور یہی کہ مراد مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس ہی اور اٹھا  
 کثیرہ سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ مراد اوس سے بیت المعمور ہی جو کہ چوتھی آسمان پر ہی اور دور ترین سب مساجد سے ہی اور یہاں  
 مراد مسجد شام نہیں اور یہ کہ کہ درانین مسجد اقصیٰ سے بیت المعمور سے یہ منافق نہیں اسکی کہ آنحضرت بیت المقدس میں ہی تشریف  
 لے گئے ہوں کیونکہ اس پر ہی بہت احادیث دلالت کرتی ہیں اور محتمل ہی کہ بعض معراجوں میں حضرت وہاں تک پہنچے  
 ہوں تہجد کی تشریف کافی الجملہ لکھا گیا پس محقق نہ ہی کہ اہل اسلام میں دربارہ معراج خلاف ہی بعض معراج روحانی کی قابل  
 ہوئی ہیں اور بعض وقوع معراج کو حالت خواب میں بتلاتی ہیں اور روایات منقولہ فقیہین کی خالی از فراط و تفریط نہیں اصل  
 معراج جسمانی و صعود اور ملکوت آسمانی کی حد مشترک ہی اور متواتر ثابت و متحقق ہی اور خصوصیات اس درجہ کو نہیں پہنچتے  
 اور بعض روایات فقیہین کی دلالت اور علو اور تشبیہ کرتی ہیں پس یہ سب طریقہ فقہاء سے خارج ہیں البتہ یہ کہ  
 کیا جاتا ہی کہ مقتضای متکلم الذائق علی قد عظم معراج قرب معنوی ان الفاظ سے استعارہ کی ہوں اور اسکو  
 اپنی سورفہم سے تشبیہ وغیرہ پر محمول کرتی ہیں اور باقی رہی یہ بات آیا ملک قابل خرق والنیام کی ہی یا نہیں پس جواب  
 اوسکا یہ ہی کہ دلائل حکما کی دلالت نہیں کرتی ہیں مگر اوپر عدم خرق ملک عظم کی اور معراج مستلزم اوسکا نہیں علاوہ رہا  
 دلائل اوی کی محض شکوک و اوامام ہیں کیونکہ مقدمات اول دلائل کی ناتمام ہیں چنانچہ پوشیدہ نہیں اور باہر کتب جلیکے کی  
 کہ کوئی مقدمہ ایسا نہیں جواہر میں کی نہیں کی قواعد قرسی منقوض نہ ہو سوا اسکی اور اعتراضات منکرین کی وجوہات و  
 کتب کلامیہ میں تفصیل تمام حسن نام مذکور ہیں جو کہ یہ رسالہ اردو میں وسطی نفع عام کی لکھا گیا ہی اسوسطی تعرض اول  
 مشکلہ کا نہ کیا گیا جب یہ مقدمہ ہمہ ہوا اور بعض احادیث مفصلہ کیفیت معراج وسطیٰ ازید بصیرت کی اور علو رفت و  
 کمال فضیلت آنحضرت کے ذکر بیان کی جاتی ہیں چنانچہ عیاشی فی اور تیر نقیۃ الاسلام فی کافی میں حضرت امام محمد باقر  
 سے روایت کی ہی کہ جبریل شب معراج کو براق وسطیٰ سواری جناب رسول خدا کی لاشی اور براق قامت میں پہنچے  
 چوٹا اور چار سی بڑا تھا اور بروایت کافی براق جب کسی پہاڑ پر پہنچتا تھا چریشکی وقت ہاتھ اوسکی جھوٹی اور پانچ  
 اوسکی بڑی ہوتی تھی اترتی کیوقت بالعکس اور عیون الاخبار میں منقول جناب رسول خدا سے کہ فرمایا حضرت فی کہ جناب تیر  
 الغر فی سحر کاسیری وسطیٰ براق کو وہ دایہ ہی دو اب جنت سے تھا اوسکا نہ چوٹا نہ بڑا اگر خداوند عالم حکم کری اوسکو  
 قوت اللہ جولانی کری اور گنہ گار طاعتی اور تمام دنیا و مقامات تہمت کی ایک مرتبہ کی جلال میں اور وہ بہترین دواب سے  
 میں علی ابن ابیہریم فی جناب صادق ع سے روایت کی ہی کہ جبریل اوپر فیل جھکا فیل براق خدمت حضرت میں تھا  
 ایک ایک فی لحام و رکاب و زین کو تھام لیا و درست کیا اوسوقت براق پہنچا حضرت جبریل فی اوسکی ہونہ چڑھا

مارا اور کہا کہ ساکن ہو ای براق کہ پہلی اس سی کوئی نبی تیری اور پھر نہیں ہوا اور نہ بعد اس کی کوئی سوار ہو گا بعد اس کی حضرت سوار  
 ہوئی اور براق بلند ہوا لاکھ ایسا بلند نہ تھا و جبریل ہر کاب حضرت کی تھی اور آیات زمین و آسمان حضرت کو دکھلائی  
 جاتی تھی آنحضرت ارشاد کرتی ہیں کہ براق اسی طرح سی روان تھا کہ دہنی جانب آواز آئی کہ یا محمد میں ملقت ہوا اور حجاب  
 غریبا پر جانب چپ سی آواز آئی میں ملقت و سکا ہی نہ ہوا بعد اس کی سامنی سی ایک عورت نظر آئی کہ دو تونا تہ او کی کبلی  
 تھی اور زینت تمام دنیا کی اوسکس ظاہر و باہر تھی پس کہا اوسنی کہ آیا توجہ کرتی ہو کہ کچھ عرض کروں میں ملقت ہوا  
 پھر توجہ دی دور راہ علی تو ایک ایسی آواز مہیب میری کان میں آئی کہ میں مضطرب ہوا تو جبریل فی جھکو گھوڑی سی اتر آوا اور کہا  
 کہ یہاں نماز پڑھو جب میں نماز سی فارغ ہوا جبریل فی کہا کہ آیا جانتی ہو کہ کونسی مقام پر نماز پڑھی تھی میں نے کہا منی خانقاہ  
 جبریل کہا کہ آپ فی طیبہ یعنی مدینہ نماز پڑھی ہی اور یہہ ہی جگہ ہی تمہاری ہجرت کی بہر میں سوار ہوا اور جہان تک خدا فی  
 جا تا قطع مسافت کی پس جبریل فی کہا یہاں پھر اتر و اور نماز پڑھو جب میں نماز پڑھکا تو جبریل فی کہا کہ اسمقام سی  
 وقف ہیں میں نے کہا نہیں اوسنی کہا کہ یہہ طور سینا ہی جس جگہ حضرت موسیٰ فی خدا ی عزوجل نبی کلام کی ہی بعد اس کی  
 سوار ہوا میں اقطع مسافت کی پھر جبریل فی کہا اتر و اور نماز پڑھو پس ایسا ہی کیا میں فی اور مقام مجہسی پھر پانچا میں کہا  
 نہیں جانتا ہوں بیان کیا کہ یہہ خانہ نعم ہی اور خانہ نعم ناحیہ بیت المقدس میں واقع ہی جہاں حضرت عیسیٰ متولد ہوئی میں پس  
 سوار ہوا میں اور اگلی جلا تا آنگہ پونچا میں بیت المقدس میں پس باندہ براق کو قطعہ دہی جہاں انبیاء سابقین فی  
 سرکوب کو باندہ تھی تھی پس میں مسجد میں داخل ہوا اور جبریل میری سامنے تھی تو پایا میںی و یاں ابرہیم موسیٰ عیسیٰ  
 مع ایک جماعت انبیاء کی کہ خداوند عالم فی میری حرم کی وسطی او کو جمع کیا تھا پراقت نماز کی ہوئی گمان کیا میںی  
 کہ جبریل غار ہزارین کی جب صف طیار ہوئی تو جبریل فی میرا ماتہ بکڑ کی الگی کیا میںی امامت ان حضرات کی کی اور  
 از راہ فخر نہیں کہتا بعد اس کی اوں انبیاء کی ہتوں کا خاندن تیں گاہ میری سامنی لایا کہ ایک میں شیر دوسری میں ب  
 تیسری میں شرب تھی اور آواز سنئی میںی کہ ماتف خمیس کہنا ہی کہ اگر بانی یافتنی تو عرق ہوگی ہمت اور اگر شراب کو  
 دیا ہمت گمراہ ہوگی اور اگر شیر لیا تو است ہر ہمت بائی گی پس لیا میںی گاسہ شیر کا اور پایا میں گچھہ اوسین سی تب  
 جبریل فی کہا کہ ہر ہمت بائی تھی اور تمہاری امت فی پھر جبریل فی کہا کہ ہمد مسافت پہنچے کیا دیکھا اور سنا  
 میں نے کہا کہ ایک مادہ کی ندادہ سی طرف سی سنئی تھی کہا جبریل فی کہ میںی جواب و سکا دیا میںی کہا التفات نہیں کیا تھا  
 جبریل فی کہا کہ وہ داعی ہو دہا اگر اجابت اس کی کرتی تو ہر آئینہ ہمت تمہاری ہو دہو جاتی پھر پونچا کہ بعد اس کی  
 فی کیا دیکھا کہا میں فی کہ پھر نہ اسنی میںی جانب چپ سی اور اس کی طرف بھی ملقت نہوا جبریل فی کہا کہ وہ در  
 نصاریٰ کا اگر آپ و سکا جواب دیتی تو ہمت آپ کی نصاریٰ ہو جاتی پھر پونچا کہ سامنی سی آپ فی کیا چیز دیکھی تھی  
 حضرت خال اوس صورت کا بیان کیا کہا جبریل فی کہ وہ صورت دنیا کی تھی اگر اوس سی آپ کلام کرتی تو ساری ہمت

اچھی دنیا کو آخرت چہشتیار کرتی ہے فرمایا حضرت فی کہ بعد اوسکی ایک آواز ہونا کہ کہ اوس سی میں مضطرب ہوا  
 اوسوقت جبریل فی کہا کہ آیا سنتی ہو کہا میں نعم جبریل فی کہا کہ تشریں سو ہی میں کہ ایک بہتر کو کنازی جہنم سی میں نہیں تھا  
 اج زمین پر ہونچا ہی ملائکوں فی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا اوسوقت سی بہر کہ ہی خندان ہوی تا آنکہ حالت فرامی ہو فرمایا  
 حضرت فی کہ بلند ہو جبریل اور میں ہی ساتھ اونکی بلند ہوا اور آسمان نیکی اور وہاں ایک فرشتہ کو دیکھا اوس سی سبیل کہتی  
 میں اور وہ صاحب خطفہ ہوا اوس کی باب حق تعالیٰ فی فرمایا ہی کہ اکتھن خطفہ الخطفہ فالتبعہ شہائت ثانیۃ فبک  
 مراد صاحب الخطفہ سی اندہ خطفہ ہی اور واسطی اضافت کی ادنی ملاست کا فی ہی اور تحت میں اوسکی شتر زار عاید میں  
 کہ ہر فرشتی کی تحت میں شتر زار میں بس صاحب خطفہ فی کہا کہ ای جبریل تیری ساتھ کون ہی جبریل فی کہا  
 محمد بنو ہجا اوسنی کہ آیا سبوت ہو چکی میں جبریل فی کہا کہ نعم بس دروازہ کو اوسنی کہو لہ یا اوسنی سلام کیا چہشت  
 فی سلام کیا اوس پر اور میں اوسکی واسطی استغفار کیا خدا تعالیٰ اور اوسنی میری واسطی اور اوسنی کہا کہ مرحبا ہو اور  
 صالح و یحییٰ صالح و یحییٰ اللہ تعالیٰ خلقت سماء و الارض و ملائکہ کی جیسی شوق تمام ملائکہ فی اور کوی  
 فرشتہ نہ تھا کہ میرے فرحان و منبشتر تھا تا آنکہ دیکھا بسنی ایک فرشتہ کہ بلند تر اوسنی نہ دیکھا تھا منظر اوسکا کہ یہ تھا  
 اور غضب اوسکی چہرہ ہی نمایان تھا بس جبریل در ملائکہ فی کلمات دعا یہ میری نسبت کہی تھی اوس طرح اوسنی ہی کہی لیکن  
 خندہ و نشاطی اوسی ظاہر نہوی بس میں جبریل سی کہا کہ یہ کون ہی کہ جیسی بھی خوف معلوم ہوتا ہی جبریل لی کہا اس سی ڈرنا  
 چاہی کہ ہم سب اس سی ڈرتی ہیں ہی ہی مالک خزینہ دار جہنم کا اسنی کہی خندہ نہیں کیا اور جہنمی خداوند جبار فی جہنم  
 اوسکی قبضہ اقتدار میں رہا ہی ہمیشہ عضد اوسکا دشمنان و عاصیان خدا پر زیادہ ہوتا ہی اور حق تعالیٰ اپنی دشمنوں سی انتقام لیکر  
 اسی کی ہمت پر اور اگر پہلی پہلی کسی کی سامنی اسنی خندہ کیا ہوتا یا بعد اچھی کسی سی خندہ کرنی کا قصد ہوتا تو ہی شبہ اچھی سامنی  
 نباشت ظاہر کرتا غرض مسیحی اوس پر سلام کیا اور اوسنی مجھ پر کہ جبریل ملکوت اعلیٰ میں مطلع و امین میں اور جمیع ملائکہ اور  
 فرمان رواں میں میں جبریل سی کہا کہ امر کرو مالک کو کہ جہنم بھی دیکھا ہی جبریل فی مالک کو امر کیا مالک فی المائتہ  
 پر دہائی جہنم سی اوٹھایا اور ایک دروازہ در دہائی جہنم سی کہو لا ناگاہ ایک زباہ جہنم فی ایسا جوش کیا اور طرف سما کی  
 بلند ہوا کہ مجھی ہی خوف معلوم ہوا میں کہا ای جبریل انسی کہو کہ اسی بندہ کر دین بس مالک فی ویسا ہی کیا جب و ماسی اکی  
 جلا میں تو ایک شخص بزرگ گندم گون دیکھا جبریل سی ہونچا کہ یہ کون سی اونوں فی کہا کہ باب ہناری آدم میں ناگاہ فرجی کہا  
 کہ راج اولاد ابراہیم کی اول بر ملائے عرض کرتی تھی اور حضرت آدم کہتی جاتی میں کہ یہ روح ہی نیک ہی اور اوسکا بدن ہی نیک  
 ہی حضرت فی اوسوقت اس آیت کی تلاوت کی کہ لا ان کتابا لہا و لعل علیک من پر میں آدم پر سلام کیا اور  
 اونوں مجھ پر اور میں اونکی واسطی طلب مغفرت کی کی اور اونوں فی میری واسطی اور کہا کہ مرحبا ہی فرزند شائستہ نیک  
 پیغمبر صالح اور مرسل زمانہ شائستہ میں بعد اوسکی و ماسی روانہ ہوا اور نہی جگہ پر ہونچا کہ وہاں ایک فرشتہ بیٹھا ہوا سی کہ تمام



دنیا و سکی دوزخ و نین ہی اور سانی اوسکی ایک لوح نور کی سی کہ اوپر کچھ لکھا ہوا ہی اور وہ فرشتہ مانند مردانہ رو  
 کی اوپر نظر کرتا ہی اور میں دیکھا کہ ہرگز طقت نہیں ہوتا میں جبریل سی پہنچا کہ یہ کون ہی اونہوں فی کہا یہ ملک  
 ہی ہمیشہ قبض ارواح میں مشغول رہتا ہی میں کہا کہ مجھی اسکی باس لیچو جب میں اوسکی قریب آیا تو میںی اوسپر سام  
 کیا اوسنی جھکوجا دیا جبریل کہا کہ یہ پیغمبر رحمتہ للعالمین کہ خداوند عالم فی پنی بندو کی طرف انگو سیجا ہی  
 اوسنی کہا جھکوجا اور شارت دی مجھی کہ جمیع خیرات کو تیری امت میں دیکھتا ہوں میںی کہا حمد ہی اوس خدا کی کہ جسنی  
 عطا لغت اپنی اپنی بندوں کے بہت فضل و رحمت پروردگار کا ہی مجھے جبریل فی کہا کہ کام انکاسب سی زیادہ ہی  
 کہا کہ آیا یہ خود قبض ارواح کرتی ہیں جبریل کہا کہ اپنی مانند سی قبض کرتی ہیں میںی کہا کہ تم ہر جگہ جانی ہو ملک موت فی کہا تھا  
 فی دنیا کو سیرٹی مگر کر دیا اب دنیا میری نزدیک یوں ہی جیسا کسی کی تھی میں چند ہم چون جسطرف کو جا ہی پیرائی اور تمام  
 دنیا میں کوئی ایسا کہ نہیں کہ وہ میں شیخ مرتہ اوس گہر میں سی ایک ایک کو نہیں دیکھتا جب اٹھنا اپنی مردی کو روتی میں تو میں  
 اوسنی کہتا ہوں کہ کیوں روتی ہو میں تمہاری گہر پر آؤنگا اور پھر آؤنگا تا انکو لیکو تم میں باقی بچوڑ و لگا پس میںی کہا  
 کہ مرگ کافی ہی وسطی اڑو اور بتیابی انسان کی تو کہا جبریل فی جو کچھ بعد مرگ واقع ہوگا وہ زیادہ تر مصیب موت ہی  
 بعد اوسکی وہاں جگہ میں قریب ایک جماعت کی ہو چکا کہ سناؤ کی حوائث گوشت پاکیزہ اور گوشت مردار و گندیدہ کی کچی  
 ہوئی ہیں اور گوشت گندیدہ ہی کہانی ہیں اور گوشت کچی طرف متوجہ نہیں میںی پہنچا کہ ای جبریل یہ لوگ کون ہیں کہا  
 جبریل فی کہ یہ وہ ہیں جو حلال کو چوڑ کی حرام کہانی ہیں اور یہ انکی امت میں سی ہیں پھر ایک ملک کو دیکھا میںی کہ وہ  
 عظیم الملق تھا اور نصف بدن اوسکا آگ سی اور نصف آخری سی تھا اور وہ بعد اسی بلند ذاکر تھا کہ سبحان اللہ  
 یعنی پاک جانتا ہوں میں اوس خدا کو کہ جسنی باوجود ہمایاں ہمت برف و آتش کی اند و نون میں لغت دی ہی اور لغت  
 دی در میان دہائی بندگان مومن کی میںی کہا ای جبریل یہ کون ہی کہا جبریل فی کہ یہ نیکخواہ ترین ملائکہ کا ہی اور  
 بندگان اہل زمین کی جسبندی کہ حق تعالیٰ اوسکو خلق کیا ہی اوسنی و منی یہ دعا کرتا ہی مومنین کی حقین اور دو  
 فرشتی اور دیکھی میںی کہ ندا کرتی ہیں یقول احدھما اللہ اعط کل منفق خلفا و یقول الاخر  
 اللہ اعط کل عساک خلفا یعنی ایک کہتا تھا کہ یا آئی جو کوی تیری راہ میں مال بنا خرچ کری اوسکو اوسکا  
 عوض دی اور دوسرا کہتا تھا کہ جو کوی ہساک کری عسکی مال تیری راہ میں نہ دی اوسکی مال کو تلف کر پس گذر  
 کیا میںی اور دیکھا ایک جماعت کو کہ ہونٹ اوٹکی مانند لہماں شتر کی تھی اور ملائکہ اوٹکی پہلو سی گوشت کا ٹکی اوٹکو  
 کھلاتی تھی میں فی پہنچا کہ یہ کون ہیں کہا جبریل فی کہ یہ وہ جماعت ہی کہ عیب جوئی اور چشم زنی مومنین کی انکا  
 شیوہ ہی پس پہنچا میں قریب ایک گروہ کی کہ سر اوٹکی بہتر و منی کچل تھی جبریل سی پہنچا میںی کہ یہ لوگ کون ہیں جبریل  
 کہا کہ یہ لوگ ہیں کہ بغیر مہینی مار غنا کی سو گئی ہیں پھر پہنچا میں قریب ایک گروہ کی کہ فرشتی آگ اوٹکی مہنہ پر

والقی نبی الی اولی و برسی نکل آتی تھی پہونچا مینی کہ یہ کون ہیں جبریل فی کہا کہ یہ کہانی والی مال تہم کی ہیں چنانچہ حقتا  
 فی قرآن شریف میں فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یُکَلِّفُوْنَ اَمْوَالَ الْبَنَاتِ یُکَلِّفُوْنَ اَمْوَالَ اَبْنَاءِکُمْ اَمْوَالَکُمْ اَمْوَالَکُمْ اَمْوَالَکُمْ اَمْوَالَکُمْ  
 سحیدیں آپس حضرت فی فرمایا جب کہ گذرا میں وہاںسی تو پہونچا قریب ایک جماعت کی کہ وہ قصد کرتی ہیں کہ اوہیں گر  
 بزرگی شکم مانع ہی میں فی پہونچا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا یہ سود خوار ہیں چنانچہ حقتا فی قرآن میں حال اونکا اسطری  
 بیان فرمایا اور مانند آل فرعون کی ہر صبح و شام اوکو اوپر آتش جہنم کی عرض کرتی ہیں وہ شدت غذا سبھی کہتی ہیں  
 کہ قیامت کب قائم ہوگی ہر گذرا میں وہاںسی اور پہونچا میں اوسی جگہ کہ وہاں چند عورتیں پستانوں کی بوجہ غلٹی  
 میں کہا میں فی کہ یا جبریل یہ کون ہیں جبریل فی کہا کہ یہ وہ عورتیں ہیں کہ جنہوں فی اپنی شوہروں کی گہر و خن  
 زنا کیا ہی اور فرزند ان زنا کو اپنی شوہروں کی طرح کیا ہی اور مال اپنی شوہروں کا اوکو میراث میں دیا پس فرمایا خباب سولہ  
 فی کہ سخت ہی غضب خداوند قہار اوپر اوس عورت کی کہ داخل کر سی نسب میں ایک جماعت کی ایسی فی کہ گھبراؤس عت  
 میں سی نہو بلکہ زنا سی ہم پہونچا ہر پس وہ ٹکا مطلع ہو اوس جماعت کی عورتوں پر اور مال اونکا ناحی تھا و  
 ہر حضرت فی فرمایا کہ وہاںسی گذرا میں اور پہونچا ایک جماعت ملا کہ کی قریب کہ خدا تعالیٰ اوکو خلق کیا جسطرحی کہ جا یا  
 موند اونکا کہا اور ہر طبقہ اونکی مدینا تسبیح و تقدیس حقتا کی کرتا ہی اوس جاعت فی صدا بحمد و شکر حقتا کی ملنے کی  
 تھی اور خوف خدا سی گراں تھی میں فی پہونچا کہ یہ کون ہیں جبریل فی کہا کہ جسطرحی اب انکو ملا خطہ فرماتی ہیں سی حال  
 پر میں جہل سی کہ خلق ہوئی ہیں اور ایک فی دوسری سی بات نہیں کی اور بہ سبب خوف خباب مقدس الہی کے  
 او خضوع و خشوع و تذلل کی نیچی او پر نہیں دیکھا جب او پر سلام کیا مینی تو جواب دیا مگر بہ سبب غایت خشوع کی کو  
 بات نہ کی پس جبریل فی کہا کہ یہ ہی محمد بنی رحمت کہ حقتا فی اسکو رسالت و نبوت طرف اپنی بندوگی مبعوث فرمایا ہی اور  
 خاتم النبیین و افضل الرسلین ہی انسی کو ہی بات کہ وجب و نہوں فی یہ سنا تو مجھ پر سلام کیا اور گرا ہی اور بزرگ جانا  
 محکو اور بشارت بخیر دی و اسطی میری اور واسطی امت میری کی پس طرف آسمان دوم کی گیا میں وہاں دو شخصوں کو دیکھا کہ  
 ایک دوسری سی بہت شاہد تھا کہا میں فی کہ یہ کون ہیں کہا جبریل فی کہ یہ دونوں ایتیمین خالدہ و بیٹل پس سلام  
 کیا مینی او پر اور انہوں مجھ پر اور مینی استغفار کی واسطی اونکی اور انہوں فی میری واسطی بہر کہا اون دونوں فی کہ  
 مر جا خیر مقدم ای را در شایستہ و پیغمبر شایستہ اور اوس آسمان میں ہی ملا کہ کو خضوع و خشوع میں دیکھا کہ اوسے سمت  
 کو منوجہ تھی جس سمت کہ حقتا فی منوجہ کیا تھا اور صدا ہی مختلف تسبیح و تقدیس خباب حقیقا نہ و تعالیٰ بجالاتی تھی  
 پس آسمان سوم پر گیا میں وہاں دیکھا ایک شخص کو حسن او سکا ست ہندو زیادہ تھا جیسا ناہ شب چار و ہرسم کو ستاروں  
 پر فروغ ہی پہونچا میں فی کہ یہ کون ہی کہا جبریل فی کہ یہ ہی بھائی تمہارا یوسف میں فی او پر سلام کیا اور اسے  
 مجھ میں فی واسطی استغفار کی اور اوسنی میری واسطی اور کہا اوسنی خیر مقدم ای پیغمبر ملک و پادشاہ ملک مبعوث

خباب کہانہ مال تہم کی ہیں

ہر پہنچنا شیک کی اس آسمان میں جس میں آسمان اول و دوم کی ملاکہ کو خضوع و خضوع میں دیکھا میں اور جبریل نے  
 میری جانب میں وہی کچھ کہا جو پہلی کہنا تھا اور انہوں نے جواب میں وہی کہا جو پہلی ملاکہ نے کہا تھا اور جب آسمان  
 چہارم پر گیا میں وہاں دیکھا میں فی ایک شخص کو جو ہونا میں فی جبریل سے کہ یہ کون ہے کہا جبریل نے کہ یہ ہونا  
 ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو سکون ملنے عطا کیا چنانچہ فرمایا **وَقَدْ فَكَّكَ لَكَ كَمَا تُحِبُّهُ** میں نے اس پر سلام کیا اور اسے  
 مجھ پر میں نے اس کی واسطی استغفار کیا اور اس نے میری واسطی میرا ایک خضوع کو دیکھا جیسا کہ گذرا انہوں نے یہی اشارہ  
 دی بھی اور میری است فی پس ایک ملک کو دیکھا کہ اوپر ایک کرسی کی بیٹھا ہوا تھا اور شتر ہزار فرشتے اس کی تلخ تھا کہ  
 ہر ہر فرشتے کی شتر شتر ہزار ملک فرمان بردار تھے میں نے گمان کیا کہ کوئی فرشتہ اسے زیادہ ہوگا ناگاہ جبریل نے اس کو  
 کہا کہ تو استادہ ہو جاوہ کٹر اہو اور روز قیامت ملک کہہ کر اریگا اور جبوقت آسمان خیم پر گیا میں تو وہاں ایکنہ  
 رو پر کو دیکھا میں فی ایک کوس سے عظیم و بزرگترین فی زمین دیکھا تھا اور بہت سی اونچی اونچی پہاڑ جیسی ہر جی  
 میں نے اس کی کثرت سے تعجب کیا اور جبریل سے حال اوٹکا ہونا جبریل نے کہا کہ یہ پیغمبر ہے کہ اس کی امت کو بارون پر  
 دوست رکھتی تھی میں نے اس پر سلام کیا اور انہوں نے مجھ پر سلام کیا میں نے اس کی واسطی استغفار کی اور انہوں نے میری  
 واسطی میرا ایک خضوع کو دیکھا میں جیسا کہ آسمان ہادی دیگر میں دیکھا تھا اور جب آسمان ششم پر گیا میں تو ایک شخص بلند قامت  
 گدھم کون کر بال ہست بلند رکھتا تھا یہاں تک کہ اگر وہ پرانہ بھی تو اس سے ہی بال باہر نکل جائیں میں نے سنا کہ وہ  
 کہنا تھا کہ نبی امیر سبیل گمان دروغ کرتی تھی میری نسبت کہ میں نزدیک خدا کی فرزندان آدم میں سے گرامی تر و بزرگتر  
 سب سے ہوں اور یہ شخص یعنی وہ اشارہ کرتی تھی حضرت کی جانب خدا کی نزدیک یہ سب سے گرامی و بزرگ ہے اس  
 انکی برابر زمین میں فی جبریل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے اس نے کہا کہ یہ موسیٰ بن عمران ہی ہیں میں نے اس پر سلام  
 کیا اور اس نے مجھ پر سلام کیا میں نے اس کی واسطی استغفار کی اور اس نے میری واسطی اور اس آسمان میں یہی ملاکہ خضوع  
 کو دیکھا جیسا کہ آسمان اول میں دیکھا تھا اور جب میں آسمان ہفتم پر گیا تو جس فرشتے کی پاس سے گذر میں اس نے  
 کہا کہ ای محمد حجامت کرو اور اپنی امت کو ہر کر و حجامت کریں ناگاہ وہاں میں فی ایک شخص دیکھا کہ سر ہای سر  
 ریش اس کی سفید تھی اور وہ ایک کرسی پر بیٹھا تھا میں نے جبریل سے کہا کہ ای جبریل یہ کون ہے جو آسمان ہفتم پر  
 بیچ در بیت العروج والقی میں بیٹھا ہے اس نے کہا کہ یہ ہارے ہیں اور یہ محل آبی امت کی بڑی گاروں کا ہے  
 پس خباب سرور کائنات فی یہ آیت تلاوت فرمایا **أَوَلَيْسَ لِلنَّاسِ الْإِبْرَاهِيمُ الَّذِي بِرَبِّنَا وَقَدْ أُنْزِلَتْ فِي**  
**الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَآلَهُ فِي الْمُؤْمِنِينَ** ہر شکہ سزاوارترین لوگوں میں سے ساتھ ابراہیم کی وہ ہی جنوں نے پر  
 کی اونکی اور یہ پیغمبر اور وہ جو ایمان لائے ہیں ساتھ اس پیغمبر کی اور خدا اور وہ دعا اور ناصر ہی مومنین کا حضرت  
 فی فرمایا ہے کہ میں نے اس پر سلام کیا اور انہوں نے مجھ پر سلام کیا اور کہا کہ یہ جبریل پیغمبر خلیفہ و فرزند نیک جو



کیا گیارہ ایک مین اور تیراوس آسمان پر لا گئے خنوع کو دیکھائیں فی مثل اعلیٰ کی اور سب لاکھ کی مہارت خیر کی دینی سب  
 سیری اور دینی میری امت کی اور نیز آسمان سبست بہت سی دیرا نوز کی دیکھی مین فی کہ ضیا و درخشہ کی اونکی چھٹا  
 مردم کو خیرہ کرتی تھی اور نیز بہت سی دیرا ظلت کی دیکھی اور بہت سی دیرا یارب کی دیکھی سب ان ہونے  
 کی دیکھتی سبھی محکو ہل عارض ہوتا تھا تو جبریل کہتا تھا کہ نادان و قمران ہوا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خداوند عالم حکم  
 گرامی و بزرگ کیا ہی ہر شخصت فرمانی ہی کہ خدائی محکو قوت غایت کی کہ اون عجاب و غریب کو ملاحظہ کرتا تھا  
 جبریل فی مجلسی کہا کہ ای محمد یہ امور جو تم دیکھتی ہو انکو عظیم جانتی ہو حالانکہ عظمت خدا اس سے زیادہ تر ہی اور بہت  
 اشیا و سبکی جنب عفت مین عظیم نہیں تحقیق کہ در میان خلقت اور خالق عالمین کی فوہ ہزار حجاب ہی مراد ہے سب  
 سخن مین جیسا کہ او پر طرف اسکی اشارہ کیا گیا باوجودیکہ در میان محل صد و روحی الہی او ذوی العرش کی کہ مخلوقات او  
 ہی فوہ ہزار حجاب مین اور قریب ترین محل نزول ہی جمیع مخلوقات ہی مین ہوں اور اسرا فیل ہی اور جھین اور اسرا فیل  
 مین بار حجاب مین اول حجاب نور کا دویم حجاب ظلمت کا سیم حجاب ابر کا چہارم حجاب پانی کا اور  
 خابستہ فی فرمایا کہ منجہ حجاب مخلوقات الہی سی جو کہ میری مشاہدہ مین آئی ایک خرو سہ تھا کہ بانوا و سبکی منہا ہی طبقہ  
 زمین مین ہی اور اسکا نزدیک عرش خابستہ ہی غراسمہ کی دو بال و سبکی ایسی بزرگ تھی کہ جب کہولتا ہوا مشرق و  
 سی گذر جاتی تھی اور سبج اوس ملک کی بہت تھی کہ منزہ ہی پروردگار میرا اور شان و سبکی زیادہ اوس سے ہی کہ اور اک  
 کیا جانی اور صبح کی وقت اپنی بال کہولتا ہی اور بلانا ہی اور صدای سبحان بلند کرتا ہی اور کہتا ہی سبحان اللہ  
 القدس سبحان اللہ الکبیر المتعال لا الہ الا اللہ الحق القیوم اور جب وہ صدا بلند کرتا ہی تو تمام خدو ہوا  
 زمین بال اپنی ہاوی مین اور صدای سبحان حجاب و تعالیٰ بلند کرتی مین اور جب وہ ملک ساکت ہوتا ہی تب یہ ہی ساکت  
 ہوجاتی مین اور براوس خروس کسفید اور نیچی بازو کی سبہ مین پس ہر جبریل کی داخل بیت المعمور ہوا مین اور دور  
 نماز ادا کی مین فی اور ایک جماعت اپنی اصحاب کی اوس حکمہ دیکھی مین فی کہ لباس سفید پہنی ہوئی تھی اور ایک جماعت  
 اصحاب کی دیکھی کہ وہ جامہای کہنہ و کثیف پہنی ہوئی تھی اور لوک جو لباس فاخرہ پہنی ہوئی تھی وہ بیت المعمور مین داخل  
 ہوئی اور وہ جامہای کہنہ و لباس لباس کثیف تھی او کو داخل ہوتی ہی منع کیا اور نکال دیا گیا جب مین بیت المعمور  
 سی باہر آیا تو دو ہزار چھٹیس کہ ایک گروہ تھی دوسری نہر رحمت تھی تو مین فی نہر کو زمین سی باقی پایا اور نہر رحمت  
 مین غسل کیا اور وہ دونوں نہر مین میری ساتھ ساتھ تھیں تاہنگہ داخل بہشت ہوا مین تو دیکھائیں مین فی کہ دو درخت ہونے  
 کی کہ میری وسطی اور میری الہیت کی وسطی اور جوار و جوار کھوسات میری مین مینی ہوئی مین اور بجای خاک کی  
 بہشت مین ملک ہی و ان ایک صبیہ کو دیکھا کہ اوس نہر مین غوطہ لگاتی ہی مین فی کہا تو کون ہی اوسنی کہا کہ  
 مین عارثہ کی ہوں جب مین فی معراج سی مرحبت کی تو زید مین عارثہ کو بشارت دی عرض بہشت مین جانور تھی

اتنی بڑی دیکھی کہ شتر کی برابر تھی اور انا ہیشت بزرگی میں بقدر دلو عظیم کی تھی اور ہیشت میں ایک درخت تھا کہ اگر کسی  
 جانور کو اوسکی نیچی چوڑ دین تو سات سو برس تک بھی اوسکی گردہ پہنچتی اور کوئی گہر ہیشت میں ایسا نہ تھا کہ حسین  
 شاخ اوسکی نہ ہو نیچی ہو کہا میں فی جبریل سی کہ یہ کونسا درخت ہے جبریل نے کہا کہ یہ طوبی ہے کہ خدا تعالیٰ  
 فی ارشاد کیا جو ہے **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** کہ جب وہ جہانبات کے آسمان  
 ہفتم میں دیکھی تھی جبریل سی دریافت کی پس پوچھا کہ وہ دریا کیسی میں کہا جبریل نے کہ وہ حجاب میں اگر میرا مال  
 ہوں تو نور عرش اپنی ماتحت کو جلادی پھر وہاں تھی ماسدۃ المنستی ہونچا میں کہ ہر ایک بتہ اوسکا اتنا عظیم  
 تھا کہ ایک جماعت کثیر بر اوسکا سایہ پڑتا تھا و مائنی بہتہ قرب معنوی حجاب و تعالیٰ کہ قاب فوسین اور فی عباد  
 اوسی ہی ہونچا اور حجاب نہ و تعالیٰ ہی سناجات کی مذاموسی **إِنَّمَا أَلْهَمُوا أَعْيُنَ النَّاسِ رَأْيَ سَعَادَةٍ** یا  
 لایا رسول و سبر کہ ہوا گاہ طرف اوسکی اوسے خدا کی جانب سی حضرت نے فرمایا کہ میں فی اپنی اور اپنی است کی طرف سی  
 کہا **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ** یا **إِنَّمَا أَلْهَمُوا أَعْيُنَ النَّاسِ رَأْيَ سَعَادَةٍ** یا  
 سب ایمان لای ساتھ خدا کی اور فرشتہ کی اور کتب سماوی اور انبیاء کی نہیں فرق کرتی میں رسول و عین اپنی سب پر  
 ایمان لائی میں ہر کہا میں فی سمعنا و اطعنا غفر لنا **وَمَا تَنبَأُكَ إِلَهِكَ الْمَجِيدُ** یعنی سنا ہمیں ارشاد خدا  
 حجاب و تعالیٰ کا اور اطاعت کی معنی اور امر و نہی طلب کرتی میں ای پروردگار ہماری اور تیری طرف سے ہیست  
 پس حجاب و تعالیٰ کی بطور سی خباب ہوا کہ **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا  
**لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا  
 اعمال کا اور او سبر بڑ کا ضرر سنا نکا پس عرض کی میں اپنی است کی طرف ہر تباہا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا  
 اخطا یا یعنی مواخذہ کر اگر ہول جائیں یا خطا کوئی ہر سرزد ہونی یعنی ہوس سی یا بی قصد اگر کوئی گناہ ہمیں سرزد ہو  
 حقتالی فی ارشاد کیا کہ مواخذہ ہو گا تیری است سی میں فی کہا **وَمَا تَنبَأُكَ إِلَهِكَ الْمَجِيدُ** یا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا  
**لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا  
 فی منظر فرمایا ہر کہا میں فی **وَمَا تَنبَأُكَ إِلَهِكَ الْمَجِيدُ** یا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا  
**لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا  
 مولینا **فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ** ای پروردگار ہماری محکو تکلیف لایطاق ندی اور در گذر ہمیں اور  
 مغفرت کر ہماری اور رحم کر ہماری حال پر توئی ہی مدد کار اور کار ساز ہمارا پس نصرت دی محکو کفار پر پس وحی ہوا  
 کہ جو کچھ نونی طلب کیا اپنی اور اپنی است کی وسطی و عطا کیا ہمیں خباب صادق فی فرمایا کہ خداوند عالم کی کسی  
 تھی کو وہ کہ کر مت فرمایا جو کہ کر مت کیا خباب رسول خدا کو پس عرض کی خباب رسول خدا کی کہ جو فضائل انبیاء سابقین  
 کو عطا فرمائی محکو ہی غایت **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ** یا



ولا حق الا بالله ولا منادك الا اليك حضرت لم فرمايا کہ حالان قرش فی ہندو عالمی تعلیم کی کہ ہر شخص  
 شام و سکوڑا کروں اللہ از ظلم اصبح مستبیرا بعضا و نہ اصبح مستبیرا مغفرتک و بعضا  
 اصبح مستبیرا بغفادک و بعضا لیل ال اصبح مستبیرا یوحنا و الیہ السلام لا یفد بس فرمایا  
 حضرت فی کہ سبزیں فی آواز ایک فرشتی کی کہ اذان کہتا تھا اور پہلی اسی کسی فی آواز اسکی آسمان میں نہیں جی  
 تھی جب کہا اوسنی اللہ الکر اللہ الکر ارشاد ہوا حق تعالیٰ کی طرف سے کہ سچ کہا بندہ موسیٰ فی کہ میں نے کہتا  
 اوس سے ہوں کہ عقل مخلوق تمہی جہت تک پہنچ سکی اور سب سے بزرگ ہوں بحالت معنوی جب دوسرے کہا استغفر  
 ان لا الہ الا اللہ ارشاد ہوا سچ کہتا ہی بندہ موسیٰ میرا کہ نہیں کوئی خدا سوا میری جب دوسرے کہا استغفر اے محمد  
 رسول اللہ ارشاد ہوا سچ کہتا ہی بندہ موسیٰ میرا کہ محمد بندہ اور رسول میری میں فی اوس ہی بیجا ہی اور برگزیدہ کیا ہی  
 جب کہا حق علی الصلوٰۃ استغفر فی فرمایا سچ کہتا ہی بندہ میرا کہ تو کو کو طرف غرض کی طب کر تابی کہ تو کہ شخص  
 کسی کی طرف ناز کی اور غرض اوسکی محض ضامیری ہوی غار اوسکی اوسکی گناہوں کا کفارہ ہوگی جبکہ حق علی الصلوٰۃ  
 کہا فرمایا حق تعالیٰ کہ نماز موجب شایستگی اور فیروزی اور رستگاری کی ہی پس میں الکی ہوا اور تاکہ فی اقتدا میرا کیا  
 جیسا کہ بیت المقدس میں انبیاء فی اقتدا میرا کیا جب ہماری فارغ ہوا تو انوار حبیب حق تعالیٰ فی بھی حاطہ کیا پس  
 کیا میں فی بہر حق تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوئی کہ حق تعالیٰ کہ پہلی تجھ ہی تھی اون سب پر بچاس غارین و جب کی نہیں  
 ہوی بچاس تجھ اور تیری امت پر و جب کہیں میں تو تیری امت پر غارین بچا اوس جب میںی مرحت کی تو جن سے غیر  
 گذرا کسی فی مجسمی کہ سوال کیا جب حضرت موسیٰ تک پہنچا تو اوہوں فی پوچھا کہ کیا کیا نہیں میںی کہا کہ حق تعالیٰ  
 فی بچاس غارین مجھ اور تیری امت پر و جب کہیں حضرت موسیٰ فی کہا کہ اے محمد پروردگار تیرا عبادت سے فی بنیادی  
 امت تیری عزیزن امت و ضعیف ترین امتوں کی ہی بچاس غارین ہرگز بچا ناسکی کی پھر جاؤ اور اپنی پروردگار  
 سے سوال کرو کہ تخفیف فرمائی خدا تعالیٰ تیری امت کو پس مرحت کی جب مددہ المنتہی میں پہنچا تو سجدہ کیا  
 کہا ہی پروردگار میری مجھ اور میری امت پر بچاس غارین و جب کی تو فی ہم پر دشوار ہیں اپنی فضل سے تخفیف  
 پس اوس غاروں کی تخفیف ہوئی جب بہر قریب موسیٰ کی آیا میں تو موسیٰ فی کہا کہ پھر جاؤ اور شفاعت کرو کہ امت کی  
 جالیں غاروں کی طاقت نہیں کہتی پس گیا میں مددہ المنتہی کو اور تضرع کی تو حجاب باری عزہ میں فی اوس غارین  
 اور مساف کہیں بہر جب حضرت موسیٰ تک پہنچا تو حضرت موسیٰ فی کہا کہ تمہاری امت میں اتنی ہی طاقت نہیں  
 کہ تیش غارین ادا کریں بہر حضرت شفاعت کی حتی کہ نوبت بائیں غاروں کی پہنچی بہر حضرت موسیٰ فی کہا کہ میں  
 کی شفاعت کرو تاکہ اور کم ہوں میںی کہا کہ اب جیسا مانع ہی ان بائیں بر صبر کیا میں فی پس حق تعالیٰ فی ندا کی بھی کہ  
 بائیں غاروں پر صبر کیا تو فی تو ہم شکوہ اور تیری امت کو حق بائیں غاروں پر بچاس غاروں کا ثواب دین کی اور

ہر ایک غار کو ساتھ دس ہزاروں کی قبول کر رہی اور یہی ہے کہ میں سے ایک حبیب اللہ جی کا تو اس کی ہر  
امال میں دس حصہ لکھی گئی اور القصد ہے کہ ہر ایک کو ایک تہہ اس کی نامہ اعمال لکھی گئی اور ہر شخص نے یہی سمجھا  
سی قصد گناہ کا کری گا کہ جب تک نہ لایا تو وہ گنا گناہ نہ لکھیں گے اور اگر کجایا ہی اس گناہ کو تو ایک گناہ لکھیں  
جناب صادقؑ نے فرمایا کہ خدا موسیٰ بن عمران کو اس امت سے خیرا خیر دی کہ وہ نبیوں کی انبی تکلیف کو اسان اور بار  
اون کا سبک کر دیا اور اس بابوہی فی سبندہ مشروریت کی بھی کہ زید بن علی بن حسینؑ نے بھی ابابامہ بن النعمان  
سی سوال کیا کہ یا امام ارشاد کیجی کہ جب تک رسول خداؐ مریع کو نہ شریف لکھی اور حق تعالیٰ کی پچاس نازین وجہ ہیں تو  
حضرتؑ کی تحنیف کا سوال کیا یہاں تک حضرت موسیٰؑ کی تمنا کہ تم تحنیف کا سوال کرو حضرتؑ نے فرمایا کہ ای فرزند  
تحقیق کہ جناب رسول خداؐ نے یہ امر خلاف ادب کیا کہ خداوند عالم حسن بنیر کو کہ اوں حضرتؑ اور اوں کی امت پر حرم  
کری اس سے انکار کریں اور جو کہ موسیٰؑ کی جو پیغمبر عظیم نشان ہیں آنحضرتؑ کی امت کیوہی شفاعت کی تو یہ  
بات خضرؑ کو مناسب تھی کہ موسیٰؑ کی شفاعت سے انکار کریں لہذا آنحضرتؑ نے مکر شفاعت کی تا آنکہ پانچ غار  
مقرر ہوئیں یہی کہا کہ ای میرے حضرت موسیٰؑ کی تو ان پانچ غاروں میں ہی شفاعت کے حق سے تھیں حضرتؑ نے یہ  
شفاعت کی تا کہ اس سے بھی زیادہ تحنیف ہو جائی حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر زندہ آنحضرتؑ چاہتی تھی کہ امت کی  
کی تحنیف ہو جائی اور ثواب بھی کم نہ ہو بلکہ پچاس غار کا ثواب حاصل ہو اگر یہ غارین پانچ سے کم ہوتیں تو  
پچاس غاروں کا ثواب ہوتا کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا میں جاعہ بالحسنۃ فکہ عشرۃ امثالہا جو کوئی شخص ایک  
حسنہ بجالائی پس مٹی اوں میں دس حصہ مثل و سکی اسی واسطی جو سوف کہ حضرتؑ رسول خداؐ زمین پر آئی تو جبریلؑ  
ہوئی اور کہا کہ یا محمدؐ پروردگار تمہارا پیغمبر سلام کہنا ہی اور فرمائی کہ یہ پانچ غارین ثواب میں برابر پچاس غاروں کی  
میں دسویں قریل متغیر نہیں ہوتا اور میں اپنی بندوں پر ستم نہیں کرتا پس جانا چاہی کہ نسخ و تفسیر احکام میں  
علامہ میں بحسب مصلح خاص و عام کی واقع ہوتا ہی اور یہ کہ جناب باریؑ نے فرمایا کہ میری قول کو تغیر نہیں ہوتا یہ  
محمول ہی اس پر کہ وہ مصلحت کی تغیر نہیں ہوتا یہ مخصوص ہی ہر مقام سے یعنی غار بھنگانہ کی ساتھ اور یا مخصوص ہر جمع  
احکام شریعت ظاہرہ و نبویؑ ہی سوا اوں احکام کی جو حضرتؑ کی حمد و راستہ میں منسوخ ہوئی ہیں خان حکام  
محمدؐ جل جلالہ و تعالیٰ و حمہ و حمہ علیہ السلام جو القیمہ کہ کہ آنحضرتؑ خاتم المرسلینؑ ہی اور بعد آنحضرتؑ کی کوئی  
پیغمبر نہیں آگا نسخ احکام شریعت آنحضرتؑ کی بلکہ شریعت آنحضرتؑ کی نسخ تمام شریعتوں ہی اور شریعت  
حضرتؑ منسوخ نہیں فصل تفسیر علیؑ میں وہ مقدمات جو ابتدائی ہجرت سے تا وفات آنحضرتؑ  
ظہور میں آئی علی سبیل الامار و الاختصار بیان کی جاتی ہیں از آنجہ غزوہ بدر ہی جو اول فتوح اسلام سی  
قال لا سجدہ و تعالیٰ و یدلنا ان الحق الحق یقطع دابر الکافین الحق الحق ویبطل الکفار

سید  
عبد  
الحق

و لکھ کر جمعیت الیٰ خراہ آتھیں ہمارے من خباب علیٰ ابن ابی سلمہ تم ہی نقل کیا ہی کہ سب سکھاتے تھے  
 قافلہ قریش شام کی طرف روانہ ہوا اور ساتھ دکنی مال و سیلاب بہت ساتھ پاس خباب رسالت کے علی  
 عبیدہ و آلہ فی اپنی اصحاب کو حکم دیا کہ و لکھ کر فاکر کرین اور خبر دی اور لکھ کہ خباب باری عزہم فی وعدہ احد  
 الطافین کا کیا ہی یعنی یا شتر قریش کی یا خود قریش کو پاؤ گی اگر تم اور ان تک پہنچ جاؤ گی میں خضر  
 مع تین سو تیرہ اصحاب کی روانہ بدر ہوی پس ہر گاہ بدر کی فریب پہنچے تو اس وقت ابوسفیان قافلہ میں  
 تھا جب اسکو مدد ضروری کہ رسول خدا قشر ف لاتی ہیں اور قافلہ کو روکنی کا ارادہ کہتی ہیں تو ابوسفیان بہت  
 اور خوف کیا اور شام کو روانہ ہوا جب نقرہ کی پاس پہنچا مصمم بن عمرو انخسر علی  
 دس سنہ یا رخصتے اور اسکو ایک ناقہ نوجوان سوار ہونی کو دیا اور کہا کہ تو قریش کے پاس جا اور اسکو خبر کر  
 کہ محمد مع ایک جماعت الٰہی غریب کے ہمارے قافلہ کو روکتی ہیں تم اپنی قافلہ کی خبر لو اور نصرت کرو اور وصیت  
 کی اسکو کہ توبہ مکہ میں پہنچو تو ناقہ کو حرم کھنڈو اور کان ہسکا کاٹ ڈالو تا آنکہ خون جاری ہو جائی اور امان  
 کر بیان کی اور چھپی سی چاک کھنڈو یہ شخص مکہ میں پہنچا تو ناقہ براون ہو کر رہا یعنی مونہہ ناقہ کی پچھلی طرف  
 کیا اور آوارہ بن گئی کہا یا الٰہ غالب غارت گر تمہاری قافلہ کو لوٹ فی ای میں جلد خبر لو اور لکھ کہ محمد ایک گروہ الٰہی  
 برب تمہاری قافلہ کو روکی ہوئی ہی اور عاکہ بنت عبد المطلب فی من دن مضطرب کی اتنی پہلی خواب میں دیکھا کہ ایک  
 داخل مکہ ہوا اور فریاد کی اوسنی کہ ای آل عدی و ای آل فہر جھکو جاؤ تم لوگ طرف ایسی جگہ کے کہ بعد  
 دکنی و مان قتل کے جاؤ گی ہر وہ سوار کوہ ابوسفین پر گیا اور ایک دمانی کر دیا پس وہ سنگ پڑے پڑے ہو گیا اور  
 لوی گہر ترنگا بنی زنا کرید ہی کہ ایک زریہ اوس سنگ اگل گہر میں پہنچا اور دیکھیں خراہ جی اوس وقت غامکہ ڈھونڈا اور اس جا  
 سی عباس کو مطلع کیا اور عباس فی غنہ بن بکیر اپنی کہا کہ یہ مصیبت عظیمہ قریش میں حادث ہوئی جب یہ خراہ  
 قریش میں شہور ہوا تو ابوجہل کو خبر پہنچی اوسنی کہا کہ جو عاکہ فی خواب دیکھا ہی قسم لات وغری کی کہ تین  
 روز انتظار کریں گی ہم اور بعد تین دن کی اگر یہ خراب حق ہو تو وہ راست کو ہی اور اگر ایسا ہوا تو ہم ایک  
 کاغذ لکھیں گے کہ طواف حراب میں دگور و انہی میں سے کوئی ہی ہاشم سے زیادہ دروعلو نہیں جب اسکو ایک دن  
 تو ابوجہل فی کہا کہ ایک روز تو کذبہر دوسری دکنی بعد کہا کہ دوسرا دن ہی تمام ہو جب تیسرا دن ہوا تو مضطرب آیا اور  
 وادی مکہ میں مذاکر تا تھا کہ یا الٰہ غالب تمہاری قافلہ کو جبین تمہارا مال نہا محمد مع ایک جماعت کی غارت  
 کر ہی تم آؤہ خاک ہو اور حلیو خبر لو اپنی مال کی تو پہل بن عمرو و صفوان بن امیہ و ابوالخیر بن ہاشم و  
 ونبہ حلاج کی بیٹی و نوفل بن خویلد اوشی اور کہنی لگی کہ یا مشر قریش یہ مصیبت عظیمہ حادث ہوئی کہ محمد مع  
 اپنی جماعت کی تمہارا مال لوٹا ہی اور کل قریش ہر دوزن کا اس قافلہ میں نہوڑا یا بہت مال و سیلاب ہی

بس سامان اسباب سفر طیار کرو تو صفوان بن امیہ فی بائخ سودیا رنگالی حتی کہ سب عطا فرمیش فی سامان سفر کا ہیار کیا  
 اور اوٹھوں کو بار کیا اور شتران معب و ذلول پر سوار ہوئی در انحال کہ اپنی نفوس پر مالک نہ تھی یعنی منکرین ریاسی لاپاپ  
 تھی جہا کہ خباب حبشہ و نعلانی فی فرمایا ہی خسر جوعطنین یاد رکھو و یاد اللہ فی سامانہ اوکی عباس بن عبدالمطلب  
 و نوح بن عثرت و عقیل بن ابی طالب ہی تھی اور انکی سامانہ اوکی غلام کہ وہ شراب پی تھی اور دف بجائی تھی اور خباب  
 رسول خدا صحت میں سویرہ نفر کی قریب بدر کی اوتری کہ وہ انسی بدر ایک رات کی راہ تھا تو بشیر بن ابی ریحان محمد بن عمر کو قافلہ  
 قراش کی وسطی پہچا تو وہ دونوں جاہ بدر کی قریب پہونچی اور اونٹ و جان پہنلائی اور بانی بنی تواسنا او نہوں نے  
 دو عورتیں باتیں کرتی تھی کہ قافلہ قریش کل خلائی تمام پرار اتھا اور آج اس جگہ اوتری جس و نہوں فی رحبت کی اور  
 جگہ سنا ہا بیان کیا پھر ابوسفیان بدر کو روانہ ہو تو قافلہ الکی بڑگی تنابہ ستا قریب بدر پہونچا وہاں ایک شخص  
 تھا کہ دو سگ گیب جہنی کہتی تھی کہا اوس سی ای کسب آیا کچھ حال محمد اور اوکی اصحاب کا معلوم تھی اوسنی کہا کہ مجھ  
 کچھ اطلاع نہیں ابوسفیان فی کہا کہ قسم ہی لات وغری کی کہ اگر توفی حال محمد کا چہا یا تو قریش مدت اچھری دین  
 رہیں کی کیونکہ ہر شخص کا قریش میں سی کچھ نہ کچھ اس قافلہ میں مال و اسباب ہے بس حال و نکا ہر کر پوشیدہ  
 کرا اوسنی کہا و اندھ مجھ کو حال محمد و اصحاب و سکی سی ہر کر علم نہیں مگر یہ کہ دیکھا میں فی آج کہ وہ نفر شتر سوار آئی اور با  
 پیا او نہوں فی اور اونٹ پہنلا دی بعد اوکی روانہ ہوئی پس میں اوسنی و قف نہیں کہ وہ کون تھی ابوسفیان ہم سکنے  
 جان اوکی شتر جہنی تھی آیا اور اوکی عبرتیں سینگنی او نہائی تو او میں ایک خرما کی گئی دیکھی تو کہنی لگا کہ و اندھینہ جوا  
 شتران یزب کی ہی ہل ابوسفیان فی وہاں رحبت کی اور جلی ہی حلیہ ہی قافلہ تک پہونچا اور اوسنی کیا ساحل بیک  
 طرف ہو کر چلا اور راستہ چوڑ و تنب قافلہ فی راہ ترک کی اور دوسری راستہ پر چلتی آئی بس خباب پیغمبر خدا ص  
 بر حضرت جبرئیل نازل ہوئی اور حضرت کو خبر دی کہ قافلہ قریش اوراگی بڑ گیا اور قریش وسطی حفاظت انی قافلہ کی  
 پہونچی اور تم اوسنی جنگ کرو اور خداوند تعالیٰ فرمایا ہی کہ میں تمہاری نصرت کرونگا اوسوقت حضرت رسول خدا صفا  
 میں تشریف رکھتی تھی پس حضرت فی جاہا کہ اصحاب لکھ کو آرائیں کہ یہ کیا کہتی ہیں حضرت فی ارشاد کیا کہ قافلہ قریش  
 تو اگی چلا گیا اور قریش جہنی لڑائی اور اپنی مال کی حفاظت کرنی کی وسطی آئی پس اور بر تحقیق خباب ماری تعالیٰ فی حکم  
 امر کیا ہی کہ قریش سے لڑائی کرو ات بس اصحاب بہت ذری اور خوف جنگ سی کاپشنی لگی خباب رسول خدا ص فرمایا کہ  
 جہنی ان باب میں منورہ کرو پس لبس بوجہ اوٹھا اور کہنی لگا کہ یا رسول اللہ یہ جماعت قریش ہی اور انکو بہت کبر و  
 عروہ ہی یہ ایمان نہیں ہی جہن سی کہ کفر خستہ مار کیا ہی اور میں ذیل ہی جہنشی کہ عرت بائی ہی انہوں نے  
 اور ہم مقصد لڑائی کی نہیں سکی حضرت فی یہنکی فرمایا کہ بیٹہ جا اور یہ فرمایا کہ اپنی اپنی راہی بناو پھر عروٹھا اور کچھ  
 اوکری کہا تا وہی بیان کیا حضرت فی کہا میں جا پھر فرمایا منورہ بناو پس مقداد بن اسود فی عرض کی کہ یا رسول اللہ

یہ جماعت مغرور ہی اور ہم ایمان لائی ہیں اور پراچی اور شہادت دی ہی نہیں کہ آپؐ کچھ بھانڈا تو لائی کی طرف سے ہیں کئی میں سے  
 اور اوکی طرف سے ہی اگر ارشاد ہو تو انکے میں کو دہرین اور غار خیلان پر لوٹیں جب بھی ہم نہ کہیں کچھ نبی اسرائیل کی واسطی  
 موسیٰ کی کہ تو اور رب تیرا جاو اور مقابلہ کرو اور ہم بیان نہیں بھی بلکہ ہم یہ کہتی ہیں کہ تم مع عرب خداوند جلیل جاو اور  
 کرو اور ہر کا پستخود میں جان دینی کو حاضر ہیں پس خبابؓ سو لحد آئی فرمایا کہ خدا تجھ کو خیر ہی نصیب دے اور بعد اس کے  
 خبابؓ سو لحد آئی فرمایا کہ مشورہ بتلاو اور سب بار بار اس تکرار کا یہ نہا کہ حضرت کو خیال تھا کہ شاید انصار احاطت میں  
 خارج مدینہ کریں اور سوفت سعد بن معاذ فی عرض کی یا بے انت ولے یا رسول اللہؐ اکی بار بار مشورہ ہو چنی سی معلوم کیا  
 کہ آپؐ اور اوپر مدینہ سے نکلی تھی اور اب اور کام پر خبابؓ قدس الہی کی طرف سے مامور ہوئی ہیں فرمایا حضرت فی حقیقت  
 ایسا ہی سعد بن معاذ فی کہا بے انت ولے یا رسول اللہؐ تحقیق کہ ہم ایمان لائی اور تصدیق کی اکی وگو اہی ہے  
 یہاں تک کہ آپؐ جو حکام الہی نہ ہو مگر ارشاد کرتی ہیں وہ حق ہی پس اگر کبھی ہو کہ جو جاہلی ہم اطاعت کرتی ہیں اور ہماری احوال میں  
 جسد جاہلی نصف میں لائی اور جتنا جاہلی چوڑ دیکھی مگر ہماری نزدیک احب وہی ہو گا جسکو کہ آپؐ صرف کریں اور  
 کہ آپؐ چوڑ دین کی قسم ہی خدا کی اگر آپؐ ارشاد کریں تو ہم دریا میں کو دہرین یا رسول اللہؐ بے انت ولے ہی نہیں آیا میں  
 رستہ پہلی اس سے ہرگز ارشاد نہ پائی اس رستہ کو اور ہم چوڑ دینی میں مدینہ میں ایسی جماعت کو کہ ہم اونسی زیادہ اکی مدت  
 گذری میں کوشش نہیں کر سکتی اگر وہ جانتی کہ اس طرحی کہ ہماری پیش آنی کی تو وہ ضرور ساتھ اکی آتی اور ہرگز مختلف  
 نمر کی پس شتران سواری جیسا کرتی ہیں ہم بعد اسکی واسطی مقابلہ دشمن کی جاتی ہیں در انحالیکہ صبر کرتی والی ہیں پر  
 ملاقات دشمن کی مثل صبر کرتی دلیروں اور شجاعوں کی اور امید ہی حقیقی سے کہ انکھیں ہماری روشن کری گا سبب  
 ہماری پس اگر واقع ہو جو کچھ کہ آپؐ جاہلی ہیں عیسیٰ فتح و نصرت ہر اسی کیا بہتر ہی اور اگر ہم غلبہ ہوئی تو آپؐ  
 تشریف لیجائیں اور شال اپنی فتح سے ہوں کہ وہ اعانت کریں اکی بعد ہمار حضرت یہ سنکی خوش ہوئی اور فرمایا کہ انصار  
 ایسا نہ کہ حقیقی فی عیسیٰ وعدہ نصرت کا کیا ہی اور اوکی وعدہ میں مختلف نہیں پس حضرت نے حکم دیا  
 کہ یہ کہ خدا واند ہو کو یا کہ دیکتا ہوں میں مستنسل فلان فلان مشرک کا یہ ہے اور کو یا دیکتا ہوں میں کہ ابوجہل اور  
 عتبہ اور شعیبہ اور دونوں بیٹی حجاج کی اسمقام میں خاک نہ لست برگریں کی اسوقت جبریل امین یہ آیہ لکھی  
 کما اخرجک منک منک بالحق وان فریقاً من المؤمنین لکان ھو جیسا کہ باہر لایا تجھ کو خدا  
 تیرا اپنی گہری ساتھ حق اور راستی کی اور تحقیق کہ ایک جماعت مؤمنین میں سے البتہ کہ بہت کرنی والی تھی عرض وقت  
 عا کی چاہ بدر پہنچی کہ اوسی عدوہ شامیہ کہتی ہیں وہاں مقام کیا تو کفار قریش اسی اور عدوہ یمانہ میں توقف  
 کیا اور اپنی علام واسطی پائی کی بھی پس انکو صاحب سو لحد آئی گرفتار کیا اور قید کر دیا اور اونسی پوچھا کہ تم کون  
 ہو اونہوں فی بیان کیا کہ ہم غلام ہیں قریش کے بہراونسی دریافت کیا کہ قافلہ شام قریش کہاں ہی اونہوں نے



کہا کہ مکتوب اطلاع نہیں پہنچا بات اصحاب رسول کو ناگوار ہوئی اور مار مارا شروع کیا اور خباب رسول خدا مشغول نماز تھی جب حضرت  
 نمازی سے خارج ہوئی تو فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتی ہیں تو مارنی ہو اور جوت کہیں تو چوڑ دو میری پاس لاؤ حضرت نے  
 فرمایا کہ تم کون ہو اور ہونے کی کیا کہ ہم غلام قریش کی ہیں فرمایا حضرت نے کہ تمہاری قافلہ میں کس قدر آدمی ہیں کہا اوہ ہون  
 کی کہ ہم نہیں جانتی عدو کا حضرت نے فرمایا کہ تمہاری قافلہ میں کسی اونٹ نہ بچ ہوئی ہیں کہا اوہ ہون نے کہ تیری اونٹ  
 کت حضرت نے فرمایا شتر کین قریش تو موسیٰ بن زکریا کہ میں پس پوچھا حضرت نے کہ میں ہاشم میں سے ہوں کون ہی کہا اوہ ہون  
 نے کہ عباس بن عبد المطلب اور نوفل بن الحارث اور عقیل بن ابی طالب پس حکم کیا حضرت نے کہ وہ غلام جس کے جائیں جب یہ خبر  
 قریش تک پہنچی تو بہت ڈری اور عقبہ بن بصرہ نے ملاقات کی ابو اہجر بن ہشام سے اور کہا تو نے نرہ اس بچی و فساد کا قسم چلی  
 کی کہ میری باؤنی زمین نکلتی جاتی تھی ہمسہ اس قصد سے آئی تھی کہ قافلہ کی حرمت کریں قافلہ چار تو ایسی رہا ہوا اور ہمسہ  
 واسطی بچی و فساد عدوان کی قسم سے خدا کی کہ نہیں نجات پائی اس قوم کی کبھی اجنبی سے بغاوت اختیار کی ہو اور دوست  
 رکھتا ہوں میں اس بات کو کہ جو کچھ قافلہ میں اموال ہی عبد مناف سے سب ضائع ہو گئے یہ سفر نہ کرتی ابو اہجر نے کہا کہ اے عقیل  
 تو ایک سردار ہی سرداران قریش سے پس لوگو کو سمجھا کی واپس لی جلی اور نخل کر تو اس مال کا جو اصحاب محمد نے لوگو  
 نخلہ میں لیا ہی اور ابن خضرمی جو ساتھ قافلہ کی مارا گیا ہی اس کی خون کا بھی نخل ہوتا کہ قریش رضی ہوں اور کہ کو  
 مرجعت کریں عقیل نے کہا کہ جھکو یہ سب قبول ہی اور جاننا ہوں میں کہ اس بات میں مجھ سے کوی مخالفت نہیں کریگا مگر ابو جہل  
 تو اس کو سمجھا کہ اس بارہ ہی باز آئی ابو اہجر نے کہا ہی کہ میں خیمہ ابو جہل میں گیا تو اس وقت وہ اپنی ذرع بناتا تھا میں  
 کہا کہ اے ابو جہل جھکو عقیل نے تیری پاس بیجا ہی پس ابو جہل نہایت ناخوش ہوا اور کہا کہ عقیل کو گناہ تری سوا اور  
 کوئی بغیر نہیں ملتا تھا میں نے کہا کہ وائے اگر کوئی اور شخص سوا عقیل کی جھکو تیری پاس نہ بیجا تو میں ہرگز نہ آتا مگر عقیل نے  
 ہی اپنی قوم کا اس واسطی اس کی فرمان ہی مجبور ہو کی یہاں تک آیا ہوں ابو جہل بہر کمال ناخوش ہوا کہ عقیل لگا کہ تو عقبہ  
 کو سردار کہتا ہی میں نے کہا کہ اس کو میں نہا نہیں کہتا بلکہ نب قریش کہتی ہیں اور اب دیکھ کہ دوستی نخل کیا ہی  
 ہوا قافلہ و خون ابن خضرمی کا پس ابو جہل نے کہا کہ عقبہ زیادہ کو خوش بیان اور جانب داری کرنا ہی محمد کی کسو سطلی کہ وہ عقیل  
 مناف سے ہی اور بنی اسکا خدمت رسول خدا میں حاضر ہی اب عقبہ چاہتا ہی کہ کو کو کو منع کر ہی جگہ سے نہ حضرت نے فرمایا کہ قوم ہی تا و غری  
 کی کہ نہیں ہر گاہ کہ دہل کر میں ہم او کو دینہ میں اور فید کر کی مکہ میں لائیں تاکہ ہر تینوں دیکھیں کہ ہمیں اپنی کیا کیا اور ہر کوئی ہمارے  
 نجات کا متعرض ہو ابو جہل نے عقیل کی بیٹی کا ذکر سنا کہ ابو جہل نے عقبہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب بونہیانی قافلہ متاع و ہب لیش کو کہیں  
 ہو چکا دیا تو قریش کے پاس خیمہ ہیجا کہ محمد کو چوڑ و ساتھ عرب کے اور خود درجبت کر و کیونکہ قافلہ ہمارا اس وقت ہو چکا اور اگر خود  
 آئی تو عورت اور کیزن ساوندہ کو چوڑ و دیا ہو کہ اہل اسلام کی ہاتھ میں سیر ہوں ہیچام ابوسفیان کا قریش کو فرماں جھکے میں ہو چکا  
 کی قصد ہے کہ کیا کن ابو جہل و عقبہ اسکا رضی ہوا اگر عورت کو کو وہیں ہی ہی بلکہ اب کثرت لشکر قریش کے ہوا رسول خدا کو معلوم ہوا

نوری از حضرت علیؑ کفری نگاشته و زاری شروع کی و جلاله تعالیٰ میفرمود که ای من استغاثه کیا جنتی است یا عذاب است و ای من استغاثه کیا جنتی است یا عذاب است  
 رَبِّکُمْ فَاسْتَجِبْ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ فَاسْتَجِبْ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ فَاسْتَجِبْ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ فَاسْتَجِبْ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ  
 اَللّٰهُمَّ اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ جَنَّتِهِمْ حَقًّا اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ جَنَّتِهِمْ حَقًّا اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ جَنَّتِهِمْ حَقًّا اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ جَنَّتِهِمْ حَقًّا  
 والاہوں : تمہارا سامنے ایک ہزار فرشتے کی کپی در پی آویں کے اور میں کرنا ہی حقیقی فی اس میں ذکر فی کوساتہ ملائکہ کے گرفتار وسطی ہماری  
 ارم بامین دل ہماری اور میں نظر بامین ہونا اور بدشمن کے خدا کی طرف سے ہی در ملائکہ غیر ملائکہ بر موقوف نہیں تھے کہ خداوند عالم علی  
 او پر اوس خبر کی کہ ارادہ کرنا ہی اور کام او کی موقوف جنت میں جنت ہی تو حقیقی فی خواب حضرت کی اصحاب پر نازل کی تو صاحب سر  
 اور بعض صحابہ کو حرام ہو گیا اور جو مقام مسکرت شریف نما و مان ہند ریگ وان تہی کہ پاون ہرگز نہیں تہر تہا ہا پس حقیقی فی بانی باریا  
 تو تر ہو گئی زمین اور پاون شری نگا اور یہ ہی قول خواب ہی تعالیٰ کا اذ یغشیہم النحاس و یزل علیکم من السماء عذابا  
 لی طرکہ بہ و یذہب عنکم خزائن الشیطان اور جو بانی کہ مسکرت حضرت میں نازل ہوتا تھا تو وہ بوندیان با یک ربک تہن ہا ہا  
 بڑی تہن و شریکین اس نوری ہند برستانہ کہ زمین او کی طرف دلال ہو گئی تہی کہ پاون اوس میں کہتا تھا تو اس سبب سے شریکین  
 ہر اس خوف عظیم تھا کہ اہل اسلام پر شیعہ نے مارکی اس خواب رسول خداؐ کی غارین مایہ و عبد اللہ بن مسعود کو وسطی استجار کی لشکر قریش میں ہر چہ  
 دونوں داخل لشکر ہوئی سب کو خائف ہر اسان دیکھا اور جب دیکھی گوری کا قصد کرتی تہی تو یہاں کی موندید کہ دیتی تہی پس اسان او کو  
 کہ یہ بن حجاج کہنا ہی کہ ہلو ہو کہ فی سنی نہیں دیا اب ضروری کہ ہم ہر جائیں ہا اپنی دشمنوں کو مار ڈالیں ہاوی کہتا ہی کہ وہ میر جوتہی ہرگز  
 کہ حقیقی فی او پر سوتی ہا ہا سوتی نہیں دیتا تھا وہ ہو کہ کا نام دیکر یہ انتظار ہر کرتی تہی چاہے فرمایا جتنا تعالیٰ فی سالتہ فی قلوب  
 کہ حضرت علیؑ پس جو وقت صبح ہوئی تو حضرت فی تہہ لشکر کا کیا اور لشکر حضرت میں دنگوری تہی ایک زبرین عزم اور دوسرے مقد کا اور  
 شری کہ صحابہ او پر نہ بنے سوا ہوتی تہی اور خواب رسول خداؐ اور حضرت امیر اور مرثد بن ابی مرثد الغنوی ایک شہر پر نوبت نوبت سوا  
 تہی اور وہ شہر نہ کا تھا اور لشکر مشرکین قریش میں چار سو گھوڑا تھا پس حضرت پیغمبرؐ فی اپنی لشکر کی صفیں ہر تب فرمائیں اور روایت  
 معتبرہ سے ثابت و متحقق ہی کہ صحابہ رسول خداؐ تہہ تہہ ہی اول لشکر قریش میں سی نو سو سی ہزار تک تہی ہی تو خدا فی وسطی طرہ  
 اسلام و خلافت اہل اسلام کی نظرین نظرین کم دیکھا تھا کہ جنت جگہ ہر کرین اور تہا میں اہل اسلام کفار کو کم دیکھا ہی تھا کہ کفار ہی  
 حربین او جب راہی شروع ہوئی تو کفار فی اہل اسلام کو اپنی ہی دھندہ زیادہ دیکھا اور خوف کیا بیان تک کہ ہر کو ہا گی اور  
 یہ راہی موافق روایات معتبرہ کی اذ صلا شریف زور جمعہ تہہ ہری میں واقع ہوئی ہی غرض جب صف راستہ ہوئی  
 تو حضرت فی فرمایا کہ انگین بند کرو اور تہا بجگہ خود رکرو بلکہ چاہی کہ وہ ابتدا کرین جب مشرکین فی قلت صحابہ حضرت  
 ملاحظہ کی تو ابوجہل فی کہا کہ ایک لغوی اگر ہم اپنی علاموں کو اپنی طرف پیچیں تو انکو زندہ بکڑ لائیں تو جنبہ بن رعبہ فی کہا  
 کہ معلوم آیا ہوا ہی کہ انکی مدد کین چپی ہوئی ہو تو عمر بن وہب بھی کو بھیجا وہ شخص یکہ تاز عرصہ محفل  
 کا تھا اوسنی گھوڑا دو پایا اور اگر لشکر خواب رسول خداؐ کی پہلے او کی ایک ٹکری پر چڑ گیا اور ہر طرف کو دیکھا کہ

تو کچھ نہ پایا پھر قریش کی نزدیکی آیا اور کہا کہ کوئی نہیں بد ذات کی کہیں نہ ظالم اور نہ بوسخیدہ ہاں ان اشیاء پر مروت  
 بھی آیا نہیں دیکھتی ہو تم کہ یہ بات نہیں کر سکتی اور سانپ کی طرحی زبان چراتی نہیں واسطی اونکی قوسی مدد کا رہنا  
 انکی گراونکی تواریں اور نہیں دیکھتا ہوں میں انکو ہاگتی ہوئی گویہ کہ ماری جاتیں گی اور نہیں ماری جائیگی اگر حربہ نکلتا  
 برابر کی مار لین کی پس لڑائی میں تیر کر و اور ولیری نہ کرو ابوجہل فی کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہی اور اونکی شہرہ نامی ادا ہی نہ ہو  
 ہو گیا ہی اور جب قوت و کثرت قریش کی اصحاب رسولؐ آنی دیکھی تو خوف کیا پس حق تعالیٰ فی یہ آیت نازل کی و ان جھوٹ  
 للسلام فاجتہا و توکل علی اللہ یعنی اگر قصد کریں وہ طرف صلح کی میل کر تو بھی ای محمدؐ طرف صلح کی اور  
 او پر خدا کی اور حق تعالیٰ جانتا تھا کہ کفار صلح کو قبول نہیں کریں گی مگر جانا اس ہی کہ دل اصحاب کی شاد ہوں پس حضرت فی  
 ایک شخص قریش کی جانب روانہ کیا کہ اسی قریش میں نہیں جائیگا کہ ابتدا جنگ خاص تمہاری ساتھ کروں میں کلمہ تم جھوٹ  
 جھوڑ و اگر میں عادی ہوا اور او پر غالب آیا تو تم لوگ سب سی زیادہ میری قریب اور میری قبیلہ غنیہ سی ہو اور اگر میں  
 ہو اور عرب مجھی کافی میں پس تم ہر جا و کہ جھوٹ تمہاری ساتھ کچھ کام نہیں جب یہ پیغام مشرکین کی پاس پہنچا تو عتبہ بن ربیعہ  
 کہا کہ ختم ہی خدا کی نہ رستگار ہو گا وہ شخص جو رد کری گا اس قول کو پہاڑی سرخ اونٹ پر سوار ہو اور لشکر میں ہر ایک  
 اون لوگو کو قتال سی مانع ہوا جب رسولؐ آنی او سکو دیکھا اور فرمایا کہ اگر اس لشکر میں کسی کی پاس خبر ہی تو وہ صاحب حق ہے  
 پاس ہی اگر اونکی اطاعت کریں گی اس میں تو یکت ہو گا پس عتبہ فی کہا کہ اسی معشر قریش جمع ہو اور سونو کا طاعت میری ہو  
 پر ساری عمر چاہی کہ اٹکنا نہ وہ یہ یہی کہ مکہ کو مرجع کرو اور آرام سی ہنسکی شرا میں ہو اور زمان جو روش کی گردنوں میں  
 اور عاتکہ و محمد کی گد و اب عم تمہاری ہیں اور قبول کرو میری ہی کو اور محمد سی جو تم طلب کرتی ہو نقصان قافلہ و خون اب جھڑ  
 کا وہ مجھیری جب ابوجہل فی یہ سنا تو نہایت غصہ میں آیا اور کہا کہ عتبہ سیخ زبان ہی پر کہا اسی عتبہ تو فی حبیب  
 بنی عبد المطلب کے چکیتی ہوئیں دیکھیں تو ڈر گیا اور زہرہ تر آب ہو گیا ہو سطلی لوگو سنی کہتا ہی تو کہ ہر جائیں اور تم  
 انکو سنی دیکھی فی فتح اپنی اور اب مقام دیر نیہ ملی سکتی ہیں پس عتبہ اپنی اونٹ سی کوڈا ابوجہل پر حملہ اور ہو ا  
 او سوقت وہ گھوڑی پر سوار تھا عتبہ فی ابوجہل کو پی کیا اور کہا کہ آیا میری جی شخص کو نسبت ڈرنی کی دیتا ہی اور  
 حربہ ہی جان جائیں گے قریش کہ کون ہی ہم میں سی زیادہ ڈرنی والا اور اپنی قوم کو فاسد کرنی والا اور اگر سچ کہتا ہی تو تو آ  
 میں اور تو لڑنی کو چلیں پھر معلوم ہو جائیگا کہ کون شجاع ہی غرض عتبہ اوس سی یہ کہتا تھا اور او سکو کچھ بہتاتھا اگر کو  
 جمع ہوئی اور سب فی کہا کہ ای عتبہ سکو جھوڑ دی کہ ابتدا شکست کی لشکر میں کچھ ہی نہو پس ابوجہل کو او سکی باتہ سی جھوڑا کر لیگی  
 او سوقت عتبہ فی اپنی بہائی شیبہ اور بیٹی ولیدہ کو کہا کہ او تھو اور لڑائی پر تیار ہو اور خدا عتبہ فی دوز ہنس اور خود گویا  
 کیسے اتنا بڑا خود میرے لایا کہ وہی ہر وہیک لڑی وقت اوسنی دو عامہ باندی اور تلوار او تھاک کی مع اپنی بہائی اور بیٹی کی مدد  
 میں آیا اور مذا کی کہ یا محمد ہدی کہو قریش میں سی کسی کو ہماری ساتھ لڑنی کو بھیجی میں آدمی انصار میں سی او

بن الحث

مقابلہ میں آئی عود و معوذ و عوف بنی غفر عقبہ فی کہا کہ تم کون ہو اپنا نسب بیان کرو تا کہ ہم پہچانی کہنا اور منوں فی کہ تم بنی غفر اور انصار میں اندر رسول کی عتبہ نے کہا کہ تم پہر جاؤ کہ ہم نہیں طلب کرتی مگر تریش کو جو جاری کھو میں سے ہی آپس آنحضرت فی انکو ملوایا تو وہ صدمت حضرت یوحنا ہوئے اور خباب رسول اللہ ابی نہیں چاہتی کہ ہندی جنگ انصار میں بہر حضرت فی ابی ہر عم عبیدہ کی طرف دیکھا اور وہ اس زیادہ میں بہتر برس کی تھی حضرت فی فرمایا کہ ای عبیدہ متعہ جنگ ہو وہ فوراً تلوار لڑ کر سامنی آنحضرت کی پٹری ہوئی بہر حضرت فی دیکھا طرف حمزہ کی اور کہا کہ حرب بر طیار ہو یا عم وہی طیار ہو ہی بہر ابر کی طرف دیکھا اور کہا کہ انہی کی انہی متعہ ہو یا علی اور اس وقت خباب امیر سب میں چوٹی تھی فرمایا خباب رسول خدا فی کہ طلب کرو انہی وہ حق جو خدا فی تمہاری واسطی کرو تا کہ وہاں ہی کیونکہ تریش پر کمر تمام و غور لاکھام آئی ہیں اور قصد کرتی ہیں بجا دین نور خدا کو اور خباب باریعالی ابی نور کو تمام کر گیا پس فرمایا خباب رسول اللہ فی عبیدہ کہ وہ تم عتبہ سے جنگ کرو اور حمزہ سے کہا کہ تم شیبہ کو قتل کرو اور خباب امیر سے فرمایا کہ تم ولید سے جنگ کرو پس یہ تینوں بزرگوار روانہ میدان کارزار ہوئی اور ان ملک ہو بھی تو عتبہ فی کہا کہ تم تینوں کو ان ہوا پنا نسب بیان کرو تا کہ ہم جانے لگو تو حضرت عبیدہ فی کہا کہ میں عبیدہ بن الحث ہوں اوسنی کہا کہ کفو کریم ہو اور یہ دونوں کون ہی تو کہا عبیدہ فی کہ یہ حمزہ بن عبد المطلب و علی ابن ابیطالب و سنی کہا کہ یہ دونوں ہی کفو و کریم ہیں خدا لعنت کری او سیر کہ حسنی ہو کو اور تلو کو اس میدان میں لڑوایا اور مقصود اس سنی جو جھل تہا پس شیبہ فی حضرت حمزہ سے کہا کہ تو کون ہی حمزہ فی کہا کہ میں ہوں حمزہ بن عبد المطلب شہر خدا کا اور شیر رسول اللہ کا شیبہ فی کہا کہ اب شیر خلفا کی سامنی آیا ہی دیکھی جا بھی گی شجاعت و مدد لگی تیری ای شیر خدا فی عتبہ فی عتبہ پر حملہ کیا اور اوسکی ایک تلوار ماری کہ سر عتبہ کا شق ہو گیا عتبہ فی ایک تلوار لگی لگائی کہ عبیدہ کی دونوں بازو کٹ گئی پس عتبہ و حضرت عبیدہ دونوں میں پر گری اور حضرت حمزہ فی شیبہ پر حملہ کیا پس تلواروں میں لڑتی رہی یہاں تک کہ دونوں کی تلواریں کٹ ہو گئیں اور امیر المؤمنین فی دوشیت ولید پر شمشیر لگائی کہ اوسکی نعل سے نکل گئی پس ولید فی رہنا دینا تا تہہ بائیں ہاتھ سے پڑ کر کی خباب امیر کی فرق مبارک پر لگایا حضرت امیر سے منقول ہی کہ میری سر پہ بہت اوس جوت لگی اس وقت ولید فی ایک بیاغہ کیا کہ دونوں لکڑ کاف کی بعد اوسکی اپنی باب یعنی عتبہ کی طرف دوڑا خباب امیر فی اوس کا نفاق کر کی دوسری ضرب میں اوس پر انجام کا کام تمام کیا اور خباب امیر فی رجز لڑا کہ میں ہوں فرزند اوس شخص کا جو ساقی حاجیوں کا تھا یعنی عبد المطلب اور میں ہوں نبیا اوس کا جو کہنا دیتی تھی لو کون کو قحط و خشک سالی میں اور میں ونا کر تا ہوں اپنی وعدہ کی اور حمایت کرتا ہوں پیغمبر صاحب حسب کی اور حمزہ و شیبہ ایک دوسری پر حملہ آور نہی اوس وقت میں آپ فی فرمادی کہ یا علی دیکھو اس ملک ملعون کو کہ تمہاری عم کرم پر حملہ آور ہی تو خباب امیر فی او س پر حملہ کیا اور حضرت حمزہ سے کہا کہ ای چچا اچھا مر چکا کچھی کیونکہ حضرت حمزہ شیبہ سے قد میں زیادہ تھی پس حضرت حمزہ فی اپنا سر اوسکی جہانی میں دیا تو خباب امیر فی اوسکی سر پر ایک ضرب شمشیر تدار لگائی تو اوس کا نصف سر اڑ کر گیا بہر خباب امیر و حضرت حمزہ عتبہ کی پاس آئی تو ابی وہ

ملعون زندہ تھاپس و سکونار ڈالا اور خباب امیر و حضرت حمزہؓ کو انہما کر حضرت رسولؐ کی خدمت میں لایا یہی وہ کچھ خبابؓ سونگھنا  
 فی اوتی جانب نظر کی تو کہو ہر رائی حضرت عبیدہؓ فی عرض کی کہ یا حضرت میں مرتبہ شہادت کو پہنچا خبابؓ فی زمانہ کہ تو میری  
 اہل بیت میں بہا شہید ہی العزفی جبکہ معتبر شہید و ولیہ اسے جہنم کو قہر و سکا بعد و غدا و سکا شہید ہی ہوئی اور جس فی ہر  
 سی کہا کہ جلد ہی نکرو و کیا کہ میرا رجبہ کی آہ رخصتی تھی جبکہ انصار ہی ملکہ چاہی کہ انہما یعنی اہل بیت کو قہر کر دو اور ہر  
 کو نہ مار و بلکہ زندہ گرفتار کرو تا کہ او کو مکہ میں فی بلیغ اوز ملوم کر آئیں کی او کو داد چند جہان قریش میں ہی ملکہ میں ایمان  
 لائے تھی اور انکی آبا فی او کو قید کیا تھاپس وہ سپی مشرکین کی ساتھ بدر میں موجود تھی اور وہ شک و شبہ و لفاظی میں تھا  
 یعنی او کو سلام پر یقین نہ تھا اور انہیں میں ہی تھا فیس بن الولید بن مغیرہ و ابو فیس بن ابی انکھ و حرس بن زبجہ و علی بن  
 بن خلف و عاص بن فیدہ جیسان تو گون فی اصحاب رسولؐ کی قلت دیکھی تو کہا کہ ان بچارہ ان کو انکی دین فی فریت یا  
 اہی ہاری جائیں گی او سوقت خباب رسولؐ آہر یہ آئے نازل ہوئی ذیقعد المذاق و الذی بن فی فلو یحیم مرضی  
 ہو کہ ذیقعد و من یتوکل علی اللہ فان اللہ عز و جل حکیم یعنی سوقت کہتی میں منافق اور وہ لوگ کہ خبی دلوں میں  
 ہی کہ غرور میں ڈالے ہی اس جماعت کو اف کی دین فی اور جو توکل کری خدا پر تحقیق خداوند عالم عزیز و حکیم ہی تب طیس امین  
 سراقہ بن مالک کے شکل بنی قریش کے پاس آیا اور کہا کہ میں سح ابی قبیلہ کی تمہاری عانت کو موحہ ہوں اپنی لشکر کا علم جبکہ  
 دو او ہوں فی علم دیا ہی پس علم یکا لشکر شیا طین جمع کر کی قریش کو بصورت قبیلہ سر کر کی دیکھا یا یہ یہی موجب بیادتی و  
 مشکوک کا ہوا اور اصحاب حضرت رسولؐ آہی بھی کثرت لشکر مشرکین و شیا طین کے ملاحظہ فی جب خباب رسولؐ فی یہ حال مشاہد  
 فرمایا تو ابھی لشکر سیاہی اٹھا دیا کہ اپنی انگٹیں بند کر و اور نظر مشرکین کی جانب نہ کرو اور غوار میں غلاف ہی نہ نکالو جب تک کہ میں  
 اجازت نہ دوں اور خود دست نہ بڑھاہ خداوند فی نیاز بلند کی اور مشغول دعا و قرض ہوئی و عرض کے کہ ای برورد گاریہ جامعہ  
 کرنی والی تیری دین کی ہی اگر یہ مقول ہوئی تو تیری زمین پر کوئی عبادت نہ کری گا مجھ داس فرامی کی حضرت پر غشی طاری ہو  
 کہ وہ علامت نزول وحی تھی جب اپنی حالت اصلی پر آئی عرق جبین انوار سی گر تا تھا اپنی اصحاب سی فرمایا کہ جبریلؑ علیہ  
 السلام کی تمہاری مدد کی وسطی اتھی میں پس صحابہ کہتی میں کہ دیکھا ہمیں ایک برس یاہ کہ او میں برق چمکتی تھی اوس پر  
 ہماری لشکر پر سیاہ کیا اور ہم اوس بر میں سی صدائی اصلہ سنتی تھی اور سننا ہمیں ایک شخص کو کہ کہتا تھا کہ نزدیک ہوا  
 خیر و م اور خیر و م جبریلؑ کی گوی کہ نام ہی اور ابلیسؑ جب حضرت جبریلؑ کو دیکھا تو علم کفار ہنک دیا اور ہانگی کا  
 کیا پس میں نے حجاج فی او سکا گریبان پکڑا اور کہا کہ اسی سراقہ کہاں جاتا ہی کیا جا تا ہی تو کہ لشکر کو ہنگام دی پس ابلیسؑ  
 او سکی سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا دو رہو مجھ سی کہ میں دیکھتا ہوں وہ شی جو نہیں دیکھتی ہو تم اور میں ذرا ہوں خدا ہی اور  
 طرف اسکی اشارہ فرمایا حجاجانہ و تعالیٰ تحران شریف میں اذ ذین لہم الشیطان اجمعانہ یعنی ہا کہ و سوقت کے  
 زینت دی وسطی مشرکین کے شیطان فی ان کی اعمال کو و کمال کا حال لکھ لکھ اللہ من الناس من لا یبصر لکھ اور کہا



فی کوئی غالب نہیں ہو گا تم پر بھی دن اور میں ہوں مان دینی والا تلو۔ خباب صادق سی منقول ہی کہ شیطان ہندہ خبیث  
 میں تھا اور ہاتھ عارث بن ہشام کا اوسکی ہاتھ میں تھا کہ ناکاہ نظر ابلیس اور ہر ایک کی بڑی تو واسا ہی واقع  
 جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا جب مشرکین پہاگ کر مکہ میں آئی تو سہرا قوسی کہا کہ تو فی حکو ہنگا یا کو نہ کہ پہلی تو ہی پہاگ تھا اور  
 قسم کہا میں کہ میں ہرگز اوس جنگ میں نہ تھا اگر جب مسلمان ہوی تو جانا اونہوں نے کہ وہ حرکت شیطانی تھی علی بن  
 ابراہیم سی منقول ہی کہ حضرت جبریل فی ابلیس پر حمل کیا ہوا تھا وہ پہاگی دریا میں آیا اور کہتا تھا کہ خدا فی جہی وعدہ کیا ہی  
 کہ روز قیامت تک تو زندہ رہی گا اپنی وعدہ پر وفا کرو اور کہی کہتا تھا کہ مجھی ہمت دیکی نشان ہوی ہو راوی فی خباب مام جعفر  
 صادق سی پہاگ کہ حضرت اگر جبریل ابلیس تک پہونچاتی تو اوسکو قتل کرتی یا چور دیتی حضرت فی فرمایا کہ قتل تو مکرر فی  
 گواہک ضرب ایسی لگاتی کہ ماروز قیامت اس میں درد رہتا ہی ابوجل اپنی لشکر سی باہر آیا اور کہا کہ یا ہند محمد فی قطع رحم کیا اور وہ  
 دین لایا کہ تم اگی اوسکو نہیں جانتی تھی پس آج ہاک کراوسکو اور بروایت ابو حمزہ الثمالی کی ابوجل فی کہا کہ خداوند ا دین ہمارا  
 قدیم ہی اور دین محمد تارہ ہی چکو تو دست رکھتا ہی اوسکی نصرت کر پ آہ ان کشتن فتحوا نازل ہوی یعنی جیسا کہ منی دعا کی ہو  
 اوسکی فتح نازل ہوتی ہی پس خباب میثر فی خباب لہ حضرت رسول خدا کی ایک منہی من سنگ ریزی لیکی حضرت کی ہاتھ میں  
 اور حضرت رسول خدا فی ابوجل اوسکو مشرکین کی طرف پھینکا اور زبان سی فرمایا شاہت ا لوجہ یعنی قبیح ہون موندہ شہ  
 کی تب خداوند عالم فی ایک ہوا کو بھیجا کہ اوسنی سنگ ریزوں کو اوڑا کر کفار کی پیانیوں بر مارا جس جس کی وہ بہتر  
 لگا وہ واصل جہنم ہوا چنانچہ خباب باری تعالیٰ فی فرمایا وعاکس سکت اذ من مکت لکن اللہ سے اور نہیں پھینکا تو  
 جسوقت پھینکا تو فی سنگ ریزوں کو کو یہ کہ خداوند عالم فی زالی میں اوسدن شتر مشرکین کی ماری گئی اور شتر اسیر ہو  
 خباب رسول خدا فی فرمایا کہ فرعون ایت بغی ابوجل کو زندہ نہ جانی دنیا پس عمرو بن جموح فی ایک شمشیر ابوجل کی باز  
 ماری اور اوس کو عمر کی ہاتھ پر تلوار لگائی کہ ہاتھ عمرو کا نکلی لتک گیا عمرو لی پاؤں اپنی ہاتھ پر رکھ کی زور کیا  
 جدا ہو گیا پر ابوجل سی مشغول جنگ و پیکار ہوا عجد اللہ بن سعد سی روایت ہی کہ میں ایسی وقت ابوجل پاس پہونچا کہ  
 وہ شقی اپنی اونٹ سی کرچکا تھا اور اپنی خون میں لوثا تہا تب میں فی کہا کہ خدا و س خدا کو کہ جسنی تجلو  
 اے ابوجل ذیل و خراب و قتل کیا اوسنی کہا خدا تجلو ذیل کری دین کیسی واسطی ہے میں فی کہا دین  
 ہی واسطی اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور میں ہوں قائل تیرا اور یہ کھکی میں پاؤں اپنا اوسکی  
 گردن پر رکھتا تو ابوجل فی کہا کہ تو میری سخت گردن پر سوار ہوا ای چرائی والی بکریوں کی کوئی امر چکوا اس سے  
 دشوار نہیں کہ تو مجکو قتل کرتا ہی کاش فرزندان جہد المطلب میں سی کوئی مجکو قتل کرتا یا کوئی اور اولاد  
 قریش سی پس میں نے خدا و سکا اوٹلا اور سدا و سکا جدا کیا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے خدمت میں بیکر حاضر ہوا اور حضرت رسول خدا کی پاؤں پر ڈال دیا اور عرض کی

میں فی کہا کہ مبارک ہو حضرت اس وقت حضرت فی سجدہ شکر کیا اور ابو بکر انصاری عباس بن عبد المطلب و عقیل ابن ابیطالب کو کوفہ کی  
 حضرت کی خدمت میں لایا جس حضرت فی فرمایا کہ انکی اسیر کرنی میں کسی اور بھی اعانت تیری کی تھی اونی عرض کی کہ ان حضرت ایک شخص  
 پوش فی اعانت کے تھے حضرت فی فرمایا کہ وہ کلب لایا میں ہی بہ فرمایا جب سولہ آنی عباس کو کہ تو اپنی او عقیل کی طروت سی فدیہ دی  
 عباس فی کہا کہ یا حضرت میں بشرت سلام مشرف ہوں فتن قریش اس جنگ میں جکوجبر الای میں خباب سول نماصلی اللہ علیہ وسلم  
 الاطاری فی فرمایا کہ ای عباس خداوند عالم میری اسلام کو جانتا ہی اگر تو سچ کہتا ہی تو خدا تجکو جزا خیر دیگا مگر ظاہر میں یہی کہ تم سار  
 و شتمون کے لشکر میں تھی عباس تم لوگوں نے زاری نقدیری کرنی جا ہی تھی پس حقیقی فی شکست دی بہ فرمایا کہ ای عباس  
 تو فدیہ اپنی طرف سی اوجھیل کی طرف سی ہی اور عباس مکسی جلتی وقت جالیتس اوقیہ سونا اپنی ساتھ لائی تھی پس وہ سونا  
 حضرت کی لشکر میں بطور غنیمت کے آیا تھا جب حضرت فی عباس کو فدیہ دینی کا امر کیا تو عباس نے عرض کے کہ یا حضرت وہ جو خباب  
 اوقیہ سونا میرا لے گیا ہی اسکو میں پنا فدیہ سمجھا ہوں حضرت فی فرمایا کہ ای عباس وہ سونا تو کھو خدا تعالیٰ فی غنیمت میں دیا ہی تو اور  
 اپنی پاس سی فدیہ دی عباس شہما کہ یا حضرت اور تو میری پاس کچھ نہیں حضرت فی فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہی کہاں گیا وہ مال جو  
 ام الفضل کے پاس مکہ میں امانت رکھ کے آیا ہی اور وصیت کی ہی تو فی کہ اگر کبھی کوئی حادثہ پیش آوی تو تم اسکوین تقسیم کر لینا  
 عباس شہما کہ ایکو اسکی کیونکر اطلاع ہو ہی حضرت فی فرمایا کہ مجھو خداوند عالم فی خبر دی ہی عباس شہما کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو  
 پیغمبر خدا و رسول کبریا ہی اور اس مال سی خدا کی کسی کو خبر نہ تھی بہر عباس نے عرض کی یا حضرت آپ سارا مال لی لیتی ہیں بعد  
 مجھو مال کف ہونا تر ہی گا او سوقت یہ آیت نازل ہوئی **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ ائْتِيكُمُ مِّنَ اللَّهِ مَالٌ يَّعْلَمُونَ** **قُلْ لِمَ ائْتِيكُمُ مِّنَ اللَّهِ مَالٌ يَّعْلَمُونَ**  
 فی فلو باکہ خیرا بیطکہ خیرا حما اخذ منکم و یغفر لکم واللہ یخفون عن تعظیم یعنی ای رسول خدا کہ ان لوگوں کو جو تیرے  
 پاس میں ساری سی کہ اگر جانی گا خدا تعالیٰ تمہاری دلو میں خیر تو اللہ عطا کرے گا کہ بہتر اوس سی جو دیا گیا ہی تمسی خدا میں  
 اور آزمزش کرے گا تمہاری اور خداوند عالم آزمزش کرنی والا اور مہربان ہی اور تہ معتبر  
 خباب ام حمزہ و قمر سی منقول ہی کہ جب حضرت عباس میر رسول میں ہجرت کر کے آئی تو حضرت کی پاس ایک برتہ کہیں سی ل آیا تو فرمایا  
 حضرت فی کہ یہی چادر اپنی بچاد و اور ایک حصہ اس مال سی لو پس عباس فی جاد و بچادی اور حضرت فی بہت سامان اسکوین ڈالیا  
 اور فرمایا کہ یہ اس میں سی ہی کہ خباب باری فی فرمایا ہی بیطکہ خیرا حما اخذ منکم **القصہ بہر فرمایا حضرت فی**  
 عقیل ابن ابیطالب سے کہ خدا تعالیٰ فی ہر ایک ابو جمل و عتہ و شیبہ و منیہ و فدیہ و نوفل کو اور اسیر ہو ہی سہل ابن عمر اور نصر ابن  
 بحارت و عقبہ ابن ابی معیط اور فلان فلان عرض کی عقیل کہ بعد اسکی مکہ میں کوئی تھی مناعت نہیں کر سکتا اور اگر اب بھی نہی غلظہ  
 فساد کا ہو تو قاف کی انکو قتل کرو پس متبسم ہو ہی خباب رسول خدا اس لڑائی میں ستر آدمی قریش کی قتل ہو ہی اور اسی قدر  
 اسیر ہو ہی اور اسیر الوہین فی اونیہیں شتا میں آدمی کو نہما قتل کیا اور باقی باقی اصحاب اور فائدہ کی ماتہ سی مقتول ہو ہی اور  
 ایک ہی اسل اسلام سی اسیر کفار کا نہوا پس اسیران قریش کو دوری میں باندہ کی پادہ لیجی اور اصحاب رسول خدا سی نو آدمی شہید ہو

کہ ایک اونین سی سحر بن خثیمہ کہ نقیای میں سی تہا بن خباب رسول خدا فی کوچ وقت غروب آفتاب کہ مقام ایل بر کعبہ میں نہ رہی تھا  
 کیا انسانی راہ میں نظر کی طرف عقبہ ابن ابی معیط اور نصر بن الحارث کی اور یہ دونوں ایک سی تہا بن خباب ہی تھی پس نصر بن عقبہ  
 کہا کہ ای عقبہ اب میں اور تو دونوں ماری جانیں کی عقبہ فی کہا کہ بہت سی قریش اسیر میں میری تیری کیا خصوصیت ہی نصر بن کہا  
 کہ خباب رسول خدا فی سیری طرف کیا کہ مجھی انہی مرک کا نقشہ پر گیا پس حضرت فی ارشاد کیا کہ نصر عقبہ کو رو رو لاؤ اور عقبہ آدمی بصورت  
 تہا بن خباب کی لالہ کی تھی عقبہ بن ابی معیط سی پکڑا گئی تھی حضرت کی سامنی لائی نصر بن کہا کہ ای محمد سوال کرتا ہوں میں اتنی ہی رحم و رحمت  
 کی کہ مجھی اتنی ہی کہ مجھی ہی ایک قریش میں سی حضور فرمائی جو انکی نسبت حکم صادر ہوا ہی میری نسبت ہو وی حضرت فی فرمایا کہ  
 میری تیری میں خوشی نہیں اسلام فی قطع رحم کیا یا علی اسکو کردن بار و عقبہ فی کہا کہ یا حضرت آپ فی بھی فرمایا کہ قریش کو  
 و شکم کر کی نہیں مارنا چاہی حضرت فی فرمایا تو قریش سی بھی تو ایک گبری اسل حضور باسی تجھی قریش کو کیا علاقہ کیونکہ تو حجاب  
 بنیاشہور ہی دس سی عمر میں مذہبی پس فرمایا کہ ای علی قتل کر اسکو تب خباب امیر فی اسکو قتل کیا جب قتل کیا رسول خدا فی نصر  
 و عقبہ کو خوف کیا انصار فی کہ ایسا نہ ہو کہ سب اسیر قتل کی جاویں پس حضرت کی حدت میں عرض کی یا رسول اللہ سمجھی  
 شتر آدمیوں کو قریش سی قتل کیا اور شتر آدمی کو اسیر کیا اور یہ سب ہم قوم ایک ہی میں پس انکو بخشد و اور فدیہ بھی لیا  
 پس خدا تعالیٰ فی یہ آیات نازل فرمائیں مائکان لستہ ان ینکون لکم اشحق یعنی میں نہیں ہوا کو  
 پیغمبر کہ اسکی اسیر ہوں کہ اگر جاسی فدیہ فی اور اگر جاہی را ماری یا بہت قتل کری کفار کو میں ان آیات میں بعض صاحب ہو  
 سبب طمع خدا و عنیت کی اور علی ابن ابیہم فی روایت کی ہی کہ خدا تعالیٰ فی حرص کیا کہ انکو فدیہ لیکر چور دین اور شرط کی  
 بعد انکی کہ صحتی تم فدیہ لو گی الکی سال انہیں کی آیتہ اسی قدر مقتول ہو گی پس مسلمان اس شرط پر رضی ہوئی اور کہا کہ  
 اس سال خدا لیکر فائدہ دینا و انہا میں گی اور سال آئندہ کشیدہ ہو گی دخل بہشت ہو گا کی اور بڑی مرتبی بانیں کی اسو علی  
 احد میں ستر نفر صحابہ ہی شہید ہوئی باقی اصحاب فی کہا کہ باوجود وعدہ لکھی جو رسول خدا سی انصرت کا ہوا تھا اسکی خلاف کیوں  
 طور میں آیا تو اسوقت خدا تعالیٰ فی یاد دلوائی وہ شرط جو صحابہ فی فدیہ لینی کی وقت بدر میں کی تھی روایت ہی کہ جب  
 ابو ستر انصاری عباس کو اسیر کر کی حضرت کی حدت میں لایا عباس نے کہا کہ مجھی انصار فی نہیں پکڑا بلکہ علی ابن ابیطالب فی پکڑا ہی  
 خباب رسول خدا فی فرمایا کہ سچ کہتا ہی چا میرا وہ فرشتہ تھا کہ بصورت علی کی آیتا تھا اور خباب باری فی جو فرشتہ میری مدد کو بھیجا  
 بصورت علی ابن ابیطالب بھیجا کہ خوف و سکا دلین دشمنوں کی زیادہ ہو اور حضرت صادق سی حدیث مختصر میں منقول ہی کہ  
 جبرو حان مشرکین سی جب سوال کرتی تھی کہ تلو کسی مجروح کیا کہتی تھی کہ علی ابن ابیطالب فی جب یہ کہتی تھی فوراً مرجائی تھی  
 شیخ طبری جلد الرحمن فی روایت کی ہی کہ اکثر خدا مشرکین چار ہزار درہم تھا اور اقل ایک ہزار پس قریش تدریج خدا بھیجی تھی  
 اسیر و مکرر کر اتی تھی تاکہ زینب دختر خباب رسول خدا فی کہ زوہ ابوالعاص ابن ربیعہ کی تھی کردن بندہ انا کہ حضرت خدیجہ فی انکو  
 دیا تھا و اسطی تھا اپنی شوہر کی بجا جب خباب رسول خدا فی اوس کردن بندہ کو دیکھا تو حضرت خدیجہ کو یاد کیا اور مناسف ہوئی جب

صحابہ فی نیہ حال شاہدہ کیا تو خدا زینب کو بخشید یا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت فی درخواست کی اور صحابہ فی بخشید یا لہذا ابوالہاس  
 بغیر خدا کی راہ ہوا اس شرط پر کہ زینب کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہونی سے منع نہ کری اور سنی اپنی شرطوں کی ابن ابی الحدید فی شرح  
 نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ میں نے جب اس قصہ کو سید ابو جعفر <sup>نقی</sup> اپنی اوستاد پر پڑھا کہا ہمارا دلی کہ آیا ابو بکر و عمر اوس جگہ حاضر تھے  
 یا نہ دیکھتے تھے کہ جناب سولہ اکو وسطیٰ کردن بند زینب کی ہقدر رنج ہوا انیکہ سہلما نوسنی ہند عالمی اور فدیہ صاف کیا اور  
 کردن بند و پس فرمایا آیا فاطمہ بنت محمد کہ بہترین زمان عالم ہی زینب سے کم تھی و بغرض تقدیر بہ حدیث مروج جو جناب  
 رسول خدا پر اقوال کی یہی سچ ہی ہوتی حالانکہ ہرگز سچ نہیں ابو بکر وادی ہکابی اور کسی کو ابی نہیں دی اور جناب سیدہ ہمشہ  
 تقدیب انکی اور اس حدیث کی فرماتی تھی اور جناب امیر المؤمنین <sup>علی</sup> شخیں کو اس حدیث میں کاذب خادریان ثم جانتی تھی بر فرض محال  
 اگر جناب سیدہ کا مذک میں حق نہ تھا یہ دونو عربی کیا صحابی ہر اسکتی تھی و یا مسلمان بغیر انتقال جناب سولہ  
 کی ایسی شکل دل و برہم ہو گئی تھی کہ باوجود ہستہ عالمی دختر جناب سولہ اکو مذک صاف کرنی مترجم کتابی کہ یہ محض احتمال لکھا گیا  
 ورنہ مذک یقیناً حق جناب سیدہ کا تھا اور عاصمین اوسکی مصدق آیت و اللہ بین یا کلون احوال کیستہ اظہاراً یا کلون  
 فی بطلان حدیث فارا و سیدہ کلون سہمیں لکھو کہ جناب سیدہ ہرگز ایسی نہ تھی کہ حق خیر کا دعویٰ کرے یا حدیث سولہ  
 سکی ساکت نہ تھیں پس معلوم ہوا کہ محض جناب سولہ پر طمع دنیا کہ چند روزہ بیش تھی مقتدری فی یہ الفاظ افزا کی تھی انصاف کیا  
 جاہلی کہ اب اگر کوئی اوس شخص کو کہ جناب سیدہ کا مذک بانی تھیں کاذب سمجھی تو کیا مضابطہ ہی و ایسے محمد اللہ من  
 ہذا لا کلام محض لہم از ترجمہ ابوالفضل العزاۃ مقتولین شہرکین کی شہری اور قیدی ہی اتنی ہی نہیں سوای آن شہر و مقتولین  
 لکھا اور ہی ہیں چنانچہ خطہ بن ابی سفیان بن حرب اور عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ ان دونوں کو جناب امیر نے قتل کیا  
 اور ربیع بن الاسود کو حضرت حمزہ اور جناب امیر المؤمنین فی مکر مارا تھا اور ابو الجرحی بن ہشام کو المجد بن زیاد نے قتل کیا اور نوفل  
 بن خویلد بپائی خدیجہ کا جو ایک شیطان شیطانی قریش کا تھا اوسکو بھی جلہ امیر نے قتل کیا اور عمیر بن عثمان بن عمر التیمی کو بھی  
 حضرت امیر نے قتل کیا اور سعد بن محرومی امیر کو حضرت حمزہ نے قتل کیا اور عبیدہ بن عبد رحرمدی کو بھی حضرت امیر نے اور عتیبہ  
 بن الجحجیم کو ابو البشر انصاری فی مارا اور اوسکی بیٹی عاص بن منیہ کو جناب امیر نے قتل کیا اور اوسکی بہانہ غیبر ابی الجحجیم کو حضرت  
 حمزہ اور سعد بن ابی قحاص فی مکر مارا اور ابو العاص بن سہمی کو جناب امیر نے قتل کیا اور مجملہ عتیبہ بن ابی العاص بن جحجیم کے  
 تھی اور دو بیٹی حضرت عباس کے ایک عقیل بن ابی طالب دو مسلمانوں بن حارث بن عبد المطلب تھی جب نرانی سے فرغت ہوئی  
 حضرت فی ارشاد کیا کہ مقتولین کی لاشیں ایک کنوئین والد و خانیچہ جو بیس سرداران قریش کی لاشیں کنوئین زالدین جو کہ ذکر  
 جناب امیر المؤمنین کا اس غزوہ میں اکثر لایا گیا لہذا ذکر اصحاب ثلثہ صاحب کا بھی کہ موافق غم اہست کی افضل جناب امیر  
 سے ہیں پر ضروری کہ کیا کیا کارناماں و سنی طور میں آئی پس مٹھی زہری کہ ابو بکر جو تہہ پراوت میں جناب سولہ اکو  
 سنی سے ہیں اور دعا لکھی کی وقت روادرس مبارک جناب سولہ اکو سنی لگتی تھی تو ابو بکر فی اوتھا کی ہر دو شش ہر حضرت کی

کہ دینی امت تمام شد اس امر کو حضرات مومنین تو یقین سمجھی کی لکن اگر اہل سنت کو شک ہو تو تاریخ ابو الفدا میں ملاحظہ فرمائیے  
 اور عمر کا حال یہ ہے اس قدر مذکور ہے کہ جب شہر لفظ اساری مشرکین کی ضد یہ قتل میں اویسی بن یادی دوسری دن گفتگو ہوئی عمر فرمایا یہ  
 سوچا کہ اب تو یہ یسوس میں اب لکھا مارا کتنی بڑی بات ہی کیا معنی کہ سب سے پہلے بنی ہند ہی ہیں کہا کہ یا رسول اللہ ان اساری کی  
 اپنی ضد ہیں مگر اگر محکو حکم ہو تو سب کو قتل کروں فقط اور عثمان اگرچہ معرکہ میں تو حاضر تھے لکن بنابر بعض روایات وہام و مضامین  
 و مضمرات کی حضرات اہل سنت کو لگاتار ہی کہ وہ بھی مدی میں حال ابو جہل کی مدی جانی کا اور بر لکھا گیا اب حال ابولہب  
 وہ بھی سخت دشمن جناب رسول خدا کا تھا لکھا جاتا ہے کہ جب خبر فتح اسلام اور خبر انہزام مشرکین از بدر مکہ میں پہونچی تو  
 ابولہب کو ایسا رنج اور صدمہ پہونچا کہ مہر جس عہدہ بعض ہو کر ساتویں دن ہلاک ہوا بعد ملاکت کی تین دن گھر میں پڑا ہوا  
 شرتا تھا اور بسبب کثرت تعصن کی اوسکی لاش کو کوی اوتھا تا نہ تھا جب لوگوں نے ابولہب کی بیعتوں کو طاعت کی تو  
 اوہوں نے اوسکو اوتھا کر طرف علائکہ کی پھیک دیا اور اوپر اوسکی چند بہتر والدی تاکہ جسم اوسکا دب جای چنانچہ اب تک  
 عمر کی رستی میں ایک بہتر نکا انبار لگا ہوا ہے ابھی جو شخص مالشی گذرے اسکی اوپر ایک دو بہتر پھیک جاتا ہے اور روت  
 ہے کہ وقت زوال شمس مشرکین نے فرار کیا تھا حضرت لی ازاد فرمایا کہ جاہ بدر میں خاک ڈال کی کشتی مشرکین کی والدہ  
 جب یہ عمل میں آیا تو حضرت کناری جاہ کی خود تشریف لیکر اوسکو نام نہام بکارا اور فرمایا کہ یا تنہی وعدہ اپنی پور  
 حق پایا اور تحقیق ہمسے وعدہ پروردگار کو حق پایا تم بہت بری قوم تھی اپنی پیغمبر کی وسطی غلو کوں کی میری تصدیق  
 کی اور تنہی میری فرسش ہو کی تکذیب کی اور تنہی محکو نکال دیا اور غیروں نے محکو بناہ دی تنہی محسوس لڑائی کی اور غیروں  
 نے میری یاری و نصرت کی اوسوقت خلیفہ ثانی نے جو موافق عادت کی ہمیشہ جناب رسول خدا پر اعتراض کیا کرتا تھا لکھا گیا  
 رسول اللہ آپ کیسی بکو تہی کرتی ہیں کہ ہرگز وہ کئی بات نہیں سن سکتی کہ یہ سب مدی میں حضرت نے فرمایا کہ یہ سب میری باتیں  
 اس طرح سے سنیں کہ میں جب طرح تو متناہی لکن یہ بارہا ہی جواب نہیں کہتی اور وعدہ شنیدان بدر میں خلاف ہی بعض نے کہا کہ  
 ۱۴ نفر تھے ۱۵ ہا جاور ۱۶ انصار اور بعض نے کہا ہے کہ شہداء بدر آنے نفر تھے ۱۷ ہا جرات انصار اور بعضوں نے کہا ہے کہ  
 ۱۸ نفر تھے اور قول اول اشہر ہے اما سامی شہدای بدر یہی کہ اول مہاجرین بنی اوعین سی عبیدہ بن جراح جو پہر  
 عمر رسول خدا تھا بدر میں مجروح ہوا اور حضرت امین پہونچا کہ اصل بنی ہوا اور اسجگہ مدفون ہے اور دوسری غیر بنی بنی و تامل  
 شیری غیر بن عبیدہ و کہ اوسی ذوالشمالین ہے کتنی بن جہارم عاقل بن ابی کبیر جہم مجہم ششم صفوان بن یضیا اور  
 انصار میں سی بنیر بن عبیدہ اور دوسری سعد بن حشمہ کہ نقابین سی تھی غیر بنی حارث بن مرثدہ جہارم و جہم عرف و  
 معوذہ بہر بن عفران جہم بن حارث بن مرثدہ بن علی بن مرثدہ بن حارث اور بعضوں نے کہا کہ اسبہ ازاد کردہ  
 جناب رسول خدا بھی بدر میں شہید ہوا اور بعض نے کہا کہ معاذ باعص و عبید بن کعبہ بن جراح بن جراح بن جراح  
 شہید ہوئے تھے سچ بیان ان واقعات کی جو بعد جنگ سی تا غزوہ جہش آئی شیخ طبری و علی بن ابی حمزہ



تاریخ

روایت کی ہے کہ خبابؓ سو لکھ آبی جنگ سے فرار ہوئے باکی مینہ کی طرف سے اجبت کی تو سب سے پہلے نبیؐ کے سامنے گئے اور فرمایا  
کہ اے گروہ یہ دو روز نہ اس کی تمہاری وسطیٰ ہے یا یہ جو ساتھ قریش کے مدینہ میں ہوا اس نام کا وہ نہیں اس سے کہ غضب خدا  
تیرے نازل ہو اور تم جانتے ہو کہ میں بنی ہرمل ہوں اور تم میرا وصف اپنی کتابوں میں لکھ چکے ہو یہودی گناہ کا اے محمد جس گروہ سے  
آجی لڑائی کی وہ لڑنا ہے یہی طرح برہنہ جانی تھی اب فی اوہ فرستے تھے اور غالب تھی اس سے یہ بات کہو فریب میں نہ  
قسم ہے خدا کی اگر سب سے پہلی کریں گی تو اس وقت جانی گی کہ ہرسم میں مردان جنگ ہیں حقیقی فی یہ تہ نازل کی قل  
لنذبحکم عنہم فاستغلبت و شتر ذلک جھٹھ ویشین لکھا یعنی کہوای محمد کہ فرمائی کہ جلدی مخلوب  
ہوگی تم اور حضورؐ کی تم طرف جنم کی اور بہت بڑا مکان ہے جنم وسطیٰ تمہاری پس خبابؓ نے نبیؐ کی جہد دن تک فی قلعہ  
محاصرہ کیا کہتی ہیں کہ تہدی محاصرہ روز شنبہ ۱۵ سوال ۲۰ مہینی ہجرت سے تھی تا آنکہ یہودیوں نے انان طلب کے اور کہا  
کہ ہمارا باب میں جو کہ جناب سول خدا مقرر کر دیں وہ ہو قبول ہے پس عبد اللہ بن ابی کی کیا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ دوست  
ہیں ہماری اور ہم قسم ہماری ہیں اور ہمیشہ ہماری حمایت کرتی رہی ہوں اور تین سو روزہ بوشل مزید رسولی سلاح میں کیا  
چاہتی ہیں کہ اوکرا مکہ میں قتل کریں اور یہ لوگ قبیلہ خزرج کی ہستیم تھی عبد اللہ بن ابی کی لکھا اس امر میں مبالغہ کیا کہ  
حضرت فی اوکرا پہوڑ دیا پس یہ لوگ یہودیہ سے نکل گئی اور قریب تمام کی سکونت اختیار کر اور قتالی فی عبد اللہ بن  
ابی وبعض جنیت لکھ کان یہودی وسطیٰ یہ تہ نازل کی یا ایہا الذین امنوا لا تخذوا الذینھو و الذینھو و الذینھو  
اوکیا ایسی ہی گروہ مومنان یہود و ترسا کو دوست نہ کرنا اور شیخ طبری و ابن شہر آشوب فی روایت کی ہے کہ  
جب غلبہ سول خدا کو جنگ سے فرغت ہوئی اور مدینہ میں تشریف لائے تو سات دن کی بعد تہ قبیلہ بنی سلیم ہوئی کیونکہ  
بسمع قدس ہو چکا کہ بنی سلیم ایک بانی پر کہ نام اوسکا کہڑی بارادہ فاد جمع ہوئی اس سے پس میں دن تک وہاں رہا  
محارہ واقع نہ ہوا لکن باغیام بسیار مدینہ کی جانب رجعت کی اور قبیلہ ماہ شوال دوی قعدہ مدینہ میں رہی اور اس عرصہ  
میں اسیر و مکوفہ ایک کی جوڑ فی لشکر اوسکی عروہ سولین کیو وسطیٰ تشریف لیکی اور سب اس عروہ کا یہ تہا کہ ابوسفیان ملعون  
مذ کی تھی کہ غل غلبت کری اور بانی سر پر نہ ڈالی جب تک پیچہ خدا سے جنگ کری پس تو سوار قویں کا اپنی ساتھ لیکی  
بارادہ جنگ مکہ سے نکلا جب مدینہ چار فرسخ رہا تو بنی نصیر کی پاس چلا گیا طایفہ یہودی مدینہ سے تہا آیا اور جی بن خطاب کے  
در وازہ پر جوڑیں ہو تہا گیا اوسنی انیاد وازہ نہ کہو لا بعد اوسکی سلام بن شکم کی پاس گیا کہ وہ پیڑ میں بنی  
نصیر کا تہا اور اس سے کچھ باتیں کر کی چلا آیا اور اپنی اصحاب سے ملتی ہوا اور چند آدمیوں کو اپنی ہمراہیوں میں سے  
طرف مدینہ کی بھیجا کہ اونہوں کی غرض کی طرف آئی دو ہزار کو قتل کیا اور اپنی لکڑی میں پہونچی جب آنحضرتؐ کو اس  
حال سے اطلاع ہوئی تو قریش کی جستجو میں مدینہ سے باہر تشریف لائی تا بقرۃ الکرہ پہونچی تو ابوسفیان ملعون سے لکھ  
اپنی کی ہانگ چکا تہا اور چند نہلی ہوئی تھی وکھو مسلمانوں نے انہا لیا سول اس عروہ کو غزوۃ السنون کہتی

غلبہ

پیرانہ قول ہے کہ کسی نے عثمان بن مظعون بنی جو راہ اور بیت حضرت کلمہ استغاثی کیا اور بیعت میں غول اور غول ہو کر  
 ایک سنگ پر چبک کیا تھا لیکن یہ وہاں کی اوس سنگ کو اوٹھا کر قبر عثمان بن مظعون پر نصب کر دیا چنانچہ جب قطوب بن کوفی نے  
 عظیم و کبیرہ مزار و محدث المدینہ الزہیرہ دیکر ان صاحب آمدہ را اور ان کا آؤ خدا ہو پر دست کشید و در بیعت برود و از وقت  
 او در اینجا نیز جہاد از ایشان مانع آمدند تا در خس کوکب کے بستمانی ہو و در شرفی بیعت و قبلی بامان بن عثمان دست برد  
 جبر بن مظعم و جماعہ دیگر با وی کار گزار دند و درین موضع قبر ہی حفر کر دند و اور دند ہی نہ دند و ہی ہر بار ملائی آن انگند و فرار  
 پوشیدند و بر کشند و ایں خس کوکب معنی ہو خارج بیعت کہ دم از دفن منی دروی کر بہت شدہ و نیز اوسین کو ہی ہر دن در وقت  
 جانب عاویہ عامل نہ شدن موضع داخل بیعت کر بندہ ہوا کہ سوال آمد بر سر قبر عثمان بن مظعون علامہ گندہ ہو نام دم رحا  
 اس مقبرہ سازند و وہ بود کہ جعلتک المہدی بنی خدا کر دست و بر قبر عثمان بن عاویہ کر دہم نام کو مقبرہ و ہی غول کشند  
 اندھن تب حضرت غزوہ سولی ہی نہیں بن ہر کرای تو ماہ ذیحجہ و محرم مدینہ میں توقف فرمایا بعد اوسکی خبر آئی کہ ایک حاجت  
 خیدہ سلطان سے جمع ہوئی را دہ مدینہ کا کو ہی ہی اور سبب انکا ایک شخص مسیحی و عثور بن جارت ہی ہں حضرت مع جاسو  
 بجاس صاحب کے مدینہ پہنچا اور اوس حاجت کی طرف متوجہ ہو ہی جب دیکر قریب پہنچی تو دہ ہاگ کی اور پیاروں پر  
 جرتی پس سرشت اوس را ہی میں کہ نام اوس کا ذوہر تھا مع اپنی لشکر کی تول اجال فرمایا اوس روز باران رحمت بہت  
 ہوا اور حضرت فی تھا اوس را ہی ہی جہور فرمایا جب دوسری طرف پہنچی جنت مبارک کو جب سبب بارش کی تر تھا درخت  
 ڈالانا کہ سو کہ جائی اور خود درخت کی سایہ میں استراحت فرمائی پس اعراب جو بہاروں پر جرتی ہو ہی تہی جب و ہنوں  
 فی حضرت کو اکیلی دیکھا تو عثور ہی جو سبب میں شجاع تھا کہا کہ اب محمد اپنی اصحاب سی جدا ہو گیا ہی فرصت کو ضیعت  
 جان اور حضرت کو جا کر حلدی قتل کر اور اگر وہ صحابہ کو ہی طلب کریں گے تو اونکی اتنی قتل کر چکی گا پس عثور شمشیر بہت  
 حضرت کی قریب آیا اور با شمشیر برہنہ حضرت کی سر پر کڑا ہوا اور کہا کہ یا محمد آج کون ہی جو میری ما تہہ سی تجکو نجات  
 حضرت فی فرمایا کہ خدا تجکو نجات دیگا اوس وقت جبریل نے اوسکی سینہ پر ہاتھ مارا کہ وہ دور گر پڑا اور تلوار او  
 ما تہہ سی ہوٹ کی پس حضرت فی وہ تلوار اوٹھالی اور اوسکی سر پر استادہ ہوئی فرمایا کہ تجکو خدا کا نوا نکار  
 ہی اب کون نجات دیگا تجھی میری ما تہہ سی اوسنی کہا کہ کو ہی میانہیں جو تجکو بجائی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا رحیم  
 ہی اور تو پیغمبری خدا کا اور قسم ہی خدا کی کہ میں ہر ایسی آزمائی نہ کروں گا اوس وقت خاب سولہ آنی اوسکو تلوار عیادت  
 و عثور فی کہا کہ آپ کی محبہ کرم کیا کہ آپ مجھی ہتر واولی میں حضرت فی فرمایا کہ حقتا لے سفر از کرم و غایت ہے جب  
 و عثور اپنی قوم میں ہو چکا لوگوں فی کہا کہ کیا ہوا تھا تجکو کہ تو شمشیر برہنہ اونکی سر پر کیا اور وہ سونی تہی ہر تو فی قتل نہ کیا  
 اوسنی بیان کیا کہ ایک شخص سفید پوش نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا میں گر پڑا میں فی جانا کہ وہ فرشتہ تھا چنانچہ  
 لایا اور تصدیق کی اونکی اور قسم کہا جکا ہوں کہ اب سولہ اسی خجک نہ کروں گا بعد اوسکی عثور فی اپنی قوم کو سلام کی طرف

و دعوت کی وسعت یہ کہ نازل ہوئی یا اِنھا الذین امنوا اذکرو نعمۃ اللہ علیکم اذ هم قوماً کافرا  
 ایدھم فکف ایدھم عنکما اگر وہ مومنان یاد کرو نعمت خدایا برنجالی کی اور اپنی صوبت کہ قصد کیا ایک  
 کروہ فی طرف تھامی یہ کہ نہانہ دراز کرین یعنی ذیت پہونچان پس حقتالی فی ٹھکانوں کی دست درازی سی باز لہا  
 اور تم محفوظ رہی اسکی سرپر قرہ واقع ہوا تفصیل اسکی اس طرح پہونچ جب تک کہ کوچہ مدینہ ہوئی تو جمع قدس خباب رسالت  
 پہونچا کہ کاروان قریش باسلاماری ابوسفیان کہی نکلا اور براہ عراق شام کو جاتا ہی کیونکہ بعد واقع کی مشرکین قریش فی صحابہ  
 خباب سولہ کی خوف سی جانا اناشام کا ازراہ حجاز موقوف کردیا تھا خباب پیغمبر خدائی زین حارثہ کو اونکی رستی پر سولہ  
 روکنی کی پہونچا جب یہ دین حارثہ اس کاروان تک پہونچا تو مشرکین بال اسباب چوڑ کر ہٹا گئی مسلمانوں نے شتران ہا  
 و متاع کو دینہ میں لایا ایک وایت میں ہی کہ حضرت فی خمس اس مال میں سی جدا کیا ایک وایت میں ہی کہ وہ مس ہزار تھا  
 اور باقی اہل سریرہ پر تقسیم کیا اور دو آدمی اس کاروان میں سی گرفتار کی کہ ایک وین میں سی فرات بن جان ہتا اور وہ نہ  
 میں پہونچکی اسلام لایا اسو سطلی قتل سی محفوظ رہا اور اسی سال میں سریرہ شیر بن عدی واقع ہوا اور سب اسکا بہت  
 کہ ابھن نہ ہو دیہ کہ اوکو عصافت مروان کہتی تھی اسل اسلام کی وہ جو کیا کرتی تھی اور خباب سولہ کو بہت دشمن  
 رہتے تھے تھی آنحضرت فی عین بن عدی کو حکم دیا کہ اس ملعونہ کو قتل کری اس فی راکو باکرا و سلی سینہ سرور ہوگی اور سے  
 ہوا کیا اور اسی سال میں کعب بن الاشرف جو ہمیشہ اسل اسلام کی اذیت میں مشغول تھا قتل کیا گیا اور سفیت  
 اسکی بیوی کہ کعب بن الاشرف کا بیوی تھی اور اہل اسلام کو اس ملعون کی مائتہ سی انواع انواع کی اذیتیں پہونچتی تھیں  
 جب و سنی فسخ بدہ کی خبر سنی تو نہایت ہول ہوا اور کہ میں جاکی قریش کی احوال پر بہت رویا اور اذکو لڑائی پر  
 شریعت کی بعد اسکی مدینہ میں پہونچا جب یہ حال آنحضرت فی سنا تو او سیر لعنت کی اور خدا سی عالی کہ اسکی شریعتی تھا  
 کری پس محمد بن سلمہ فی حضرت سی اسکی قتل کے اجازت لی اور باہر آنحضرت سعد بن معاذ سی مشورہ کیا اور یہاں  
 حقض گندم بونا لہ کہ کوکہ بہائی رضائی کعب کا کعب کی پاس پہونچا بعد بہت سی گفتگوں کی فیصلہ اس پر ہوا کہ اسلہ گرد کر گئی  
 انصار گندم لیجان و دوسری شب کو محمد بن سلمہ و سلکان بن سمانہ و حارث بن اس و ابو عبس بن جمیر مع ابونا یلمہ کی  
 کعب کی کہ کو کو کھنکھان کی دروازی پر پہونچکی اسکو بکارا و سوقت کعب اپنی بیوی حارثہ کی پاس بیٹھا تھا جب ابونا یلمہ  
 آوار سنی تو کعب ہانسی اوٹھا ہر چند اسکی حور و مانع ہوئی کہ ان آوار و سنی خون نیکتا ہی تو نہ جاسکروہ باز نہ آیا اور  
 سی ہر نکلا تو محمد بن سلمہ و غیرہ فی اسکو قتل کیا اس گہر بہت میں حارث بن اس کے زخم ہی لگا جب یہ لو کہ حضرت  
 کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت فی اونکی لی دعا کی اور حارث کی زخم پر آب دہن مبارک لگا دیا وہ فوراً اچھا ہو گیا  
 چونکہ قبیلہ اسس اس کعب کو قتل کیا تھا تو قبیلہ خزرج فی جاہا کہ ہم ہی کو ہی ایسا کار نمایان کرین کہ موجب مساوت  
 طرفین کا رہی پس ای سب کی اس پر متفق ہوئی کہ اور افع سلام بن ابی حقیق کو قتل کیا گیا چاہی کیونکہ وہ ہی اعانت مشرکین

داؤد ملین میں مصروف رہتا ہی اور نواحی قبر میں ایک قلعہ تھا وہ اس میں سکونت پذیر تھا پس عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن  
 عتبہ و ابو قتادہ حضرت سی جازت لیکر متوجہ مہربوی حضرت فی عبداللہ عتیک کو اور میر کیا یہ وقت مغرب قریب تھا  
 کی ہو چکی اور موشی چائٹھی پہر کی داخل حصار ہوئی تھی عبداللہ بن عتیک اپنی رفقا کو باہر چھوڑ کر خود داخل حصار ہوا اور  
 کسی تو میں جا کی چھ پر دربان فی دروازہ غور اندک رہا اور انجیان وین رکھیں جب لوگ سو گئے تو عبداللہ بن عتیک  
 کی رستی غرض ابورافع تک پہنچا چونکہ تاریکی تھی معلوم ہوا کہ ابورافع کہاں سوتا ہی و سکونڈ کی جب اس کی جواب دیا  
 آواز پر تلوار ماری اور غرض سی باہر نکل کی ایک لمحہ صبر کیا پھر آواز بدل کی کہا کہ یہ کیا غل تھا ابورافع فی کہا کہ کسی فی  
 جبہ تلوار ماری تھی یہ سسکی اوسکی آواز پر گیا اور تلوار ابورافع کی شکم پر لگی اس نے دھمکی دے کر اوسکی پشت سی پار ہو  
 بعد اوسکی سرعت تمام زد بانسی کو دارستی میں باون پر چوٹ لگی اپنی دستار سی باون باندھا اور اپنی رفقا سی اطلاع  
 جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت فی دست مبارک اوسکی ساق پر لا فور اشفا ہوئی اور اوسکی حقین حضرت نے  
 دعا کی اور اسی سال میں عیبر بن حبیب انجمی غازی صفوان بن امیہ بن خلف بن قنصل خباب خیر الانام علیہ وآلہ الاف اتھیم  
 و سلام مکسی مدینہ میں آیا حضرت روحی القہی اوسکی فدا دیت پر مطلع ہوئی جب عیبر کو سامنی آیا تو حضرت فی از راہ چھا دیا  
 کہ جبکو صفوان بن امیہ فی کس جمع کیوں مٹی پھجائی ہی پس عیبر سنتی ہی سلمان ہوا اور اسی سال میں امیہ بن الصلب فی ہی  
 وفات پائی و سکنا نام عبداللہ بن بیہدہ و اور سرداران کفار سی کتب انبیا اوسنی سب پر ہنس اور جانتا تھا کہ ایک  
 بنی صعبوت ہوگا مگر یہ وہ جانتا تھا کہ میں خود ہی بنی ہوتا تو خوب ہوتا اسی اوسی پیغمبر خدا اسی حد و نفس کیا اور حضرت نے  
 تصدیق نہ کی ماہ شعبان ۳۰ ہجری میں خلیفہ سولحدانی حضرت عمر سی نکاح کیا اور ماہ رمضان میں غیب بنت خزیمہ سی  
 نکاح کیا اور ۵ ماہ رمضان کو اسی سال میں حضرت امام حسن علیہ السلام متولد ہوئی غزوہ احد علی بن ابی رہیم نے  
 خباب صادق سی وابست کی ہی کعب غزوہ احد کا یہ تھا کہ جب قریش بدر سی پہاگ کر کے میں ہو چکی اور جنگ میں ہتر آدمی لڑے  
 مقتول و شتر آدمی اسیر ہوئی تھی و شریکین کی بڑی دست ہوئی تھی ابوسفیان نے کہا کہ اسی حشر قریش اپنی عورتوں کو مٹو لین  
 پر رولی ندو کہ انوش تش اندو و جد کہ بجا دیتی ہیں یا ہانو کہ غصہ کم ہو جانسی اور سوا اسکی جب ہماری گھر و سنی شتر لودہ  
 و سکا بلند ہوگا اور محمد و صحاب اسکی سنی کی تو شناخت کریں گی چنانچہ کوئی عورت اپنی مرد دلخ رو سکی ناگہانک  
 سال گذر تو قریش نے اپنی جھنمون سی استعداد کی اور بہت اسلحہ جمع کی اور مع تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ کی کھسی باہر نکلی اور  
 عورتوں کو بھی اپنی سامنے لیا کہ وہ مصیبت مریکی یاد دلوائیں اور ترغیب و تحریص لے انی پر کریں ابوسفیان نے اپنی حور و ہندت صبتہ  
 کو سامنے لیا اور عمر بنت علقمہ حارثہ بھی و سکی براہ تھی سید حبیب خباب صادق سی کافی میں منقول ہی کہ بخلہ غازی غیر نہا ہدہ خان  
 کیا خباب سولحداہر ایک مہربوی تھی کہ حضرت خطیر بیہی تھی چنانچہ جب ابوسفیان متوجہ احد ہوا تو عباس بن عبد المطلب نے حضرت  
 کی خدمت میں ایک رضیہ شتر لے کر راہ فاسد ابوسفیان رسال کیا اور وہ رضیہ حضرت کی مایل سیوقت پہنچا کہ حضرت خارج از









و در کوه تهاجس مقام برگنجیر کو معین فرمایا تھا اور سینہ پر عکاشہ اور مسبرہ برابو سلیمان بن عبد مخرمی کو معین کیا اور علم  
نصرت شیم خباب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کو تفویض کیا اور مشرکین قریش نے اپنی لشکر کی صفین اسطرح وار دست  
کین کہ سینہ بر خالہ و مسبرہ بر عکرمہ بن ابوجہل کو مقرر کیا اور عبداللہ بن طلحہ کو سوتیر انداز کا سردار کیا اور لوی ضلالت انما  
طلحہ بن ابی طلحہ کو سپرد کیا غرض جب صفین راستہ ہوئیں تو پہلی ابو عامر بن جحاش بن نصر بن حسان کا زار میں آیا اور اب  
اسلام بن ہشیرار فی مشورح کی اور چند غلام قریش کی اہل اسلام پر تیرتیرت قتی ہی مجاہدان میں فی ابو عامر کی طرف تیر چلائی  
ابو عامر نے اپنی رفقا کی بہاگ کیا اور اوس فرعونین مشرکین کو ف بجای معنی تین اور قتلین بدر کو یاد کرتی تھیں اور تھویر  
خاک کی دلوئی تھیں جب ستر اسلام سی تیر چلی تو عورتیں بہاگ کر صفوف مشرکین کی بھیجی جاجہیں اوسوقت طلحہ بن ابی طلحہ  
حائل لوی مشرکین میدان میں آیا اور کہا کہ ای محمد غلو گمان ہی کہ تم ہم لو کو قتل کر کی طرف جنم کی بھیجی ہو اور اہل اسلام  
بہار ی ہاتھ سی ہر کہشت میں جاتی تھیں اب جبکہ بہشت میں جانا منظور ہو وہ میری سامنی آئی اوسوقت خباب امیر المؤمنین متوج  
اوسکی ہوئی وراکت جزیرہ پاکہ اوسکا مضمون یہی کہ اگر غلو اپنی گہوڑوں پر خڑی ہو تو ہماری باس تلوار میں پس سقا  
کر تا کہ معلوم ہو کہ کون غالب ہی تحقیق کیا یا ہی طرف تیری شیر حملہ کنندہ ساتھ شمشیر بندہ کی کہ دم جسکا کہہ نہیں ہوتا اور خدا  
و رسول خدا ناصر و مددگار ہیں اوسکی طلحہ فی کہا کہ تم کون ہو حضرت فی ارشاد کیا کہ میں ہوں علی بن ابیطالب طلحہ فی کی سمجھا میں  
اسی قسم یعنی دلیر و ن کو بہگانی والی تمہاری سوا کون تھا جو میری ساتھ جنگ کی جرأت کرے پس یہ لکھی طلحہ نارنگار  
فی ایک تلوار حضرت بر جہانی حضرت فی اوس وار کو سپر بجالی دیا بعد اوسکی ایک تلوار کا اوس شفی کی ایسا لگایا کہ دو  
رانیں اوسکی صاف دو ٹوڑی ٹوڑی تب علم اوسکی ہاتھ سی جھٹ کیا اور خود ہونہ کی تل میں برگر بڑا اور اسی دھم سی  
حسن جنم ہوا بعد اوسکی اوسکی ہانسی ابو سعید بن ابی طلحہ اوس علم کو اوٹھایا اور خباب امیر فی اوسکو قتل کیا بعد اوسکی خیمات  
فی جوارن و دونوں کا ہمانی تھا علم اوٹھایا خباب بعد اذہ الخالب علی بن ابیطالب فی اوس ملعون کو بھی وصل جنم کیا تھیں  
سافع بن ابی طلحہ فی علم کو اوٹھایا وہ بھی تیغ خباب علی بن ابیطالب سی مع علم کی زمین برگر بڑا اور اسی جنم  
پہر طارث بن طلحہ فی علم کو اوٹھایا پس تیغ خباب امیر وہ ملعون بھی قتل ہوا پھر عزیر بن عثمان فی علم اوٹھایا پس بصر  
خاب امیر وہ شفی بھی خاک تلت برگر ابیں غلبہ بن جمیلہ فی علم خاد مشرکین طنبہ کیا اور بضر خباب امیر وہ شفی  
ازلی متوجہ فصل الناطلین ہوا بعد اوسکی ایک اور شخص نے انہیں پیچھے لدار میں سی علم اوٹھایا وہ بھی خباب امیر کے  
دست حق پرست سی قتل ہوا بعد اوسکی ارطاة بن حبیب سی علم کو اوٹھایا آخر کا بضر ذوالفقار و غل ہوا پس  
صواب غلام نبی عبد اللہ فی علم اوٹھایا خباب امیر فی اوسکی دہنی ہاتھ کو تلوار سی کاٹ ڈالا پس دسنی علم بائیں ہاتھ  
میں لیا حضرت فی وہ ہاتھ بھی کاٹا اوسنی کئی اتوسی علم کو تھام لیا تب صواب فی کہا کہ ای نبی عبد اللہ اگر جو کہ  
شرط وفاداری تھی وہ میں فی ادا کی بہر خباب امیر فی اوس ملعون کی سر پر ایک ضرب ذوالفقار لگائی کہ وہ صحن

ہوا جب علم گر گیا تو مشرکین ہاگی اور بعض اصحاب متوجہ غلام ہوئی جب ہر میان عبداللہ بن جبر فی دیکھا تو بطبع دنیا ہوا  
 باوجود منع کثیر عبداللہ بن جبر کی خدمت غلام میں مصروف تھا در عبداللہ بن جبر کی ہمراہ کل بارہ آدمی رہے اس عرصہ میں عمر  
 و خیر علقہ فی علم مشرکین کو بلند کیا اور خالد بن ولید متوجہ درہ کا ہوا البقیہ اصحاب عبداللہ بن جبر کو قتل کیا اور وہ  
 سہی اگر اسل اسلام پر حملہ آور ہوا اور اس طرف جب مشرکین قریش نے ہاگی میں دیکھا کہ علم برپا ہی براگر علم کی گرد جمع  
 ہوئی اور دوسری طرفی اسل اسلام کو لیر لیا اور ہر دو طرفی اسل اسلام پر حملہ کیا تو مسلمان ہر طرف ہاگی اور ہزاروں پرچہ  
 اور خباب سولہ آگوتنا ہوا جب سولہ آگوتنا ہوا کہ ان کو نہ کھا گنا نہ کھنہ فرمایا تو ماوار پندہ ارشاد کیا کہ امیر مشرکین ہاگی  
 ہو خدا و سولہ آگوتنا کی تحقیق کہ میں ہوں سولہ آگوتنا کی امیری طرف خباب صادق فی فرمایا ہی کہ اس معرکہ میں خباب سولہ  
 کی میں کوئی خیر نہیں ماننا اگر خباب علی بن ابیطالب و ابو جہلہ نام اسکا ساک بن خرمشہ تھا اور جو کہ مشرکین خباب سولہ آگوتنا  
 کرتا تھا تو خباب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب اسکا استقبال کرتی اور بہت سی لوگوں کو انہیں قتل کی تھی تاہم مشرکین ہاگی  
 جاتی تھی حتی کہ انہیں جلوس میں شمشیر خباب امیر کی ٹوٹ گئی اور مجملہ زمانہ سید نبی کعبہ لانا یہ حضرت کی خدمت میں  
 رہی تھی حضرت اس سید کو وسطی مدوی مجروح کی لائی تھی اور اس سید کا بیٹا احد میں ساتھ تھا جب اس سنی ہاگی تھا  
 قصد کیا تو سید فی کہا کہ اغیر خدا در سولہ آگوتنا کی گمان جاتا ہی عرض اسکو ہر لائی اور وہ مصروف جاد ہوا یہاں تک  
 کہ اسکو ایک مشرک نے شہید کیا پس شمشیر اپنی مٹی کی تلوار سی و سکی قاتل کو قتل چھوڑا پس خباب سولہ آگوتنا اسکو  
 و آفرین کی اور فرمایا کہ کج خدا رکعت و خیر اخیر دی پس سید حضرت کی وسطی سید ہر تو کی سامنی لکڑی رہی رویت میں وارد ہوا کہ سید  
 فی بہت زخم اوٹھا ہی و ابن قبیہ عون نے اسوقت حضرت پر حملہ کیا تو وہ اس حال میں کہتا تھا کہ میں محمد کو اگر کیرتہ پاؤں  
 بھی نجات نہ ہو اگر میں اسکو نجات دون پس حضرت پر ایک تلوار لگائی اور خود ہی پکارا کہ قسم ہی لات و خری کی کہ محمد  
 کو قتل کیا میں فی اسوقت خباب سولہ آگوتنا کی ایک نادر کو مہاجرین میں دیکھا کہ وہ ہاگتا تھا اور سہراپی پشت پر لگائی ہو  
 تھا حضرت فی فرمایا کہ اسی صاحب سہر کو سید نکدی و خود را ہی جہنم ہوا سنی سہراپی دلہی اور خود ہاگ کیا پس  
 آنحضرت فی سہراپی فرمایا کہ سہر کو اوٹھا لی اسنی اوٹھا لی اور مشرکین سہراپی تھی پس حضرت فی فرمایا کہ مقام سید  
 کا آج کی بہتر ہی دن لوگوں سنی جو ہاگ لگی ہیں یا جو حضرت نہیں کر سکی عرض خباب امیر آنحضرت کی خدمت میں آئی اور  
 عرض کہ یا رسول میری شمشیر ٹوٹ گئی آنحضرت فی ذوالفقہ غایت فرمائی کہ اس سنی جنگ کہ خباب امیر فی تلوار لی اور  
 جنگ شروع کیا اور جو شخص ارشاد کفار میں سی قصد قتل خباب بنی مختار کرتا تھا تو اسکو خباب جید کرار مشر ارد و الفقہ  
 مار و اسل مار کرتی تھی پس خباب سولہ آگوتنا کہ وہ اس شریف لائی اور پشت بکرہ متوقف ہوئی تاکہ جنگ ایک طرف ہی رہی  
 کیونکہ سوا خباب امیر کی لڑنی ولات تھا اور خباب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب پیغمبر خدا کی سیدہ سہراپی ہوئی استاد سنی  
 اور دم بدم دفع مشرکین میں مصروف تھی تاہم کہ خباب امیر سر دشمن و سیدہ ورد و دست و پاؤں بر لڑتہ زخم آئی تھی اور

خداوند اسقندرنی مشرکین باوجود کثرت کی گئی مرتبه بہاگ گئی اور مسلمانوں کی کہ انسانی آواز ہی کہ کائنات  
علاء السیف اللہ والفقار یعنی ہندو ہی کو ہی تلوار گرد و الفقار اور ہندو ہی کو ہی جوان بغیر علی ابن ابیطالب کی پس  
جبریل نازل ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی حق اخوت و نصرت وہی ہے جو کہ علی سی کی و مطی طور میں آیا فرمایا خباب سقند  
نی کہ کیونکر علی میری نصرت کری حالانکہ میں اوس سی ہوں اور وہ مجھ سی ہی جبریل کی کہا کہ میں تم دونوں سی ہوں اور  
اوس دن ہندو بت عبتہ زوجہ ابوسفیان میدان میں استادہ تھی ورجو کو ہی بہاگ تھا اوسکو ایک سرورہ دانی اور سلائی کہ علامت  
عورتوں کی سی یعنی تھی اور کتنی تھی کہ بہر کسی قصد میل نہ کرنا اور ہرگز دعویٰ مردی نہ کیجیو اور حضرت حمزہ کی کہ اوس جنگ  
میں بہت سی مشرکین کو قتل کیا جس طرف سی کہ حملہ کرتی تھی تو مشرکین بہاگ جاتی تھی اور کو ہی سامنی آگ نہیں لڑ سکتا تھا  
جب حملہای شیرازہ حضرت حمزہ کی ہندو فی دیکھی و حشی سی کہ وہ غلام حبشی خیر بن مطعم کا تھا عید کیا کہ تو اگر محمد و با علی  
یا حمزہ ان تینوں میں سی کو جو تو قتل کری تو میں تجھ کو آؤ کر دو اور مال زر ہقدر تجھ کو دو کہ رضی ہو جائیگا اور سوا کسی  
جو تو طلب کرے گا اوس سی دروغ نہ کرونگی ہر طرحی میں حاضر ہوں حشی کی کہا کہ میں قتل محمد پر تو قادر نہیں اور علی ابن ابی طالب  
کہ جنگ ہر طرف ملقت رہا ہی اور بہت بجا کی لڑا ہی اوسکی قتل کے بھی طمع نہ کر سکتا ہوں مگر حمزہ کی قتل کو جاتا ہوں  
پس میں حمزہ میں بڑیا اتفاق سی حضرت حمزہ حاکمان اسی جگہ پر پہنچے کہ بسبب سیلاب کی وہاں ایک غارتھی گاہ گھوڑا  
حضرت حمزہ کا اوس میں جا پڑا اور حضرت حمزہ زمین سی جدا ہو کر زمین پر گری پس حشی فی ایک نیزہ حمزہ کی مارا تو وہ نیزہ  
شاہ سی باہر نکل آیا اور ایک وایت میں ہی سینہ پر لگنا بعد اوسلی حضرت حمزہ کی قریب گیا اور او کو شہید کیا اور جسم  
مبارک کو جاک کیا اور جگر غم خیز بشر کو ہند معلوم کی پاس لی گیا اوس ملعونہ فی پارہ جگر اپنی دھان نجس میں ڈالا اور کہا کی کا  
قصد کیا خداوند عالم فی نہ چاہا کہ وہ حضور شریف اوس ملعونہ کا جزو بدن نہو جائی اوسطی اوس جگر کو مانند استخوان کی سخت  
کر دیا وہ کہانہ سکی پس زمین پر گرا دیاتب حق تعالیٰ فی ایک خشتہ موکل فرمایا کہ میرے جگر حضرت حمزہ مت ہو بخا دی پس ہندو  
قریب لغش حمزہ آئی اور بعض اعضا کی جسم شریف سی کاٹ کی اپنی گردن کشیف میں ڈالی و مطی سماعت بل اسلام کی اوست  
مشرکین فی پہاڑ چہرگی ابوسفیان فی فریاد کی کہ بلند ہوا مٹی بسبب خباب سولہ خدا فی خباب امیر سی فرمایا کہ یا علی  
تم کہو کہ اللہ اعلم الاصل یعنی خدا بلند تر و جلیل تر ہی ابوسفیان نے کہا کہ بلکہ بسبب جارت دی تھی جو ہم تھی اگر  
ثری اور اوسکی برکت سی ظرایب ہوئی خباب امیر فی فرمایا کہ بلکہ خدا تعالیٰ فی جنگ کی نصرت دی تھی و لڑائی کا حکم دیا  
ہی بحقیق کہ خداوند عالم ہماری نصرت کرے گا ابوسفیان فی کہا کہ یا علی تلکولات وغری کی قسم سچ کہو کہ آیا محمد قتل ہوا  
حضرت امیر فی فرمایا کہ اسی ابوسفیان لغت خدا کی تجہیر اور لغت خدا لات وغری پر قسم رو رو دگا عالم کی کہ ہماری نبی  
محمد زندہ و سلامت ہیں و برتری تین سستی ہیں ابوسفیان فی کہا کہ ان تم سچ کہتی ہو خدا لغت ابن قبیہ پر کہ وہ دعویٰ  
کرے تھا کہ میں فی محمد کو قتل کیا ہی ورا ہی تک عمرو بن ثابت مسلمان ہوا تھا خباب و سنی یہی بنا کہ حضرت رسول اللہ

شغول جنگ شمشیر و سپر لیکے متوجہ ہوا اور حکم دیا مسلمان ہراور کفار مشرکین سے جدا کرنی لگا تا آنکہ مرتبہ نبھاؤ ثابت  
ہو ایک شخص انصار میں سے گذرا اور اسکو کشتون میں دیکھا تو کہا ای عمر وایا دین اول پر ہی اوسنی کہا کہ نہیں واللہ  
میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند جہان واحد و یگانہ ہی در محمد رسول خدا و پیغمبر وادی خلافت میں ابدا و سکی ظاہر روح  
من ثابت فی روضہ ضوان کو پرواز پس ایک شخص نے صحابہ میں سے عرض کیے کہ یا رسول اللہ عمرو بن ثابت  
مسلمان ہوا اور مارا گیا آیا وہ شہید ہی حضرت تی فرمایا کہ وہ شہید ہوا اور وہ بپا شخص ہی کہ داخل بہشت ہوتا ہے  
حالاکہ ایک کت نماز کی بھی نہیں پڑھی اور خطبہ بن ابی عامر اسب خرزجی فی اوسی شب کو عبداللہ بن ابی سلول کی مٹی تختہ  
کرنا تھا اور حضرت سی اجازت لیگی اوس شب مدینہ میں وسطی نکاح کرنی کی رہتا تھا پس وہ شب مدینہ میں اپنی زوجہ کی پاس  
رہا او سکی اجازت کی وسطی یہ نہ تھا بلکہ یہی تمام المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ واداکا فاما بعد علی  
اصحابکم کہ یہ مذہب جو اپنے حیلہ ذوق ان الذین یستأذنونک ولکن الذین یرفون منون باللہ ورسولہ  
نماز الاستاذات فی بعض شرائع خود از سر شیت منهم واستغفر لهم اللہ ان الله غفور رحیم  
یعنی نہیں ہوئیں مگر وہ کہ ایمان لائی ہیں ساتھ خدا کی اور اسکی رسول کی اور حب ہوں ساتھ رسول خدا کی اور پر ایک کام  
جمع ہوئی والی یعنی وہ ہم کہ حسب شرع جاہلی اور کوجمع ہونا وسطی اوس کام کی نہیں جاتی میں پاس سے خباب رسول کریم  
وقت سکھ اجازت نہیں لیتی میں انہیں ہی یعنی خود بخود زمین ہماگ جاتی یا خود ہی محتلف نہیں ہوتی اور جنسین ہوتا  
کہ رضت طلب کرتی ہیں تجسی ہی محمد وہ لوگ ہیں کہ ایمان کامل لائی ہیں اور خدا کی اور رسول اسکی پس جب طلب  
رضت کریں تجسی یہی موئن خالص الاعتقاد ووسطی اصلاح اپنی بعض کاموں کی پس رضت دے انہیں سے جسکو جائی اور  
طلب آمرزش کی کرو وسطی او سکی حاجت سمجھاؤ و تعالیٰ ہی تحقیق کہ خداوند عالمیان بخشندہ و مہربان ہی پس خباب رسول خدا  
اجازت دی اوسنی اپنی عورت سے نزدیک کی جب صبح ہوئی تواسی یاد آیا کہ حضرت رسول قبول تو شغل چادر  
باکافران ظلم و جہول میں اور میں یون عیش میں خیروں پس باخبات تلوار اپنی اوٹھامی اور ضد احد کا کیا جب گھر  
در واردہ سے ہر سنگنی لگا او سکی زوجہ بیچارہ انصاریوں کو بلوایا اور کہا کہ گواہ رہنا کہ خطلہ فی محبی معاہدہ کی ہی  
اوہنوں کی خطلہ سے سو بچا خطلہ فی اقرار کیا پس اونہوں کی اوس عورت سے دریافت کیا کہ تو کیا کیوں کہا اوس عورت  
کی کہا کہ راگو میں فی خواب دیکھا کہ گویا آسمان شکافتہ ہوا اور خطلہ آسمان میں داخل ہوا پھر آسمان ٹپکا مجھ کو اس خوب سے  
معلوم ہوتا ہی کہ خطلہ شہید ہوگا پس میں گواہ لیا تکو کہ اگر فرزند متولد ہونو سب جان لین کہ خطلہ کا بیٹا ہی پس جب خطلہ  
میدان قتال میں ہو بچا اوسنی ابو سفیان کو دیکھا کہ ایک گھوڑی پر سوار ہی اور میدان میں دوڑتا ہوا ہوتا ہی  
پس خطلہ فی تلوار کبھی اور خطلہ کیا ابو سفیان پر اور او سکی گھوڑی کو پی کیا ابو سفیان گھوڑی سے گوبرا اور فریاد کی  
کہ اسی گروہ قریش میں ابو سفیان ہوں خطلہ جاہتا ہی کہ مجھ قتل کر ہی اس عرصہ میں ابو سفیان ہماگا اور خطلہ کی او



تغائب کیا اور وقت ایک شخص فی شکرین میں سی حنظلہ کی نیزہ مار حنظلہ فی ہی و سکی ایک ضرب لگائی و ہوا ا گیا  
 حنظلہ در میان حنظلہ و حنظلہ بن حرام و غیرہ انصار کی زمین پر گرا اور شہید ہوا خباب رسول خدا فی فرمایا کہ دنیا  
 میں فی ملائکہ کو ایثار ان کو کاسہای طلا میں ڈالتی ہیں اور حنظلہ کو او سی غسل دیتی ہیں پس اس سبب سی او سکون فی اللہ  
 کہتی تھی اور روایت سی کہ مغیرہ بن عاص بائیں ہاتھ سی ایسا پتھر پھینکتا تھا کہ شانہ سی خطائیں جاتا تھا پس اس کی شانہ  
 راہ میں تین پتھر اٹھائی تھی اور کہتا تھا کہ میں انسی محمد کو قتل کرونگا جب جنگ کا وہ میں پہونچا تو حضرت کی طرف ایک پتھر  
 چلایا حضرت کی دست مبارک پر لگا اور شمشیر ہاتھ سی گر گئی تو مغیرہ فی فرمایا کی کہ قسم سی لات و غری کی میں فی محمد کو قتل  
 کیا پھر اس شقی فی ایک اور پتھر مارا کہ حضرت کی پشائی نورانی پر لگا حضرت او سی لعنت کی اور کہا کہ یا الہی اسکو حیران کہ  
 جب شکرین بر گئی تو ثقیون معرکہ میں حیران پڑتا تھا اور ہر چند کوشش کرتا تھا مگر ہاگ نہیں سکتا تھا عمار بن یاسر  
 اس حال میں پایا اور قتل کیا عرض عبد اللہ بن شہاب و عقبہ بن ابی وقاص مصیبت میں گرفتار ہو کی راہی جہنم ہو سی  
 صحابہ فرورین پڑتی اور حنظلہ شہادت نازل فرما میں آم حبیبتم ان تدخلوا الجنة و لما اعلم الله ذلك من  
 جاهد امينکم و یصل الصلوات من یعنی آیا لگمان کرتی ہو تم کہ داخل بہشت ہو جاؤ گی تم بغیر اسکی کہ خدا تعالیٰ تمہارا  
 امتحان کری تاکہ معلوم ہو جاوی کہ کون جہاد کرنا ہی مشی اور کون جہد کرنا ہی اور جنگ کی اور نہیں ہاگتا ہی اور مراد اس  
 واقع ہونا صبر و جہاد کا یا نرا کا ہی الا حنظلہ و تعالیٰ پہلی سی عالم تھا کہ کون جہاد کریگا اور کون ہاگ کرے گا  
 اور حنظلہ و تعالیٰ کو کوئی افعال پر ثواب و عقاب دینا ہی نہ اپنی علم پر اگرچہ واقع میں دو نومطابق ہوں و کہتے  
 کہتم قتل الموت من قبل ان تلقوه فقد رایت قوه و انتم تنظرون اور تحقیق تھی تم کہ تمہارا  
 تہی موت کی قبل اسکی موت کو یعنی اسکی اسباب کو یعنی جنگ کو دیکھو پس تحقیق کہ دیکھنا تھی وہ جو طلب کرتی تھی اور  
 اور نظر کرتی تھی طرف پیغمبر و صحابہ کی کہ قتل کسی تہی اور بعض بناکتی تھی علی ابن ابی سیم فی روایت کی ہی  
 کہ جب خباب رسول خدا انب شہدای مدبر کی جو کہ حنظلہ و تعالیٰ فی انہیں کرامت فرمائی صحابہ کی سامنی رہا  
 کی تو صحابہ فی آرزوی شہادت کی کی اور کہا کہ خداوند دیکھلا ہکو ایک جنگ کہ مرتبہ شہادت ہکو او سین نصیب ہو  
 پس خدا تعالیٰ فی روز احد و کھلا یا پس ہاگی مگر تھوڑی کہ توفیق خدا ثابت قدم رہی قضا محمد کا کہ رسول خدا  
 خلت من قبلہ الوسل فان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و من ینقلب علی عقبہ فلن یرضی الله  
 شیئاً و سیکون من الله الشاکرین یعنی نہیں ہی محمد مگر ایک رسول میری طرف سی کہ گزری ہیں پہلی اوس  
 رسولان برحق آیا اگر مر جاوی یا شہید ہو جاوی محمد پھر جاؤ تم ایڑیوں کی طرف یعنی ہر تد ہو جاؤ اور دین سی پھر جاؤ و ہر  
 سی ہاگوا اور جو کوی دین سی پھر جاوی یا ہاگی جہاد سی پس وہ ضرر نہیں پہونچا سکتا ہی خدا کو سی طرح کا اور ترب  
 ہی کہ خدا تعالیٰ ہر ادب و یگانہ شکر کر نیوالو کو روایت میں وارد ہو ہی کہ جو کہ ہاگتی تھی وہ اپنی عذر کی واسطی کہتی تھی کہ محمد



شہید ہوئی اس واسطہ بہت لوگ ہلاک ہوئے اور جب پری تو حضرت سی غنہ خواہ ہوئی اور یہ اپنی ہلاکتی کا بیان کیا پس تم  
 نازل ہوئی وما النفس ان تقوت لا باذن الله کما انما وجلا ومن یرد ثواب الدنيا فوثر منھا ومن  
 یرد ثواب الاخرة فوثر منھا الشاکرین یعنی نہیں و سہمی کسی نفس کی کہ ہر جہاں نکر ساتھ اذان و فرائض  
 خدا کی کہ لکھا گیا ہی لکھا جانا کہ اہل مقرر رکھتا ہی جو کوئی جاہی ثواب دنیا کا اوسی دیتی ہیں ہم دنیا اور  
 جو کوئی جاہی ثواب آخرت کا دیتی ہیں اوسی تین اوسی اور قریب ہی کہ جزا و نیکو ہم نکر کر نیکو و کائنات میں  
 نئی قائل معہ ربیون کثیرا کما وهنولما اصحابهم سبیل الله وما ضغوا لعملا استکابوا  
 وابتغوا لصلابین اور بہت ہی کہ کر رہی کی اوسی اور ساتھ اوسی تہی بہت سی سپاہ علما اور برہنہ کار و  
 پس سستی نکی اونہوں کی نبیب و نکی کہ اوکو پہنچ جنتین راہ خدا میں اور ضعیف ہوئی بسیاری عرب سی اور  
 فروتنی نکی دشمنوتی اور عاجزی نکی اور خدا دست رکھتا ہی صبر کرنی والو کو و ما کان قولہم الا ان قالوا  
 ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا و ثبت اقل منا و انصرنا علی المقوم الکافرین اور زمین  
 بانیں اوکی مگر یہ کہ کہتی تہی ای پروردگار ہماری بخشدی گناہ ہماری اور بخشدی ہیکو اسراف یعنی حدی نہ رہا  
 اپنی کام پہنچا بہت رکھہ ہماری اور نصرت دی ہیکو او پر گروہ کافر و نکی فایقہم الله ثواب الدنيا و  
 حسن ثواب الاخرة و الله یحب المحسنین پس عطا کی خدا کی اوکو ثواب دنیا و نیکو سی ثواب آخرت کے  
 اور خدا دست رکھتا ہی نیکو کار و نیکو یا ایھا الذین امنوا ان تطیعوا الذین کفر و ایدو کہ علی اعقادکم  
 تستقلوا خاصرین یعنی ای گروہ مومنین اگر تم اطاعت کفار کرو گی پس بہتگی نیکو ایمان سی طرف کفر کے  
 پس ہو جاؤ گی زیانگار و زمین سی اور بروہت علی ابن ابیہیم علیہ الرحمہ مراد کفار سی اس آیہ شریفہ میں عبد البند  
 ہی کہ وہ حضرت رسالت نبیہ کی ہمراہ شری نکلا اور احد کو متوجہ ہوا لکن ناشی راہ میں مع صحابہ کی عہد کیا اور اوکو کوکھڑا  
 بل الله مولىکم و هو خیر الناس من بلکہ خداوند جہان مددکار و ناصر ہی تمہاری اور وہ بہترین مددکاروں کا ہی  
 یستغنی فی قلوب الذین کفر الذبح ما اشرکوا بالله ما لم یُنزل بہ سلطانا و ما ولیہم الشاؤ و  
 بنس شوق الظالمین طبعی ڈال دیتی ہیں ہم دہائی کفار میں ترس و خوف ہو سہمی کہ شریک خباب باری عزیم  
 جانتی ہیں اس چیز کو جنہیں بھیجی ہی خدا کی ساتھ اوسی حجت و دلیل اور جا کہہ اون کفار کی آتش جہنم ہی اور  
 بری تباہ ہی ظالموں کی لہی جہنم و لہد صدقہم الله وعدہ اذا تحشوا لفسح ما جندہ حتی اذا قیل لہن  
 و تباہنتم فی الکھن و عصیتن من بعد ما اذیکم ما تجتھن بروہت علی ابن ابیہیم علیہ الرحمہ ہر  
 حد ایتالی فی وسطی تمہاری وعدہ کو ساتھ نصرت دینی کی اور مشرکین کی جبکہ قتل کرتی تہی مشرکین ساتھ اجازت اور  
 موت خدا ایتالی کی تا کہہ ڈر گئی اور بہ دل ہوئی اور ناعت کی تہی جنگ کرنی میں اور نافرمانی کی حکم پیغمبر کی ہر

[illegible]

احد تھا چوڑ دیا اور حوزہ فرار کیا تب حضرت فی و بھی طرف خطاب کیا کہ میں ہوں محمد بن ہون رسول خدا متھو  
 ہوا ہوں میں پس بعض منافقین ملقت ہوئی جانب حضرت کی عین فرار میں کہ آپ ہکو نہ اب کیا جا سکتی ہے  
 سار الشکر ہاگ گیا سوای جناب امیر اور ابو دجانہ انصاری کوئی ساتھ حضرت کی نہ رہا پس حضرت فی دعا کی ابو دجانہ  
 کی حقین اور فرمایا کہ ای ابو دجانہ تو بھی جلا جا کہ میں اپنا حق بیعت کا اٹھا لیا مگر علی ابی طالب مجھ سے ہوا میں  
 سی ہوں پس ابو دجانہ رو کے آسمان کی طرف سر بلند کیا اور کہا کہ قسم ہی خدا کی میں اپنی تین ہزار اب  
 بیعت سی جدا نہیں کرتا یا رسول اللہ ایسی وقت میں کہاں جاؤں آیا جاؤں طرف وجہ کی کہ میرا کسی با طرف واد  
 کی کہ انکو بھی فہامی یا اپنی گھر کو کہ ایک دن خراب ہو گا یا مال کی وسطی الکو چور وں کہ وہ بھی فانی ہی اور حل  
 ہی ادھی ہی پس حضرت فی از روی رحم او سکی حال پر رقت کی اور اذن جہاد دیا پس ایک طرف سی ہ لکڑی شکرین  
 حملہ کرنا تھا دوسری طرف جناب امیر تا آنکہ ابو دجانہ کی بدن پراتنی زخم آئی کہ ضعیف ہو گیا حضرت یا سکو اٹھا کی مرو  
 بر و حضرت کی لائی اوسنی عرض کی یا رسول اللہ آیا میںی وفا بیعت بر کی حضرت فی دعا کی خیر دی ابو دجانہ فی کیا  
 انتقال کیا اور دخل بہشت ہو انب حضرت امیر الکیلی گئی یمن و یاسری شکرین پر جلد کرتی تھی اور ہر حملہ میں آنکوس  
 با کرتی تھی حضرت یہ طرح حملہ کرتی تھی تا آنکہ تواروٹ گئی تب حضرت سی عرض کیا حضرت فی ذوالفقار غائب ہے فرمائی  
 رسول اللہ جناب امیر کا کشتہ عربیہ پیکاری ملاحظہ فرما کر جناب یمن عرض کیا کہ ایچا وہ مجھ سے عہہ کیا ہی کہ اپنی دین کو  
 غالب کری اگر تو چاہی تو یہاں شکل نہیں بعد او سکی جناب امیر فی عرض کیا کہ جنتی و زما ی مہیب مہیب سنی او بھی  
 سنا کہ کوئی کتا ہی اقدام خیر و دم اور جکوں میں توار مارنا ہوں ہر گز کر رہا تھا جنل سکی کہ میری ضرباوس تک پہنچی  
 حضرت فی فرمایا کہ جبریل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام ہماری نصرت کیو سکی اٹھائیں زمین پر آئیں  
 پس حضرت جبریل و روبر و جناب رسول خدا کی آئی اور عرض کے کہ یا حضرت سوا ساء اور جاکتا یہ یہی جو علی فی کی حضرت  
 فرمایا علی صلی علیہ و آلہ و سلم جبریل فی کہا انا منکم کما پس شکرین اب ان حملات کی نہ لائی اور غور ہوئی جناب رسول خدا فی  
 فرمایا کہ یا علی شمشیر بہتہ انکی حقب میں جاؤ اگر دیکھو کہ سوار شتران ہوئی اور گھوڑوں کو باند لہا ہی نب جانا کہ ارادہ کہ کا  
 ورنہ ارادہ مدینہ کا ہی پس جناب امیر قریب آئی ہو چکی تو دیکھا کہ سوار شتران ہو چکی میں ابو سفیان فی کہا کہ یا علی ابھی  
 کیا جاہتی ہو ہم راہی مکہ میں اب جاؤ اپنی دوست کی پاس جبریل شکرین کا تعاقب کیا جب صدای سم سجان سنٹی تھی  
 تیز چلتی تھی اس طرح حضرت جبریل مع ملائکہ تعاقب میں شکرین کی تھی ابو سفیان کہی جاتا تھا کہ لشکر محمد کا عقب میں  
 چلا آتا ہی غرض دخل کہ ہوئی اور اہل مکہ کو اطلاع دی لکڑی اسلام کا آیا ہی پس جناب رسول خدا فی علم ہدایت شیم حوالہ جناب  
 امیر کی کیا اور جانب نہ مہرجت فرمائی جناب امیر باز بلند فرمائی تھی کہ ای گروہ فاس غشیجی ہو تھو کہ جناب رسول خدا  
 منظر و منظر شریف لائی میں تمام عورتیں انصاری اپنی اپنی روادوں بہ نظر قدم صیبت لزوم حضرت کی استادہ تھیں

حضرت کی شہادت کا حال سنی بہت مخموم و مہموم تھیں سب لوگ سماعت فرماتے تھے کہ خوش خوش آئی تھی اور حضرت دعا  
خیر دیتی تھی شیخ مفید علیہ الرحمہ فی طریق عامہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ علی ابن ابیطالب کو چار خصلتیں ایسی عطا ہو  
ئیں کہ کوئی غیر اوسین شریک نہیں اول یہ ہے کہ سب سے پہلی ایمان لائی و دیکھم ہر جانب علم شکر کا حضرت کی پاس ہوتا  
سوم سب لوگ ہاگتی تھی اور یہ ثابت قدم رہتی تھی چہارم یہ ہے کہ حضرت کو اپنی ہاتھ سے قبر میں اتار دلائے  
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ برزخ امیر مشرکین فی دفعہ حضرت پر حملہ کیا اور نصیب  
شمشیر و نیزہ و تیرونگ متانہ کرتی تھی تا انکہ شتر فراری گئی اسوقت غیر خباب امیر ابو دجانہ انصاری و سہیل بن حفصہ  
انصاری کی پاس حضرت کی کوی باقی نہ رہا سب اصحاب فرار کر گئے صرف ہی لوگ اسوقت مشرکین کو حضرت سے دفعہ  
کرتی تھی اسمین حضرت پر غش طاری ہوا جب انکھ کھلی تو خباب امیر کو دیکھا اور فرمایا کہ لوگ کیا ہوئی حضرت فی  
عرض کی کہ سب عہد توڑ ڈالا اور ہاگ گئی تب حضرت فی ارشاد کیا کہ شران دشمنان خدا کا دفع کرو حضرت امیر  
حملہ کیا یہاں تک کہ ہلکا دیا اوس گروہ کو جو قریب آتا تھا پھر یہ وہ دستور ہوا کہ جبکہ مشرکین جسطرفی بقصد حضرت آتی تھی  
حضرت امیر انکو لڑ کر ہٹا دیتی تھی اور ابو دجانہ اور ابن حنف سرہانی حضرت کی شمشیر کف استادہ تھی پس صحابہ معزورین  
سے چار نفر کو مشرکین فی قتل کیا باقی پہاڑ پر چر گئی اور ایک شخص نے باؤ انکھ مدینہ میں کہا کہ خباب سول خدا شہید ہوئی  
اسوقت لوگ بہت بدیل ہوئے تب تو معزورین ہی حیران رہی زید ابن وہب کہتا ہے کہ میں ابن مسعود کو کہا کہ ماری صحابہ  
سوائے علی ابن ابیطالب ابو دجانہ و سہیل ابن حنف فرار ہوئے ہی ابن مسعود نے کہا کہ اول یہ ہے ہاگ گئی تھی بعد اسکی  
ابو دجانہ اور سہیل ابن حنف و پس آئی راوی فی کہا کہ حضرت شیخین کہاں تھے ابن مسعود نے کہا کہ وہ تو اول  
وہلہ میں فرار کر چکی تھی راوی فی کہا کہ قائم رہنا خباب امیر کا اس معرکہ میں تعجب ہی ابن مسعود نے جواب دیا کہ ملائکہ  
بھی متعجب تھے شجاعت خباب امیر سے آئینہ جانتا تو کہ اوسی دن جبریل نے اکی کاسیف کھڑا و الفقان کافقہ  
لا اھلے لو کون فی ہمدان سنی تھی اور قاتل کو مینی دیکھا عند الاستغفار خباب سول خدا فی ارشاد کیا کہ یہ جبریل ہی  
باب امیر سے منقول ہے کہ روز احد جب لڑائی فی زور پکڑا اور صفائی فراخستیا کیا اوس حالت میں میں مقدم تھیں  
مشغول جدال و قتال تھا اسوقت مجھ کو حضرت کا بہت خیال ہو میں تفتیش حال حضرت میں مصروف ہوا ہر چند تلاش  
کیا کہ میں پایا اپنی دلیس خیال کیا کہ خباب سول خدا گشتگان میں نہیں ہیں اور وار محکم نہیں شاید خباب بری عزو  
فی اپنی حبیب کو طرف آسمان کی بلند کیا تب غلاف شمشیر کا توڑ ڈالا اور عہد کیا کہ نازندہ کی کفار سے محاربہ کروں ہا  
تک کہ راہ خدا میں شہید ہوں پس مشرکین پر حملہ کیا اور ایک گروہ کو ہلکا بایس دیکھا مینی کہ حضرت زمین پر تشلف کتی  
میں میں حضرت کی پاس ہو نجات حضرت فی میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ لو کون فی کیا کیا مینی کہا کہ انہوں نے کھن  
نعت کیا کہ آپ کو میدان میں چوڑ کر ہاگ گئی اس عرصہ میں ایک گروہ مشرکین کا قریب آیا حضرت فی فرمایا کہ یا علی دفع

انگوین بمقامہ پیش آیا حتی کہ وہ بہاگ گئی حضرت فی ارشاد کیا کہ ایک فرشتہ کہ نام اوسکا رضوان ہی خدا کرتا ہے  
 کلاسیف کلاسیف والفقار کلاسیف کلاسیف سبب مست کی تڑو یا اور شکر لکھی بجایا لایا۔ جناب مولانا محمد  
 مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہیں کہ حدیث مذی لافاً فریقین میں متواتر ہی اور ابن ابوالحدید وغیرہ مشاہیر علمائے کماہی کہ  
 یہ جملہ احادیث مشہورہ ہی ہیں اور اسکا انکار نہیں کر سکتی ہیں جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ فی السند صحیح جناب صاحب دق آل محمد  
 سی روایت کی ہے کہ بروایت جناب مشرکین علماء اراکین لشکر نہ نفر بتی کہ سبب مست حق پرست جناب امیر مصلح  
 اور بنی مخروم کو بھی حضرت فی بہکا یا اور نیز حکم بن انس کہ شجاعان مشہور میں سی تھا نصیب جناب امیر بانو اوسکی  
 قطع ہوئی کہ اوس کی لکھی ہوئی یاد دہی جنم کو گیا اور بعد فرار بعضی اصحاب کی انتہا میں ابی حذیفہ زہدین کی میدان کار  
 راز میں نکلے اور کہتا تھا کہ آج نہیں بکریا ہی پس جناب امیر فی نصیب والفقار اوسکو بھی قتل کیا اور تیر کی جانب  
 برسوخند کی خدمت میں حاضر ہوئی اس عرصہ میں ایک گرو مشرکین اور آیا ہر حضرت فی اون پر حملہ کیا اور شہام بن  
 محرز ہی کو قتل کیا وہ گروہ بہاگ گیا بعد اوسکی دوسرا گروہ پیر آیا ہر حضرت فی اون پر حملہ کیا اسی حملہ میں عمرو بن عبد اللہ  
 حجی مارا گیا اور وہ بھی بہاگ گئی پیر ایک گروہ آیا اور پیر بھی حملہ کیا اور بشیر بن مالک عامری کو قتل کیا کہ عمر ای او  
 بہاگ گئی اور پیر نہ پیری اور بہاگ گئی ہوئی سلمان ابن اسائی اور محمد بن اسحاق فی کتبہ مودعین اہل سنت ہی کہتے ہیں  
 کہ شجاعان مشرک گروہ مالا کو حضرت امیر فی قتل کیا اور یہ علم ہزار مشرکین تھی اور فتح حضرت کی ہاتھ پر واقع ہوئی اور  
 زندہ اتھالی شب صحابہ بعد فرار کیا اور حضرت امیر کی کشتیاں سی سنی گئی علی ابن ابیہم فی رومیت کی بھی کشتیاں  
 آتش جہاں و قال فروم ہوئی اور بشیر بن فرار ہوئی پس جناب رسول خدا فی فرمایا کہ کوی ایسا ہی کہ اوسکو حال سعد بن زید  
 معلوم ہوئی ایک شخص فی عرض کیا کہ میں تماش کرتا ہوں حضرت فی ایک جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ وہاں تلاش کرو  
 کہ میں اوسکو سطرف دیکھا ہی کہ بارہ نیزہ برداروں میں گمراہی کہتا ہی کہ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ  
 شخص مجروح کشتوں میں پڑا ہی مینی کہا کہ اسی سعد رسول خدا تیرا حال استفسار فرمائی تجب نام حضرت کا اوسنی سنا  
 تو ماری خوشی سزا تھا یا اور پوچھا کہ جناب رسول خدا زندہ سلامت میں مینی کہا کہ واللہ زندہ ہیں اور بھی خبری حضرت فی کہ تو  
 یہاں بارہ نیزوں میں گہا ہی اوس سادہ مند فی کہا کہ کچھ فرمایا رسول خدا فی کہ مجھی بارہ دار نیزہ کی لگی ہیں کہ سب کاری تیرا  
 میری قوم کو کہ انصار میں سلام میرا پہنچانا اور کہدینا کہ اگر ایک شخص بھی مٹی زندہ رہی اور گو آرا کری کہ ایت  
 کا شاہی ہا ہی مبارک رسول خدا میں ایذا پہنچا حتی سجانہ و تعالیٰ کی حضور میں ہرگز خدا و سکا پذیرا ہوں گا یہ  
 کہا اور ایک سانس کبھی کہ خون بہت سا جاری ہوا کہ سانس کو ضبط کی ہوئی تھا رحمت اللہی و صل ہوا مٹی عینہ  
 وارضاء راوی کہتا ہی کہ جب مٹی یہ قصد روبرو رسول خدا کی عرض کیا حضرت فی فرمایا کہ حرم اللہ بعدا کہ تہ کی میں  
 جاری نصرت کی اور وقت شکر کی ہماری باب میں وصیت کی پیر فرمایا حضرت فی کہ کون ہی جو ہر کو حرمہ ابن جہاں مطلب



حال سی خردیوی حادث بن بخشیمتا ہی کہیں اوس جگہ کو جانتا جب میں وہاں پہنچا اور حال حضرت حمزہ کا دیکھا  
 مینی بچا کہ یہ حال حضرت سی بیان کروں پس حضرت فی فرمایا کہ یا علی اپنی چچا کو بلاؤ تب حضرت امیر غرض حضرت حمزہ  
 نکلتے آئے اور دیکھا لاکن بچا کہ حضرت سی اس خبر وحشت از کو بیان کریں حتی کہ حضرت خود تشریف لائے اور حمزہ شہید  
 کو اس حال میں دیکھا اول حضرت روئے اور پھر فرمایا کہ قسم خدا کی کبھی کسی مقام میں اس سی زیادہ مجھ کو غصہ نہیں آیا  
 جب خدا تعالیٰ مجھ کو نکلیں دیگا قریش پر تو شتر او سوں کو بوجھن حمزہ ملکہ کرونگا پس حضرت روح الامین نازل ہوئے  
 اور یہ آیت شریفہ لائے **وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عَاقَبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ**  
 یعنی اگر عتاب کرو پس اس قدر عتاب کرو جس قدر کہ تم پر عتاب ہوا ہی اگر صبر کرو تو البتہ بہتر ہی و سہل صبر کرنا لوگ  
 پس حضرت فی ارشاد کیا کہ صبر کرونگا اور انتقام نہ لوں گا بعد اسکی حضرت فی بردیانی جو بہنی ہوی تھی حضرت حمزہ  
 بردالی مگر موافق قد حضرت حمزہ کی نہ تھی سر کی طرف داری بانو گھونگی تھی ازخر سی چپا دیا اور فرمایا کہ اگر موافق  
 اندوہ زنانہ بنی عبد المطلب کا ہوتا تو البتہ میں لغش حمزہ کو اس طرح چوڑا کہ درندگان صحرا اور غان ہوا کوشت نکالا  
 کہانی اور بروز قیامت انکی بطون سی محسوس ہوتا کیونکہ مصیبت جب قدر زیادہ ہو ثواب اوسی قدر زیادہ ہوتا ہی پس  
 فی حکم دیا اور نقشین شہید و ان کی جمع ہوئیں حضرت فی ان سب پر غار بڑھی اور دفن کیا اور ستر کبیرین غار مجاہدہ  
 حضرت حمزہ میں کہیں اور عیاشی فی بسند معتبر روایت کی ہی کہ جب خباب سولہ الی اپنی چچا دیکھا تو فرمایا  
**اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَالْكَرَامَةُ الْمُسْتَكْنَى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا أَدَّى مِنْ الزَّوَالِہِ** اور کلینی اور شیخ  
 علیہما الرحمہ فی صاوقین علیہما السلام سی روایت ہی کہ خباب سولہ الی حضرت حمزہ کو جن کبر و عین شہید ہوی تھی وہیں  
 میں دفن کیا اور اپنی ردا مبارک اضافہ کی اور حدیث صحیح میں وارد ہی کہ کن حضرت حمزہ کو اسوہ ملہ دیا گیا کہ مشرین  
 ملبوس حضرت حمزہ کا آثار لیگی تھی اور علی ابن ابیہم روایت ہی کہ شیطان فی مدینہ میں آواز دی کہ خباب سولہ اسہید  
 ہوی اس آواز وحشت ناک کو سننے شہر میں تلاطم ہوا رتلان مہاجر و انصار اپنی گہرونی ماہر کل بڑیں اور خباب سیدہ  
 بہینہ پا کر یہ کیاں ہر اسیمہ مضطر احد تک تشریف لینے خباب سولہ ابرہہ حال دیکھ کر رفت طاری ہوی اور جب حضرت مدینہ  
 میں تشریف لائے تو عورتیں اپنی اپنی قتل کا حال پوچھتی تھیں ذنب بنت جحش حضرت کی پاس آئی حضرت فی فرمایا کہ مجھ کو  
 و سہل خوشنود خدا تعالیٰ کی اوسنی عرض کیا کہ کسی و سہل صبر کروں حضرت فی کہا اپنی بہانی کیو سہل اوسنی کہا  
**إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** پھر حضرت فی فرمایا کہ صبر کرو سہل خوشنود خدا تعالیٰ اوسنی کہا کہ اب کسی و سہل حضرت  
 فی کہا کہ حمزہ ابن عبد المطلب اوسنی کہا کہ **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** گوارا ہوا کو سمر تہ شہادت کا یہ حضرت  
 فرمایا کہ صبر کر قریبۃ الی اللہ اوسنی کہا اور کسی لئی صبر کروں فرمایا حضرت فی کہ و سہل اپنی شوہر مصعب بن عمر کی  
 کہا کہ **وَالْحَسْرَتُ** نام حضرت فی فرمایا کہ حقیقت میں عورت کی نزدیک جو مرتہ شوہر کا ہی و کسی کا نہیں اوسنی عرض

کہ یا حضرت مینی او سکی چون یتیم ہونی کا خیال کیا حضرت فی قلبی فرمائی اور بروایت شیخ طبری سبط حسنی ایک عورت تھی  
 بنی نجاری کہ او سکا بہانہ اور باپ اور شوہر اسی قرابی میں شہید ہوئے تھے جب آواز شیطان کی سن کر مقتل میں پہنچی  
 تو سکیا حال نہیں ہو جیتی تھی مگر حضرت کا حال دریافت کرتی تھی تاکہ حضرت تک پہنچی اور زیارت حضرت سے مشرف ہو  
 اپنی دکانیں سے اور عرض کی کہ جب آپ موجود ہیں تو سب مصیبتیں سب انسان میں اور مروی ہے کہ جب شیطان فی آواز  
 دی کہ لا اقد قتل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ لوگ متفرق ہوئے اور کچھ لوگ ہاگ کی مدینہ میں آئے جو کوئی  
 اوسنی لٹا تھا تو کہتی تھی کہ خدا جہدی نکو در بارہ شہادت تمہاری بنی کی اور اسل مدینہ نہایت مضطرب ہوئی جناب  
 سیدہ کہ چند روز پہلی بستر بیماری تھی نہیں نہایت ضعیف اور کم طاقت تھیں اوسے حال میں بتاؤں بد پر بزرگوار کی روانہ ہوئے  
 جب خارج مدینہ کی پہنچیں تو ایک عورت بنی ذویان سے کہ او سکا شوہر اور بیٹا اور بہانہ رکاب سعادت جناب سولحد  
 میں واسطی جنک کی گئی تھی لی جناب واسطی حال سیدہ کا دیکھا تو بدین خیال کہ حضرت اس ضعیف میں دھان تک کس طرح  
 جاسکیں گے عرض کیا کہ آپ سایہ دیوار میں بیٹھی میں اپنی عزیزوں کی تلاش کو جالی ہوں ابھی واسطی خبر جناب سولحد کی لاوا  
 گی جناب سیدہ بنی فرمایا کہ اگر مردہ حیات جناب وادہ نہ گوارا جھٹک ہو بخاں تو میں سناس ہوں کہ تیری واسطی جناب سولحد  
 سے سفارش شفاعت کی کروں تو جب حضرت تک پہنچی تو میرا سلام کہنا میں جناب سیدہ سایہ دیوار میں متوقف ہوں  
 زن سعادت مند رہی حد ہوئی جب قریب کوہ احد کی پہنچی تو بہت سی کشتی دیکھی از آنجملہ اس اپنی شوہر کی کھوکھی کان  
 ملقت نبوی اور بقصد حضرت کی آگئی تھی علی بن ابیہاشم سے اپنی کشتی آگئی کا دنیا مجروح پڑا تھا ابھی کسی من بات تھی  
 جناب واسطی اپنی بان کو دیکھا تو کہا السلام علیک اسی مادر ذرا سایہ بان توقف کر کہ مری وجہ بدنی مفارقت کر  
 اوسن سعادت مند بنی کہا کہ مجھ پرست ناگوار ہے کہ نجلو اس حال سے کیوں لیکن مجھ جناب سیدہ فی جناب سولحد کی  
 واسطی ایک پیغام دیکھی ہے چاہی میں بیان متوقف نہیں ہو سکتی بس شیل کی باس ہو پچی جہاں جناب سولحد اشراف تھے  
 تھی ورت کر کفار منہزم ہو چکا تھا میں اوسنی پیغام جناب سیدہ کا پہنچا یا حضرت فی فرمایا کہ خدا تجھے جزای خیر دی  
 خاطر کو یہاں لا اور مردہ سلامتی دیاں ہو پچا دی بس وہ عورت اتنی او جناب سیدہ کو ساندہ لٹکی جب حضرت  
 قریب جناب سولحد آگئی پہنچیں تو حضرت کی خدمت پر گر پڑیں عرض حضرت فی چہا تھی ای لکایا او بہت روی تشنگا  
 سیدہ فی جراثون کو دھویا جو حضرت کی لگی تھیں جب حضرت داخل مدینہ ہوئے تو آواز زنانہ کو کفندہ خانہ ہاں ہوا شہل  
 و ہو طہر سے سنی اس حضرت متاثر ہوئی اور فرمایا کہ حمزہ کی گہری آواز روئی کی نہیں آئی کیونکہ وہ اس شہر میں ہے  
 ہناسعد بن معاذ و سید بن حصر فی سنا تو اوسن زنانہ افسار کو کہا کہ اپنی گہر میں کوئی گریز مری ملک اول کہ یہ حضرت حمزہ  
 پر ہو وی بس حضرت فی جناب وازاوی کسی فرمایا کہ خدا رحمت کرے ان پر اور ایک مدینہ کسور ہے کہ ہر مصیبت  
 ابتدا میں ہونے کا واسطی حضرت حمزہ کی ہوتا ہی محض نہیں کہ جبک احداہ سوال سے پھر ہوئی واقع ہو اور بہت خاصہ ہے

روز چہارشنبہ ۱۲ کو احادیث لکھی اور جناب سولہ خدام کو روز جمعہ وہاں تشریف لگئی اور ۱۵ روز شنبہ قتل واقع ہوا  
 اور لشکر کفار موافق شہور کہ تین ہزار آدمی تھے دو ہزار سوار اور سات سو زہر پوش اور تین ہزار اونٹ بچی  
 ساتھ لائی تھی اور جناب جناب سولہ خدام کی سات سو نفر تھی عبداللہ ابن ابی سلول معہ تین سو منافق کی حضرت کی لشکر سی  
 حد ابو گیا تھا **مصلح** بیچ بیان اون جراحات کی جو عبداللہ بن ابی سلول نے حضرت پر پہنچیں ظاہر ہو کہ اکثر مومنین کا یہ  
 اعتقاد ہے کہ پیشانی نورانی حضرت کی مجروح ہوئی اور لہجہ مبارک ہی مجروح ہوئی اور بروایت شیخ طبرسی عقبہ بن  
 ابی وقاص نے دندان باعینہ حضرت پر بہتر مارا تا کہ خون صورت اقدس پر جاری ہو اس فرمایا حضرت نے کہ کبھی شکار  
 ہو گا وہ گروہ جو اپنی رسول سی اس طرح پیش کیا اور نیز خون کو روی مبارک سی بر طرف کرتی تھی اور کہہتی تھے  
 اھل قریۃ اھل قریۃ عبداللہ بن قبیہ ہی شریک تھیں حضرت نے نفرین فرمائی عقبہ تو اسی سال حالت کفرین  
 سر گیا عبداللہ پر جناب باری عز اسمہ نے ایک بز کو سلط کیا کہ اوسنی اپنی شاخ سی شکم اوسکا جاک کیا برویت شیخ طبرسی  
 دست بدر کاہ جناب کبریا لیلہ کی اور فرمایا کہ شدید ہو غضب خدایا باری کا اور پر اہم سائقہ کلب و لکمی اعتقادات فاسدہ کہ  
 الوہیت عباد کی قلیل ہوئی اور اب غضب خدایتعالی سخت ہو گا اس امت پر بسبب یدامیری اور میری اہل بیت کی عداوت کی  
 فرمایا کہ یا علی بانی لاؤ کہ زخم کو دھو گی جناب امیر بانی لای اور حضرت نے خود اپنی روی مبارک کو دھوا اس اثنا میں حضرت  
 فاطمہ اور صفیہ عہد حضرت کی آئین حضرت نے بدین خیال کہ صفیہ حضرت کو مجروح دیکھی مضطرب ہو گئی علاحدہ ٹھہرایا اور حضرت  
 فاطمہ کو انہی پاس بلا لیا کہ حضرت فاطمہ نے اوس خون کو دھوا تا کہ حضرت صفیہ آئین اور حرقہ خون کا کرتا تھا حضرت  
 اوسکو اپنی ماتہ سی اٹھالیتی تھی تا کہ زمین پر گرے جناب صادق سی منقول ہے کہ ایک قطرہ ہی اگر اوس خوشی نہیں پرگنا  
 تو اہل نین پر غلبہ نازل ہوتا اور عقاب ہر شیخان اٹھ اٹھری کا یہ ہے کہ دندان مبارک حضرت کی حد انہیں ہو  
 بلکہ ضرب سنگ سی ٹھکر ہو گئی تھی کیونکہ جناب صادق سی منقول ہے کہ حضرت دنیا سی تشریف لگئی اور کوئی عضو ناقص نہ تھا  
 لکن روی مبارک حضرت کو مجروح کر دیا تھا اور نیز خفی زہی کہ روایات معتبرہ شیعہ سی ظاہر ہے کہ جناب سولہ خدام اپنی مقام  
 سی روز احد حرکت نہیں فرمائی چاہے منقول ہے کہ جناب صادق سی سوال کیا گیا کہ جو عمار کوہ احد میں بھی لوگ کہتی ہیں  
 کہ جناب سولہ خدام و جنگ وہاں تشریف لگئی ہیں آیا یہ خبر صحیح ہے یا نہیں حضرت نے ارشاد کیا کہ قسم سی خدا کی  
 کہ حضرت رسول خدائی اپنی جگہ سی حرکت نہیں کی اور زرارہ کہتا ہے کہ میں بعض حادثات کی ساتھ زیارت مشاہدہ  
 کیو سٹ گیا تھا وہ جیسی کہتی تھی کہ یہ فلاں مقام ہی بہ ملائی جگہ ہی عرض اوسنی جیسی کہا کہ بہار کی سر پر ایک  
 جگہ ہی کہ وہاں جناب سولہ خدام تشریف لگئی تھی اور وہاں روی منور کو دھویا ہی محکوم سکا لیکن ہوا اور میں  
 وہ وہاں زیارت کو گیا وہ سری دن حضرت جناب امام محمد باقر عین حاضر ہوا اور عرض کی حضرت نے فرمایا کہ جناب  
 رسول خدا وہاں ہرگز تشریف نہیں لگے **مصلح** بیچ بیان اون محرات کی جنگ احد میں ظاہر ہوئی

اول قطب افندی فی روایت کی ہے کہ جب جنگ بدر میں ستر مشرک قتل اور ستر اسیر ہوئی پس حضرت فی حکم دیا  
 کہ اسیر و مقتول کر و اور جمال غنیمت میں لایا یہی اسی اسیر دو صحابی عرض کی کہ ستر مشرک تو قتل ہو چکی ہیں اور  
 آخر ہم قوم میں اب ہلکا اجازت دیجیے کہ انہی خدیجہ کیسے رہا کر دیں اور مال غنیمت میں تصرف کریں کہ موجب نصرت  
 ہو جنگ کفار میں پس حسب حمانہ و تعالیٰ فی وحی بھیجی کہ اگر اساری کو قتل کیا تو بقدر انہیں کی سال آئیدہ میں مقتول  
 ہوئی میں اس شرط پر راضی ہوئی جب جنگ احد میں ستر صحابہ مقتول ہوئے کہ بعض اصحاب فی عرض کیے کہ یا رسول اللہ  
 آپ ہی تو وعدہ حضرت دیا تھا اب یہ کیا ہوا اوسوقت شرط کو بول گئی تھی پس حق تعالیٰ فی یہ آیت بھیجی اولما انکم  
 مصیبتہ قد اصبتمہا قتلتم لہذا قل ہو من عند انفسکم کہ معنی آیا جسوقت کہ پہونچے ہو  
 مصیبت کے تم کو پہونچ چکی تھی دو برابر اوسکی مشرکین سے جنگ بدر میں کہا تھی کہ یہ کہانسی ہی کہہ ای محمدؐ کہ نہاری  
 انفسو کی طرف سے ہو چکی کہ خدا کو قبول کیا اور شرط کی تھی عرض پہلی خبر دی تھی کہ سال آئیدہ میں ہفتہ شہید ہوئی اگر  
 خدیجہ قبول کر لیتی دو م تیر قطب راوندی فی روایت کی ہے کہ جب روز جنگ منقضی ہوا تو سب لوگوں کی اپنی  
 غریبائی کشیدہ و شوخیز مار گئی کہ مدینہ میں بسلیں جب دشمنوں کی موندہ مدینہ کو گئی تو وہ بیشہ گئی اور جب قطار اونٹوں کی  
 قتل گاہ کو سیدی کی تو دوڑ دوڑ کی طہنی لگی جب یہ حال خدمت باسعادت جناب رسول خداؐ میں عرض کیا تو فرمایا حضرت  
 فی کہ حسب حمانہ و تعالیٰ فی یہی میدان آرام گاہ اونکا قرار دیا یہی چاہیے ہو فرمایا یہی قل لو کنتم فی بیوتکم لکن  
 الذین کتب علیہم القتال فی مضا جھم اور ترجمہ اس میں تیر فیض کا سابق میں گذر افتد کر س  
 و کو ایک ایک قبر میں دفن کیا بغیر حضرت حمزہؓ کی کہ وہ تنہا مدفون ہوئی سیوم اوپس جنگ میں جالیش و خیم  
 جسم قدس امیر المؤمنینؓ پر پہونچی تھی حضرت رسولؐ اب دہان مبارک و نبریل دیاسب بھی ہو گئی اسطرحی کہ  
 نشان کسی خیم کا نہ چہارم ایک تیر لکھ مشرکانشی الکی قادیہ کی انگہ میں لگا اور حد و حشم نکل کی چہرہ پر آگیا  
 جناب رسول خداؐ فی دست مبارک سلی اوسکو انگہ میں رکھ دیا انگہ پہلی سے زیادہ روشن ہو گئی چہرہ پر شہادت  
 امیر المؤمنینؓ کی کثرت محرابی ٹوٹ گئی تو آسمان سے ذوالفقار نازل ہوئی وہ حضرت فی جناب امیر کو جناب فرمائی  
 جسکو کہ ضرب ذوالفقار لگاتی تھی دو کڑی ہوتا تھا ششم جابر انصاری سے روایت ہے کہ کہ میں ایک شخص اپنی گھڑ  
 کو پیہر کرتا تھا اور جب جناب رسول خداؐ کی سامنی آتا تھا تو کہتا تھا کہ یا محمدؐ میں تنکو ہی گھوڑی پر سوار ہوئی قتل کرونگا  
 اور حضرت بھی فرمایا کرتی تھی کہ انا اللہ تعالیٰ اسی گھوڑی پر تو سوار ہوگا کہ میں تجھی قتل کرونگا پس اویسی نابکار نے  
 جنگ احد میں قصد حضرت کا کیا جب قریب پہونچا تو حضرت اب حربہ اوسکی لگایا ظاہر میں تو زخم کچھ اوسکا زیادہ  
 نہوا لیکن اوسکو ایسا مدد پہونچا کہ اوسنی فریاد کی النداء النداء یعنی میں جلتا ہوں بعد اوسکی اسی وقت اپنی  
 گھوڑی سے گرا اور اس زخم ہوا و شش طہری فی اس معجزہ کو اسطرحی کہا ہے کہ وہ شعیانی بن خلف تھا اور بڑا



احد اوسى گھوڑی پر سوار تھا اور بقصد حضرت رسول میدان کارزار میں آیا اور کہتا تھا کہ اے محمد تجھی نجات خواہ اگر تم میری ہاتھ سے نجات پاؤ اور جس کشتی اوسکی ساتھ لڑنی کا قصد کیا حضرت فی اوسکو منع فرمایا تا انیکہ قریب آیا اور مصعب بن عمیر کو اوسنی نیزہ سے شہید کیا پس حضرت فی نہل بن خنیف سے عصا لیکر اوسکی طرف ہٹکا وہ عصا اوسکی گلی پر لگا رزہ کی اوپر سی اور تھوڑا سا حراش اوسی ہوا وہ ملعون اپنی گھوڑی کی گردنی بٹ گیا اور گھوڑا کو اپنی لشکر کی طرف ہٹ گیا اور گھائی کی طرح فریاد کرتا تھا ابو سفیان فی کہا کہ کیوں اسقدر جبرج و فرج کرنا ہی تیرا زخم تو فقط ذرا حراش ہی اوسنی کہا وای ہی پتھری ابو سفیان آیا نہیں کہ کسی حربی سے حراش ہو بچاؤ محمد فی بھیڑا اور کہ میں ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ میں تجھی قتل کروں گا اور میں جانتا تھا کہ انکا کہا ہوا بیک واقع ہو گا اور مجھ کی ایسی اذیت اسی ہو چکی ہے کہ اگر یہ ضرب ساری جہان کو ہو چکتی تو سب مر جاتی اور مجھ پر آب و دان آدہ جے تو میں ہرگز زندہ نہ رہتا پس وہ ملعون اوسی طرحی خجیا تھا تا انکہ وہ مسل جنم ہوا پشت مقلب راوندی فی روایت کی ہے کہ حضرت ایک صاحب کی قریب ہو چکی تھی اپنی گائیک کہ چکا تھا اور چاہتا کہ ایک شکر کی ماری حضرت فی اپنی دست مبارک سے اوس تیر کو مس کیا اور فرمایا کہ اس تیر کو چلا حب اوسنی تیر چلایا اس عرصہ میں وہ شکر اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور کسی دوسری طرف کو چلا گیا پس تیر ہی اوسکی بھیجی ہی کیا تا انیکہ اوسکو قتل کیا، شتم منقول ہے کہ ابو غرہ شاعر جب جنگ ین بسل اسلام کی ہاتھ اسیر ہوا تو استغاثہ کیا اوسنی حضرت رسول خدا اور عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھی جانیں کہ فقیر آدمی ہوں پس احسان کیجی میری بیٹیوں پر اور مجھی راکر دیکھی حضرت فی ارشاد کیا کہ بغیر خدا کی لینی کی اگر تجھی راکر دین تو بہر کسی بارادہ جنگ اٹھ گیا اوس ملعون فی قسم کہانی کہ میں ہرگز بہر اپنی لڑنی کو نہ لگا جب قریش ہتھیہ جنگ احدی کا تو ابو غرہ کو بلایا اور اوسنی تکلیف ساتھ چلنی کی دی اور کہا کہ اشعار تصنیف کر کی لو کون کو پیچیز خدا کی لڑائی پر تر خیب دیوی اوسنی کہا کہ میں فی محمد سے عہد کیا ہی کہ ہرگز جنگ کروں قریش گناہ اور لڑائی ہی اور یہ اور ہی لڑائی ہی ابکی پیچیز خدا ہاری ہاتھ سے ہرگز امان نہ پاؤ گی قریش جب معرکہ احد میں حاضر ہوا مشرکین سے کوی سو اس ابو غرہ کی اسیر ہوا جب اوسکو خدمت باسعادت جاب رسول خدا میں وئی تو حضرت فی فرمایا کہ تونی تو عہد کیا تھا کہ بہر کسی لڑیا اوسنی کہا کہ مجھی قریب دیا قریش اب بہر احسان کیجی حضرت فی فرمایا کہ اب تجکو امان نہیں تو جانتا ہی کہ کہ میں جاکی اپنی شالی تھلا کی کھی کہ میں محمد کو قریب دیکر آیا ہوں المؤمنین لا یلائی من جمود و لحد مرتین بر من ایک سورنح سے دوسرے نہیں کاٹا جاتا پس حضرت تیر کو حکم دیا کہ اے کو قتل کرو تم شیعہ طرحی خواب امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص تھا صاحب رسول خدا سے کہ نام اوسکا قربان اپنا ایک دن لو کہ اوسکی تعریف حضرت کی ماسنی کرتی تھی وہ حضرت ابوبکر ایما فی مکی بہت کرتا ہی حضرت فی فرمایا ہی کہ وہ شخص اسل جنم سے ہی پس ہرگز احد کو



عرض کی خدمت رسول خدا میں کہ یا حضرت قربان شترکین سی جہاد کر کی شہید ہوا حضرت فی فرمایا یفعل الله ما يشاء وحقک ما یؤید بہر کی شخص حاضر ہوئی خدمت حضرت میں اور عرض کی اوٹھوں فی کہ قربان فی اپنی تین غزوات الا حضرت فی فرمایا کہ گواہی دیتا ہوں کہ میں ہوں پیغمبر خدا جناب امام محمد باقر سی منقول ہی کہ قربان فی خود لڑائی کی احد میں اور جہد یا سنا تہ آدمی شترکین سی قتل گئی جب کثرت جراحات سی صغیف ہوا تو اسکو اوٹھا کی خانہ داری نبی نظرمین لیکنی میں مسلمانوں فی اوس کی کہا کہ بشارت ہو تجکو ای قربان کہ آج تو فی بہت جہاد کیا قربان فی کہا کہ جہی کیا بشارت دیتی ہو میں خود بہت جگہ کیا ہی صرف اپنی قوم کی نیست کیو سطلی کیا ہی نہ دوشی سلام اور باس حجت و نام و تنک کا نوتا تو میں ہرگز لڑتا اور جو کہ زخم او سکی بہت شدیدی ہی پس اوسنی اپنی ترکش ایک تیر نکالا اور اوسی تیر سی اپنی تین قتل کیا **قسم** قطب اوندی علیہ الرحمہ فی روایت کی ہی جناب امام موسی کاظم سی کہ روز جنگ احد ائمہ عبداللہ بن عتیک کت گیا وہ بجزرت باسعادت حضرت رسول خدا حاضر ہوا حضرت فی ماتہ اوسکا ملا کی دست مبارک و سپر ل دیا ائمہ اوسکا فوراً دست ہو گیا یاز **قسم** ابنس نے روایت کی ہی بیہ بن الحارث سی کہ جب مصعب بن عمیر کہ علمدار انصار متا شہید ہوا تو خدا تعالیٰ فی ایک فرشتہ کو حکم دیا پس وہ ملک بصورت مصعب بن عمرو کو اوٹھا سی راجب شام ہوئی تو حضرت فی فرمایا کہ الی ہا ای مصعب اوس فرشتہ فی عرض کی کہ میں مصعب نہیں بلکہ میں ملک ہوں اوسوقت حاکم ہوا کہ وہ فرشتہ ہی اور خدا تعالیٰ فی حضرت کی وسطی اسکی پہچانی اور مصعب شہید ہو چکا ہی **فصل** بیان زیادتے

تائید اوس چیز کی جو ذکر کی گئی ولیری وجانسپاری امیر المومنین سی اوس جنگ میں اور حال جراحات نکا کہ جسم اندس میں ہو چکی اور سی فصل میں مذکور ہو گا ایک شہد بزدلی و نامردی ہو چکا کہ جنگ احد میں ظاہر ہوا اون مخدو لوٹنی کہ مخالفین او کو برابر بلکہ العیاذ باللہ بہتر او مختصر سی جانبی ہیں ابن بابویہ فی بطریق اہل سنت روایت کی ہی عامر بن واٹھ سی کہ حضرت امیر المومنین فی روز شوری فرمایا کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو خدا کی آیا کون تم میں ایسا کہ جبریل فی اوسکی حقین کہا ہو ی مثل اوسکی کہ میری شان میں کہا ہی بروز احد کہ ای محمد دیکتی ہو مواساة علی ابن ابیطالب کی جو ابلی و سطلی کرتی ہیں حضرت فی فرمایا کہ وہ مجھ سی ہی اور میں اوسی ہوں جبریل فی کہا کہ میں تم وہ تو ہی ہوں سب لی کہا کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں پیر فرمایا کہ قسم دیتا ہوں تمکو آیا کوئی تم میں ایسا ہی کہ اوسنی تو شہر روزہ پوس کو نبی عبدالدار سی قتل کیا ہو لہذا اوسکی صواب جشی غلام اونکا میدان میں آیا اور کہتا تھا کہ قسم ہی خدا کی کہ جو میں اپنی مالکوں کی پس قبل کر ونگا گل پیغمبر خدا کو اور منہ ہا اوسکا کف سی ہرا ہوا تھا اور انہیں اوسکی سرخ ہو گئیں تین سب اوسی مذکر کی اور کسی فی جرات گئی کہ اوسکی سامنی ہو کی معرکہ آرا ہوں میں اوسی لڑنی کو گیا اور طالت قد و عظمت بدن میں مانند ایک گنبد عظیم کی تھا اور آخر کار بعد رد و بدل گئی واری اوسکو میں فی دو کو

فصل

کیا اور سلطان اوسکو دیکھتی تھی اور از روی محبت کی ہستی نہی سب فی عرض کی کہ یا حضرت بغیر اکی ایسا کسی نہیں  
 ہو سکا اور کتاب احتجاج میں خباب مام محمد باقر سی منقول ہی کہ خباب امیر المؤمنین فی فرمایا روز شوری کو میں قسم  
 دیتا ہوں تمکو آیا کوئی تم میں ایسا ہی کہ جسکی موافقت کی ہو ملائکہ فی ایسی وقت میں کہ سب لوگ فرار ہو چکی تھی سو  
 میری سب فی اعتراف کیا کہ کوئی ایسا نہیں ہے فرمایا کہ کون ہی وہ شخص کہ اوسنی میں حالت قتال میں پانی  
 حاضر کیا واسطی خباب رسول خدا کی سب فی کہا کوئی نہیں مگر آپ میں اور کتاب خصال میں منقول ہی کہ خباب امیر  
 فرمایا کہ اہل مکہ مع اپنی انصار و اعران کی قبائل عرب سی طلب خون مقتولین کی آئی ہیں روح الامیت مانل ہو کر  
 اور خباب رسول خدا کو انکی اتنی سی اطلاع دی میں حضرت فی قریب احد کی اپنا لشکر راستہ فرمایا پس قریش لگی اکی مرتبہ  
 حملہ کیا ہم پر اور بہت سی اصحاب حضرت کی شہید ہوئی اور باقی ماندہ فی فرار کیا اوسوقت میں تنہا رکاب سعادت  
 خباب رسول خدا میں حاضر تھا اور مہاجر و انصار سب اپنی اپنی گہرو میں مدینہ میں پہونچی اور کہتی تھی کہ خباب رسول خدا مع  
 اصحاب کی شہید ہوئی پس حجابہ و تعالیٰ فی میری ماتمہ سی منکرین کو قتل کرایا تا انیکہ شتر زخم میری بدن پر آئی اور یہ  
 سب زخم ایسی حالت میں میری لگی ہیں کہ میں خباب رسول خدا کی واسطی سنبہ سپر تھا اوسوقت خباب میری اپنی رودادو  
 مبارک سی وٹھائی اور نشان اون زخموں کی دیکھلائی اور فرمایا کہ اوس روز ایسی اور مجھ سی ہوئی کہ حق تعالیٰ سی امیدوار  
 اوسکی ثواب کا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ روایت کی ہے کہ بروز احد بعد نماز کی ایک ہوا تہ  
 چلی اوسمیں سی آواز آئی تھی لا سیف لا ذوالفقار لا خذل لا خذل فاذا ندیتہم ہالکا کافا کوا  
 الو فی اخالو فی یعنی میں ہی شمشیر بغیر ذوالفقار کی اور نہیں شجاع و جواہر بغیر علی کی پس جو قسم کر کہ  
 گریہ وزاری کرو اور اپنی مقتول کی تو چاہی ۔ گریہ کرو اور پروا کرنی والی کی اور یہ خدا و رسول کی یعنی حمزہ  
 بہائی فاکندہ یعنی ابوطالب کا اور شراح دیوان خباب امیر فی قصہ لافعی کو بسند نامی بسیار روایت کر کی لکھا ہی کہ  
 پر روز احد یہ ندا سبغ قدس خباب رسول خدا پہونچی ناد علیک مظلہ العجایب جلا عنک الکاف فی التوقا  
 کل ہیمہ و عجمہ سبیلہ ولا ینک یا علی یا علی یا علی لیکن شہر یہی کہ مذائی ناد علی  
 جنگ خیر میں ہوئی چنانچہ وہاں مذکور ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ ان شہر آشوب فی کتب معتبرہ عامہ سی روایت کی  
 ہی کہ بروز احد تلو زخم عظیم جسم اقدس خباب امیر آپ ایسی وقت میں کہ سامنی حضرت رسول خدا کی دفع کفار میں مصروف  
 تھی اور جو زخم کاری بدن پر لکھا تھا تو زمین پر گرتی تھی اور روح الامین پہر وٹھاتی تھی اور بسند دیگر طریق عامہ  
 منقول ہی کہ خباب امیر المؤمنین فی فرمایا کہ بروز احد تلو زخم میری لگی کہ چار طرفہ میں زمین پر گر اور ہر طرفہ مجھ کو ایک  
 مرد خوش کرد کہ ایک طیبہ اوسکی ششوم ہوتی تھی میری بازو تھام لیتا تھا اور مجھ کی زمین دیتا تھا اور کہتا تھا کہ علی  
 حملہ کرو مشرکین پر کہ اطاعت خدا و رسول میں تم حاضر ہو اور دونو قسمی زخمی ہیں جب بعد جنگ کی یہ حال خباب

رسول خدا اسی عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا علی خدا تیری انگلیں پوشش کرے وہ مرد روح الامیں تھا تیرے کتب مغنہ میں  
 خدا نے بن الیمان یعنی نوحہ سے منقول ہے کہ جنگ احد پیش آیا تو حضرت رسول خدا نے نو کون امر ہوا کیا تو  
 سب لوگ سرعت تمام مدینہ سے ہرنگی اور ارزہ کی محارہ کرنی تھی اور با تو غین بہت قلعی کرتی تھی کہتی تھی کہ  
 اگر تمکو دشمن بلجائیں تو قسم ہے خدا کی کہ ہرگز نہ رحمت کریں جنگ کہ خود مقتول ہوں یا یہ خدا تعالیٰ فتح و نصرت  
 نصیب ہماری گردانی جب برابر دشمنوں کی پہونچی تو خدا تعالیٰ نے مبتدایا او کو تا نیکہ جریں آیا وہ طاہری اور طہ  
 نمرہ اونکو اونکی کلام کامل گیا یعنی تھوڑی دیر توقف کر کے ہر فرار کیا سب نے مگر خباب مہر و ابو دجانہ انصاری جب  
 حضرت رسول خدا نے وہ حال مشاہدہ کیا تو فرمایا ایہا الناس میں نہ ہوں اور مقتول نہیں ہوا ہوں میں معزورین ہرگز  
 کلام خباب رسول خدا کی طرف متوجہ نہ ہوی اور ہانگتی ہوئی اپنی گھوڑیں پہونچی اور صرف ہانگتی پھر گفتا کہ جو شخص  
 داخل مدینہ طیبہ ہوتا تھا کہتا تھا کہ رسول خدا مقتول ہوئی جب حضرت رسول خدا کو معلوم ہوا کہ اب یہ لوگ نہ ہرگز  
 قوتی اور میدان قتال میں آئے اسنادہ ہوئی اسوقت صرف علی بن ابیطالب و ابو دجانہ حاضر تھے پس حضرت  
 نے ابو دجانہ کو فرمایا کہ لو کہ ہانگ گئی تو بھی جا کی اپنی قوم سے ملتی ہو ابو دجانہ نے فرسکی کہ یا حضرت میں نے مابین قتل و  
 بیعت نہیں کی اور بارہ فرار مدینہ کا ہر نہیں نکلا حضرت نے فرمایا کہ میں تجھے حلال کیا اپنی بیعت سے ابو دجانہ  
 نے عرض کی کہ قطع نظر نصیحت خدا کی عورتیں کہیں کی کہ اپنی جان بچانی کیو اسطی ابو دجانہ خباب رسول خدا کو سونپنا  
 میں جوڑ آیا ہی یا حضرت ابی اجدتہ گانی کا کیا لطف ہی جب حضرت نے او کی عنایت طرف جہاد کی دریافت کی  
 تو اسکو اجازت میدان کارزار کی دی تھوڑی عرصہ میں ابو دجانہ بہت زخمی ہوا اور حضرت مکت پہونچا اور خباب مہر  
 شغل کارزار تھی جو سوار یا پیادہ سامنی آتا تھا پر وہ جانی نہیں پاتا تھا تا آنکہ تلوار خباب امیر کی ٹوٹ گئی تب حضرت  
 نے ذوالفقار عنایت فرمائی پھر خباب امیر نے مشرکین پر حملہ کیا اور بہت کفار فی النار کی جب خباب رسول خدا کی حلقہ  
 کیا کہ علی بن ابیطالب تنہا ہزاروں ہی جنگ کرتے تھے تو اسان کی طرف نظر کی اور کہا کہ یا اللہ محمد تیرا بندہ  
 ہی و رسول ہی تیرا اور تونی ہر چیز کا او کی اہل میں سے وزیر مقرر کیا تاکہ بار و اسکا حکم ہوئی اور شریک ہو اسکی ام  
 میں اور میری وسطی مہربانی علی بن ابیطالب وزیر معین کیا ہی تونی اور یہ خوب ہی برابر اور نیک وزیر ہی خداوند تونی  
 وعدہ کیا ہی کہ میں ہر کون گاتیری چار ہزار لاکھ سے میں عمل میں لا تجتنب کہ تو خلف وعدہ نہیں کرتا اور وعدہ  
 کیا ہی تونی کہ اپنی دین کو غالب کی سب دیان پر اگر جہاد کر کے جہاد ہر اس دعا و نضرع میں ہی کہ ناگاہ آسمان  
 کی طرف سے صدائی لایکہ سستی جب سر ملکہ کیا تو جبریل کو دیکھا کہ کسی طیار پر بیٹھی ہوئی میں اور چار ہزار لاکھ  
 اونکی پیادہ ہی سب آواز بلند کہتی ہیں کہ لا فخر الا بحالا لا سیف الا بالحق لا فخر الا بالحق لا فخر الا بالحق  
 نازل ہوئی اور آنحضرت پر سلام کیا میں جبریل نے کہا کہ یا رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی کہ جیسی تمکو گرامی و زبرد

کیا ہی ساتھ پیچیدگی کے ملائکہ مقربین علی کی شجاعت و مردانگی سے انجیب میں مین کہ علی تمہاری وسطی کسی جانب فتنائی کرتا ہی  
 اوس وقت جناب میری مع ملائکہ مقربین مشرکین پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ بہاگ گئی جب جانب مدینہ مرحمت کی تو حضرت  
 امیر المومنین فی محل مشرکین سے علم کو رنگین کیا اور حضرت کی ساندہ روانہ ہوئی اور پہنچی پہنچی حضرت کی ابو دجانہ بھی تھا  
 جب مدینہ میں پہنچی تو زمان مدینہ آنحضرت کی نصیبت پر روتی تھیں جب اہل مدینہ فی اوس رایت خوشنید آیت کو  
 ملاحظہ کیا تو سب مرد و زن وسطی استقبال سرور کائنات کی دوری اور جو لوگ کہ آنحضرت کو چور کر بہاگ گئی تھے  
 عذر کرنی لگی آنحضرت فی فرمایا کہ ایہا الناس تم حاکمو و شمنون میں چور کر بہاگ گئی اور جان اپنی بچائی اور علی ابن  
 ابیطالب فی معاونت و مواسات و امداد کی میری پس بختی جو شخص کہ علی کی اطاعت کری گا اوسنی اطاعت  
 کی میری اور جس شخص نے نافرمانی کی اوسکی اوسنی نافرمانی کی میری اور مجھ سے دنیا و آخرت میں جدا ہی اختیار کی اوسنی  
 پس خدیفہ فی کہا کہ کسی عاقل کو مزاوار نہیں کہ شک کری بیچ اس امر کی کہ جس کسی فی کہی شرک باندہ گیا ہو وہ  
 بہتری و س سے کہ جسی سالتما شرک باندہ گیا ہو اور جو شخص کہی ہرگز نہیں بہاگا وہ بہتری اوس شخص سے جو موطن متعہ  
 میں بہاگا ہو اور جو شخص کہ پہلی سب سے ایمان لایا وہ افضل و بہتری اوس سے جو بعد اوسکی ایمان لایا اور کھنسی  
 شد معتبر روایت کی ہی کہ ابو دجانہ انصاری جنگ احدین عامہ سر پر باندھا اور علاقہ عامہ کو دو شش پر ڈالا اور  
 میدان کا دراز میں آڑی تختہ و استکمار بھرا جو جولان کرتا تھا اور مبارک طلب کرتا تھا جناب رسول خدا فی فرمایا کہ  
 اس طرز کو جناب باری تعالی دشمن رکھتا ہی مگر ہاں میں جو راہ خدا میں ملوئے الی الحدید و ابن اشیر و سایر مورخان  
 و مفسران عامہ فی اکثر احادیث جو شتمل میں اور ثبات قدم امیر المومنین اور شجاعت و آنحضرت کی روایت کی ہیں اور حضرت  
 کرتی ہیں کہ نصف مقتولین مشرکین جنگ احدین دست حق پرست علی ابن ابیطالب سے حاصل جنم ہوئی اوس کا  
 اتفاق ہی کہ جناب امیر المومنین ثابت قدم رہی اور ہرگز نہیں ہلاکی اور نیز اس بات پر اتفاق کیا ہی کہ عثمان جنگ  
 احدین بہاگ گیا حتی کہ تین روز کی بعد آیا حضرت فی فرمایا کہ بہت عریض بہاگا تو — واقعہ ہی اور جمع کثیری  
 محدثین سینہ سے لکھا ہی کہ خلیفہ ثانی عمر ابن خطاب ہی اس جنگ میں مغربین سے تھی اور نیز واقعہ ہی لکھتا ہے  
 کہ انکی بہائی ضرار ابن الخطاب فی جو ساتھ مشرکین کی تہا لوگ نیزہ کی انکی کسی مقام پر ماری اور کہا کہ سگر کرای عمر کہ  
 تجھی جانی نہیں مارا اور حال خلیفہ اول کا سطح پر ہی کہ عبد الحمید ابن ابوالحمید مسقری فی کہ جان نثاران خلیفہ صاحب  
 سے ہی سالہ حافظ عثمانی سے نقل کیا ہی اور تفصیل اوسکی اپنی استناد شیخ ابو جعفر اسکاف سے سطح نقل کی ہی کہ  
 جب صفین طرفین کی آگستہ ہوئیں تو عبد الرحمان ابونکایار زہد پویش مسلح جانب مشرکین سے بغرم حرب و پیکار میدان  
 میں آیا اوس وقت خلیفہ صاحب کو جو سن مردانگی آیا اور اوس سے لڑائی کی مستعد ہوئی اور کمال طیش و غضب میں آکر  
 قصد کیا کہ قوار کو خلاف سے نکالیں چنانچہ ایک گشت قوار باہر ہی اتنی موافق روایت ابن ابوالحمید کی آنحضرت نے

چنانچہ حال و احوال ثانی کا حال و احوال

حال خلیفہ اولی

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
الطاهر المني  
الطاهر المني

میں خیال کہ بہت شخص ہر میدان کارزار میں اپنی بی بی جان بڑھو گئے ہیں۔ اہل بوکر اپنی زندگی ہی ہلکوا دی۔ میری ٹرنی میں سو ہندو کائنات میں جس حلیہ صاحب واپس آئی۔ علاوہ بران جمہور اہل سنت فی روت کی بھی آمد ساتھ حضرت کی کوئی نہ ہا سوای جناب امیر وزیر و علیہ و ابو د جاد و ہیل ابن خیف و مقداد کی اس سی ہی شخصین کا زمان قیام ثابت نہیں۔ **فصل** بیچ بیان شہداء و بعض مقتولین شریکین کی مختصر یہی کہ احادیث معتبرہ و فریقین سی ظاہر ہی کہ شہداء احد شتر فقر شتر منقول ہی کہ مخرق ہو دی جو اجار ہو دی تہا ہر جنگ احد اوسنی اپنی قوم سی کہ محمد پیغمبر خدا اور ہم پر اعانت اولی و جب ہی یہ کہ اپنی سلاح لی اور جنگ میں جناب رسول خداؐ کا پیغمبر خدا اور اسلام لایا اور بعد اجازت شریکین سی لڑ کر شہید ہوا حضرت فی اوسکی تعریف کی اور نیز جب اس مخرق فی قصد احد کا کیا تھا تو وصیت کی تھی کہ جب میں مارا جاؤں تو میرا سبٹال و سبطی جناب رسول خداؐ کی ہی چنانچہ اکثر اوقات مدینہ میں اوسی کی مال سی تھی۔ اور عمر ابن الجموح عرج تھا اور چارون بی بی اسکی ہر فرد احد رکاب سناؤ اقبال حضرت رسول خداؐ میں حاضر تھی توفیق جناب باری عز و ہم کی تامل عال علی ہوی سنی ہی قصد احد کا کیا تھا فی کہا کہ تیری چار بی بی حاضر ہیں اور تو صاحب عذری بختہ ہر ج نہیں اوسنی کہا کہ میں اسکو گوارا نہیں کرتا کہ چارون بی بی شہید ہو جائیں اور میں تہا ہر پاس تہا ہر ہون یہ کہ لی روا ہوا اور جناب باری عز و ہم سی دعا کی کہ میں زندہ نہ کروں نہ ہر ہون پس حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ لوگ مجھکو ہر چند منع کرتی تھی مگر مجھکا کہ بہین ہا بی لنگ معرکہ سی ہشت کو جاؤں چنانچہ یہ شخص ہی شہید ہوا پس زوجہ اور بھائی اور بیٹا اسکا اوسکی لاش کو اونٹ پر ڈال کر بیٹھ کر لیجلی جب اونٹ مدینہ کی طرف پہنچا تب حضرت ہی عرض کیا حضرت فی بعد استماع حال دعا کی فرمایا کہ اسی سبب سی و نہیں جاتا پھر ارشاد کیا کہ اسی گروہ انصار بعض لوگ تم میں ایسی ہیں کہ خدا تعالیٰ کو جس بات کی قسم دین اوسکو روا کر اور عمر ہی اوغین سی ہی جد اوسکی عمر کو دفن کیا حضرت فی فرمایا کہ یہ ہمیشہ میں ہی اوسکی زوجہ فی کہا کہ حضرت دعا کیجی کہ میں ہی اسکی ساتھ رہوں از انجلہ عبداللہ باب جابر انصاری کا قبل از وقوع جد عبداللہ فی مشیر ابن عبداللہ کو جو بدر میں شہید ہوا تھا خواب میں دیکھا تھا کہ کہتا ہی ای عبداللہ تو طبعی ہا جاری پاس لیگا عبداللہ فی کہا تو کہاں ہی اوسنی کہا کہ میں ہمیشہ میں ہوں جہاں چاہتا ہوں و مان پرتا ہوں عبداللہ فی کہا کہ تو تو بدر میں شہید ہوا تھا اوسنی کہا بیشک بعد شہادت جناب باری عز و ہم فی مجھکو زندہ کیا جب عبداللہ فی یہ خواب حضرت کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت فی فرمایا کہ تو غصہ پر متہر فہی شہادت فائز ہوگا چنانچہ عبداللہ انصاری احد میں شہید ہوا تب حضرت فی ارشاد کیا کہ عبداللہ کو عمر کی ساتھ ایک قبر میں دفن کر دو جابر بن عبداللہ منقول ہی کہ بعد رحلت جابر بن عبد اللہ کے مٹی بہت گئی مٹی اپنی باب کو دیکھا کہ بدن اوسکا ہرگز متغیر نہیں ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ سوتا ہی اور کفن نہی نیا تھا اور جو کھاس پانچو پر ڈالی تھی وہ تر و تازہ تھی اور نیز ابن ابوالحدید فی روت کی



کہ معاویہ ابن ابی سفیان فی حدیث میں ایک چٹا چادر لٹا چکا کہ قبر شہداء کی برطرف ہو جائیں اور معاویہ کی جسکین  
 احادیث میں شہید ہوا ہی حاضر ہوئی اور اپنی کشتہ کو نکال کی دوسری جگہ دفن کر دی اہل مدینہ گئی اور قبرین  
 کہو دین بدن او کی تر و تازہ تھی اور ماتھے ہاتھ ایسی نرم تھی جیسی زندوں کی ہوتی ہیں اور جو قبر کو دی جائے  
 تھی بوی مشک کی آتی تھی عبداللہ اور عمر ایک قبر میں تھی اور خار جہ ابن زید اور ابن ربیعہ ایک قبر میں تھی چونکہ  
 عبداللہ اہل الجحیم کی قبر پر ہر جگہ تھی اوکو وائسی نکال کی اور جگہ دفن کیا معاویہ کی بہ حرکت سکر  
 ابوسعید حدادی رضی اللہ عنہ فی کہا کہ اب کوئی سکر کا نکال کر لگا غزوہ حمرہ الاسد شیخ طبر  
 اور علی ابن ابیہیم وغیرہ فی خطاب صادق آل محمدی روایت کی ہی کہ جب قریش احادیثی بہا کی تباہی  
 بہا گئی سی پشیمان ہوئی اس میں صلاح کی کہ بہ مدینہ کو چلین اور شہر کو لوٹ لین خطاب رسول اللہ فی فرمایا کہ کو  
 ہی جو خبر قریش کی لائی خطاب میر علیہ السلام باوصف اسکی کہ مجروح تھی خدمت خطاب رسول اللہ کی عرض کیا  
 کہ میں جانا ہوں کہ خبر لاؤں پس خطاب امیر خیر لائی کہ مشرکین قریش علی گئی خطاب رسول اللہ فی مرحبت جانب مدینہ  
 فرمائی حضرت جبریل نازل ہوئی اور کہا کہ خدا تعالیٰ فی امر کیا ہی کہ قریش کا تعاقب کرو اور ساتھ انکی بچائیں  
 گر وہ لوگ جو مجروح ہوئے حضرت فی فرمایا کہ ای گروہ عاجز و اصابہ زخمی ہی میری ساتھ چلی صحابہ اسی وقت  
 روانہ ہوئے کہ بیان جراحون پر بند ہی تھیں تب یہ بیت نازل ہوئی وَلَا تَقْنُوا فَاْتَبَتْهُ الْفُتُوْرَانِ تَقْنُوْا  
 تَالْمُؤْنِ قَاتِمُ يَالْمُؤْنِ كَيَالْمُؤْنِ وَتَرَجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا كَالَيْنِ جُوْنِ یعنی سستی نہ کرو قتائب و عار اہل  
 یمن کی کہ تم ایسی ہو کہ زخم کھائی ہیں تمی تو مشرکین ہی مجروح ہیں اَلْهَمَّ بِاسْمِ يُوْنِیْ اور تم میری وار ہو جب  
 ماری سی نصرت باشنداد کی اور کفار کہ ہرگز یہ میری نہیں ہیں حضرت حمزہ الاسدین کہ مدینہ سی اندھ سیر  
 واقع ہی ہو چکی اور مشرکین روحا میں مقیم تھی اور ابی عکرہ ابن ابی جہل و حارث ابن ہشام و عمار بن حاص  
 و خالد ابن ولید کی یہ تھی کہ مدینہ کو فارت کرین بہت سی لوگ زرگان مدینہ سی قتل ہو چکی ہیں اور حضرت حمزہ  
 کو قتل کیا ہی اب بنی نیل مرہم رجعت کی کیا وجہ ہی اس نشان میں ایک شخص مدینہ سی مکہ کو جاتا ہوا اوکو ملا  
 اوسی حال استفسار کیا اوسنی کہا کہ نبی محمد و اصحاب محمد کو حمزہ الاسدین جوڑ کی آیا ہوں کہ تمہاری بندہ بہت  
 کی وسطی سرعت تمام مدینہ سی ماہر آئی ہیں اور علی ابن ابی طالب مع ایک تنوڑی سی لشکر کی تم پر حید کیا چاہتی  
 ہیں ابوسفیان فی کہا کہ ہم فی اقرار کیا ہی کہ سال آئندہ میں لڑائی ہو اب رجعت جانب مدینہ بنی و عذر ہی کہ ہم  
 ایک طرحی قبیاح ہوئی ہیں شاید اب شکست ہو اس نشان میں نعیم ابن مسعود سختی کہ مدینہ کو جاتا تھا کہ غنہ غریب  
 کری ابوسفیان کو ملا ابوسفیان فی اوس سی کہا کہ اگر تو براہ حمزہ الاسد مدینہ کو جانی رہے تھے اصحاب رسول خدا  
 علی یہ خبر ہی کہ ہم قسم و دوست قریش فی جمع کی میں اور لشکر بہت ہو گیا ہی عرض ایسی باتیں کر کی انکو

بے خبری  
 و غم  
 و غم  
 و غم

انکوف دی اور وہ پر جاتیں تو میں دس لکھ فٹ پر بارخرا اور سوز کی تھی دون اوسنی قبول کیا دیکھ  
 دن حرامین پہونچا اور صحاب سی پوچھا کہ کیا کافہ ہا صحابہ فی کما کہ طلب قریش میں جاتی ہیں اوسنی  
 وہی مضمون جو ابوسفیان فی سکھا یا تھا بیان کر کی کہا ابھی مقدمہ لکھ کر قریش نمودار ہوا چاہتی ہی  
 اور تمکو تاب مقاومت نہیں سلا فون فی کما حسبنہ اللہ و نعم الوکیل جو پورا انہیں بعد اوسکی  
 حضرت جبریل نازل ہوئی اور فرمایا کہ یا محمد اب ذیہ کی طرف مرجعت کرو پس حضرت مدینہ میں پورے جمعہ ٹھہرے  
 لابی اور بیہوشین نازل ہوئیں والذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما احاط بهم البصر  
 للذین احسنو مفہم والقوا اجر عظیم جن لوکون فی قبول کیا فرماں خدا و رسول کا بعد اسکی  
 کہ زخمی ہوئی تھی خاص وہ لوگ کہ شبلی ادھون فی اور پھر گاری کی اوکی فی ہی ہر عظیم الذین قال  
 لکم الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم واذہم ایماناً و قالو حسبنہ اللہ و نعم الوکیل وہ لوگ  
 کہ کہا اوکو لوکون فی یعنی نعیم ابن مسعود فی کہ تحقیق جمع ہوئی وسطی ہمارے قتل کی بت سی لوگ یعنی ابو  
 سفیان اور صحاب و سکی پس ڈرو اوسنی پس اس میں زیادہ کیا ایمان او نکا پس کہا او نہنوں فی کہ کافی  
 ہی خدایتا کی اور نیک فقی ہی خدایتا کی وسطی ہمارے فاعقلوا انعمہ من اللہ و فضل کہ عیسے  
 جنوم و انتعوا لہم ان اللہ واللہ ذو فضل عظیم یعنی مرجعت کی ساتھ نعمت بزرگ اور فضل قیام  
 باری غرستہ کی اور نہیں پہونچا اوکو کوئی امر مکر وہ اور پیروی کی او نہنوں فی خوشنود خدا کی اور خاب  
 رب العزت صاحب فضل عظیم ہی اور مراد نعمت سی عافیت اور امن ہی اور نہیں سی ہی کہ احادیث  
 شریفہ معتبرہ میں وارد ہوا ہی کہ جو شخص دشمن سی دشمنی تو کہی حسبنہ اللہ و نعم الوکیل جو کہ خدا  
 فی ارشاد کیا ہی کہ جب اس کلمہ کو کہا تو مرجعت کی ساتھ نعمت اور فضل خدا کی اور بدی دشمن کی اوکو  
 نہ پہونچی شیخ طبرسی علیہ الرحمہ فی ابان بن عثمان سی روایت کی ہی کہ جب خباب رسول خدا احمد الاسد میں  
 تشریف لیگنی تو ایک زن فاسقہ فی جو قبیلہ بنی حطمہ سی تھی اور نام اوسکا عصمانتا مجالس اوس و خراج میں  
 چند شعر جہانت خباب رسول خدا کی پڑھی اور لوکون کو تحریریں و ترغیب وسطی محاربہ آنحضرت کی کی تک  
 بنی حطمہ سی ہوا غیر میں ہی کی کوی مسلمان نہیں ہوا تھا جب حضرت واپس تشریف لائی تو عمر فی اوسلو  
 کو قتل کیا اور خدمت حضرت میں حاضر ہو کر کیفیت بیان کی حضرت فی کمال مسرت سی اوسکی شانہ پر ہاتھ  
 مارا اور فرمایا کہ یہ وہ شخص ہی جو خدا و رسول کی عائبانہ نفرت کرتا ہی اور خون اوسکا پامال ہی کوی  
 اوسمیں سارے نکر لگا عمر کہتا ہی کہ جیسا حضرت فی ارشاد کیا تھا ویسا ہی ہوا یعنی جب میں مرجعت کی تو دیکھا  
 کہ میں اوسکی شغل دفن میں میں اور مجھسی سبب میں کہ میں لکھو کی ابن ابو احمد یہ مصر فی اور ابن ابی اثیر خری

فی روایت ہے کہ جب حضرت فی تحریر اللہ مرحمت کی تو صحابہ فی راستہ میں ابو عروہ جہمی اور معاویہ ابن مغیرہ  
 بن ابی سفیان کو قتل کیا حال ابو عروہ کفر اور حال اس معاویہ کا یہ ہی کہ بروز احد اسنی بعض اعضا حضرت محمد  
 کو قبیح کیا تھا سب شریکین یہاں کی تو اسنی راستہ گم کیا بعد اسکی عثمان بن عفان کی گہرین آیا جب عثمان اس  
 حال سی مطلع ہوا تو کہا کہ افسوس نونی مجھی اور اپنی تین ہاک کیا معاویہ فی عثمانی کہا کہ تو سب سی نہاد وہ نسبت  
 میرا غیب ہی اسو سخی تیری پاس پناہ لایا ہوں تو میری وسطی خباب رسول خدا سی امان طلب کر عثمان فی منہارہ کو  
 گہرین مخفی کیا اور خود مجلس خباب رسول خدا میں آیا کہ سنی کہ حضرت کی مجلس میں درابسا معاویہ نہایت کرنا در  
 پیش ہی جب وہاں پہنچا تو اسوقت حضرت یہ فرماتی تھی کہ معاویہ مدینہ میں ہی اوسکو بلاو ایک شخص سی کہا کہ  
 وہ عثمان کی گہرین مخفی ہی جب صحابہ فی اوسکی تلاش عثمان کی گہرین کی تو حضرت ام کلثوم فی جہان وہ مخفی نہاد اوسکو  
 نشان دیا وہاں سی وہ گرفتار ہوا جب حضرت کی دروہ لائی تو عثمان فی ظاہر کیا کہ مجھی قسم ہی خدا کی میں اسوسم  
 آیا تھا کہ معاویہ کی لمبی امان چاہوں اسکو میری وسطی بخش دیجی حضرت فی فرمایا کہ اس شرط سی امان ہی معتبر  
 روز کی اگر معاویہ مدینہ یا حوالی مدینہ میں گرفتار ہو تو فوراً قتل کیا جائی پس عثمان فی بہت جلد ایک اونٹ خرید  
 اوسی دیا اور روانہ نہ کہ کا کیا اس عرصہ میں حضرت متوجہ عروہ تحریر اللہ کی ہوی اور معاویہ مدینہ میں تین دن عثمان  
 کی پاس تاکہ حالات حضرت کی معلوم کر کی شریکین کو اطلاع کر کی جو تھی دن حضرت فی فرمایا کہ اپنی معاویہ نہایت  
 دور نہیں کیا اوسکی تلاش کرو پس نید ابن عارث و عاتر اسراوسکی تلاش میں نکلی جو نہایت راستہ بھول گیا تھا بعد  
 حوالی مدینہ میں سرگردان پیرا تھا نید ابن عارث فی ایک ضرب شمشیر اوسکی لگائی عارث فی کہا کہ میرا ہی حصہ ہی  
 یہ کہ ایک تیر مارا کہ معاویہ ملعون وصل جہنم ہوا اور مدینہ میں خبر اوسکی ماری طانی کی حضرت کو پہنچا ہی  
**فصل** بیان غزوات و واقعات میں جو ماہین جنگ احد و جنگ خراب واقع ہوی اور اوسین کئی باب  
 میں بیان اول غزوہ بدر جمع شیعہ طبری وغیرہ علما دعوت کی ہی کہ ایک گروہ قبیلہ عضل وغیرہ  
 سی خدمت خباب رسول خدا ہی حاضر ہوی اور عرض کی اپنی اصحاب میں سی چند نفر ہماری ساتھ روانہ کیجی کہ قرآن  
 شریف اور معالم دین اسلام ہماری لوگوں کو سکھائیں حضرت فی مرتد بن ابی مرثد غنوی و خالد بن کبیرہ عاصم بن  
 ثابت و خزیمہ ابن عدی و زید ابن وثنہ و عبد اللہ بن طارق کو اونکی ہمراہ کر دیا اور مرتد کو اوپر میر کیا جب وہ  
 جمع پر کہ نام ایک بانی کا تھا پہنچی تو ایک جماعت فی قبیلہ بنی ندیل سی کو اونکو توبلیان کہتی تھی سب مسلمانوں  
 شہید کر دیا اور دو بیٹی سلاقہ بنت سعد کی عاصم ابن ثابت فی غزوہ احد میں قتل کی تھی اوس ملعونہ فی نذر  
 کی تھی کہ شراب کا سہر عاصم میں پئی جب عاصم شہید ہوا تب لوگوں فی قصد کیا کہ سر کاٹنی اوس عورت  
 کی پاس بھیجیں مگر اٹھی زبور اوس سر جمع ہوی سیکو جرات سر کاٹنی کی نہوی تو لوگوں فی سید اور

کیا کہ رات کو سرکات لیں فی اتفاقات اوس شب سبیل پائی تھی اور لشع عامر بھی منقول ہی کہ عامر بنی قریظہ  
 تھے کہ میرا بن کا فر کی بدبختی میں نہو خباب ماری غریبہ فی بعد مرئی عامر کی اوسکی شہر پوری کی اور اجنبی شب  
 میں ہی خالد و زید کو اسیر کیا اور مکہ میں چچ ڈالا اور ابو عقیقہ بن عارث فی انکو شہید کیا اگرچہ مقدمہ انکی شہادت کا  
 بہت مفصل ہی لاکن خوف تطویل سے ترک کیا بیان جناب میر معویہ منقول ہے کہ ابو براء عامر بن مالک کے  
 بزرگ بنی عامر بن صعصعہ کا تھا خدمت خباب رسول خدا میں حاضر ہوا اور کچھ ہایا پیش کی حضرت فی فرمایا  
 کہ میں یہ یہ مشترک قبول نہیں کرنا اسلام قبول کرو تو مضائقہ نہیں وہ شخص مسلمان ہوا لاکن کہا کہ یا محمد  
 جس دین کی طرف بھی دعوت کرتی ہیں اگرچہ نضر اسل بخد میں آپ بھیجیں اور اس دین کی دعوت کریں تو  
 ہمید ہی کہ وہ قبول کریں حضرت فی ارشاد کیا کہ ایسا نہو کہ وہ لوگ میری صحابہ کو قتل کریں ابو براء فی کہا کہ مجھ  
 میری امان میں ہیں کوئی انکو اذیت نہیں پہونچائیگا حضرت لبر کردگی منذ بن عمر شتر نضر صحابہ کو اوسکی  
 ہمراہ کیا اور یہ سر یہ باہ صفر سنہ ہجری میں بعد چار مہینے گزرنے کی جنگ احد سی واقع ہوا تھا عرض صحابہ  
 میر معویہ پر منزل کرین ہوی حرام بن ملحان نامہ حضرت کا لیکر عامر بن طفیل کی پاس گیا عامر فی نامہ قبول  
 کیا پس حرام فی با واز بلند کہا کہ ای اہل بیرو حوہ میں بچا ہوا خباب رسول خدا کا بیون طرف تمہاری اور گوا  
 دیتا ہوں یوحنا بیت خدای سبحان و رسالت محمد سید الانس و جان چاہی کہ ایمان لاؤ ساتھ خدا اور  
 خدا کی پیروی ہی ایک ملعون خبیثہ سی نکل آیا اور خرام کو شہید کیا پس حرام فی کہا کہ بحق رب کہیں  
 فایز ہو اس عادت ابندی کو پس عامر فی کہا کہ مسلمانوں کو قتل کرواؤ نہوں فی کہا کہ ابو براء نے  
 انکو امان دی ہی ہم دست درازی نہیں کر سکتی پس عامر فی چند نضر قابل حصہ و ذوق لاء جمع کی اور صحابہ سی  
 تر تا مرفوع کیا تا ایک سب شہید ہوی لاکن کعب ابن زہرہ کشتوں میں بڑا نا انگوہی گمان ہوا کہ مر گیا ہی عرض  
 انکی نبوی تا اینکه نجات پائی عرض مدینہ میں آئی اور جنگ خندق میں شہید ہوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 آخر جناب احمد اور عمر ابن امیہ صحری اور ایک انصاری اونٹ چرائی کہتی تھی اور یہ حال انکو معلوم نہ تھا خدا  
 اس واقعہ سی مطلع ہوی تھا انصاری عمر سی کہا کہ تیرا کیا ارادہ ہی اوسنی خدمت میں خباب رسول خدا کی حاضر ہوں  
 انصاری فی کہا کہ چان منذ ابن عمیر شہید ہوا میں و مان سی نہیں جاتا یہ کہنی تلوار نکالی اور جاو کیا تا ایک  
 ہوا اور عمر ابن امیہ انصاری کو کفار فی اسیر کیا چونکہ عمر ابن امنہ قبیلہ مضر سی تھا اسو مطی اوسکو قتل کیا اور کہا  
 کہ میری مادر کو ایک غلام آزاد کرنا ضرورت تھا لہذا یہ آزاد کیا گیا عمر خدمت خباب رسول خدا میں پہونچا اور کیفیت سار  
 بیان کی حضرت بہت محزون و متاثر ہوی اور فرمایا کہ یہ بھارت ابو براء کی تھی حسان بن ثابت و کعب بن  
 مالک فی بخار زنت ابو براء و حال نقص عمد کہ عرب میں سخت معیوب ہی تھا کہی جب یہ حال ابو براء کو معلوم

ہوا تو اوسنی اپنی تین خود ہلاکت کیا رعبہ ابن ابی برادہ فی سبذارک نقض عہد پدر عامر کو ایک تیر مارا لاکھ روہ  
 ہلاک ہوا بعد اوسکی حضرت فی عامر بر نغریب کی کہ بعارضہ طاعون ہلاک ہوا اور موافق آیات کی آیت و کلام  
 تحسب ان الذين قتلوا في سبيل الله امواتا لا اية حال شہدای بر سونہ میں نازل ہوئی بیان تو مغمور  
 بنی نصیر شیخ طبری اور علی ابن ابراہیم و ابن شہر آشوب وغیرہ فی رحمہم اللہ روایت کی ہی کہ جب جناب رسول خدا  
 مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے تو بنو نصیر کی کہ عہدہ طوائف مدینہ سے تھی مصالحت کیا اور ان نامہ افکو لکھ دیا جب جنگ  
 واقع ہوئی اور نصرت نصیب اولیاء اسلام ہوئی تو بنی نصیر نے کہا کہ تو ہی بنی ہی کہ جسکی تعریف تو بیت میں  
 مندرج ہی اور علم اوسکا ہرگز نہیں بہر تا جب غزوہ اہد واقع ہوا اور بعض ضغای اہل اسلام فی عار فرار خجائ کی  
 تو افکو شک پیدا ہوا اور عہد کو توڑ ڈالا یعنی کعب بن الاشرف موعہ جالس ہو دیوں کی مکہ میں گیا ابو سفیان  
 باب معاویہ فی موعہ جالس مشرکین کی کعب سے رو برو کعبہ کی عہد کیا کہ باہم اتفاق کر کی حضرت سی (شیخ کعب) مدینہ  
 مدینہ میں آیا اور مقتول ہوا چنانچہ گذر اول ہزارہ بنی نصیر کا اسطرحی ہوا کہ مدینہ میں دو گروہ ہو دیوں کی اولاد ہضم  
 ماروں سے ہی ایک بنی نصیر دوسری بنی قریظہ بنی قریظہ سات سو آدمی تھی اور بنی نصیر ہزار نفر اور بنی نصیر  
 پاس مال و ہباب بہت تھا اور نسبت بنی قریظہ کی مالدار تھی اور بنی نصیر سب سے گند عبد اللہ ابن ابی منافق  
 کی تھی اور باہم ان دونوں سبب مکہ کا اتفاق بہت تھا جب بعد ہجرت حضرت سید المرسلین ہر دو قبیلہ اوس  
 و خزرج مشرف اسلام ہوئے امر ہو کہ کا ضعیف ہوا اس اثنا میں ایک شخص بنی نصیر کا بنی قریظہ کی ماتمہ سے  
 مارا گیا پس بنی نصیر نے دیت مع قاتل کی جیسا کہ اوہین عہد مقرر تھا طلب کی قریظہ نے کہا کہ یہ خلاف حکم توریہ  
 کی ہی اور سچے نسی ہم پر ایسا قرار دیا ہی یا قاتل دیگی یا دیت حوالہ کر نیگی اگر سمیں، جسی نہیں ہو تو محمد  
 کی طرف دفعہ کریں کہ وہ حکم ہو کی فیصلہ اسکا کر دیں تب بنی نصیر نے عبد اللہ ابن ابی سی کہا کہ رسول خدا  
 سے درخواست کر کہ ہماری عہد کو قائم رکھیں عبد اللہ منافق نے یہ آسان ہی اگر حضرت موافق تھاری  
 خواہش فیصلہ کریں تو قبول کرنا و رد انکار کرنا بعد اسکی عبد اللہ مذمت حضرت میں آیا اور عرض کی کہ ان دو  
 گروہ ہو دیں عہد ہو چکا ہی اب بنی قریظہ نقض عہد جاہتی ہیں ایسا وسطی و نہوں نے ابو حکم قرار دیا ہی  
 اولی عہد کو باطل نہ کیجی کا کیونکہ بنی نصیر با قوت و شوکت ہیں اگر کوئی فتنہ بر پا ہوا تو تدبیر اوسکی مشکل ہو  
 اوسکی کلمات تندہ آمیز سی جناب رسول خدا ارزودہ ہوا اور کچھ جواب نہ دیا تا بنیکہ حضرت روح الامین ان آیات  
 مصدات کو لائے یا ایہا الرسول لا یخزنک الذین کفروا الذین کفروا من الذین قالوا آمنا  
 باضواءہم و کہ تو من قلوبہم یعنی رسول خدا انہیں اندوہناک کریں وہ لوگ جو طبعی کرتی ہیں  
 کفر میں اون لوگوں کی کہ انہوں نے ایمان لائے ہم صرف اپنی نوہوں سے اور نہیں ایمان لائے دل و



وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا فَعَالُونَ لِلْكَذِبِ سَمَاعُونَ الْقَوْمِ الْآخِرِينَ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ الْوَعْدِ كَمَا كَفَرُوا بِهِمْ  
 بنی سنی والی بنی قول تیرا اسو سطلی کہ چو شہد بولین او پر تیری یاسنی والی بنی جو شہد ابن ابی کاویری و  
 بنی و سطلی اوس گروہ جو بنین حاضر ہوئی پاس تیری یعنی وہ شخص کہ جانب بنی نصیر سی ابن ابی کی پاس  
 آیا تھا حجر فون الکلم من بعد مواضعہ یقولون ان او تلیم هذا فخذوه وان لم توفوا  
 فخذوا فی التعلیم وینی حکمت کو ان مواضع سی کہ خباب باری عز اسمہ فی دمان قرار دیا ہی کہتی ہیں کہ اگر  
 دی جاؤ جو طلب کرتی ہو قبول کرو اور اگر نہ دی جاؤ تم موافق خواہش اپنی کی تو حذر کرو قبول کر مینی اور  
 یہ اشارہ طرف قول ابن ابی کی جو بنی نصیر سی کہا تھا پس حضرت فی برخلاف خواہش بنی نصیر کی حکم فرمایا  
 اور اوس عہد کو جو خلاف تیریت تھا باطل کیا اس حکم سی بنی نصیر بہت ناخوش ہوئی اور وجہ حرج کی بہت ہوئی  
 کہ خباب ہو نڈھال کو ایک مرتبہ ضرورت فرض لینی کی ہوئی پس موصحابہ کی جانب بنی نصیر گئی ابی کعب بن الاشتر  
 زندہ تھا اور ایک روایت میں یہ کہ حی بن خطیب کے پاس گئی جب اوس نے حضرت کو دیکھا تو بہت تعظیم کی اور یہاں  
 گھانا لائی کی اٹھا اور قصہ تدبیر قتل کا کیا اور حضرت کو ایک دیوار کی نیچی بنیایا تھا حی ابن اخطب فی کہا کہ اب  
 کوئی بہتر ذرا سی عمر ابن حماش فی قبول کیا لیکن عبد السلام بن شکم فی کہا کہ ایسا کام کرو خباب باری عز اسمہ  
 نہ دی جاوے ہی اپنی بنی مطلع کر گیا اس اثنا میں حضرت جبریل نازل ہوئی اور کیفیت واقعہ سی اطلاع دی  
 حضرت متوجہ مذہبہ علیہ ہوئی عبد اللہ بن صوریہ فی اونسی کہا کہ پیغمبر خدا تمہاری عزم سی مطلع ہوئی اب تمکو یہاں سے  
 نکال دینا کی بہتر یہی کہ ان دو باتوں سی ایک ہر قبول کرو اول یہی کہ اسلام قبول کرو کہ جان و مال سی میں ہو  
 و یا جب حکم حراج تمہاری نسبت صادر ہوئی تامل مذہبہ سی نکل جاؤ سلطان ہونا تمہاری حق میں خوب ہی ہو  
 فی اسلام سی انکار کیا پس حضرت فی محمد بن سلمہ کو بنی نصیر کی پاس بجا کہ خدا تعالیٰ فی تمہاری ضمانت بھی اطلاع  
 دی اب تم مذہبہ سی نکل جاؤ یا مہیا ی جنگ رہو صرف تین دن کی حکومت ہی اونہوں فی اول جلی جانا  
 جانا لکن ابن ابی اہم کہا بھائی تو تم بجاؤ بلکہ جنگ کرو اور میں مع اپنی قوم اور حلفاء کی تمہاری اعانت کو حاضر  
 ہوں اور بنی خزیمہ اور حلفاء انکی بنی عطفان وغیرہ تمہاری نصرت کرنیگی اور اگر اب ہی تم جانا چاہتی ہو تو تم ہی  
 تمہاری ساتھ اس نکل چلیں تب یہودیوں فی اپنی قلاع کو درست کیا اور مہیا ی جنگ و جدال ہوئی اور حضرت  
 سی کہا بجا کہ ہم یہاں سی نہیں جاتی ہیں پس حضرت فی اور صحابہ فی بکیرہ کی اور علم حضرت شیم حوالہ خباب  
 امیر کی فرمایا اور متوجہ قلاع بنی نصیر ہوئی اور محاصرہ کیا تب ابن ابی اور بنی قریطہ فی اونکی مدد کی اور حضرت  
 بندرہ یا کیس و زنگ محاصرہ کیا شیخ سعید اور ابن شہر آشوب فی روایت ہی کہ اوسدن خیمہ حضرت کا قضای  
 فیصلہ ہی حکم میں منصوب تھا جب رات ہو گئی جانب بنی نصیر سی ایک شخص فی بجانب خیمہ تیرا راح حضرت فی حکم



بِمُؤَلَّفِهِمْ أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ فَاذْكُرُوا آلَ الْاَصْحَابِ سَيُؤْتِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ  
 جَدِيدًا وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفْسَدُوا دِينَكُمْ وَالَّذِينَ  
 آمَنُوا مِنْكُمْ وَأُوتُوا مِنْكُمْ بِمَنْزِلَتِهِمْ مِنْكُمْ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ لَئِيمٌ  
 وَأَوَارِهِمْ نَارًا وَسَخَّرْنَا لَهَا غُلًّا مِمَّا كَانُوا فِيهَا يَسْتَفْتُونَكَ وَاللَّهُ لَئِيمٌ غَلِيظٌ  
 مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ يُلَقِّظُكُمْ اللَّهُ فِي سُبُلِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ فَاتَّقُوا اللَّهَ  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ  
 مِنْ الدُّنْيَا أُولَئِكَ هُمُ الرُّسُلُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ  
 أُولَئِكَ هُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ يُسَمَّرُونَ لَوْ هُمْ سَوَاءٌ كَانُوا فَذَرْهُمْ  
 لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ الدُّنْيَا  
 أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ أُولَئِكَ هُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ  
 الْعَذَابَ يُسَمَّرُونَ لَوْ هُمْ سَوَاءٌ كَانُوا فَذَرْهُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
 وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ الدُّنْيَا أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُ  
 اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ أُولَئِكَ هُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ يُسَمَّرُونَ  
 لَوْ هُمْ سَوَاءٌ كَانُوا فَذَرْهُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا  
 إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ الدُّنْيَا أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ  
 أُولَئِكَ هُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ يُسَمَّرُونَ لَوْ هُمْ سَوَاءٌ كَانُوا فَذَرْهُمْ  
 لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ الدُّنْيَا  
 أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

منشی دریا ہی ای پیغمبر تو گمان کرتا ہی ہو دیوں اور منافقوں کو مجتمع و متفق حالانکہ دل اونکی پرانگندہ مین اور یہی سہو  
 ہی کہ وہ گروہ چند مین کہ نفس نہیں کرتی یا صاحب عقل نہیں گشت الذین من قبلہم قریبا ذاقوا  
 وبال امرہم وھم عذاب الیم مثل اونکی مانند ان لوگوں کی ہی کہ تھی پہلی اونکی بزدلی حکمی مری عات  
 کاربجی کی اور اونکی وسطی عذاب ہی در آورندہ علی بن ابراہیم فی روایت کی ہی کہ مراد اون لوگوں مین بنی قریظ  
 مین کہ بہت جلد غضب خدا مین گرفتار ہوئی پس خدا تعالیٰ فی مثل بیان کی وسطی عبداللہ بن ابی بنی نصر کے  
 کمثل الشیطان اذ قال لللائس ان کفر فلما کفروا قال لک برکۃ منک لک اخاف اللہ  
 رب العالمین یعنی مثل اونکی مثل شیطان کی ہی کہ کہا اوسنی انسان کی تین کہ کافر ہو پس جب کافر  
 ہوا تو کہا کہ مین بزار ہوں تجھ ہی تحقیق مین در تا ہوں اللہ تعالیٰ ہی کہ پروردگار عالمیان ہی پس علی بن ابراہیم  
 اس قصہ کی تہہ مین خباب صادق سی روایت کی ہی کہ جب خباب سولہ آئی بنی نصر سی رحبت کی قصد کیا کہ  
 مال غنیمت کو صحابہ متفق فرمائیں اگر جہاں حضرت کا سی تھا پس انصار کو دو چیز و نہیں مخیر فرمایا کیونکہ مدینہ مین  
 جب تشریف لائی تھی تو مقرر کیا تھا کہ سب انصار مہاجرین کو اپنی اموال اور گھر و نہیں شریک کریں اور اونکو اپنی  
 گھر و نہیں رہنی کی جگہ دیوں اور اونکی اخراجات کی متحمل ہوں پس وسوقت حضرت نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو پس  
 غنیمت کو خاص مہاجرین کروں اور اونکو اجازت دوں کہ تمہاری گھر و نہیں جدا ہو کی رہیں اور اپنا خرچ کریں  
 اور اگر چاہو تب مین برابر تقسیم کروں اور مہاجرین تمہاری گھر و نہیں رہی اور تم متحمل اونکی اخراجات کی رہو  
 انصار فی عرض کی کہ مہاجرین پر سمت فرمائی پس حضرت نے مہاجرین پر مال غنیمت تقسیم کیا اور اونکو ملک  
 رہنی کا حکم دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا الا سہل مین خیف اور ایک انصار کیونکہ اوسنوں نے اپنی پریشانی ظاہر  
 کی تھی باین سبب انکو بھی حصہ دیا اور شیخ طبری فی روایت کی ہی کہ انصار فی عرض کی حصہ مال غنیمت ہی  
 مہاجرین کو دیا جائی اور اس پر بھی ہماری گھر و نہیں رہیں اور ہماری اموال مین سی ہی حصہ لین پس خدا تعالیٰ  
 فی یہ بیت اونکی مدح مین نازل کی یو ثرون علی انھم و لو کان بھم خصاصہ یعنی خیار  
 کرتی ہیں مہاجرین کو اپنی نفسوں پر ہر جذبہ اونکو حسیاج اوسکی ہی کہ اثار اونکو کرتی ہیں بیان  
 چہارم کیفیت غزوہ ذات الرقاع و غزوہ عسفان مین ہی شیخ طبری رحمہ اللہ سی منقول ہی کہ آنہ فاک  
 کنت فیہم و اھت لهم الصلوۃ کہ سچ کیفیت غزوہ کی نازل ہوئی ایسی وقت نزول اس آیت تشریف  
 ہوا کہ کتاب سولہ عسفان مین تھی اور شریکین نضیان مین نہی پس حضرت نے نماز عصر کو بعنوان غزوہ نازل فرمایا  
 اور منقول ہی کہ جب حضرت قبیلہ محارب اور بنی محارب اور بنی انار سی محاربہ کی وسطی تشریف لگئی تو وہ ہماگ گئی حضرت  
 فی وہاں نزول جلال فرمایا چونکہ کوی مخالف وہاں نہ تھا سب نے ہلکے رکھ دی اور حضرت وسطی کسی ضرورت کی اپنی تشریف

بابت تشریف  
 غزوہ عسفان

لنگی کہ ایک وادی چچ میں جاہل ہوی اس اثنا میں باپنی برسا کہ جس سے سیل پس عورت بن حارث حجازی بعض ایدیا  
 حضرت کی قریب آیا اور بعد دیکھنی حجر کی پس ہو گیا اور یہ مقدمہ بھارت میں ذکر ہوا ہی اور کتاب اعلام الوری میں  
 ہی کہ حضرت بعد غزوہ بنی نضیر کی متوجہ بنی لحيان کی ہوی کہ تدارک قتل شدہ ای بر سر نہ فرما بنی لحيان با ستاج  
 اسلامی کی ہماگ گئی بعد اس کی وسطی تحریف ال کہ کی عسکان تک شریف لاسی ہر بقصد غزوہ بنی محارب و بنی قلیبہ  
 لنگی اور اسکو غزوہ دولت الرقاع کہتی ہیں مگر اس میں اثر ای ہوی **فصل** در بیان غزوہ بدر صغری وغیرہ تا غزوہ  
 خندق منقول ہی کہ ابوسفیان علی المشور والد معاویہ اموی فی غزوہ احد میں اہل اسلام سی کہا تھا کہ سال شدہ وسطی  
 کی بدر میں حاضر ہوں حضرت فی فرمایا تھا کہ انشاء اللہ استعان ایسا ہی ہوگا اور حادث عرب کی تھی کہ مجاہذی قعدہ  
 بدر میں ایک بازار لگتا تھا جس میں عرب حاضر ہوتی تھی جب ایام وعدہ کی قریب آئی تو حضرت فی حکم دیا کہ مہیا ہی جدال و  
 قتال ہوں صحابہ فی قتل کیا اور ابوسفیان ہی اپنی کہنی سی پیشیاں ہوا اور اسل اس عمر کو جانب مدینہ روانہ کیا کہ صحابہ  
 خباب رسول خدا کو مطلع کری کہ لشکر و سامان قریش فی بہت سماج کیا ہی کہ شاید وہ خوف سی بازار میں اوسوقت  
 سید آیت نازل ہوی فقال **لے سبیل اللہ** لاجہ یعنی قاتل کر راہ خدا میں اور نہیں تکلیف دیتی ہم مگر میری  
 کو اور جنت دو ہوسین کو او بر قتال کی شاید کہ خدا بازار کی ضرر کفار کا اور خباب باری کا پاس اور ضرر  
 شدید تر ہی جب یہ آیت نازل ہوی تو حضرت فی ارادہ سفر کا کیا اور فرمایا کہ قسم ہی بھی کہ میں جاؤں گا  
 اگر مجھ نہ ہوں اور کوئی میری ساتھ نہ جائی پس عبداللہ بن رواحہ کو مدینہ میں خلیفہ کیا اور علم حضرت شیخ حوالہ خباب  
 امیر کی فرمایا اور متوجہ بدر ہوی پندرہ سو صحابہ جن میں دس سوار تھی ہمراہ حضرت کی تھی اور ان لوگوں فی آب  
 تجارت بہت ساسا تھا تھا تا پس پہلی رات دی قعدہ سہمہ ہجری میں وارد بدر کی ہوی اور اٹھ دن و نمان مقام  
 کیا لوگوں فی انشاء و اسباب فروخت کیا کہ ایک درہم والی کی دو درہم ہو گئی اور مسلمانوں کی حریت سی  
 مشرکین کی دلوں پر ستولی ہوا اور مکہ سی ابوسفیان مع دو ہزار نفر و پچاس سوار کی نکاح مشرکین نے لظہر  
 پر پہنچی تو بہت نادم ہوی اور کہا کہ اب کی سال سبب خشک سالی کی گھاس گہوڑوں کو نہیں ملتی ہم سیالین  
 راہی کریگی کہ جس میں کہاس و پانی دواب کو میت ہم پہنچی پس صعوان بن امیہ فی ابوسفیان کو بہت ملا  
 کی اور کہا کہ تونی ناحی وعدہ جنگ کا کیا اب جو ہم سی غلف وعدہ ہوگا تو جرت اہل اسلام کی زیادہ  
 ہوگی پس جانب مکہ مرجع کی اور مشغول تہیہ جنگ خندق ہوی اور اس سال میں بہت سی وقایع پیش ای کہ  
 اس مختصر میں گنجائش نہیں از انجملہ حکم رحم جاری ہوا چنانچہ حضرت ام محمد باقر سی منقول ہی کہ ایک عورت  
 یہودیہ حیرانی کی کہ اپنی قوم میں شریف و نجیب تھی ایک مرد اشرف یہودی زنا کیا اور یہ دو نو محسن تھی  
 یہودیوں شریف بزرگی ان دونوں کی نہ چاہا کہ سنگ سار کرین پس ایک خط با ہم یہودان مدینہ میں مضمون

ہذا کتاب  
 فی تاریخ  
 العرب  
 و  
 اسلام  
 علی  
 ما  
 روایت  
 فی  
 کتاب  
 تاریخ  
 العرب  
 و  
 اسلام  
 علی  
 ما  
 روایت  
 فی  
 کتاب  
 تاریخ  
 العرب  
 و  
 اسلام



سی لکھا کہ اس مسئلہ میں خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات سے منع کرین چنانچہ کعب بن  
 الاشرف و کعب بن الاسید و سفیہ بن عامر و مالک بن الصیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ بزرگان یہود  
 آنحضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور صورت مسئلہ کی عرض کی حضرت نے فرمایا کہ آیا میری حکم پر رضی ہو گے  
 سب نے عرض کیا کہ جو آپ فرمائیں وہی بجا لائیں پس جبریل علیہ السلام حکم کا لائی جب یہودیوں نے اطلاع پائی تو  
 ستر ہوئے پس حضرت نے موافق حجت الہی کی اونی کہا کہ تم بھجانی ہو جو ان سادہ و سفید یک چشم کو جو مذک میں رہا  
 ہی اور نام اس کا عبداللہ بن صوریہ ہی سب نے کہا ہم جانتی ہیں کہ وہ دانا ترین یہود ان روی زمین ہی حضرت  
 نے ارشاد کیا کہ اس کو طلب کرو عرض اس کو لای جب حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی تجھی خدا کی یا  
 کی جس نے تو بیت کو وسطی موسیٰ کی نازل کیا اور دریا کو وسطی تمہاری شکافہ کیا اور آل فرعون کو غرق کیا  
 اور نگوخت دی اور ابر کو تہار اسامان کیا اور من و سکو تمہاری کہا لی کو بھجاسج بیان کر کہ آیا حکم رحم کا  
 تو بیت میں ہی یا نہیں ابن صوریہ نے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جس کی تعریف آپ نے کی کہ یہ حکم تو بیت میں ہی  
 اگر محکوم خوف اس بات کا نہوتا کہ اگر جوت کہونگا تو مجھ پر عذاب نازل ہوگا تو میں جوت کہتا اور تغیر دیتا  
 بعد اسکی ابن صوریہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ کی شریعت میں بہ حکم کس طرح سی ہی حضرت نے فرمایا کہ صورت اسکی  
 یہہ ہی کہ جب چار گواہ عادل گوہی دین کہ مانند میل کی کھلہ میں دیکھا ہی اونی سی جو کوئی محسن ہو رحم کیا  
 جائی ان صوریہ نے کہا کہ تو بیت بھی اس طرح سی ہی پر حضرت نے وجہ ضرورت تغیر کی استفسار کی ابن صوریہ نے  
 کہا کہ علمای یہود بزرگان و شہرہ کو عرض اس کتاب کی رحم کر سکتی تھی صرف منہ کو رحم کیا  
 کرتی تھی اس واسطہ اوقیا میں زنا بہت مروج ہوتا تھا کہ لبرعم بادشاہ ہماری بی زنا کیا اوسکو رحم کر سکتی تھی  
 دنوں کے بعد ایک اور شخص نے زنا کیا بادشاہ نے چاہا کہ سنگسار کرے اوس شخص کی قربانی کہا کہ جب تک  
 بادشاہ اپنی لبرعم رحم کرے تب تک ہم مروج ہونا اپنی عزیز کا گوارا کر نیکی بعد اوسکی علمای یہود نے  
 ایک مجلس شوریٰ قرار دی کہ حسین فتح ایک حکم شریعت موسیٰ کا چاہا اور یہ تجویز قرار دی کہ ایسا حکم جاری  
 کریں کہ علی السویہ قوی و ضعیف پر جاری ہو تب یہہ سقر ہو کہ زانی کو چالیس تازیانہ مار کر موندہ سیاہ  
 کر کے سواری خروار گون شہر میں برائیں چنانچہ یہہ حکم بجای رحم جاری ہوا ہی یہود ناخوش ہوئے  
 اور کہا کہ بہت جلد تو فی اعتراف کیا اور ہمیں تعریف تیری میں عیبت چوٹہ کر دی تھی اوسنی کہا کہ میں  
 قسم سی لا جا رہوں پس حضرت نے حکم دیا مرد و عورت صحن مسجد میں سنگسار کی گئی اوسوقت جناب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہوں وہ رسول کہ زندہ کرتا ہوں حکم خدا کو جو بوقت مخفی کرتی ہیں اور لوگ تب بہت  
 نازل ہوئے یا اہل الکتاب بجا کر رسولنا بیتین لکہ کثیرا حیا کنتہ تخفون من الکتاب

بعضی کتب میں اس کی اصل توثیق آیہی طرف تہاری رسوا ہو چکا کہ بیان کرنا ہی وسطی اور احکام کو کہ جملہ تم  
 چھپاتی تھی کتاب خدا سی اور عفو کرنا ہی بہت باتوں کو پس ابن صوریہ نے کہ حضرت پناہ لیجا تاہوں میں ساتھ خدا  
 ساتھ تہاری اس سے کہ بیان فرما ہی وہ باتیں کہ جسکا ذکر خباب باری غرضہ فی انفسو کیا ہی تاکہ ہم رسوا ہوں بہتر  
 صوریہ نے سوال کیا کہ حضرت آپ کا سونا کس طرح سی ہی حضرت نے ارشاد کیا انگین سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہی  
 بہر اوسنی کہا کہ بیشا کہی باب کی صورت ہوتا ہی کہی مانگی صورت اسکا سبب فرمائی حضرت نے ارشاد کیا  
 کہ جسکی مٹی زیادتی کرتی ہی اوسی کی صورت فرزند ہوتا ہی بہر اوسنی پوچھا کہ کون عضو منی مروسی ہوتا اور کون عضو  
 منی عورت سی خلق ہوتا ہی ارشاد کہی حضرت نے فرمایا کہ استخوان و پی و گین منی مروسی اور گوشت و خون و جفا  
 و مومنی عورت سی تب اوسنی تصدیق کی اور کہا اقوال و افعال آپ کی بموجب اقوال و افعال نبیای سابقین کی  
 ہیں بعد اسکی ابن صوریہ دولت اسلام سی شرف ہوا بعد اس قصہ کی آیات رجم و قصاص خباب باری غرضہ  
 نازل فرمائیں اور اسی سال میں حضرت نے خباب نام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی عقد کیا اور زینب بنت جحش  
 آنحضرت کی بچہ رحمت آہی منتقل ہوئی اور اسی سال میں حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر ہیز المومنین علیہ السلام  
 رحمت آہی واصل ہوئیں اور خباب رسول خداؐ نے اپنی قمیص کا کفن دیا اور اپنی ہاتھ سی دفن کیا اور اسی سال  
 ۳۸ شعبان کو خباب یہاں شہداء سبط ہشتر خباب رسول الثقلین مولانا ابی عبد اللہ حسین بن علی صلوات اللہ  
 علیہما متولد ہوئی اور کیفیت ولادت با سعادت حضرت کی کتب معتبرہ سی مجالس الاخران میں کہ تالیف خباب  
 اخ معظم حاج الحرمین الشریفین مولوی سید شریف حسین صانہ اللہ تعالیٰ من کل شروشین کی ہی اسطرح منقول  
 و ہذہ عبارتہ فی انوار الاخران عن ام الفضل بنت العباسؑ اٹھا دخلت علی رسول اللہ ﷺ فقالت  
 یا رسول اللہ ﷺ رأیت الباء خذنا منکرا ففقا کما هو قالت رأیت کان قطعہ من جسدک  
 فوضعت فی حجرک فقال رسول اللہ ﷺ خیرا رأیت تلد فاطمۃ غلاما فیکون فی حجرک  
 ام الفضل بنت عباس سی منقول ہی کہ ایک دن گئیں وہ خدمت میں رسول خداؐ کی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کل منی  
 ایک خواب دشت تاک دیکھا ہی حضرت نے استفسار فرمایا ام الفضل نے عرض کی کہ گویا دیکھتی ہوئیں  
 کہ ایک بارہ گوشت ایسی جسم مٹھری جدا ہوا پس مینی اوسنی بنی گو دین رکھیا ہی یہ سکر فرمایا خباب  
 نے کہ یہ خواب بہت چھا ہی قریب ہی کہ فاطمہ کی بیان ایک لڑکا پیدا ہوا اور تم اوسنی گو دین ہو فو لدت  
 فاطمۃ الحسینؑ قالت فکان فی حجرک کما قال رسول اللہ ﷺ فوضعتہ فی حجرک ثم حانت  
 التقاتہ فذا عینک رسول اللہ ﷺ تد معان فقلت یا لہ انت و احمی یا رسول اللہ ﷺ ما لک ام الفضل  
 کہتی ہیں کہ سبط خباب سرور کائنات فی خبر دی تھی اوسطرح سی خباب سیدہ کی بیان حسین نولد ہوئی اور اوس

صاحبزادہ کو مٹی پٹی پٹی گود میں لیا پھر حضرت رسول خدا فی میری طرف سے منہ پھیر لیا اور مٹی دیکھا کہ حضرت کی انگوٹھیں  
 بہرائشی بن میں مٹی پٹی پٹی عرض کی کہ مان و باب میری خدا ہوں تمہارے رسول خدا سو وقت آبدیدہ ہونیکا کیا سب  
 ہی قال اللہ جبیر بن جابر نے ان ائمۃ سیقتی نے ہذا واما ثوبۃ من ثوبۃ حمراء  
 بختہ تانی فرمایا کہ ای ام الفضل مجھی جبریل فی خبر دی ہی کہ میری ہی است میں سے ایک گروہ ہوگی کہ قتل  
 کرنیکی میری اس فرزند تخت جگر کو تشہ لب مع خویش واقارب کی میدان کر بلا میں اور اسکی قتل گاہ سے خاک  
 سرخ مجھی لا کر دی ہی فی الکفاۃ وللدالحسین عام الخندق بالمدينة یوم الخدیس و یوم الثلاثاء فمضی  
 مضی من شعبان سنہ أربع من الهجرة بعد اخیذہ فی شہر رجب و عشرین یوما واسمہ  
 الحسین وفي التورۃ تہ شبیر وفي الانجیل طاب و نسیتہ ابو عبد اللہ والخاص ابو علی  
 والقبابہ الشہید السعید والسبط الثالث و امام الثالث کتاب سجاد الانوار میں مولانا مجلس علیہ السلام  
 نقل فرماتی ہیں کہ تحقیق حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام پیداموسی سال فتح خندق میں حج شہر مدینہ  
 طیبہ کی روزِ پنجشنبہ تیر روز شنبہ یا پچیس تاریخ ماہ شعبان کی کہ شہر ہجری تھی اپنی را در بزرگوار امام حسن  
 کی ولادت باسعادت کی دن چہینہ میں دن کی بعد از نام پاک اونکا حسین اور نورانیہ میں بشیر اور انجیل میں  
 نام اونکا طاب ہی کنیت آپ کی ابو عبد اللہ ہی اور کنیت خاص ابو علی اور القاب مبارک شہید اور سبط اور سبط  
 اور امام سوم ہی ایضا فیتہ قال کنیتہ الحسین ابو عبد اللہ لا غیر واما القابہ نکثیرۃ البشیر  
 والطیب والوفی والسید والذکر والمبارک والتابع لمرضات اللہ والسبط واشہرھا التورۃ  
 ولكن غالبھا مرتبۃ ما لقیہ بہ رسول اللہ فی قولہ عنہ وعن اخیذہما سید شباب اہل الجنۃ  
 فیكون السید انما فیها السبط فانه صح عن رسول اللہ انہ قال حسین سبط من اسباط اہل  
 کتاب مذکور میں مسطور ہی کہ کنیت تو حضرت کی فقط ابو عبد اللہ ہی لیکن القاب حضرت کی بہت ہیں از انجیل ہی  
 اور طیب اور وفی اور سید اور زکی اور مبارک اور نزع لمرضات اللہ یعنی رضی میں برضای خدا اور  
 سبط ہی حضرت کا لقب ہی مگر مشہور سبط بنوین زکی ہی لکن پسندیدہ لقب وہ ہی کہ جو پیغمبر خدا فی ارشاد  
 فرمایا ہی الحسن و حسین سیدین یعنی سردارین جوانان بہشت کی پس سید لقب حضرت کا ہشرف القاب ہی اور  
 اسطرح سبط ہی اشرف ہی کیونکہ حدیث صحیح میں خواب رسول خدا اسی منقول ہی کہ فرمایا حضرت فی کہ نور عین میرا  
 حسین بہترین مرتزبان ہی فی اہل الانوار وغیرہ انما اولاد الحسین امرا اللہ تعالیٰ  
 جبریل ان تہبط الی الارض فی الف من الملکۃ الملقن بن لیسعہ محمد آخاۃ النبیین مہولود  
 سیدۃ النساء العالمین کتاب سجاد الانوار وغیرہ میں منقول ہی کہ جسوقت خباب سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کی زبان ام

جبریل متولد ہوئی تو اس وقت جبریل کو درگاہ رب علیل سی خطاب پہنچا کہ ای جبریل ہزار فرشتے ہمراہ آئے  
 لیکر زمین پر نازل ہوا اور ہماری جانب سے سو لختہ آگ تو لہ حسین کی مبارکبادی دی تھی خط فہرین لجزیرہ  
 ملک دیکھا کہ فطرس جبریل میں ہمیں سکروا ہوئی انسانی راہ میں گزرا تو ایک جزیرہ میں ہوا اور وہاں  
 جبریل کو ایک فرشتہ نظر پڑا کہ نام اوسکا فطرس تھا لعنہ اللہ فی شعی فابطاء فکسر جناحہ فالقہا  
 فی ناک الخویقہ مدۃ مویلدہ خداوند عالم فی اوس فرشتہ کو کسی سر پر ماسوز کیا تھا اور اوس سے اس کام  
 کی بجائے مین کچھ تاخیر ہوئی تھی پس خداوند جبار فی ربو بال اوسکی توڑ کی اوس جزیرہ میں ڈال دیا تھا اور  
 اوسکو ایک مدت طویل گزری تھی مکت الملائک بعد اللہ تعالیٰ سبعمائتہ عام غرض کہ فطرس کو ماس  
 سو برس اوس حال سے گزرنے لگی کہ اوس جزیرہ میں عبادت خدا کیا کرنا تھا فی بعض الکتاب ان اللہ لما  
 غضب علی هذا الملائک خیرہ بین عذاب الدنیا والآخرۃ اور بعض کتب میں یہ منقول ہے کہ جناب  
 فطرس پر غضب الہی نازل ہوا تو حق تعالیٰ فی اوسی تھا کیا کہ چاہی عذاب دنیا اپنی ہی اختیار کری اور چاہی عذاب  
 آخرۃ کو ارا کری فانتقار عذاب الدنیا میں فطرس فی عذاب دنیا قبول کیا فکسر جناحہ والقاء فی  
 تلك الخویقہ عاقبا بانہ صارت عینہ سبعمائتہ عام کا پیمر علیکہ حیوان من تحتہ الا استترق  
 من دخان الخویقہ منہ غیر منقطع بر حسب فطرس کو درگاہ الہی میں یہ عرض کی کہ خداوند عذاب دنیا  
 سہل تر ہے عذاب آخرت سے تو اس وقت حکم خدا سے ربو بال اوسکی گر گئی اور اوسکو معلق تر مای چشم بر آسمان  
 اور پوچستہ دو دہ بود اوسکی زیر پاسی بلند تھا عرفتہ یہ طرح کی عذاب الیم میں سات برس تک فطرس گرفتار  
 رہا حتیٰ ولد الحیدر علیہ السلام فقال للملائک جبریل الی ابن ترید یہاں تک غاب نام  
 حسین تولد ہوئی اور جبریل جانب رب علیل سی وسطی مبارکباد دینی سو لختہ آگ جاتی تھی کہ اتنا راہ میں فطرس  
 سے ملاقات ہوئی فطرس فی پوچھا ای اخی جبریل تم کہاں جاتی ہو قال ان اللہ العزیز علی محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فبعثت الیک ہذین عن اللہ جبریل فی کہا کہ پیغمبر آخر الزمان کی یہاں نوا  
 پیدا ہوا ہے میں میں جانب خدا سے مبارکباد لے جاتا ہوں فقال للملائک یا جبریل قد مکت فی  
 هذا الخویقہ سبعمائتہ عام وقد خاق صدق وعیل صبر فطرس فی یہاں سات سنر کہا  
 کہ ای اخی جبریل سات سو برس بھی گزری ہیں کہ اس عذاب الیم میں کہ گرفتار ہوں اور اب زیادہ ہوتی تا  
 مجھ میں عذاب خدا کی نہیں ہی اچھلنے معاک لعلہ یدعوا لی بالعافیۃ ای بامی تم مجھ کو ہمراہ اپنی حضرت  
 کی خدمت میں لے چلو شاید کہ وہ غاب میری حال پر رحم کریں اور میری عفو تقصیرات کی لئی درگاہ الہی  
 دعا کریں وشفیع عند اللہ تعالیٰ فی خیر جاہی ملکوس اور وہ غاب شفاعت کریں میری درگاہ

خدا میں اور ان کی بیکت دعا سے میں اس غذا سے بھی مخلصی پاؤں اور مال و برہمی عطا ہوں کہ میں اپنی مقام پر پہنچوں <sup>خلہ</sup>  
 جبریل علی طرف ریشہ من جناحہ دخل علی النبیؐ پس جبریل کو مال فطرس پر رحم آیا اور اسکو  
 اپنی پرویزا دہا کر خدمت رسول خدا میں حاضر ہوئی فہذا جبریل عن اللہ واجبہ بحال الفطرس  
 پہ پہلی تو جبریل فی رسول خدا کو ولادت حسین کی سیت اور مبارکباد جانب رب جلیل سی دی اور بعد ازاں  
 احوال فطرس بیان کیا فقال کہ النبیؐ قل لہ یقوم و یسبح جناحہ بهذا المولود رسول خدا نے  
 یہ حال سکر جبریل سی فرمایا کہ فطرس سی کہو کہ بدن اپنا اس مولود کی بدن سی ملی اور مسح کر سی تا حق تعالیٰ  
 سی اس مولود کی بال و پر فطرس کو عطا کر سی مقام للک و مسبح جناحہ فاعاد اللہ فی الحال جناحہ  
 فطرس بموجب ارشاد حضرت کی کھڑا ہو گیا اور بدن اپنا امام حسین کی جسم مبارک سی ملا فی الفور بکرت جسم مبارک  
 امام حسین سی تمام بال و پر اسکی بدستور پیدا ہو گئی ثم ارتفع مع جبریل الی السماء وهو یقول  
 اور پروہ فرشتہ ساتھ جبریل کی جانب آسمان پر واز کر گیا اور وہ فطرس بخیر و ناز فرشتوں سی کہتا تھا کہ من  
 مثلی و انا حقیق الحسین یعنی کون ہی شل میری کہ من آزاد کردہ امام حسین ہوں فی الکافی  
 عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لہ یرضع الحسین من فاطمہ و کامن انشی کان یوتی  
 بہ النبیؐ فیضع ایماہ فیہ فیخص منها ما یشکھ الیومین و الثلث کتاب کافی میں منقول  
 کہ فرمایا حضرت صادق فی کہ امام حسین فی ہنین پائشیر خباب سیدہ کا اور نہ دودہ کسی عورت کا لکن رسول  
 تھا کہ اوٹھ کر رسول خدا کی پاس لیجائی تھی پس رسول خدا آگوتھا اپنا دہن امام حسین میں دیتی تھی پس امام حسین  
 انگشت مبارک اوٹھ کر چوستی تھی تا کہ نہ دودن یا تین دن تک جھیل شیر نہوتی تھی فنبت تھا الحسین  
 من لحم رسول اللہ و دمه الحدیث پس پیدا ہوا خون اور گوشت امام حسین کا لحم اور خون سی رسول خدا  
 کی وعن الرضا ان النبیؐ کان یوتی بہ الحسنین فیلقمہ لسانہ فیہ صخر فخریہ بہ و لہ یضع  
 من انشی اور خباب امام رضا فرماتی ہیں کہ جب امام حسین کو رسول خدا کی پاس لیجائی تھی تو وہ خباب زمان  
 مبارک اپنی دہن امام حسین میں دیتی تھی اور امام حسین زبان رسول خدا کو چوستی اور اسکی ہتھیر نہوتی تھی کہ  
 ابجو ہر حسیاج شیر نہوتی تھی اور امام حسین نے بجز اسکی کسیکا دودہ نہیں پایا غزوہ احزاب و اسی کو غزوہ  
 خندق ہی کہتی ہیں خباب شیخ مفید و شیخ طبرسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی روایت کی ہی کہ یہ غزوہ پانچویں  
 ہجرت سی ہوا اور سب اسکا اور کیفیت اسکی اسطرح پر ہی کہ جب بنی نصیر کو مدینہ سی نکال دیا تو اکثر روانہ خیر  
 ہوئی اور رئیس انصاری ابن اخطب کہہ کو کیا اور ابو سفیان کی پاس جو بنابر شہور کی باب معاویہ کا تھا اور سایر  
 مشرکین قریش کی پاس گیا اور کہا کہ محمد فی ہاری بہت سی لوگ قتل کی اور ہکو ہمارے گھر و منی نکال دیا

غنۃ الخلق



اور اموال و مزارع وغیرہ پر تصرف کیا اور اب دشمنی اونکی ہمسایہ و ہمسائیہ محکم ہو گئی ہی اور بنی قریظہ کو بھی حجاز  
 وطن کیا اب مناسب یہی کہ تم در بدر خاک بسر ہو کی اپنی حلفا وغیرہ قبائل عرب کو جمع کرو تا کہ جنگ کریں محمد  
 اور اصحاب محمدی مدینہ میں اور ابھی مدینہ میں سات سو نفر تیار ہی رسم قوم موجود ہیں اور بڑی شجاعت و  
 جنگ آزمودہ ہیں اگرچہ حضرت سی اونکا عہد ہو چکا ہی لاکن میں نقص عہد پر اونکو رضامند کرونگا تم عہد  
 مدینہ سی حملہ کرو اور وہ مابین سی حملہ کریں تا کہ اسل اسلام سی محاربہ کریں اور بنی خزیمہ مدینہ سی بغاوت  
 میل کی پیغمبر ہی کہ اوس سی بر عبد المطلب کہتی ہیں بعد شورشہ جی ابن اخطب و مشرکین قریش قبائل عرب میں ہر  
 تھی اور تحریص و ترغیب دیتی تھی حتی کہ دست ہزار آدمی واسطی لڑائی کی قریش و کنانہ واقع بن حالن  
 مع اوسکی قوم کی اور عباس بن مرد اس مع بنی سلیم کی جمع ہوئی شیخ عبیدہ و شیخ طبرسی علیہما الرحمۃ کی  
 ایک روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام ابن ابی الحقیق وحی ابن اخطب و کنانہ بن ربیعہ و ہودہ بن قیس و ابو  
 عمارہ و ابی مع ایک جماعت بنی نضیر و بنی و الیہ کی کہ میں پوچھی اور سبب زیادتی عداوت ابوسفیان  
 کی بنیاب سولہ آدمی پہلی ابوسفیان کی پاس گئی اور مافی الضمیر سی آگاہ کر کی اعانت جابی ابوسفیان  
 کہا کہ میں متفق ہوں تم سائر قریش کو اس بات پر متفق وراضی کرو چنانچہ سب راضی ہو گئی بعد اسکی قریش نے یہود  
 کہا کہ تم اسل کتاب ہو اور تمہارا کتاب اسندی تم بیان کرو کہ آیا عبادت جبت اور طاعت صنمی قریش کی بہتری  
 یا اوس خدا کی جسکی طرف محمد دعوت کرتا ہی اور لاشرک لہ بناتا ہی مای افسوس یہودی محض مطلع ہوا و ہوس  
 نقالی باید اسکی کہ مشرکین قریش انکی اعانت کو آمادہ بن مشرک باندہ کو تعالیٰ عن ذلک علو اکبر اجماعاً  
 پس خدا جل جلالہ فیہ نازل فرمائی کہ تَرَكَ الَّذِينَ ذَرَفُوا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ  
 وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هُكَاهِدُ مِّنَ الَّذِينَ آمَنُوا سُبُلًا اُولَٰئِكَ الَّذِينَ  
 لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ يَجِدَ لَهُ نَصِيْرًا اَيَانِیْن دیکھا تو طرف اون لوگو کی کہ اونکو بہرہی  
 کتاب توریت سی کہ سب عداوت اسل اسلام کی ایمان لائی والی ہیں اور جبت اور طاعت صنمی قریش کی  
 اور کہتی ہیں کافروں کو کہ وہ زیادہ ہدایت پائی والی ہیں نسبت اون لوگو کی جو ایمان لائی ہیں ساتھ پیغمبر خدا  
 اور وہ یہود وہ لوگ ہیں کہ جن پر لعنت کری ہی پس ہرگز نہیں پای گا تو واسطی اونکی مددگار غرض قریش یہود  
 کی تعریف سی بہت خوش ہوئی بعد اسکی ابوسفیان جمع قریش میں آیا اور کہا کہ خدا فی ملکوتہاری دشمن  
 محکم دیا ہی کیونکہ اب یہود آئی ہیں اور تم سب متفق ہوئی ہو کہ یا خود قتل ہوں یا استیصال اسل اسلام کا  
 کریں پس قریش یہودیوں سی قسم ہوئی بعد اسکی قبیلہ عطفان میں گئی اونکو اس اتفاق قریش سی مطلع  
 کر کی اپنی ساتھ شامل کیا پس قریش مکہ سی مارا بدہ حرب نکلی اور سردار انکا بھی ابوسفیان اوسوی جو بنی ہاشم

کی خدا تعالیٰ اور بنی قریظہ کی طرف

کی باب معاویہ کا ہی تھا اور بنی عطفان سرداری عینہ بن حصین قرظی و عاتر بن عوف و مسعر بن جبلی مع بنی  
 اتباع کی قبیلہ اشجس بنی سنانہ ہوا اوسکی طغاری طلیحہ ساتھ ایک جماعت کی بنی اسد بنی ابوالاعور سلمی مع  
 بنی سلیم کی ساتھ قریش کے ہوی جب یہ خبر جمع اقدس خباب رسول خدا پہنچی تو صحابہ کو جمع کیا اور انہی مشورہ  
 کیا وہ سات سو آدمی نہیں پس سلطان رضی اللہ عنہ تقریر کی تو وہ بعینہ معجزات خباب سرور کائنات میں تحریر ہوئی  
 ہی عوف حضرت نذیر بن زید بن خطہ کنبی اور صحابہ پر واسطی حضرت خذق کی تقسیم کر دی چونکہ حضرت ابی عبد اللہ سلمان افکار  
 رضی اللہ عنہ بہت قوی سیکل تھی لہذا مہاجر و انصار میں تنازع ہوا وہ کہتی تھی کہ سلمان ہمسی ہی اور وہ کہتی  
 کہ ہمسی ہی تب خباب رسول خدا فی خرابا السلمان حثا اهل البیت یہ معنی میں حدیث کی یہیہ کی سلمان  
 فارسی ذہبت طاہرہ سی ہی علی ابن ابی اسیم فی روایت کی ہی کہ عند انحراف میں حضرت عمار بن یاسر اور  
 عثمان ابن عفان اموی کی جگہ ہوا سبب یہ تھا کہ عثمان جو پاس سی گذر تو بخار خذق کا اوسکونا گوار  
 معلوم ہوا تو اوسکی کثیر امونہ پر دیا جب یہ حال عمار فی مشاہدہ کیا جو چند آیات جکا مضمون یہ تھا کہ برابر  
 نہیں وہ شخص جو تیار کری ساجد کو اور سر کر ہی اپنی اوقات اون ساجد میں در اٹھا لیکہ رکوع و سجدہ کرنی  
 والا ہوا اور وہ شخص کہ اوپر اگر بخار ہی پڑی تو انحراف کری دوسری جانب از روی معاذت و انکار کی پس  
 عثمان بہت ناخوش ہوا اور عمار کو برا بھلا کہا اور کہا کہ اسی فرزند زن سیاہ عجبی ایسا کہنا ہی یہ کہلکی عثمان  
 پیغمبر خدا کی پاس گیا کہ ہم اسو سلمی سلمان نہیں ہوی کہ لوگوں کی گالیان سنی حضرت فی ارشاد کیا کہ اگر تجھو  
 بجانب اسلام رغبت نہیں تو مجھی بھی تیری کا فرہونی کی کچھ پروا نہیں ہی جان جی جا ہی بھلا جا اور یہ تبت  
 نازل ہوی ۱۰ یسعون علیک ان سلوا قل لا یمتقوا علی اسلامکم بل الله یمت علیکم ان ھذا کہ +  
 للایمان انکم صادقین ان الله یعلم غیب السقوۃ والاخرض والله بصیر علیہ السلام  
 یعنی احسان کرتی میں اوپر تیری اس بات کا کہ ایمان لای میں کہہ اسی محمد کہ احسان نہ کہہو اوپر میری اپنی اسلام لائی  
 کا بلکہ خدا فی احسان کیا ہی تمہاری اوپر کہ ہدایت کی ہی حکو طرف ایمان کی اگر ہو تم رہنکو یعنی لائی والی دل  
 تحقیق کہ خدا تعالیٰ جاننا ہی مخیات زمین و آسمان کو اور دانا بنیا ہی ساتھ اوس چیز کی کہ عمل میں لائی ہوئی  
 ان آیات ہی جب کہ علی ابن ابی اسیم فی روایت کی ہی ظاہر و باہر ہی کہ مراد خباب باری عز و ہمہ کی ہی کہ  
 لوگ درو فلو میں اور ایمان نہیں لائی محمد ابن یعقوب طلیحی اور علی ابن ابی اسیم فی لہذ صحیح خباب حاشا  
 سی روایت کی ہی کہ اول اسلام میں مقرر تھا کہ اگر کوئی ماہ مبارک کی رات کو سو جاتا تھا تو بہر کہا نا پنا اوپر  
 حرام ہونا تھا جب حضرت فی حکم خذق کا ماہ مبارک میں دیا تو خواب ابن جبیر انصاری فی کہ ہاتھی عبد  
 بن حیر شہید احکاہ مرد صیف تھا اور مشغول حضرت صاحب رات کو اپنی گھر گیا تو اپنی زوجہ سی کہا کہ میر

و وسطی کہا نا لا و کہ اظہار کروں کہا نا بکائی ہویر ہوئی خواب بی خنت یا سو گیا جب کہا نا سامنی آیا تو اوسنی  
 نہ کہا اس جکو ہر روزہ رکھا اور جھنڈق کی وسطی گیا تو اوسکو یہ سب شدت عیش و سرگسکی کی غش پر  
 غش آتی تھی حضرت فی باعث اسکا پہنچا اوسنی سب کیفیت بیان کی اس جاب باری فی اسل سلام پر  
 احسان فرمایا اور یہ آید نازل ہوئی کلوا و شربوا حتی تباقن لکم الخیض الا بیض من الخیض الا سود  
 من الخیض یعنی کہا و اور پیو جب تک کہ ظاہر ہو و وسطی تھاری ریمان پسید صبح کار ریمان سیاہ شبن  
 سی علی ابن ابی سیم فی روایت کی کہ تین پہلی قریش کی انی سی آنحضرت جھنڈق سی فارغ ہوئی اور حضرت فی  
 خنڈق کی آئندہ درمقرر کی اور ہر دربر ایک شخص مہاجر اور ایک انصار میں سی مع ایک ایک جماعت کی وسطی خلافت  
 کی معروضین فرمایا قابل قریش اور کناہ اور سیل ساندھی حطب کی اور مع انہی خلفاء کی جو دس ہزار نفر تھا میں جو  
 و غایہ میں اگر مقیم ہوئی اور بنی عطفان مع انہی توالی کی جو اسل نجد نہی حطب اند کی اور سی او سو ق جاب رسول خدا و  
 مع تین ہزار اصحاب کی جہاد کی وسطی مدینہ سی باہر نکلی اور بن شہر اثوب فی روہب کی سی کہ مجموع لنگر قریش کا اٹھارہ  
 ہزار آدمی تھا اور بعض نے کہا ہی کہ کس ہزار نفر تھا جدن شرکین وادی حقیق میں پہنچی اور سات کو سی حطب بنی  
 فریضہ کی پاس گیا اور وہ ایک قلعہ بنے نخی تھی ساتھ اوس عہدہ جاونوں فی ساتھ آنحضرت کی کیا تھا جب  
 نخی حطب فی قلعہ کا دریا یا تو کعب بن سید فی آواز سی اور اپنی قوم سی کہا کہ یہ تھار اہلانی ہی کہ اپنی قوم کو غریب  
 کر کی تھو غریب کر فی وسطی آیا ہی اور اب اسکا یہ ارادہ کی جاری عہد کو جو عہد بن عبداللہ سی ہے ثور دی اور ہکو ہرگز یہ  
 واقع نہیں ہی کہ ہم عہد توڑیں کہ اونوں فی حکو امان دی اور حق ہمایگی کا ادا کیا اور اپنی عہد پر قائم رہی یہ کہ  
 وہ باہر آیا و دیکھا کہ تو کون ہی اوسنی کہا کہ میں ہوں جی بن حطب اوسنی کہا کہ تو کیوں آیا ہی اوسنی بیان کیا  
 اور تھاری وسطی عزت اور اقتدار دیکھ آیا ہوں اوسنی کہا کہ نہیں تو تھاری وسطی ذلت و خوار ہی ادبی لیکی آیا ہی بن حطب  
 فی کہا کہ یہ دیکھو کہ قریش مع روسا و علما اپنی کی وادی حقیق میں اور تری ہوئی ہیں اور بنی قرارہ غایہ میں مقیم  
 اور بنی سلیم وغیرہ قلعہ بنی نضال کی قریب کن ہیں اب اس لنگہ گنرو و بڑہ عہد کی ساتھ رسول خدا اور اصحاب او کی  
 نہ کر سکیں کی اب تم قلعہ کا دروازہ کھولو اور عہد جو اوسنی مانڈنا ہو ہی ثور و اوسنی کہا کہ ہم ہرگز دروازہ  
 نہیں کھولتی تم جس رستی آئی ہو اوسی رستی چلی جاؤ جی بن حطب فی کہا کہ تمی گوشت ہرن کا جو پکا یا ہی اوسین میرا  
 شریک یہ نا نہیں چاہتی ہو جو دروازہ نہیں کھولتی ہو تم اس بات کا خوف کرو میں شریک نہوں گا اوسنی کہا اگت  
 نہ کی تو فی ایسی بات کی ہی کہ جسکی جواب میں مانڈو ہوں ہیں دروازہ کھولا ہی بن حطب داخل ہوا اور کہا کہ وہ  
 یہ حال خیر ہی ای کی کہ تو عہد شکنی نہیں کرتا اب عہد توڑ دی اور میری راہی کو رو کر کہو کہ اس لشکر شیر سی عہد  
 راہوگی اور ہر ای سخت کی نہیں مانڈا اس اعتبار سے روسا یہ عہد میں نخی غزال بن شول بلکہ

بن قیس و قاضی بن زید و زہیر بن ناظم جمع ہوئی کعب بنی ان سے کہا کہ تمہاری اسباب میں کھارای ہی سب فی کہا  
 کہ فرمان بردار میں تیری جو تو حکم کری بجائیں اگر عہد توری یا قطعہ سی یا ہر جلی یا قطعہ میں رہی تیری ساتھ میں اور  
 نہ ہیز بن ناظمانی جو مرد پیر اور صاحب تجربہ تھا کہا کہ میں تو ریت میں بڑا ہی کہ خداوند عالم ایک ہی نبوت کرے گا آخر  
 زمانہ میں جو کسی خروج کرے گا اور محصل حیرت اور سکایہی ہوگا دراز گوش پر سوار ہوگا اور پرانی کپڑی زیب فن  
 کرے گا اور نان خشک اور خرباز پر کتھا کرے گا اور بہت صاحب اطلاق ہوگا اور بہت سی آدمی اسکی مخالفت میں  
 ماری جائیں گی اور کوفہ کھولیں میں سرخی ہوگی اور مابین شانوں مکی ہر نبوت ہوگی اپنی عوار اپنی کا نہ ہی پر مکی کا  
 اور کسی کی پر و انہیں کرے گا جو اسکی مغال ہو اور دین اور سکایہی زمین تک پہنچی گا اگر وہ ہی پیغمبر ہی تو  
 کثرت مشرکین کا کچھ خیال ہی نہ کرے گا اگر کوئی دنیا ہی سرکشی کریں وہ ہی غالب ہوگا بن خطب بنی کہا کہ یہ وہ پیغمبر  
 تہیں وہ بنی اسرائیل ہوگا اور بہ فرزند ان اسماعیل ہی ہی کیونکہ خباب ماری بنی او کو خلافت پر بزرگی دے دی ہی  
 اور پیغمبر اور بادشاہی اون میں مقرر کی ہی اور حضرت موسیٰ بنی ہسی عہد کیا ہی کہ ایمان لائیں ساتھ کسی بنی کے  
 جنگ ایسی قربانی نہی کہ جب کو آگ لپٹائی اور اسکی پاس کوئی علامت نہیں صرف لوگوں کو جمع کر دیا ہی اور سحر سی او کو  
 فریب دیا ہی عرض بن خطب بنی بیان تک اے اکیا کہ بنو قریظہ اپنی رای سی پر گئی تب بن خطب بنی امان نام  
 جو حضرت بنی او کو لکھ دیا تھا چاک کر دیا اور کہا کہ سوای جنگ کی اب کوئی چارہ نہیں جمای جنگ ہو جب یہ خبر  
 صحابہ کو پہنچی بہت غمزدن ہوئی اور حضرت کو بھی مطلع کیا حضرت سعد بن معاذ و اسید بن خنیس کو کہ قبیلہ بنی اسرائیل  
 سی تھی اور طحطا رو کئی کلمہ مایا کہ وہ ان جا کہ کیفیت معلوم کر و اگر نقص عہد حقیقا کر چکی ہیں تو اس خبر کو مشہور  
 کرنا بلکہ جیسی کہنا کہ الحاصل و اتفاقہ اور یہ گناہ مقرر فرمایا تھا اور سب اسکا یہ تھا کہ عہد صل و قواد  
 و قبیلہ قریش کی تھی بطاہر مسلمان ہوئی تھی پس عہد کو او کئی نام مثال دیا کرتی تھی عرض جب سعد اور اسید  
 قطعہ بنی قریظہ پر پہنچی تو کعب بنی او پر سی دیکھی او کو گالیان دین اور نسبت خباب رسول خدا نامہ اسکا سعد بنی  
 کہا کہ اب مثل رو باہ کی انہی سوراخ میں تھاپا گیا تھا ہی انشاء اللہ تعالیٰ جلد قریش پس پاہوئی اور خباب رسول  
 شہداء احمارہ کر کے ٹکوتاہ کر کے اسکی واپس آئی اور کہا کہ عہد صل و انکارہ حضرت بنی مصلح فرمایا کہ حد لغت  
 کری اون پر مئی انکو یا کہا ہی اور جب اسکا یہ تھا کہ جیسے قریش ہر وقت لشکر اسلام میں موجود رہتی تھی اگر  
 وہ مطلع ہوں تو شک پیدا ہو کہ بنی قریظہ بنی حنیفہ عہد شکنی نہیں کی ہی پس بن خطب ملعون ابو سفیان اسکی  
 پاس آیا اور حال عہد شکنی کا بیان کیا قریش باسحق اسکی نہایت خرسند ہوئی اسی شب نعیم ابن مسعود  
 انہی کہ میں دن قبل ازور و لشکر قریش مسلمان ہوا تھا اور قریش اسکی سلام سی مطلع نہ تھی حدت باسناد  
 حدت میں حاضر ام و عرض کی کہ یا رسول خدا میں اعلان جو حدت خباب ماری عہد آہمہ ہا ہوں اور اب نبوت و

رسالت کہ کتب سابقہ سے ظاہر و باہر ہی اوسکی تصدیق کرتا ہوں تاکہ سلام میرا تکب قریش کو معلوم نہیں ہی اب اس  
 عرض کرتا ہوں جبکہ آپ ارشاد فرمائیں اوسکو بجا لائیں اور اس سے ہی کہ میں اپنی ذات سے نصرت اسلام کی کروں اور میری تقدیر  
 میں حاضر ہوں و و حکم اگر ارشاد ہو تو مابین قریش و بنی قریظہ کی اختلاف کرادوں تاکہ متفق ہوں اور قلعہ  
 بھی باہر نہ نکلیں اور یہ بھی محلی حاجت ہو کہ مصلحتاً اپنی نسبت اگر کچھ کہوں گنہگار ہوں غرض بعد احاطت حضرت  
 روانہ ہوا اول ابوسفیان اموی کی پاس گیا اور کہا کہ مودت اور خیر خواہی میری نسبت اپنی تو خوب جانتا ہی اور یہ  
 تو جانتا ہی کہ میں جو شہر رکھتا ہوں کہ تم اپنی دشمن پر فحیاب ہو اور تحقیق سنا ہی مینی کہ محمد بنی یسود ہی رفاقت  
 کیا ہی کجب وہ تمہاری لشکر میں شامل ہوں اور تم قصد مقابلہ کا اسل سلام سے کرو تب وہ تلوار تمہاری اوپر چھین  
 تاکہ موجب غلبہ رسول خدا کا ہو اور اونی وعدہ کیا ہی کہ جب تمہاری لڑائی کریں تو منازل و مزارع بنی نصیر و بنی قریظہ اوکو  
 دیں پس تمہاری حقین بہتر یہ ہے کہ اوکو اپنی لشکر میں نہ لے دو تا وقتیکہ چند سرگروہ اوکی بطور برغال لگی مکہ میں نہ  
 پہنچے و تاکہ اوکی قریب ہی امین رہو ابوسفیان اموی یہ سنکی بہت خوش ہوا اور قبول کیا بعد اسکی نعیم ابن مسعود  
 بنی قریظہ کی پاس گیا اور وہ بھی سلام سے مطلع نہ ہی عرض اپنا استحقاق لکھ جان کیا کہ ای کتب مینی سنا ہی کہ  
 ابوسفیان کہتا تھا کہ یہود کو رسول خدا سے لڑائیں لگیں اگر فحیاب ہوئی تو نام ہمارا ہوگا ورنہ بہت فخر ہوگا مینی ہمارے  
 حسب قاعدہ عظیم ہاگ جائیگی اب میری را ہی یہ ہے کہ تم اوکی لشکر میں داخل نہ ہو جب تک دس آدمی ہزار  
 قریش کی تمہاری قلعہ میں بطور برغال کی قید ہوں تاکہ اگر قریش ہاگ جائیں تو پیغمبر خدا سے ہی بحایت قریش تجوید  
 اوس عہد کی کرادیں کہونکہ بعد فرار قریش کی تم اسل سلام کی ہاتھ سے ضرور ماری جاوگی کجب بنی کہا کہ تو بنی ہمارا  
 خیر خواہی کی اب قلعہ سے ہم باہر نجاتیگی جب تک برغال قلعہ میں نہ آجائیگی + اور بروہیت شیخ طبری نعیم ابن مسعود  
 بنی ابوسفیان اموی سے کہا کہ بنو قریظہ نقص عہد سے پیمان ہوئی اور جواب رسول خدا سے ہی پیغام کیا ہی کہ ہم دس آدمی  
 قریش کی کر فار کر کی اپنی پاس حاضر کرتی ہیں آپ اوکو قتل کر دو بھی اور ہمارے قصور سے درگزر میں + اور جواب  
 ابوسفیان سے ہی کہ جواب رسول خدا بنی خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بنی قریظہ شامل اسل سلام میں بلکہ ارادہ اونکا یہ  
 کہ جب لڑائی قریش سے واقع ہو ہماری اعانت کریں جب ابوسفیان بنی اس سے اطلاع پائی مضطرب ہوا اور  
 سبب فرار قریش کا یہ بھی تھا + اور شیخ طبری اور شیخ صفیہ بنی ایک روایت طبرانی نقل کی ہی جسکا خلاصہ  
 یہ ہے کہ لشکر قریش خندق پر فروکش تھا اور پیش دن تک وہاں مقیم رہا اور سوائے تیراندازی اور سنگ افگنی کی  
 کوئی جنگ واقع نہ ہوئی جب حضرت بنی دیکھا کہ قریش بغیر لڑائی کی کیسیج باز نہیں آتی تو کار اپنی صحابہ کو جمع فرمایا  
 اور وعدہ نصرت کا کیا اور دعوت طرف جہاد کی کی اور اوسے دن ایک گروہ پتھری قریش سے جہاد و قتال ہوا  
 کہ انہیں عمرو بن عبدود و حکمر بن ابی حصیل و عیون بنی لب و عمرو بن خطاب مینی بڑا ہائی عمر ابن خطاب



اور مرد اس قدر ہی کی ہی تھی اول خیمہای بنی کنانہ برگزینی اور تخریص ال برکی اور کہتی تھی کہ آج معلوم ہو گا کہ مرد  
 کون ہی جب کتا خندق بر پہونچی نو دیکھ لی کہا کہ اس کو عرب نہیں جانتی تھی یہ تبر فارس کی ہی جو پیغمبر خدا کی  
 ساتھ ہی عرض گوڑا کو داک کی اس بار آئی اور عمر ابن عبد و دشوہ شجاع عرب کا تھا او سکونہ سوار کی برابر جانتی تھی  
 اور لقب اوسکا فارس بل تھا سب اس لقب کا یہ تھا کہ میل نام ایک حکمہ کا ہی راہ شام میں ایک قافلہ قریش  
 کا شام کو جاتا ہوا وہاں پہونچا تو اوسکو ایک ہزار فضاک فی کہیر لیا اہل قافلہ بچا کی ہاگ گئی اور عمر ابن الخطاب  
 ہی اون میں تھی مگر عمر ابن عبد و نہ ہاگا بلکہ بچا کی سپر کی ایک اونٹ کا بچہ اوسنی اتھایا اور اوسنی لڑنا شروع کیا  
 یہاں تک کہ غالب آیا چور ہاگ گئی اور قافلہ سلامتی گذرا حجلہ معقہ ضحہ میدلا وری عمر ابن عبد و کی زبان ملی  
 خلیفہ صاحب مذکور ہی وقت جزیرہ مینی اوسکی سب تاریخون فارسی عربی میں ہر قوم حضور و غرض اللہ سبیل میں  
 کو بڑی معتمد کتاب اہل سنت کی ہی موجود ہی فقط یہ عمر ابن عبد و میدان کارزار میں آیا اور بموجب قاعدہ عرب کے  
 جزیرہ مبارک طلب کیا اہل اسلام پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ حضرت کی پیچی چاچی اوسوقت عمر فی عبد الرحمن  
 بن عوف سی کہا کہ اس شیطان یعنی عمرو ابن عبد و کو تو دیکھتا ہی کوئی شخص اسکی ہاتھ سی جان برنگا آو کہ  
 پیغمبر خدا کو گرفتار کر کی اسکی حوالی کر دین کہ قتل کری اور ہم قریش سی بجائیں ہر جناب عالم انبیا و اشہادہ فی  
 یہ آیت نازل فرمائی قد بعثنا الله الى قوله عز ذكركه ذلك على الله كسيرة الخلق خداوند عالم  
 جانتا ہی باز رکھتی والو کو نصرت رسول خدا ہی جو تمہاری جماعت میں ہیں اور نیز جانتا ہی کہنی و لو کو حاضر ہونے  
 بہا شیونکی تین کہ او طرف ہماری جنگ نکرو اور نہیں آتی زانی میں مگر تہم را عرصہ کہ اوس سی فائدہ بین ہی تھا  
 میں کہ بخیل و بر تمہاری ہی اہل اسلام اور نہیں چاہتی کہ تم طغیان و یا مال راہ خدا میں رخسارین کرتے او  
 دشمن ہی خوف و کو معلوم ہوتا ہی تو دیکھتا ہی تو ای محمد او کو کہ نظر کرتی میں طرف تیری ہی میں تمہیں اونکو  
 مانند اوسکی کہ غش طاری ہوا و سپر کرات موت سی جب زایل ہوتا ہی خوف اوسکا تو سکنت ہوتی ہی ہوتا تھا  
 زبانہای تیر سی یعنی فطانت و غلاظت کو بہت کام میں لاتی ہیں کبیل میں و پر غنیمت کی یہ وہ لوگ ہیں کہ  
 گویا ایمان نہیں لای ہیں میں باطن کردنی ہیں خباب بری عز اسمہ فی اعمال دیکھی اور خدا بر آسمان اجب کرنا چاہا  
 اکی کا یا خدا کو پروای الکی اسلام کی نہیں ہی خلاصہ عمر ابن عبد و فی اپنا نیزہ میدان میں نصب کر دیا  
 اور زجر بر لاکہ خلاصہ طلب یہ تھا کہ میرا میدان طلب کرتی کرتی گلا پڑگنا اور مرد کو سپر شجاعت و سخاوت سہی  
 کہہ ہی بابت ہر نہیں ہی تب حضرت فی ارشاد کیا کہ کون ہی جو اس سی محاربہ کر سی جب کسی فی جواب نہ دیا تو خواہ  
 یہ المومنین علی ابن ابیطالب فی عرض کی کہ اگر بھی اجازت ہو تو میں محاربہ کروں حضرت فی فرمانا کہ یا علی میرا  
 عبد و ہی حضرت امیر فی عرض کی کہ یا حضرت میں ابن ابیطالب ہوں تب خباب رسول خدا علی حضرت ہر کو اپنی

بلوایا اور اپنی دست مبارک سی علمہ سراقہ خباب امیر بر باندہ اور ذوالفقار اپنی ماتہ سی دی اور  
فرمایا کہ جلوس سی قتل کرو پھر دعا کی کہ خداوند احمافطت کر علی ابن ابیطالب کی ہر طرف سی پس حضرت  
اسد اللہ غالب مانند شیر زین کی میدان میں پہنچی اور رجز پڑھا مضمون یہ بھی کہ جلدی نکر ای عمرو آیا طرف تیر  
اجابت کرنی والا تیری آواز کا کہ عاجز نہیں تیری مقاومت سی اور صاحب نیت درست و دنیا ہی راہ جنتین اور  
رہست کو ہی اور نجات دینی والا ہی ہر ستکار کا اور تحقیق امید ہی محبی خدا تعالیٰ سی کہ جلد وسطی تیری بلند  
ہوگی وہ آوازیں جو خاروں پر ہو اگر تھی مین ایک ضربت شکافندہ سی کہ آواز دے اوسکا دایا ہر سیگا بعد خاک کی  
عمرو علی کہا کہ تو کون ہی کہ جیسی لڑائی کا قصد رکھتا ہی حضرت امیر نے ارشاد کیا کہ جیتنے علی ابن ابیطالب ہر عمر بخلا  
و زوج بنول ہوں عمر نے کہا کہ قسم بخدا کہ جیسی ابوطالب سی ملاقات نہی نہیں چاہتا کہ تلو قتل کروں خباب امیر نے  
فرمایا کہ رسول محترم میری ابن عم نے فرمایا ہی کہ اگر تو مجھے قتل کری مین بہشت میں جاؤں اور تو داخل نادر ہو اگر  
مین بھی قتل کروں جب ہی مین بہشت میں جگہ پاؤں اور پھر ہی تو جہنم میں جائی اوسنی از روی ستمنا  
کی کہا کہ یہ تقسیم جی ہی ہی پھر خباب امیر نے فرمایا کہ مینی سنائی کہ تو کعبہ منظم کا پیر پڑی ہوئی کہتا تھا کہ جو کوئی  
جیسی لڑائی مین تین امر کا سوال کری ایک کو اونین سی قبول کروں پس

اب مین تین باتین بیان کرتا ہوں جسکو چاہی قبول کر اول یہ ہی کہ  
شہادت دی ہو حدیث خباب ماری عز و ہمد و برسات خاتم الانبیا اور سلام قبول کر اوسنی اس سی انگار  
کیا و دوسری یہ ہی کہ تو اعانت قریش سی دست بردار ہو اگر پیغمبر خدا بھی مین اور دین اونکا ظاہر  
روشن ہو تو موجب تمہاری شرف و بزرگی کا ہوگا اگر بغض محال سچی نہیں تو گرگان عرب کافی مین اونکا  
سعادت فی کہا کہ یہ ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ زمان قریش اپنی گھروں مین کبین کی کہ عمرو لڑائی سی ڈر گیا  
اور شاعر اس نامردی اور کوشار مین باندہ کہ مشہور کر نیکی کہ لڑائی سی ڈر اور واپس آیا اور نصرت نہ  
کی ایسی کر وہ کی جنون فی عمرو کو ہنا سردار قرار دیا تھا پھر حضرت فی فرمایا کہ عیسری حضرت یہ ہی کہ مین پڑ  
ہوں تو بھی جوڑی سی اتر آ کہ پیادہ لڑائی کریں بدست کی عمرو اپنی گھوڑی سی کو دہرا اور چاروں بانو او  
کات دی اور کہا کہ مجھی گمان نہ تھا کہ کوئی شخص عرب مین اس سوال پر جرات کری عرض لڑائی شروع ہوئی  
اور اوسنی تلوار حوالہ خباب امیر کی کی کہ حضرت فی سر پر دکی لاکن سپرد کرتی ہو گئی اور دم سراقہ  
تک پہنچا بعض روایات مستترہ سی ثابت ہی کہ خباب رسول خدا اس زخم کو دیکھ کر بہت رونی اور فرمایا  
کہ اشقی الامر مین ایسی جگہ تمہاری زخم لگا نیگا جس سے تمہاری شہادت ہوگی چنانچہ شقیق عاقر ناقہ صالح تلوار کا  
زخم ہی مقام پر لگا یا تھا کہ جب حضرت بروز جمعہ ۱۹ شہر رمضان شگنہ مسجد کو فد کی دوسری محراب مین نماز

صبح کی رکعت اولیٰ کی سجدہ ثانیہ میں مصروف مناجات یا فاضی الحاجات جل جلالہ کی تھی (چونکہ دشمن کو فریب دینا  
 سرکہ کارزار میں عین فتون سپاہ گری سی ہی اور موافق قواعد شریعت غیر مصطفویٰ کی بھی درست ہی اور  
 اگرچہ احادیث صحیحہ میں سی پایا نہیں جاتا لیکن علی ابن ابراہیم فی روایت کی ہی لہذا لکھا جاتا ہے کہ حضرت  
 امیر فی عمروسی فرمایا کہ باوصف اسکی کہ تو اپنی تین فارسیس عرب جاننا ہی تجھ کو کفایت نہیں نکا کہ میں اس کم سی  
 میں تجھ سی مقابلہ کر نیو موجود ہوں بہر تو کت طلب کرنا ہی جب اوسنی پہنچی سر کی دیکھا حضرت فی ایک  
 تلوار ایسی لکھی کہ دونوں یا تو اوسکی کٹ گئی اور وہ زمین پر گر اا اوسوقت گرد بلند ہوئی لوگوں کو معلوم ہوا  
 کہ کسی لکھو گرایا ہی منافقین کو گمان ہوا کہ حضرت امیر مقتول ہوئی جب گرد بر طرف ہوئی دیکھا لوگوں فی کہ  
 جناب امیر عمرو کی سینی پر سوار و ہاڑی اوسکی کپڑی ہوئی سر جدا کرتی ہیں غرض سر اوسکار و بروی جناب شرف  
 المرسلین کی لائی جس حالت میں ضرب اس ملعون سی خون سر اوس حضرت سی جاری تھا اور نیز ذوالفقار  
 سی خون اوس رئیس اشترار کا چکنا تھا اور فرمائی تھی کہ میں ہوں فرزند عبد المطلب کا اور مرنا مرد کی حق  
 میں اچھا ہی فراہی ایک رویت میں وارد ہے کہ رسول خدا فی زبیر ابن العوام کو واسطی قتل میرہ کی بھاؤ  
 زبیر فی اوسکو قتل کیا اور عمر ابن الخطاب کو حکم دیا کہ اپنی بی بی ہانسی صاحب کی شکر کو تو وضع کیجھی جب عمر  
 فریب ضرار کی پوچھی تو انہوں فی قصہ کیا کہ دوسری ایک تیراوسکی ماری وہ بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ  
 فرزند ضحاک یہ کیا ماردی ہی کہ لڑائی میں تیرا رہا ہی اگر دعویٰ ہی تو تلوار میان سی فی غرض تاب مقاومت  
 نہ لائی مرحبت کی اوسوقت اوسنی نوک نیزہ کی آہنی پشت میں ماری اور کہا کہ شکر اس نعمت کا دہا کرتی  
 رہتا کہ میںی تجھی جانی نہیں مارا یہ صرف ایک نشان ہی اور وجہ اسکی یہی کہ میںی قسم گمانی ہی کہ قریش پر  
 ہاتھ نہ اوشاؤں پس عمر ابن الخطاب دایما شکر گزاری اس مقدمہ میں مصروف نہی اور جب مسند خلافت پر بھاؤ  
 کیا تو اوسکو کسی جگہ کا حامل مقرر کیا۔ اگر ہاں متعلق اس قصہ کی اور ہی چند روایتیں نقل کی جائیں تو غالی  
 قایدہ سی نہیں پس جاننا چاہی کہ جناب عروۃ الاسلام شیخ صدوق علی کتاب خصال میں بس معتبر جناب  
 امیر سی روایت کی ہی کہ حضرت فی ایک خدمت ارشاد کی حسین حال اپنی بھلا کا بیان کیا کہ مفصل ان شاء اللہ  
 المستعان طلبہ ثانی میں بیچ حال جناب امیر کی لکھی جائیگی فرمایا کہ مجھ کو ان ابتلاؤں کی ایک یہی  
 کہ قریش فی مع قبائل عرب عہد کیا کہ جبک جناب رسول خدا کو مع تمامی اولاد عبد المطلب کی قتل کرین پتی  
 گھر کی جانب ہرگز مہجرت کرین کی پس مع ساز و سامان سلاح و دواب فراوان ای اور مدنیہ کو  
 محاصرہ کر لیا اور کمال عتدا و انکوائی کثرت فوج پر تھا پس حضرت جبرئیل پیشکاه رب جلیل سی وحی لا  
 کہ مشرکان قریش ما دابہ حرب اتی ہیں پس حکم حضرت گردھا جو و نصار ایک خندق درست ہوئی پس

قریش اچھی اور خدق پر اترتی اور چکو محصور کر لیا اور اپنی تین نہایت قوت میں اور چکو ضعیف میں باکر اہل اسلام  
 کی تحریف پائی اور جب حضرت رسولؐ آفریش میں کو بوجہ نہایت جناب باری عز و اسمہ دعوت کرتی تھی اور سونگہ  
 بقراست رحمہم دیتی تھی تب وہ اشتراک زیادہ ٹھیکانی کرتی تھی اسلام کی قبول اور مکہ معظمہ کی مرجع سی محض  
 منکر تھی اور سوق فارس و نکاشجلع عرب عمرو ابن عبدود مانند شیرست کی میدان میں آیا اور لوگوں کو  
 وہ بھی مبارزہ کی طلب کیا جریر پر مگر نیزہ کو تنکان دیتی اور تلوار چکائی اور سوقت کیسیک حررات او سکی مبارزہ  
 ہنوی اور کسی صحابی کی حجت جو جس میں نہ آئی مانند مردگان بی حس تھی اور سرنجی ڈالی ہوئی گہری تھی  
 یہ کسی کو حضرت دین مبین داعی اس برہنوی کہ اوس لعین ہی حرب و بیگار کر دی اور نہ کسی فی اوسوق سبست  
 شوق ظاہر کیا۔ مگر ترجمہ کہتا ہے کہ حضرت فی مقام تمام حجت میں یہاں سچین پر تقریف کی ہی کیا معنی کہ  
 اب خلاف نص معنی خلاف جناب رسول خداؐ ہوئی ہیں اور حالانکہ ایسی کوئی کام کہ موجب فائدہ و نفع اسلام  
 ہو بر روی کار نہیں آیا یا تاہین طرفین کی گواہ ہیں کہ جو بیس غزوہ او شائشی سریہ میں سچین سی کوئی کام  
 سوا فرار کی ظاہر نہیں ہو ا کوئی کہہ دی کہ فلاح کتاب معتد میں لکھا ہے کہ فلاح لڑائی میں امنوں فی کسی کو  
 قتل کیا دیا فلاح دشمن کی انکی تلوار ماری یا مخرج ہوئی تب ہم فدیہ وار ہیں کہ اوسکی تکذیب انہیں کے  
 کتابی بولنی کر دینکی طرف فدیہ ہی کہ یہ ان تمام اونی جو توسیع دایرہ خلافت کی انکی عہد میں قابل ہیں وہ بھی مبار  
 بالجهاد انکو قرار نہیں دیتی بلکہ کہتی ہیں کہ انکی فیض باطنی سی بہ کثایت سری و ہو کما تری اور بفضل انکی  
 کمالات ظاہری و باطنی کی شرح و بسط تمام کتاب ستطاب لئید المطاعن کشف الغایں میں جو تصنیف علامہ  
 خیر سید شمس المبرور المعروف سید محمد علی علیہ الرحمہ والرضوان کی سی مذکور ہی من شاء التفضل  
 فلیراجع ثم فوجہ کما نقول بعون الملک الجلیل اور بایسی ظاہر و آشکار ہو گیا کہ آیت  
 وافی ہدایہ الاستدلال علی الکفار + واد لکم علی الخائفین + وفضل اللہ المجاہدین  
 + وحبس اللہ من المؤمنین + وان یشتد من المؤمنین + وغیرہا من الایات  
 الہیہ بدال علی فضلة المجاہدین والماجدین کی معنی آید کہ نہیں ہو سکتی ومن داعی ضلیہ البیان  
 عرض پیر جناب امیرؑ فرمایا کہ جناب رسولؐ آفریش کو عمرو ابن عبدود کی مقابلہ کو بجا اور عامہ اپنا ہی د  
 مبارک سی سری سر پانڈا اور اشارہ کیا طرف ذوالفقار کی کہ یہی تلوار چکو عطا کی اور جب میں میدان میں  
 ہو بجا تو زمانہ میری تھی اور انوہ دشمن مند کی کیونکہ عمرو کی شجاعت مشہور اتفاق تھی اور انکو خوف تھا  
 کہ شاید میں مارا جاؤں پس جناب باری عز و اسمہ فی اوس میدان کو میری ہاتھ پر قتل کیا در حالیکہ کہ اہل عز  
 کی راہی میں کوئی رسم نہ دوسکا نہ تھا پس اشارہ کیا طرف سر مقدس اپنی کی اور فرمایا کہ یہاں تلوار او

لگی کہ یہ زخم اوسکا ہی الحمد للہ کہ مشرکان قریش اوسی ضرب کی عیب سی ومان نہ شرسکی اور بہاگ گئی لہذا  
 حضرت فی روی مبارک طرف اصحاب کی کیا اور فرمایا کہ آیا اسطرح سی یہ ہر واقع ہو اسب فی عرض کی دست  
 ہی یا ہیر المؤمنین اسطرح سی ہوا شیخ معید اور شیخ طبرسی اور ابن شہر آشوب رضی اللہ عنہم فی بائناقی  
 ابی الحمد بہ متریلے و سایر مورخان خاصہ و عامہ روایت کی ہی کہ جب عمرو معرکہ میں جہلان کرتا ہوا پہونچا اور  
 مبارز طلب کیا خباب رسول خدا فی فرمایا کہ کون ہی جو اس سی لڑائی کری سینی جواب نہ دیا اور حضرت ہبیر فی  
 عرض کی کہ یا حضرت میں اس سی مقابلہ کرتا ہوں حضرت فی فرمایا کہ یہ عمر ہی تم توقف کرو شاید کوئی اور اس  
 لڑی پس عمرو فی طغیانی کی اور کہا کہ جلد کوئی مجھی لڑی کو اسی کہاں ہی وہ ہشتہ جی کہتی ہو کہ بعد موت تم ومان  
 پہونچ جاو گی بہر خباب ہبیر فی عرض کی کہ یا حضرت مجھ کو اجازت ہو بہر حضرت فی وہی ارشاد کیا عرض مرتبہ  
 سیم میں حضرت مرض ہوئی خباب رسول خدا فی اپنی رزہ خباب امیر کی جسم پر ہنائی اور اپنا عامہ موسوم  
 سحاب اپنی ماتہ سی حضرت کی سر پر باندھا اور ذوالفقار عنایت کی اور فرمایا جاو اور دھاک کی بروایت ابن  
 ابی الحمد جب خباب امیر متوجہ ہوجا ہوئی تو خباب رسول خدا فی فرمایا کہ کل ایان مقابلہ میں کل شرک کی جاتا ہی  
 جب برابر اوسکی پہونچی تو عمرو فی خباب امیر کو پہچانا اور کہا کہ آپ بہر جانبی کہ مثل اکی کریم کو میں قتل نہیں کرتا  
 اور آپ کی باب سی مجھی ملاقات تھی نہیں چاہتا ہوں کہ اوسکی بیٹی کو قتل کروں حضرت فی ارشاد کیا کہ  
 میں چاہتا ہوں کہ بسبب تیری کفر کی تجھ کو قتل کروں ابن ابی الحمد یہ کہتا کہ جب یہ حدیث یعنی اپنی شیخ پر ہبیری  
 تو اوسنی کہا کہ عمرو فی جو تہمہ کہا مگر سبب یہ تھا کہ عمرو فی خباب حضرت امیر کو میدان میں دیکھا اور وہ دلاؤ  
 و شجاعتیں جو غزوہ ہامی احد و بدر میں حضرت سی طور میں آئیں نہیں یاد آئیں تو خائف و ترسان ہوا اور ہنسا  
 سی چاہتا تھا کہ تیغ بید رنج خباب امیر سی نجات بائنی عرض وہ لکھوں یہ لکھ سکی نہایت غضبناک ہوا اور  
 گھوڑی سی کو دہڑا اور ایک ضرب شمشیر خباب امیر کی سر مبارک پر ماری کہ اوسکی صدر سی سپر شکافہ ہوئی اور سر  
 مبارک مجروح ہوا حضرت فی ایک ایسی تلوار لگائی کہ سر اوسکا دو چار ہڑا اور حد ای تکمیر مذہب کی خباب رسول خدا  
 فی اس سی پہچان لیا کہ عمرو مارا کیا جب سر اوسکا خباب امیر فی حدیث خباب رسول خدا میں حاضر کیا تو فرمایا  
 حضرت فی کہ ای علی شاد ہو کہ اگر عمل آجکا تیرا جمیع اعمال میری ہمت کی وزن کیا جائی تو البتہ یہ عمل تیرا  
 نہ یاد تی کری کیونکہ کوئی گہر مشرکین کی گہروں سی ایسا نہیں کہ سبب قتل عمرو کی اوسمین رنج و غضب دہل  
 نہوا ہوا اور کسی مسلمان کا گہر نہیں کہ اوسمین عنثرت دہل نہوی ہو اور روایات معتبرہ فریقین میں ولادہ  
 کہ حضرت فی فرمایا کہ ضرب علی یوم الخندق فی فضل من اتمال امتی الی یوم القیامۃ  
 کہانی کتر الاحوال و جمیع احوال و غیر ہا من کتب احمدیث منقول ہی کہ عمر بن الخطاب فی خباب



امیر سی کما کتاب فی رزہ اوسکی لیون کی کہ عرب بن اوس سی بہتر کوی رزہ نہیں حضرت فی فرمایا کہ بچا مینہ کہ  
اوس سی برہنہ جو رزہ اور جب عمرو کی بہن فی دیکھا کہ رزہ اوسکی بدن میں ہی نہ کہا کہ کھو کریم فی اسکو قتل کیا ہی  
اور جب سنا اوسنی کہ خباب امیر بنی عمرہ کو قتل کیا تو راضی ہوئی اور کہا کہ اگر خیر علی کی کوی شخص عمرو کو قتل کرنا  
تو تمام عمر میں نوحہ و شکا کرتی اور یہ امر بھی ولایت کرتا ہی اوس احتمال پر جو استاد ابن ابی الحدید فی بیان کیا ہی  
یعنی شجاعت خباب امیر کی مشہور ہو چکی تھی اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سی روایت ہی کہ جب عمرو زمین پر گرنا  
اور رختا اوسکی ہاگ کی خندق سی عبور کر گئی تو نوفل ابن عبد اللہ خندق میں گر پڑا سنانوں فی اوسکو بہتر  
بار فی شروع کی تباہی سنی کہا کہ مجھی اس ذلت سی قتل نہ کرو بلکہ کوی مقابلہ کری مجھی یہ سستی ہی خباب  
امیر المؤمنین خندق میں کودی اور اوسکو بضر و زوال فقار مثر بار قتل کیا جابر کہتا ہی کہ قصہ قتل عمرو کا بہت شہید  
ہی قتل جالوت سی کہ جبکہ حضرت داؤد فی قتل کیا تہاشیخ طبری وغیرہ علما فی روایت کی ہی کہ جب نوفل  
ہوا تو مشرکین فی پیغام بھیجا کہ لغش نوفل کی ہکو جوض دس ہزار درہم کی حوالہ کہ خباب رسالت تاب فی  
فرمایا کہ ہم قیت اسوات کی نہیں لیتی حیضہ اوسکا جان جی جا ہی لیجا میں بطریق عامہ ربیعہ سعدی سی منقول  
ہی کہ کہا اوسنی گیا میں پاس خذیفہ ابن الیمان کی اور اوس سی کہا کہ ہم جب مناقب خباب امیر کی بیان  
کرتی ہیں تو اہل نصیرہ کہتی ہیں کہ تم اونکی فضائل میں افراط کرتی ہو آیا تو بھی کوئی حدیث حضرت کی مناقب  
میں روایت کرتا ہی خذیفہ فی کہا کہ ای ربیعہ کیا سوال کرتا ہی فضائل علی ابن ابیطالب سی قسم ہی خدا شہدا  
کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت میں ہی اگر عامی اعمال جمیع اصحاب تراؤ میں رکھیں جائیں تو عمل  
زیادتی کری سب پر ربیعہ فی کہا کہ میرا جی نہیں ہوتا خذیفہ فی کہا کہ ای احمی کس لئی تیرا جی نہیں ہوتا کہاں  
گئی تھی اوسدن وہ دونو اور خود خذیفہ اور باقی اصحاب جس روز عمرو ابن عبد ودلی میدان میں مبارز طلب  
کیا اور سب لی انگار کیا مقابلہ سی سوا علی ابن ابیطالب کی کہ یہ میدان میں گئی اور خدا تعالیٰ فی عمرو کو  
ناتھ قتل کیا قسم ہی مجھی خدا تعالیٰ کی کہ ہر قتل عمرو عظم سی اعمال عامی امت سی اور کتب عامہ میں  
بطریق مستند منقول ہی کہ ابن مسعود اس آیت کو سطح سی پر شہادت دیکھی اللہ المؤمنین القتال بعلہ  
وکان اللہ مع الصابین یعنی خدا تعالیٰ فی کفایت کی مومنوں سی جہاد کی سبب علی ابن ابیطالب کے اور خدا  
توانا اور غالب ہی عمرو اس ساری کائنات میں کل دو ولی لڑی یا غلطہ کا لال لڑا یا علی لڑی +  
جو کیفیت عمر ابن الخطاب ورضا ابن الخطاب وبنو ہانیون میں جنگ خندق میں گذری تھی خشکا مختصر ذکر کیا  
ہوا عینہ ایسی ہی کیفیت ان دونو صاحبوں میں جنگ احد میں گذر چکی ہی اور اقد فی کتاب غازی میں یہ  
روایت دونو غزوہ فستک ہی لہذا حوالہ قلم حایق رقم ہی - خلاصہ علی ابن ابیہسیم فی روایت کی ہی کہ

مدت قیام قریش کو زیادہ ہوئی اور بنی قریظہ شامل ہوئی تب بوسفیان فی حی ابن خلب سی کہا کہ اب بنی قریظہ  
 کہاں ہیں حی مذکور بنی قریظہ کی پاس آ یا اور کہا کہ افسوس ہی تمہاری حال پر باوصف عہد شکنی کی قطعاً  
 آرام سی پڑی ہو اور اعانت مشرکین کی نہیں کرتی کعب بنی کہا کہ جب تک دس آدمی کو قریش میں بھیجیں  
 کمزین تب تک ہم اپنا نکلنا مصلحت نہیں دیکھتی کہ بصورت فرار قریش کجباب رسول خدا ہماری عہد شکنی کو  
 بہر مضبوط کریں کیونکہ ہم امن نہیں کہ جب قریش فرار کریں ہم اپنی گھر و زمین برہمکین اسو سطلی کہ بعد  
 ہکی رسول خدا اسی لڑنے کی اور قتل کی جائیں کی عورتیں اور طفل اسیر ہونگی اور بصورت جنگ مکر فی کی شاید رسول  
 جکو مصاف کر دین حی مذکور فی کہا کہ یہ طمع عام ہی ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ قریش دس آدمی تمہاری سپرد کریں  
 اور پیغمبر خدا عہد شکنی بہر مضبوط کریں اب تم نہ پیغمبر خدا کی ساتھ ہو نہ قریش کی کعب بنی کہا کہ یہ تیری سوئی  
 مذہبیری طور میں آیا اب تو قریش کی ساتھ ہاگ جائی گا پہر اہل اسلام جو چاہیں کی ہماری ساتھ کر نیگی حی  
 مذکور فی قسم کہاں ہی حضرت موسیٰ کی اور کہا کہ بصورت فرار قریش میں تیری ساتھ قطعاً میں بند ہوں کجباب  
 فی کہا کہ بات وہی ہی اگر قریش گرو دین تو اعانت قبول ہی ورنہ نہیں حی خایب خاسر واپس آیا اور بوسفیان  
 ہوئی سی اطلاع کی اوسنی کہا کہ یہ فریب ہی نعیم ابن مسعود سچ کہنا تھا ہم محتاج اعانت یہودی نہیں  
 عرض جب محاصرہ اہل اسلام پر شدید ہو اسر دی اور کرسنگی زور لائی اور خوف یہود کا زیادہ سے  
 تھا منافقون فی زبان طعن و تشنیع کی دراز کی اور مسلمانوں کو ڈرانا شروع کیا جب بہت کم اصحاب رہ گئی کہ  
 جگہ شبہ ہوا اور حضرت رسول خدا فی پہلی سی اپنی اصحاب کو خبر دی تھی کہ خراب عرب متفق ہو کی ہسی لڑنی کو تین  
 گی اور یہود دوسری عہد شکنی کر کی مستعد فاد ہونگی اور شقت عجیب موند دکھائی گی لیکن آخر کار بون  
 عنایت پروردگار ہم اولن پر غالب آئیگی جب قریش آئی اور یہودی عہد و پیمان توڑ ڈالا منافقین فی کہا  
 کہ خدا اور رسول خدا فی اسی فریب کیا اور ایک جماعت کہ گہراؤ کی نواح مدینہ میں تھی کہتی تھی کہ یا رسول اللہ جھکورت  
 دیجی کہ اگر ان کو جانیں کیونکہ گہر ہماری قریب ہیں ایسا نہ ہو کہ یہود غارت کریں اور ایک جماعت ہستی تھی  
 کہ چلو لشکر میں سی ہاگ جلیں اور عراب باد یہ کی طرف بیاہ لیجائیں کہ وعدہ رسول خدا کی سچی معلوم نہیں ہوئے  
 اور خباب رسول خدا فی چند صحابہ مقرر فرمائی کہ راکھو بہت وصفاط مدینہ موزہ کی بجوبی کیا کریں خباب  
 تمام شب ہرست لشکر کی فرمائی تھی اگر کوئی شترک بھاتا تھا تو اس سے مقابلہ ہی کرتی تھی اور باوصف  
 ہکی تمام شب تنہا اس متجدد صوف بعلی سے مشغول عبادت رہتی تھی جب خباب رسول خدا فی  
 بیقراری صحابہ اور گشت محاصرہ کو ملاحظہ فرمایا تو اس پہاڑ بر جہان اب مسجد فتح ہی بھی تشریف لیگئی  
 اور خباب ماری غزوہ سی سوال کیا کہ اب جلد وعدہ کی ایسا ہو اور فرمایا کہ یا صبیح اللہ کس و بین

ویا عجیب المضطربین ویا کاشف الکرب العظیم انت مولائی وولیتی وولیتہ ایاہ الا ولید  
 اکشف عنا غمنا وغمنا وکربنا واکشف عنا کرب هوکذا القوم لقنوناک وحوالک و  
 قد نزلت میں حضرت جبریل امین نازل ہوئے کہنا کہ اے حبیب اللہ خدا تعالیٰ فی ہوی دہر کو مع علیہ علم  
 دیا کہ قریش کو مع خراب کی ہنگامی بصدہ ہو ہی خمی اونکی اپنی مقام سی برکنہ ہو گئی اور قریش  
 عازم فرار ہیں تب حضرت فی خدیفہ کو کہ قریب سوتا تھا آواز دی اوسنی جواب نہ دیا پھر دوسری مرتبہ بولا یا  
 بعد اوسکی تیسری مرتبہ آواز دی تب خدیفہ فی کہا لیک یا رسول اللہ باب میری خدا ہوں آپ پر شدت سرا  
 وگر سنگی سی جواب نہ دی سکا حضرت فی فرمایا کہ جا اور خبر قریش کی لا اور اشارہ میں کوی کام مگر نا جب  
 بت کہ مجھسی طاقت کری کیونکہ خباب باری غراہ فی منجی خبر دی ہی کہ ہو ہمیں مسلط کی ہی اور قریش کی اور وہ  
 عازم فرار ہیں خدیفہ کہتا ہی کہ میں شدت سرا سی کا پنا تھا جب خندق سی عبور کیا بجزہ حضرت سردی بالکل  
 رفع ہو گئی غرض لکڑ قریش میں ایک خمیہ بزرگ نصب تھا جب اوسکی قریب پہنچا تو دیکھا مینی کہ آگ روشن  
 ہی کہی شعلہ اوسکا بلند ہو گیا کہی خاموشی بعد غور معلوم ہوا کہ ابوسفیان ہوی کہڑا شدت سرا سی کا  
 رہا ہی اور کہتا ہی کہ اے گروہ قریش اگر بگمان محمد ہم اہل آسمان سی جگہ کریں تو ہم میں اسکی طاقت  
 نہیں ہی اگر ہل زمین سی مقابلہ ہو البتہ ہم ٹرسکتی ہیں قریش میں ایک دوسری سی پوجتا تھا کہ یہاں  
 کوی جاسوس محمد کا ہو خدیفہ کہتا ہی کہ میں جہادرت کر کی یا میں عمرو عاص جو کہ معاویہ کا وزیر تھا اور جاتا  
 کی جو کہ باب یزید کا تھا داخل ہوا اور جدا جدا ونوسی سوال کیا کہ تم کون ہو بدین خیال کہ کوئی مجھسی سوال کرے  
 کہ تو کون ہی لاکن مجھسی سینی نہ پوچھا عرض ابوسفیان اموی مارادہ فرار اونٹ پر سوار ہوا در حالیکہ دو  
 پانوا اوسکی بند ہی تھی اگر حضرت فی نہ منع کیا ہوتا کہ اٹھا کوی کام کروں تو میں ابوسفیان کو قتل کر سکتا  
 ابوسفیان فی خالد ابن ولید سی کہا کہ میں جاتا ہوں تو ضعف لکڑ کی محافظت کرنا بعد اسکی کہا کہ اسباب  
 مار کرو کہ ہم مار کر چکی ہیں غرض یہ کہی سب بہاگ گئی جب صبح ہوئی حضرت فی صحابہ سی ارشاد کیا کہ اے  
 اپنی جگہ سی حرکت کریں کہیں گوبش دل نہ سنا طلوع آفتاب تک سب داخل مدینہ سوزہ ہو ہی جائے  
 ثقہ الاسلام ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینی فی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن روایت کی ہی کہ حضرت رسول  
 اوس نیلی پر نہی جس پر مسجد فتح پہنچا ہی خلاصہ شب تاری ہی اور سردی نہایت شدت سی تھی حضرت  
 فرمایا کہ جو کوئی خبر شدت قریش کی لای اوسکی وسطی ہیست ہی کسی جواب نہ دیا جب عداق ورنائی تین  
 لوگ اس سی زبیدہ کیا جا ہی تھی بہ حضرت فی ارشاد کیا کہ یہ کون ہی جو یہاں سوتا ہی خدیفہ فی کہا میں ہوں یا  
 رسول اللہ حضرت فی فرمایا کہ میری آواز سننا ہی اور جواب نہیں دیتا خدیفہ فی کہا کہ سردی فی میرا عجیب حال

کر دیا یہی حضرت فی اپنی قریب بولایا اور کہا کہ جالنگر فریش کی خبر لا جب خلیفہ روانہ ہوا حضرت فی ارشاد کیا اللہ  
 احفظہ من بین یدیک و من خلفہ و من یمینہ و عن شمالہ حتی ترقیۃ پر حضرت فی نصیحت کے  
 اور کہا کہ ہدایت کسی امر کا مگر حاجب تک میری پاس آئی خلیفہ فی سلاح اپنی اٹھائی اور روانہ ہوا اب خلیفہ کھڑا  
 کہ جب خد فی ہی عابر ہوا ہوک اور سردی کی تکلیف بالکل رفع ہو گئی عرض حضرت مصروف دعا ہوئی کہ اے فریاد  
 رس مکروبان و دی اجابت کنندہ مضطران یہ عم و ہسم ہسم ہی رفع کر کہ حال میرا اور میری اصحاب کا کجگو معلوم ہے  
 جبریل نازل ہوئی اور کہا کہ دعا تیرا شکر ہی کہ رحم کیا تو فی مجاہد اور میری اصحاب پر یہ حضرت فی ارشاد کیا کہ خدا فی  
 اسنو جاری تھی فرمایا کہ خداوند اتیرا شکر ہی کہ رحم کیا تو فی مجاہد اور میری اصحاب پر یہ حضرت فی ارشاد کیا کہ خدا فی  
 لشکر قریش پر ہوا سخت پہچ ہی حسین شکر زری ہن اول آسمان سی اور بعد اسکی آسمان چارم سی حسین بڑی بڑ  
 شکر زری ہن عرض خلیفہ کہتا ہی جب خندق سی عبور کیا مینی تو معلوم ہوا کہ پہلا لشکر خباب باری کا آیا ہی اور  
 شکر زری ان پر برقی ہن اور آگ انکی بچ گئی خیمہ کھڑ گئی اور نیزی و نشان جو زمین پر منسوب تھی گھر بڑی اور شکر زری  
 کی بجائو کیو سٹی سپرین سرون روکین اور بن سنا تھا کہ شکر زری اوکی سرون پرتی تھی اور آواز دیتی تھی  
 یہ خلیفہ و مشرکون کی بچ میں جاکے مٹھا اس عرصہ میں شیطان بصورت ایک مرد مطاع کی نمودار ہوا اور کہا کہ  
 ایہا الناس تم بری موسم میں لڑنی کو اتی دو اب تمہاری ہلاک ہوئی پیغمبر خدا تمہاری ہاتھ سی سرگز رہا ہی  
 پنا و نیکی اگر اس سال کچھ نہ تو سالہا ہی آئندہ پر مجاہدہ کرنا خلیفہ کہتا ہی کہ اس اثنا میں بڑی شکر سرون کی اور  
 پر بارش ہوئی ابو سفیان فور اسوار ہوا اور کہا جلد روانہ ہو طلحہ فی کہا کہ پیغمبر خدا فی ملائی بد کو او پر تمہاری مسلط  
 کیا ہی اور خود سوار ہوا اور قبیلہ اشجع میں آواز دی کہ عجب پر جلو عتبہ بن حصین حارث ابن عوف مرنی وقوع  
 بن حابس وغیرہ فی اپنی اپنی قبایل کو سطح سی رحبت پر آمادہ کر کی روانہ کر دیا اوکی ہاگنہی میں معرکہ محشر لفظ  
 سی گز گیا بس خلیفہ نبیّت رسول خدا حاضر آیا اور کیفیت وقوعہ بیان کی او مہجرات خباب رسول خدا ہی یہ ہی کہ  
 بعد فرار خباب کی حضرت فی ارشاد کیا کہ اب تمسی لڑنی کو نہ آئی بلکہ ہم اب لڑنی کو انکی سر پر جا نیکی جا پنا ہی  
 ہوا اور علی ابن ابیہیم وغیرہ علما رویت کی ہی کہ غزوہ خندق میں جان بن فیس بن عذنی تیر سغد  
 معاذ کی طرف پہنکا وہ تیرا اوکی کھنٹی کی پاس لگا جس سی رگ کھل قطع ہوئی خون بہت صابنہ یا جب او کو  
 ضعف عارض ہوا تب سعد معاذ فی رگ پر ہاتھ رکھی کہا کہ خداوند اگر ہنوز قریش کا ارادہ پیغمبر خدا ہی یہ ہی کہ  
 ہو تو یہ جرحت سہیل ہو و الایسی موجب شہادت ہو لاک جب تک مقتولی ہی قریش ہی تیری انہیں روشن  
 سنون تب تک میں زندہ رہوں جس خون بند ہو گیا اور ہاتھ میں ورم ہو اجاب رسول خدا فی سعد میں خیمہ پر  
 کی سعد کو زمین رکھا اور خود سعد او کی احوال کی ہوئی اور حضرت سعد کجا اللہ فی یہیت اس غزوہ

ہمارے فرامین یا ایہا الذین آمنوا ذکر و نعتہ اللہ علیکم اذ جاء تک جود فارسلنا علیکم  
 رجا و جودکم تروہا و اللہ بما تعملون بصیر اسی ہمنون یاد کرو نعت خدا کی اور پرانی جنت  
 کہ اتنی نگو جزا پریش میں بجا ہمیں اور ہر ہوا کو مع ایک لکڑی کہ تم نہیں دیکھتے تھی اور نگو یعنی ملائکہ اور حجاب و  
 دیکھتے تھی تمہاری اعمال کو اذ جاءکم من فوقکم و مر اسفل منکم و زاخت الابرار و بلغت  
 القلوب الخاجر و تظنون یا اللہ الظن فاجبت کہ اتنی لکڑی طرف تمہاری اعلاء اسفل سی اور جب پر  
 گئی نگہیں خوف سی اور ہونچکیا نفس گردن تک خوف سی اور گمان لیگئی تم ساتھ خدا کی انواع گمان مانع  
 ہوا کہ انبیاء المؤمنون و زلزلوا زلزالا شدیداً و اذ یقول للمنافقون و الذین فی قلوبہم  
 مرض ما وعدنا اللہ و رسولہ الاخذ و راوان امتحان کی گئی ہمنون اور مترزل ہوئی مترزل  
 ہونا سخت اور جہنم کہ کہتی تھی منافق اور وہ لوگ کہ اوٹکی دلو میں مرض شک و شبہ کا ہی کہ وعدہ نہیں  
 دیا ہو خدا تعالیٰ فی اور اس کے رسول فی مگر ساتھ جوت اور فریب کی و اذ قالت طایفۃ منہم  
 یا اھل یشرب الکھام لکم فارحوا و یستأذن فریق منہم اللہ یقولون ان یتوا  
 عورۃ و ملاہ بصورۃ ان یریدون الاخریٰ اور یاد کر اسی پیغمبر و سوفت کو کہ کہا ایک گروہ فی مقابلہ  
 سی کہ اسی اہل مدینہ کہ تمہاری توقف کا محل نہیں لکڑی محمد میں بس ہر جا اپنی گھر و نگو اور جنت غیب کر تا تھا ایک گروہ  
 اوٹیں سی پیغمبر خدا سی کہ ہر جائیں کہتی تھی کہ گھر ہماری مدینہ میں خالی ہیں اور صورت حفاظت کی کوی نہیں یا  
 اطراف شہر میں قریب دشمن کی ہیں اور حالانکہ خالی نہ تھی گھر اوٹکی اور ارادہ نہ کر کہتی تھی مگر ہانگی کا جنگ سی  
 علی بن ابیہیم فی رویت کی ہی کہ وہ کہتی تھی کہ گھر ہماری قریب مدینہ کی واقع ہیں اور یہودیوں سی ہم  
 ہمنون و لود حکمت علیہم من افطارہا ثم سئلوا الفتنة لاقوها و ما تلبثوا بها الا یوم  
 اگر آوی لکڑی مشرکین کا منافقین پر اطراف مدینہ سی ایکیا اور خواہش کری لکڑی مشرکین منافقین سی کہ کافر  
 ہو جائیں وہ تو البتہ وہ کافر ہو جائیں اور وہ زندہ رہیں بعد کافر ہو جانی کی مگر تصور اعرصہ اور بعد اسکی  
 الہی میں گرا رہوں بعد اسکی خدا تعالیٰ فی منافقین کی حبیب ظاہر کر نی کی وسطیٰ اور اوٹکی زجر و طاقت  
 میں جنت سی آیات بھی ہیں کہ مغلہ اوٹکی بعض آیات سابق میں گذر چکی ہیں اور ہر فرمایا من المؤمنین رجال  
 صدقوا ایمان عاہد و اللہ علیہ فمنہم من قضیٰ الجنة ومنہم من ینظر و ما یدلوا  
 بتدبیر لکڑی میں سی ایسی مرد ہیں کہ سچا کیا اوٹنوں فی اسکو کہ عہد کیا ہی اسکا ساتھ خدا تعالیٰ کی منسل  
 ثابت قدم اپنی کی اور برقرار کی اور محو رہنا مرضیات ذوالجلال کا ہر حال میں بس بعض فوفا کیا اپنی عہد و  
 کوتاہی نہ شہید ہوئی اور بعض اوٹیں سی منتظر ہیں اور نہیں بدل کیا اوٹنوں فی اپنی عہد کو بدل کرنا ہستاد



سترہ حضرت امام محمد باقر و خباب جعفر صادق صلوات اللہ علیہما سی کہ یہ آیت شریفہ حضرت حمزہ و حضرت جعفر خباب علیہ السلام کی شانین نازل ہوئی اور مقصود مصنف من فضی الحجۃ سی حضرت حمزہ و جعفر رضی اللہ عنہما میں اور وہم من قریظ سی مقصود خباب ام المؤمنین عرض علی ابن ابراہیم فی روایت کی ہی کہ بعد اسکی یہ آیت نازل ہو  
 و اللہ الذین کفروا بعظیم لم یزالوا خیرا و کفہ للمؤمنین القتال بعلی ابن ابیطالب و  
 کان اللہ قویا عزیزا یعنی پیر و یا خدا تعالیٰ فی انون لو کو لکھو مدینہ سی جو کا فر ہوئی ساتھ عقدہ انکی کی بنا  
 اونسوں فی غنیمت و فتح اور کفایت کی خدا تعالیٰ فی مؤمنین کی جنگ کرنی سی بدین سبب کہ قتل کیا علی ابن  
 ابیطالب فی عمرو کو اور ہی خباب باری غراسمہ قادر و غالب محضی رہی کہ یہ قرأت ابن مسعود کی ہی چنانچہ  
 جلال الدین سیوطی شافعی نے تفسیر و منشور میں کہ جامع تفاسیر مشہورہ اہلسنت ہی اور کوی حدیث اسکی مرتبہ  
 حسن سی کم نہیں ہی تفسیر اس آیت مبارکہ میں لکھا ہی عرض اکثر احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت خذق کا ماہ مبارک  
 رمضان میں ہوا اور جنگ شوال میں واقع ہوئی اور اسل ملامتیں دن تک محصور ہی اور ستائیں  
 ہی کہتی ہیں و ہوا عالم بیان غزوہ بنی قریظہ دو فائت سعد معاذ و توبہ ابو لبابہ علی ابن ابراہیم و  
 طبری وغیرہ فی روایت کی ہی کہ جب خباب رسول خداؐ آجنگ اخراہ سی فارغ ہوئی و داخل مدینہ ہوئی اور قصد تھا  
 کہ غسل کریں جو بخار راہ دور ہو اہی علم حضرت شیم منصوب تھا کہ روح الامین نازل ہوئی ہنتر سوار عامہ سفید سر  
 قطیفہ دوش پر ڈالی ہوئی کہ ہتھ پڑت سی مکمل بدرجائوت تھا اور آثار بخار کی سیاسی ظاہر تھی اور عرض کے  
 کہ یا رسول اللہ خدا تعالیٰ رحمت نازل کرے آپؐ بر آپؐ فی سلاح اپنی بدلتی جداگی اور ہنتر اہل آسمان میں  
 ہم لکھ قریش کی نقاب میں گئی تھی حمراء اللہ او لکھو بیگیا ہی اب خباب باری غراسمہ فی حکم دیا ہی کہ نماز  
 عصر بنی قریظہ میں جاکی ادا کرو اور میں آگئی الی آپؐ کی و مان سچ کی قلعہ کو بلا دیتا ہوں پس خباب رسول خداؐ  
 باہر تشریف لائی حارثہ ابن لیثم اسوقت حاضر تھا عرض کی کہ یا پ میری خدا ہوں آپؐ پر وحیہ کلی لوگو  
 میں مذا کرتی ہیں کہ نماز عصر بنی قریظہ میں پہنچ کی ادا کریں حضرت فی فرمایا کہ وہ وحیہ نہیں بلکہ جبریل ہی  
 پس خباب امیر کو طلب کیا اور حکم دیا عرض خباب امیر فی لو کون میں مذا کی اور لو کہ روانہ ہوئی لکی عرض  
 علم برزک کو خباب امیر فی اوتھایا اور حضرت روانہ بنی قریظہ کی ہوئی خباب امام محمد باقر سی منقول ہی کہ روز  
 بنی قریظہ خباب رسول خداؐ فی خباب امیر کو بارہت سیاہ و لو ای سفیدہ رواذ کیا اور ایک روایت میں یہ بھی  
 کہ خباب امیر تھوڑا پہلی روانگی حضرت رسول خداؐ کی روا کہ بنی قریظہ کی ہوئی تھی عرض جب عسا کہ مسطورہ و و قلعہ  
 بنی قریظہ کی پہنچا تو یہودی مذا کی کہ ای ابو لبابہ ابن عبد المذکر تو کمان ہی حضرت فی ابو لبابہ سی کہا کہ کجی  
 طلب کرتی میں انکی پاس جا اور امر نیک و نیر ظاہر کر جب ابو لبابہ انکی پاس گیا تو بہت روئی اور کہنی لگی

حضرت خباب  
 رضی اللہ عنہ

حضور اس لشکر سے طاقت جنگ جلال کی نہیں تھی اور جھڑپوں کا کئی کرکر بھی منقول ہی کہ بعد ہزارم خراب کے  
 جس میں بھٹ بھٹا قلعہ بنو قریظہ میں داخل ہو گیا تھا طالعہ یہ ہے کہ خباب میر فی علم یہ دن قلعہ میں نصب کیا کعب بن ابی  
 لہب نے جو نہ نکالا اور اس سال کو ناسرا لکنا شروع کیا خباب یہ اذی سے منقول ہی کہ گرد قلعہ کی دشت خرابہ تھی  
 اور خرابہ نکر کو جگہ بہت کم تھی تب خباب رسول خدا فی اوں اشجار کی طرف اشارہ کیا سب دشت و مانی متفرق ہوئی  
 عساکر نصرت مائثر فی خیام بر باکئی تین دن تک محاصرہ اس عرصہ میں کوئی پیغام اونکا نہیں آیا بعد تین دن کے  
 خراب بن شمول آیا اور عرض کی یا حضرت مال ہمارا آپ لیلیں اور مانند بنی نصیر کی بھوکا مان دین کہ آپ کی ملک سے  
 نکل جائیں حضرت فی ارشاد کیا کہ جب تک تابعدار ہی ہوتا رہے تو کسی تب تک کوئی بات منظور نہوگی پس اس شمول  
 وہیں گیا بروایت شیخ طبرسی بحسب پیش دن محاصرہ اسکی اونہوں فی افواہ کیا کہ بھوک حکم حضرت کا قبول ہی  
 پس حضرت فی فرمایا کہ عورتیں اونسی جدا کر کی مرد دست بستہ محبوس میں اس وقت قبیلہ اوس نے حضرت  
 عرض کی کہ یہ ہماری حلفا ہیں اور اعانت ہمارے کرتی رہی ہیں آپ فی ابن ابی منافق کی کہنی سے بنی نصیر کو جوڑ  
 دیا تھا ہم کیا اوس سے کم ہیں حضرت فی کہا کہ نہ سپر رضی ہو کہ تمہاری قوم سے کسیکو حکم قرار دون قبیلہ او  
 کی لوگوں فی عرض نہ وہ کون شخص ہے حضرت فی فرمایا کہ سعد بن معاذ نصاریٰ فی اوسکا فیصلہ کرنا قبول  
 و منظور کیا چونکہ سعد بن معاذ نصاریٰ علیہ السلام تھا جیسا پہلی ذکر ہوا ہے اوسکو خفاہ میں سوار کر کے لائی قبیلہ  
 اوس کے لوگ اوسکی جمع تھی اور کہتی تھی کہ ای ابو عمرو تو احسان کر ہماری حلفا کی باب میں کہ بہت سے  
 عوامن میں انہوں فی ہماری مدد کی ہے جب الحاج اونکا بہت ہوا تب سعد فی کہا کہ اب وہ وقت آیا ہے  
 کہ سعد بروا کوی راہ حق میں طاقت کرنی والوں سے اوس نے کہا افسوس ہے کہ بنی قریظہ ہماری مائثر سے  
 بیوہ ہی سعد کی پاس الحاج زاری کرتی تھی جب خاموش ہوئی سعد فی کہا کہ آیا میری حکم پر رضی ہو  
 فی کہا کہ ہسم رضی ہیں اور امید احسان و نیکی حسن رعایت کی رکھتیں ہیں تین مرتبہ یہی سوال کیا  
 بعد اسکی متوجہ جانب حضرت کی ہوا اور ازراہ ادب یہ نہ کہہ سکا کہ آپ میری حکم پر رضی ہیں بلکہ عرض کی  
 یا حضرت آپ کیا فرمائی ہیں حضرت فی فرمایا کہ میں رضی ہوں تو حکم اگر قوم میں سعد فی کہا کہ میںی حکم کیا یا رسول  
 کہ مردانہ قتل کی جانب اور عورتیں انکی اسیر ہوں اور ساکن مزارع انکی مخصوص بہاجرین اور اموال و خاتم ہمارا  
 انصار میں تقسیم کیا جائی حضرت فی ارشاد کیا کہ حکم سعد کا موافق فرمان خباب باری عز اسہ کی ہی بعد اسکی خراب  
 منہجر ہوئی اور سعد فی انتقال کیا پس محبوسین کو مدینہ میں لاکے قید کیا اور تین دن کی عرصہ انکو قتل کیا جب کوئی  
 ابن سید کو قتل کرنی لگی تو خباب رسول خدا فی فرمایا کہ تجھی فایده ندیا نصیحت ابن حرام فی کہ عالم اور عقل مند نام  
 سے آیتا اور کہتا تھا کہ میںی لذتین ترک کیں اور کہ میں آیا اور اکتفا اور شکستہ سستی اور اکل خرابہ گیا بسبب موت

ہوئی ایک سیوری کی کھل بخت اوسکا کہ یہی اور محل حیرت دینیہ سوزہ ہی اور انکسار کیا راہنہ نان سنگ اور حد  
وہ خزانہ کی اور دراز گوش بر سوار ہوگا اور چشماہی مبارک ب سرخی ہوگی اور میں کفین نشان مہر  
کا ہوگا اور شیر و شمشیر پر رکھی گا اور جہان جائیگا جہاں دیکھا اور سلطنت اوسکی اطراف ارض تک پہنچی گا  
کعبہ فی کہا کہ حقیقت میں سچ ہی جواب فرمائی میں یا رسول اللہ مجھی خوف طاعت ہو دکا ہی ورنہ میں سلمان  
ہو جاؤں لیکن دین ہو در زندہ ہوں اوسی پر مہر تا ہوں پیرا و سکو گردن مارا جب تھی خط کو قتل کو پہلے  
لاسی تو حضرت فی کہا کہ دیکھا تو فی قدرت پروردگار عالم کو ای جی اوسنی کہا کہ قسم ہی خدا کی میں دشمنی جب  
اپنی نفس کو طاعت نہیں کرتا جو کہ مجھی ہو سکا اوسکو عمل میں لایا لاکن حقیقی جسکی باری مگر ہی وہ محمد زل و یکتا  
ہی عرض قتل کیا گیا بعد اوسکی یہ آیات نازل ہوئیں وانزل اللہ من ظاہرہ من ازل لک کتاب  
صالحہم و قد فزع قلوبہم الرعب ربکا تقاتلون و تاسرون فزیقا وان اوتیراکم اذھم  
و دیارھم و اموالھم و ارضاکم تطوھا و کان اللہ علی کل شئ قذیر یعنی خدا تعالیٰ فرود  
لایا اون کو کون کو کہ نصرت کرتی تھی احزاب کی اسل کتابی او کی قلوبنی اور ذال او کی دلوغین خوف پیغمبر کا  
اور اوسکی لشکر کا بس ایک گروہ کو او نہیں سی قتل کرتی ہو او قید کرتی ہو یعنی غلام بناتی ہو ایک گروہ کو اور میراث  
میں دشمنی نکو زمین او کی اور گہراؤ کی اور مال اوسکا اور میراث میں دیکھا وہ زمین کہ ہزار اوسی ملی نہیں کیا اور  
تمہاری نصرت میں نہیں آتی یعنی بادشاہان عجم و روم وغیرہ ملا کہ سلام میں مسخ ہو گئی اور خدا تعالیٰ جبر  
پر قادر و توانا ہی عروۃ الاسلام فی جناب صادق اسی روایت کی ہی کہ جب خبر وفات سعد بن معاذ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی حضرت کو پہنچی تو مع اصحاب سعد کی گدین تشریف فرما ہوئی اور صحابہ ہی کہا کہ اوسی غسل دین اور جو  
حضرت بنفس نفیس دروازہ کی جگہ میں متوقف رہی تا انیکہ صحابہ فی سعد کو غسل دیا اور جو خط لگا کی کفن بنایا  
اور او کی نعش کو اونہایا جناب رسول خدا تعالیٰ حضرت سعد کی فی حلیں و رداء صورت اصحاب مصیبت روانہ ہو  
اور کبھی جانب راست جنازہ کی اونہا ہی تھی اور کبھی جانب چپ اوسکی تا انیکہ نعش قبر تک پہنچی اور اپنی دست  
حق پرست سی سعد کو لحد میں لٹایا اور اٹھیں او سیر رکھیں اور جو بہتر اور گل مالگتی تھی اور سورۃ یحییٰ اور  
روز نوغین رکتی جاتی تھی جب حضرت فارع ہوئی تو منی قبر میں ڈالی اور قبر درست کی او سوقت حضرت فرما  
کہ میں جانتا ہوں کہ سعد کا بوسیدہ ہوگا اور خدا ہو جائیگا اور خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہی اپنی اوسنہ  
کہ کوئی کام دین باسحق کام کری او سوقت مادر سعد فی کہا گوارا ہو تجو بہشت ای سعد حضرت فی مرحمت  
کی او سوقت کو کون فی عرض کی کہ یا حضرت سعد کی جنازہ بر آب فی ایسی کام کنی میں کہ کسی اور کی جنازہ بر آبی  
نہیں کرتی تھی حضرت فی فرمایا کہ میں بی کفش و داسعد کی جنازہ کی ساتھ ہو سکا گیا کہ دیکھا منی ملا کہ کو

صورت صاحبان مصیبت میں اسی طرح ہزارہ خانہ کی اکثریت و جب خانہ کی میں ہو اسطرح ہوتا تھا کہ ہاتھ پر  
روح الامین کی ہاتھ میں تھا جہاں وہ جاتی تھی وہیں میں ہر جاتا تھا سب فی غرض کی یا رسول اللہ اپنے  
اوسکی خانہ کی نماز پڑھی اور اپنی دست مبارک سے سعد کو دفن کیا اور باوجود ان سب باتوں کی بھی او  
فشار قبر پر حضرت فی فرمایا کہ امان اوسی فشار قبر ہو کیونکہ اپنی اسل و خیال سے سب کی غارتگری کرتا تھا  
جب سعد فی انتقال کیا تو جس تختہ پر روح فی جسدی مفارقت کی تھی وہ کانپ گیا۔ اور سب دعاؤں سے  
ہی کہ جب خباب رفات ماب فی خانہ سعد پر نماز پڑھی تو فرمایا کہ شتر ہزار فرشتے جبریل کی شامل نماز پڑھا  
کی تہا میں فی سوال کیا جبریل سے کہ سب ہکا کیا ہی جبریل فی کہا سعد داوست ازنا مثل حقو اللہ احد  
کی پڑھتی ہے بیٹی اور اٹنی اور جہنی اور بہنی کی حالت میں علی ابن ابی سلم فی روایت کی ہی کہ جب جہا  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی بنی قریظہ کا حصار کر دیا اور ہون فی کہا یا محمد ابولبابہ کو ہماری پس  
ہیچہ و ہم لوگ اپنی باب میں اوس سے مشورہ کریں پس آنحضرت فی اوسکو اجازت دی جب ابولبابہ  
قلعہ بنی قریظہ میں کیا تو دن و رات مالکان اوسکی گرد ہوی اور سب فی کہا کہ ای ابولبابہ ہمارے حق میں  
کیا مصالحت ہی آیا ہم اپنی تین خباب رسول خدا کی حوالہ کریں اوسنی کہا یہ ہی مناسب ہی اور بعد  
اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا یعنی تم قتل کے جاو گے بعد اوسکی ابولبابہ خود اپنی اس تقریر سے پیشانی  
ہو اور اپنی دل میں سوچا کہ یہ جیسی خیانت خدا و رسول خدا کی ہونی ہے سوچتی حضرت کی روبرو نہ آیا یہاں  
سبحہ نبوی کو روانہ ہوا اور اپنی گردن میں ایک رسی باندھ کی اوس رسی کو ایک ستون سے متصل  
شاک خباب رسول خدا ہی باندھا اور وہ ستون ایک ستون توبہ ابولبابہ مشورہ ہی اور کہا تھا کہ جب تک  
خدا تعالیٰ میری توبہ قبول نفرمائی گا تب تک میں اپنی گردن رسی سے نہ کہوں لوں گا جب خباب رسول خدا  
فی یہ سنا تو فرمایا کہ میرے پاس آتا تو میں ہی اوسکی واسطہ استغفار کرنا لاکن وہ گیا ہی طرف  
خاب ماری غراہمہ کے اور وہ اوسے ہی آنحضرت پس ابولبابہ دیکھ کر رونا رکتا تھا اور بت کو بعد رسد  
رستی کے افطار کرتا تھا اور بیٹی اوسکی شام کی وقت کہانا اوسکی لائی تھی اور رسی بڑ کر و اسطرح  
حاج ضرورے کی لیجائی تھی جب کی دن اسطرح پر گزری اور خباب رسول خدا فی مح الطغر غزوہ  
بنی قریظہ سے مرجعت فرمائی تو ایک شب حجرہ ام سلمہ میں حضرت تشریف رکھتی تھی قبول ہوئی توبہ  
ابولبابہ سے خباب غفار اللہ لوب نے اپنی حبیب کو اعلام فرمایا حضرت ابی ام سلمہ کو اطلاع کی حضرت ام سلمہ  
فی اپنی حجرہ میں بیٹی ملی کہ کہا کہ بشارت ہو کہی کہ ای ابولبابہ خدا کی کریم فی تیری توبہ کو قبول کیا ابولبابہ  
فی کہا کہ الحمد للہ صحابہ فی قصہ کیا کہ ستون سے کہول دین ابولبابہ فی قسم یاد کی کہ جب تک خباب رسول خدا

اپنی مائتہ سی کو نہ کہولیں کے تب تک مجھی منظور نہیں پس حضرت آنبی اور فرمایا کہ ای ابوالبابہ تیری توبہ  
 اس طرح قبول ہو جیسی توبہ گویا شکم مادر سی منولہ ہو اسے ابوالبابہ فی عرض کی کہ اس شکر یہ میں نے سنا  
 مال اپنا صدق کروں حضرت فی ارشاد کیا کہ ثلث مال صدق کر پس حق تعالیٰ فی یہ تبت نازل فرمائی و آخر  
 اعترف ان ذنوبہم خطی اعمالا الحما و اخر سیئنا عبد اللہ از یقوب علیہ السلام  
 غفر لہم ذنوبہم اموالہم صدقہ تظہرہم و تزکیہم بها و صل علیہم ان  
 صلواتک ساکن لہم و اللہ سمیع علیم کہ یعلموا ان اللہ ہو یقبل التوبہ عن عبادہ و  
 یا خدا صدقات و ان اللہ ہو الثواب التَّحْمِ ایک قوم و کہ اعتراف کیا او نہنوں فی اپنی گناہوں کا  
 اور عطا دیا او نہنوں عمل نیک کو عمل بد سی شاید کہ خدا تعالیٰ توبہ او کی قبول کری تحقیق کہ خدا فی تعالیٰ بخیر  
 والا اور مہربان اری محمد او کی اموال سے صدقہ تاکہ پاک کری تو او کی نہیں گناہوں سی اور زیادہ کری توحشا  
 او کی یا پاکیزہ کری تو نفوس او کی بسبب اس صدقہ کی اور دعا کر او کی حقین کہ دعا تیری آرام ہی واسطے  
 اس قوم کے اور خدا سمیع علیم ہی آیا نہیں جانتی وہ کہ خدا تعالیٰ قبول کرتا توبہ اپنی بندوں کے اور  
 قبول کرتا ہی صدق او کی کمی تین اور نہیں جانتی وہ کہ خدا تعالیٰ بہت قبول کرنے والا ہی توبہ اور  
 مہربان ہی فائدہ محضی زہے کہ خباب ماری عزائم فی سبب خذ صدقات کی اپنی ذلت مقدس  
 کی طرف کی ہی تو اس سے محال عظمت اس عمل خیر عسی قوی کے بانی اس سی معلوم ہوا کہ کوئی مصروف  
 واسطی مال بہر صدقہ سے نہیں ہی اور نیز عفت صدقہ کی طرف مشیر ہے قول خدا تعالیٰ کا من  
 و اللہ یقرض اللہ قرضاً حسناً یعنی کون ہی وہ شخص جو قرض دی خباب ماری تعالیٰ کو بخیر  
 حسہ پس یہ تو ظاہر ہی کہ خباب کا قرض یعنی سی غنی ہی تو مقصود اس سی صدقہ ہی پس حسنی صدقہ دیا گویا  
 اس سی خباب ماری عزائم کہ قرض دیا اور برور قیامت کہ بہت قریب ہی اصغاف مضاعف اصل  
 سی پای کا علاوہ بران بہت سی احادیث صحیحہ میں وارد ہی چنانچہ خباب رسول خدا سی منقول ہی کہ جب  
 موسیٰ کو کھانا کھانی تو خباب ماری عزائم برو جب ہی کہ او سکونعائی بہشت سی سیر کری او شخص راہ  
 موسیٰ کو کپڑی اس دار دنیا میں پہنائی کا خدا تعالیٰ او سکونعائی بہشت عطا کری کا **فصل**  
 بیان اون امور کے کہ بامین غزوہ خراب و غزوہ حدیبہ پیش آئی اور اوسین کے امر میں امر او  
 حج بیان غزوہ ربیع کی کہ او سکونعائی مصطلق بھی کہتی ہیں شیخ طبرسی و شیخ مفید و غیرہما  
 فی روایت کی ہی کہ قبیلہ بنی مصطلق کا ایک کوی بر مقیم تھا کہ او سکونعائی ربیع کہتی ہیں سر کردہ او کا  
 حادث بن ضرار تھا حادث مذکور فی نقصد محاربہ خباب رسول خدا اپنی قوم کو منع ایک اور گروہ کے



جمع کیا جب یہ خبر سماع اقدس جناب رسالت اہلبی کی پہنچی تو حضرت دوسری تاریخ بخوان گیا پھر  
 برس ہجرت کی صبح اصحاب کی متوجہ چاہ مذکور ہوئی اور اس سفر سعادت اثر میں حین تسل سوار ہر کاتب  
 انصاف بنی اور چند منافق مثل عبداللہ بن ابی کے بھی ساتھ ہوئے اور ازواج میں سہی عائشہ ساتھ تھیں  
 جب خبر توجہ ہو کہ جاہ و جلال حاصل ضلال کی کان تک پہنچی تو اکثر اعراب جو غیر قبیلہ بنی مطلق تھے  
 پر گندہ ہو گئی غرض جب حضرت اوس کو یہ پہنچی تو دونوں طرف لعنہ حرب و پیکار صفین آرہے تھے  
 ہوئیں ایک ساعت تک طرفین سے تیر بارانی ہوتی رہی بعد اوسکی عکس حضرت اثر بنی حکم جناب سید  
 البشر اوس اسل مشر بہر حملہ کیا اور دس دس نفر اوس حملہ میں اہل ضلال میں سی ماری گئی اور چند نفر  
 فرزندان عہد المطلب میں سی برترہ رفیعہ شہادت فایز ہوئی اور جناب امیر المؤمنین علی مالک اور  
 اوسکی بیٹی کو قتل کیا یہ امر موجب فتح اہل اسلام کا ہوا اور دوسروں و اہل ضلال دوسو گھر کے  
 دست اہل اسلام ہوئی دس ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکری غنیمت میں انہی اور جناب رسول خداؐ کی مال و  
 غنایم و اساری کو بعد وضع خمس کے اہل اسلام پر تقسیم کیا اور جو یہ نبت عارث کو جناب امیرؑ کی  
 آنحضرت کی خدمت میں حاضر کیا حضرت فی اوسکو اپنی واسطیٰ لی لیا بعد اسکی تمام قبیلہ بنی مطلق کا اہم  
 لایا پس عارث بن ابی ضرار خدمت بابرکت آنحضرت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت نبی میرے  
 جو زہ زن کریمہ ہے مناسب نہیں کہ وہ کسی کے ملک میں آئی حضرت فی فرمایا کہ تو اوسکی پاس  
 جا اور اوس سے دریافت کر وہ جس امر کو خستہ بار کرے گی وہی کیا جائی گا یہ سنی وہ کمال  
 ممنون و مشکو بہوا اور اپنی بیٹی کے پاس آیا اور کہا کہ ای بیٹی اپنی قوم کو رسول اکرمؐ میری ساتھ چل  
 رسول خداؐ نے تجھ کو خستہ بار دیا ہے کہ جا ہی رہی اور چاہی جا ہی اوس دختر نیک اختر نے کہا کہ اگر مجھی  
 اختیار دیا ہے تو میں نہیں قبول کرونگی مگر خدا اور رسول خداؐ کو یہ شکر بآپ اوسکا بہت ناخوش ہوا  
 اور براہلہ کہتا ہوا چلا گیا اور جناب رسول خداؐ کی اوس زن نیک اختر کو آزاد کر لی اوس سے نکاح کیا جو  
 بیان کرتی ہیں کہ جب لشکر جناب رسول خداؐ ہجاری قبیلہ سی لڑنی کو آیا تھا تو میری باپ نے کہا کہ اس قدر  
 ہجاری مقابلہ کو آیا ہے کہ ہم اس سی ناب مقاومت کی نہیں رکھتی ہیں اور علاوہ ران یہ ہے  
 کہ میں خود جب عکس آنحضرتؐ کو دیکھا تو اس قدر کثرت اس لشکر میں معلوم ہوئی کہ میں اوسکو ہرگز  
 بیان نہیں کر سکتی ہوں اور میں جب سلمان ہو کے جناب رسول خداؐ کی نکاح میں آئی تو معلوم ہوا  
 کہ لشکر اسلام میں وہ کثرت نہ تھی جو میں نے مشاہدہ کی تھی اوسوقت میں فی یقین کیا کہ خدا تعالیٰ  
 فی واسطیٰ حرف دلانی مشرکین کہ اس لشکر قلیل کو اس عظمت اور کثرت سی اونکو دیکھنا یا تھا اور یہ بھی

جویرہ سی منقول ہے کہ تین روز قبل ورود خباب رسول خدا ایک شب میں فی خواب میں دیکھا کہ گویا چاند فی مذیہ کی طرف سی حرکت کی جب میری قریب آیا تو میری دہن میں مستقر ہوا جب میری اسیر ہوئی تو اوس خواب کی یہ تعبیر ہوئی کہ ماہ درخشاں خلک نبوت کی ترویج میں آئی جب صحابہؓ حال تجویرہ کا سنا تو کہا کہ اب اس قبیلہ کو رابطہ مصاہرت کا خباب رسول خدا کی ساتھ ہوا ہی تھی عورات اوس قبیلہ کے غنیمت میں آئیں تین شب فی اپنی اپنی ملک کو آزاد کر دیا لکھا ہے کہ ایسی عورت مبارک اپنی قبیلہ کی واسطی کو ہی نہیں ہوئی اور شعار مسلمانوں کا اوس جنگ میں یا منظور است تھا۔ اور شیخ مفید اور شیخ طبرسی فی ابن عباس سے روایت کی کہ جب خباب رسول خدا قبیلہ بنی مصطلق کی طرف جاتی تھی اسی راہ میں ایک دن ایک وادی خوف ناک پر توقف کیا جب آخر شب ہوئی تو حضرت جبریل اس نازل ہوئی اور حضرت کو خبر دی کہ ایک گروہ کا فران جن میں سے اس وادی میں یہاں ہی اور ارادہ فساد کا اچکی اصحاب سی رکھتی ہیں بس آنحضرتؐ فی خباب امیر المؤمنین اسد اللہ الخائب کو بلایا اور فرمایا کہ اس وادی میں جاؤ اور دفع کرو مشر دشمنان خدا کا کہ بنی جان میں سی ہیں ساتھ اوس وقت خدا داد کے مٹی وہ مخصوص ہی اور سونفر تو انا اور قوی ساتھ حضرت کی پہنچی اور اوسنی ارشاد فرمایا کہ جو علی ابن ابیطالب کہی نہیں وہی بجالانا عرض خباب امیر المؤمنین علیہ السلام قریب اوس وادی کے پہنچی اور اپنی ہمارا ہیونکو ارشاد کیا کہ اپنی جگہ متوقف رہیں اور جو حضرت تن تھا داخل وادی ہو اور استعاذہ بخدا کیا اور سہا عظم الہی بڑی اور ہر ہر راہ ہیونسی فرمایا کہ بعد ایک تیر پر تاب کی توقف رہیں غرض اوس وقت ایک ہو سی تند جلی کہ ہر ہیونکی باؤن تہر سکی خباب امیرؓ فی لغزہ کیا کہ میں ہوں علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا اور ہر رسم اول حضرت کا اگر قصد لڑائی کا ہی تو سامنی آؤنا کہ شاہدہ کرو و حضرت خداوند قہار کو میں ایک جماعت مثل رنگیوں کی الگ کے انکاری اونکی ہاتھ پر رنگی ہوئی تھی قریب ہی تو حضرت فی طاوت آیات فران مجید کے شروع کی اور شمشیر برق فشان کو راست جب حرکت دیتی تھی پس اوس گروہ کا وہوان سا ہو کے اور گیا یہ حال شاہدہ فرمایا کہ خباب امیرؓ فی لغزہ اللہ اکبر کیا اور اوس وادی سے پہری اور اپنی اصحاب سی ملحق ہوئی سب فی عرض کیا کہ حضرت ہم تو بسبب خوف کی قریب ہلاکت کی تھی اپنی اوسنی کیونکر مقابلہ کیا حضرت فی فرمایا کہ بتاؤ سہا الہی وہ مطلوب ہو گئی پناہ بجناب رسول خدا ایلی اور اگر تنوذا عرصہ اور تہرتی تو سب ہلاک ہوتی جب اوس مہم سی خارج ہو گئی خباب امیرؓ حاضر خدمت بابرکت سرور کائنات ہوئی تو آنحضرتؐ فی فرمایا کہ یا علی بتو یوسف ہاگ کہ یہاں آئی اور تمہاری شمشیر کے خوف سے مسلمان ہوئی۔ علی ابن ابراہیم فی روایت کی ہی کہ سہ

جواب

بہر حق

منافقین غزوہ بنی المصطلق میں نازل ہوئی اور سب رسول اوس سورہ مبارکہ کا یہ ہوا کہ بعد مرجعت کی  
 اوس غزوہ سی حکم حضرت انرا ایک ایسی جگہ پر مقیم ہوا کہ اوس میں بانی کم تھا انس بن سیر کہ ہم قسم بھار  
 کا تھا اور جگہ بن سعید غفاری کہ چیر عمر کا تھا بانی نکالنے کے واسطی کو میں پر جمع ہوئی اور دونوں  
 اپنی اپنی ڈول بانی کی واسطی ڈالی رسیان دونوں ڈولوں کی بٹنگی سیارنی کہا کہ یہ جو ڈول ہر  
 ہوا ہے وہ میرا ہی اور جگہ کہتا تھا کہ میرا ہی پس جگہ فی ایک پانچ سیار کی موندہ بر مارا کہ اوس  
 سی خون جاری ہوا سیار فی حرنج کو مذا کی اور جگہ فی قریش کو اپنی مدد کی واسطی بکارا اور قریش  
 تھا کہ فتنہ عظیم بر پا ہو جب عبداللہ بن ابی فی یہ خبر سنی تو بہت غضناک ہوا اور کہا اوس ملعون  
 کہ مرا قصد نہ تھا کہ سفر میں آؤں اور افسوس ہے کہ ہم ذلیل ترین عرب ہو گئی اور محکو یہ گمان نہ تھا کہ  
 میں اپنی زندگی میں ایسی واقعات سنوں اور اوس کا کچھ تدارک نہ کر سکوں پر اپنی رضا کی طرف خطاب  
 کیا کہ یہ شرہ تمہاری افعال کا ہی کہ قریش کو تمہنی اپنی گھر و زمین رکھا اور اپنی مال دی اور اپنی سینی اور کئی  
 سپر کی اور اوٹکی جا میں بجا نہیں تا انیکہ عورات تمہاری بیوہ و بچی تمہاری منیم ہوئی باین تہ قریش فی تمہنی کہا  
 سلوک کیا اور اب ہم جب مدینہ کو جا میں گئی کہ پیغمبر خدا ہم سب کو نکال دیں گے زید ابن ارقم کہ طفل تیر  
 بلوغ تھا اوس مجمع میں بٹا تھا اوسنی یہ سب سنا وہ جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اوقت  
 مع چند صحابہ سایہ میں ایک درخت کی وہ سایہ خدا جسکی جسم الطہر کا سایہ نہ تھا اور جسکی سایہ علم کی بھیجی حسین  
 جو ہو گا نجات پاویگا اور جسکی ہمایلی فردوس برین میں دنیا و سرملین کو موجب فخر و مہمات کا ہو گے  
 تشریف رکھتا تھا کہ زید مذکور فی ساری تقریر الہی کی عرض کی حضرت فی فرمایا کہ ای پسر شاید تو فی غلط سنا ہو گا  
 زید فی کہا کہ وا اللہ غلط نہیں سنا میں فی حضرت فی فرمایا شاید تو فی اوسیر غضناک ہو کر ایسا بیان کیا  
 اوسنی عرض کی کہ میں غضناک نہیں ہوا حضرت فی فرمایا کہ شاید اوسنی بطور استنزا کی ایسا کہا ہو  
 زید فی کہا ایسا ہی نہیں واقع ہوا یہ سنکر حضرت فی اپنی غلام سی کہ اوسکا نام شقران تھا فرمایا کہ  
 اوٹ پر غل باندھی عرض تجھ حضرت سوار ہوئی اور کوچ کیا جب صحابہ فی خبر سفر خیر البشر سنی تو متعجب  
 ہوئی اور کہا کہ یہ وقت سوار ہونی کا نہیں حضرت کو کیوں سوار ہوئی ہیں عرض سب صحابہ ہی ہمارا  
 ہوئی سعد بن عبادہ الہی ہر کر حضرت تک پہنچا اور تسلیم عرض کے حضرت فی فرمایا علیک السلام سعد  
 عرض کے کہ اب ایسی وقت کہی سوار نہ ہوتی تھی اچ کیوں سوار ہوئی حضرت فی فرمایا کہ سعد تو فی سنین  
 سنا کہ اچ تمہاری صاحب فی کیا کہا اوسنی عرض کے کہ یا حضرت ہمارا بغیر آپکی کو علی صاحب  
 نہیں حضرت فی فرمایا کہ ان الہی فی کہا ہی کہ جب ہم مدینہ میں پہنچیں گے تو عذرہ مدینہ مردانہ ذلیل کو

مدینہ سی باہر نکالینگے سعدی عرض کی کہ عزیز اب میں اور اپنی اصحاب اور عبداللہ بن ابی اور اصحاب اوسکی  
ذلیل ترین مردم ہیں جس حضرت تمام روز چلی اور کسی کو جرات کلام نہوی جب قبیلہ خزرج فی حضرت کو غصہ کیا  
تو ابن ابی کو بہت لعنت و علامت کی اوس منافق ملعون فی قصین کہا میں کہ میں فی کچھ نہیں کہا سب کچھ  
کہ اگر تو فی کچھ نہیں کہا تو ہماری ساتھ خدمت باسعادت خباب رسول خدا میں چلا اور استفار اپنی جریم کا  
کر اوس بد بخت فی قبول کیا اور حضرت فی تمام شب توقف کیا مگر بقدر غماز کی دوسری دن ایک  
جگہ نزول اجلال فرمایا صحابہ سب سب تنگان راہ کی سو گئی عبداللہ بن ابی حضرت کی خدمت میں حاضر  
ہوا اور اپنی کہنی سی انگار کیا اور کہا کہ زید فی جہوت کہہ دیا ہی اور پھر از سر نو قرار شہادتین کا کیا اور حضرت  
حضرت فی نظر ہر عذر اوسکا قبول فرمایا جب یہ حال قبیلہ خزرج فی سنا تو زید بن ارقم کو بہت ہمت  
کی اور کہا کہ تو فی عہد اللہ پر اقرار کیا حالانکہ وہ بزرگ ہمارا ہی۔ جب اوس منزل سے بھی کوچ کیا  
تو زید رکاب سعادت میں حاضر ہوا اور کہتا تھا کہ ای پروردگار کریم تو خوب عالم و دانایا ہی کہ میں نے  
عبداللہ بن ابی پر اقرار نہیں کیا ہی جب توڑی راہ چلی تو حضرت پر نزول وحی ہوا بعد اقطاع و  
کی آنحضرت فی زید سی فرمایا کہ اسی سپر تو سچا تھا اور جو کچھ تو نے سنکلی اوسکی زبان فی بیان کیا تھا اوسکی  
تصدیق کے واسطی خدائی آیات بنیات بھی ہیں جب حضرت فی منزل پر نزول اجلال فرمایا تو سب  
صحابہ کو جمع کیا اور اونکی سامنی سورہ منافقین کے تلاوت کے پس خدا تعالیٰ نے نزول اس  
سورہ مبارکہ کے عبداللہ مذکور کو ذلیل و رسوا کیا پسند مجتہد منقول ہے کہ عبداللہ منافق  
کا بیٹا حضرت کے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کے کہ اگر ایکو میری باب عبداللہ ابن ابی کا قتل  
منظور ہی تو مجھی حکم دیجھی کہ میں سر اوسکا حاضر کروں حضرت فی فرمایا کہ مجھی اوسکا قتل منظور نہیں  
اور تو اوس سے نیک مصاہبت کر جب تک وہ مجھی دشمنی ظاہر و علانیہ نہ کری خباب امام محمد باقر  
سی منقول ہے کہ جب نزول سورہ منافقین کے نصیح ہوئے تو عزیز و قریب اونکی پاس آئی  
اور کہا کہ ہمارے بہت ذلت ہو ہے مناسب یہ ہی کہ خباب رسول خدا کے خدمت میں  
حق کے استفادہ کرو منافقین نے انکار کیا حق تعالیٰ فی یہ آیت مازل فرمائی وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ  
تَعَالَوْا يَتَخَفَتُمْ كَمَا تَخَفُونَ اللّٰهَ اُولٰٓئِكَ وَمِنْهُمْ اَرْسُلْتُمْ بُرْهٰنًا وَمِنْهُمْ بَعْضٌ مِّنْهُمْ  
ہیستہ گروں شیخ طبر سے فی روایت کی ہی کہ اس سفر سعادت اثر میں ایک دن خباب رسول خدا  
فی مع عکر حضرت اثر متصل بقیع کے ایک سراب پر نزول اجلال فرمایا کہ جسی بقیع کنتی میں  
وہاں ہوا ایسی سخت چلی کہ اوس سی اذیت ہو چکی اوسی شب کو نافر حضرت کا گم ہو گیا حضرت فی فرمایا

کہ سب تہی ہوا کا یہ ہے کہ مدینہ میں ایک بڑا منافق مر گیا ہی لوگوں نے عرض کی کہ حضرت  
 وہ کون ہی حضرت نبی فرمایا کہ رفاعہ پس ایک منافق نے جو ساتھ تھا کہا کہ رسول خدا کس طرح دعوے  
 عیب دانی کا کرتی ہیں حالانکہ انکو اطلاع نہیں کہ نفاق کہاں گیا ہے پس حضرت جبریل نازل ہوئے  
 اور قول منافق سے اطلاع کی اور مقام نفاق کا بتلایا یہ سنکر حضرت نبی صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا  
 کہ میں کب کہا ہی کہ میں عالم لغیب ہوں مگر خدا تعالیٰ میری طرف وحی بھیجتا ہی اور اب جبریل  
 امین نے مجھی کہا ہی کہ فلاں منافق مر گیا ہی اور نفاق فلاں مقام پر ہی اور جہاد اوسکی درخت سی  
 بیٹ کی رہی ہے سو سچی وہ نہیں سکتا جب صحابہ اوس جگہ پہنچے تو اوس طرح سی دیکھا اور  
 اوسکو حضرت کے خدمت میں لائے یہ امر دیکھ کر وہ منافق بدل اسلام لایا جب حضرت مدینہ میں  
 پہنچے تو دیکھا کہ رفاعہ بن زید کو جو عظامی یہودان بنی قریظ سے تھا نبوت میں ڈالی ہوئی قبر  
 کی طرف لیجاتی ہیں اور جو وقت حضرت نبی اطلاع دی تھی اوس وقت اوسکی روح نبی کی مفارقت  
 کی تھی۔ عرض جو وقت حضرت قریب مدینہ کے آئی تو عبداللہ بن ابی بنی جانا کہ داخل مدینہ ہو  
 عبید اللہ اوسکی بیٹی نے مخالفت کی اور کہا کہ قسم خدا کی میں تجھکو داخل مدینہ نہوںی زون گا  
 جب تک کہ آنحضرت اجازت نہ دیگی اور آج معلوم ہوگا جگہ کہ ذیل کون ہی اور عزیز کون ہی ابی  
 ابی بیٹی کی حضرت کی پاس شکایت کی حضرت نبی اوسکو اجازت دی وہ داخل مدینہ ہوا اور چند  
 روز بیمار رہی داخل جہنم ہوا اللہ اسلام نبی بند حسن خباب صادق سے روایت کی ہی کہ جب  
 ابن ابی مرگیا تو خباب رسول خدا اوسکی بیٹی کے سبب سے اوسکی خوارہ پر تشریف لگی پس عمر بن خطاب  
 نبی حضرت سے کہا کہ آپ اس منافق کے خوارہ پر کیوں آئی ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ تمکو منع کیا بہت ہی  
 کہ منافق کے قبر پر استادہ ہو حضرت خاموش رہی دوسری مرتبہ اوسنی بخشت وہی عمر بن  
 کیا حضرت نبی فرمایا کہ اے ہی تجھ ای ابن خطاب تو کیا جانتا ہی کہ میں نبی اس غار میں کیا برا  
 بلکہ میں نبی دعا کے خدا تعالیٰ سے کہ شکم ابن ابی کا اگ سے بہر دی اور قبر اوسکی پر از آتش کرے  
 اور عذاب اوسکا جہنم میں مضاعف کرے خباب صادق ہونامی ابن کہ خباب رسول خدا کو اوسنی ہمدرد  
 مضطر کیا کہ جس باتکا خفا چاہتی تھی اوسکو ظاہر کرنا پڑا۔ اور یہی غزوہ میں بعض منافقین نے  
 نسبت انک عایشہ کی طرف کی تھی پس حبیبانہ و تقالی نے آیات مشعر بر آیت عایشہ اس امر  
 نازل فرمائیں اور آیات شتکہ مذمت و تکفیر منافقین کے جنہوں نے کہ بڑا افترا کیا تھا نازل کیں  
 اور روایات خاصہ سے معلوم ہوتا ہی یہ نسبت طرف مار یہ ام ابراہیم کی ہوئی تھی تو تمہت



کرنی و لوگوں کی خدمت میں آیات نازل ہوئیں اور ام ابراہیم کی رات ثابت ہوئی۔ اور تالی  
 بیچ جان باقی واقعات کی ہے علی ابن ابراہیم کی روایت کی ہے کہ جب خیاب رسول خدا و صلوات  
 غزوہ بدر صغریٰ کی تشریف لجاتی تھی تو قریب بنی اشج و بنی عمرہ کی عبور فرمایا اور بنی عمرہ سے حضرت  
 فی پہلی صلح کی تھی اور سوقت صحابہ فی عرض کی کہ بنی عمرہ ہماری قریب ہیں اور بلکہ یہ خوف ہے کہ مدینہ پر  
 تاخت لی جائیں یا مشرکین مکہ کی نصرت کریں مناسب یہ ہے کہ ہم سب سلی انہی جنگ کریں حضرت فی فرمایا  
 کہ یہ قبیلہ سب عرب کی نسبت زیادہ احسان والدین سے کرتا ہے اور صلہ رحمہ بجالاتا ہے اور سب سے  
 زیادہ وفا عہد کرتا ہے اور اشجہ کہ ایک قبیلہ کنانہ تھا بلاد اونکی قریب بلاد بنی عمرہ کی تھی اور وہ سب تم  
 قسم بنی عمرہ کے تھے اتفاقاً ایک سال خشک سالی بلاد بنی اشج میں ہوئی اور بلاد بنی عمرہ میں پانی بہ  
 بکثرت اور گھاس بھی بہت تھی اس سبب سے بنی اشج فی جاؤ کہ بلاد بنی عمرہ میں جائیں اور پانی نہ پائیں  
 کی جب یہ خبر سب سے اقدس خیاب رسول خدا پہونچی پس حضرت فی یہیہ جنگ لاکیا اور خجاندہ و قحط  
 فی یہ آیات نازل فرمائیں فان تولوا فخذوهم واقتلوهم حيث وجدتموهم ولا  
 تتخذوا منهم ولياً ولا نصيراً الا الذين يصلون الى قوم بينكم وبينهم  
 ميثاق او جاءكم حصرت صدورهم ان يقاتلوك او يقاتلوا قومهم و كوشام  
 الله لسلطتم عليكم فلقاتلوكم فان اعتزلوا فاعلم يقاتلوكم وان انفوا اليكم  
 السام فاجعل الله لكم عليهم سبيلاً یعنی اگر عرض کریں کفار ایمان لانی سے  
 یا ہجرت کرنی سنی پس گرفتار کرو اور کھو اور قتل کرو اور کھو جان پاؤ اور نہ قبول کرو اور سنی کو ی دست  
 اور یا در گریہ کہ چونکہ کریں ایسی گروہ سے کہ واقع ہوا ہو تم میں اور او میں عہد و پیمان حالانکہ تلگ تھی  
 سینہ اونکی اسی کہ تہا ہی ساتھ جنگ کریں یا جنگ کریں اپنی قوم سے اور اگر خدا تعالیٰ خواہش کرتا  
 تو او کو تم پر سلطہ کرتا پس البتہ وہ تم سے قتال کرنی پس اگر تم سے کنارہ کریں اور محاربہ کریں تم سے اور  
 ذال دین طرف تمہاری انقیاد اور تسلیم پس نہیں دی خدا تعالیٰ فی اونکی تین تمہارے راہ علی ابن ابراہیم  
 فی روایت کی ہے کہ محال بنی اشجہ کی بیضا و حل و سبناج وغیرہ تھی اور بہت قریب تھی مدینہ رسول خدا  
 اور ذرتی تھی سبب قریب مدینہ کی کہ ایسا نہ ہو پھر کچھ فوج بھیجیں اور ہم سے لڑائی کریں اور حضرت بھی و  
 تمہارے مکرین عرض سنی اندیشی میں ناگاہ خبر ہوئی کہ سات سو نفر اشجہ مع اپنی رئیس مسعر بن سعد  
 جیلہ کے مع زن و بچہ آئی ہیں اور در صلح میں متوقف ہیں اور یہ فقہ ربع الاول شہد ہجریہ کا ہے جب  
 یہ خبر حضرت فی سنی تو اسید بن حنیس کو طلب کیا اور اوسی حکم دیا کہ مع چند نفر صحابہ کی اشجہ کی

پاس جا اور دریافت کر کہ اونکی اینکی کیا وجہ سی یہ سنگی اسید مع تین نفر کے اونکی پاس گیا اور سب  
 آئینکا پونجا مشعر بن سعود و حلیہ تعظیم کے وسطہ اوٹھا اور سلام میں تقدیم کی اور کہا کہ ہم با بن قصد ہی  
 ہیں کہ رسول خدا سی صلح کریں اور اوسنی امان نامہ لکھو البین یہ سنگی اسید خدمت حضرت میں حاضر  
 ہوا اور ماجرا عرض کیا حضرت فی فرمایا کہ وہ درنی ہیں کہ ہم اوسنی کہیں جنگ کریں پس حضرت نے  
 دش خروار خزا اونکی واسطی بھی اور فرمایا کہ یہ پونجائیک تیرے قبل بیان حاجت کی ہر خدمت  
 بنفس نفیس اونکی پاس تشریف لیکن اور فرمایا کہ ای کرو وہ اسخج تم لوگ کس کام کیوں سلی بیان آتی ہو  
 فی عرض کی کہ گھر ہمارے ابھی قریب ہیں اور ہماری مثال میں کوئی ایسا کردہ نہیں کہ وہ واسطی ہو  
 کہ ہو پس ابھی نہ اسی سی درنی ہیں سبب تیرا کی اور اپنی قوم سی درنی میں سبب تیرا نہ دے  
 ان دو دسویں ہی حاضر ہوئی ہیں کہ ابھی صلح کریں حضرت فی التماس اور کما قبول فرمایا اور صلح  
 کر لیا پس وہ لیکن توقف کر کی اپنی بلاد کو مرحمت کر گئی پس خدا تعالیٰ وہ آیات اونکی صلح کی باب بیان  
 نازل کیں جو کہ سابق مذکور ہو چکی ہیں اور بعض فقر و آیات سی معلوم ہوتا ہے کہ اسی سال یعنی سال خیمین  
 ہجرت سی جناب رسول خدا فی زینب بنت جحش سی جو پہلی زوجہ زید کی تھی نکاح کیا اور یہ عقد ہی کو حج  
 ہی اسی سال میں وجب ہوا ہی شیخ طبری فی روایت کی ہے کہ شہد ہجری میں جناب رسول خدا  
 فی انکاشہ بن محض کو بامارت جو ایس سوا کی طرف قرہ کی ہجرا عکاشہ وقت صبح کی وہاں ہو پونجا  
 وہ پہلی ہے یہ خبر سنگی بہاگ کی تھی عرض عکاشہ و تانیسی دو سواونٹ مال غنیمت لیکی دوسرے  
 دن مدینہ میں ہو پونجا اور اسی سال میں ابی عبیدہ بن جراح مع جالینس نفر کی قیدیہ قید کیا اور وہ  
 کیا جب وہاں ہو پونجا تو وہ لوگ بہاگ کی ایک شخص اونیں سی اسیر سوا وہ سلام ہی لایا اور اسی  
 میں زید بن حارثہ کو مع ایک لشکر کے محوم کطیف کہ بلاد بنی سلیم سی تھا پونجا اور وہاں سی مانیل ہم  
 واپس آیا اور پھر اسی سال میں زید کو جادی الادوی میں مع ۵۰ نفر کی واطح جنگ بنی ثعلبہ کی رہا  
 کیا وہ سنتی ہی بہاگ کی اور جالینس شریک ترجبت کی اور اسی سال میں جناب رسول خدا کو خبر ہو  
 کہ بنی عبد المند بن سعد اجل مذک سی ہوا ان خبر کے اعانت کرتی ہیں آنحضرت فی جناب میٹر کو او  
 مخالفت کی واسطی بھیجا اور اسی سال میں عبد الرحمن بن عوف کو شعبان کی مہینی میں طرف مدینہ  
 انجندل کے بھیجا۔ اور فرمایا کہ اگر قبول کریں تو اونکی رئیس کے بیٹی سی نو اپنا عقد کرنا چاہیے  
 جب عبد الرحمن وہاں ہو پونجا تو وہ مسلمان ہو گیا نماضرت اصبح سی عبد الرحمن فی اپنا عقد کیا اور  
 سال میں سرمد یرینان پیش آیا اور سبب اسکا یہ تھا کہ ائمہ نفر عرغیہ سی خدمت میں آنحضرت کی حاضر

ہوئی اور اسلام لائی اور چند روز متوقف ہوئی بعد چند روز کی اونٹوں کی عرض کی کہ ہوا میں مدینہ پہنچو موافق  
 نہیں ہسم بیمار ہو گئی میں حضرت کی اونکو صحرا میں اپنی شتر ونگی پائس بھاگ دو دو اونٹ بھین اور وہی  
 رہیں جب تک اونکا مزاج اصلاح پر نہ آئی جب وہ تندرست ہوئی تو اونٹوں کی حضرت کی اونٹوں کی اونٹوں کی اونٹوں کی  
 کی ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالی اور کانٹھیں اونکی ہونڈ میں بھر دی تاکہ وہ شخصیں مر گیا ہوں۔ کئی اونٹ  
 فوج کو ڈالے جب آنحضرت کو اطلاع ہوئی تو حضرت کی کرزین جابر مغیری کو اونکی ہاتھ پاؤں مع  
 بیش سوار کی بھاگ کر اونکو گرفتار کر لایا وہ اپنی سزا کو پہنچی اور اسی سال میں بعض عوام آنحضرت کی  
 ہوال ابوالعاس بن ریح کو کہ وہ شام کو وسطی تجارت کی جاتا تھا غارت کیا اور صحابہ کی وہ مال غنیمت  
 میں حباب رسول خدا کی حاضر کیا حضرت کی اونہیں پر تقسیم کر دیا اس عرصہ میں ابوالعاس بھاگ گئے تھے  
 زینب اپنی زوجہ کی پائس بٹاہ لایا حضرت کی اون لوگوں کو جو مال لوٹ کر لائی تھی لوٹایا اور  
 اونسی کہا کہ جو رشتہ ابوالعاس سے محکوم ہی تم خوب جانتی ہو اگر مصلحت جانو تو مال اوسکا بھیر دو سب  
 فی واپس کیا وہ مال لیکی ابوالعاس کہ میں گیا اور جن جن لوگوں کا وہ حق تھا سب کو دی دیا اور  
 کہ کونسی کہا کہ میری نزدیک حقت اسلام کی ظاہر ہو چکی ہے۔ ان میں کہ میں اوسطی آیا ہوں کہ میں  
 تھار مال اوکروں نہیں تم مجھی کہتی کہ یہ ہمارے مال ہے۔ ان میں کہ میں اوسطی آیا ہوں کہ میں  
 مسلمان ہو گیا ظاہر مصلحت مال اوسکا واپس کر لی میں یہ سب سنا لی۔ اور اسی سال میں آنحضرت نے  
 نماز وسطی استسفا کی پڑھی اور باران رحمت آئی نازل ہوا اور وہیں استسفا میں آنحضرت سے  
 معجزات ظاہر ہوئے بیان غرر وہ حدیث بیعت رضوان ہے کہ میں ابو جہل سے کہ غرر وہ حدیث  
 ہے جبریم واقع ہوا علی ابن ابیہسم کی نند صحیح خواب صادق اسی تفسیر آیت کریمہ انما افکنا  
 لاک ففکنا مبینا کہ نبوت کی ہی کہ سبب نزول اس آیت کو یہ اوستح عظیم کہ یہ ہو کہ حب خانہ و تعالیٰ نے  
 اپنی حبیب کو خواب میں دیکھا یا کہ حضرت مع اصحاب کی داخل مسجد الحرام ہی اور اواف کعبہ مکرمہ کا کیا  
 اور خلق بھی کیا حضرت اس خواب سے اصحاب کو اطلاع کی اور قیہ سفر کیا اور مع اصحاب مدینہ سے کوچ  
 کر کی ذو الخلفہ میں پہنچی اور حرام عمرہ کا باندھا چاہتے تھے اونٹ وسطی تخر کی ہاتھ لئی اور سبکو شکار  
 کیا یعنی ایک طرف کو مان کے شکافہ کی اور اوسے آلودہ بخون کیا تھا کہ سب جانی کہ یہی وسطی کعبہ کے  
 ہی پس سب نے حرم و مانسی باندھا اور لیک گویان روانہ کہ مشرف ہوئی اور سب صحابہ کی اپنی اپنی فوج  
 کی موافق رہی اپنی ساتھ لی جب یہ خبر مشرکین کہ کو پہنچی تو اونہوں کی خالد بن ولید عین کو  
 دو سو سوار کے ہمراہ وسطی استقبال حباب رسول خدا کی بھاگ کہ میں گاہ میں غنمی رہی اور جہاں

بھاگ گئے تھے

بھاگ گئے تھے

فرصت باہمی حضرت کی لکڑ پر شب خون ماری پس خالد بن ولید حضرت کی قریب پہنچا اور ساتھ ساتھ  
 ہو گیا ایک دن بالائی اذان کہی اور حضرت مع صحاب کی متوجہ نماز ہوئی خالد فی ابی دلمین کہا کہ وقت  
 نماز اگر ان پر حملہ کیا جائے تو چونکہ یہ نماز کو دوست رکھتی ہیں ہرگز قطع نہیں کریں گی ابھی خالد فی  
 ابی دلمین قصد کیا تھا کہ جبریل نازل ہوئی اور خطاب رسول خدا بر تلاوت کی آیت خوف کی حضرت فی  
 طہرین کو جمع کیا اور بطور صلوة الخوف دو نو نمازین ادا کیں اور مشرک حملہ کر سکی اور فی نیل سر مہم  
 ہوئی ثنائی راہ میں خطاب رسول خدا فی اہل مادیہ کو دعوت طرف جہاد کی کی سب فی اسکار کیا کہ  
 اہل اسلام کو طمع ہی کہ حرم میں داخل ہوں حالانکہ قریش ایسی غالب ہیں کہ مدینہ میں جا کے  
 انسی لڑی ہیں اور ہرگز رسول خدا اور اونکی اصحاب اس سفر میں نہی زندہ مرجعت کر نیگی عرض حضرت  
 فی مدینہ میں جو متصل بحر میں ہی نزول جلال فرمایا جب یہ خبر مشرکان کہ کو پہنچی تو انہوں نے  
 لات و عرہ کے قسین کہا میں کہ رسول خدا کو ہرگز داخل کہ نہی فی نیگی جب تک کہ اونکی مردانہ جہنم  
 متحرک ہیں جب حضرت اونکی ارادہ سے مطلع ہوئی تو ایک شخص کو پاس اونکی یہ پیغام دیکر بجا کہ ہم  
 ہرگز بعقبہ جنگ نہیں آئی بلکہ ارادہ عرہ بجالائی گا ہی اور سخرہ ہی کا تاکہ ہماری استعمال میں آئی  
 اور پھر مدینہ کی طرف مرجعت کر نیگی اور قریش فی عرہ بن مسعود النقی کو جو مرد عقل مند تھا بطور سفارت  
 بھیجا جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو اوسنی کہا کہ حضرت ابکا حدیثہ نکات انا اعظمیم ہی اور  
 آپکی قوم یعنی قریش فی ابی جہنہ خارج کہ نصب کی ہیں اور زن و مرد و صغیر و کبیر او میں متوقف ہوئی  
 ہیں اور انہوں فی قسین کہا میں ہیں کہ ایکو داخل حرم نہ ہو فی دین آیا آپ جاہتی ہیں کہ اونکا  
 استیصال فرمائیں حضرت فی فرمایا کہ میں بارادہ جنگ نہیں آیا بلکہ مقصود مجھی طواف و سعی ہی  
 عرہ فی عرض کے کہ قسم خدا کی میں فی ہرگز نہیں دیکھا کہ منع کریں ایسی صاحب ارادہ نیک کو جو کہ  
 ارادہ آپ رکھتی ہیں یہ لہر عرہ کہ میں آیا اور پیغام حضرت کا قریش کو پہنچایا سب فی کہا کہ اگر  
 آنحضرت داخل کہ ہوئی اور اعراب کو یہ خبر پہنچی تو ہم سب کی نزدیک دلیل ہوں گی اور پھر  
 سب ہم ہرجرات کریں گی بعد اوسکی حفص بن خنف و ہبیل بن عمر کو حضرت کی خدمت میں  
 بھیجا جب وہ پہنچی تو حضرت سعی عرض کی کہ یا حضرت اس سال آپ مدینہ کی طرف مرجعت فرما ہی  
 تاکہ ہم دیکھیں کہ ہر ایک کہاں تک مستہی ہوتا ہی جو کہ عرب سبھی ہیں کہ اب کہ کے طرف متوجہ  
 ہو سکیں اگر آپ فرما داخل کہ ہوئی ہم لوگ اعراب کی نظر و بین زبیل ہو جائیں کریں  
 اور عرب کو ہرجرات ہو جائی گے ہمیشہ ہکو تنگ کیا کریں گے تاکہ آپ ابی مناسک ادا

سال مذکور ہی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوہ ابراہیم پر چڑھ کر طواف و سعی فرمائی

حضرت نے یہ سکر الناس اور نکاح قول کیا اونہوں کہا کہ اسمیں شرط ہیں اول یہی جو کوئی  
ہم میں سے بہاگ کے اپنی پاس بیاہ لیجائی تو آپ اسی حوالہ ہماری کریں اور اسے طرہی جو اپنی طرہی  
بہاگ کے آوی کا تو ہم اپنی حوالہ کریں گے حضرت نے یہ سسکی فرمایا کہ جو کوئی ہماری طرف بہاگ کے  
تہا سے پاس جاسی ہیکو اسکی کچھ حاجت نہیں البتہ ایک شرط ہی جو کہ مسلمان کہ بتن اولکو کسب طرہ  
اظہار اسلام میں اذیت نہ ہو بچا نا اور اگر اہ کفر پر نہ کرنا اونہوں اس شرط کو قبول کیا مگر بعض اصحاب کو  
یہ صلح ناگوار ہوئے خصوصاً انکار عمر کا سب سے زیادہ تھا عمر ابن خطاب نے حضرت کی خدمت میں  
عرض کئے کہ یا حضرت آیا ہم حق پر نہیں ہیں یا دشمن ہمارے باطل پر نہیں ہیں حضرت نے فرمایا  
کہ مان ہم حق پر ہیں اور دشمن ہمارے باطل پر ہیں ہر عمر نے کہا کہ ہر کیوں ہم اپنی دولت اختیار  
کریں حضرت نے فرمایا کہ خباب ماریتعالی نے مجھسی وعدہ نصرت کا کیا ہی اور وہ ہرگز وعدہ خلاف  
نہیں کرتا یہ سکر خلیفہ ثانی بہت ناخوش ہوئی اور کہا کہ اگر جالیس آدمی بھی میری موافقت کریں  
تو میں پیغمبر خدا کی مخالفت ختم ہمارے گردن کا مترجم کہتا ہی کہ خباب رسول خدا کی حیات میں تو یہ حضرت  
خلیفہ صاحب کی جی میں رہی مگر بعد وفات سرور کائنات کی یہ منہا بھی پوری کر لی اور وہ وہ خلیفین  
کین کہ جنکو نہ زمین اوٹھا سکی اور نہ آسمان اونہوں کی بدولت است جنگ اپنی امور میں حیران و  
پریشان ہے اور بعضی اہل حالات طلسمات آیات کتب مسبوہ میں مذکور ہی عرض سہیل و حفص نے  
قریش کو جا کی افتاد صلح کا مژدہ دیا جب وہ جا چکی تو عمر سامنی پیغمبر خدا کے آیا اور عرض کئے  
کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ہمسی فرمایا تھا کہ داخل مسجد احرام ہوگی اور حلق اس کرے گی اب وہ وعدہ  
کہاں گیا حضرت نے فرمایا کہ میں نے کب کہا تھا کہ اسی سال یہ امر ظہور میں آئی گا بلکہ میں اب ہی کہتا ہوں  
کہ خدا تعالیٰ نے مجھسی وعدہ کیا ہی کہ فتح مکہ کرونگا اور طواف وسیعی اور حلق اس ہی کرونگا جب  
منافقین کو بہت سی شکوک ہوئی اور یہ وہ تقریریں کہیں تو آنحضرت نے فرمایا کہ آیا میں نہیں بخانا تم  
ہو کہ روز بدر ڈر گئی تھی اور تم وہی ہو جو بروز احد بہاگ کر بہاڑوں پر جہر گئی تھی اور میں ہر چند نہیں  
بولتا تھا تم جواب نہیں دیتی تھی اور اسے طرہی حضرت نے بہت سا حال اونکی جی حیرانی کا موطن  
مسعدہ میں بیان فرمایا سب نے بظاہر اظہار مذمت کیا اور کہا کہ مصلحت صلح کی خدا اور رسول خدا خوب  
جانتی ہیں مترجم کہتا ہی کہ ابن ابوالحدید نے شرح نہج البلاغہ میں کتب سیر و تواریخ میں مثل تاریخ  
وافد سے وغیرہ میں مذکور ہے کہ فی عمر کے اس وعدہ کی تین لہکر عتاب کرنا خباب رسول خدا کا  
بہترین الفاظ نسبت عمر کی لکھا ہی اور استدلال کیا ہی کہ عمر ابن خطاب ہی جنگ احد میں



مکتبہ اسلامیہ  
لاہور

سب خطہ مفروز بن تھا۔ غرض علی ابن ابیہیم نے زہدیت کی ہی کو فضل و سہیل دوسری مرتبہ خدمت  
میں آنحضرت کی حاضر ہوئی اور عرض کئے کہ یا حضرت قریش میں قبول کیا ہی کہ مسلمان اظہار اسلام  
کہہ میں کریں گویا اوپر گراہ نہ کریگا بس آنحضرت نے خطاب میرے کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ صلیبا  
لکھو خواب میری لکھا **بسم الله الرحمن الرحيم** سبیل میں لکھا کہ لکھو رخصت کی معنی  
معلوم نہیں اور سطر جہ لکھو جسطح **بسم** ہمیشہ لکھتی ہیں **بسم الله الرحمن الرحيم** خواب رسول خدا نے فرمایا  
کہ یہ بھی ایک اسم ہے اسکا حقیقی نام یہ ہی لکھو بس فرمایا کہ لکھو کہ یہ مصالحو و محاکمہ ہی کہ جیسے  
کیا ہی محمد رسول اللہ اور قریش کہہ فی سہیل نے کہا کہ اگر اسم لکھو رسول خدا جانتی تو کیوں  
نہ لکھتے بلکہ اب لکھو اسی محمد بن عبداللہ بس حضرت نے فرمایا کہ میں رسول خدا بیشک ہوں اگر جو تم قرار  
نکرو اور پھر فرمایا کہ یا علی محو کر و لفظ رسول اللہ کا اور لکھو محمد بن عبداللہ خواب میرے عرض کے  
کہ یا حضرت میری ہاتھ میں یہ طاقت نہیں کہ لفظ رسول اللہ کا اپنی نام سے جدا کروں آنحضرت  
نے اپنی دست مبارک سے اوس جگہ محمد بن عبداللہ لکھ دیا اور لفظ رسول اللہ کا محو کر دیا بعد اوسکی  
جناب امیر المومنین نے لکھا کہ گوہ نامہ ہی کہ صلح کی ہے محمد بن عبداللہ نے اور قریش شرف نے  
سہیل ابن عمرو سی کہ دو سال تک تین تری ہی ہوا ایک دوسرے کا بال نہ لوٹی اور کتبہ نامی ویرت  
کو دو برس تک ہولا دین اور دوسرے شرط یہ ہی جو شخص چاہی عہد و پیمان اور امان محمد بن  
رہے اور جو شخص چاہی امان قریش میں رہے بشرطیکہ جو قریش میں سے ہاگ کے حضرت  
کی پاس جائی اوسکو حضرت حوالہ قریش کریں اور جو حضرت کی پاس سے ہاگ کے یہاں آئے  
اوسی قریش حوالہ جناب رسول خدا کریں اور امر اسلام کہہ میں ظاہر ہوا اور قریش سے مسلمان کو  
اوٹکی دین پر گراہ نہ کریں اور کسی کو اس دینی میں ایذا اور اذیت نہ پہونچائیں اور یہ کہ جناب  
رسول خدا اس سال مدینہ کی طرف ہرجت کریں اور سال تیدہ میں مع اصحاب کی تشریف لائیں اور تین  
روز تک کہہ میں رہیں لیکن اسلحہ و حربہ وغیرہ لکھی داخل ہوں مگر اسلحہ مسافرانہ اگر ساتھ ہو تو مضائقہ  
نہیں اور اس صلح نامہ کو لکھا جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے اور گواہ ہوئی ہاجرو انصار  
جیکہ حمد نامہ لکھا جا چکا تو آنحضرت نے حضرت امیر سی کہا کہ یا علی تم اسوقت محو کر سکی لفظ رسول اللہ  
کا میری نامی قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکی ہستی سبوت کیا ہی کہ تمکو ایک دن قبول کرنا پریگا تو  
میں مشرکین کے اولاد کا ایسی ہی باب میں درحالتیکہ تم غمگین و مقہور و مظلوم ہو گے پس جبکہ  
میں ہر حکم پر قرار پایا جناب امیر المومنین نے لکھا کہ صلح کی امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے مساویہ



مرنے لگی اور کچھ وصیت لکھوایا جا ہی اور یہی ایسی جو فروشان گندم خادمان حاضر ہوں وہ کہیں کہ یہ شخص  
 کتنا ہی ہرگز اسکی وصیت نہ لکھو بعد اسکی وہ بزرگ ناخوش ہوا اور اسطرح کی وصیت لکھوانی کے  
 انتقال کر جانی تو خود ہی بہت ناخوش ہوگا اور جو دوست و حباب حقیقی ہونگے اونکو بھی بہت ناگوار  
 ہوگا اور اس قصہ کو یاد کر کے بہت رویا کر نیکی اور منع کرنی والوں کو برائی سی یاد کرنی کی تفصیل اس  
 کی کتب کبار میں ہی من شاء فلیراجع ثمہ رباب صادق ہسی منتون انکہ جب صلحنامہ لکھا جا چکا  
 تو قبیلہ خزاعہ نے کہا کہ ہم امان میں خباب رسول خدا الی بین اور بنی بکر نے کہا کہ ہم امان میں مشرکین کے  
 ہیں اور وسطی صلح کی دو کاغذ لکھی گئی ایک حضرت فی حذر رکھا اور دوسرا سہیل کو دیا پس سہیل  
 وہ شخص نے اپنا کاغذ لیا اور قریش کو لے گیا خباب رسول خدا کی جانب کو حکم دیا کہ اونکو بخیر کریں اور حلق کریں  
 کریں بعض منافقین نے کہا کہ سنی طواف اور سعی کچھ نہیں کیا پھر کیوں حلق کریں حضرت کو انکار اور سکاہت  
 ناگوار ہوا لکن حضرت نے اپنی اونٹ خرکئی اور حلق کر سہیل کیا پھر دیکھا کہ اونہوں نے اپنی اونٹ خرکو  
 لاکر شک و کرہت کرانی سی پھر حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ رحمت نازل کرے اور اون لوگوں پر کہ جنہوں  
 حلق کر لیا ہے جب یہ اون لوگوں نے سنا کہ ہدی اپنی نہیں لاسی تھی اونہوں نے بدین خیال کہ جو ہدی  
 نہیں لایا اونکو تفسیر کرنی چاہی تھی حضرت کی خدمت میں عرض کے کہ یا رسول اللہ جن لوگوں نے تہذیب  
 اون لوگوں کے وسطی ہی دیا کچھ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت نازل کرے اور اون لوگوں پر جو ہدی لایا  
 لائی اور حلق کیا یا تفسیر کرنی بعد اسکی حضرت نے مذنیہ کی طرف رجعت کی انتہای رجعت میں جب وہ  
 شعیب میں پہنچی تو ایک درخت کی نیچی متوقف ہوئی پس جن لوگوں نے صلح سی انکار کیا تھا وہ حاضر  
 ہوئے اور اظہار مذمت کیا خباب رسول خدا اسی طلب مغفرت کی پس خدا تعالیٰ نے سورہ انفعا نازل کی  
 اور تاکید بوفائی عہد فرمائی اور فرمایا کہ جو کوی نکت عہد کری گا اوسکا عہد راسکو ہوگا۔ علی بن ابی  
 روہب علی کہ یہ صلح محض وسطی فائدہ سلین مکہ کے ہوئی تو اونہوں نے اظہار اسلام کیا اور بھیجا کہ  
 گئی اور اگر اسلام مشرکین پر غالب آئی تو اسلام کو مستقر فائدہ نہ ہوتا جو کہ صلح سی ہوا۔ قصہ اللہ  
 نے کافی میں خباب صادق ہسی روایت کی ہے کہ جب خباب رسول خدا آماہ ولعقدہ میں بقیعہ غزوہ حدیبیہ  
 مدینہ سے روانہ ہوئی جب حرام گاہ پر پہنچی تو حرام باندہ اور سلاح حرب ہی بہن لینی اور جب حضرت  
 کو خبر پہنچی کہ مشرکین نے خالد بن ولید کو وسطی لڑائی کے بھیجا ہے تو فرمایا کہ ایک دلیل لاؤ  
 تاکہ دوسرے راہ جلیں چنانچہ ایک مرد دلیل قبیلہ سمریہ یا جہیم میں سی حاضر ہوا تب حدیبیہ  
 کی طرف تشریف لیگئی تا انکہ عقبہ حدیبیہ تک پہنچی صحابہ جو عقبہ سی بہت غالیف تھے کہ خباب رسول خدا

نی نزول وحی ارشاد فرمایا کہ جو کوئی عقیقہ سی گذر جائی خدا گناہ او سکی بخش دیگا جیسا کہ دروازہ اریحا وسط  
 بنی اسرائیل کے مقرر کیا تھا کہ جو کوئی داخل دروازہ ہوا اور سجدہ کرے خدا او سکو بخش دیگا پس گروہ  
 انصاری نے کہ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھا مبادرت کی اور عقیقہ سے عبور کر کی جب دوسری طرف پہونچی  
 تو دیکھا کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو لٹی ہوئی ایک چاہ پر استادہ ہی لڑکی لی جب لشکر غزیر کو دیکھا  
 بہا کنی لگا او سکی مادر نے جب لشکر دیکھ کر پہچانا تو کہا کہ بیٹا چلی آو یہہ لشکر اسلام ہی اس سے جنگو  
 اذیت نہ پہونچی کے جب آنحضرت قریب اوس عورت کی گے تو اوس سے پانی طلب فرمایا اور  
 تناول کیا اور روی مبارک کو دھویا باقی پانی کنوئین ڈال دیا حضرت کی برکت سی وہ چاہہ خشک  
 پر آب ہی غرض جب مشرکین کو ورود جناب سید المرسلین سے اطلاع پہونچی تو اونہوں نے ابان بن  
 سعد کو مع ایک لشکر کثیر کے واسطی مقابلہ جناب رسول خدا کی بھیجا جب ابان قریب لشکر کثیر پہونچا اور  
 شتران ہی کو ملا خط کیا تو قبل اسکی کہ خدمت حضرت میں پہونچی کہ کو مرحبت کی اور ابوسفیان سے  
 جا کر کہا کہ ہمیں تجھی یہ عہد نہیں کیا کہ تو ہی کعبہ کو بہر دے ابوسفیان نے کہا کہ تو آنا آئو وہ کار ہے  
 اور صاحب تدبیر نہیں تو ان تدبیر و کو کیا جانی ابان نے کہا کہ اگر تو جناب رسول خدا کو مکہ میں <sup>وسط</sup>  
 مخر دے واداسے مناسک کے نہ آئی دیگا تو میں تم کو تجھی برخلاف گرد و لگا لیکو میرے  
 نصرت نہ کرنے دو لگا ابوسفیان نے کہا کہ تو خاموش رہ جب تک ہم رسول خدا اسی عہد نامہ نہ لی  
 لین بعد او سکی ابوسفیان نے عروہ بن مسعود کو خدمت میں آنحضرت کی بھیجا جب وہ خدمت میں  
 حضرت کی پہونچا تو اوسنی سبب قدم کا دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو مقصود اس حرکت سے  
 ادای مناسک ہے عروہ غرض کے کہ ایسا ہرگز نہیں دیکھا کہ آپ سارے ایسی مقصود سے  
 منع کیا جاسی لکن اپنی ہم قوم قریش ابقو قسم دیتی ہیں خدا کی کہ آپ اونکی ملازمین داخل نہوں اور  
 اونکی دشمنوں کو اونیر جری نہ کریں بعد او سکی عروہ مکہ میں گیا اور جا کی سب حال بیان کیا اونہوں  
 نے پھر ہبیل بن عمرو و خلیف بن عبد الغرے کی تین بھیجا جب اونکو آئی ہوئی دیکھا تو حضرت  
 نے صحابہ سی ارشاد کیا کہ شتران ہی اونکو دیکھلا و جب وہ حاضر خدمت ہوئی تو وہی جواب سوا  
 سابقہ ہوئی کہ کو واپس ہوئی بعد او سکی حضرت نے قصد کیا کہ عمر ابن الخطاب کو پیغام دیکر مکہ میں  
 بھیجیں عمر نے عرض کے کہ یا حضرت میرے قبیلہ کے لوگ بہت کم ہیں اور مجھ کو کچھ عزت اور اعتبار  
 اون لوگوں میں حاصل نہیں مجھ کو وہ بہت ذلیل جانتی ہیں اس سے معاف رکھی بلکہ عثمان بن  
 عفان کو بھیجی کہ بنی امیہ ہم قوم او سکی بہت ہیں او سکو اذیت نہ پہونچی گی پس حضرت نے عثمان کو فرمایا

کہ تو مکہ میں جا اور یمن میں کویت دینا کہ عنقریب مسیح کے ہونی والی ہی عرض سہیل حضرت  
 حضرت یحییٰ مامرنا اور عثمان مکہ کو گیا اور پیغام حضرت کا پہنچا دیا اور وقت حضرت فی مسلمانوں  
 بیعت عنوان کی بروہیت کلیسیا حضرت فی ایک ماہہ اپنا دوسرے ماہہ پر رکھا اور کہا کہ یہ  
 بیعت عثمان کیطرحی ہے تاکہ بعد کثرت بہت وعدم حفظ عہود جناب نبوت در بارہ اہل بیت  
 عذاب و عقاب اوسکا عظیم ہو جب عثمان مکہ کو گیا تو اہل اسلام فی کہا کہ خوشحال عثمان کا  
 کہ طواف وسیع بجایا اور محفل ہوا جناب رسول خدا فی فرمایا کہ وہ ہرگز طواف وسیع نکرے گا جب  
 اوسنی مرجعت کی تو اوس سے پہنچا کہ تو فی طواف ہی کیا تھا اور محل ہوا یا نہیں اوسنی عرض  
 کی کہ حضرت جب آپ فی طواف نہیں کیا تو میں کیوں کرتا تھا تا آخر روہیت بت جیسا کہ پہلی گذر ہے  
 الحدیث جناب صادق فرماتے ہیں کہ یہ صلح باعث ہوی امیرش اہل مکہ و مدینہ  
 تا انیکہ ایک دوسرے کو یہ پہنچتی تھی اور یہ صلح اہل اسلام کہ بہت مبارک ہوی اور مشہور ہو گیا  
 کہ قریب ہی کہ اہل اسلام کہ پرستولی ہوں اور بدولت اس صلح کی بہت سی آدمی مسلمان ہوئے  
 عرض جب عہد نامہ لکھا جا چکا تو عمر و فی اپنی بیٹی ابوجندل کا ماہہ بکریا کہ میں وافق صلح نامہ  
 کی اسکو اپنی ساتھ لے جاتا ہوں حضرت فی فرمایا کہ یہ قبل تخریر صلح نامہ کی ہمارے پاس آیا ہے  
 لیکن اوسنی مانا اور اپنی بیٹی کو لے گیا حضرت فی ابوجندل کے واسطی و عاکی اور فرمایا اللہ  
 اجعل لک من جانا و عترکما شیخ یفید و غیرہ علمای شیعہ فی اور صاحب جامع الاصول و غیرہ علما  
 اہل سنت و جماعت فی روہیت کی ہی کہ ربذ صلح حدیبیہ سہیل بن عمرو مع ایک جماعت کے حضرت رسول خدا  
 میں حاضر ہوا اور عرض کے کہ ایک گروہ ہماری عزیز و اقارب کا ہماگ کی اچھی پاس آیا ہے اور اپنی دین  
 اوکو کچھ خبر نہیں اور ہماری ہواں و مزارع کی خبر کیرے سے ہماگی میں اوکو ہماری حوالی کہو یعنی حضرت  
 فی ارشاد کیا کہ ایسی باتیں بیغائدہ مکر و در نہ میں مسئلہ کو نگاہتہار کے ایسی شخص کو کہ قطع کرے گاہتہار  
 گردنوں کو راہ دین میں اور جناب ماری عزاسمہ فی امتحان کیا ہی اوسکی دلکا ساتھ قوت ایمان کی لوگوں  
 فی عرض کیا کہ وہ کون ہے حضرت فی فرمایا کہ عاصف نعل یعنی علی ابن ابیطالب میں بروہیت جامع  
 الاصول ابو بکر و عمر نے استفسار کیا کہ وہ کون ہیں حضرت فی اشارہ کیا طرف جناب امیر کی فریقین نے  
 روہیت کی ہے کہ جب حضرت مدینہ سے متوجہ حدیبیہ ہوی اور منزل جحفہ پر کہ میقات اہل شام کا ہی  
 فروکش ہوی تو پانی دمان نہ تھا حضرت فی مشکین سعد ابن مالک کے ساتھ کین تھوڑی دور چاکی و اہل با  
 اور عرض کے کہ لب خوف کی تھا سکا تھرا اور ایک شخص کو بجا وہ بھی واپس آیا بعدہ جناب باقی کوثر و



و فاتح خیبر خباب امیر کو مع مشکون کی وادہ کیا تھوڑی عرصہ میں سب سکین ہر پر لائی کہ لشکر میں جان تازہ رہی  
 فی خباب امیر کی حق میں دعا کی اور اسی غزوہ میں بخروہ بانی لگانے لکھنوی سی اور گشتان سی ظاہر ہوا اور  
 وہ پہلی اسے ذکر کیا گیا اور ثقتہ الاسلام فی خباب صادق سی تفسیر آریہ کریمہ لکھنوی کہ اللہ شہید  
 الصید تنالہ ایدہ و سماحہ کہ یعنی امتحان کرتا ہی خدا تعالیٰ تمہارا ساتھ شکار کی کہ پہونچتی او نکو تمہارا  
 ہاتھ اور نیزہ تمہارے خباب صادق فی فرمایا کہ یہ امتحان عمرہ حدیبیہ میں واقع ہوا تھا کہ امتحان کیا  
 خباب باری فی کہ حشیمان صحرا اندرون خیم اہل اسلام کی آتی تھی جیسا کہ امتحان کیا ہی ہر سبیل کا  
 بڑا دے مہی مار فور شنبہ قطب راوندی نے روایت ہے کہ بروز غزوہ حدیبیہ گرسنگی اہل اسلام  
 بسبب توقف و من کے زور لائی جب اس حالت کی حضرت کی خدمت میں شکایت کی حضرت  
 فی فرمایا کہ جس کے پاس جو کچھ باقی ہے ایک کپڑے بڑا ڈال دے لکڑی پاس تھوڑا سا آرد اور  
 وادہ نما کے تھی وہ لاکر ایک کپڑی بڑا لدی حضرت فی دعا کی پس خدا تعالیٰ فی اوس میں اتنی برکت  
 دی کہ سب فی اپنی اپنی ظروف پہ لئی اور ہنوز آرد باقی تھا **فتح خیبر و قدوم جعفر طیار**  
 شیخ مفید و شیخ طبر سے و قطب راوندی و ابن شہر آشوب وغیرہ محدثین خاصہ و عامہ نے  
 روایت کی کہ جب خباب رسول خدا فی غزوہ حدیبیہ سے مرجع فرمائی مدینہ میں بیس روز توقف فرمایا  
 بعد اوسکی متوجہ فتح قباغ نہ کر کے ہو ہی جب نزدیک قلعہ خیبر کے پہونچی تو لشکر کو حکم دیا توقف  
 کرو اور حضرت فی یہ دعا پڑھے **اللهم رب السموات السبع وما اظلمین ورب الارضین**  
**السبع وما اظلمین ورب السیاطین وما اظلمین اناسک خیر هذه القرية وخیر**  
**اهلها وخیر ما فيها ونعوذ بك من شتم هذه القرية وشر اهلها وشر ما فيها**  
 پھر حضرت فی فرمایا کہ چلو بسم اللہ الرحمن الرحیم فقہ حضرت فی قلاع کا محاصرہ کیا اور خود حضرت سایہ  
 میں ایک دخت کی بیٹی اور دوسرے دن وقت ظہر کی حضرت کی منادی فی مذا کی لوگ حضرت  
 کی خدمت جمع ہوئی تو دیکھا کہ ایک شخص حضرت کی پاس بیٹھا ہی حضرت فی فرمایا کہ میں ہر جرح  
 میں تھا کہ یہ شخص تلوار میری کیج کر کہڑا ہوا اور اوسنی کہا کہ اب کون ایکو بجا سکتا ہی میں فی کہا  
 کہ خدا تعالیٰ حافظ حقیقی ہے یہ سستی ہی تلوار اوسکی ہاتھ گر کی اب یہ حرکت نہیں کر سکتا پس حضرت  
 فی اوس پر عفو کر کے چوڑ دیا اور بیس دن تک یہود کا محاصرہ رہا علم حضرت شیم اس محاصرہ  
 میں خباب امیر المؤمنین کی پاس تھا کہ ناگاہ درجشم حضرت امیر کو عارض ہوا اور اس غرض سے  
 اسلام بیرون قلعہ یہودیوں کی جنگ کرتی تھی اور یہودیوں کو دفعہ کے ایک جند ق کہودی بھی اس

فتح خیبر

جب ایک مہینہ گزرا تو اکیڈن در قلعہ کا گہلا اور حجب یہودی کہ بہت بڑا شجاع مشہور تھامع لشکر باہر آیا اور متعرض جنگ کا ہوا بہت ازالہ الحفا حضرت کو اس وقت درو شقیقہ عارض تھا ابو بکر خود بخود علم لیکمی مع ایک جامعہ ہاجرین و انصار کے روانہ میدان کارزار ہوا بعد مقابلہ کی شکست کھانکی فرار کیا گیا بجاکے مسکر حضرت اثرین پہونچا خباب رسول خدا کو بدین خیال کہ یہ لوگ اسل اسلام کو یہودی کی نظر میں خیف کرتے ہیں رنج ہوا بعد اسکی دوسری دن مرد میدان کارزار و سردار شجاعان روز کار عمرار الخطاب بقصد حرب و پیکار علم لیکمی مقابلہ میں کفار کے گئی لڑائی شروع ہوئی تین شخص انصار میں جب شہید ہوئے یہودی حملہ کیا تا ب حملات کی نہ لاکے اتباع خباب ابو بکر کا کیا - شاہ ولی اللہ دہلوی والد صاحب تحفہ ازالہ البخا میں قصہ خیر میں نقل کرتا ہے کہ جب عمر بن الخطاب مع اپنی ہمرہو علی لشکر میں واپس آئی تو ہمرہے عمر ابن الخطاب کی انگوٹھا رویتا ہی تھی اور وہ ہمرہو کو بزل کہتی تھی چنانچہ فقرہ عربی کا کتاب مذکور میں یہ ہے کہ جب نفم و یحلمو جب ان دونوں صاحبوں نے فرار کیا تو خباب رسول خدا فرمایا کہ یہ دونوں لیاقت نہیں رکھتی کہ اس علم کو اوٹھا کی ہسی معرکہ کارزار میں جائیں کل میں علم ایسی شخص کو دو ٹکا کہ خدا اور رسول خدا اسکو دوست رکھتی ہیں اور وہ دوست رکھتا ہے خدا اور رسول خدا کو کرار یعنی بار بار آئی والا ہی میدان کارزار میں ہرگز نہیں ہاگنی والا میدان سے تانیکہ خدا تعالیٰ اسکی ماتمہ پر فتح کریں ہر ایک شخص صحابہ سی اس شب کو اس انتظار میں سو یا کہ دیکھتی یہ علم کسکو ملی شاید جگہ ہی بلجاسی جبکہ صبح طلوع ہوئی تو سب صحابہ بامید علم حاضر خدمت بابرکت جناب رسالت ابھوگر سعد بن ابی وقاص تنجائی علم سعادت شیم بطر شجاعاں عرب و دستہ سبر کہیں حاضر ہوا جبکہ سب صحابہ حاضر ہو چکی حضرت فی فرمایا کہ علی ابن ابیطالب کپان میں حاضر فی عرض کے کہ چشم مبارک اس خباب کی در در کرتی ہیں جناب رسالت فی ارشاد فرمایا کہ ہر حال علی کو ہماری پاس لاؤ منقول ہے ہر چند کہ چشم مبارک جناب میر کی کمال در در کرتی تھیں لاکن سنتی ہی ارشاد بہت نبیاد کی دست مبارک دوش سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھکر خدمت رسول خدا میں حاضر ہو حضرت فی فرمایا کہ یا علی کیا علیل ہو خباب میر فی عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکھیں میری اس مرتبہ دہن میں کہ جبکہ تک نہیں دیکھ سکتا ہوں اور میری میر اور ذکر تا ہی یہ سنکر جناب رسول خدا فی فرمایا کہ یا علی بیٹو اور سر اپنا میری دامن میں رکھو پس حسب الامر حضرت جناب میر المؤمنین علیہ السلام سر اپنا اندرون دامن مبارک رسول خدا کیا اسوقت اسروز فی خطاب دہن اطرا ویدہ و سر اطرا علی ابن ابیطالب پر ظا اور جناب حدیث میں دعا کی کہ خداوند امیدوار ہوں کہ تو علی کو صر حرارت دہوت

سہی محفوظ رکھ کر ایسی کتابی کہ ہنورد عاجز حضرت تمام نبوی تھی در چشم خباب امیر کا دفع ہو گیا پس  
 رسول خدا فی علم سفید اپنا ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا کہ یا علی تم عازم جہاد ہو اور جبریل تمہارے  
 ہمراہ ہی اور نصرت و فتح تمہاری آگے ہی تم تو قاصد جہاد ہو اور بیت و خوف تمہارا دلوں میں بکھار  
 دینے گیا ہی پس انہی کفر و بیوہی اپنی کتب میں بڑا ہی کہ جو شخص کہ قوم یہود کو چاک کرے گا نام اوسکا  
 ایسا ہو گا پس یا علی جب تم ان کفار کی مخالفت ہو کہنا کہ میں ہوں علی انشاء اللہ عنقریب تم پر  
 سب محمد دل و منکوب ہوسے ہو خباب امیر المؤمنین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب تک کہ میرے گھار  
 میں ہمارے مسلمان ہوں جائیں گے تب تک میں انکی قتل سے دست بردار ہوں گا پھر خباب رسول خدا  
 نے انشاء کیا کہ یا علی جب تک کہ اس جہاد اور اول و آخر و غت طرف ہلام کی کرو اور مطلع کرو  
 حکام خباب بارے عزائم ہی جو اوپر واجب و لازم ہی اور قسم بخدا کہ اگر ایک آدمی سب سے  
 نسبت تمہاری ہدایت کے راہ راست اختیار کرے گا تو تمہاری و ہمت بہتر ہو گا اس سے کہ مالک  
 شتران سرخ سو کے خباب امیر فرمائی ہیں کہ میں جب ارشاد ہدایت بنیاد قلعہ تک پہنچا بھی دیکھتی  
 مگر یہود سے قلعہ سی مارا دہ لڑائی باہر آیا اور رزہ پہنچی ہوئی اور خود سر پر بھی ہوئی تھا اور ایک  
 سنگ سوراخ کر کے سر پر رکھ لیا تھا اور رجز پڑھی مینی جواب میں کہا کہ میرا نام حیدر ہی اور تمہارے  
 شیر زبانی کے قدم معرکہ جہاد میں رکھتا ہوں بعد اسکی طرفین سے دو دو خالی گئی پھر مینی ایک تلوار اوس  
 سر پر لگائی کہ پیر و خود کو کات کی سر کے دو قاش کر کے دہنوں تک پہنچتی تب وہ زمین پر  
 گرا اور ایک روہت میں وارد ہے کہ حضرت فی فرمایا کہ میں ہوں علی ابن ابیطالب تو ایک رنچ  
 کہا کہ اب مغلوب ہو گئی تم اسے گروہ یہود جی اوس کتاب کی جو خدا فی موسی پر نازل کے  
 ہی یہ سن کر عظیم و ہرستولی ہوا عرض جبکہ خباب امیر المؤمنین نے جب کو قتل کیا تو ہمراہ ہے  
 اوسکی بہاگ گئی اور دروازہ قلعہ کا بند کر لیا منقول ہے کہ دروازہ اوسکا ہمارے تھا کہ میں آدمی  
 اور بروایتی چالیس نفر اوسکو کہولتی تھی اور بند کرتی تھی جب خباب امیر اوس دروازہ تک  
 پہنچتی تو بقوت ربانی اوس دروازہ کو ایسی حرکت دی کہ قلعہ کا بند گیا اور تختہ کو اوکھا کر اوسکو  
 ہاتھ پر اٹھایا مانند سپر کے یہاں تک کہ قلعہ فتح کیا بعد اوس در کو پہنچ دیا اور ارفع کھڑا  
 کہ ہم چند آدمیوں فی قصد کیا کہ اوس ایک تختہ کو حرکت دیں لیکن نہ بل سکا اور عامہ نے جواب  
 امام محمد باقر سہی روہت کے جابر انصار سے کہتا ہے کہ خباب امیر المؤمنین نے فی درخیر کو قتل  
 خندق قلعہ کا بل بنادیا تاہیکہ سب اسل اسام اوس سے عبور کر کے قلعہ میں داخل ہوئی اور ستر

آدمیوں نے جابا کو اوس تختہ شکن کو ہاں سی اوٹھائیں لاکن نہ اونٹھ سکا اور عبداللہ جدی روت  
 کرتا کہ مجھی خباب امیر المؤمنین نے خود فرمایا کہ درخیر کو میں تھور کر بجای سپر کیا اور ہر اوسنی لڑا  
 اور بفضل خدا اول کو ہکا کی اوسی تختہ کا خذق پر بل بنا دیا اوس سے سب اہل اسلام نے  
 عبور کیا بعد اوسکی اوسکو اوٹھا کر دو رہیک دیا ایک شخص نے عرض لیا کہ یا حضرت اوس تختہ  
 کا بہت بوجہ ہو گا حضرت نے ارشاد کیا کہ ثقل اوسکا جھکو کچھ معلوم نہیں ہوا مگر حقدار کہ اس بوجہ  
 بوجہ ہی شیخ اطافہ نے رویت کی رہی کہ رزہ جب خیر ایک مرد بلند قامت و زرک سر قلعہ سی  
 باہر آیا کہ نام اوسکا مرحب تھا اور یہود اوسکو باعث شجاعت مردانگی کی اپنا امیر سمجھتی تھی اور  
 جو شخص صحابہ میں سی اوسکی پاس گیا اور معلوم کیا کہ مرحب وہی ہی حیرت مقابلہ کی نہ لاکر اپنے  
 صف کو مرحبت کے اور مرحب کی ایک دایہ تھی کہ وہ کانہ تھی اور مرحب کو بہت دوست کہتی تھی  
 بسبب اوسکی شجاعت کی اوس سے کہا کرتی تھی کہ جو جتنی طلب مبارزت کری تو اوس سے ملاخ  
 لڑائی کر کہ تو اوس پر غالب آئی گا مگر جو شخص کہی کہ نام میرا حیدر ہے اوس سی نہ لڑیو کہ تو مقتول  
 ہو گا پس خباب امیر المؤمنین جب اوسکی مقابلہ میں آئی اوسنی اپنا نام بتایا تو خباب میرے  
 خرابا کہ میرا نام حیدر ہے یہ سختی ہی مرحب خوف ناک ہوا اور ہباگ کیا اوسوقت شیطان  
 بصورت ایک عالم یہود کے اوسکی پاس آیا اور کہا کہ تو کیوں ہباگتا ہی مرحب نے سبب بیان  
 کیا شیطان نے کہا کہ کہا خعیف ہی تیرے عقل کیا حیدر جان میں ایک ہی شخص ہی افسوس  
 ہی کہ تو باین شوکت و عظمت جنگ ہباگتا ہی ڈر کے ایسی جوانی ایک عورت کی کہنی پر اور  
 اکثر اقوال عورتوں کی خطا ہوتی ہیں پس تو مرحبت کر صف قتال کی طرف شاید کہ یہ جوان تیرے  
 ماتہ سے مارا جائی اور تو اوسکی سبب سی بزرگے بائی تو حل اور میں تیری چھی یہود کو بھری  
 کرتا ہوں کہ تیرے مدد کر نیگی پس وہ مخدول مدبر اوس خیل مرور کی گئی میں الی خباب امیر المؤمنین  
 سی معرکہ آرا ہوا اور بضرب و فغان غار گہوڑی سے مونہ کی بل گر کر واصل جہنم ہوا اوسکی سرے  
 ہی یہود سے ہباگ گئی اور کہتی تھی کہ مرحب مارا گیا عامہ نے لہر قی متحدہ سعد بن ابی وقاص سے  
 بلکہ سلم نے بھی اپنی صحیح میں اسکا خراج کیا ہے کہ جب معاویہ ملعون نے سعد بن ابی وقاص کو  
 امر کیا کہ معاذ اللہ خاک بدنان املعون نابکار خباب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام  
 کو سب کرے اور سعد فی انکار کیا تو معاویہ نے وجہ پہنچی سعد فی بیان کیا کہ علی بن ابیطالب نے اور  
 یون خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر میرے وسطی اوٹین سی ایک ہی ہوئی تو میری نزدیک بہتر ہی شتران

سرخ موسیٰ اول یہ ہے کہ خباب رسول خداؐ جب جنگ بنوک کو تشریف لیگی تو خبابؓ میرے  
 کو مدینہ میں چھوڑا علی ابن ابیطالبؓ فی غرض کے کہ یا رسول اللہؐ محکوب زمان و اضلال کے  
 طرح چھوڑی جاتی ہیں خبابؓ رسول خداؐ فرمایا کہ یا علیؓ آیا تم راضی نہیں ہو اور برس بات کی کہ تم ہو  
 میرے تین منزله مارون کے موسےؑ سے یعنی جیسا کہ موسیٰؑ کے واسطی مارون تھی اوسطی  
 تم میرے واسطی ہو مگر یہم ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں جو تم میرے بعد پیغمبر ہوتی و مگر  
 خصلت یہ ہے کہ خبابؓ رسول خداؐ رفو خیر فرماتی تھی علم کل ایسی شخص کو دون کا کہ وہ خدا اور  
 رسول خداؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسولؐ کو دوست رکھتی ہیں ہم سب لوگ اس امید پر تھی  
 کہ شاید ہمکو علم ملے پس خبابؓ رسول خداؐ فی علی ابن ابیطالبؓ کو طلب فرمایا تو چٹنہا ہی علی ابن  
 ابیطالبؓ درو کر تے نہیں آئے ہاں مبارک آنحضرتؐ فی اوکلی انکھون پر ملا او کو شفا ہوئے علم خبابؓ  
 امیر کے ہاتھ میں دیا خبابؓ مارتیالی نے اوکلی ہاتھ پر خیر کو فتح کیا ملتیر سے یہ  
 ہی کہ جب آیہ مباہلہ نازل ہوا تو خبابؓ رسول خداؐ فی علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ کو اپنی پاس بلوایا  
 اور فرمایا کہ خداوند اہم ہی ہیں البیت میری اور کتاب احتجاج میں حاوے فضائل اوایل و آخر  
 خبابؓ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جنگ خیبر میں خبابؓ رسول خداؐ فی علم النصار سعد بن عبادہ کو  
 دیا اور یہود کے مقابلہ میں بیجا سعد و حو مجروح ہوا اور لڑائی فتح نہوی بہر علم مہاجرین کا  
 عمر کو دیا اور یہود کی طرف بیجا قبل اسکی کہ جنگ واقع ہو عمر نے اپنی اصحاب کو ڈرایا اور خود لڑا  
 اوسوقت آنحضرتؐ فی نین مرتبہ فرمایا کہ مہاجر و انصار فی ہمہ کیا کیا اور پھر فرمایا کہ کل میں رہت نصرت  
 آیت ایسی شخص کو دو ننگا کہ کرار اور غیر فرار ہے اور خدا و رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور  
 خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتی ہیں ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ یہی کہ رفو خیر خبابؓ  
 رسول خداؐ فی عمامہ اپنی دست مبارک سے سراقہ اس خبابؓ امیر المؤمنینؑ پر باندھا اور ذوالجناح پر  
 سوار کیا اور فرمایا کہ یا علیؓ جاؤ کہ جبرئیلؑ تمہاری جانب رہت اور میکائیلؑ جانب چپ اور  
 غزیرؑ سامنی اور ہرئیلؑ پشت پر واسطی اعانت کی ہمراہ ہیں اور سب سے زیا وہ  
 دعا میرے تمہارے پشت و پناہ ہے پس خبابؓ میری قلعہ کو فتح کیا اور در قلعہ کو  
 نوڑ کے چالیش درعہ کی فاصلہ پر پہنک دیا اور عامہ و خاصہ فی بطرق مسعودہ روایت کے  
 ہی کہ روز شہزادہ جب خبابؓ فضل المؤمنینؑ مولانا امیر المؤمنینؑ فی دلائل اپنی فضیلت کے  
 گروہ مخالفین برافرا فرمائے تو اوسمیں فرمایا کہ آیا کو بیستمین ایسا ہی کہ جب عمرؓ فی معرکہ



خیر میں فرار کیا اپنی ہمارا ہونکو مضروب بزدلے کرتا تھا اور ہم اپنی اوسکی اوسکو نامرد بھلائی ہوتی  
 جب آنحضرتؐ فی یہ حال مشاہدہ فرمایا تو ارشاد کیا کہ کل رہیت ایسی شخص کو دو گنا جو کر اگر غیر فرار  
 ہی اور خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو دوست رکھتی ہیں اور ہمیں ہر  
 کا حب تک کہ خدا اوسکی ماتمہ پر اس قلعہ کو فتح کرے گا حب صبح طلح ہو سے  
 میری تین طلب کیا لوگوں فی عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی ابن ابیطالب بسبب در چشم کی آنکہ نہیں  
 قبول سکتی آنحضرتؐ فی فرمایا کہ بہر حال علی کو حاضر کر وجب بہ ارشاد مجتک ہو چنا میں اوسوقت حاضر نہ  
 باحداوت ہو پس آنحضرتؐ فی مجھی دیکھ کر لعاب دہن مبارک میرے آنکہہ پر ڈالا اور خباب بار سے  
 دعا کے کہ پروردگار عالم دور کر علی سے گرمی اور سردی جو مضرب ہو علی بن ابیطالب غرما سے  
 زمین کہ برکت دعا سے خباب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے وقت دعا سی ہوقت نہات  
 گرمے سردی سے مجھی ضرر نہیں ہو چنا پس علم سادات شمیم میں فی اوٹھایا اور کافروں کو شکست  
 دی کون سے محاب میں سی مشل میری کہ جبکی فی ایسی ایسی امور واقع ہو سے میں سب سامعین نے  
 عرض کیا کہ سچ ارشاد فرمایا اپنی کہ سو آپکی ایسا کوئی نہیں ہے خباب امیر فی فرمایا کہ قسم دیتا ہوں  
 تمکو خدا عزوجل کے کہ کوئی تین سو میرے ایسا ہے کہ بمقابلہ رجب باہر آیا ہو اور رجز رٹے ہو  
 از بکہ سر رجب کا بڑا تھا ایک پتر کہ بزرگے میں مانند پہاڑ کی رجب فی اپنی سر پر عوض خود کے  
 رکھا تھا میں ایسی تلوار سر پر اوسکی مارے کہ اوس پتر کو کاٹ کر سر پر ہو چنی اور اوسکو دو کیا پس  
 سو امیرے نہیں کوئی ایسا ہے کہ جیسی ایسا کیا ہو بعد اوسکی فرمایا کہ تمکو قسم دیتا ہوں خدا تعالیٰ  
 کی گواہی کہ سو امیرے ایسا کہ درخیر کو او کہیٹر کر ماتمہ میں اوٹھایا ہو اور تنو گز کے فاصلہ  
 تک لے گیا ہو اور بعد اوسکی چالیتس او میں سنی ہو سکا کہ اوسکو حرکت دین سب فی کہا کہ سچ  
 فرمایا یا امیر المؤمنین عروۃ الاسلام علیہ الرحمہ فی بسند معتبر خباب صادق سے روایت کے  
 ہی کہ خباب امیر المؤمنینؓ فی سچ مانہ کے جو نام سہیل بن جف انصارے لکھا یہ لکھا تھا کہ بخدا  
 سو گند جب درخیر کو او کہا را میں لے اور چالیتس گزشت سر اپنی دو پہنکا میں نے یہ توت  
 بدلے اور حرکت غدا میں نہ جی بلکہ موید ہوا میں ساتھ فوت ملکو لے کی اور موز ہوا میں ساتھ نور ہوا  
 اپنے کی اور میں نور احمد سے سی وہ چراغ ہوں کہ چھٹی روشنی اور نور کا قبا س کرین بخدا  
 سو گند کہ اگر تمام عرب ایک دوسرے کی مدد کرین اور میرے قتل پر سب جمع ہوں ہرگز ہرگز میں  
 اوں سے سو نہ میری رون احمد نہ ہاگوں اور اگر مہلت اور فرصت پاؤں تو سر خاضعین کے ہوں

جدا کروں اور جو شخص کہ مرگ سی پروانہ نہ گھٹا ہو اور ہمیشہ آرزو مند مرک ہو وہ جنگ سی کیا پروا رکھی اور سب سے محترم  
 ایضاً عروۃ الاسلام نے زہدیت کی ہی کہ ایک یہود سے فی جسمی ہر اس طاقت تھا حضرت امیر المومنین سے  
 سوال کیا کہ یا امیر المومنین اوصیای نبوی سلف سی امتحانات ہو سے میں بیچ حیات انبیائی اور بعد حیات  
 انہی کے آپ فرمائیں کہ آپسی حیات و حیات رسول خدا میں کون کون امتحان ہوا اور اسکی جواب میں  
 حضرت امیر فی ارشاد کیا کہ حیات رسول خدا میں چھ سی امتحان ہوئی بار پنج اوغین جو با کمال تفصیل ارشاد ہو  
 میں بس بسبب طول کے چوڑ دے گی لکن امتحان ششم جو یہاں مقصود ہے بیان کیا جاتا ہے  
 وہ یہ ہے کہ حضرت فی اس یہودی کے جواب میں فرمایا کہ جہنا اوغین سے یہ ہے کہ ہر کاب  
 سعادت انتساب خباب رسول خدا گئی طرف خیبر کے وسطی مقابلہ کی یہود ان شجاع سے اور عدد اونکا  
 خارج از حصا تھا اور قلعہ اونکا نہایت مستحکم تھا۔ اور اسے شتر و سامان و اسلحہ حرب بھی و انکی پاس  
 وافر تھی اور نہایت تکبر و تجتر سے مبارز طلب کرتی تھی اور جو شخص ہمارے صحاب سی اونکی مقابلہ  
 ہوتا تھا اوسے قتل کرتی تھی تا انیکہ ہمارے ہر ای حایف و ترسان ہوئی اور سبکو اپنی جانگی مالی پر گئی  
 سب کی سرح ہوئیں اور سیکو حرات نبوی کے مقابل میں یہود کے جانی اور سوقت سب فی یہی کہا کہ یہ  
 ابو الحسن اگر لڑائی کے وسطی جانی تو مناسب ہی والا لڑائی کڑ جانی گے یہ سنکی خباب رسول خدا  
 فی بھی اونکی طرف پہا جب میں میدان میں بانو رکھا جو کوئی سامنی آیا اوسے فوراً خاک مذلت پر گرا  
 دیا اور جو سوار مقابل ہوا اوسے زمین پر گرا کے بسم ستور استخوان اوسکی سر مد دے تا انیکہ  
 یہود سے ہر سیکو میرے مقابلہ کی جرات نہو سے اور سوقت حملہ کیا اور مثل شیر گرسنگی اوپر  
 جایڑا پس ناب حملات کی غلا کے اونہوں فی فرار کیا اور اپنی قلعہ مستحکم میں گھس گئی اور در واردہ  
 اوسکا نہ کیا پس میں نے انہی ہاتھ سے لغد رت ربانی تختہ کو اوکھاڑا اور داخل قلعہ ہوا جو کو  
 مرد و نسائی میرے سامنی آیا اوسے قتل کیا اور عورتو کو اسیر کیا تا انیکہ اوس قلعہ کو میں نے ش تہا فتح  
 کیا اور ہوا سے خباب حدیث کی کے متغض نے میرے لغرت و اعانت نہیں کے شیخ طبر سے  
 جیلہ الرحمہ فی روایت کی ہے کہ جنگ خیبر ماہ ذی الحجہ سال ششم ہجرت میں واقع ہو سے اور بعض  
 فی اوائل سال ششم ہی لکھا ہے اور زیادہ بیش روز سی آنحضرت فی محاصرہ یہود کا کیا اور جو ذہ ہزار  
 یہود اندرون قلعہ خیبر کے تھی آنحضرت ایک ایک قلعہ فتح کرتی تھی اور محکم ترین قلعہ قوس  
 تھا اوس قلعہ کے فتح کے وسطی پہلی ابو بکر گیا اور پھر عمر گیا جب دونو فی فرار کیا تو خباب رسول خدا  
 فی ارشاد فرمایا کہ کل علم حضرت شیم ہی شخص کو دو ٹکا احدیث جب منافقین نے یہ حدیث

سنی تو اپنی دلوں میں کہا کہ معصود اسی علی کہ جس طرح نہیں کیونکہ اونکی انگوٹھیں دروہی اور اپنی زیر بابتیں  
 دیکھ سکتی ہیں جب یہ باتیں خباب امیر کے سمیع اقدس تک پہنچیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 منعت وکلاما نفع لما اعطیت یعنی ایذا بتعالیٰ کو سے دینی والا نہیں اوس شخص کو جسکو تو منع کر  
 اور نہیں مانع و اسکی جسی تو عطا فرمائی جب صبح اوس شب کی طلحہ ہوئی تو خباب رسول خدا  
 فی اپنی خیمہ سی خارج علم حضرت شیخ کو نصب کیا اوس وقت سب آرزوی علم میں تھے حتیٰ عذ عمر باوجود  
 فرار کر کرات و مرآت اونی طور میں چکا تھا ہمیشہ علم کے رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے آرزو  
 امارت لکڑ کے نہیں کے لاکن اوس دن میں خباب رسول خدا کی ارشاد فرمایا کہ علی ابن ابیطالب کو بلاؤ  
 لوگوں فی عرض کے کہ یا رسول اللہ وہ تو بہ سبب در چشم کے پشت یا یہی نہیں دیکھ سکتی تھی  
 جب خباب امیر حاضر ہوئی اور انکے اوس ہر پہر نہوت پر بھی تو با عجز رہا پھر حضرت شفاعت ہو کر اوس علم شریف حلال فرمایا  
 اور فرمایا کہ یہ دو کونین ہر کی طرف دعوت کرو اول یہی کہ اسلام لائیں اور احکام اسلام کو قبول  
 کریں تو مال اونکا او نہیں کے پاس رہی اور اگر اسلام نہ لائیں تو خیرہ دنیا قبول کریں تب  
 مال اونکی پاس رہی گا اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو قطعہ سی باہر نکلیں اور لڑائی کریں مسترحم  
 کہتا ہی کہ فرار شیخین کا اور فرمانا خباب رسول خدا کا لا عطین الذاریۃ غداں جلا لیل اللہ و رسولہ و نجدہ  
 اللہ و رسولہ متواترات سچی اور بخار سے وغیرہ محدثین فی اپنی اپنی صحاح میں اخراج اوسکا کیا  
 اور اگر مناقب و مضامین خباب امیر کی جو کھلی کی ہیں کتب عامہ میں بھی مذکور ہیں اور یہ واقعہ جسکو کہ انڈک  
 تبیر ہو و اسکی دریافت حقیقت خلافت خباب وصی برحق علی ابن ابیطالب کی اور و اسکی عدم استحقاق  
 شیخین کے کافے و وافی ہی کیونکہ ہر عاقل جانتا ہے کہ جب خدا کو دوست رکھتا ہو اور خدا اور  
 رسول خدا فرمائی کہ کل علم یہی شخص کو دوں گا کہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا  
 اور رسول اوسکو دوست رکھتی ہیں اس سی صاف ظاہر ہی کہ جن لوگوں نے فرار کیا ہی وہ لوگ صحابہ  
 ان اوصاف کی نہیں ہیں جو شخص خدا اور رسول کو دوست نہ رکھی وہ کس طرح استحقاق رکھتا ہے  
 کہ خلیفہ خدا اور رسول خدا ہوے اور پیشوا خلائق کا ہو عرض شیخ طبرسی فی خباب امام محمد باقر اسی  
 روایت کی ہی کہ جب خباب امیر کی خیر کو فتح کیا اور خوشخبر سے فتح کی سمیع اقدس خباب رسالت  
 مابہ پہنچی تو حضرت متوجہ قطعہ ہوے خباب امیر استحقاق کی و اسکی اپنی جب نظر رسول خدا کے  
 امیر خیر کبر پر پڑے تو فرمایا کہ سنی مشکور و بہت مردانگی مشہور تمہاری محمد تک پہنچی خدا بخشنی  
 راضی ہو اور میں خوشنود ہوں خباب امیر پر وقت ظاہر ہی ہوئی خباب رسول خدا فی فرمایا کہ کیوں گریہ

کرتی ہو حضرت میری عرض کے کہ چونکہ خدا اور رسول جیسی اعلیٰ ہستی پر سبب اس خوشی کی جن روزناموں  
 فرمایا جناب امام محمد باقرؑ کی کج خلقی کے خباب میرے صفیہ بنت ابی کو مال کے حوالہ  
 کیا اور فرمایا کہ خباب رسول خداؐ ایک ہلکے بخلت تمام ہو چکا پس بلال صفیہ کو قتل کے راہ سے  
 لے لیا جب نظر صفیہ کے مقتولین پر پڑے تو اوپر یہی حالت طاری ہوئے کہ قریب تھا کہ مر جائی  
 عرض جب خباب رسول خداؐ تک پہنچی اور حضرت نے وہ حال اس کا مشاہدہ کیا تو بلال پر ناخوش  
 ہوئے اور فرمایا کہ عورت کو اس کی عزیزوں کے کشتوں پر سی لٹکی آیا ہے جگورحم نہ آیا ہے  
 اس کی صفیہ کو حضرت نے آزاد کیا اور اس سے نکاح کیا صفیہ نے چند روز اس سے پہلی خواب  
 دیکھا تھا کہ چاند اس کی دامن میں آگیا جب خواب سے بیدار ہوئی تو کمانہ بن ربیع سے یہ خواب  
 نقل کیا اوسنی ایک طبیب انکی موندہ پر مارا اور کہا کہ تو آرزو رکھتی ہے کہ بادشاہ حجاز یعنی رسول خداؐ  
 تجھ سے نکاح کریں منقول ہے کہ اوس طبیب کے ضرب سے نیل بڑ گیا جب خباب رسول خداؐ آئی وہ اثر اس کی  
 موندہ پر ملاحظہ کیا تو سبب اس کا دریافت کیا اوسنی ب حکایت نقل کے اور کتاب شارق الانوار  
 میں منقول ہے کہ جب صفیہ عدت میں آنحضرت کے حاضر ہوئے بہت جمیل حسین تھی جب رسول خداؐ  
 اس کی چہرہ پر آتش دیکھا تو سبب اس کا دریافت کیا صفیہ نے عرض کے کہ جب خباب میری در قلعہ  
 حرکت دے تمام قلعہ کانپ گیا اور جو لوگ اوپر بیٹھی ہوئے تھے گرگی میں بھی تخت پر سی موندہ  
 بل کر پڑے جس سے یہ مہمہ ہو چکا الی آخر الرویت یہ رویت شارق الانوار میں سے ہی  
 اور مصنف اس کا جب برسی ہے اور وہ علما کے نزدیک معتبر نہیں شیخ طبرسی فی زیوایت  
 کی ہے کہ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے خباب رسول خداؐ اسی امان طلب کے کہ قلعہ سے اتر کے کچھ اپنی  
 عرض معروض کرے جب حضرت پاسی تو حاضر ہوا اور بدین شرائط صلح کی کہ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم  
 سی محفوظ رہی اور زمان و افعال یہود سے تعرض نہ کیا جائی مگر وہ مضارح اور اموال قبضہ  
 خباب رسول خداؐ میں آئیں جب یہ صلح واقع ہوئی اور اہل مذک فی سائر انہوں فی امان طلب کیا  
 اور انہیں شرائط پر اوسنی بھی صلح ہوئی پھر اہل خیبر نے عرض کے کہ ہم اور لوگوں کو سنی بہتر اس زمین  
 کی زرعت کر سکتی ہیں اور اس کو آباد کر سکتی ہیں اس زمین کو ہمارے سپرد فرمائی کہ نصف حاصل  
 اس کا اپنی نصرت میں کرینگے اور نصف حضرت کی خدمت میں ہو چکا نیکی پس حضرت نے اس معاملہ کو  
 منظور فرمایا بدین شرط کہ جب چاہینگے تو ہم یہاں سنی نکالینگے پس نتیجہ کہ بعد جنگ کے ثابتہ آیا تھا  
 مال جمیع مسلمانوں کا قرار پایا اور مذک چونکہ بلا غار بائندہ آیتا لہذا مخصوص یا آنحضرتؐ ہوا خباب

امام محمد باقر سی منقول ہے کہ بعد فتح خیبر کی آنحضرت نے قصد کیا کہ اور قلاع کو فتح کیا جا ہی رہا ہے  
ظہر آیت کو عقد کیا اور فرمایا کہ کون ہے ایسا شخص کہ بحیثیت حامل اس لو کا ہوزیر میر نے قصد  
کیا حضرت نے فرمایا دور ہو پھر سعد ابن ابی وقاص نے قصد کیا اوسنی ہی وہی جواب سنا یہ  
حضرت نے فرمایا یا علی اوٹو کہ حق تمہارا ہی پس خباب امیر متوجہ مذک ہوئی اور اوسنی صلح کی کہ خون  
اونکا محفوظ رہی اور مال و ناکا مخصوص بحضرت ہو جب یہ صلح ہوئے تو قلع اور باغ و مضارع  
مذک کے متعلق مذاکرات خاص خباب رسول خدا ہوئے مسلمانوں کا کچھ حق اوسمیں نہ تھا او سو وقت  
حضرت جبریل نازل ہوئی اور عرض کے کہ خدا تعالیٰ نے امر فرمایا ہے کہ دے اے محمد ذوی العزیز  
کو حق اونکا حضرت نے فرمایا کہ قربی سے کون مقصود ہے اور حق سے کیا مراد ہے جبریل نے  
کہا کہ قربی خباب فاطمہ ہے اور حق اوسکا مذک ہی پس خباب رسول خدا نے خباب فاطمہ کو طلب کیا اور  
بہت نامہ مذک لکھ کر اونکی حوالہ کیا جب خباب رسول خدا نے اس دار دنیا سی انتقال فرمایا ابو بکر و عمر نے  
اسی مذک کو خباب فاطمہ زہرا اسی چہن لیا ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جب خباب رسول خدا  
متوجہ فتح قلعہا سے مذک ہوئے ہوئے ایک قلعہ میں محض ہوئے حضرت نے اونکو طلب کیا  
اور ارشاد فرمایا کہ اگر تمکو اسی قلعہ میں چھوڑ دین اور تمہارے سب قلعوں اور اموال پر مصروف ہوں  
تو تم کیا کر سکتی ہو سب نے کہا کہ ہمیں وہاں محافظ مقرر کئیں ہیں اور محتاج ہماری پاس میں حضرت  
نے فرمایا کہ محتاج خدا تعالیٰ نے مجھ کو غایت فرمایا ہیں ہر ارزاہ اعجاز اونکو دکھلا میں جن اونکو  
سیر و کسی تہیں اونکو بیرون دے متہم کیا کہ شاید اونہوں نے حضرت تک پہنچا دین اونہوں نے  
قتین کہا میں اونکو ہمیں ایک سب میں رکھا ہی اور سب کو ایک صندوق میں اور صندوق کو ایک مضبوط  
گہر میں مخفی کیا ہے اور بعد اوسکی اس گہر کے دروازہ کو قفل بند کیا ہے عرض جس شخص نے  
محتاج وہاں رکھیں تہیں وہ وہاں گیا او دیکھا کہ سب قفل بحال خود ہیں لیکن محتاج نہیں اونہوں نے  
اونہوں نے کہا کہ رسول خدا ابرحق میں کیونکہ ہمیں محتاج کو بہت مضبوط رکھا تھا اور چونکہ ہم  
اپنی زعم سے جانتی تھی کہ خباب رسول خدا ساحر ہیں اس لیے جب آئیں تو بیت کی قفلوں پر بڑھی  
تہیں اب جانا ہمیں کہ وہ ساحر نہیں پھر خدمت خباب رسول خدا میں حاضر ہوئے اور عرض کے کہ  
اے کو محتاج کسی دین حضرت نے فرمایا کہ مجھی محتاج وہ دی گیا ہے کہ جسنی الواح ہوئے  
کی حوالہ کئیں یعنی جبریل پس در قلعہ کو اونہوں نے کہو لیا اور سب خدمت حضرت میں حاضر ہوئی  
اور عیسیٰ اویس سے سلام بھی لائی پس چونکہ سلام لائی تھی اوسنی حضرت نے جس لیا اور چونکہ



مسلمان نہیں ہوئے تھے اونکی سب مال برصوف کیا پس یہ واثق کے الفسحقہ نازل ہوا  
حضرت فی فرمایا دوی القرے کون ہے اور حق کیا ہی کہا جبرئیل نے مذک حق فاطمہ کا ہی اوسکی مال  
خدیجہ اور بہن ہند بنت ابی مالہ کی طرف سے پھر حضرت فی مدنیہ کی طرف مرحمت کی اور خباب سیدہ  
کو طلب کر کے سب اموال اونکی حوالہ کیا اور تبت کی اونکی سامنی ثاوت کی خباب سیدہ فی عرض کے  
کہ یا حضرت جو مال میرا ہی مینی اچھو بہ کیا حضرت فی فرمایا کہ اسی فاطمہ بعد میرے تجھسی مذک کے  
باب بن منارعت کر نیگی یہ فرما کر خباب رسول خدا فی جمیع صحابہ کو طلب کیا اور اونکی سامنی تمام اموال مع  
املاک مذک خباب سیدہ کی تسلیم کیا خباب سیدہ فی وہ مال مسلمانوں پر تقسیم کیا اور ہر سال زندگے  
میں خباب رسول خدا خباب سیدہ کا یہی معمول رہا کہ بقدر اپنی قوت کے اوس مال سے یعنی تین  
اور باقی محاصل مذک کا سبب سخاوت وجود بلکہ ایشار کے کہ اظہر من الشمس ہے اور کلام خدا  
اور سب ناطق ہے مسلمانوں پر تقسیم کر دیتی تھیں تاہیکہ بعد وفات خباب رسول خدا کی ابو بکر و عمر  
فی اوں حضرت سے مذک کو غضب کیا اور مور و آیہ وافی ہدایہ والذین یکالون اموال الیتام ظلماً  
اَفْئَا یَا کُلُوْنَ تَا دَا و مَسِیْ حَلُوْنَ سَخِیْرًا ہوی کتاب خصاص میں خباب جعفر صادق سے  
منقول ہے کہ ام امین فی ابو بکر و عمر کے سامنی گواہی دی کہ مینی ایک دن حدت میں خباب سیدہ  
حاضر تھی کہ جبرئیل حاضر ہوی اور کہا کہ یا محمد اوہو کہ خدا بیتا فی تجھی امر کیا ہی کہ ملک مذک کو اچھی اور  
چاروں طرف میں خط کھینچوں کہ حد و داسکی معین ہو جاوین پس حضرت تشریف لیگئی اور تہوڑی عرصہ کے  
بعد مرحمت کسی اوسوقت خباب سیدہ فی عرض کی یا رسول اللہ کہاں تشریف لیگئی تھی آنحضرت نے  
فرمایا کہ جبرئیل نے ملک مذک کی گرد خط کھینچیں ہیں اور اوسکی حدود کو معین کیا اور مذک کو حوالہ  
خاب سیدہ کی کر کے بھیجی اور علی بن ابیطالب کو گواہ قرار دیا مترجم کہتا ہی اگرچہ منظور تھا کہ  
طعن غضب مذک اس مقام میں مفصل ذکر کیا جاوے مگر یہ طعن بہت تفصیل چاہتا ہی اور کئی  
کبار خصوصاً کتب کلامیہ فریقین سے ناظر مصنف کو مجبور لے حال اسکا ہو سکا ہی الا سبھا کتاب  
مستطاب طعن الکریم تصنیف خباب نام التحلیل الطام و سوة المتفقین اکثر مرجع ملت حضرت سید البشر  
علی رہیں مائتہ ثالث عشر سلطان العلماء و المجتہدین حضرت مولانا سید محمد مداندہ طلعہ العالی مائتہ الاہم  
واللیا لے و شید الطاعن کشف الصغایں و حنیہ خباب سبحان علیخان رفع اللہ درجہ کاشف  
بجا و رہ سیدنا ابی عبد اللہ کحسین علیہ السلام خاتمہ کی دیکھنی والوں پر کاشف فی رابع النہار طاهر و  
اشکار ہے اور حال خذلان عاصبین و زبہ فی عجمین مشہور اکثاف روزگار مگر مقتضای حکایت

کلمہ کا لفظ شکی منور و خوار سے یہاں ہی لکھا جاتا ہے پس محقق زہبی کہ علمای اہل سنت  
 و جماعت فی سبہ کرنا خباب رسول خدا کا مذکور کو خباب سیدہ کی تئیں واداسے شہادت سبہ نسبت خباب  
 امیر کہ باجماع اہل سنت صادق و باجماع شیعہ معصوم و ام المین کہ باعتراف عامہ محدثین بشریہ دخول  
 خان و بنا بر بعض روایات شہادت حسنین علیہما السلام سبہ پر اور رد کرنا ابو بکر کا اس شہادت کو  
 درج کیا ہی چنانچہ + مل نخل شہرستانی + و جابر العقیدین سمہودی + و فاروقی + ایضاً + و مواعظی + و حرقہ  
 ابن حجر متعصب + و فضل الخطاب + و مصنفات ابن ابی شیبہ + و محمد + و ابو بکر جری +  
 و نجم البلدان باقوت جمہوی + و کتاب توقف ابن سمان + و ریاض النضرہ محب طبری + و حاشیہ صلیح  
 روحی بر شرح عقاید تفسارانی + و مقصد قضی + و کثر النہال + و تفسیر درمنثور سوطی + و معارج النبوة  
 + و موقف + و شرح موقف + و نہایت الحفول خزازی + و مفتی قاضی القضاات + میں مذکور  
 ہی لکن یہاں چند عبارتیں نقل ہوتی ہیں جو کوی سب عبارتوں کی تفصیل چاہی تو اصل عبارتیں +  
 تشیہ المطاعین میں ملاحظہ کرے کہ اس سالہ میں اس قدر عبارتوں کی کجائش نہیں فی کثر النہال  
 فی صلہ الرحم من کتاب الاخلاق عن ابی سعید قال لما نزلت و ات ذالک لک حقہ قال  
 التبت یا فاطمہ لک فذلک رواہ الحاکم فی تاریخہ اور سوطی شافعی نے درمنثور میں اس آیت کے  
 تفسیر میں لکھا ہی + وخرج البرزازی و ابو علی + و ابن ابی حاتم + و ابن مزیہ + عن ابی سعید الخدری  
 قال لما نزلت هذه الآية و ات ذالک لک حقہ دعی رسول الله فاطمہ و اعطاها فذلک  
 اور معارج النبوة و مقصد قضی میں اس طرح مذکور ہے یعنی گویند کہ حضرت رسول سوی خیر امیر المؤمنین علی  
 مرسلنا و مصالکہ دست حضرت امیر واقع شد بران نہج کہ حضرت امیر قصد خون انبان کنند و خواہ  
 خاص از ان رسول خدا باشد پس جبرئیل فرود آمد و گفت کہ حق تعالیٰ منفریاد کہ حق خویشان بدہ رسول خدا  
 استفسار کردند کہ خویشان کن کیستند و حق انبان چیت جبرئیل گفت فاطمہ دست حواط مذکور را ابو  
 وہ با بچہ از رسول خدا اوست در مذکور ہم ماودہ پیغمبر فاطمہ را بخواند و بر اسے وی حجت نوشت  
 و این وثیقہ بود کہ بعد از وفات رسول پیش ابو بکر آورد و گفت کہ این کتاب رسول خدا دست برا  
 حسن و حسین نوشتہ است <sup>نست</sup> بالفاطمہ و سید نور الدین مدنی سمہودی شافعی نے کتاب التفسیر  
 میں لکھا ہی ذکر الحدیث ترجمہ مذکور و ما یقتضی ان الذی دفع عمر لعلی و العباس  
 من عند الله عنهما و وقعتا لخصومة فیہ فهو ذلک فانہ قال فیہا وھی السیة کانت  
 فاطمہ ادعت ان رسول الله اعطاها فقال ابو بکر ارید بذلك شهوداً فشهد لها علی

فطلب لها شاهدا آخر فشهد لها ام ايمن فقالت علمت بصقر رسول الله لا يجوز  
 الا شهادة رجل وامرأتين فانصرفت ثم ادعى اجتهاد عمر له رد هاتما ولى ففتحت  
 الفتوح وكان على يقين ان النبي جلها في حيوة فاطمة انسى موضع الحجة بعد  
 احكي سيد نور الدين في حوزة كذا هي اماما ذكره المحدث من ان فاطمة ادعت نخلة فذكره فروى  
 ابن ابي شيبة ما تشهد له عز الفير بن حسان قال قلت لزيد بن علي وانا اريد  
 ان اجهن امر ابي بكر ان ابا بكر اخرج من فاطمة فذكره فقال ابا بكر كان رجلا رجلا  
 وكان يكنى ان يغاير تركه رسول الله فانتد فاطمة فقالت ان رسول الله اعطاني فذكره  
 فقال لها هل لك على هذا بينه فجاءت بعلي فشهد لها ثم جاءت بام ايمن فقالت  
 اليس تشهد اني من اهل الجنة قالت بلى فاشهد ان النبي اعطها فذكره فقال ابو بكر  
 برجل وامرأة تستحقنا او تستحقين لها القضية انتم بقدر الحاجة - اور اس روایت  
 میں جو لفظ رجل پریم واقع ہوا ہے محض اس کے معنی ساز سے ہی ورنہ مبالغہ محضی اور الفاظ کا  
 اور جو خاتمہ میں نسبت زید ابن علی لکھا ہے وہ محض اقرا ہے اور ابن ابی بکر نے فی ابو بکر جو ہر  
 سہی اس روایت کو باین الفاظ نقل کیا ہے راہ سے کہنا ہی قلت لزيد بن علي وانا اريد  
 ان اجهن امر ابي بكر ان ابا بكر اخرج فذكره من فاطمة فقال ان ابا بكر كان رجلا  
 رجلا وكان يكنى ان يغاير تركه رسول الله فانتد فاطمة فقالت ان رسول الله اعطاني  
 فذكره فقال لها هل لك على هذا بينه فجاءت بعلي فشهد لها ثم جاءت بام ايمن  
 فقالت اليس تشهد اني من اهل الجنة قال بلى قالت فانا اشهد ان رسول  
 الله اعطاني فاطمة فذكره فقال ابو بكر فرجل وامرأة اخر تستحقهما القضية اور  
 شہید محمد باقر سائستہ کی کتاب التوفيقہ ابن سمان سے روایت کی ہے چنانچہ اوسنی کہا ہے  
 وقال ابن السمان في كتابه في ذكر فاطمة وابي بكر جاءت فاطمة الى ابني بكر  
 فقالت اعطاني فذكره فان رسول الله وهبها لي قال صدق يا بنت رسول الله ولكن  
 رايت رسول الله يقسمها فيعطى الفقراء والمساكين وانه السبيل بعد ان يعطى  
 منها ثلثكم فما تصنعين لها قالت افعل فيهما كما كان يفعل فيهما ابني رسول الله  
 - اور عائشہ رومی میں مذکور ہے ومن مع الارث وفذكره بالنخلة وقع بين فاطمة  
 وبين ابي بكر بغض وتشاجر ولم تتكلم معه مدة حيوتها - اور ابن حجر کی نے

کہ علماء ہی متعصبین تھے صوفیوں میں کبھی ہی ودعواہا اٹھنے نکلے فدا گامرات علیہما الا بعد  
 وام ایمن فامہ نصاب البینہ علی ان قبول شہادۃ الترویج لزوجة خلافا بین العلماء  
 وعدم حکمہ بشہادۃ بینہما لعلہ کونہ ممن لا یراہ ولا یتراہ ولا یتبین من العلماء اوالہذا  
 لا یطلب الخلف مع من شہد کما وزعمہم ان الحسن والحسین وام کلثوم شہد  
 لہا باطل علی ان شہادۃ الفروع والصغیر غیر مقبولہ اور بعد اسکی روایت زید ابن علی  
 کو نقل کیا ہی اور صاحب سؤف اور اسکی شارح فی کبھی ہی فان قیل ادعت فاطمہ اٹھنے نکلے  
 لہ اعطیہما فذلک نخلہ وعطیہ شہد علیہ علی والحسن والحسین وام کلثوم و  
 الصغیر ام ایمن فرد ابو بکر شہادۃ فہم فیکون ظالما قلنا اما الحسن والحسین فللفرع  
 لان شہادۃ الولد لا یقبل لاحد ابوہ واجدہ عند اکثر اہل العلم وایضا بما  
 کانوا ضعیفین فی ذلک الوقت واما علی وام ایمن قصصہما عن نصاب البینہ  
 انتہی مختصرا اور کتاب محکم البدان میں مذکور ہی اے فذلک قریب بالمجاز بینہما و بین المدنیہ  
 یومین وقیل ثلثا فاء الله تعالیٰ علی رسولہ فی سبتہ سبع صلوات وذلک ان النبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما نزل خیر وفتح حصونہا ولم یبق الا ثلث وامشددہم  
 الحصار فارسلوا الی رسول اللہ یسئلون ان ینزلہم علی الجلاء وفعل وبلغ  
 اہل فذلک فارسلوا الی رسول اللہ ان اصالحہم علی المصنف من اثمہم و  
 اموالہم فاجابہم الی ذلک فہم مالا یوجب علیہ فخیل ولا کرباب وکان خاصۃ  
 لرسول اللہ وفيہما عین فوارہ کثیرہ وخیل کثیرہ وہی التی قالت فاطمہ  
 علیہا السلام ان رسول اللہ غلبہا فقال ابو بکر اید بذلک شہود او لہا قصہ  
 وحب الیدین طبری فی ریاض البصرہ میں نقل کیا ہی عن عبد اللہ ابن ابی بکر بن عمرو بن خنیس  
 عن ابیہ قال جاءت فاطمہ الی ابی بکر فقالت اعطنی فذلک فان رسول اللہ وحبہما  
 قال قتد یا بنت رسول اللہ ولکنہ لایت رسول اللہ یقسمہا فیعطی الفقراء و  
 المساکین و ابن السبیل بعد ان یعطیکم منها فوتمک فانتصعین لہا اور نیز  
 ریاض البصرہ میں روایت زید ابن علی سے مذکور ہے ترجمہ روایت اول کنز العمال فی سبیل  
 منقول لہا کہ کما اوسنی کہ جب نازل ہوئی آیہ و ات ذا البقر فی حقہ فرمایا خباب رسول اللہ اے کہ ای فاطمہ  
 میری لڑکی ہی فذلک ترجمہ روایت دوم مؤثر سیوطی یعنی روایت کی بزاز و ابو علی و ابن ابی حاتم

و ابن مردودہ نے ابی سعید خدری سے کہا اوسنی کہ جب نازل ہوئی ایت و ہت ذالقرنی حذلق  
 ابی خباب سر لختہ فی خباب سیدہ کو اور عطا کیا فذک - روایت سیم معارج النبوة عبارت ہے  
 ہی حاجت ترجمہ کی نہیں ترجمہ روایت چارم و فار الوفا ذکر کیا مجدد فی ترجمہ فذک میں اور بیان کیا  
 عمر ابن الخطاب کی فذک کو طرف خباب امیر اور عباس کے ہوا و واقع حکومت و بیان اوسکی  
 اور وہ فذک ہی پس کہا ہی مجدد فی فذک وہ جگہ ہے کہ دعوی کیا نہا خباب سیدہ نے  
 کہ پیغمبر خدا فی او کو یہ کیا ہے ابو بکر فی اوسکی جواب میں کہا کہ اگر دعوی نہا راسخ ہی شاہد  
 حاضر کر و پس گوہی دی عطای فذک کی خباب امیر کو بکریک و شاہد طلب کیا پس گوہی  
 دی وہ فذک کے ام ابن فی پس کہا ابو بکر فی پس نہیں ہے جائز گوہی لاکن مرد اور دو عورت  
 کی یہ سنی خباب سیدہ بھی گھر کو تشریف لائیں پھر مردی اجتہاد عمر ابن الخطاب طرف رو کرتے  
 فذک کی اور خباب امیر ہمیشہ فرماتی تھی کہ خباب رسول خدا فی ابی زند کی میں خباب سیدہ کو فذک وہ فرمایا  
 بعد اسی جو سید نور الدین سہوری سافعی فی کہا ہی کہ وہ جو ذکر کیا ہے مجدد فی کہ خباب سیدہ  
 فی دعوی وہ فذک کا کیا ہے پس روایت کی ابن ابی شیبہ فی وہ خبر جہ شہادت دیتی او پر  
 اوسکی غیر ابن حبان سے کیا اوسنی کہا میں زید ابن علی کو در حالیکہ ارادہ کرتا تھا میں بھیجوں  
 کی کہ تحقیق ابو بکر نے غضب کیا فذک کو خباب سیدہ سے کہا زید ابن علی فی کہ ابو بکر تہا رجل رجیم اور  
 مگر وہ رکھتا تھا کہ تغیر دی ترک کہ خباب رسول خدا کو پس امین پاس ابو بکر کے خباب سیدہ پس فرمایا  
 کہ تحقیق خباب رسول خدا فی عطا کیا ہی بھی فذک پس کہا ابو بکر نے آیا اس وہ کا کوئی گواہ ہے  
 پس خباب سیدہ لائیں خباب امیر کو پس گوہی دی خباب امیر نے فذک و تصدیق دعوی خباب  
 سیدہ پر اور پھر لائیں ام ابن کو پس کہا ام ابن فی ابو بکر سے کہ تو گوہی نہیں دیتا کہ میں الل جنت ہی  
 ہوں ابو بکر لکھا بلکہ گوہی دیتا ہوں تب کہا ام ابن نے کہ میں گوہی دیتی ہوں کہ خباب رسول خدا  
 فی فذک وہ کیا ہے خباب سیدہ کو تب کہا ابو بکر فی کہ گوہی ایک مرد اور ایک عورت سے  
 تم فذک کو لینا چاہتی ہو اور ترجمہ روایت پنجم عبارت ابن ابی الحدید قریب اسکی ہی حاجت ترجمہ  
 کی نہیں - ترجمہ روایت ششم عبارت سید محمد بارسا کہا ہی ابن سمان فی کتاب موقوفہ میں  
 سچ ذکر خباب سیدہ اور ابو بکر کے کہ امین خباب سیدہ طرف ابو بکر کے پس کہا کہ دی مجھ کو فذک  
 تحقیق خباب رسول خدا فی وہ کیا ہی بھی فذک کہا ابو بکر فی کہ سچ فرماتی ہیں آپ یا نبی رسول خدا  
 لاکن منی دیکھا کہ خباب رسول خدا احوال فذک کو تقسیم کرتی فقرا و مساکین و ابن سبیل پر بعد



کہ قوت تم اہلیت کا نکال لگی تمہاری حاکم گردیا کرتی تھی اب کیا کرین گی نئی جہ رسول خدا ہوا الٰہی فدک کے  
 فرمایا جناب سیدہ فاطمہؑ کی کہ میں اسے طبع کر دینی جیسی رسول خداؐ میری ہوا الٰہی فدک میں تصرف کر دینی  
 تھی۔ ترجمہ روایت ہستم عبارت کا شیعہ صوح الدین روحی یعنی سبب منع کرنی ابو بکر کے ارادت  
 نہیں کلام کیا جناب سیدہ فاطمہؑ ابوبکر کے عمر بہ بعد اسکی۔ روایت ہستم عبارت  
 صواعق محرقة اور دعویٰ ہے کہ فدک کا جو کیا تھا جناب سیدہ فاطمہؑ کی نہ لائیں اور براؤسی گواہ مگر علیؑ  
 بیضا لب اور امین کو پس اسکا مصلیٰ ہوا انصاف شمار ہے کہ وہ زبان قبول کرنی شہادت زوجہ کے  
 واسطی زوجہ کی مختلف ہے نہ اسکا لحد نہ حکم کرنا الٰہی بیک شاہد اور یہیں پر یا تو اسکی نزدیک یا  
 تھا یا کسی اور سبب اور یہ ہمہ انکا کہ ادا ہی تھا دت کی حنین اور ام کلثومؑ کی باطل ہی علاوہ  
 بران گو اہی اولاد و طفل ناقص ہے۔ ترجمہ روایت ہستم کہ یہی باتن اور تاج موقوف ہے کہ اگر  
 اعتراض کیا جاوی کہ دعویٰ کیا جناب سیدہ فاطمہؑ کی کہ تحقیق پیغمبر خداؐ کی فدک اور نکو بخشہ یا سبب اور  
 گو اہی وہی ہے امیر علی بن ابی طالبؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور ام کلثومؑ اور حبیہؑ ہی کہ ام امینؑ کی یہ  
 رو کیا ابو بکرؓ ایسی لوگوں کے گو اہی کو پس ہو ابو بکرؓ خاتم النبیینؐ کے ہمہ اسکی جواب میں کہ شہادت  
 حنین کی سبب فرحت کے روئی کیونکہ گو اہی اولاد کی نہیں سمجھتی حق والدین اور احباب  
 نزدیک اکثر اہل علم اور تیر حنین کم سن ہی تھی اس وقت میں باقی رہی علیؑ اور ام امینؑ شہادت  
 انکی لصاب ہبہ سبی فاضل تھی۔ روایت ہستم عبارت بمعجم البلدان تحقیق فدک ایک قریرہ ہی  
 حجار میں در میان اسکی اور مدینہ کی دو دن بائیں دن کا رہتے ہی اور خدا تعالیٰ کی بطور فی کے  
 دلوایا رسول خداؐ کو سبب ہجرت میں بطور صلح کے اور کیفیت اسکی اسطرح ہی کہ تحقیق جناب رسول خداؐ  
 جب تشریف لائے خیر میں اور فتح کیا قلاع خیر کو اور باقی ترسی مگر ثقت اور شدت لایا یہود  
 بر محاصرہ پیغام بھیجا اور انہوں نے طرف جناب رسول خداؐ کی کر اوکو انکی ملاہی نکال دین پس حضرت  
 ایسا ہی کیا جب یہ خبر اہل فدک کو پہونچی تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ جناب رسول خداؐ ہمیں مدینہ  
 مصاحہ فرمائیں کہ نصف ہواں و شمار وہ پیش کش کریں پس حضرتؐ کی قبول کیا پس فدک وہ  
 کہ نہیں سیر کے طرف اسکی آپ و شترنی یعنی بغیر حارہ یا نہ آیا پس تھا فدک خالصہ واسطی جناب  
 رسول خداؐ کی اور اس فدک میں بیت نہرین جاری ہیں اور بخل بہت ہیں اور وہ ہی فدک ابھی سطر  
 جناب سیدہ فاطمہؑ نہیں کہ تحقیق جناب رسول خداؐ کی بھی یہ فرمایا ہی ابو بکرؓ کی یہ ستمی کیا کہ سیر گواہ  
 چاہی اور واسطی اسکی ایک قصہ ہی۔ یازدہم ترجمہ عبارت رباض المنصرہ یعنی روایت کے

عبد اللہ ابن ابی بکر بن عمر بن خرمانی اپنی باب سی کہ آئین خباب سیدہ میں ابو بکر اور فرمایا کہ مذکور  
ہمکو دی کیونکہ خباب رسول خدا کی محبی سیدہ فرمایا ہے یہ سنکی ابو بکر کی کج فرماتی ہی بلکن خباب  
رسول خدا نصیحت کرتی تھی ہواں مذکور فقرات و مسائل و ابن سبین پہلی قوت غم طبیعت کا دیکھی کہ  
آپ مذکور کو لیکھی کیا کیجیگا۔ بعد اوسکی حب طبری ایک روایت منفس قصہ زید ابن علی ریاض  
الضرہ میں تحریر کے ہی جب یہ روایات لکھی جا چکیں تو مخفی رہی کہ انہی کئی امر ثابت ہوئے  
**اول** یہی کہ بعد نزول آیہ ذات ذوالقصر حضرت خباب رسالت مآب فی مذکور خباب سیدہ  
صائم اللہ علیہا کو سیدہ فرمایا کہ ملک خباب سیدہ میں آیا اور یہ نامہ ہی لکھا گیا چنانچہ وہ خلیفہ صاحب  
سامی پیش ہوا و ویکم ہی ہے کہ بعد تعال خباب رسول خدا کی ابو بکر نے اس مذکور کو تیز  
و عصب کیا چنانچہ فقرہ و انک تنع من فاطمہ قد ارجع الہا یہ ہے کہ مذکور قبضہ خباب سیدہ  
نہیں تھا اور ابو بکر نے اوسکو غضب کیا کیونکہ یہ ہے کہ خباب سیدہ فی دعوی مذکور کا  
کیا اور خبکو احاد مسلمین سے ادنی پاس و لحاظ نبی آو ال ہی ہوگا وہ اوس معصومہ بضع رسول  
اس دعوی میں کاذب نہ سمجھی گا چہاں کہ یہ ہے کہ ابو بکر نے باوصف قبضہ خباب سیدہ کے  
خلاف شریعت نبوی کی خباب سیدہ سے گواہ طلب کی اور لفظ استزع کا جو ابو بکر لکھا گیا ناب  
تصریح ابن حجر متعصب کی و عمر و ابن ابی و سید نور الدین سمہودی مدنی کے دلائل کرتا ہی کہ مذکور  
کو حضرت فاطمہ سے حیرا جہین لیا اور عند الدعوی سے خلاف حکم خدا و رسول شاہد طلب کی چنانچہ  
یہ ہے کہ خباب امیر و جنین علیہم السلام و ہم کلثوم اور ناب روایت صحیح کی ام امین فی شہادت  
اسبہ مذکور کے سامنی ابو بکر کے او کی اور فضائل و مناقب و زہد و تقوی و بہت ہمت و شجاعت و  
امانت و عبادت و ورع و معرفت و یقین و توکل و خوف و رجا و صبر و رضا و مجاہدت فی الدین  
و نصرت خباب سیدہ المسلمین مواضع عدیدہ میں و خشیت و تقوی و شک و تدبیر و تہجد و غیرہ ما الی  
لا تحصى عد و ما جو خباب امیر و حسنین میں بائیں گئی ہیں اظہر من الشمس و امن من اللامس میں  
اور تعصب الی ذلکی و قاتر طو ال میں کجائش نہیں رکھتی اور مخالفین باوجودیکہ بیان کرنے  
فضائل خباب امیر ہی ہمیشہ دم جراتی جن لکن ان سب باتوں کا اقرار ہے ماطر کتب فرغین پر  
نہیں ہے خباب امیر کو ابو بکر نے شہادت اس دعوی میں جلب قلع کا حکم کیا اور شہادت جنین کے  
بھی مخالفین کے چہاں فی سی نہیں جیتی باوجودیکہ خرمہ بن ثابت کو ذوا شہادتین کہتی ہیں  
اور دعوی جابر ابن عبد اللہ ہضاری کا بلا طلب عین قبول کرتی میں و نفی کذب شہادت کتاب

و سنت اویسی کرتے ہیں کما سیاتی فیصلہ بشارت اللہ تعالیٰ شہادت کو انحضرات کی سرود و بارگاہ  
 باری نے رو کیا **ششم** جناب امیر ہر رویت سمجھو وہی ہمیشہ فرماتی تھی کہ پیغمبر خدا فی جناب  
 سیدہ کو اپنی زندگی مذکور ہے کر دیا تھا، **ہفتم** ام میں نے کہ ہمیشہ باخبر تھی گو سب سے یہ مذکور ہے  
 وہی **ہفتم** ابوبکر نے محض ہر جس رضائی و افوا سے شیطانی مذکور کو نہ دیا باوجودیکہ مقام تمام  
 محبت میں نادم اور ملزم ہوا **ہفتم** یہ ہے کہ خلاف سنت رسول حکم ایک شاہد اور عین پر نکلیا  
 و **ہفتم** یہ ہے کہ زبانی کہی مرتبہ کہا صدقت یا بنت رسول اللہ اور ہرگز بسبب عداوت خاصا  
 خدا کے اس پر عمل نکلیا۔ جب یہ دشمن فاندی بیان ہو چکی تو رد کرنا تفریر شاہ عبدالغنیہ دہلوی  
 کا جو تحفہ مسروقہ میں تیرہ توین طعن میں لکھی ہے منظور ہوا تاکہ حقیقت جناب سیدہ کی اور بجز وزبونی  
 خلیفہ اہلسنت کے ناظرین پر ظاہر و آشکار ہو جاوے پس ظاہر ہو کہ شاہ صاحب نے  
 بجا اب طعن سیر و ہسم یہ دعویٰ کیا ہے کہ دعویٰ یہ جناب جناب سیدہ سی اور اسے  
 شہادت ہرگز کتب اہلسنت میں موجود نہیں۔ جواب ہسکا یہ ہے کہ یہ کذب محض ہے  
 کیونکہ کہ بارہ جہات کتب معتدہ اہلسنت سے اور ہر لکھی گئیں اور بہت سے بخوف تطویل  
 چوڑ دین اور کمال تعجب یہ کہ جب تک کسی متکلم نے اہلسنت سے اس دعویٰ کا انکار  
 نہیں کیا اور اشنع یہ ہی کہ صوامع میں نصر اللہ کا ملبی نے جسکا ترجمہ کر کی تحفہ الضیف  
 کیا ہی اوسنی ہی دعویٰ یہ مذکور ہے انکار نہیں کیا اس سے معلوم ہوا بیان شاہ صاحب  
 کا محض جو تہہ ہے اسی جواب سے کیا حاصل ہوگا۔ شاہ صاحب فی مشکوٰۃ سے ایک حدیث  
 شعر عدم عطای مذکور جناب سیدہ عمر ابن العزیز ہو سے سی نقل کی ہے شیعہ  
 کی مقابلہ ایسی لغویات پیش کرنا خالی سفاہت سے نہیں علاوہ بران جب جناب امیر  
 کہ محفوظ عن الخطا عند الناصب و خرابہ میں اونکی شہادت علی الانبات مقبول نہیں کما مر تو ع  
 ابن العزیز کہ بنی امیہ سے ہی اور بنا بر روایات اہلسنت کی انتہال کیا رسول خدا فی اور اس  
 قبیلہ سے ناخوش تھی کون پوچھتا ہے اور و تاحت اعمال و افعال اس عمر کے اور  
 قبیلہ بنی امیہ کے ناظرین کتب تاریخ پر ہرگز مخفی نہیں کہ یہ یہودان امت قابل اسکی نہ  
 تھی کہ انکو مسلمین میں شمار ہے کیا جائی سو اس کے مخالفین کے کتب موضوعات مقرات  
 معلوم ہیں اور شیعہ پر کب حجت ہیں معہذا سند اس روایت کی سبب ضعیف ہے کما  
 لا یخفی علی ناظر کے تشید اطاعن اور طرفہ تر یہ ہے کہ اس حدیث میں ایک فقرہ ہے

اقطعھا مکران اور ملا علی قاری نے فی اسکی شرح میں لکھا ہے کہ اسے حضرت عثمان  
 یعنی عثمان کے زمانہ میں مروان نے کہ داماد عثمان کا تھا فدک لی لیا۔ اب ہم سوال کرتے  
 ہیں کہ آیا مروان نے فدک کو باجارت عثمان لیا یا بلا اجازت اسکی اگر باجارت میں ہر دفع  
 ہوا تو بی دیا بی عثمان کے نہیں جو فدک خباب سیدہ کو نہ یا جانی اسکو عثمان طریقہ اس طریقہ  
 دی اور وہ کیونکر سختی اسکا قرار پای اور اگر بلا اجازت صرف ہوا تو اس نابکار کو مستدر  
 دخل کیوں دیا تھا کہ ایسی امور کرے اور ہم اسکو نہیں مانتی کہ آیا اسکو عظیم ہو اور عثمان مطلع نہ ہو  
 مگر یہ کہ حرف ہو گیا تھا ہرگز حقیقی اور دلائی بنی امیہ میں بیوش و حواس تھا اور پھر شاہ صاحب  
 لکھتی ہیں کہ چون بہ در واقع تحقیق نہ آشتہ باشد و دعوی و وقوع شہادت ازین  
 اشخاص کہ نزد شیعہ معصوم و زودا محفوظ اند مکان و گنجایش ندارد۔ اس عبارت سے  
 ظاہر ہوتا ہے کہ وقوع شہادت مرغیر واقعہ ان حضرات سے محال ہے پس چاہیکہ شاہ صاحب  
 اور پیروانکی اس فقرہ کو ہرگز سہو کریں اور جب انکی کتب متحدہ سے ثبوت دعویٰ ہو و ادعا  
 شہادت ثابت ہو جاتی تو غاصب کو فقہین کریں اور محال کذب کو ان حضرات کی طرف راہ  
 ۔ پھر شاہ صاحب فرماتی ہیں خلاصہ جسکا یہ ہے کہ مہوب ملک مہوب نہیں ہوتا جب تک  
 قبضہ نہ ہو اور بالاجماع فدک خباب سیدہ کے قبضہ میں تھا جواب اسکا یہ ہے کہ جب سمجھی بروایا  
 المنست مامور ہونا جناب رسول خدا با عطای فدک تبرول وحی و آیہ ثابت کر دیا تو قبضہ میں  
 ہونا خباب سیدہ کے فدک کا منکر م تعطیل حکم خدا ہے ولا یقول بسلام علاوہ رہا  
 لفظ اشترع دال ہے کہ خباب سیدہ کی پاس فدک تھا ابو بکر نے چھین لیا۔ و نیز فقرہ فی الا  
 کہ باخلاف اکثر علماء المنست شلفا زانے و توسخی و ملا یعقوب لاہور سے و کا زور فی کلام  
 خباب میر سے فقرہ بلی کانت فی ایدینا فدک من کل ما اظلتھا السماء فتشت  
 علیھا نفوس قوم و منحت غنما نفوس الاخذین و نعم الحکم اللہ اور یہ جو لکھا ہے  
 کہ فدک باجماع قبضہ خباب سیدہ میں نہ تھا تو یہ جماع نوصب و عارج یا مثال شاہ صاحب  
 کا ہو گا ورنہ اسل سلام کا تو ہرگز سمین جماع نہیں لکھا معذہ البغیر شامل ہوئے معصوم  
 عترت رسول خدا سے جماع میں گور کنوں اور جولاہوں اور دلاہوں اور دہویوں کے جماع  
 کو کون مانتا ہے اور جب دعویٰ جماع کا ہو تو ہم کہتی ہیں کہ عترت رسول خدا منحصر  
 خباب سیدہ اور سمین اور خباب میر میں نہیں اور چاروں کا جماع سپر تھا کہ فدک مال خباب

ہی لا اقل یہی کہ یہ حضرات اہل حل و عقد سے ہی ہر اہانت کو تسلیم اس اجماع کے کرنی چاہئے  
 گی والا خلافت خلیفہ صاحب کے باطل ہوتے ہی - تو معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کے محض وہی  
 وہی ہی ہر شاہ صاحب کی نگاہ ہی کہ ابوبکر کی مسئلہ شرعیہ بیان کیا - ہم کہتی ہیں کہ جو وہی ہی کسی  
 کتاب سے ثابت نہیں محال ہے کہ جناب امیر کہ جنسی صحابہ ہی اور غیب سے لے کر اس مسئلہ کو بخانتی ہوتا  
 ہر شاہ صاحب کہتی ہیں کہ حاجت طلب شہادت کچھ نہ تھی - ہاں یہ شاہ صاحب سچ کہتی ابوبکر کی  
 شرط ظلم کیا کہ گواہ خلاف شرع رسول طلب کی کیونکہ کتب معتقدہ مخالفین سے ثابت ہو چکا ہے  
 کہ مذکور قبضہ جناب سیدہ میں تھا - ہر شاہ صاحب فرماتی کہ ابوبکر کی حکم نہ کیا گیا - ہے ایک زن  
 ایک مرد و شہادت نہیں کیا - جواب رو شہادت کسکو کہتیں ہیں جس بات کی اوہنوں کی گواہی  
 دی تھی اسکی موافق نہ کیا پس یہ رو شہادت ہے اور شاہ صاحب بچا تا و طین نبیہ  
 خلافت کی بجائی کے دستخطی تراشتی میں خصوصاً ایسی شخص یعنی جناب امیر کل امیر کہ رسول  
 خود شاہ صاحب کی محال ہے کہ جناب امیر کہ کذب بر گوا ہے دین اور نیز اس حالت میں کہ  
 ام امین مشہور بائختہ کے گوا ہے ہی اوسی دعویٰ پر ہو علاوہ بران قبول کرنے گوا ہے  
 ایک شخص خلاف سنت رسول خدا ہے چنانچہ ربیع الاربار میں زمرہ شریکے اور نیشا پور - بے مقدمہ  
 خرمیہ ذوالشہادتین کا نقل کیا ہے اور ظاہر ہے کہ جناب امیر اوسی درجہ نا اہانت کے  
 نزدیک ہی متصل ہیں اور خود شاہ صاحب فی اقرار کیا ہی کہ جناب امیر کے معنی یقین کے  
 ہی پس اول خط ابوبکر سے یہ ہو کہ جناب سیدہ سے شہادت طلب کی کیونکہ جناب سیدہ  
 معصومہ تھیں اور عصمت اور طہارت اونکی جمیع معامی سے اور خصوصاً دعویٰ کذب سے  
 ثابت اور محقق اور خطا سے ثانی و ثالث رو شہادت جناب امیر کہ حکم آیہ ظہیر معصوم و با عترت خود شاہ  
 باجماع اہانت صادق علاوہ بران خود شاہ صاحب فی اقرار کیا ہی کہ شہادت علی ابابطل انحضرات ہی  
 محال ہے ہر شاہ صاحب کہتی ہیں کہ تکذیب شہادت خر سے دیگر و حکم نکردن موافق شہادت  
 یہ جری دیگر جواب یہ ہے کہ حکم نکردنا گوا ہے ہر ایک شخص کے مستلزم اوسکی عدم تعقیب کا ہے  
 اور جو شخص کہ نفی طاعت کے ان دو معہوتم کری سعیدہ ہے ہر شاہ صاحب فرماتی ہیں کہ  
 چون مسئلہ شرع کہ مخصوص قرآنست ہمیں است کہ تا وقتیکہ یک مرد و عورت باشند حکم کردن میر  
 پس ابوبکر محبور حکم شرع بود جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم عام نہیں اور سند اوسکی یہ ہے  
 کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شاہ اور عین برہی کہ حکم کر سکتی ہیں چنانچہ تلویح شرح ترمذی



میں مذکور ہے **رَوَاهُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ قَضَى بَشَاهِدَةِ شَاهِدٍ وَبَيْنَ صَاحِبِ الْحَقِّ**  
**وَمِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَقْضُونَ بَشَاهِدَةَ الشَّاهِدِ**  
**وَالْبَيْنِ** یعنی منقول ہے جناب میر سے کہ تحقیق معجزہ خدا فی فیصلہ کیا گیا ہے ایک گواہ اور  
 قسم کے صاحب حق کا اور نیز منقول ہے کہ رسول خدا اور ابو بکر اور عمر و عثمان فیصلہ کرتی تھی  
 ساتھ گواہی ایک شاہد اور قسم کے اور نہایت افسوس یہ ہے کہ شیخین اور ثالث اور ثانی  
 مقدمات تو بگواسے ایک شاہد اور قسم کی فیصلہ کر دیتی تھی لکن جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 مقدمہ میں ایک شاہد اور گواہ ہے پر فیصلہ کیا کیونکہ ایدہ مصوبہ کے منظور نظر خلیفہ صاحب تھے  
 اور نہ کیا سبب تھا جن کے غضب کا حسب روایت تاریخ الخلفاء سیوطی مذکور قبضہ شیخین میں  
 رہا اور ثالث فی روایت بخش دیا یہ ہے وجہ عدم تصدیق دعویٰ و در شہادت معصومین  
 خلافت الائمہ اور قیامت یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے نبی دعویٰ کیا گواہ  
 رسول خدا فی محبی وعدہ کیا تھا کہ جب بل بحرین سنے ہی کا تو ہم تمکو کچا و سین سے وینگی ابو بکر نے  
 تصدیق جابر کے کی اور ایک ہزار باسو دنیا را در ہم او سکود دی اور ہرگز گواہ اور مہینہ جابر سے  
 طلب کیا چنانچہ بخاری اور مسلم میں کہ جبکی صحت پر زعم فاسد است و جماعت اجماع نوہ ہزار کا  
 ابتدا میں اور پورا ثابت مستند ہوا ہے اور جبکی عدم قبول کی سبب سے شیعیان اہلبیت طہارت کو  
 برا جاتی ہیں یہ روایت موجود ہے اور بخاری سے نبی اس حدیث کو کتاب الکفایہ اور کتاب الحسن  
 و وجہ اخراج کیا ہی اور الفاظ روایت کی جیسا بخاری سے میں یہ ہی حدیث علی بن عبد اللہ قال  
 حدثنا سفيان قال حدثنا عمر و سمع محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال قال  
 النبي صلى الله عليه و آله لو قد جاء مال الجبرين قد أعطيتك هكذا وهكذا فقلت  
 ما الجبرين حتى قبض رسول الله فلما جاء مال الجبرين امر أبو بكر بنى من كان  
 له عند النبي عداوة من فليأتيا فأتيت فقلت إن النبي قال كذا وكذا قال  
 فخذ حثيثه فعدت لها فاذا خمسة مائة وقال فخذ مثلها اور جلال الدين سیوطی  
 فی تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے واخرج السفيان عن جابر قال قال رسول الله لو  
 قد جاء مال الجبرين أعطيتك هكذا وهكذا فلما جاء مال الجبرين بعد ما  
 رسول الله قال أبو بكر من كان له عند رسول الله دين أو عداوة فليأتيا فجئت  
 فآخرته فقال خذ فاخذت فوجدتها خمسة مائة فاعطانيها الف وخمسة مائة

ترجمہ روایت اولی کا یہ ہے کہ رویت کی بخارے فی باسنا خود جابر سی کہ کہا اوسنی فرمایا  
 خباب رسول خدا نے کہ جب اسی کا مال بحرین کا تحقیق دو گنا میں شکوہ سفید پس نہیں آتا مال  
 مال بحرین کہ رسول خدا نے انتقال فرمایا پس جب مال بحرین کا حکم دیا ابو بکر نے تاکہ مذالکی جابی کہ جس  
 شخص سے وعدہ کیا ہو رسول خدا نے یا قرض چاہتا ہو رسول خدا اسی بخارے پاس آئی جابر کہتا ہے  
 کہ مینی جب یہ مذاسنی تو ابو بکر کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ خباب رسول خدا نے مجھی ایسا کیا  
 فرمایا ہے پس ابو بکر نے ایک مہی ہیر کے دی پس مینی جب اوسکو شکار تو پانسو تھی تب کہا  
 ابو بکر ترجمہ عبارت ثانی کا قریب اسکی ہے۔ اور کرمانی شارح صحیح بخاری فی اپنی شرح  
 لھا دے سی کہ بقول شاہد صاحب عرف المہنت ہی باقوال صحابہ نقل کیا ہے اما تحمل ابی  
 بعد التّٰی تھلاک کان الوعد منہ یلزم فیہ الاجازۃ من مکارم الاخلاق فانہ  
 لعل خلق عظیم وان تصدیق لے بکر جابر فی دعوائہ فلقولہ من کذب علی امتہ  
 فلیقبوا مقعدہ من النار وهو وعید ولا یظن ان مثله یقدم علیہ انتہ  
 ترجمہ یعنی وفا کرنا ابو بکر کا وعدہ خباب رسول خدا کو سوسطہ تھا کہ آنحضرت کی وعدہ کا بخار و ایفا لازم  
 کیونکہ ایفا ہی وعدہ مکارم اخلاق سے ہی اور تحقیق خباب رسول خدا البتہ اوپر خلق عظیم کے تھی  
 ۔ اور تصدیق کرنا ابو بکر کا جابر کو اوسکی دعویٰ میں پس بچتہ فرمائی آنحضرت کی ہی کہ فرمایا  
 کہ جو کوئی جو تہہ باندھے میرے اوپر عدا پس جگہ اوسکی جہنم ہے اور یہ وعید ہی اور  
 گمان نہیں کیا جاتا ساتھ اسکی کہ جابر ایسا شخص جبرت کری جو تہہ بولنی کے اوپر آنحضرت کے  
 باوصف اس وعید کے۔ اور شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخارے فی فتح الباری  
 شرح صحیح بخارے میں پنج شرح اس حدیث کی لکھا ہے وفیہ قبول خیر الواحد الحدیث  
 من الصحابہ ولو جر ذلک نفعا لنفسہ لان ابابکر لم یلقس من جابر بشاہد  
 علی صحتہ دعوائہ یعنی اس حدیث سی ثابت ہوتا ہے قبول کرنا خبر واحد عدل کا صحیح ہے  
 سی اگر جہتقع اوسکا اوسکی کو مفید ہو کیونکہ ابو بکر فی نہیں طلب کیا کوئی گواہ جابر سے او  
 صحت دعویٰ پر۔ اور ابو محمد بن عسبی فی شرح صحیح بخارے میں اس حدیث کی شرح  
 میں لکھا ہے قال بعضهم وفیہ قبول الخیر الواحد العدل من الصحابہ  
 ولو جر ذلک نفعا لنفسہ لان ابابکر لم یلقس من جابر شاہدا علی صحت  
 دعوائہ قلت ائما لم یلقس شاہدا منہ لانه عدل بالکتاب والسنتہ اما الکتاب

کشف الخبیاتی

فقوله تعالى كنتم خيرا مية وكنتم الك جعلناكم امية وسطا فمثل جابر ان لم يكن  
 من خيرا مية فن يكون واما السنة فلقوله من كذب على متعمدا الحديث  
 لا يطن ذلك عسالم فصلا عز صلى الله عليه وسلم بقيد الحاجة عيني في بعد نقل  
 عبارت ابن حجر کے کہا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ ابو بکر نے نہ طلب کیا جا  
 سی گواہ کیونکہ جابر عادل ہے شہادت قرآن شریف و حدیث خباب رسول خدا لاکن قرآن  
 پس قول خدا تعالیٰ لا کنتم خيرا مية اور گرد انا تمکو مت وسطا پس اگر مثل جابر کے نہیں  
 خیر امیہ سے تو کون ہو سکتا ہے اور حدیث قول آنحضرت کا جو کوئی چوہدہ بولے میرے پور  
 عدا جگہ او سکی جہنم ہے اور نہیں گمان کیا جاتا ایسا اونی مسلمان سے جو جانیکہ صحابی بھی ہو  
 پس افسوس ہے دین و اسلام میں سنت پر کہ اونی صحابی بلکہ اونی مسلمان پر بخیر کذب  
 نہیں کرتے اور اونکی دعویٰ کو با استدلال کتاب و سنت قابل قبول جانتی ہیں البیاد و البیاد  
 خباب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نصیحة الرسول پر بخیر کذب اور دروغ کی کرتے ہیں اور اون حضرت  
 کی دعویٰ کو واجب القبول کیا جائز القبول بھی نہیں جانتی آیا خباب سیدہ خیر امیہ تہین  
 کہ ابو بکر فی دعویٰ کا با وصف شہادت خباب حضرت امیر کی قبول کیا اور اگر اہلسنت و جماعت  
 کی زعم میں خباب سیدہ کی واسطی کوئی شرف اور فضیلت اور ثناء اور مدح جو موجب تصدیق اور نصرت  
 کی جو حاصل نہیں تھا آخر شرف صحابیت ہی او کو کیا حاصل نہ تھا مگر پیہ کے صاف صاف اقرار کرن  
 کہ او کی نزدیکی میں کچھ عظمت خباب سیدہ و حرمت رسول خدا کے نہ تھی حقیقت متعلق امیہ کے تھا وہ بطور  
 مختصر بیان کیا گیا اور جو شام صاحب فی نسبت غضب اور عصبانیت کی لکھا اسی وہ شخص یہودہ  
 سرانہی شام صاحب کی ہے کیونکہ بقول خود شام صاحب قصد امور قلبیہ سے ہی اور بجز خباب کے  
 او کا علم کیونکہ نہیں اور ہم کہتی ہیں کہ غضب مذک میں ایذا اور عصبانیت خباب سیدہ کا منظور تھا  
 اور یہہ جانتی تھی کہ بسبب غضب مذک کی اہلبیت رسول خدا عاجز و محتاج ہو جائیگی اور حوصلہ طلب  
 حق عافیت کا زعم کا مخفی رہے کہ بطور ایجاز و مختصار کے مقدمہ یہہ مذک کا لکھا گیا اور  
 مباحث او سکی طول طویل میں اور دایما علماء سے ملت حق اس باب گفتگو کرتی رہی ہیں بہت  
 سی کنجائش اس میں ہے اور وجہ طعن کثرت نقل سکتی ہیں اور مقصود استقامت میں محض  
 ثبات یہہ کا تھا جو کہ خباب سیدہ علیہا السلام فی بعد ذکر نے ابو بکر کے دعویٰ یہہ کو دعویٰ  
 مذک کا دراثہ کیا تھا لہذا ضرور ہوا کہ مختصر حال اسکا بھی لکھا جائی پس ظاہر ہو کہ صحیحین میں محمد

مکتبہ  
 دارالعلوم  
 دیوبند

فغضبناک  
ابو بکر  
بنی

اسمعیل بخارے فی کتاب المغازے باب غزوہ خیبر میں اور دوسری جگہ کتاب باب فرض خمس میں  
سلم فی ابی صحیح میں روایت کی ہے اور یہاں الفاظ بخارے کی لکھی جاتی ہیں حدیثنا عبد  
العزيز بن عبد الله ثنا ابراهيم بن سعد عن سالم بن عبد الله عن ابي عبد الله عن  
بن الزبير ان عائشة ام المؤمنين اخبرت ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله  
عليه وسلم سالت ابا بكر الصديق بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ان يقسم لها ميراثها ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاها الله عليه فقال  
لها ابو بكر ان رسول الله قال لا تورث ما تركنا صدقة فغضبت فاطمة بنت رسول  
صلى الله عليه وسلم فقبرت ابا بكر فلم تنزل مهاجرة حتى توفيت وعاشت  
بعد رسول الله سنة اشهر اور دوسری جگہ لکھا ہی ہے حدیث فاطمہ علیہ بکر کے ذلک  
فقبرت فلم تحکمہ حتی توفيت وغارت بعد السنة سنة اشهر فلما توفيت  
دفنھا نزد جماعہ علی لیلا ولم یؤذن بها ابا بكر وصلى عليها وكان لعلی من الناس  
وجہ حیوة فاطمہ فلما توفيت استذكر علی وجہ الناس فاقسم مصالحتہ بے بکر و  
مبايعته ولم يكن يبايع تلك الا شتمه انتهى موضع الحاجة حصل ترجمہ یہ ہے  
کہ کہتی تھی عائشہ کہ تحقیق فاطمہ بنت رسول خدا فی سوال کیا ابو بکر صدیق سے بعد وفات رسول خدا کے  
یہ کہ تقسیم کرے واسطی اونکی ورثہ اوس چیز کا کہ چوڑا تھا پیغمبر خدا فی اوس چیز سے کہ فی  
کی تھی خدا تعالیٰ او پر رسول خدا کے پس کہا ابو بکر نے کہ خباب رسول خدا فی کہا ہی العیاذ باللہ  
کہ نہیں کوئی سچا مال سے ورثہ لیتا جس چیز کو چوڑا جا من وہ صدقہ ہی پس غضبناک ہوئیں  
فاطمہ بنت رسول خدا پس چوڑا دیا ابو بکر کو اور ہمیشہ تھی مہاجر تانیکہ وفات پائی اور زندہ رہیں بعد  
رسول خدا کے چھ مہینے تک اور دوسرے جگہ جو لکھا ہی اوسکا ترجمہ یہ ہے پس غضبناک  
ہوئیں خباب فاطمہ او پر ابو بکر کے اس سبب سے یعنی سبب غضب متروکات کی کہی نہ کلام کیا  
ابو بکر سے جب تک زندہ رہیں اور زندگے کی بعد رسول خدا کی چھ مہینے تک پس جب انتقال ہوا  
تو دفن کیا او کو خباب میر فی را تورات اور نہ اذن دیا خازنہ پر حاضر ہونی کا ابو بکر کو اور نماز  
بڑی خباب میر نے اوس محصورہ کی خازنہ پر اور تھا واسطی خباب میر کے لوگوں کے نزدیک چاہ  
زندگی میں خباب سے مدد کے بعد تھا خباب سیدہ کی ہر گئی موندہ لوگوں کی خباب میر سے پس  
میر جب لاچار سے طلب مصالحت ابی بکر کے اور نہیں بعیت کی تھی اتنی مہینوں تک نقطہ اس عبارت

سی کے فائدی حاصل ہوئے **اول** یہی کہ خباب سیدہ فی دعویٰ وراثت کا کیا مقتضا  
 آیا وافی ہا یہ ائمہ اربعہ لیدھب عنک الرجل اهل البيت و یطہرکم تطہیرا ممکن  
 نہیں کہ خباب سیدہ فی باوجود شہادت خباب ماری غراسمہ کی انوکھی عسرت و طہارت بر جمیع ارجاس و  
 ادناس سے مذک کی باب میں جو ثناء و عوسے پیش کیا ہو یا یہ کہ حدیث جو ابو بکر فی بیان کے  
 کہ پیغمبر خدا سے سنی ہو اور اسکو چھپایا ہو و **دویم** یہ کہ خباب سیدہ کو مسقدر اطمینان اپنے  
 صدق و عوسے پر حاصل تھا کہ ابو بکر کو مسقدر امین کا ذب اور مفتری جانتی تھی ورنہ  
 حدیث خباب رسول خدا سنی او سہر عمل مکر فی کے کیا معنی ہیں سیویم ابو بکر سے مسقدر  
 نا خوش ہوئیں کہ تائذ کے پیر رضامند نہوئیں چہاں ہم بعد انتقال ہی اجازت نہ دی کہ ابو بکر  
 خارہ پر حاضر ہو بلکہ عایشہ کو بھی گھر میں نہ آئی و یا چنانچہ جذب القلوب میں شیخ عبدالحی محدث  
 دہلوی نے تصریح کی ہے حال انتقال خباب سیدہ کی بیان کے ہی چہاں خباب سیدہ کے  
 تردیک ابو بکر کے خلافت تو درکنار اسلام ہی اسکا ثابت نہ تھا کیونکہ بخار کے فی زوہبت کے  
 ہی کہ لا یحل لاسلم ان یخرجوا حق ثلاثہ لیل یعنی نہیں حلال ہے وسطی مسلمان کے کہ مہاجر  
 کرے اپنی بہائیں کے زیادہ میں شب سہی پس اگر وہ معصوم ابو بکر کو مسلمان جانتی تو کیونکر اپنی جز  
 زندگی تک اس سے مہاجرت فرمائیں **ششم** صحیح مسلم میں خباب رسول خدا اسی منقول ہے  
 من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة جاهلیة یعنی جو شخص مرجای اور نہ پہچانی نہی  
 زمانہ کی گو وہ مرنا ہی موت جاہلیت کے اور مقصود عرفا نسبی طاعت ہی والا کہ فائدہ نہیں پس اگر  
 ابو بکر کو خلیفہ برحق سمجھیں تو اسلام سے ہی نا تہ او تہا نا پڑے گا اور صحابہ بغداد و بیت قرار  
 کرنا ہو گا مضمتم نا خوش کرنا خباب سیدہ کا بعینہ نا خوش کرنا خباب رسول خدا کا اور خباب بار  
 غراسمہ کا ہی چنانچہ احادیث مفصلہ ذیل اسیر دلات کرتی ہیں **اول** ابن حجر فی صوغی محرقہ  
 میں لکھا ہے اخرج ابو سعید شرف النبوة و ابن المشیز انہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال یا فاطمات اللہ یغضب لخصبک و یرضی لرضاک و قوم کثر الحال لا علی  
 میں مذکور ہے عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمہ ان اللہ یغضب  
 لخصبک و یرضی لرضاک و ابن النجار ایضا اور حاکم فی مستدرک علی الصحیحین میں بعد ذکر  
 اس حدیث کی کہا تھا حدیث صحیحہ اسناد و لم یخرجہ انھی سیویم ابن حجر فی بیہ  
 بیج ترجمہ خباب سیدہ کی لکھا ہی اخرج ابن ابی عامر عن عبد اللہ ابن عمر بن سالہ اللہ

مستدرک  
 صحیح مسلم  
 غرض



بسند من ائصال لبيت عن علي ان النبي قال لفاطمة ان الله يغضب بغضبك و  
 يغضب لرضاك چهارم اصابعه من يمينه عن علي بن الحسين بن علي عن ابيه عن علي  
 قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لفاطمة ان يرضى لرضاها و تغضب بغضبك  
 بخم نیز کثر العمال میں بیچ فضائل اہل بیت کی مذکور ہے ان الله يغضب بغضبك فاطمة  
 وینظم لرضاها عن علی لدلیلی پس خباب ماری غرامہ سب غضب خباب  
 سیدہ کے غضب میں آتی تو غضب خباب سیدہ کا حکم بشریت محال ہووے کیونکہ اگر غضب خباب  
 سیدہ کا حکم بشریت ممکن ہوتا تو خباب رسول خدا علی الاطلاق نفراتی ان الله يغضب بغضبك  
 اور جب کہ حدیث مطلق واقع ہی اور عقید کسی حالت اور کسی وقت سے نہیں تو معلوم ہوا کہ غضب  
 خباب فاطمہ تکریم غضب خدا تعالیٰ کو ہے اور غضب خدا تعالیٰ بابر حکم بشریت کی محال نہیں  
 اوس معصومہ کا بھی بموجب حکم بشریت محال حکم شکل اول کے کہ وہ بدیہی الاتحاد ہے اور نہیں  
 انکار کریگا اسکا مگر معاذ خباب سیدہ کا ششم ابن حجر عسقلانی فی فتح الباری میں بیچ شرح  
 قول آنحضرت کی فاطمہ بضغیر منی برینے ما اذکما ویوذینے ما اذیھا کی کہا ہے  
 وینے الحدیث تحریر اذی من بنیاد النبي یناذیر لان اذی النبي حرام اتفاقا قلیلا  
 وکثیرا وقد حزم بانه یوذیر ما اذی فاطمہ فکل من وقع منه حق فاطمہ شیء  
 فاذت به فهو یوذی النبي لتمام هذه الخبر صحیح ولا شیء اعظم من ادخال الکلام  
 علیھا ترجمہ یہ ہے یعنی ثابت ہی حدیث سے درست انداز اوس شخص کے کہ جسکی ایذا اسی خباب  
 رسول خدا کو ایذا پہونچتی ہو اسطی کہ ایذا دینی خباب رسول خدا کو حرام ہے اتفاقا کم ہو یا زیادہ ہو  
 اور خباب رسول خدا کی جرم کیا ہے اسپر کہ ایذا پہونچاتی ہے حضرت کو وہ چیز جو چیز ایذا پہونچاتی  
 خباب سیدہ کو پس کل وہ چیز کہ واقع ہووے اوس سے بیچ حق خباب سیدہ کی اور ایذا پہونچتی  
 اوس سے خباب معصومہ کو پس و سنی ایذا پہونچا ہے خباب رسول خدا کو بشہادت اس خبر صحیح کی  
 اور نہیں کوئی شیء اعظم اس سے کہ اذیت دی خباب سیدہ کو اب بمقام میں یاد کرنا چاہئے  
 آیہ وافی ما یاء الذین یوذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة وعذابهم  
 عذابا عظیمنا اور نتیجہ جو ان مقدمات سے نکلتا ہی وہ خود ظاہر ہے مقتضی سیدہ علی ہدی  
 فی کتاب مودۃ القربی میں روایت کی ہے عن زیدان عن سلمان قال قال رسول الله  
 یا سلمان من اصاب فاطمة ابنته فهو فی الجنة معی ومن ابغضها فهو فی النار یا سلمان

حب فاطمہ نفع ہے مابعدہ من المواتن ایسے من ذلك المواتن الموت والقبر واللیل  
 والمجاسیہ فمن رخصت عنہ افتت فاطمہ رخصت عنہ ومن رخصت عنہ رخصت  
 عنہ ومن رخصت علیہ ابنتہ فاطمہ عَصَبَتْ عَلَیْہِ وَمَنْ عَصَبَتْ عَلَیْہِ غَضَبَ اللہ عَلَیْہِ  
 یاسلمان ویل من یظلمنا یظلمنا علینا وویل لمن یظلم ذریتنا وشیعۃنا انتھی  
 پس اس حدیث سے ظاہر ہوتا کہ جو شخص ظلم کرے جناب سیدہ پر اسکی وہی جناب رسول خدا کی دعا  
 بہ فرمائی اور جناب اس معصومہ کو مستلزم اپنی غضب کا جو مستوجب غضب الہی ہے قرار دیا اور  
 حدیث بخاری کے ثابت ہو چکا کہ جناب سیدہ ابوبکر پر غضبناک ہوئیں اب مال اوسکا دیکھنا  
 چاہی اور جو حدیث خلیفہ بیت الیٰ جل کے بخاری کے روایت کی ہے یہ موضوعات و منفردات تواتر  
 لیا م اور خوارج بہ انجام سکے بحکم معاویہ ابن ابی سفیان وضع کرتی تھی معاویہ فی چند آدمے  
 نوکر رکھی تھی کہ اس طرح کی حدیثیں وضع کیا کریں اور بخاری بخاری کے کا خاندان اہلبیت طہار  
 سی الظہر من الشمس ہے چنانچہ حضرت محقق قفحام فی ادام اللہ تعالیٰ کتاب استقصاء الاحکام میں  
 بتفصیل تمام بیان کیا ہے علاوہ بران راوے اس حدیث کا کہ بیسی ہے اور وہ بھی مشہور  
 بعد اوت و انحراف اہلبیت ہے معہذا جب بقول خود شاہ صاحب روایت عائشہ و ابوبکر کا  
 مقدمہ جناب سیدہ و جناب امیر علیہما السلام میں اعتبار نہیں تو بخاری کے کی قول کا کیا اعتبار  
 کیونکہ خاص غلام ابوبکر بلکہ نبی امیہ اور اقوال بخاری کے شیعہ پر کج حجت ہیں کہ شاہ صاحب مقابلہ  
 شیعہ اسی منخرفات نقل کرتے ہیں اور علی بن القیاس روایت کئے ہوئی جناب امیر  
 ابوبکر جعفر شاہ صاحب نے نقل کے ہی نزدیک شیعہ کے معتبر نہیں بلکہ وجہ کفایت یہ ہے کہ جناب  
 امیر حجت خدا ہی زمین پر شتم اس حدیث بخاری سے ثابت ہوا کہ چہ ہینہی تک جناب امیر  
 سی صلح ابوبکر سے نہ تھی بلکہ بعد انتقال جناب سیدہ معصومہ کے قصد مصالحہ کا کیا انہم  
 اس روایت سے ثابت ہوا کہ جناب امیر المؤمنین فی قصد مصالحہ کا ابوبکر سے اوسکو خلیفہ سمجھتی  
 نہیں کیا بلکہ بعد انتقال اوس معصومہ کے بظہرین لوگوں پر گئی تھیں لہذا بخاری کے صلح  
 پس اگر اب بھی کوئے شخص ابوبکر سے تادم زندگے ناحوش رہی اور اگر کفار مصیبت ہوئے  
 بظاہر مصالح کرے تو ہرگز اوسکی دین و ایمان میں موافق روایات اہلبیت کی بھی خلل نہوگا  
 اور بنا بر مذہب حق کے مصیب تاسبا للعضوین صلوات اللہ علیہما وعلیٰ اولادہما  
 المصطفیٰ انور شتم قطع شرب و جوبہ کے خلیفہ اول نے عصبہ جناب سیدہ کو نہایت

سہل و سہرے سمجھا ورنہ کیا مشکل تھا کہ سلین سے استہباب کرتا اور سلمان ایسی کیا تھی کہ بیاس خاطر  
 جناب سیدہ و لحاظ حکومت خلیفہ درخواست اور اسکی قبول نمک لکی لکن حقیقت یہ ہے کہ بعد غضب ابو بکرؓ  
 مذکور کو خالصہ کر لیا اور خود اسکو اپنی صرف میں لاتا رہا پھر صورت میں جناب سیدہ کو مذکور  
 کس طرح و تیا چنانچہ عبارت تاریخ خلفا سیوطی کے اس پر شاہد ہی اور خود واسطی عائشہ و حفصہ کی دس  
 ہزار درہم سالانہ مقرر کر دیا تھا جسکی قریب دو ہزار با سو روپیہ بحساب ہسٹکل و اسو فت کی ہوئے  
 کافی عوامی محرکہ اگر حصہ تقسیم ہو کے ملتا تو نوین حصہ میں سی اتھواں حصہ ملتا کیونکہ عمار میں ازواج  
 کو تیار مذہب الٰہی کی دخل نہیں ہے جب یہ فائدہ سے برائی ہو چکی تو اب ہم مختصر حال حضرت  
 روایت بکر یہ بیان کرتے ہیں اول یہ ہے کہ ابو بکر اس روایت میں منفرد ہی چنانچہ سیدہ  
 فی تاریخ خلفا میں اور صحیح بخاری میں حجر کی و منہج مختصر الوصول ابن صاحب تصنیف علامہ  
 حفصہ الدین صاحب موفت شرح مشکوٰۃ سے عبد العلی نے وغیرہ علماء اصول نے تصریح کی  
 کہ ابو بکر اس روایت میں منفرد تھا چنانچہ سیوطی نے تاریخ خلفا میں کہا ہے و اختلفوا فی  
 میراثہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاجدوا عند احد من ذلک علما فقال ابو بکر سمعت  
 رسول اللہ یقول انما معاشر الانبیاء کالنور ما ترکوا صلاۃ اور اس حجر نے لکھا  
 و اختلفوا فی میراثہ فاجدوا عند احد من ذلک علما فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ  
 انما معاشر الانبیاء الی اخر کاعینی خلاف کیا صحابہ فی حج میراث جناب رسول خدا کی پس نہ  
 پایا او ہوں نے کسی کہ پاس علم میراث جناب رسول خدا کا او وقت کہا ابو بکر کہ سنا ہی  
 یعنی پیغمبر خدا سے انما معاشر الانبیاء الی اخرہ اور تغیر ابو بکر کا عبارت راہ الجہاد فی اللہ تحت  
 وہو سے مستنبط ہی پس خبر دہ سے تخصیص آیات قرآن شریف کس طرح جائز ہے اور یہ جو  
 شام صاحب دعویٰ کرتی ہیں کہ گو اہی دے ہی اس پر اہل صحابہ نے مثل حدیف بن الیمان اور  
 زبیر بن العوام و ابو ذر و ابو ہریرہ و عباس و علی و عثمان و عبد الرحمن ابن عوف و سعد ابن ابی  
 وقاص اور خود ابو بکر و عائشہ نے پس جواب اسکا یہ ہے کہ جلال قدر ابو بکر و عائشہ اور زبیر  
 بن العوام کہ داد ابو بکر کا تھا اور عثمان اور عبد الرحمن اور ابو ذر و ابو ہریرہ اور سعد ابن ابی  
 وقاص کے بدترین و شرار صحابہ سے ہی ذکر کرنا انکا عبث محض ہے کیونکہ اہل سنت و جماعت  
 کی نزدیک خلیفہ کے قول کیواسطہ کسی کے شہادت کے حاجت نہیں اور شیعہ کے نزدیک قول ان  
 اشخاص کا اسو سبطی کہ جناب میر سی غادر کہنتی تھی قابل قبول نہیں ہے اور حدیفہ کے صدق و جلال

میں شبہ نہیں لاکن رویت بخار سے میں خلیفہ کا بھی نام نہیں اور بلکہ ابو ہریرہ اور ابو ہریرہ اور ابو ہریرہ کا نام  
 بھی اس رویت میں نہیں یہ محض جلالہ کے شاہ صاحب کے ہی کہ مراد تفسیر سواد کے نام لکھتی ہیں  
 ہیں اور جب رویت خلاف معصوم کے ہو وی تو یہی احتمال ہے کہ کینی ان پر افترا کیا ہے  
 اور نام عباس اور خباب امیر کا جو کہنا ہے یہ وہی مثل ہے کہ دروغ گویم بروی تو کیونکہ  
 مقدمہ میں صحیح مسلم و بخار سے میں لفظ را تماء کا ذبا غاد مرأخاٹا ورا یما نے کا ذبا غاد  
 خائٹا مودو ہو اور شاہ صاحب کہیں کہ خباب امیر اور عباس فی اسکی شہادت دی سبحان اللہ  
 کیا یہ گوئی علاوہ بران اب ہم کہتے ہیں کہ اگر اس رویت کے تصدیق کی تو شیخین کو کس بات میں  
 کاذب غادر جان جانتی تھی اور خود خلیفہ ثانی کی عہد میں کس چیز کا دعوے کرنی گئی تھی چنانچہ  
 خلیفہ ثانی نے رویت صحیحین اعتراف کیا ہے اور جو شاہ صاحب فرماتی ہیں کہ رویت عایشہ و ابو ہریرہ  
 عہد کا اس مقام میں اعتبار نہیں پس یہ سچ کہا ہے لاکن رویت مریدان خالص الاعتقاد  
 او کمی کا بھی اس بات میں اعتبار نہیں اور جو شاہ صاحب فی رویت بخار سے کی نقل کے ہے جس جب  
 حسب تصریح شاہ صاحب اور عایشہ کا اعتبار نہ ہو تو بخار سے کہ معاذ ان اہلبیت سے اور علما مان  
 خاص خلیفہ صاحب سے ہے کب قابل اعتماد کے ہی اگر کو سے کہی کہ حاکم اپنی علم پر حکم کر  
 سکتا ہے اور خلیفہ صاحب فی بھی اپنی علم پر حکم کیا اور یہ جائز ہے پس جواب اسکا یہ ہے کہ  
 بخار سے فی کتاب الاحکام میں کہا ہے کہ قال اهل الحجاز الحاكم لا يقض بجله یعنی  
 حجاز نہیں جانتی کہ قاضی اپنی علم سے فیصلہ کرے اور تیر بخار سے فی اسی کتاب میں کہا ہے  
 قال القاسم لا يقض الحاكم بجله و من علم غیره مع ان علمه اکثر من شهادته  
 غیرہ و لکن فیہ تعرض لثمة نفسه عند المسلمين و ايقاعا لهم في الظنون وقد كره  
 النبی الطن لا بعض اهل عراق ابو خلیفہ کو فے اور اوسکی اتباع فی اگرچہ تجویز کیا ہے  
 کہ حاکم اپنی علم پر حکم کرے لاکن اونیون فی بھی شرط کیا ہے کہ علم اوس امر کا اور مجلس  
 قضائین حاصل ہو نہ پہلی اوسکی چنانچہ بخار سے فی اوسکی کتاب الاحکام میں تصریح کے  
 ہی علاوہ بران جس شخص نے کہ تجویز کیا ہے کہ حاکم اپنی علم پر حکم کرے تو اوسنی شرط  
 کیا ہے کہ خوف تہمت اور بدگمانے کا نہ رکھتا ہو چنانچہ بخار سے فی کہا ہے باب من  
 القاض ان يحكم بجله امر الناس ذالم يخف الظنونه اور ابن حجر فی شرح اس مقام  
 میں یہ فتح الباری کی کہا ہے اما قوله اذا لم يخف الظنون قصد به قول من اجاز

للقاض ان يقضه بعلمه لان الذين منعو ذلك مطلقا اعتلوا بانهم معصومون  
 بخوف ان يلحقه التهمة اذ يقضه بعلمه ان يكون لصديقته على عدوها او رجلكه ابو بكر  
 روایت میں تہم بکتاب نفع نہا کیونکہ موجب قرار خلیفہ ثانی کے خواب میرا اور جس میں اسکو کاذب  
 خادر خائن جانتی تھی پس ابو بکر کو ہرگز اپنی علم پر حکم جائز نہا علاوہ بران بخارے کی اپنی صحیح میں  
 لکھا ہے کہ ظاہر ہے ان الله بعث محمدًا صلى الله عليه وسلم بالحق فقام انما انزل عليه الكتاب  
 آية الرجم فقرأنا وعيننا وحي من ربه وحده بعد ما اخبرنا ان طال بالانسا  
 زمان ان يقول قائل والله ما نجد آية الرجم في كتاب الله فيضلو بتدليس فريضة انزلها  
 الله فالرجم في كتاب الله حق على من نزلنا او سوطا ملك من بعد اس روایت کے  
 مذکور ہے والذی لنفسه بیدلہ لولا ان يقول الناس نزل عمر في كتاب الله لكتبتهما  
 علاوہ بران یہ روایت تین جگہ مسند احمد ضعیف میں مذکور ہے اور سیوطی نے اتفاق میں اور  
 رغب فی معانیہ میں اخراج اسکا کیا ہی اور تیر بخارے کی اپنی صحیح میں اخراج کیا ہے -  
 قال عكرمة قال عمر لعبد الرحمن بن عوف لو رايت رجلا على جذنا ادا سرقه وانت  
 امير فقال شهادتك بشهادة رجل من المسلمين قال صدقت قال عمر لولا ان  
 يقول الناس نزل عمر في كتاب الله لكتبته آية الرجم بيدي خلاصہ اسکا یہ ہے کہ کہا خلیفہ  
 فی کہ مبعوث کیا خدا تعالیٰ خواب رسول خدا کو ساتھ حق کے اور نازل کیا او پر قرآن اور نجد قرآن  
 آیت رجم میں تھی پس منیٰ نیا اوس آیت کو اور سمجھی اور رجم کیا خود خواب رسول خدا فی اور ہم ہی رجم  
 کرتی رہی پس میں ڈرتا ہوں کہ ایک زمانہ آیا ہی کہ کہی کو سے کہ یہ آیت قرآن شریف میں نہیں  
 پس گمراہ ہوں بسبب ترک درجہ کے کہ نازل کیا اسکو خدا تعالیٰ نے پس رجم بیچ کتاب خدا  
 ہی حق اور اوس شخص کے جو نہا کر سے اور ناب روایت سوطا کے قسم کہا کسی خلیفہ ثانی نے  
 اور کہا کہ اگر بھی یہ خوف نہو کہ لوگ یہ کہیں گے کہ زیادہ کیا عمر نے کتاب خدا میں تو میں لکھتا  
 آیت رجم اور جس روایت بخارے کا یہ ہے کہ کہا عمر نے کہ اگر خوف ہو بھی لوگوں کا  
 کہ کہیں گے کہ زیادہ کیا عمر نے کتاب پر تو لکھتا میں آیت رجم اپنی ہاتھ سے اور شہاب الدین ابن  
 احمد عسقلانی نے شرح سمعہ میں لکھا ہے قوله قال عمر قال المصلح استشهد  
 البخاري لقول عبد الرحمن بن عوف المذکور قبله بقوله عمر هذا الله كانت  
 عند شهادة في آية الرجم الفاضل من القرآن فلم يلحقها بنص المصنف بشهادة



وحده واضع بالعدة في ذلك بقوله لو كان يقال نزل عمر في كتاب الله فاشاد  
 له ذلك من قطع الذم المباح لئلا يجد حكام السنو السبيل ان يدعو العلم لمن  
 احواله الحكم فتنه انفسه يعني کہا ہی مہلب نے ہشتاد لایا بخاری واسطی قول عبد الرحمن بن عمر  
 کی جزد کو رہو اسابق میں ساتھ اس قول عمر کے کہ نزدیک و سکی تہی آیہ رحم منجلہ قرآن اور نہ داخل کیا  
 آیہ موصوف کو ساتھ لکلی اپنی گوہے اور بیان کے علت اسکی عمر نے ساتھ اپنی قول کے  
 کہ اگر نہ کہا جای بہ کہ زیادہ کیا عمر نے بیچ کتاب خدا کی پس اشارہ کیا طرف سکی کہ تحقیق بہ  
 امر موجب قطع ذراع یعنی ماہدہ کاٹ ڈالی ہیں تاکہ نہ پائیں حکام جو رستہ طرف ہر بات کے  
 کہ دعوی کرین علم کا واسطی اوس شخص کے کہ جسکو دوست رکھتی ہوں حکم این شے کا انہی  
 پس ابو بکر کو ہرگز خوف رواج ایسی ادعا سے باطل کا بیچ نفی حکم میراث انبیاء کے کہ منفرد ساتھ  
 اوسکی نہاخذ مذک اور غضب حق البیت میں مانع ہوا حالانکہ ترک میں اسکی کو سے عیب نہ  
 تا دیکو کان صا دقا فی ما عذاہ الی سید المرسلین کہ مکان الاستیباب من المسلمین  
 وجہ ماموضو بیت رویت عن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقہ جو ابو بکر نے رو دعو  
 میراث میں پیش کی یہ ہے کہ یہ رویت مکتوبہ موضوع مختلف مخالف ہے بہت سے آیات  
 قرآن کے آیہ اولی یوصیکم اللہ فی اوکادکم للذکر مثل حظ الانثیین یعنی وصیت  
 کرتا ہے تمکو خدا تعالیٰ بیچ فرزند وں تمہارے کے واسطی مرد کے مانند حصہ دے گا  
 لی ہے اور سابق گذر چکا ہے کہ خبر واحد محصل آیت تفسیر کے نہیں ہو سکتی باجماع و یقین کے  
 آیہ ثانیہ وودت سلیمان داؤد اور ورثہ دیا سلیمان کو داود نے اور تفسیر کشفاف و بضا  
 و معالم التنزیل میں کہ بنا بر تصریح ابن تیمیہ کے اوسن کو سے رویت موضوع نہیں ان تفسیر تفسیر  
 میں موجود ہے واللفظ لاخر وقال الکلبی عز سلیمان اهل دمشق و تصدیق فاصحاب معنا  
 الف فرس وقال مقاتل وودت من ابیہ داود الف فرس اور جو شاہ صاحب کہتی ہیں  
 کہ حضرت داود کے باجماع اہل تاریخ و سیرا و نیس بیٹی تہی الی آخر الاقرات پس جواب اسکا  
 یہ ہے کہ جب تک دلیل وقوع جماع بر قائم نہ ہو جب تک دعویٰ سانی مسموع نہیں - اور  
 جنگ کیسی علما سے دعویٰ جماع کا نہیں کیا بلکہ ابن ابوالحدید وغیرہ نے یہی دعویٰ  
 کیا ہے کہ یہ تصدق نقل ہوا کتب یہود وغیرہ سے اور بعضی مسلمین نے یہی دیا ہی کہا ہے  
 لہذا یہ جماع قابل قبول کے نہیں اور یہ جو شاہ صاحب بیان کرتی ہیں کہ بدلیل آیہ علنا

منطلق الطیر وراثت علمی مراد ہے پس جواب یہ کہ یہ ہے کہ آیہ اولیٰ من ورثت مالی اور  
 اس میں علم ہی اور اشارہ ہے طرف اوکلی کہ دو نو مشرف اوکو حاصل تھی اس میں ہرگز کسی طرح کے  
 قباحت نہیں بلکہ مفید ہمارے اس آیت ثانیہ یرثنی و یرث من آل یعقوب یعنی حضرت  
 ذکر بانی فرمایا کہ خداوند اجمعی عطا کر ایک فرزند کہ وارث ہو میرے مال کا اور وارث ہو بعض  
 آل یعقوب سے نبوت کا اور اکابر مفسرین اہل سنت فی اعتراف کیا ہی کہ یہاں مراد وراثت  
 سی وراثت مالی ہے اور خزرارے بڑا مفسر اونکا کہنا ہی کہ اگر وراثت مالیہ کو ہی اس میں  
 کریں تو اہل ہے خاتمہ لغو سے فی معالم التزیل میں کہا ہے قال الحسن معناه یرثنی و یرث  
 و یرث من آل یعقوب النبوة والحق والحق اور تغیر لباب میں عمر ابن عاقل حبشی فی لکھا ہے  
 و اختلفوا فی المراد بالمیراث فقال ابن عباس والحسن والضحاك وراثته المال فی موضع  
 وقال ابو صالح وراثته النبوة وقال السدي والمجاهد والشيعة یرثنی المال و یرث  
 من آل یعقوب النبوة اور خزرارے فی تفسیر کبیر میں بعد نقل قول ابن عباس اور حسن اور  
 ضحاك اور نقل سدے و مجاہد و شعبی کہ اونکی نزدیک مفسر وراثت سے وراثت مالیہ ہے اور  
 بقول مجاہد کے وراثت نبوة اور بعد نقل دلائل اونکی کہنا ہے والا ولے ان بجل ذلك علی  
 كل ما فيه نفع او صلاح فی الدین وذلك یناول النبوة والعلم والسيرۃ الحسن و  
 المنصب النافع فی الدین والمال الصالح فان كل هذه الامور مما یجوز توفیر  
 الدواعی لے بقائها لیكون ذلك النفع دائماً مستقراً پس ان عبارت ہی معلوم ہوا کہ  
 اور مجاہد و شعبی اور ابن عباس اور حسن اور ضحاك کہ اکابر مفسرین اہل سنت سی میں یرثنی  
 سی وراثت مالیہ مراد لینی ہیں اور خزرارے ہی شمول مال کو اولی جانتا ہے  
 پس شہادۃ اس جماعت کی یہی اطلاق خبر موضوع ثابت ہوا الحمد للہ علی ذلك اب  
 جتنی اعتراض شیعہ پر وارد کئی ہیں اوسکا جواب ان لوگوں سے طلب کریں علاوہ بران جواب  
 مختصر یہ ہے کہ حضرت ذکر یا سبب قربت کی وراثت مال بعض آل یعقوب کی تھی خاتمہ خیر  
 شخصیت کا اوسپر مال ہے اور فائدہ اس صفت وراثت کا یہ ہے کہ دلالت کریں او پر اس با  
 کہ حضرت ذکر یا بیا ولی خدا تعالیٰ سے چاہتی تھی کہ بعد وفات کے باقی رہے اگرچہ یہ در  
 خواست رتبہ پذیر ہی کو پہونچی اور سبب خوف کا یہ تھا کہ بنوع عم مال پر قابض ہوں اور  
 مواضع خیر رضیہ میں صرف کریں اور معاصی پر اقدام کی قوت حاصل ہو اگر یہ معنی محال ہوتے

نو ابن عباس و حسن بصرے وغیرہ جنکا نام پہلی لکھا گیا اس آیت کی یہ تفسیر کرتے بلکہ محال  
 عادی سے ہی کہ وراثت علم اور نبوت سے ذریعہ کیونکہ حکیم علی الاطلاق موافق اپنی مصلحت کے  
 جس شخص میں لیاقت نبوت کی دیکھتا ہے اور سکون بنی رسول مقرر فرماتا ہی اس میں ڈرنے کے  
 کو۔ نئے و جہنم اور تمام مال کو پہلی اس واسطی مذہب کہ خدا تعالیٰ سے ایسی ولی کے ذریعہ  
 کی تھی کہ وارث مال ہو اور موجب تصاعف چرکا ہو اور بقا اور سکادت دراز تک رہے  
 اور شاہ صاحب فی مقام میں کہا ہے کہ مراد یہاں وراثت منصب ہے نہ وراثت مالی کہ شرا  
 بنی اسرائیل بعد حضرت ذکریا کے منصب نبوت پرستولی ہو کی تبدیل و تحریف احکام الہی کے  
 کہین خوف اس سبب سے تھا جواب اسکا یہ ہے وہ شاہ صاحب سبحان اللہ کی عقل و دانش  
 ہی کیا کیا محقق پیدا ہوئے ہیں مقام غور ہے یعنی حضرت ذکریا کو یہ خوف ہوا کہ بعد الہی  
 جو بنی مقرر ہو گا وہ ایسی امور منہی عنہ کریگا پس لازم آتا ہے کہ حضرت ذکریا نسبت خباب  
 بارے کی زیادہ خیر خواہ غلابق ہوں اور آگے ہی کوئی ایسا بنی ہو اسے کہ جسکی تبدیل و تحریف  
 شرایع ربانے کا کیا ہے یہ ایسی بات ہے کہ ایک گروہ دعا کرے کہ خداوند ایک ایسا  
 نبی ہمارے اوپر بعثت کر کہ عقل مند ہو اور نبوت ایسا کیا مرتبہ کہ ہر شخص کو بلجائی بلکہ حضرت  
 ذکریا کو علم مصلح و حکم خباب بار تعالیٰ حاصل تھا کہ میراث علم نبوت کی بدون اسکی امداد و  
 اعانت کی ہر کس و ناکس کو نہیں پہنچتی پس حضرت ذکریا کے طرف نسبت کرنا ایسی امر کہ وہ  
 گمان کرتی تھی طرف حجاب و تقالی کہ نبوت ایسی شخص کو دیوے کہ تبدیل احکام و شرایع  
 ربانی کا کرے محال ہے چنانچہ حسن بصرے نے کہ اس آیت سے وراثت مال مراد ہی نہیں  
 معنی سے استدلال کیا ہے چنانچہ لا علی فارے فی شرح مشکوٰۃ میں کہا ہے و خالف یحییٰ  
 البصری فی السند العاتق قال و ہذا حکم محقق نبیاً لقولہ تعالیٰ یرثنی و یرث من العقیق  
 وقال ھو وراثۃ مال الانبیاء و لا یقل لایرث من المؤمنین و ذلک لایخاف علی  
 النبوة ان یتھ و یرث فرمایا خباب باری عز اسمہ نے والوا الارحام بعضہم اوالہ  
 بعض و ھو موضوعیت روایت سخن معاشرۃ الانبیاء الی آخر شہاب الدین  
 احمد ابن حجر عسقلانی نے کتاب اصحاب فی تیسراں اصحاب حرف ز ترجمہ زید بن عاصم مجلد ثانی صفحہ ۷۴  
 مطبوعہ کلکتہ میں لکھا ہے کہ باب و چچا زید کے حاضر خدمت رسول خدا ہوئے اور زید کو حضرت  
 سی طلب کرنی لگی حضرت زید کو و قبول میں مخیر کیا اور سنی اپنی باب اور چچا کے

کہ میں آنحضرت میں بہت سے اوصاف دیکھی ہیں لہذا چہرہ کریمہ انکا پس بن تحریر کیا ہے  
 فلما دے رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذلك اخرج الى الحجر فقال اللهم  
 ان زيدا ابني يرثني وارثه فلما ارى ذلك ابوه وعمر طالت نفسه ما والفر فاودع  
 زيد ابن محمد اور پھر لکھا ہی وقد ذکر ابن اسحاق قصبة جمع حارثہ والد زید نے طلبہ  
 بنحو اور پہلی روایت ہشام بن محمد بن السائب الکلبی سے نقل کی ہے ترجمہ یہ ہے کہ سرگاہ دیکھا  
 خباب رسول خداؐ نے زید سی بیہ اسر یعنی بنجانا اسکا ساتھ اپنی والدین کے تو لیکھی حضرت اسکو طرف  
 حجر سمعیل کے اور فرمایا کہ گواہ ہو کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا یہ اور وارث ہو گیا  
 میں اسکا جب دیکھا باب اور چچا زید نے یہ حال بہت خوش ہوئے اور اپنی وطن کو واپس گئے  
 پس مشہور ہوا زید ابن محمد اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے قصہ الی حارثہ کا طلب میں زید کے  
 اس طرح سے پس ظاہر ہے کہ یہاں ورثت علمی مقصود نہیں والا زید کو خباب رسول خداؐ پر بھی ترجیح  
 لازم آئی کہ ورثہ علم کا اس سے بائیں اور ورثہ نبوت بھی مرا و نہیں کہ حضرت خاتم الانبیاء  
 میں تو لامحالہ ورثت مالی مراد ہو گے اور ہم یہی محال ہے کہ خباب رسول خداؐ کو سی کلمہ خلاف منزع  
 اپنی زبان سے ارشاد کریں اگرچہ قبل بعثت ظاہر ہے کی ہو وے اس سے صاف موعوبت  
 روایت بھی کے عیان و شکار ہوئے کہونکہ حضرت کے زبان سے تھا اور ثلثا اور ورثہ دینا  
 اب جو خلیفہ صاحب فی خباب سیدہ کو ورثہ سی محروم کیا محض بسبب بغض و عناد کی تھا و جو  
 جارح احمد ابن حنبل نے اپنی سند میں روایت کی ہے عن ابی الطھیل قال لما قبض  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت فاطمة الى ابی بکر انت ورثت رسول الله ام  
 اهله قال فقال لا بل اهله قالت فایرسم رسول الله قال فقال ابو بکر انت انت  
 رسول الله يقول ان الله اذا اطعم نبیاً طعمه لما قبضه جعلها للذي یقوم من بعد  
 انتھ موضع الحاجة یعنی بچا خباب سیدہ فی کیو با پس ابو بکر کے اور کہا کہ تو وارث ہے  
 خباب رسول خدا کا یا اہل او کی کہا ابو بکر نے کہ میں وارث رسول خدا کا نہیں ہوں بلکہ اہل او  
 وارث ہیں پس فرمایا خباب سیدہ فی کہ کہاں ہی احمد رسول خدا کا کہا ابو بکر نے کہ سنا میں خباب  
 رسول خدا سے کہ کہتی تھی کہ تحقیق خدا تعالیٰ جب دیوی پیغمبر کو طعمہ پس انتقال کری وہ بھی اس  
 جہان سے اس طعمہ کو کر دیتا ہی واسطی اس شخص کے جو قائم مقام اسکا ہوا فی آخرہ اور  
 علم نے بھی اس حدیث کا خراج کیا ہے بنیچہ ابو داؤد فی ابی سنن میں اور ابو العلی نے

اور ابن جریر نے اور بھی سنی اور عاشقی نے کثر العلل میں اور محب طبری نے ریاض الصفر میں  
 بعینہ یہی روایت کی اور ابن سمان نے کتاب المواعظ قریب اسکی ایک حدیث روایت کی ہے  
 اور خواجہ یارسانی فصل الخطاب میں اور یہ سب معتقد عالم طبنت کی ہیں پس ثابت ہوا اس  
 حدیث سی کہ وارث جناب رسول خدا کی اہلبیت اور علی ہی احمدند کہ اس سی کذب روایت  
 سخن معاشرہ انبیاء الی آخرہ کا واضح و آشکار ہوا اور خیر اس روایت کی خود ابو بکر نے کہا حق  
 ان اودہ علی المسلمین اس سے صاف ظاہر ہے کہ اپنی رائے وطن سے فدک کو حق مسلم  
 شہر آیا ورنہ حکم صریح اس باب میں جناب رسول خدا اسی خود ابو بکر کو معلوم نہیں ہوا - اور جناب  
 اخ محترم حاج الحرمین الشریفین مولوے السید شریف حسین زاد مجدہم الشریف فی رسالہ طعن  
 العولاء علی غاصب القدر والحق اقام ثبات موضوعیت روایت سخن معاشرہ انبیاء  
 الی آخرہ میں جواب ابو بکر کی رد دعوی میراث میں پیش کی تھی لکھا ہے اوسمین سے یہاں  
 پانچ وجہیں واسطی توضیح اور تصریح بمقام کی بعینہ نقل کے جاتین ہیں وجہ اول انکہ  
 طبنت با انکہ خود راوی اند کہ جناب ابو بکر محاذ بادعائے استماع ابن خبر میانت خود از  
 شناعہ ایدائے کہ جناب سیدہ نساء عالمیان را بنده اند نموده اند روایت میکنند کہ حضرت  
 سلیمان علی نبیا والہ وعلیہ السلام ہزار آیت میراث پر سے یافتند کما فی تفسیر الکشاف  
 والبدیعہ فی تفسیر قولہ تعالیٰ اذ اعرض علیہ العرش الصافات الجہاد و نیز در  
 تفسیر آیہ ویرثنی ویرث من آل یعقوب از ثقات مفسرین مراد از تفسیر آل مالی کو قرائن  
 کما یحیی بالتفصیل بعون الملک الجلیل وجہ دوم فضل المتأخرین شیخ  
 عبدالحق ابن سیف الدین الترمذی المعروف بمحدث دہلوی سے در مدارج النبوة در قسم چہارم  
 باب سوم در ضمن حوصل کہ برای حیات اینما نوشتہ صفحہ ۵۵ میگوید و صاحب تلخیص از  
 شافعیہ کہتہ است کہ مالی کہ از ان حضرت ماندہ ہم در ملک و باقی است چنانچہ در حالت حیات بود  
 و انتقال نمیکند ملک و نہ چنانچہ اموات را میباشند و امام الحرمین انقول را یصح نموده است  
 و نموند کہ این موافق سیرت صدیق است رضی اللہ عنہ در آنچه حضرت از اہل آل گذشتہ بود الی آخرہ  
 در جذب القلوب الی دبار المحبوب در باب فضائل زیارت سید المرسلین در فضل از جملہ جادو  
 کہ مثبت حیات آنحضرت بعینہ این روایت را نقل کرده لکن انقدر افزوده کہ سبیل او است  
 کہ بر اہل عیال و نفاق نموده شود بی اعتبار مستحق کہ میراث را کنند و این را از حضرات آنحضرت شمرده

معاشرہ انبیاء



انتهی و ثانی بقول با حدیث باب خفای مذکور و کان مایکون ملکاً لا یطلق علیه لفظ الصدق  
وکنک مایکون صدقاً یخرج من کونه ملکاً و هذا ظاهر لا خفاء فیہ فقط پس هرگاه  
سبیل متروکات مصطفیٰ چنین قرار یافت که بر اہل و عیال رسول رب متعال اتفاق  
نمودہ شود پس اقل ثالث شیخین و اول خلفائے بنی امیہ کہ مذکور را بخویشا و نذا رحمہ  
خود مستغنی عن الوصف و البیان یعنی خباب مردان سبب غنائی کہ داشتند در عهد دولت محمد  
خود عطا فرمودند غضب مال نبوی کردہ استند و ہم خلاف سیرہ شیخین کہ مخالف شرط خلافت  
شان بود بعمل آورد و هذا نقص علی حدیث ائمة الراشدین <sup>علیہم السلام</sup> لیستغنی عن الوصف و البیان  
اجمعین و جہ سوم ورنہ بنی مختار با وجود شدت افتقار ازین حکم مطلع نبودند اما بعد ہم  
اطلاع از و اج بایں آنکہ محمد بن عیسیٰ بخارے در صحیح خود در کتاب مغازی باب حدیث  
نبی نصیر ص ۵۰۰ مطبوعہ دہلی از عروہ ابن زہیر روایت کردہ حیث قال ناسمعت عائشہ زوجہ  
النبی یقول ارسل النبی عثمان الی بکر یسئلہ کان یخفق ہما انما الله علی سبیل  
فکنت انما اردھن لا یثقین الله الم تعلم ان النبی یقول لا فہرت ما ترکناہ حدیث انھ  
و این معنی نفس است بریکہ باقی از و اج و عثمان باستانہای صدیقہ از مضمون این حدیث مختلف ہرگز  
مطلع نبودند و ہذا وصف علم عدم استتقاق خود جہرا طبع در مال ناجایہ کردہ ابن شدید الجہل بفرج  
ہکذا انما خود میفرمودند کہ متروکات اینا صدقہ میباشد طلب من لایق شان شمائیت باقی ماند  
عائشہ اولاً ما قبول نداریم کہ مخالف تصریحات قوم است کہ ابو بکر را درین حدیث منفرد میدانند  
کما یحیی مفضل انما الله تعالی ما یثابہ اطلاع صدیقہ سینان بعبقہ اطلاع صدیق ایشان اما الشا  
چہ عجب کہ خباب صدیقہ یا بالحداج والد خود یا سبب غنا دے کہ با خباب سیدہ نہاد عالمیان  
داشتہ در زبان شان غایبہ خود اندیشیدہ مگر تکب این فقرائے ضعیف و اکل صریح شدہ باشد  
را ابعاً بقول شام صاحب کما مر ایضاً روایت عائشہ و غیرہ را درین باب اعتبار نیست  
خامساً این ہمہ کہ گفتہ شد بطریق تنزل است ورنہ صدیقہ ہم ازین حدیث ہرگز اطلاع نہ داشت  
بلکہ دعوی میراث بیکر و خباثہ عبدالحق محدث دہلوی در کتاب مدارج النبوة در قسم جارم در  
باب سوم در ضمن وصل از جملہ آیتی کہ ظاہر شد بعد از موت آنحضرت در صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ دہلی  
گفتہ عائشہ تیر میگوید کہ طلبیدم بعد از وفات رسول الله میراث را از ترکہ وی کہ در خیمہ و مذکور  
صدقہ او کہ در مدینہ داشت یعنی اموال بنیہ تفسیر پس نہاد ابو بکر بوسنے خیرے و جواب گفت خباثہ

بفاطمه گفت و هم چنین از واجی مطهرات دیگر انتهی بقدر الحاح پس محمدانند که این جایز کائنات  
 رابقه النهار هویدا و آشکار گردید که تمام مهلت بر زمین و باقی ذریه حبیب اله العالمین از مضمون  
 انجیث کدوب و محرومی خود و از ورثت خباب رسالت هرگز مطلع نبودند ایضا این عدم اطلاع  
 منافی است با عموم آیه و اندر عشتراک که حق بین و با خصوص حدیثی که اخراج کرده است آنرا بود  
 سبحانی صاحب صحیح در سنن خود در جلد ثانی کتاب الوصایا باب ما جاز فی کرهیه الاضرار فی الوصایه  
 صفحه ۱۴۸ مطبوعه و علی آن رسول الله قال ان الرجل لیعمل للمرأة بطاعة الله ستین سنة ثم  
 یحضرها الموت فیضاد ان فی الوصیه فیجب له ان یتبعه **پس** بسیار متبعه می نماید  
 که خباب آنحضرت وصیت کندگان را به سجود و عید شدیدا اشتهار فرماید خود چه طور بران عمل نه نماید و وصیت  
 بورثه کند منسوس که گذشتنین بجای رسیده که سبب حمایت طیفه خود نسبت بسجود و غیره مضیه بجای  
 اقدس نبوی یکند شاید حقوق آنحضرت را بر طاق سیان گذاشته از خوف باز پرسش این اند بلکه  
 تمدنها بمذاهبهم میگویم که سبب وصیت نکردن خباب رسول خدا بورثه خود حدیثی است  
 که آنرا سجستانی مذکور در همان کتاب در باب ملجاء فی الوصیه للوارث در همان صفحه روایت  
 کرده ابا امامه قال سمعت رسول الله یقول ان الله اعطی کل ذی حق حصه فلا  
 وصیه للوارث انتهی اما عباس اگر چه از ورثه آنحضرت نبوده لکن چون حضرت عتبه بن جهم  
 عباس از ورثه می شمارند لهذا میگویم که عباس و خباب امیرهم ازین امر مطلع نبوده بلکه مخصوص این  
 روایت هر دو بزرگوار با عراف عمر سحین را کاذب و غادر و حاین و آثم و فاجر میدانستند و  
 و این مقدمه از غایت اشتهار حاجت بشیخ و بیان ندارد که کتب کلامیه امامیه اثنا عشریه ایدیه  
 الله تعالی فی الدارین بجاه جد الحسن و حسین و کتب حدیث مخالفین خصوصاً صحیحین فوم و  
 شرح آن از روایات این قصه مملو و مشحون است و تیر در نیاب رساله نفاق الشیخین حکیم السجستانی  
 بعد کشف تعلیقات فاضل رشید معرض تصنیف و تالیف رسیده تعالی طبع در آمده که فی  
 زمانه تا نزد تمامی بلدان عراق و عجم و هند متداول و مشهور است کافی و بلند است من شأن تفصیل  
 غیر جزیله اما عدم اطلاع خباب مقدسه سیده سلام الله علیها و یهیا از شهر مشهور است بلکه  
 از قبیل متواترات است چه در کتب فریقین از سیر و حال و تفسیر و حدیث و کلام و غیره کتابی  
 نیست که در آن دعوی خباب محصوره مذکور باشد و راورثه نیابته مذکور نباشد اگر از صحت انجیث بکری  
 مطلع باشند پس معاذ الله لازم می آید که بطرح مذکور دعوی باطل و عزم اتحال حق غیر ساخته

باشند و یقین است که چنین معصیت عظیمه را که حضرات متعصبین با وجود عداوتی که با ملازمان  
 شان با مقتضای اثر خلیفه خود دارند بجناب تقدیم معصومه نسبت ندهند و اگر مثل عبدالحی و غیره کسی  
 نسبت ذنب کند قابل التفات نیست و با بناسرکلامی نداریم بلکه معامله شان را با فردای قیامت  
 سپرده ایم سبب علم الذین ظلموا کایده چون اینهمه دستنی پس مجال است که حضرت بیشتر  
 بیچسب را از ورنه و اقربای خود با مرے که متعلق بذوات شان باشد مطلع نفرمایند و شخص  
 جنبی را آگاه کند بتفصیل که عموم آیه موصوفه مقتضی خصوص انداز این حضرات باشد لایسبابا مگر  
 عدم اطلاع آن موجب ترتب مغاصه عظیمه کرد که باره مگر و دختر بجان برابر حضرت بر خلیفه و غضب  
 شود و جبرائیل کند و تمام وفات تکلم با و کند و بر جازه خود حاضر شد نش گوار اندازد و کما هو  
 المذکور فی صحیح البخاری صفحه ۴۳۵ و سمارت عیسی و ختر آن خلیفه را از دیک جازه  
 جناب معصومه زقن نند که کما فی جذب لقلب لحدث الدلوی بلکه عایشه نسبت این شکایت به  
 پدر خود رساند و پدرش بسبب ند است خود دبا و دختر خود رسیدن تواند کما یوفیه و همین  
 سبب بعض متعصبین جناب معصومه را فسوس بخطا کنند و بعض مدعیین اسلام این غضب را به  
 بمقتضای بشریت دهند و شیعیان بیچاره که بنا به دین خود بر اطاعت عزت ظاهرین گذار  
 و رضای عدم رضای خود را منوط برضا و عدم رضای آنحضرت طبعین داشته اند چنین  
 مخطئه عظیمه مبتلا شده صدیق را کاذب و غادر و غاصب و ظالم و مخلق الحدیث انگارند لا والله  
 لا والله ثم لا والله یحیی جمال از شان حجت حق بر هر حال نامتناهی بعید است به  
 چارم آنکه بخبر مخالف ثقلین است چرا که در کثر احوال علمی متقی که بتوابع جمع بحوامع  
 سیوطی شافعی است که فضایل هوش ربای او از اخبار الاخیار باید دید مذکور است عن ابی  
 جعفر قال جاءت فاطمه الی ابی بکر یطلب میراثها و جاء عباس بن عبدالمطلب یطلب  
 میراثه و جاء معهما علی فقال ابو بکر قال رسول الله لا فورت ما ترکناه صدقه فقال  
 علی فورت سلیمان داود و قال ذکر یا یوشی و یرث من آل یعقوب قال ابو بکر  
 هو هکذا و انت والله تعلم مثل ما اعلم فقال علی هذا کتاب الله ینطق فسلکوا  
 و انصدقوا انتهى و محمد بن عمرو قد الاسلمی لواقعی المدنی الفاضلی که در حفظ و تعلقان لث  
 شیخین است و خود شاه صاحب در تخته و خواجہ شان در صواق بر وایتش احتجاج نمایند و  
 بعض امیه قوم آنرا بلف امیر المومنین فی الحدیث لطف میدهند و عبدالحی و دلموی در بدایع

در وقایع سال دهم در ذکر حجة الوداع در وصل مشتمل بر حال منزل غدیر صفحہ ۲۰ مطبوعہ  
 دہلی بہمن واقعہ سبب عدم اخراج حدیث غدیر با وصفیکہ جمعی کثیر از علمای مخالفین تصحیح  
 کردہ اند و خود عبدالحق ہم اعتراف ببحثش نمودہ بلکہ خلاف آنرا در بہمن مقام مرودہ است و  
 این عدم اخراج راجع در محنت نہ بندہ شدہ باین الفاظ ستودہ و روایت کردہ اند آنرا از ابن  
 حفظ و اتقان کہ در طلب حدیث طواف بلاد و سیر ہزار کردہ اند مثل بخارے و مسلم و واقعہ  
 انتہی بقدر الحاجتہ این روایت را کہ انفا از کنز العمال شنیدہ می بہمن الفاظ بعینہا بطریق عباس  
 ابن عبد اللہ در کتاب خود اخراج نمودہ و مطابق ابن مذکور باند عا ظاہر کہ خباب میرا حدیثین  
 و قابل سلوئی کما قال المسلم فی صحیحہ و احمد فی مسندہ اند لہذا یکی احد من اصحاب رسول اللہ  
 بقول سلوئی الا لعل ابن ابی طالب مصداق نامتہ العلم و علیٰ بها و اناد ارا حکمتہ  
 و علیٰ بالہا کہ آنرا جمیع حسن و نہتہ اند قاضی محمد شوکانی و علی مستقی ثاؤلی و ابو عبد اللہ محمد  
 المعروف بخاتم نیشاپورے و محمد ابن حریر الطبرے فی مہذب الآثار و موعود من اعداد ابن  
 ابی آدم فی علمہ و الی فوج فی تقواہ و الی ابراہیم فی خلطہ و الی مؤلف فیہ  
 و الی عیسے فی عبادتہ غلیظ الی علی ابن ابی طالب کما اعترف بہ التقنا فی شرح  
 المقاصد و مشرف تشریف حدیثی کہ روایت کردہ است آنرا ابن سعد و ابن رسول اللہ قال  
 تمت الحکمتہ عشرۃ اجزاء فاعطی علی شعة اجزاء و لنا منہ جزء من جزو واحد  
 و علی اعلم بالواحد منہم کما اورد میرزا محمد ابن ہشام البخاری فی فصل الرابع  
 عشر من الباب الثالث من کتاب مفتاح النجا فی مناقب آل العبا من معہم الحافظ ابو الفتح  
 محمد بن الحسن بن علی البرقی و من الحلیہ کہ یغیم احمد بن عبد اللہ کہ اصغیر فی  
 و من تارخ حافظ ابو عبد اللہ محمد ابن محمد ابن الخازن البغدادی و سید روایت  
 متفق علیہا و نمودہ لو کسرت الی الوساد کہ الخضر و کسی کہ پور خطاب در حق او بارہا گفتہ باشد  
 کہ علی ہذا عجم و معضلہ کہ ابی الحسن لہا کسی کہ راے او جلال سیوطی و اتقان در نوع  
 ثانیین گفتہ باشد قد روي عن عمر بن عبد اللہ عن ابی طفیل قال شہد علی الخط  
 و هو یقول سلوئی فواللہ لا تستلونی عن شئ الا اجزتکم و سلوئی عن کتاب اللہ فواللہ  
 ما من آیۃ الا علمہ ابلیل نزلت ام بنہار و ام فی صہل ام جبل و اخراج ابو نعیم فی  
 الحلیہ عن ابن مسعود قال ان القرآن انزل علی سبقتہ منہم الا و کہ خضر و یطین و







سخن حاضر الانبیاء کا شمس فی رابعۃ النہار آشکار ہے اگرچہ وجہ ابطال روایت بکریہ کے  
 کثرت میں لاکن بیان اسی پر اتفاق کیا اب کوئی نا فہم یہ نہ کہی کہ ابو بکر کا اب قصور نہیں ہے  
 کہ اوسنی کاغذ مذکور کا خباب سیدہ کو لکھ دیا اور عمر نے اوسکو بہار ڈالا اوسطی کہ ابو بکر نے  
 عمر کو کیوں اسقدر جرات دی تھی اور کیوں اپنی حکم کو نافذ کیا جیسی اور معذرات میں کہا لا یخفی علی  
 ناظرے کتب الکلام بحمد اللہ کہ جب خباب ثنات دعویٰ بہ میراث سے فارغ ہوا تو  
 مناسب معلوم ہوا کہ بعض تعصبات بعض متعصبین کے جو باتیں بی دست و پا اور بی جواب ہو کے  
 انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں لکھی جائیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ جواب اس  
 ظلم صریح کا سوا ہی چھائی صدق و کماؤ عن الحق و سبت عصیان باحت علیا خباب معصومہ مدام  
 اللہ علیہا اور کوئی نہیں پس اکثر علما نے غضب خباب سیدہ کو کثرت پر محمول کیا ہے اگرچہ جواب  
 اسکا سابقاً تحریر ہوا لاکن ظاہر ہے کہ ابو بکر معصوم نہ تھا بلکہ وسیع کی قول کو محمول خطا پر کیوں نہیں  
 کرتے اور صاف کیوں نہیں بیان کرتے کہ مقتضائے کثرت ابو بکر سے یہ خطا ہی اور فاضل  
 متعصب عبدلعزیز بلقب بہ بحر العلوم بسنت فی کتاب فلاح الرعوت بنسخ مسلم الثبوت میں بیچ بیان  
 ابطال حجت اجماع اہلبیت علیہم السلام کی مجملہ وجہ عدم عصمت کی لکھا ہے و کذا یجوز علیہ  
 الزلۃ و وقوعہم الذنب من غیر تعدد کما وقع من سیدۃ النساء من ہجرانہا  
 خلیفہ رسول اللہ حین منعہا فذلک من حجتہ للیزات ترجمہ یعنی اسی طرح جائز ہے  
 اہلبیت پر کہ مرتکب ہوں گناہ کی بنیہ تعدد کی جانچ سیدہ فاسی واقع ہوا کہ ہجران علیہ رسول کا  
 جسوقت کہ منع کیا اوس فی مذکور سے من جہۃ میراث انہی سبحان اللہ کہ ابو بکر مخالفت  
 نصوص قرآنیہ و حکام نبویہ کر کے خباب سیدہ کو ارث سے محروم کر سکتا اور حق اوس  
 معصومہ کا غضب کری اور ایذا پہونچا سکتی اور مرتکب کسی صغیرہ اور کبیرہ کا نبو باوجودیکہ نہایت  
 رسول خدا فی ان اللہ یغضب لغضب فاطمہ و یرضی لرضاھا و من اذاعھا فقد اذاعہ  
 اور حضرت فاطمہ زہرا سب اسکی کہ موافق کتاب و سنت دعویٰ بہ میراث فرمایا اور اپنا حق  
 طلب کیا ہجر و طلب حق و آرزو کی از غاصب ایسی ہو کہیں کہ زعم اس ناصبی بدگمان کی مرتکب  
 عصیان کے ہوئیں ازہذا الشیء عجبا شہر مرزا اور نوری زعمی اعتقاد ہے حق زہرا  
 خور دن و دین ہمیر و دشمن ہے اور عجب یہ ہے کہ سہو اور غم میں ایک اسنی فرق نہیں  
 کیا کیونکہ دعویٰ اپنی حق کا کرنا اور ادلہ کتاب سنت سے اوسپر نقل کرنا اور خطبہ طویلہ نہایت

فصاحت و بلاغت سی ذم غاصبین میں پڑھنا اور ثبات حق علی رؤس الاشتماد کرنا اور سب  
 ظلم صریح اور سب ناخوشیوں کو افراتفراد کی، وہی حالت پر رہنا اور وصیت بعد مضموری غاصبین  
 جواز پر کرنی یہ سب ہو کر کیونکر لاغن قصد ہو سکتی ہیں ومن ادعی فغلبہ البیان اور  
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بقول فصل رسول عثمانی بدلتونی موجب تعصب اہلبیت یا  
 ہند یہ میں تھی اور بموجب قول شاہ عبد الغزیز صاحب تحفہ کی آیتی از آیات الہی و معجزہ از معجزات  
 رسالت بنا ہی بھی بزرگوار میں عن خلافت الخلفاء کہ شاہ میر کتب سی سب سے آثار ابو بکر میں کہتا  
 پس از ان صاحب ترین اشکالات ان بود کہ حضرت فاطمہ و حضرت عباس بظاہر عموم آیہ یوحید کہ اللہ  
 فی او کاد کہ للذکر مثل خطا کہ عثمان بن مسعود کہ میراث آنحضرت طلب کردند مشکل آنکہ اگر  
 میراث دہند مخالف قاعدہ شرع باشد و اگر نہ ہند لال خاطر اہلبیت لازم آید حضرت صدیق درین باب  
 حدیثی روایت کردہ کہ میراث بردن را از پیغمبر و ولودن این قرے مملوک و می ہر مقدمہ را  
 منع نمود و با حضرت سید و سایر اہلبیت انقدر ملاحظہ فرمود کہ حیر و نقصان آن آرزو کے باشد  
 انتہی بالفاظ علیہ ما علیہ مقام ناسف یہ ہے کہ زعم فاسد اس ناصب کے اہلبیت کو ہرگز  
 پاس شریعت عزائے بنو سے بنو سے کہ موافق شریعت کے عمل کرنے سے ناخوش  
 ہوں کہ جبکی وسطہ قرآن میں خباب ربے غزائم فرمایا ہے اثمنا ینید اللہ لینذہب عنکم  
 الروح جس الایہ اور پیغمبر خدا جبکی وسطیٰ رشا ذکرین فی تارک فیما کہ التقلید کتاب اللہ و حکم  
 اہلبیت ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعد ابداً حکما فی جمیع المسالہ و غیرہ من کتب  
 الحدیث و ان اہلبیت کے ہرگز پاس شریعت نہوا اور اس بات کو چاہیں کہ خلاف قاعدہ شرع طور  
 میں آئی اور یہ خلیفہ صاحب بڑے خیر خواہ اسل اسلام کے ہوں اور بی نہایت پاسدار  
 شریعت کے کہین فاعتبر وایا الہ اکھصار علاوہ بران جب کوئی شخص خلاف شرع ناخوش  
 ہو تو اسکی ناخوش کرنے سے کیا باکی ہے اور یہیں سے ثابت ہوا کہ جواب غضب خدا  
 بصورت حفظ ابو بکر اس طعن سے سوائے اظہار غضب و عداوت اہلبیت علیہم السلام اور ممکن نہیں  
 ہی اعانہ اللہ و سایر المؤمنین عن التفویع بمثل هذه الکلمات فی اہلبیت السید  
 المرسلین تبیینہ مخفی رہے کہ مال دنیا کے ناپایدار نظر اہلبیت رسول مختار میں  
 کچھ وقعت نہیں رکھتا محض ہیکار و بی اعتبار ہے بل و عا خباب سیدہ کا بہتہ  
 و میراثا اور اتام محبت غاصبین پر جمع عاجز و انصار میں اور مکالمہ و شہادت خباب امیر

میر حسین علیہم السلام و ام بن اور شدت ہستام طلب فدک و عوالیٰ میں و سطی طمع مال دنیا سے ہ  
 مال کے ہرگز و سنا تھا بلکہ مقصود اصلی اس سے نظافت و فخر و ظلم و جور و شقاوت و عورت  
 خاصین تھا تا کہ سب پر ظاہر ہو جائے کہ یہ قوم ہرگز دین سے بہرہ نہیں رکھتی اور ایسے لٹاک میں  
 کو بخدا اور رسول سے شرم ہے اور نہ مخلوق سے آرزوم کہ مجرد خباب سید المرسلین صلی اللہ  
 علیہ وآلہ کے اونکے اولاد اور مارہ جگر سے ایسے بدسلو کے اور بی مروتنے کے اور  
 کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور وصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو دربارہ عزت طاہرہ  
 کو احد ثقلین میں اور تار و زخم مشرہ سے اونکی قرآن سے محال ہے یہول گئے اور اونکو ایذا  
 دیکی اپنے حکم میں تسلیم کیا اور ہر اونکی مذہب کے وسیع علم الذی یظلمونہ منقلب  
 یقبلون والحمد لله رب العالمین والصلوات علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین  
 المعصومین **رجب** الی القصہ خباب شیخ مفید فی حضرت صادق سے روایت ہے  
 ہی کہ حضرت رسول خدا نے خیبر کو فتح کیا اور اس شہر سے یہود کے سپرد کیا کہ نصف حاصل کیا  
 اور کرتے رہیں جب وقت فصل کا پہونچا تب آنحضرت فی عبد اللہ ابن رواحہ کو بھیجا اوسنی  
 تخمین رزقت وغیرہ کے کے بعد اوسکی آنحضرت نے یہود سے ارشاد کیا کہ اگر تمہارا جے  
 جا ہے تو اس تخمین کو قبول کرو اور نصف حصہ ہمیں دو والاہم حصہ تمہارا تمہارے حوالے  
 کر نیکی یہودیوں نے یہ نہ سنی کہا کہ ایسے ہے عدالتوں سے زمین و مہمان قائم ہے قطب  
 راوند سے نے کہا ہے کہ جب رسول خدا فی قصہ حبیب کا کیا تو یہود ان خیبر نے چار ہزار نفر قبیلہ عطفان  
 سی کہ خلفا اونکی تھی و سطی اپنے مدد کے طلب کے جب وہ قریب خیبر کے پہونچی تو کہیںی نہ آئے  
 کہ واپس جا و اپنی ملاذ کو کہ دشمن تمہارے سر پر آہونچا تب پہونچے جب وہاں پہونچی تو ظاہر ہوا  
 کہ کونسی دشمن نہیں تب معلوم کیا کہ یہ آواز خدا کی طرف سے تھے اور وقت مراجعت حبیب سے ہجرہ  
 جو آب ظاہر ہوا جو مابق لکھا گیا ہے اور نیز زینب بنت عارث یہودیہ ایک دست کو سفند بریان  
 کر کے زہر ملا کہ حضرت کے رو برو لائی اور اوسنی کلام کیا چنانچہ سالبا مذکور ہوا اور اس میں سے  
 ایک لقمہ کہا کے بنز بن راشد ہوا۔ تفسیر لام میں مذکور ہے کہ برادر شیخ جعفر قدوم جعفر ابن علی  
 حضرت کو پہونچی حضرت نے ارشاد کیا کہ کس نعمت کی خوشی زیادہ کروں شیخ خیبر کے یا قدوم  
 جعفر کے اس عرصہ میں حضرت جعفر رو برو آئی بس حضرت اونہ کثرے ہوئے اور بارہ قدم  
 پیش واپسی کے اور غسل گیر ہوئی اور پیشانے کے بوسے لے اور فرمایا کہ اسے جعفر تو جانتا

حاشیہ  
 شیخ جعفر بن محمد بن ابی طالب  
 ملک بن محمد بن ابی طالب  
 قتلہ علی بن ابی طالب  
 سنی بن ۱۸  
 ۵۰

حاشیہ  
 حضرت ابی جابر ثقفی  
 کہا تھا اور مدخل تہذیب  
 سم کا خیال کے اور سطی  
 حضرت جعفر بن محمد بن ابی طالب  
 ۵۰

کہ جنکو کچھ عطا کروں اور حضرت اس فقرہ کو تکرار فرماتی تھی تاہم دنیا طلبوں نے گمان کیا کہ مال کثیر یا کوئی  
 ولایت حضرت جعفر کے عطا کرنگی لہذا سب فی گردنیں بلند کیں تب حضرت نے فرمایا کہ میں ایک غار  
 جنکو تعلیم کرتا ہوں جب تو اس غار کو ادا کرے تو گناہ تیرے بخشتی جاہلین اور مدامت اوسکی  
 بہتر ہو دنیا و مافیہا سے اور جو کوئے اوسکو چڑھے تو اوسمیں شریک ہو پس غار جعفر طیار کہ  
 مشہور و معروف ہے تعلیم فرمائے اور بروایت شیخ الطائیفہ حضرت جعفر کچھ تحفہ دیا اور تتم  
 ثیاب و عطریات و وسطی آنحضرت کے لائی حضرت فی سجدہ اونکی ایک قطیفہ دیکھی فرمایا کہ یہ قطیفہ میں ہے  
 شخص کو عطا کرونگا کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہو اور خدا اور رسول ہی اوسکی دوست رکھتی ہوں پھر فرمایا  
 کہ علی کہان سے عمار یا سرفی جانب میر کو حاضر کیا تو جناب رسول خدا نے وہ قطیفہ عطا کیا جب جناب  
 امیر مہرکب حضرت رسول خدا کے محل مدینہ پہنچی اول جانب بقیع تشریف لیگئے کہ بازار مدینہ کا  
 پہلی وہاں تھا قطیفہ کو حوالی زر گرونگے کیا کہ مارا سے ملائی جا کر میں ہزار اشغال ہلا  
 اوس سے جمع ہوا وہ سونا فروخت کر کے روپیہ اوسکا فقرا سے ہاجر و انصار پر تقسیم کیا جب  
 دولہرا کے طرف مراجعت کے تو پاس کچھ تھا دوسرے دن جب جناب رسول خدا کے خدمت میں  
 حاضر ہوئے تب حضرت نے فرمایا کہ یا علی کل ہزار اشغال ملا تھا ہے آج میں مع مقداد و سلمان و ابوذر  
 و عمار و خدیفہ تمہارا اہماں ہونگا جناب امیر جواب میں انکار کر سکی اور فرمایا کہ میں حاضر ہوں تشریف  
 لائی خدمت کھتی ہیں کہ حضرت امیر گہر میں تشریف لیگئے اور ایک خزانہ شجرہ انواع و اقسام کے درخت  
 مسک و عطران اوس سے بلند ہوتے تھے اوٹھا کی لائی اور برو حضرت کی رکھ دیا اسم سب نے  
 اوسمیں چھپا ہوا ہرگز کم ہوا بعد تناول طعام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جناب سیدہ کے  
 پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے فاطمہ یہ کھانا تمہارے واسطی کھائے آئے ہے جناب  
 سیدہ نے عرض کے کہ جناب خدا تعالیٰ سے ہے وائے یزدق من کیشام بغیر حسنا بس رسول خدا  
 گریاں باہر لائی اور فرماتے تھے الحمد للہ کہ نہیں انتقال کیا مینی اس دنیا سے مگر یہ کہ دیکھا  
 مینی واسطی اپنے بیٹے کے وہے مرتبہ جیسا دیکھا رکھانے واسطی مریم کے ابن الاسلام نے  
 روایت کے ہے کہ جناب امیر کو گرے اور سر دے تکلیف نہیں دیتے تھے لہذا کبھی گرے میں  
 جنبہ دار کبڑے میں لیتے تھے اور کبھی مردیوں میں باریک راوے کھتا ہے کہ میں نے اپنے باب  
 سے جو چاہیے ہکا کیا تھا اوسنے کہا کہ مینی جناب امیر علیہ السلام سے جو چاہتا حضرت فی ارشاد کیا  
 کہ رسول خدا نے روز جنگ خیبر میرے واسطی دعا کے کہ خداوند انجاء علی ابن ابیطالب کو گرے اور سر دے



کتاب  
تاریخ  
الاسلام

تکلیف سے اوس دن سے جگہ نہ کرے کی تکلیف ہے نہ مردی سے اذیت ہی مترجم کہتا ہے  
 کہ رویت اخیرہ کنز العمال میں دلائل النبوة بہیقی وغیرہ سے منقول ہے بیان غزوہ  
 عمر و قضا و تحریر یا مجاہد بنام عطای دیا و مصداق غیرہ و قالیج تا غزوہ موتہ علی بن ابی اسیم نے روایت  
 کی ہے کہ جب خباب بن المذکور خبیث سے مدحبت فرما کے روئے بخش رہا ہوئے تو اسامہ بن زید کو  
 لشکر طیل جانب بعض بلاد یہود جو نواح فدک میں واقع تھی روانہ کیا تھا کہ او کو دعوت طرف اسلام  
 کرے شیخ طبر سے نقل کیا ہے کہ بعد سال حبشہ سال ہجرت مہجری میں خباب بن المذکور آٹھ دفعہ  
 میں مع اصحاب متوجہ مکہ ہوئے اور مین دن و مان مقام کیا اور اعمال عمرہ بجالائی اور جانب مدینہ مراجعت  
 فرمائی محمد بن شہاب زہری سے فی روایت کی ہے کہ حضرت فی حفص بن ابی طالب کو اول روانہ مکہ کیا کہ وسطی  
 حضرت کی بیوی نہ بنت الحارث کا خطبہ کرے پس بیوی نے عباس بن عبد المطلب کو شوہر ام الفضل اوسکی  
 ہیں کے نہیں اپنا وکیل مقرر کیا اور حضرت کا نکاح ہوا منقول ہے کہ جب حضرت داخل مکہ ہوئے تو مشرکان  
 قریش فی شہر کو وسطی حضرت کی چوڑ دیا اور خود پہاڑوں پر چڑھ گئی و ورسی دیکھتی تھی تب حضرت فی فرمایا  
 کہ سعی میں دوش پر ہنہ ہر وہ کرین کہ رعب کفار پر غالب ہو پس ایسا ہی عمل میں لائی عبد اللہ بن  
 رواہ روبرو حضرت کی رجب برآتا تھا حضرت حمزہ ابن عبد المطلب کے بیٹی نے درحالت کی کہ مجھ کو  
 ساتھ مدینہ کو لیجیو چنانچہ حضرت او کو ساتھ لائی ماہ ذیحجہ سنہ مذکور میں چھ خط مصعب حبہ اصحاب کے  
 طرف سلاطین کے روانہ کی + یعنی عاتب بن بلعہ طرف مقوقس کے + اور وجہ تلبی طرف قیصر روم  
 کی + اور عبد اللہ ابن حذاقہ کو طرف کسری کے + اور عمر بن امیہ کو بجانشی کے + اور شجاع بن وہب کو طرف  
 حارث ابن ابی شمر کی + اور سکیط ابن عامری کو طرف ہودہ بن علی نخعی کی + عرض کہ جب نامہ  
 مقوقس کے پاس پہنچا تب اوسنی نامی کے بوسی لے اور حباب لکھا کہ میں جانتا ہوں کہ ایک یحییٰ  
 مبعوث ہوئی والا ہی اور مینی آپکی نامہ کا عزت و احترام کیا اور ہدیہ جار کینرین حضرت کی و وسطی یحییٰ  
 منجملہ اوسکی ایک ماریہ قبطی تھی اور آپک دراز گوش کہ او کو عفرہ کہتی تھی اور ایک ہتر ہیجا کہ او کو وہدہ  
 کہتی ہیں مگر اسلام نہ لایا حضرت فی ہدایا کہ قول کیا اور فرمایا کہ اوسنی حنت کی و وسطی بادشاہی کے  
 جب کو بقا نہیں ہے اور دولت اسلام سے محروم رہا پس سال کسری کا اسطر چر ہے کہ ایک دن صبح کو گین  
 اٹھا علی نے سبب مذہد دریافت کیا اوسنی کہا کہ مینی خواب میں دیکھا ہے کہ بادشاہ مخونون کا  
 ظاہر ہوا ہے علی نے کہا کہ اگر ممکنہ فساد کا نسبت یہود کے ہی تو وہ جماعت تیرے زیر حکم ہے  
 اگر تیرا حکم ہو تو قتل کریں اس اشان میں ایک نامہ بر حاکم بصرے کی جانب سے مع ایک شخص عرب

پوچھا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ جو اس کی ملازمین کا ہر سو سے میں خبر دیتا ہے بادشاہ روم  
 نے معرفت ترجمان کے استفسار کیا کہ کیا یہ جدید جنگ پیش آیا ہے عرب نے کیا کیا ہمارے ملک میں  
 ایک شخص ظاہر ہوئے ہیں اور دعویٰ ہے پیغمبر کے کرتی ہیں اور ایک گروہ نے متابعت اور انکی ختمیہ کے  
 اور ایک جماعت مخالف انکی ہے باہم اور خین شعلہا سے جدال و قتال شعلہا میں ہر حکم شاہ ہے  
 اوس مرد عرب کا جب شخص ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مخنوں ہے ہر قل نے کہا اگر میری خواہش کا  
 ہر اہل اوسکی سر لشکر فوج کو حکم دیا کہ ملک میں کوئی ہم قوم خواب رسول خدا کا تلاش کرے بعد تلاش  
 و جستجو ابوسفیان کو کہ ضرورت ملک شام میں گیا تھا حاضر کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے  
 وہ کہتی ہیں کہ میں نے انہیں ان کے اپنے ملک سے ان قصہ کو دریافت کیا اوسنی کہا کہ جب میں پیغمبر خدا سے صلح  
 کی تو میں نے ایک جماعت قریش کے ملک شام میں گیا تھا راہ میں شاہ روم کے سواروں نے گرفتار  
 کیا اور چکرو رو روئے اپنی ملک کے حاضر کیا نبی شام نے معرفت ترجمان کے جھسی پوچھا کہ کون شخص  
 عرب تم میں سے از روئے نسب کے خواب رسول خدا سے قریب ہے ابوسفیان نے کہا میں  
 یہ سنکلی مجھی اپنی قریب بلایا اور کہا کہ نسبت خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھی پوچھا جانی سچ  
 بیان کر ابوسفیان کہتا ہے کہ اگر مجھی شرم سب کے ہوتے کہ میرا جھوٹ جلد ظاہر ہو جائیگا تو سب  
 باتیں جھوٹ جھوٹ بیان کرنا غرض ہر قل نے کہا کہ نسب اوسکا تم لوگوں میں کیا ہے میں نے کہا کہ نسب  
 رکھتا ہے اور تمام عرب سے نجیب ہے ہر کہا کہ ابا اور اجداد اوسکی سب سے مدعی نبوت کے ہوئے  
 سنی یا نہیں میں نے کہا نہیں ہر قل نے پوچھا کہ آیا اوسکی رزگوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے  
 کہا نہیں ہر اوسنی کہا کہ آیا اقربا سنی قوم اوسکی پیروے کرتی ہیں میں نے کہا کہ ضغوا اوسنی کہا کہ آیا  
 اتباع اوسکا زیادہ ہوتے ہیں یا کم میں نے کہا کہ زیادہ ہوتے ہیں اوسنی کہا کہ کوئی اونکی دین میں داخل  
 ہو کے پشیمان ہوتی ہیں یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں اوسنی کہا کہ آیا قبل دعویٰ نبوت اونکو لوگ شتم و ذبح کرتی تھی  
 میں نے کہا کہ ہرگز نہیں اوسنی کہا کہ کوئی اوسکا مکر تمہاری اوپر ظاہر ہوا ہے یا نہیں میں نے کہا کہ جب کوئی  
 مکر ظاہر نہیں ہوا اب اس سے صلح کی ہے دیکھنی کیا طور میں آتا ہے اوسنی کہا کہ تم میں اور اس میں جو لڑائیاں  
 ہوتی ہیں کون غالب آتا ہے میں نے کہا کہ وہ کبھی ہیم اوسنی کہا کہ تم کو کس بات پر تکلیف کرتے ہیں  
 میں نے کہا کہ کہنا ہے کہ خدا کے عبادت کرو اور سیکو اوسکا شریک بنالو اور ابا کے تقلید نہی ہاتھ اوٹھاؤ  
 اور یہ کہ کہتی ہیں کہ نماز پڑھو صدقہ دو عفت ختمیہ کرو اور صلہ رحمی بچاؤ ہر قل نے کہا کہ میں حال  
 نسب کا سو بہتہ دریافت کیا کہ پیغمبر اپنی قوم میں صاحب نسب خریف ہوتا ہے اور تقلید ابا سنی مدعی نہیں

نہیں ہوتا اور بادشاہی اپنے آپ کی طلب نہیں کرتا اور حال جھوٹ بولانی کا سو سطلی دریافت کیا کہ جو شخص  
 حقوق کے دروغ گوئی کرے وہ نسبت خالق کس طرح جھوٹ بولے گا اور مضحار اور فقرا و ایتام طبع  
 اختیار کی رہی ہیں اور زیادتی انصار موجب استقرار و برتری ہے اور نہ پشیمان ہونا کسی کا بسبب حق  
 حق کے ہے اور پیغمبر کہی مکر نہیں کرتا اور انبیاء کرتے ہیں نیکیوں کا اور منع کرتے ہیں بدیوں کے  
 پس اگر تو یہ سب یہ باتیں راست راست بیان کرتا ہے تو غریب وہ مالک اس زمین کے  
 ہوگی جہاں میں بیٹھا ہوں اور میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہونے والا ہے لکن یہ کہاں نہ تھا  
 کہ عرب میں ہو گا اور میں اگر اونکی پاس ہوتا اونکی بانو دھوتا ہوا سخی وہاں طلب کیا جہ حضرت فی  
 حاکم بصرے کی نام لکھاتا اور وجہ کلی کے نامہ پہچانتا اور اس خط کو پڑھا اور حضرت نے یہ  
 لکھا تھا **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** یہ خط محمد بن عبد اللہ رسول خدا اور اسکی خدمت کے  
 طرف ہے نام ہر سال بزرگ روم کے اور سلام خدا اور اس شخص کے جو متابعت کرے بہت  
 آقا بعد بس جان تو کہ میں تجھی دعوت کرتا ہوں طرف اسلام کے پس مسلمان ہوتا کہ سالم ہو عذاب  
 دینا اور عقیبتی سے اور انبیاء و امرا بھی کہوتا کہ تیرے ہر کو مضاعف کرے اگر قبول کرے کا تو سلام  
 کو توجہ لوگ تیرے رعایا سے سلام نہ لائیں کے اوسکا گناہ بھی تیرے ذمہ ہوگا اور خیر میں  
 یہ آیت شریفہ لکھی ہے **يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ**  
**وَلَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا تَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَن تَوَلَّوْا**  
**فَقُولُوا الشُّهُدَا بَابَا مُسْلِمُونَ** اوسفیان کہتا ہے کہ جب نامہ اوسنی پڑھا تو حضرات مجلس کے اراکین  
 بلند ہوئیں اور نزاع واقع ہوئی تب ہکو نکال دیا قطب بلوند سے فی وجہ کلی رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہے  
 کہ جب قیصر نے نامہ عنبرین شامہ خاب رسول خدا کو پڑھا تو اسقف کو کہ عالم مشہور تھا طلب کیا اور خط اوسکو  
 دیکھلایا اسقف فی کہا کہ یہ وہ پیغمبر ہے جسکی شہادت حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں دی گئے اور ہم  
 غنظر اونکی قدم کی ہیں اور میں تصدیق اونکی کروں گا فیصر نے کہا کہ اگر میں اونکی متابعت کروں تو مملکت  
 میرے زایل ہو گے بعد اوسکی اوسنی جانا کہ اپنی اسلام کا کرے تو رعایا جمع ہوئے اور قصد  
 اوسکی قتل کا کیا اوسوقت اسقف فی وجہ سے کہا کہ جب تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہو میرا سلام کہیو  
 اور عرض کیجو کہ میںی گواہی دی بوجہ نیت خدا و نبوت محمد مصطفیٰ اور عوام نے میری نصیحت نہ سنی  
 پس وجہ جانب مدینہ روانہ ہوئے اور اسقف درجہ رفیع شہادت فایز ہوا۔ اور ایک شخص عانی کو  
 ہر سال نے جانب مدینہ روانہ کیا کہ دریافت کرے کہ حضرت کس فرش پر بیٹھی ہیں اور جانب رہت اونکی

کتاب  
 تاریخ  
 اسلام

کون ہے اور مہربوت اپنی انگٹوں سے مشاہدہ کر ہی جب وہ حاضر خدمت ہوا تو حضرت زمین پر بیٹھی تھی  
 اور جانب راست اونکی خباب بہر تھی غسانی مہربوت کا دیکھنا بھول گیا حضرت فی با عجاز او سکو آگاہ کیا اور وہ  
 مہربوت کی زیارت سے مشرف ہوا اور واپس آکر ہر قل سے کیفیت واقعہ بیان کی ہر قل نے کہا کہ وہی  
 پیغمبر ہے جسکی بشارت حضرت عیسیٰ فی دی ہے اور علامات اونکی یہ ہے کہ ناقہ بر سوار ہو گا پس مہربوت  
 او سکی کر و تہر کا سلطنت نہ چھوڑ سکا اور حال کسرے کا یہ ہے کہ نامہ حضرت کا او سکی پاس پہونچا تو  
 او سنی نامہ کو چاک کیا پس حضرت فی او سکی حق میں نفرین کے ملک او سکا جلد نامہ سے نکل گیا  
 تقبیل او سکی یہ ہے کہ جب نامہ حضرت کا کہ مضمون کا قریب نامہ اول کے تباہ ہوا تو مہربوت  
 ناخوش ہوا اور کہا میرے رعایا ہو کے ایسا نامہ لکھا جس میں اپنا نام میرے نام سے مقدم کیا  
 ہے ایک روایت میں ہے کہ ایک مشت خاک حضرت کے واسطی بھی پس حضرت نے ارشاد کیا  
 کہ ہمت میرے جلد ملک اس زمین کے ہو گے اور ایک خط نامہ بازان غافل میں کے بھیجا او سمین درج  
 کیا کہ دو شخص جانب حجاز روانہ کرے تاکہ حسنی دعویٰ نبوت کیا ہے اوسوی گرفتار کر کے میرے پاس  
 لائیں برو بہتی اوس سے کہیں کہ دعویٰ نبوت سے نامہ اوٹھاؤ ورنہ لشکر حارہ مارو ہو گا کہ ملک کو  
 خراب کر کے تباہ بازان فی لوبہ و خربک کو روایتے فیروز کو روانہ کیا کہ پیغام پہونچا میں کہ ملک فارس  
 منکو طلب کیا ہے اور نوبہ سے کہنا کہ حالات اونکی بخوبی دریافت کر ہی جب وہ مدینہ میں پہونچی اور حضرت  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام حال بیان کر کے عرض کیا کہ اگر آپ وہاں کا جانا منظور کریں تو ہم شہر  
 ایگی کر سکتی ہیں والا افواج ایگی ملک میں آئے گے جب یہ دونو حاضر خدمت ہوئی تو بطور حجب سون کے  
 دناڑ میں اونکی کم اور موچین بڑی ہوئے ہمیں حضرت کو نہایت ناگوار ہوا اور فرمایا کہ حسنی امر کیا ہے  
 شکوہ کہی صورتیں نباؤ او انہوں نے کہا کہ کسرے فی حضرت فی ارشاد کیا کہ خباب ماری عرہ کا حکم ہی کہ  
 ریش زیادہ ہوا اور موچین ہوں بہر فرمایا حضرت فی کہ کل بہر حاضر ہونا جب دوسرے دن حاضر ہوئی فرمایا  
 خباب رسول خدا فی کہ کل کے رات کسرے مقتول ہوا اور خداوند عالم نے شہر ویہ او سکی بیٹی کو او سکر  
 مسلط کیا کہ او سنی شکم کسرے کا چاک کیا اب تم یہاں سے جاؤ اور بازان کو خبر کرو کہ شریعت میری تمہا  
 زمین تک پہونچ گئے اور ملک کسرے و قیصر میرے امت کے تصرف میں آگیا اور یہ ہی کہنا کہ اگر وہ  
 مشرف باسلام ہو تو حکومت میں او سکی نام رکھیں گی جب میں میں آئی تو بازان سے کیفیت بیان  
 اور کہا کہ باوجودیکہ کہ گرد او سکی حضرات مسکین کا مجمع تھا لاکھ ہسم ہزار عیب غالب ہوا کہ  
 کہیں کسی بادشاہ سے مشاہدہ نہیں کیا بازان نے کہا کہ سلطنت اور رسالت میں فرق ہے

ابن ہشام صبر کرتے ہیں تاکہ حدیث اسے خبر کا ظاہر ہو بعد پندرہ روز کے نامہ منیر ویدہ منیروں  
 قتل کمرے پہنچا اور اوسمیں یہ ہے لکھا تھا کہ کمرے سے جس شخص کے ایذا کا سبب  
 کیا تھا اوسنی متعرف نہونا پس زبان معرکہ فارسیوں کے جو اوسکی پاس جاسوس بھیجے  
 ہوا۔ اور ابن شہر آشوب فی روایت کے ہے کہ خدا تعالیٰ نے فی ایک ملک کو حکم کیا کہ خلوت  
 میں کمرے کو دعوت ہلام کے کرے والا اوسکو ڈرا۔ بے جا بچہ ملک فی کمرے سے کہا کہ اگر تو سلام  
 قبول کرے کا تو میں عھیکو توڑ ڈالوں گا کمرے فی کہا بیل بیل تین مرتبہ ایسا اتفاق ہوا آخر فرشتہ فی عصا  
 توڑ ڈالا اوسی شب کمرے مارا گیا۔ اور بخاشی کہ غیر اس پہنچا تھا جبکی پاس حضرت حفصہ ابن  
 ابیطالب رضی اللہ عنہما مع بہت سے صحابہ کے متوقف رہی تھی معرفت عمر ابن ابیہ نامہ اوسکی پاس  
 پہنچا جب خط اوسکی پاس پہنچا تو وہ سخت سے اتر آیا اور بہت تعظیم کے اور اس خط کی کپی پڑھا اور ہلام  
 اختیار کر کے اپنی بیٹی کو مع تانہ ستر نفر سکے بسوارے کشتی روانہ مدینہ مسورہ کا کیا اتنا سے روز میں  
 وہ کشتی دریائین غرق ہوئی اور حارث ابن شہر غنائے اسلام نہ لایا حلد اوسکی سلطنت زایل  
 ہوئے۔ اور ہودہ کے پاس جب نامہ پہنچا تو بہت تعظیم کے اور حضرت سے شرکت سلطنت  
 میں چاہے حضرت فی ارشاد کیا کہ ملک اوسکا عنقریب زایل ہو گا چنانچہ فسح مکہ میں ہودہ واصل  
 ہوا اور بعض روایات سے مستند ہے کہ قریب زمان انتقال کے حضرت فی بعض سلاطین عصر کی نام  
 بہر خط مشعر دعوت ہلام روانہ فرمائی تھی۔ چنانچہ قطب راوندی نے نقل کیا ہے کہ جریر بن جحش کہتا ہے کہ حضرت  
 جحشؓ یا اور میں پاس ذی الکلاع حمیر سے کی لگیا جب نامہ اوسنی لیا بہت تعظیم سے پیش آیا اور فوراً مشرف  
 باسلام ہو کر مع فرج کثیر نقصد زیارت متوجہ مدینہ مسورہ کا ہوا اور میں ہمراہ اوسکی تھانا گاہ شنای راہ میں  
 ایک دیر کے قریب پہنچی وہاں رہب فی نسب سفر دریافت کیا ذی الکلاع نے بیان کیا کہ یا مسید  
 پیغمبر کے جاتا ہوں جو مبعوث ہوا ہے اور یہ نامبرو میں کامیر سے ساتھ ہے رہب فی کہا کہ میں کتاب دینا لکھ  
 کی مطالعہ کرتا تھا جب حالی بعثت حضرت کا دیکھا تو اوسکی حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسولؐ خدا فی اسی  
 ساعت انتقال کیا ہوا سماع اس خبر کے ذی الکلاع اپنی ملا کو واپس گیا اور میں داخل مدینہ ہوا معلوم  
 کیا تو قول رہب مطابق واقع پایا گیا۔ اسی سال میں خولہ بنت خلیفہ نے شکایت اوس جن ثابت اپنے  
 شوہر کے کی بہن آبت ظہار نازل ہوئے۔ اسی سال میں خباب رسولؐ خدا نے علی ابن حضرت  
 کو مسند حاکم بصرین کے پاس بھیجا کہ یا اسلام قبول کرے یا جزیہ دے۔ منذر فی اسلام خستہ یار کیا بہت  
 لوگ اوس قوم کے مسلمان ہونے باقی لوگوں نے ہزیدہ دنیا خستہ یار کیا بصرین بی قال ہزیدہ ہزیدہ



مین آیا۔ امین الاسلام نقل کیا ہے کہ حضرت فی خیر سے مرحمت کی تو سمیع قدس ہوئی کہ قبیلہ عطفان کو خیر  
 ابن زارم یہود سے عطا کرنا ہے حضرت فی عبد اللہ ابن ہرہ کو سردار سے تیس ہفتے کے اوپر کسی طرف  
 روانہ کیا وہ ہونے لے مقتضای الحرب خدوہ کیا کہ ہمارے ساتھ بل تھی عامل خیر کا معزز کردین غریب  
 بشیر جمعیت تیس ہفتے کے ٹکئی ساتھ ہو ایک ایک مسلمان ایک ایک یہود سے کی ساتھ ایک ایک آؤ  
 پر سوار ہوئے اگرچہ اتنا سے راہ میں بشیر اپنی اس حرکت سے ہٹان ہوا لاکھ پشیمانی فی فایده دنیا  
 جانتا تھا کہ ہاتھ باؤں کا لی لاکھ عبد اللہ فی بشیر کو قتل کیا پھر اسل سلام اور ہودین لڑائی ہوئی  
 اوتیس ہوی داری گئی ایک آوے ہاگ کیا اور مسلمان سب صحیح و سالم و جل مدینہ ہوئی عبد اللہ کے  
 سر پر ایک زخم تھا کہ وہ بآب دھان مبارک خباب سے لٹھا اچھا ہوا۔ اسی سال میں حضرت غالب ابن عبد  
 کلبی کو طرف نبی مرہ کے روانہ کیا اور عقبہ ابن حصین کو طرف نبی عمر کے بیجا پشیمانی لڑائی ہوئی بہت  
 سنی لوگ جالسی داری گئی اور بہت اسیر ہو کر مدینہ آئی۔ اور اسی سال میں رحبت آفتاب کے وسطی  
 خباب امیر کے ہوئے چنانچہ سابقہ معجزات حضرت میں تحریر ہوا۔ اور اسی سال مسجد نبوی میں  
 منبر بنا گیا چنانچہ معجزات میں ذکر ہوا

### فصل در بیان غزوہ موتہ امین الاسلام وغیرہ

علمانی روایت کی ہے کہ یہ غزوہ ماہ جمادی الاول کے شہد ہجری میں واقع ہوا سب اس غزوہ کا  
 علمای تاریخ فی اسطرح نقل کیا ہے کہ حضرت فی حارث ابن عمیر ازوی کو معہ خطا باس حاکم بصری کے  
 روانہ کیا جب حارث موتہ میں پہنچا تو شریحیل بن عمر غسانی نے اس سے ملاقات کی اور پوچھا کہ کہا  
 جاتا ہے اپنی کہا کہ شام کو جاتا ہوں شریحیل نے کہا کہ شاید نامہ ان پیغمبر خدا کے حارث فی اقرار کیا  
 اوس لشکر حکم دیا کہ انکو قتل کرو جب حضرت فی یہ واقعہ سنا تو بہت مخزون ہوئی اور لشکر کو  
 ترتیب دی گئی اوسطرف روانہ کیا خباب صادق اسی نقول کہ حضرت فی اول جعفر ابن مہالب کو سردار  
 لشکر قرار دیا اور فرمایا کہ یہ اگر شہید ہو تو زید بن حارثہ امیر لشکر ہو اگر وہ بھی شہید ہو دی تو  
 عبد اللہ بن رواحہ امارت لشکر اختیار کری اگر وہ بھی راہ خدا میں مقبول ہو پھر حکم مسلمان اختیار  
 کریں وہ امیر ہو عرض جب لشکر سعادت اثر مقام معان میں پہنچا تو انکو معلوم ہوا کہ پرقل  
 ملک روم مقام ہارث میں مدد ایک لاکھ سپاہ کی مردم روم سے اور ایک لاکھ آوے کے قبایل عرب  
 سی مقیم ہے اور بروہت امان ابن عثمان معلوم ہوا کہ انہو کثیر کفار عرب و عجم و قبایل لحم و خدم  
 و فضاہ وغیرہ سے جمع ہیں اور مشرکین زمین مشارف پر مقیم ہیں پس اہل ہلام فی دودن مقام  
 معان میں گیا اور شورہ کیا کہ انحضرت کی پاس اطلاع ہجو امین کہ لشکر کثیر متبادلہ پر ہی ہلکوار شاہ ہو عمل

سنی  
 ابن  
 زارم

کرین عبداللہ فی کما کہ ہمیں آج تک کتنی سبب زیادتی لشکر کی قسح نہیں باہمی ملک سبب قوت دیں حق کے  
 کہ ہلکے جناب ماری خراسمہ فی عطا کی ہے جنگ کرتی رہی ہیں پس سب مسلمان جیسا ہی عدل و قبال ہو ہی اور  
 مع قین ہزار سوار پیادہ کی ومان سے کوچ کر کے ایک پوین پر قراہی تھا سے کہ اسکو شرف کہتی ہیں لشکر  
 روم سے ملاقات کی اور ومان سے قریہ موتہ میں آئی اور ومان جنگ رافع ہوئی زہری نے روایت  
 کی ہے کہ پہلی علم زید ابن حارثہ فی اوثنا یا اور بڑی بہادر سے سی مشغول کارزار ہو کہ شہید ہوا بعد اس کے  
 علم کو جعفر طیار نے لیا بڑے مردانگی سے جہاد کیا جب زخمی شدید ہوئی گھوڑی سے پیچھا کرتی اور گتہ رہے  
 کو بی کیا پیادہ ہو کر خوب زری تا انیکہ جام شہادت نوش فرمایا بعد ازاں مکی عبداللہ بھی بڑے شجاعت دکھا کر شہید  
 ہوئے پھر علم کو خالد فی لے لیا توڑا عرصہ جنگ کر کی معرکہ سے فرار کیا اور عبدالرحمن ابن ثرہ کو پہلی  
 روانہ کیا کہ یہ خبر مدینہ میں پہونچائی پس جب عبدالرحمن داخل مسجد نبوی ہوا حضرت فی ارشاد کیا تو قف کرتا گیا  
 میں خیر معرکہ کے بیان کروں حضرت فی ارشاد کیا کہ اوک زید شہید ہوا خدا اوس پر رحمت نازل کرے  
 پھر جعفر شہید ہوا خدا اوس رحمت کرے یہ سن کر صحابہ پر رقت طارے ہوئی حضرت فی سبب رقت کا دیا  
 کیا تو صحابہ فی عرض کیا کہ شراف و افضل ہمارے شہید ہوتی جاتی ہیں حضرت فی ارشاد کیا کہ مثل امت  
 میرے کے مثل ایک باغ کے ہے کہ صاحب اسکا اوس ہی اصلاح دی اور ہر سال اسکی درختوں کو نیک  
 تربیت دی اور وہ درخت ہر سال نیک میوہ بار لائیں اور ہر سال میوہ دینی نہیں اکثر ایسا ہوتا ہے  
 کہ میوہ دوسرے سال کا بہتر ہوتا ہی سال اول سے قسم ہے اوس خدا کی کہ اوسنی جہی بحق مسعود  
 کیا ہے کہ جب حضرت علی بن مریم نازل ہوئی تو بائیں گے میرے ہمت میں ایسی اشخاص کہ مثل ان کی  
 حواریوں کے ہوئی قطب راوندی سے منقول ہے کہ جب حضرت نعین امراہی فرمائی تھے اسوقت  
 ایک بہو دے ہی حاضر تھا اوسنی کہا کہ اگر یہ شخص سعید برحق ہے تو چاہی کہ ایسا ہی ظہور میں آئے اور  
 یہ تینوں شخص مقتول ہوں کیونکہ انبیاء بنی اسرائیل جب لشکر متعین کرتی تھی اوسمین اگر سو شخص کو ایسے  
 طرح امیر ہوتی تھی تو وہ سو کے سو شہید ہوتی تھی۔ جابر ابن عبداللہ انصار کے منقول ہے کہ روز  
 جنگ موتہ جناب رسول خدا مدینہ من منبر پر تشریف لگے اور فرمایا کہ اسوقت تمہاری برادران ایمانی فی مشرکین پر حملہ  
 کیا ہے عرض ہر ایک کا حملہ نفل کرتے تھے تا انیکہ فرمایا کہ زید ابن حارثہ شہید ہوا اور علم زمین پر گر پڑا پھر فرمایا  
 کہ اب جعفر متوجہ جنگ ہوا اور ایک ہاتھ جعفر کا گتہ گیا علم دوسرے ہاتھ میں لیا پھر فرمایا کہ علم کو اپنی سکیٹی  
 لگا لیا تا انیکہ جعفر شہید ہوا پھر علم گر پڑا پھر عبداللہ فی اٹھایا اور وہ بھی شہید ہوا اور خلیفہ  
 اشخاص اسلہام سے شہید ہوئے پھر فرمایا کہ علم کو خالد نے اٹھایا اور فرار کیا پھر منبر سے

اور آئی اور جعفر کے گھر میں گئے عبداللہ ابن جعفر کو اپنی گود میں بٹھایا اور دست شفقت اوسکی سر پر آیا ہانفت عیس کے زور جعفر کے تھی وہ متعجب ہوئی اور کہا کہ یا رسول! آپکا آجکا معاملہ اس بجہ سے ایسا ہی جیسا یتیم سے ہو حضرت فی خبر شہادت جعفر بیان کے اور گریان ہوئی اور فرمایا کہ ماتہ جعفر کے گت گئی خباب بارے نے بعض اوسکی دو بال یا قوت و زبرد کے عطا کئی کہ ملائکہ کے ساتھ بہشت میں بروا ذکر تا ہے۔ اور امین الاسلام فی خباب صادق سے روایت کے ہے جب جعفر طیار شہید ہوئی تو پچاس خرم اوکی بدن پر پہنچی تھی نصف اون میں سے دسے مبارک بر تھی اور خباب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ زور موتہ جعفر طیار ثنائی کارزار میں اپنے گھوڑ سنی اور دے کہ گھوڑا ہوا گھنی کا قصد کرے اور مصروف جہاد رہے تا انیکہ شہید ہوئے اور ابن سلام میں پہلی وہ تھی کہ چھوٹے اپنے گھوڑے کو پی کیا۔ اور برقی نے تشریف لیجانا آنحضرت کا جعفر طیار گھر میں موافق روایت سابقہ کے لکھ کے اسقدر زیادہ کیا ہے کہ جب آسمانی خبر شہادت حضرت جعفر کے سنی ذی سراسر صوفیہ واریہ اپنے کے اوسوقت آنحضرت فی فرمایا کہ اونکو دو بر عطا ہوئے ہیں آسمانی عرض کیا حضرت لگو لو توں کو جمع کر کے کچھ ضعیل جعفر کے بیان فرمائی تو اللہ تعالیٰ و فکی اور نام اونکا ہمیشہ لوگوں میں مشہور ہے کابس حضرت فی اسما کی عقلندے سی تعجب کیا پھر حضرت فی اپنی اہل کو فرمایا کہ وہ پہلی اہل جعفر کے کہنا بھیجوا اوسی دن سے ملت جبار سے ہوئی کہ وہ سطحی صا جان مصیبت کے لوگ کہنا بھیجوا میں اور خباب صادق سے منقول ہے کہ خباب سیدہ فی کہنا بھیجوا یا اور خود تشریف لیگین اور اسما کو تسلی دی اور فقہ الاسلام فی روایت کے ہے کہ زور جنگ موتہ و فائز زین اسقدر بلند ہوئے کہ آنحضرت فی ملاحظہ معرکہ قتال کا کیا کتاب جامع الاصول میں منقول ہے عبداللہ ابن عمر سے وہ کہتا ہے کہ جنگ موتہ میں ہمراہ تھاجب کہ جعفر ابن ابیطالب شہید ہوئی اور بعد تحسین کے ہم لوگ اوکی بغض پر پہنچی تو زورہ جسم اوکی بدن پر پائی اور سب اگلی طرف تھی کیونکہ پشت نہ پھرائی تھی طرف دشمن کے شیخ طبر سے فی عبداللہ ابن جعفر سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ مجھی یاد ہے وہ دن کہ خباب خود ہمارے یہاں تشریف لاتے تھے اور ازراہ شفقت کے میرے سر پر ہاتھ پڑتے تھے آسو پھرے ہوئے تھی اور فرمایا کہ خداوند احقر تیرے راہ رضا میں شہید ہوا پس تو نیک خلافت کر اور علیؑ اولاد میں حضرت نے حدیث عطا ئی بال زور دیرے والدہ کے سامنی بیان کے اور اونکے درخواست سے علی الاعلان سب صحابہ میں بیان کے سر منبر پر بھیجی اپنے گھر میں لیگئی اور میرے بہائنی کو ملوایا اور ہلکے کہنا کہ ملوایا اور تین دن مجھی اپنے پاس رکھا اور جس گھر میں تشریف لیجاتی تھی میں سے ساتھ

ہوتا تھا بعد میں دن کے اچلو رخصت کیا پس ایک دن حضرت ہمارے گھر میں تشریف لائیں میں اپنی  
 بہائیں کے ساتھ کھلنا تھا اور اوس دن بھی ایک بکرے خرید کی تھی پس فرمایا حضرت فی کذا وذا کرت  
 دی انکی خرید و فروخت میں پس برکت دعائی حضرت کی میں جو کچھ خرید کیا یا فروخت کیا جنگ  
 میں سود مند ہوا اور جناب صادق سی منقول ہے کہ آنحضرت فی جناب سیدہ سہی فرمایا کہ جعفر کے  
 واسطہ بکا کرو اور جو جی چاہی کہو لیکن واللہ نہ کہنا بروایت دیگر فرمایا آنحضرت فی کہ جعفر ایسی شخص پر  
 چاہی گریہ کرین گریہ کر نیوالی اور عروہ سی منقول ہے کہ جب لشکر موتہ کا پہرا تو آنحضرت مع اصحاب کے  
 اونکی استقبال کے واسطی تشریف لیگی جب اون تک پہنچی تو دیکھا کہ وہ چلی آتی ہیں اور مدینہ کے لوگ  
 اون پر خاک ڈالتی ہیں حضرت فی ارشاد کیا کہ اگر چاہا ہوں فی فرار کیا ہی ہر انشا اللہ تعالیٰ علیہ  
 کر نیگی اور ابن ابی الحدید سے منقول ہے کہ جو ذلت و امانت خالد اور اوسکی بہراہوں نے مدینہ میں پہنچ  
 کی انہا میں ہے ہند ذلت کسی عسکر کو نہیں ہوتی جب اہل لشکر اپنی اپنی گھروں پر پہنچی تو عورتیں دروازہ  
 نہ کھولتی تھیں اور کہتی تھیں کہ کون اپنی رفقا کی ساتھ منقول نہوے اور لوگ اپنی گھر و نسبی باہر نہ  
 نکلتی تھی تاہیکہ حضرت فی اونکو تسلی دی استیجاب میں روایت ہی کہ عمر شریف حضرت جعفر ابن ابیطالب  
 کی روز شہادت کہتا لیٹس برس کے تھے ابن ابی الحدید نے جناب صادق سے روایت کی ہے کہ  
 فرمایا جناب رسول خدا فی کہ میں اور جعفر ہی ایک درخت سی میں اور ایک دن جعفر سے فرمایا کہ تو  
 مشابہ میرے ہے خلقت اور خلق میں شیخ الطایفہ الحقہ فی روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا  
 فی جناب سیدہ سے ارشاد کیا کہ شہید ہمارے بہترین شہدا ہیں منجملہ اونکی عموئے تمہارا حمزہ ابن عبد  
 ہی اور ہم میں سے ہے وہ شخص جسکو جناب ماری غزاسہ فی وہاں یافوت و رفر دہشت میں عطا کی میں  
 کہ ساتھ طاہر کے برادر کرتا ہے اور وہ پسر عم تیرا ہے جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ جناب شیخ  
 فی امالی میں ابو حمزہ شمالی سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب سیدہ الساجدین فی نظر کے طرف  
 عبید اللہ ابن عباس ابن علی ابن ابیطالب کی اور فرمایا کہ کسی دن آنحضرت پر سخت نہ تھا یوم احد  
 کہ اوس دن حضرت حمزہ ابن عبد اللہ رسول اللہ شہید ہوئے بعد اوسکی روز موتہ شوم ترین ایام تھا  
 کہ اوسمیں جعفر ابن ابیطالب شہید ہوئے پھر فرمایا کہ کوئی دن سخت نہیں ہے یوم مصیبت حضرت  
 امام حسین سی جہن سیتس ہزار نامزد متوجہ قتال اوس مظلوم کے ہوئے کے حمد اور ہوسے اور  
 دعوے کرتی تھے کہ اسی امت سے ہیں اور اس امر شنیع کو ثواب ہی جانتی تھی اور میرے  
 مظلوم ہر چند اونکو نصیحت کرتی تھی اور حد ابتغالی سے ڈراتی تھی لکن اونکو کچھ تاثر نہ تھا یا نہ

خوابِ فاسد آلِ عبا کو پیشہ کیا پس فرمایا کہ خدا تعالیٰ رحمت کرے جس کو کہ بشار کیا اور اپنی جان کو اپنی بشارت  
 پر خدا کی نصرت میں امام مظلوم کے ہاتھ اور کئی قطع ہوئی خواب ہی عرض ہوئی یعنی بنو ہاشم اور بنو ہاشم  
 و زہرہ کے بہشت میں ہمراہ ملائکہ پرواز کرتی ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کی عمر بزرگوار کو دو بار عطا  
 کی ہیں اور نزدیک خواب باری کے جیسا کہ وہ منقول ہے کہ جمیع شہداء اس منزلت کے آرزو کرتے ہیں  
 مگر **سب سے** کہتا ہے کہ کتبِ کلامیہ بہشت میں مثل شرج موقوف و شرح مفاد وغیرہ ہانکی ثابت  
 ہو چکا ہے کہ ثبوت خلافت میں اس مختصر یا معیت اہل حل و عقد کے جیسا کہ واسطی ابو بکر کے  
 بیعت ابو عبیدہ جراح اور عمر بن خطاب کی بروز شقیفہ واقع ہوئے یا اسحاقؓ کی بیعت عباسی  
 واسطی لاحق کے جیسا کہ ابو بکر نے عمر کو اپنی مرضی کی بوقت اپنا قائم مقام کر دیا یا قہر و سقیفہ  
 جیسا کہ عثمان بن عفان کی واسطی بروز سور سے طور میں آیا یعنی عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن  
 عوف اور سعد بن ابی وقاص و طلحہ ابن عبیدہؓ کی طرف ہو کے اور علی عثمان کو خلیفہ کر دیا۔ یہ سب  
 ثبوت ہے کہ صحابہ ثلثہ میں ایک ایک بائیں گئے ہے یزید ابن معاویہ اس کے واسطی محتجہ ثبوت  
 وجہیں بائیں گئے **اول** بیعت اہل حل و عقد بس بیعت کے جاہل اہل مدینہ و شام فی یزید کے  
 اور منجملہ اہل حل و عقد کے فضل و اوج اون میں سے عبد اللہ ابن عمر ہے کہ اوسنی بیعت  
 و رع و احتیاط کے خباب امیر کی بیعت سے عرض کیا تھا بروز صلح معاویہ ابن ابی سفیان سے  
 بیعت کے بلکہ بیعت کمال احتیاط کے ایک شب ہی بغیر بیعت کے نہ سویا اور عبد الملک ابن مروان  
 کے بیعت حجاج ابن یوسف کے پانوں کی انگوٹھی پر کے اور جو لوگ نسبت تھیں کہ بموجب زعم اہل  
 نفاق ہے ایسی بار سا کی طرف کریں وہ عذر منافق ہیں عرض حدیث صحیح بخاری سے ثابت ہے  
 کہ عبداللہ ابن عمر کے گردن میں حلیت یزید کے نہی و عصرا **دوم** بیعت خلافت استخلاف ہے  
 کیونکہ باعتراف و تصریح شیخ عبد القادر جیلانی فتنۃ الطالبین میں و شیخ ابن حجر مکی صواعق میں اور علما  
 قاری سے شرح فقہ اکبر میں اور ابن حجر عسقلانی منہج الباری میں اور قاضی عیاض مالکی شفا میں معاویہ  
 ابن ابی سفیانؓ کی بیعت و امام صدقؑ سے بلکہ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ خلافت اوسنی کتاب  
 معاویہ میں منصوص ہے اور ترمذی میں روایت اللہم اجعلہ ہادیا و مہدیا اور  
 معاویہ کے مروے ہی عرض معاویہ فی ابی مہدی یزید کو قابل خلافت سمجھ کے خلیفہ کیا جیسا  
 سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے اور حررین بشرطین میں ساتھ لایا اور سب سے ثابت کہ اسی  
 اور وقت میں کی شام میں اپنا قائم مقام مقرر کیا اور سب اہل شام و مدینہ فی بخوشی قبول کیا کلا فیہ



پر قہر و سبیل ہر خود ظاہر ہے کہ ابتدائی خلافت سی روز انتقال تک یزید کیو سطلی قہر و سبیل تجرے  
 باجناجی شہادت ریجاء سو لحد اور قتل مکہ و مدینہ سے تسلط و وقتی یزید کا ثابت ہی اول زمانہ میں  
 صرف قصد جرق بیت البیت کا ہوا تھا جرق مسیر نہوا جیلا ارالہ اختا سے شکار ہی اوسنی وہ  
 تناسل کر بلا میں پورے کردی کمالا نجفی جعفر و دعوی سمقام میں کئی گئی الاختصار اوسکی ولین  
 لکھی جاتی ہی اول دعوی ہمارا یہ ہے کہ ثبوت خلافت تین امر پر مقرر ہے پس سعد الدین تفتازانی  
 فی شرح مقاصد میں لکھا کہ تنقید الامامہ بطرق احد ہا بعتہ اهل الحل والعقد من العلماء و  
 الروساء و وجہ الناس للذین تیسر حضور ہم من غیر اشتراط عدد ولا ایفاق من فی سائر  
 البلاد بل لو تعلق الحل والعقد لواجدہ طلع کفت والثانی استخلا الامام  
 وجعلہ الامام شریع بمنزلہ الاستخلا لان قال والثالث الفخر والاستیلاء  
 فاذا مات الامام ونصبت الامامۃ من لیجمع شراطیہا من غیر بیعتہ واستیلاء  
 وفخر الناس بشوکتہ العقد الخلافہ کہ وکذا انکان فاسقا او جاهلا علی الامام  
 صاحب ہرقف اور شارح فی تفصیل وجہ اول میں لکھا ہی واذا ثبت حصول الامامۃ بالاختیار  
 والبیعتہ فاعلم ان ذلک الحصول لا یفتقر الی الاجماع من جمیع اهل الحل والعقد  
 اذ لا یقیم علیہ فی ہذا لاقتقاد دلیل من العقل والسمع بل الواحد والاثنتین  
 من اهل الحل والعقد کافی فی ثبوت الامامۃ ووجہ اتباع الامام علی اهل الاسلام  
 وذلک لعلہما ان الصحابہ مع صلاحہم فی الدین وشرفہم عاقلہم علی امور  
 الشریع کما ہو حقہا المقول علی عقد الامامۃ بذلک للذکور من الواحد والاثنتین  
 کعقد عمر لابن بکر وعقد عبداللہ بن عثمان بن عفان وذلک لثبوت  
 فی عقدہما اجتماع من فی المدینۃ من اهل الحل والعقد فضلا عن اجتماع الامۃ  
 من علماء امصار الاسلام ومجتہدہم جمیع اقطار ہا ہذا کلمہ ولم ینکر علیہم  
 احد وعلیہ السلام علی الکفایہ بالواحد والاثنتین فی عقد الامامۃ انطوت  
 الاعصار بعدہم الی وقتنا ہذا اور دوسرا دعوی ہمارا یہ کہ تینوں باتیں یزید کیو سطلی  
 ثابت ہیں اول بیعت اہل حل وعقد کے پس سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں لکھا ہی ۷۷ سنہ  
 خمسین دعی معاویہ اہل الشام الی البیعتہ بولایتہ العہد من بعدہ لابنہ یزید  
 فبا یعہ اس سے ثابت ہوا کہ اسل شام فی یزید کی بیعت کی با مر معاویہ کہ خلیفہ حق و امام مدق

حاشیہ  
 فاسقا وجاهلا علی الامام  
 یعنی جس شخص کو  
 امام کے لئے  
 شایستگی نہ ہو

بموجب علم اہلسنت کے اور بیعت کر لی عبد اللہ ابن عمر کے کہ اہل حل عقد سے واسطیٰ زید کے بیٹے  
 فی کتاب الفتن میں روایت کی ہے عن نافع لما خلع اہل المدینۃ یزید بن معاویۃ جمع  
 ابن عمر حشمہ وولدا فقال فی سمعت النبیؐ یقول ینصب لکل خادم لواء یوم  
 القیمۃ وانا بائعنا هذا لرجل علیٰ سبغہ اللہ ورسولہ ولئے لا اعلم عندہ اعظم  
 من ان یبالی رجل علیٰ سبغہ اللہ ورسولہ ثم ینصب لہ ولئے لا اعلم احد منکم  
 خلعه ولا تخاف فی هذا الامر ان کان الفضل یبینه وبنیہ پس اس عبارت  
 کی فائدے نکلی اور خلع بعد بیعت کی ہوتا ہی پس اہل مدینہ فی قصد خلع کا کیا تھا اس مقام  
 سے ثابت ہوا کہ اہل مدینہ بیعت یزید کے کر چکی تھی اور یہی تھا مقصود دویم ابن عمر فی اس خلع  
 کو بہت بڑا جانا اور منع کیا سیوم ابن عمر نے یہ تقریر اپنی گہر میں کی جو یہ تفسیر تھا چارم ابن عمر  
 فی بیعت کی تھی یزید کے علیٰ سبغہ اللہ ورسولہ خشم تک کیا حدیث بنو سے سی سخت  
 خلافت یزید کے ثابت ہو ششم خلع کو ایسا بڑا جانا تھا کہ اہل وعیال سے ہجرت اختیار کرتا تھا  
 بصورت نزع کے اور دلیل نہم و ترقوی و ورع ابن عمر کے یہ سی کہ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر  
 میں توقف بیعتہ خباب امیر کو جو ابن عمر سے واقع ہوا محمول احتیاط پر کیا ہے قبل انا فتح  
 ما بال ابن عمر یبایع معاویہ وولدا علیہما السلام وجمہ فقال کان ابن عمر  
 لا یطیع یداً فی فرقہ وکافیہما من جماعۃ وکیریال معاً وحقاً اجتمع علیہما فی  
 اس سے نایدہ کیا ہو گا کہ خلافت خباب امیر کو کہ بہت سے اہلسنت وجماعت مرتبہ چارم میں مانتی ہیں گو وہ  
 احکام کو اگرچہ ایام خلافت میں صادر ہوں نہیں مانتی جیسا کہ تراویح سے منع کیا اور بارزہ آئنی اور بعض  
 احکام میں قاضی سرخ نے انکار کیا جیسا کہ عبدالعلی نے اقرار کیا ہے جیسا کہ خباب امیر ابن ابی سفیان  
 اور شکر شام کو وجہ قتل جانتی تھی اور یہ لوگ معاویہ کو خلیفہ اور اسکی لشکر کو مسلمان تصور کرتے  
 ہیں عبداللہ ابن عمر اسکو حق نہ سمجھا اور بیعت نہ کی اور معاویہ کی بیعت بطوع و رغبت بجا لایا اس عبد اللہ  
 فی زید کے بیعت کی باقی سب دعویٰ کی دلیلین کتب کلامیہ میں مذکور ہی جو جاہی تشبہد بانی الایمان  
 ووجیزہ سبحان علیہما السلام درج فی انجان کی طرف رجوع کری فقط بموجب ان اصول متحدہ کے  
 خلافت یزید وجب القبول قرار پائی تھی اور شکر شام جو مقابل حضرت امام حسینؑ کی تھا بیعت یزید  
 سے کر چکا تھا حیف مدحیف اس واسطیٰ قتل امام حسینؑ کو ثواب جانتی تھی ہزار افسوس ان اہل مرفوعہ  
 پر کہ مخالف ثقلین کے ترشی جادین فلا مغیث الا اللہ وغمہ الحکمہ اللہ رجعنا الی القصر

یعنی کتب معتبرہ میں مذکور ہے کہ جب لڑائی قائم ہوئی اور نوبت شہادت حضرت جعفر کے  
 پہنچی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جعفر! کوئی خاص فرماتی نہیں  
 جب جعفر کو نیرہ پر اٹھایا اور چلے گیا کہ لڑائی اوسوقت حدیثی دعا کی جانب باری تعالیٰ نے دو بار  
 عطا کی کہ ہر شے میں ہر ذرہ میں۔ اور فضائل و مناقب حضرت جعفر کے کتب ترجمہ و تہمت ہا  
 صحابہ رسول خدا میں بشرح واسطہ تمام مذکور ہیں اس سالہ میں اسقدر گنجائش نہیں کہ وارد کی جائیں نہ  
**فصل چہم** بیان غزوہ ذات السلاسل علیہ السلام میں اس پر ہم و شیخ مفید و شیخ طوسی  
 و شیخ طبرسی و قطب راوندی و محدثین و مفسرین نامہ و نامہ فی خیاب صہابہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 کی ہے کہ بارہ ہزار نفر اسل وادی بابل جمع ہوئے اور بابل کے محاصرہ کیا اور متعین کہانین کہ ایک دوسرے  
 سی جدا ہونے اور ترک بارے نکرین جب تک کہ اہل اسلام کو ضرر عظیم نہ پہنچائیں اور جناب رسول خدا  
 و جناب امیر کو قتل نہ کریں کہ چیریل جانب خداوند جلیل سے نازل ہوئی اور فرمایا کہ جانب غزائے  
 سلام لکھا ہے اور کیفیت اس اجتماع کی بیان کر کے کہا کہ جناب باری عزاسمہ فی حکم دیا ہے کہ ابو بکر کو  
 چار ہزار ہاجر و انصار کے و پہلی دفعہ اس جمیعت کے مامور کرویں حضرت منبر پر تشریف لگے اور  
 حمد و ثناء لکھی کے فرمایا کہ اے گروہ ہاجرہ انصار جبرئیل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ بارہ ہزار نفر بارہ قتل  
 میرے اور علی بن ابیطالب کے جمع ہوئے ہیں اور مامور ہونے ہیں کہ ابو بکر کو معہ چار ہزار ہاجر و انصار  
 کی روانہ کروں اب تم لوگ سعی کرو اور طیار ہو پس مسلمان سازو سامان درست کر کی حاضر ہوئی حضرت  
 فی ابو بکر ابن ابی قحاذہ کو اس لشکر پر امیر کر کے فرمایا کہ توجب دشمن سے ملاقات کر ہی اول اسلام او پر ضرر  
 کہ اگر قبول نہ کریں تو چاہئے کہ مردان جنگی کو قتل و زن و بچہ کو اسیر و مال کو غارت و مزارع کو خراب کر  
 عرض ابو بکر معہ عکر کے روانہ ہوا اور وہاں پہنچا جب وہ مطلع ہوئے تو دو سو آدمی سے انکی سچائی  
 اور کہا تم کون ہو کہا سنئے ہو اور مطلب تمہارا کیا ہے امیر لشکر کو کہو کہ صف سی باہر آئی اور ہمسایہ گفتگو  
 کر ہی پس ابو بکر جمیعت اہل اسلام انکی رو برو ہوا اور کہا کہ میں صحابہ رسول خدا سے ہوں اور جنوب  
 حکم کے آیا ہوں کہ تمہارا سلام عرض کروں اگر تم قبول کرو تو جو شرطیں پس اسلام کیو پہلی مقررہ  
 تمہارے و پہلی ہی ہو ورنہ ہم اور تم جنگ کریں تب اہل واد کے لئے کہا کہ قسم ہے لات و عزر کے  
 اگر رشتہ خویشی و قرابت کا جو ہم میں اور تم میں مربوط ہے نہ ہوتا تو ہم تم سے وہ لڑائی کرتے کہ  
 یادگار رہتی اب تمہاری حق میں ہم بہتر ہے کہ واپس جاؤ ہکو قسمی عرض نہیں ہمارا محمد و علی  
 ہی تب ابو بکر نے لشکر سے کہا کہ سامان انکاشی زیادہ ہی اور بہائی تمہاری بیان کردہ ہیں مدد نہیں دے

سنتی چاہی کہ مرجع کرین اور رسول خدا اسی کیفیت بیان کرین ہر جیسا حکم ہو لشکریوں نے کہا کہ تجھی حکم دیا تھا  
 کہ اگر اسلام کو قبول کریں تو مقابلہ کرنا پر حکم کے کیا حاجت ہے ابو بکر نے کہا کہ جو حاضر دیکھتا ہی اوسکو  
 غائب نہیں دیکھتا اب یہی مصلحت ہے یہ کہلکی مرجع کی اور داخل مدینہ جو یہی جب رو برو حضرت کی آئے  
 حضرت نے ارشاد کیا کہ اے ابو بکر خافت میری حکم کے جو مینی کہا تھا او سپر عمل کیا ہو سٹی تو عاصی ہے یا  
 یہ کہلکی حضرت منبر پر تشریف لگئی اور بعد حمد و ثنار الہی کے فرمایا کہ ابو بکر کو مینی اسل وادے بالس برمود  
 کیا تھا کہ او بر اسلام کو عرض کرے اگر نہ قبول کرین تو مقابلہ کرے اونکی دوسو آدمے اسکی مقابل ہو  
 اونکی باتیں سنکی یہ دکر واپس آیا میری قول کو ترک کیا اور متابعت نہ کی اب جبریل نے جانب خدا سے  
 کہا ہی کہ عمر بن خطاب کو چار ہزار سوار سے روانہ کروں یہ کہلکی حضرت نے عمر سے کہا کہ اے عمر تو جا کر ایسا کرونا  
 جیسا تیرے بھائی ابو بکر نے کیا ہے کہ اوسنی مصیبت خدا اور نافرمانی میرے کی ہے اور وہی پیغام عمر کو  
 عرض عمر آہستہ آہستہ روانہ ہوا جب لشکر مع عمر وادی بن ہونجا ایک شخص اوس گروہ سے دو سو آدمی کے  
 آیا اور وہی تقریریں اس میں ہوئیں عرض عمر اب مقابلہ کی نہ لاسکا مرجع کی ہر چند اہل لشکر نے کہا او  
 ہرگز نہ سنا حضرت جبریل نے حضرت کو مطلع کیا اور حضرت نے مرجع عمر سے صحابہ کو اطلاع دی عرض  
 جب عمر حضرت کی رو رو آیا حضرت منبر پر تشریف لگئی اور فرمایا کہ تو نے عصیان خدا و نہ رحمان کا کیا  
 اور میرے ہی اطاعت نہ کی اور پیروے اپنی رائے کی کے خدا شیعہ کرے اس راہی کو اب جبریل نے  
 فی مجھی جانب رب طیل سے حکم ہو بچا یا ہے کہ علی بن ابیطالب کے مع اس حیثیت کی روانہ کروں اور  
 خدا اوسکو نجات دے لگا پیر خباب میر کو حکم روا لگی دیا اور وہی حکام جو پہلی دہی تھی تب بیان  
 کہ اسطرح سے وہاں عمل کریں حضرت امیر مہاجر و انصاف جبریل تمام روانہ ہو کی بہت جلد جلد ایسے  
 مقام پر پہونچی کہ دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھا حضرت سب کے قلبی کرتی تھی کہ خباب  
 بارے عزائم فی عہدی وعدہ فتح کا کیا ہے تم اطمینان رکھو انجام بخیر ہو گا جب حضرت قریش  
 پہونچی دوسو آدمے اوس لشکر سے باہر آئے اور حضرت ہی کچھ قدم آگے گئی اوہوں نے پوچھا  
 کہ تم کون ہو اور کہا نسی او کیوں آئی ہو حضرت نے کہا کہ میں علی بن ابیطالب ابن عم رسول خدا ہوں  
 اس پیغام لایا ہوں کہ تمکو دعوت بجانب اسلام کروں اور تم کو بعد نیت جانب ربی عزائم و رسالت  
 جانب رسول خدا شہادت دو اور نیک و بد میں شریک اسل اسلام کے ہو جب یہ پیغام کافروں نے  
 سنا تب کہا کہ مقصود ہمارا تم ہی اب دنیا ہی جنگ ہو تمکو اور تمہارے صحابہ کو ہم قتل کرینگے وہ  
 ہمارا تمہارا کل ہے یعنی لڑائی ہو گے حضرت نے ارشاد کیا کہ وہی او پر تمہاری نعم بھی اکثر اتنی

انکری فراتی ہوں استعانت چاہتا ہوں خدا و ملائکہ و اہل اسلام سی بہ فرمایا کاحول و لا حولہ  
 الا باللہ العالیٰ العظیم و وہ لشکر اپنی اپنی جگہ بیٹ گئی رات بسر ہوئی صبح کو اول وقت حضرت  
 فی ناز فجر ادا کی اور زمان جنگ کی ساری ہوئی اور فوراً جمع کیا اپنی جلدی ہوئی کہ ابھی آج لشکر حضرت  
 سی ملحق ہوا تھا کہ حضرت فی روان جنگی اوس لشکر کو قتل کر کی زن و بچہ اسیر کئی اور مال کو غارت کیا  
 اور گروہ و غیرہ خراب کئی اور سب اموال و ساری کو لیکر جاب دینہ روانہ ہوئی اوس وقت حضرت جبریل  
 جانب خدا ہی جیسے نازل ہوئی اور خبر فتح کے بیان کے حضرت رسول خدا اوس وقت منبر پر تشریف لگے  
 اور فرمایا کہ خداوند عالم نے مجھے خبر دے ہی کہ علی ابن ابیطالب فی اس لڑائی کو فتح کیا ہے اس پر  
 اموال بایسی دو آدھے لشکر اسلام سی شہید ہوئی ہر حضرت بنی اوس و ترائی اور حضرت مع تمام اہل  
 مدینہ کی وسطی استقبال حضرت امیر کی تشریف لگے جب چند میل مدینہ سی نکلی تب حضرت امیر سے ملاقات  
 ہوئی جب حضرت امیر نے حضرت کو دیکھا فوراً گھوڑی پر سی اتری اور حضرت بھی گھوڑی سی اتر اسی باہم  
 ملاقات ہوئی جاب رسول خدا فی بوسی پیشانی کی لئے اور مرحبت کی حضرت امیر فی مال غنیمت کو حضور رسول خدا  
 حاضر کیا جاب صادق سی بقول ہے کہ اس قدر غنیمت الی اسلام فی کبھی کا فرو لسنی نہ لی تھی جیسا اس مرتبہ  
 اتفاق ہوا اگر خیرین کہ غنیمت بہت آتی تھی پس حق تعالیٰ نے سورہ و العاديات نازل فرمائی  
 اور بعض روایات سی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک عربی فی حدیث آنحضرت میں حاضر ہو کر عرض کے  
 کہ وادی رمل میں عرب جمع ہوئی میں اور قصد رکعتی میں کہ مدینہ کو غارت کر میں آنحضرت فی صحابہ کو جمع  
 کیا اور خود بر سر منبر حمد و ثنائی الہی بجالائی اور ہر ساری خبر سنائی اور لوگوں کو ترغیب طرف جہاد اوس  
 گروہ کی دے اوس وقت ایک جاحذ فی صحابہ صفہ سے عرض کی کہ اگر آنحضرت کسی شخص کو ہمارا امیر مقرر  
 فرما دیں تو ہم بجان و دل حاضر میں آنحضرت فی بیت سی لوگوں کے نام پر قزو ڈالا آج ابوبکر کا نام  
 نکلا آنحضرت فی علم حضرت شیم اوسکی حوالہ کیا اور حکم دیا کہ بنی سلیم کے اوپر جاؤ جابچہ ابوبکر براہ راست  
 اوس طرف روانہ ہوا اتفاقاً جس راہ سی ابوبکر و سطرف کو گیا اوسی راہ میں کفار لی اپنی جاسوس پہنچا  
 رکھتی تھی انہوں ابوبکر کو مع لشکر دیکھ لیا اور فوراً کفار کو اطلاع کی اور چونکہ وہ زمین سنگ لاج تھی  
 اور درخت بھی بکثرت تھی لہذا وہاں تک پہنچتی ہوئی دیر ہو گئی اس عرصہ میں کفار جمع ہو گئی اور آتی  
 ہی لڑنا شروع کیا بہت سی سلمان شہید ہوئے آخر ابوبکر فی فرار کیا جب وہ بہاگ کی مدینہ میں پہنچا  
 تو آنحضرت فی علم عمر کو دباؤ سنائی بھی وہاں پہنچکی فرار اختیار کیا اوس وقت آنحضرت بہایت مغموم  
 ہوئی تب عمرو عاص نے عرض کی کہ یا حضرت مدائن لڑائی کا اوپر کر و فریب کے ہی اگر آپ بھی ہر لشکر مقرر

روایت  
 صحیح



فرمان میں تو شاید میں سبب اپنی نگرانی اور ان پر غالب آؤں لاکن وہ بھی اسی راہ خطرناک سے گیا اور بکشت  
کہا کہ معذور ہوا آنحضرت علیہ السلام ہوئے بعد ازاں آنحضرت فی جناب امیر کو بہت نصرت بیت حوالہ کی اور دعا کے  
کہ خداوند ایدہ شخص کرار ہے اور اسنی کہی فرما نہیں کیا اور خداوند ائو عالم ہے کہ میں بنی برحق ہوں  
یہ شخصیت کی اسکی حق دعایت کرنا اور اسی نصرت دینا۔ اور منقول کہ جناب امیر کے پاس ایک عصاب  
تھا کہ جب کسی سخت لڑائی کے واسطی تشریف لیجاتی تھی تو اسی زیب کر کرتی تھی وہ عصاب جناب سیدہ  
پاس تھا جب جناب امیر اسکی لینی کو دولتسرا میں تشریف لیگئی تو جناب سیدہ فی غم دریافت کیا  
جناب امیر کی فرمایا کہ واوے رمل کی طرف جاتا ہوں جناب سیدہ محزون ہوئیں جب آنحضرت تشریف  
لائی تو یہ حال دیکھ کر فرمایا کہ محزون ہوں اشارتہ تعالیٰ جناب امیر حسیح و سلامت فتح کر کے حجت  
کرنیگی عرض جناب امیر اس روز سرخی گہوڑی پر سوار ہوئی اور نیرہ خطی ہاتھ میں لیگی اور بردیمانی زیب و  
فرما کہ متوکل علی اللہ روانہ ہوئی آنحضرت فی تاسجد خراب مشابعت کی عرض جناب و تاسنی  
روانہ ہوئی تو راہ سابق چوڑ دی اور متوجہ عراق ہوئی تا انیکہ لوگوں نے گمان کیا کہ کسی اور طرف تشریف  
لی جاتی ہیں اور منجملہ لشکریوں کے ابو بکر و عمر و عمرو عاص و عقیلہ جی تھے اور انکو حکم تھا کہ اطاعت جناب امیر  
کی کریں عرض جناب امیر مع لشکر نصرت اثر دیکو غارون بن مقام کرتی تھی اور شبشب جلتی تھی تاکہ  
کوئی مطلع نہ ہو جب عمرو عاص فی دیکھا کہ اس تدبیر سے بی شبہ نصرت ہوگی تو اسنی از روی حسد  
ابو بکر سے کہا کہ علی کو یہ راہیں معلوم نہیں اور ہم لوگ ان راہوں کو خوب جانتی ہیں اس سبب میں درندہ  
بہت ہیں اور اسنی لشکر کو مقصد ضرر ہوگا کہ او تناکفار سے ہی مقصود نہیں پس جناب امیر کو کہو کہ اس اسی  
نہ چلین ابو بکر فی سب حال جناب امیر سی عرض کیا حضرت فی جواب میں کہا کہ جبکو اطاعت خدا و رسول منظور  
ہو میرے اطاعت کریں و جبکو یہ منظور نہ ہو وہ جس استہ سی چاہی چلا جائی خلاصہ المقال یہی کہ جناب  
امیر اسی راہ منزلین طی کرتے ہوئی جلی جاتی اور حجت جانہ و تعالیٰ فی درند و نکو مقصد مطیع و منقاد کیا  
کہ کسی کو کچھ ضرر نہیں ہو سجاتی تھی تا انیکہ قریب کفار کی پہونچی جناب امیر فی حکم دیا کہ کہہ گہوڑو کی باندہ دو  
کہ آواز اونکی کفار تک نہ پہونچی پھر عمرو عاص نے دیکھا کہ اب ظفر قریب ہی اسوقت کہا کہ ایک درندہ  
جو باقی ہے اس میں بہت درندہ ہیں علی کو منع کرو کہ اس راہ سی نہ جائی والا ہکو اجازت دے  
کہ ہم براہ وادے جائیں گے اور مقصود اس ولد الزنا کا یہ تھا کہ کفار مطلع ہو جائیں اور موافق جی  
جناب امیر کے جنگ واقع نہو ابو بکر یہ پیغام لیگی جناب امیر کے خدمت میں حاضر ہوا اور سب حال مفصل  
عرض کیا جناب امیر نے اسکا کچھ جواب نہ دیا بعد اسکی عمرو عاص نے عمر بن الخطاب کو بھیجا اسنی بھی

کچھ طلبہ میرے گہرا اور جواب سے نایوس ہو کر ہر گیارہ سو گز دور واصل ہو گئے اور ان کی ساری باتیں منظور  
 نہیں ہو سکی تھیں اس لئے ہی ہرگز نہیں جاؤ مگر لوگوں نے اوسے سمجھایا کہ جب رسول خداؐ کی نجی اور نجی  
 اطاعت پر مامور کیا ہی تو نجی کیا انتظار ہے غرض اس عرصہ میں صبح طلوع ہوئی اور خبابؓ میری  
 آنکھ پر ہاتھ رکھ کر کہتا تھا کہ ابھی مقدس لشکر سے ملنے نہیں پاتا تھا کہ خبابؓ میرے خیر گھر پر  
 جنگی اور کفار کے بھڑے دو لہقہ طرف دار البوار کے پہنچ چکی اور بقیۃ السیف کو مع نوان و اطہار کے  
 سیون اور زنجیروں میں باندھا ہوا وسطی اس غزوہ کے ذلت اسلحہ کہتی تھیں اور جس مقام پر پہنچے  
 واقع ہوئی وہ مدینہ سے پانچ منزل پر واقع تھی اور سرور جنگ آنحضرتؐ فی زمین سورہ و العادیات نماز میں  
 قرات کی اور صحابہ کو مستحجاب ہر سبب سے اطلاع دی یعنی باری تعالیٰ نے حد عمر نسبت  
 خبابؓ کے اپنی ذلت مقدس کے طرف متوجہ کیا جب لشکر حضرتؐ اترنے والا رہا تو وہاں پہنچے  
 طیبہ ہو انو آنحضرتؐ فی استقبال کیا اور خبابؓ میرے پٹیاں کے بوسے لئے خبابؓ میرے سبب افراط و تفریط کے  
 گریبان ہوئی آنحضرتؐ فی بعض اہل لشکر سے دریافت کیا کہ تمہاری اپنی میرے لشکر کو کیا پایا اور انہوں نے عرض کیا  
 کہ بہت خوب اور امر عجیب یہ مشاہدہ کیا کہ غار سے وہ جہی میں خبابؓ میرے قتل ہوئے تھے ہمیشہ پر نہیں تھی  
 حضرتؐ فی سبب اسکا خبابؓ میرے دریافت کیا خبابؓ میرے عرض کی کہ میں اس سورہ کہ بہت دوست  
 رکھتا ہوں آنحضرتؐ فی فرمایا کہ خدا تجھے دوست رکھتا ہے جب تو اس سورت کو دوست رکھتا ہے بعد اسکا  
 آنحضرتؐ فی فرمایا کہ یا علیؓ میں تیرے تعریف میں کچھ کہتا ہوں مگر تجھے خوف ہے کہ ایک ظایف میرے امت سے  
 کہی و وسطی تیرے ہوئی جو کچھ کہتی ہے امت عیسوی اپنی نبی کے حق میں کہ تو نکرنا کسی قوم پر مگر تیرے  
 قدس کی خاک اوٹھا کی وہ اوسے تبرک کرتی فرات بن ابراہیمؓ کی اپنی تفسیر میں سلمان فارسیؓ سے  
 روایت کی ہم مدبر خبابؓ رسول خداؐ تمام مہاجر و انصار کے ہمیشہ ہوتی کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا کہ  
 یا رسول اللہؐ میں بنی لحم سے ہوں بنی خشم جمع ہوئی ہیں اور قسین کہانی ہیں کہ مدینہ کو غارت کر دیں  
 ابن کبیرہ خشمی کو اپنا سردار مقرر کیا ہے ہانسو دلیہ شجاعان خشم سے اوسکی ساتھ ہیں اور ہانسو  
 مقابل کے برابر وہ خود شمار کیا جاتا ہے حضرتؐ مخزون ہوئی اور فرمایا کہ ای گروہ مہاجر و انصار تمہاری  
 کلام اعرابی کا جو کوئی انکا اثر کسی کفایت کرے بن اوسکی و وسطی ضامن ہوتا ہوں کہ بارہ قصر بہشت  
 میں اسکو دلاؤں کہیں جواب نہ دیا پھر حضرتؐ فی اسکا اعادہ کیا پھر بھی جواب نہ پایا قسری مرتبہ  
 فرمایا تو حضرتؐ امیر داخل مسجد ہوئی اور سبب مدعوہ استفسار کیا حضرتؐ فی کیفیت بیان کے اور کہا کہ بارہ  
 ضرور کامین ضامن ہوں کوئی جواب نہ دیا پھر حضرتؐ فرمایا کہ بدر و ماوراء میری خدا ہوں تم پر ہی

رسول خدا ﷺ ابقریف مبارکہ قصر کے فرامشی میں امن شقیہ کا مقابلہ کرتا ہوں حضرت فی حال عمارت وارش  
 اون قصر و نکایان کیا خباب امیر امادہ کا زار ہوئی تب خباب رسول خدا ﷺ کو ڈھیر سوادھی مہاجر و انصار سے  
 حضرت کی ساتھ گئی عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ میری پہنچی کو جس جمعیت قلیل سے اتنی جبری لشکر بھرتی ہو  
 حضرت نے کہا کہ علی ایسا ہی اس ساری لشکر پر غلبہ ہی اب فتح کر کی اسیر وں کو لاتا ہی بعد اسکی حضرت نے  
 تہیہ لشکر کا کیا اور حضرت کو حکم روانگی دیا اور خباب مابری عزائم سے عرض کے کہ خداوند احاطت کر علی  
 راست و چپ وزیر و بالاسی اور فرمایا کہ خدا خلیفہ میرا ہی اچوتری غرض حضرت امیر روانہ ہوئی ایک فرسخ  
 چکر رستہ گم ہوا خباب امیر نے ہاتھ و سمان طرف بلند کی اور عرض کیا یا ہادی کل ضلال و یا منقذ  
 کل عذیق یا مفرج کل هموم کا حق علیک اظالمًا و کا حفظ ربنا عذرا و اھدنا لے سبیل  
 الرشاد حکم خدا سی روشنی اوس آگ کی جو سم پہاں لشکر سی وں پہروں میں نکلی رستہ مل گیا  
 خباب رسول خدا پر سورہ والحادیات ضحیٰ انارل ہو اغرض جب قریب اوس کے پہونچی اور صبح ہو  
 ہوئی تو حضرت نے اذان کہی جب وہ مطلع ہوئی اول فقرات میں اونکو یہ گمان ہوا کہ شاید کوئی شبان یا د  
 خدا میں مصروف ہی جب حضرت نے فرمایا اشد ان حمد و قول اللہ تعالیٰ کہ کفار نے کہا کہ یہ شخص  
 اصحاب اوس ساحر سے ہی اور خباب امیر کا دستور یہ تھا کہ جب تک روز روشن نہ ہو اور طلایہ دھلی نازل  
 نہ ہوں تب تک لڑائی نہیں کرتی تھی غرض خباب امیر نماز فجر سے فارغ ہوئی اور لشکر کو حکم دیا کہ نشان  
 کہو لیں جب مشرکین نے نشان کو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ نشان خباب رسول خدا کا ہی فوراً ایک جوان کہ  
 بہت شجاع تھا مقابلہ میں آیا اور کہا کہ پیغمبر خدا آئیں تو میں لڑائی کروں خباب امیر مقابلہ میں آئی اور فرمایا  
 کہ تو کہتا ہی کہ ساحر ہیں خباب بارگے اونکو حق مبعوث کیا ہی اوسنی کہا کہ تو کون ہے حضرت نے  
 کہا میں علی ابن ابیطالب پیغمبر رسول خدا و زوج بتول بارسا ہوں اوس مشرک نے کہا کہ اگر تمکو یہ مکتب  
 ہی رسول خدا ہی تو خواہ تمکو خواہ اونکو قتل کروں کیساں ہے غرض طرفین سے لڑائی شروع ہوئی دو  
 حملی دہوئی بمیری حملہ میں حضرت نے اوسکو وہل جہنم کیا پہر حضرت نے مبارز طلب کیا بہائی اوسکا مقابلہ  
 ہوا ایک ضرب میں وہ بھی اوسکا شریک ہوا پہر حضرت نے مبارز طلب کیا حارث ابن عکیدہ رئیس لشکر  
 میدان میں آیا اور جر زہی فوراً خباب امیر نے اس طرف سی حملہ کیا وہ تاب مقاومت نہ لاسکا ایک ضرب بشیر  
 ذوالفقار ہی روح اوسکی لٹک عدم ہوئی اور جو ذونکر سے ہو کر کر پڑا پہر ابن عم اوسکا عمر ابن فاک نے  
 میں آیا اور بلکہ حضرت پر حملہ کیا حضرت نے عین حملہ میں ضرب بشیر سی و سکو گرایا اور اوسکی ابن عم پاس پہونچا یا  
 پہر چند خباب امیر نے مبارز طلب کیا کہ کوئی سامنی نہ آیا تب خباب امیر نے لشکر مخالف پر حملہ کیا مردان

جنگی قتل ہوئی بقیۃ السیف کو اسیر کیا مع غنیمت لیکر ان متوجہ مدینہ ہوئی حبیب خرمی حضرت رسول خدا کو خبر  
 بہت خوش ہوئی اور استقبال کو تشریف لائی ایک فرسخ مدینہ سے باہر ملاقات ہوئی اور سوقت جناب رسول خدا  
 غبار راہ رخسار ناب امیر سیڑی اپنی ردائی مبارک کی پوچھا اور پیشانی کے ہونے کیلئے اور فرمایا کہ یا علی  
 شکر کرتا ہوں میں جناب ماری غراہ کا کہ تو سے کیا بازو میرا بھتیسی جیسا کہ قوی کیا بازو موسیٰ کا ماروں سے  
 جب سوال کیا موسیٰ نے جناب نہ بت ہی کہ تو سے کہ ماروں سے بازو میرا اور شریک کر رسالت میں  
 اوسکو میں ہی تیرے واسطی دعا کے جناب جہانہ و تعالیٰ سے اور اوسنی عطا کی پہر متوجہ ہوئے  
 طرف اصحاب کے اور فرمایا کہ حالت نکر و نچو محبت علی میں کہ حکم خدا میں علی کو دوست رکھتا ہوں خدا نے  
 مجھی حکم کیا ہی کہ علی کو دوست رکھوں اور اپنی نزدیک رکھوں پہر فرمایا کہ یا علی تجھی جو دوست رکھی گا وہ  
 تجھی دوست رکھی گا اور خدا اوسکو دوست رکھی گا اور جناب ماری غراہ۔ اپنی لطف سی و دستان  
 جناب امیر کو داخل بہشت کریگا یا علی جسنی تجھی دشمن رکھا ہی اوسنی مجھی دشمن رکھا ہی اور جو کوئی مجھی  
 دشمن رکھی اوسنی خدا کو دشمن رکھا اور دشمن خدا سزاوار لعنت ہی لازم ہے کہ جیسا جلیس اوسکو بروز  
 قیامت داخل نار کرے اور معاندین علی کا کوئی عمل قیامت میں قبول نہ کرے اور مقتول ہے کہ اس  
 کار و زار میں ایک سو و پینس آدھے جناب امیر کے ہاتھ سے مقتول ہوئی فقط — حضرات مومنین  
 روایات فراتین و حضرت جناب امیر المؤمنین و نزول سورہ و العادیات و ارشاد حدیث کا یقین کریں  
 لکن حقیقا کتب اہلسنت سی بھی ایک عبارت نقل کے جاتی ہے کہ مخالف و موافق کو مجال نکار  
 نہ ہے پس مخفی نہ ہی کہ ملامتین نے معارج النبوة میں کہا ہی بعد از غزوہ تبوک اعرابی در جناب پیغمبر آمدہ  
 عرض نمود کہ تو سے از اعراب در وادی القریٰ جمع گشتہ و عیدہ شجون دارند جناب پیغمبر نشان خود را  
 بایو بکر صدیق دادہ اور ابران جماعہ فرستاد ابو بکر چون بد بخار مسجد کبار کفار از اطراف و جنوب حجاز  
 سپاہ اسلام انہزام یافتہ انگاہ حضرت رسالت تاب رہتی دیگر گشتہ بامیر المؤمنین عمر بن خطاب زرانی دست  
 و پنجاب را باطایفہ مسلمانان چہ تدارک آن ہمہ ارسال فرمود فاروق اعظم نیز بطریق صدیق اکبر منہزم باز آمد عمر و  
 متکفل سرانجام آن امر گشت او نیز بی آنکہ ہمی پیش بر مدینہ باز گردید بعد از ان حضرت مقدس بنوی حجت جناب  
 ولایت تاب مرتضوی لوی عقد فرمود پنجاب را سے در اطایفہ از سپاہ لشکر تبارہ فرمود و فرمان داد کہ تخمین  
 و عمر و نیز آن لشکر در ان سفر موافقت نمایند و از استصواب شاہ کرمت پناہ و تجاوز جائز ندارند و حضرت  
 تاج محمد خراب امیر المؤمنین علی را مشایعت فرمود و در شان پنجاب دعا مایکہ بر لب نار سبہ فاستجنا ما  
 شنیدہ بر زبان وحی بیان گذر اندید بجانب وادی الزلزلہ سپیل نمودہ و عظیم تقی کرم اللہ وجہہ متوجہ مقصد گشتہ

شب میفرمود و در روز از یک طرف رفته میل استراحت میکرد و چون در وقت بیکو میسرکان سید از طریق کوه منتهی بهم میرواد  
 بیشتر با شکی در حرکت انداخته نفس تنگیش بیشتر میرفت و عمر و عاصی از حرکت و سنگات شاه عالم بهام پشیمان شام میخورد  
 و غیره و میگویند که آنهم بزبان خود در دنیا بیان میکنند که درین راه از وحشت و زیارت این و آن  
 خطرناک و صلیب است که از جانب علی و دوی بر سر اعدای دین است و چون به نیم شب رسیدن افغون با علی میرفتی در میان  
 اما سمیع قبول این یافت اینجا خطرات ایشان کرد که از سبک طریق هم وادی بکام دل از عادی مقام نیلوا  
 کشته و از راهی که عمر و عاصی را روی نموده دست در گردن مقصود حاصل نمیتوان کرد و لاجرم صدیق اکبر فاروقی و حطیم  
 دیگر سخن عمر و عاصی گوش نکردند و او مضطرب شده زبان تجویف شکر بیان کنشود و از متابعت شاه و  
 پناه ایشان را نمی نمود و لکن ملقت بمقال و نشاند و میر المومنین علی مصطفی را که در اینجای خود علی است  
 میفرمود و سببی که تقارن شام خدان میسرکان بود ناگاه بر او این مصداق مقام در ارباب کفر و ظلام  
 نهاد انجاعت تاب دیدار انوار ذوالنهار حیدر کرارینا و روشنند خفاش از پر تو آفتاب قرار نموند و در شمع حضرت  
 و طغر از افق غایت ملک او گر طالع گشته سوره و کلام بخوان و آنچه نازل شده حضرت رسالت تاب صاحب  
 بفتح بشارت داد و چون میر المومنین علی مہام اعدای دین را بر طبق دلخواه ساخته اعلام مرجعت بر افروخت و کجاست  
 مدینه طیبہ نزدیک رسید و در اینجا میران یاران را با استقبال شاه مردان مامور گردانید و خود پیش ایشان روانه  
 و در آن وقت چشم میر المومنین حیدر بر حضرت پیغمبر افتاد از اسب پیاده گشت آنحضرت فرمود یا علی سوار شو که خدا  
 و رسول از تو رضی اند میر المومنین علی از غایت خوشحالی گریان شده رسول خدا فرمود که یا علی کون لک استغفر  
 ان يقول فيك طوائف من امتي ما قالت النصاري في عيسى بن مريم لقلت فيك اليوم مقالك  
 ملاء من الناس لا اخذك اللباب من تحت قدميك حبيت چنین گفت از تو خیر الانام به که اندیشه  
 دارم از بعضی مہام و اگر نه حدیثی ز قدر علی بهی گفتم از غایت یکدلی به که بر هر که کردی زنت گذشت  
 نهادی بجای قدمهاش مر + ز خاک قدمهاش برداشتی + از آن آبروی دگر داشتی انتہی +  
**فصل ششم بیان فتح مکہ معظمہ زادہ اند شرفاً و تعظیماً کی شیخ مفید و شیخ طبرسی و ابن شهر**  
 آشوب رحیم الله فی روایت کی ہے کہ فتح مکہ ماہ مبارک رمضان شدہ ہجری میں ہوئے اور احادیث  
 معتبرہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں اکثری کہا کہ ۱۳ ماہ مبارک اور بعض نے ۲ تاریخ لکھی ہے اور سب  
 اسکا یہ تھا کہ جب سال حدیبیہ میں حضرت فی قریش سے صلح کے توفیق فرمایا ان حضرت میں آئے  
 اور بنی کنانہ شامل قریش کے ہوئی چنانچہ سابق مذکور ہوا غرض جب دو سال منقضی ہوئی تو ایک دن  
 ایک ملعون قبیلہ کنانہ بھی ایک جگہ ٹہنا ہوا اس پر حضرت کی کورماتا تھا ایک شخص نبی خراہ سنی و سیر گذار اور

و این شریف  
 و این شریف  
 و این شریف



اوسکو اس حرکت سے متوجہ کیا اور کہا کہ اگر بار درگزر کرتا تو تیرا سر نہ ٹوڑتا  
 وہ مابکار باز نہ آیا خراج سے اوسکو مارا ہر ایک نے اپنی قبیلہ سے نصرت طلب کی دونو قبیلہ جمع ہوئے  
 بنی خزاعہ بسبب کثرت انصار کے غالب آئی اور اوسکو عزم مخیرم ہکا گئی کہی آسے بنی کنانہ کی بارانی کے  
 قریش نے بھی اوسکی اعانت کی بعد اس واقعہ کی عمرو بن سالم ظراعی مدینہ میں بحضور خباب رسول خدا حاضر ہوا اور کہنے لگا  
 اسی بیان کی اور اس قصہ کو نظم کیا اور اوسکی صفت میں فرج کیا کہ آنحضرت نصرت و اعانت اوسکی کریں یہ سبھی حضرت  
 فی غلہ کیا اور کر کہتی تھی کہ میں اگر اس قبیلہ کے نصرت کروں تو نصرت کیا جاؤں غرض حضرت بیت  
 الشرف سے بعزم مکہ منقطع باہر تشریف لائے اور خباب باری عزہم سے دعا کی کہ بی اطلاع قریش کے میں داخل  
 مکہ ہوں یعنی قریش کو میری قتل و حرکت سے ہرگز آگاہی نہ ہو علی بن ابیہیم و شیخ مفید و شیخ طبر  
 وغیرہ علیہ السلام اسانید متقدمہ روایت کی ہے کہ حاطب ابن بلیدہ فی مسلمان ہو کی جانب مدینہ ہجرت کی تھی اور  
 اہل خیال و سبکی مکہ میں مقیم تھے چونکہ قریش حضرت سی خائف رہتی تھی لہذا چند نفر قریش سے متفق ہو کر  
 اوسکی خیال کے پاس آئے اور بنام حاطب خط لکھوایا کہ آیا خباب رسول خدا ارادہ مکہ کا کہتی ہیں یا نہیں جب  
 خط مدینہ میں پہنچا تو اوسنی جواب میں لکھا کہ فی الحقیقت حضرت عازم مکہ میں اور خط کو صاحب سارہ متقدمہ  
 روانہ کیا آٹھ ماہ میں حضرت جبریل نازل ہوئی اور اس حال سے حضرت کی مطلع کیا اور حضرت فی خباب امیر اور زبیر  
 ابن العوام کو خطاب خط و گرفتاری قاصد روانہ فرمایا جب اس تک پہنچا اوسنی روانہ شروع کیا اور متعین  
 کہانین کہ نامہ میری پاس نہیں اور خط کو اوسکی پاس تلاش بھی کیا لاکن نہ پایا زبیر فی کہا کہ یا علی خط ہی اوسکی  
 پاس نہیں اور یہ ضعیف بھی کہاتی ہے جلد پہر علی خباب امیر فی ارشاد کیا معاذ اللہ یہ پیغمبر خدا فی خرد  
 ہی نہ خباب رسول خدا فی وحی پر افترا بانڈا ہی اور نہ وحی نے خباب باری عزہم پر ضرور اسکی پاس خط  
 ہی یہ فرما کے حضرت فی تلوار میان سی لی اور کہا کہ خط حوالی کرور نہ ابھی جھکو قتل کیا تا ہوں تب اوصاف  
 فی اپنی بالوں سے خط نکال دیا غرض خباب امیر نے خط کو حضرت کی خدمت مبارک میں پہنچایا حضرت  
 بہت خوش ہوئی اور منبر پر تشریف لیگئی اور خط حضرت کی پاس تھا بعد حمد و صلوة خباب باری عزہم  
 فرمایا کہ میں خباب حدیث سے سوال کیا تھا کہ میری خبر قریش سے پہنان رکھی ایک شخص فی تم میں  
 حال میری عزم کا جانب مکہ کی لکھا ہے ہوقت صعب خط قرار کری والا وحی خدا سی رسوا ہو گا کہی  
 کچھ جواب نہ یا حضرت فی ہر عادیہ سی کلام کا فرمایا اوسوقت حاطب ابن بلیدہ لرزتا ہوا سامنی آیا اور عرض  
 کی میں منافق نہیں ہوا ہوں اور شک لگی نبوت میں ہرگز جھکو نہیں حضرت فی فرمایا کہ پرتو فی کیوں  
 جملہ سی خبر لکھی اوسنی کہا کہ ہر میری مدین تھا میں مبادا قریش اوسکو تباہ کریں لہذا میں نے چاہا کہ اوس

و فتح کچھ چنان کہ روئے کہ سرزمین عیال کو نہ پہونچائیں ہو پہونچیں یہ حرکت ناشائستہ طور میں لگئی تھی کہ کچھ  
 فی کدہ سے پہونچے ہی زیادہ عسافین تہا عرض کے کہ اگر حکم نو میں اسے تہا کہ روئے حضرت فی فرمایا کہ کہو کہ  
 یہ بدری ہے شاید یہ تائب ہو اور خباب ماری غرہ اسکی توبہ قبول فرمائی مگر اسکو مسجد میں نہ گارو  
 تو اسکو مسجد سے ہٹا دی تھی اور وہ بار بار بھیجی ہر کر دیکھتا تھا کہ شاید حضرت معاف کریں مگر حضرت  
 فی فرمایا کہ اسکو جلاوٹ حاضر یہ توبہ اسکی قبول کے اور استغفار اونہی دے دی گیا اور فرمایا کہ پھر دیکھو  
 مگر تائب خدا تعالیٰ نے یہ تائب نہ کر لی فرمائی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا وعد منکم کاذبا انکم  
 الکلیات اور شیخ طبرسی نے خباب صادق عسی روایت کی ہے کہ جب ابن قسطلہ خراجہ بنی کاذب قتل واقع  
 ہوا تو اسوقت ابوسفیان شام میں تھا اوسنی دمان یہ معرکہ سنا و مانسی بہت کوی

اور مدینہ میں آیا اور حضرت سی تجدید عہد کی درخواست کی حضرت

فی ارشاد دیکھا کہ کوئی مکر جدید کیا ہی جو طالب عہد جدید ہوا ابوسفیان فی کہا کہ نہیں حضرت فی ارشاد دیکھا کہ میں  
 اپنی اوسی عہد پر قائم ہوں اب اسکی ہر نکتہ شخص کہتا بہر الاکن کہ میں قبول کیا آخر کار خباب میر کی خدمت  
 میں حاضر ہوا اور کہا کہ چارہ کار بند ہی اب کوئی تجویز ارشاد کیجی حضرت فی فرمایا کہ تو بزرگ قریش ہے  
 یہ مسجد باواز بلند کہدی کہ میں قریش کو امان دی اور اپنی تین فوراً کہ میں پہونچا ابوسفیان نے  
 دروازہ مسجد پر باواز بلند کہا کہ میں امان دی قریش کو غرض جب تک کہ میں پہونچا لوگوں استغفار کیا  
 کہ تو فی مدینہ میں کیا کیا اوسنی کہا کہ میں جس سے گفتگو کے کہ میں جواب دیا لا علی ابن ابیطالب اگر

تردیک میر سے حقین یہ مناسب معلوم ہو اچانچہ اسطرح کیا قریش نے یہ سنکی کہا کہ خباب میر نے  
 تجھسی مطالبہ کیا تو قریش کو امان دینی والا کون ہے عقد خباب رسول خدا صبر و جمہ و دوسری تاریخ  
 ماہ مبارک کے مدینہ سی بغرم کہ بعد نماز عصر باہر تشریف لائیں اور ابولہبہ ابن عبدالمذکر کو مدینہ میں  
 کیا اور روماء قبائل کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ مکہ میں مع اپنی اپنی جمعیت کی حاضر ہوں - اور

امام محمد باقر عسی منقول ہے جب حضرت متوجہ مکہ ہوئی تو لوگ حایم تھی جب کراہ انجمن میں پہونچی تو  
 ارشاد دیکھا کہ اہل لکڑ روزہ افطار کریں بعض نے افطار کیا اور بعض نے افطار نہ کیا غیر مفسرین کا نام  
 عاصی رکھا گیا پس اونکی اولاد اور وہ عاصی ہیں تا بروز قیامت اور فرمایا کہ ہم خوب پہونچے ہیں  
 اونکی اولاد کو اور حضرت رسول خدا فی و مانسی کو پہونچ گیا اور الطھران میں پہونچی اور قریب دس ہزار  
 نفر کے خدمت باسعادت میں حاضر تھی اور چار سو سوار لشکر میں تھی باقی راجل اور خدا تعالیٰ  
 فی خبر حضرت کے قریش سے مخفی رکھی تھی پس دس شب کو ابوسفیان اور حکم ابن جرم و بدلی

وزقہ کھسی و اسطی دریافت خبر حضرت کی نکلی اور عباس ابن عبد المطلب مع ابوسفیان بن ہارث و  
عبد اللہ ابن ابی یہ بمنزل ثقیفہ العقاب خدمت خباب رسول خدا میں حاضر ہوئے تھی تفصیل اسکی یہ بھی کہ جب  
عباس قریب خیمہ رسول خدا کی پہونچی تو زیاد ابن اسید کہ رئیس ہوا نکلتا ہوا سنی عباس کو منع کیا  
اجازت جانی کے دی اور ابوسفیان اور عبد اللہ کو حضرت کی خیمہ داخل ہونے سے منع کیا عباس جب  
داخل ہوئی بعد سلام عرض کیا کہ آپکا ابن حم و ابن عمر حاضر ہیں حضرت نے فرمایا کہ مجھی اونکی کچھ احتیاج  
نہیں میرا پر عمر وہی ہے جو مکہ میں کہتا تھا کہ ہم تب ایمان لائیں گے جب ایک چشمہ جاری ہو اور  
گہر سولی کا بن جابی یا تو آسمان پر چلا جائی یہ سن کر عباس خیمہ سے فی سفاعت اونکی کے اور عرض  
کی کہ اب وہ توبہ کرتی ہیں ایسا نہ کہ آپکی جان سے محروم رہیں ابوسفیان بن ہارث نے آواز دے  
کہ یا حضرت ہماری واسطی ایسا کیجئے جیسا یوسف نے اپنی بہائیوں کے حق میں کیا حضرت نے اونکو روک دیا  
طلب کیا اور توبہ اونکی قبول کے عرض جب حضرت قریب مکہ کے پہونچی تو عباس نے اپنی دلیل سنو  
کہ اگر بغیر دینی امان کی قریش کو حضرت داخل مکہ ہوئی تو سب قریش ہلاک ہونگی اسلی سواری استر سفید لشکر سی  
باہر نکلی کہ شاید کوئی باشندہ مکہ کا بلجائی تو اوسی روسا قریش کے پاس بھجے کہ حضرت سے امان طلب  
کر و اسلی اندیش میں چلی جاتی تھی کہ قریب ابوسفیان وغیرہ کی جو شخص نکلی تھی پہونچی ابوسفیان بدیل سے کہتا تھا  
کہ یہ آگ بہت سی جو نظر آتی تھی اسکا کیا سبب ہی بدیل نے کہا کہ شاید قبیلہ خزاعہ ہو ابوسفیان نے کہا کہ آگ  
اوس سے زیادہ ہی شاید قبیلہ تمیم مع ربیعہ کے ہو کہ اس عرصہ میں عباس نے کہا کہ اسی ابوسفیان اسنی  
جواب میں کہا کہ مان باپ میری فدا ہوں تمہاری عباس یہ آگ کیسی عباس نے کہا کہ یہ رسول خدا ہیں تجھ  
دس ہزار اسل اسلام کی بخرم مکہ تشریف لای ہیں ابوسفیان نے کہا کہ اب کیا تدبیر ہے عباس نے کہا کہ تدبیر  
یہ ہے کہ میرے ساتھ چل اور رسول خدا اسنی امان طلب کر عرض اسکو اپنی ساتھ سوار کیا اور متوجہ لشکر سعادت  
اثر ہوئی اور لشکر میں ہر گردہ و قبیلہ کے لوگ اونکو ضرر نہ کتی تھی بلکہ کہتی تھی مرحبا لعجم اللہ علیہ عرض  
جب دروازہ خیمہ عمر ابن الخطاب تک پہونچی اسنی کہا کہ اسی دشمن خدا اب تو ہماری ماتہ میں آگیا ہے  
اب ہرگز تجکو پیچھوڑیں گے یہ کہہ کر ایک جانب خیمہ خباب رسول خدا بچل دی روانہ ہوا اور عباس مع ابوسفیان  
جلد پہونچی عرض کیا کہ یا رسول خدا ابوسفیان آگلی پاس آیا ہے حکم ہو تو میں قتل کروں حضرت  
خاموش رہی عباس سے منقول ہے کہ میں قریب سر مبارک حضرت کی مینا اور عرض کے کہ بایں منت  
و اسی یہ ابوسفیان ہے میں اسکو امان دی چکا ہوں حضرت نے ارشاد کیا کہ اسکو اتنی دو پس ابوسفیان  
داخل خیمہ ہو کے نہایت ذلت و غاری حضرت کی رو بہ گنہا ہوا حضرت نے ارشاد کیا کہ اسی ہاں ہر

وہ وقت نہیں آیا کہ تو گواہی دی بوحسنیت خدا اور میرے پیغمبر کے ابوسفیان نے کہا خدا ہوں  
 میں آپ پر آپ بہت حلیم و کریم اور بخالانی والی صلہ رحم کے ہیں اگر خدا کا کوئی شریک ہوتا تو ہرگز ہرگز  
 ہماری ضرورت رعایت کرتا مگر آپ کے رسالت میں مجھے البتہ شک ہی عباس نے کہا کہ اگر اقرار شہادت دینا  
 ابھی قتل کیا جائیگا تب ابوسفیان طعون نے بخوف جان کہا کہ اَشْفَقْتُ اَنْ اُحْمَدَ رَسُولَ اللّٰہِ اَوْ اَوَّلَ  
 اَوْسَلٰی کا بھتی بھتی اور زبان کلفت کرتی تھی اوسوقت ابوسفیان نے عباس سے کہا کہ اب لات و عمری کے  
 کیا معاملہ کروں عباس نے کہا کہ اوسنی بیزار ہو ابوسفیان نے کہا کہ اسی عباس تو بہت ہرزہ گو ہی بہر تحضرت  
 فی عباس سے کہا کہ اوسنی لچاؤ اور اپنی پاس رکھو صبح کو پہر حاضر کرنا منقول ہے کہ وہ شقی خیمہ عباس میں  
 آیا نہایت پشیمان ہوا اور کہتا تھا کہ میں اپنی تین حوڈلا میں ڈالا اگر کہ میں جاتا تھا قایل عرب کو و اسطیٰ خا  
 حضرت کے جمع کرتا ممکن تھا کہ میں اسلہام پر غالب آتا پس تحضرت فی باعجاز بنوی اپنی خیمہ سے  
 باؤار بلند ارشاد کیا کہ اگر ارتکاب اس امر کا کرتا تو مخدول و منکوب ہوتا اور خدا تعالیٰ ہمارا ناصر و مددگار  
 عرض جب صبح طلوع ہوئے اور بلال نے اذان کہی ابوسفیان نے کہا ای البفضل یہ کیا اواز ہے  
 عباس نے کہا کہ یہ موزن خباب رسول خدا کا ہی و اسطیٰ غار کے لوگوں کو طلب کرنا ہے جل تو یہی وضو  
 کر کے شامل جماعت ہو پس وضو تعلیم کیا وہ وضو کر کے شامل نماز ہوا جب حضرت کے روبرو  
 پہونچا تو حضرت مشغول وضو تھی اور سلمان تبرگ آب وضو لیتی تھی ابوسفیان نے کہا کہ کہی نہیں دیکھا  
 کہ ملوک عجم و قیصرہ روم کے یہی لوگ ایسی تعظیم کرتے ہوں عرض جب نماز سی فارغ ہوئی تو عباس نے  
 ابوسفیان کو حاضر کیا ابوسفیان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے جنت کی ضمانت ہو کہ  
 میں قریش کو ڈراؤں اور دعوت کروں طرف اسلام کی حضرت فی مرض فرمایا تب عباس سے کہا کہ لوگو  
 کو کیا بتاؤں کہ مطمئن ہوں حضرت فی کہا کہ جو کوئی ادا دی شہادتین کرے اور جنگ سی باز رہے اوسکو  
 امان ہے اور جو کوئی کعبہ کے پاس بیٹھی اور سلاح اوسکی پاس نہوں وہ بھی مامون ہے عباس نے  
 کہا کہ یا رسول اللہ ابی سیفان اپنی نامور سے کو دوست رکھتا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ کسی شرف کی ساتھ  
 اسکو خاص فرمائی حضرت فی کہ جو شخص چہل خانہ ابوسفیان ہو اوسکو بھی امان ہے اور جو کوئی اپنی گھر  
 میں دروازہ بند کر کے بیٹھی اوسکو بھی امان ہے عرض ابوسفیان روانہ کہ ہوا تب عباس نے عرض کے  
 کہ ابوسفیان مکار عرب ہی اور لشکر کو اوسنی متفرق دیکھا ہی مبادا ابھی تک اوسکی دین میں جنت کے  
 فرمایا کہ اسکو عین راستہ پر متوقف کرو کہ کہ سب لشکر کو وقت مرور دیکھی تب ابوسفیان سے جا ملی  
 ابوسفیان نے کہا کہ ای نبی ماشم آیا مگر کرتی ہو مجھ سے عباس نے کہا تجھی معلوم ہو گا کہ کر کرنا ہمارا شیوہ نہیں

لاکن ایک ساعت توقف کرنا کہ فرج کر دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ سب گروہ مار کر رہی ہے آتی تھی اور وہ دیکھتا ہوا  
 عرض خالد بن ولید سے بہت سی مسلمانوں کے آیا ابوسفیان نے بیوہا کہ یہ کون ہے عباس نے  
 کہا کہ تمہارے ولید کا بیٹا ہی بعد اوسکی زبیر ابن العوام سے قبیلہ جہنیہ و بنی سہل آیا اور گزرا تا کہ  
 پرچم حضرت شمیم جناب رسول خدا پاس سعد بن عبادہ سید الانصار کے نمودار ہوا اور ساتھ اوسکی عاتق  
 مہاجر و وجہ انصار کہ سب فی دریا ہی آئیں بنی خزاعہ مارا تھا اور انھوں نے سہل کی بیوی جزیہ نظر نہ آئی تھی ابوسفیان  
 فی بوجہ کہ یہ کون ہیں عباس نے کہا کہ یہ مہاجر و انصار ہیں کہ ہم رکاب جناب رسول خدا کی آئی ہیں ابوسفیان  
 بلا خطہ لشکر اس باغیہ تھا اس اثنا میں جب قریب پہونچے سعد فی ابوسفیان سے کہا کہ اے ابوسفیان آج  
 دن جنگ کا ہی اور قبیلہ اوس و حجاز اپنی کشتوں کا انتقام لے لے ابوسفیان یہ سن کر ہر سیمہ ہوا  
 اور قریب حضرت کی آیا اور بوسہ رکاب سعادت کو دیکر کہا کہ سعد ایسا بیان کرتا ہے حضرت فی فرمایا  
 کہ ایسا نہو گا اور جناب امیر کو حکم دیا کہ علم سعد سے لے لی برفی و مدارا اعلیٰ کہ ہوں اور ہمدن حکیمین  
 خزام و بزیل بن درقہ مسلمان ہوئی عرض ابوسفیان گھوڑا دوڑا کی داخل کہ ہوا اور گرد و لشکر فرورد  
 اثر پہاڑ و سنی بلند ہوئی تھی اور قریش کو حضرت کی تشریف اور ہی کے اطلاع نہ تھی ابوسفیان براہ  
 معلیٰ داخل کہ ہوا قریش اوسکی استقبال کو آئی اور استغفار کیا کہ یہ خیار کیا ہی ابوسفیان نے  
 کہا کہ رسول خدا مع لشکر بسیار آئی ہیں بعد اوسکی ماہواز بلند کہا کہ اے آل غالب اپنی گہروں کے  
 طرف ہاگو جو کوئی میری گہر میں چھپی گا اوسکو امان ہے جب ہند نے یہ خبر سنی بہت ناخوش  
 ہوئے اور لوگوں کو اشارے بطرف جنگ و جدال کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اس پیڑ خیش یعنی  
 ابوسفیان کو قتل کرو خدا لعنت کرے اوسی کیا بری خبر لایا ہی ابوسفیان نے کہا کہ افسوس تجھ پر  
 اے ہند مینی ایسا سامان دیکھا ہی کہ عنقریب پادشاہان روم و عجم و ملوک کندہ و حمیر اسلام لائیں گے  
 اور حانوش رہے کہ حق غالب ہی اور بلا قریب پہونچے ہے علامہ حضرت رسول خدا مع الحیر و الطغرطل  
 کہ ہوئی اور حکم دیا کہ سیکو قتل کریں بغیر چند آدمیوں کے یعنی عقیس بن صبابہ و عبد اللہ ابن مسرج  
 و عبد اللہ بن حنظل اور دو عورتیں گاسنے بجائے ولے اور فرمایا کہ ان لوگوں کو قتل کرنا اگرچہ  
 استہار کہ ہے چھیدہ ہوں پس سعید ابن حرث فی ابن حنظل کو قتل کیا اور عقیس بازار میں مارا گیا  
 اور عبد اللہ ابن ابی مسرج عثمان ابن عفان اموی کے پاس سبب قریب قریب کے جا چھا ایک  
 عورت غنیہ رو پوش ہوئی اور دوسرے عورت مع جو پریش ابن عقیل حاکم کے نامہ سے منسوب  
 ہوئے امین الاسم فی جناب حاکم سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا روز فسطح



کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا غصہ کیا کہ کعبہ کعبہ کی پاس ہی تو گونج عرض کے کہ مادر شیبہ کے پاس ہی جس  
 حضرت فی ثبیبہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ اپنی مادر سے کعبہ کعبہ کی پاس حاضر کرے جب تک وہ ملے  
 یہ پیغام سنا تو کہا کہ کتاب زور لکھ سہی کہہ دے کہ ہماری مرد و کوہی قتل کیا اب جاسی ہو کہ کعبہ  
 موجب فخر و مبایات ہمارے کا ہی ہمسایہ حضرت فی ارشاد کیا کہ کعبہ دیدی ورنہ قتل کیا جائیگی پس  
 اوسنی مفتاح اپنی بیٹی کے ہاتھ ایسا ل کی جب مفتاح حضرت کی پہنچے تو حضرت نے عمر بن  
 الخطاب سے کہا کہ تو میرے نگذیب کرتا تھا اور خواب کو چھو جاتا تھا یہ ہے تعبیر میری خواب کے  
 حکا قال اللہ عز وجل لقد صدقنا اللہ وسوکر التو یاکے بالحق لتدخلن المسجد الحرام  
 الی حرا الا یات بس حضرت فی قتل کہو لا اور داخل کعبہ ہوئے بعد اوسکی شیبہ کو طلب فرمایا اور مفتاح  
 اوسکی حوالے کے اور فرمایا کہ اپنی مان کے سپرد کر دے کہ تمہارے پاس رہے گی تا حال کعبہ دار  
 بعد متعلق لا شیبہ کے ہی جب صاحب الامر اپنی وجود خود ہی تنفیذ اور امر آئیبہ علی الاعلان فرما کے  
 آثار برع اور اہو کو جو کہیں کی تو مفتاح کعبہ بنی شیبہ انتراع فرما میں گے اور اونکی ہاتھ کاٹ کے  
 لشکاٹے جائیگی کہ وہ لوگ دزدان کعبہ ہیں اور اوس زمانہ میں حضرت فی جو کعبہ نہیں لے یہ ایسا ہی  
 جیسی خانہ کعبہ کو اصل بنایا برسی پر نہ بنا سکی اور وہ اسکی خود حضرت فی ارشاد کی ہے مولف کہتا ہے  
 شیبہ ہجریہ تک کعبہ کعبہ بنی شیبہ کے ہاتھ میں ہے اور اونکی خاندان میں ایک دو ہوتی چلی آئے  
 ہیں اور یہ ہجریہ ہی کہ حضرت فی جو ارشاد کیا تا کہ اب تمہارے پاس رہے گے سوا اثر اسکا تب تک موجود ہے  
 یعنی اونکی خاندان میں ہے ثقہ الاسلام فی رویت کی ہے کہ جب حضرت داخل کعبہ مغطیہ ہوئی کچھ تصویر  
 خانہ کعبہ میں قریش کے بنائے ہوئی ملاحظہ فرمائیں حضرت فی حکم دیا کہ وہ محو کی جائیں ایسا ہی ہوا تب حضرت  
 دہلیز کعبہ پر کھڑے ہوئے اور دونوں بازو چوکت کی تمام کے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
 لہ صدق وعدا و نصر عبدہ و ہزم الاحزاب وحدہ کیا کہتی ہو اور کہا گمان ہے تمہارا اوس وقت  
 سب صدا دید قریش جو ہمیشہ حضرت کو اتار دیا کرتی تھی حاضر نہی اونکو یہ گمان ہوا کہ سب قتل کی جائیگی  
 جب اونہوں فی آنحضرت سے یہ سنا تو سب فی کہا کہ گمان اب سہی نیکی کا ہی اور برادر کریم و ابن عم  
 کریم جانتی ہیں حضرت فی فرمایا کہ میں کہتا ہوں نکو وہی قول جو کہا میری بہائیں یوسف فی اپنی بہائیں  
 کو جوقت قادر ہتمام پر تھی لا یشرب علیک الیوم یغفر اللہ لکم وھو انکم الراجحین بہ فرمایا  
 کہ جناب بارے عز و جہ فی کہ کو محترم کیا تھا جدن کہ زمین و آسمان پیدا ہوئی پس وہ محترم ہے ہجرت  
 خدا تاروز قیامت صید و شکار اسکی حد و دین جابر نہیں اوسکی درختوں کو قطع نہیں کرنا چاہی اور

کہا اس کو نہ چیلینا چاہی اور لفظہ دمان کا آٹھانا جائز نہیں مگر اس شخص کو جو اس کو مشہور کرے  
اور صاحب مال تک پہنچا دی مگر اس کو جو وسطی سقف گھر ونکی اور قبر ون کے بکار ہو برویت ثانی حضرت  
فی ارشاد کیا کہ مکہ حرم خدا ہی حلال نہیں کہ اس میں کوئی بارادہ جنگ داخل ہو اور نہ ہر کسی پر داخل ہونا حلال  
ہوگا اور میرے وسط ہی صرف ہی ساعت داخل ہونا بغرم حرب حلال ہوتا ہا بطرق متعددہ غائب صاف حق  
سی منقول ہے کہ اسی خطبہ میں فرمایا حضرت فی کہ ایہا الناس حاضرین غائبین کو اطلاع دین کہ خدا  
تعالیٰ فی تم لوگوں سے برطرف کیا تخت جاہلیہ و تفاخر نسب کو تحقیق تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو اور  
حضرت آدم کے غالب اجرائی رضی عنہ جو شخص محرمات شرعیہ سے زیادہ اجتناب کرتا ہی وہ زودیکر خدا  
تعالیٰ کی گراہے ہے ان کو مگر خدا تعالیٰ اکتفا کر اور جو کوئی اطاعت اور التیہ کے زیادہ بجالا  
و ہی بہتر ہے جس شخص کے اعمال حسنہ کوتاہی کرنیکی نسبت و سکی کام نہ آتی مجھ جو خون کہ ایام جاہلیہ  
میں کرایا گیا و یا جو کینہ و عداوت سابقہ ہی اس کو مینی باطل کیا تا روز قیامت یعنی اب اس کا عوض نہیں  
حضرت کعبہ و سقایہ حاجان جسکی متعلق تھی دستور رہی گے اور ایک روایت میں بقدر زیادہ ہے  
کہ ہر خطاب کیا بجانب اہل مکہ تم بہت بر ہی ہمایہ تھی و وسطی اپنی پیغمبر کے کو نہ کہ مینی مکتب کی میرے  
اور مجھی کہ سے نکال دیا اور ذلیل سمجھا مجھ کو اور باہین ہر رضی نہوی بلکہ بارادہ حرب پکار میرے  
ملا دین آئی اور مجھی جنگ کے اور ہر مرتبہ فرامی سے بہاگ کے آئی پس اب جاؤ کہ مینی مقیم آزاد  
کیا قریش ایشی تھی جیسی مردہ ہو یہ سنکی سب میں جان آئی گویا زندگی دوبارہ پائی میں سلمان ہو  
اور جیت آنحضرت کے کی شیخ سفید اور قطب اوندی نے روایت کی ہے کہ مسجد الحرام میں تین سو ماہ  
بت رکھی ہوئے تھی پس حضرت فی ایک کف دست سنکر زیور کے لٹھامی اور اون اصنام کی طرف پہنچ  
اور فرمایا جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان ذھوقا پس باعجاز آنحضرت سب اصنام زمین  
پر گر پڑی تب فرمایا کہ بیرون مسجد پہنک دئی جاوین اور خباب امیر المؤمنین کو اپنی دوش مبارک  
پر جگہ دی کہ خباب میٹر فی بلند ہو کے بعض اصنام کو جو بلند تھی گرا دیا اور یہی معنی میں شعر کا شنی کے  
شعر گردی بالآثر از عرش برین جای دگر کہ گفتی کا بنجاست جایت یا امیر المؤمنین اور بت  
شکنی خباب امیر کے اور بلند ہونا دوش مبارک پر کتب معتبرہ اہلسنت میں موجود ہی چنانچہ ابن  
ابی شیبہ والو یعلیٰ و احمد ابن حنبل و ابن جریر و حاکم و خطیب بغدادی اپنی اپنی نقایف میں  
اخراج اس روایت کا کیا ہے اور ناسی نے کتاب خصائص میں اس روایت کو اخراج کیا ہی اور سنی  
فی جمع البوامع میں اور مستقی نے کنز العمال میں ان روایات کو وار د کیا ہی اور ولی اللہ پدر عبد الغفر

فی کمال و ملکی نقیب کا ناظرین کتب کلام پر محققین نہیں آزادہ لفظ میں اس قصہ کو نہایت سے نقل کیا ہے  
 اور خود شاہ عبدالعزیز نے مختصر سہروردی میں ایک طور سے انکار کیا ہے اور اسکی حاشیہ میں صحت  
 اس قصہ کا اقرار کیا ہے اور عبارت اسکی یہ ہے و اہل سنت ابن قسطلہ از کتاب خلیفہ خوارزمی  
 و زعفرانی و کتاب الکتاب سیراز سے و ابن سندہ و ابن مردودہ و ثعلبی و جرجانی روایت میکنند  
 در ان روایات این لفظ وارد نیست کہ تو بار مرثیہ انی برداشت و الله اعلم بحقیقۃ الحال انتہی  
 سی ثابت ہوا بطلان مرغوم نصر اللہ کا بی و یوسف و اسطی و خود شاہ صاحب کا متن مختصر میں و الحمد  
 للہ رب العالمین رجوع الی القصہ ملاصحب وقت نماز طہر کا ہوا تو بلال نے بام کعبہ پر جا کی اذان  
 کہی عمرہ ابن ابی جہل نے کہا کہ بھی اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ بام کعبہ پر آواز بلند فرمادی جائی اور خلیفہ  
 ابن اسید نے کہا کہ الحمد للہ کہ ابو عباب باب میرا زندہ نہیں ورنہ اسکو بھی بنا چار سے یہ آواز سننی  
 پڑتی اور سہیل بن عمرو نے کہا کہ یہ کعبہ خدا ہی اگر خدا تعالیٰ چاہے کہ تو یہ آواز میں برطرف ہو  
 ابو سفیان نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہتا میں ڈرتا ہوں کہ دیوار میں بھی محمد کو اطلاع کر دیں گے  
 حضرت ان سب اقوال سے باعجاز نبوت آگاہ ہوئی اور سب کو طلب فرمایا اور ہر ایک کے تقریر سے  
 اور کو مطلع کیا خالد بن عریض کے یا رسول اللہ مینی بیشک کہا ہے لکن اب استغفار کرتا ہوں اور اذم  
 ہوں یہ کہکر توبہ کے اور سلمان ہوا پس حضرت نے اس خالد کو کہ کا عامل قرار دیا۔ منقول ہے  
 کہ روز فتح مین آدمی لشکر اسلام سی جو راستہ بھول گئی تھی مشرکوں کی تہہ سی ماری گئی سید رضی الدین علی  
 ابن طاووس حسنی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت داخل مکہ ہوئی حجر جمہیل مین تین سنو ساتھ  
 بت رکھی ہوئی تھی حضرت حبشی پاس سے گذرتی تھی اسکی عصا مار تی تھی اور آتہ جاء الحق الایہ کی تلاوت فرما  
 وہ بت خود بخود زمین پر گر پڑتا اور اسل کہ پوشیدہ کہتی تھی کہ ہمیں ایسا ساحر نہیں دیکھا ہے خباب صادق  
 امام محمد باقر سے منقول ہے کہ روز فتح خباب رسول اللہ کو ہ صفا پر تشریف لیگی اور فرمایا کہ اگلا اولاد ہاستم و عبد المطلب  
 مین رسول اللہ ہوں طرف تمہاری یہ نہ خیال کرو کہ مین تم مین سے ہوں اور بدین خیال ترکب ہوو غیر مصیبت  
 ہو قسم ہے خدا کی کہ میں ہوں دوست میرے تم مین سے یا غیر تم مین سے گر پڑیزگار لوگ ایسا ہنو کہ  
 روز قیامت دنیا تمہارے گردنوں پر ہو اور غیر لوگ آئین اور ثواب حیرت انگیز و اسطی ہوا کوئی عذر  
 و اسطی تمہارے باقی نہیں اعمال میرے و اسطی میرے ہوں اور اعمال تمہاری و اسطی تمہارے تمہارے  
 اعمال کا مواخذہ مجھسی کیا جاوی گا اور علی بن ابیہسم نے خباب صادق سے روایت کی ہے کہ خباب رسول اللہ  
 روز فتح مکہ مسجد الحرام مین بیٹھ گئی اور لوگوں سے بیت لی نماز عصر تک بعد اسکی زمانہ کہ و اسطی بیت

حاضر ہوئیں خباب بنی عزیہ نے یہ آیات نازل فرمائیں **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبِيغِينَ**  
**عَلَانًا كَثِيرًا كَذَلِكَ شَيْئًا وَكَثِيرًا قَدْ جَاءَكَ مِنْ قَبْلُ وَلَا يَأْتِيكَ إِلَّا مَعَهُنَّ مِهْنًا وَلَا يَأْتِيكَ إِلَّا مَعَهُنَّ**  
**وَارِجَالَهُنَّ وَلَا يَصْنَعْنَ فِي مَعْرِفٍ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ**  
 یعنی اے رسول خدا جوقت کہ بہن طرف تیری زمان مومنہ کہ بیعت کریں ساتھ تیری اوپر اسکی کہ شریک کریں  
 ساتھ خدا تعالیٰ کے کسی چیز اور جوہری نکرین اور زمان نکرین اور قتل نکرین اپنی اولاد کو اور نہ لائیں یا  
 بہن کہ افر کیا ہوا بہنوں نے اپنی مائتوں سی اور بالوں سے یعنی فرزند دوسرے کا اپنی شوہر  
 سی ملحق نکرین اور نافرمانی تیرے نکرین جس اکر ارشاد کرے تو پس بیعت لی اوسنی اور طلب اکر  
 کی کرو سطلی اوسنی خدا تعالیٰ سے تحقیق کہ خدا تعالیٰ بخشنی والا ہی اور مہربان ہے جب حضرت  
 ان آیات کی تلاوت کی اون عورات پر تو ہند زن ابی سفیان مادر معاویہ کی کہا کہ بہنی اپنی بیٹی پرورش کرے  
 بڑی بڑی کے اور آپ فی او کو قتل کیا اور ام حکیم بنت اسحاق بن ہشام کی کہ زن عکرمہ ابن ابی جہل تھی عن  
 کی کہ یا رسول اللہ وہ کو ن معروف ہی کہ خدا تعالیٰ کو حکم کیا ہی کہ اوسین مصیبت اکی نکرین حضرت فی انشا  
 کیا کہ مصیبت میں طمانچہ اپنی مونہہ پر نہ مارو اور عراش نہ دو اور مال سر کے نوچہ اور گریبان کو جاک نگو  
 اور کپڑے سیاہ نہ پہنو اور واویلا نہ کہو پس ان شرط پر زمان مکہ کی بیعت کی عورتوں فی عرض کے یا حضرت  
 ہم آپ کی سطح بیعت کریں حضرت فی فرمایا کہ میں ہاتھ نہ تھاری ہاتھ نہ تھیں پہنچا سکتا ہوں سطل کا سہ طلب  
 کیا اور دست مبارک اوسین ڈال دیا اور نکالا بعد اوسکی اوس کا سہ کو عورات میں پہچا اور ارشاد کیا کہ تم  
 اپنی ہاتھ اس کا سہ میں ڈالو یہی ہے بیعت مہاری خباب صادق فی فرمایا ہی کہ دست طاہر خباب رسول خدا  
 اس سے پاکیزہ تر تھا کہ زمان نامحرم کے ہاتھ تک پہنچی اور امین الاسلام فی نقل کیا ہی کہ جب خباب  
 رسول خدا فی ارشاد کیا کہ شرک نکرنا تو ہند زن ابی سفیان کی کہا کہ ہمیں آپ ایسی شرط مقرر کرتی ہیں کہ جسکا مردوں  
 فی اب تک اقرار نہیں کیا ہی یہ تعریف ہند کے ابوسفیان برتتی جب حضرت فی کہا چوری نکرنا ہند نے  
 کہا کہ ابوسفیان مرد مجنیل ہے اور میں بہت سی چیزیں اوسکی مال سے لی ہیں میں نہیں جانتی کہ وہ کلا  
 کرے گایا نہیں ابوسفیان ہی وہاں حاضر تھا اوس نے کہا کہ جو کچھ تو فی لیا ہی وہ سب معاف ہی حضرت  
 قسم ہوئی اور فرمایا کہ تو ہند بنت عتبہ ہے اوسنی کہا کہ ہاں لکن اب عفو کیجی جو گنہ خدا تعالیٰ آپ سے  
 عفو کرے پر حضرت فی فرمایا کہ زمان نکر و ہند فی کہا کہ آیا زن حرہ کہی زمان ہی کرتی ہے ایک منافق مشہور  
 اوس وقت موجود تھا یہ سکر ہما بن عتبہ بارک ایا م جاہلیت میں اوسکو ہند سی اتفاق ہوا تھا علاوہ  
 بران ہند زمان مشہور بالزمانہ ہی اور معاویہ ہی اسطرح پیدا ہوا تھا کہ فی کتاب لانسب الکلبی پر حضرت فی

کہ اپنی اولاد کو قتل کر دے کہ خطہ بسندہ جنگ بدر میں خباب امیر کی ہاتھ قتل ہوا تھا ہند فی کہا کہ مہنی اپنی اولاد کو جو ان کیا تھا آپ فی او کو قتل کیا ہر حضرت فی ارشاد کیا کہ قرا کر ہند فی کہا قرا قریب ہی اور آپ ہر بہن کر تے ہو کہ طرف شد و صلاح و خلاق پسندیدہ کی حضرت فی فرمایا کہ عصیان کرو ہند فی کہا لعل زارادہ عصیان کا نہیں اپنی خدمت میں حاضر ہیں ابن شد آشوب فی رویت کی ہے کہ روز فتح عثمان بن ابی طلحہ عبد سے کلید کعبہ لیکر باہر چلا گیا لوگوں فی اس سے کہا کہ خباب رسول خدا تجھی مفتاح کعبہ طلب کر ہیں اسنی جواب میں کہا کہ اگر میں او کو رسول خدا جاتا تو ہرگز درنگ کرتا بلکہ مفتاح دید تا پس خباب مفتاح اس سے چھین کے لائی خباب رسول خدا فی دروازہ کھولا داخل ہوئی زور غار بڑی حب ماہر تشریف لائی تو عباس فی عرض کر کے کہ کلید کعبہ بھی غایت فراموشی پس آہ ان الله فامرکم ان تقاتلوا کما کان الی اہل الکفر چھرت فی عثمان کو طلب کیا اور کنجیان او کو غایت کیں جب او کو معلوم ہوا کہ بوجی آہی اپنی غایت ہوئیں میں سلمان ہوا فصل خروہ جنین فی غیرہ واقعات کہ تا غزوہ تبوک پیش آئے شیخ مفید و شیخ طبرسی وغیرہا فی رویت کی ہے کہ حضرت رسول خدا فی جد فتح کر ایک ایک گروہ لشکر حضرت اثرسی بطراف کہ میں بجا کہ قابل عرب کو طرف سلام کے دعوت کریں اور او کو حکم قال کا دنیا پس عاقب ابن جبرائیل کو طرف بنی مدینہ کی بجا او نہنوں نے عبد اللہ سی کہا کہ نہ ہم لڑیں اور نہ رفاقت یز سے بننا کریں جب اسکی اطلاع حضرت کو ہوئی لوگوں فی عرض کے کہ اولی جنگ کبھی آنحضرت فی ارشاد کیا کہ سرگروہ اس قبیلہ کا نہایت معتدل و فہمیدہ ہی تھوڑے عرصہ میں سب قبیلہ ایمان لائیں اور لوگ اسکی تہید براہ خدا ہو گئی میں کیونکر اولی محاربہ کے اجازت دوں اور عمر ابن ابیہ کو طرف قبیلہ بنی زہل کی بجا او نہنوں نے ہی اسلام سے انکار کیا جب حضرت اس حال سے مطلع ہو گئے عرض کے کہ اسنی قتال کبھی حضرت فی فرمایا کہ طہ بزرگ قبیلہ حاضر ہو کے منع اپنی قوم کے اسلام قبول کر لیا اور عبد اللہ ابن سہیل کو طرف بنی محارب کی روانہ کیا وہ سب اسلام لای اور ایک جماعت و نمین سی خدمت باسعادت جاتا رسول خدا میں حاضر ہوئی اور خالد ابن ولید کو طرف بنی جرہمہ کی روانہ کیا اس قعدہ کو خادمہ و عامہ فی باندہ جنگ طہ طرق کثیرہ سی وہیت کیا سی کہ جس سبی حال بے دیانتی خالد کا ظاہر ہے ابن بابویہ اور شیخ طوسی نے مذکور صحیح و معتبر خباب مام محمد باقر سی رویت کی ہے کہ آنحضرت فی خالد ابن ولید کو طرف قبیلہ مصطلق کے کو یک گروہ قبیلہ بنی خزیمہ سے تہار روانہ کیا اور اجازت لڑائی کے نہیں دی تھی اور اس قبیلہ کو بتی محروم سے کہ خالد او سمین سے تہا ایم جاہلیت سی عداوت تھی اور بنی مصطلق کچ عرصہ پہلی خباب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے لیکن تھی جب خالد و ثمال ہو چکا تو او نہنوں فی اظہار اسلام کا کیا خالد فی اذان اسلام

مکتبہ  
مکتبہ



وہ جہان امان فی حربہ و سلمیٰ ادا کی غازی آئی اور نماز پڑھی جب نماز سہی خازع ہوئی تو خالد فی ہنی  
لکڑ کو حکم کیا کہ اوکو غارت کرو اور کئی آدمی قتل ہوئے بقیہ السیف پہاگ کر خدمت باسعادت خباب بن  
مین حاضر ہوئی اور کیفیت واقعہ عرض کے حضرت رو بقلہ ہوئی اور فرمایا کہ خداوند امین تباہ لیجاتا ہوں طرف  
تیرے عمل خالد سے اس نشان میں اموال و غنائم از قسم ملا و ہتھ تھوڑی و سلمیٰ حضرت کی کہیں سے آئی تھی  
حضرت فی وہ حوالے خباب امیر کے کئی اور فرمایا کہ یا علی اوس قبیلہ کو راضی کرو اور حکم خدا کو جاری  
کر و جب خباب امیر و مان پہونچی تو حکم خدا و مین جاری کیا اور ساری قبیلہ کو خوش کیا اور پھر حضرت  
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ پہلی جو لوگ مقتول ہوئے تھی اونکی دیت حوالی وارثوں کی کی اور جو بچے شکم  
لقف ہوا تھا اوسکا تادان دیا اور جو ظروف اونکی ضائع ہوئے تھی کہ جسین سگ اوس قبیلہ کے بانی پتی تھی  
قیمت اونکی ہی ادا کی اور ساری مال کا عوض دیا تاہیکہ وہ رسیان جنین اوٹ اور کریان پاندہ تھی تھی  
اونکی ہی قیمت دی بعد اوسکی بعض خوف کہ زمانہ اطفال کو ہوقت ہوا تھا کچھ مال دیا اور پھر بعد اوسکی  
مین اون امور کے جو واقع ہوئے ہوں اور وہ اوسنی غافل ہوں کچھ مال یا اسلحہ مال میری پاس تھا کہ وہ سہل  
دیا کہ لطیف خاطر آپسی خوش ہو جائیں آنحضرت فی فرمایا کہ یا علی خدا تجھسی اچھی ہو گئی متی بمنزلہ ہاد  
من مؤمنی الا انہ کلا جتے بعد اور برویت دیگر فرمایا اچھی ار مئی کیا تو فی اسے علی خدا عز و جل تجھسی  
ہو تو سہ بہت کرنی والا میرے بہت کا سعادت مند وہ شخص ہے کہ تجھی دوست رکھی اور تابع تیرے  
طریقہ کا ہو اور شقی وہ ہے جو کہ تیرے مخالفت کرنی و کر بہت تیری طریقہ سے رکھا ہوتا و زیارت  
اسی سال میں غزے و منات و سواع توڑی گئی اور عکرمہ ابن ابو جہل رو پوش ہو کر مین گیا اوسکی عورت  
فی اوسکی و سلمیٰ حضرت سی مان جا ہی جب حضرت فی امان دی تب عکرمہ حاضر اگر مسلمان ہوا افضل و  
بیان غزوہ حنین علی ابن ابیہیم و شیخ مفید و شیخ طبرسی وغیرہ فی روایت کی ہے کہ  
سبب اس غزوہ یہ تھا کہ جب خباب بن سولہ آبادہ فتح مدینہ سی عازم مکہ ہوئے تھی تو قوم ہوازن فی سنہ اکہم  
لڑائی کرنی کو آتی مین اوسو سلمیٰ سامان حرب بہت متاجع کیا اور روسا ہوازن ملک ابن عوف نصری کے  
پاس گئی اور اوسکو اپنا رئیس قرار دیا اور لشکر جمع کر کے معز بن و فرزند و موہشی و فہام کے و  
کوچ کیا اور وادے اوٹاس مین مقام کیا و دریدہ ابن شعثہ رئیس حشم فی جہلبب کبر سن کے  
صفحت بصارت مین بہنلا تھا اس مقام مین اوسنی زمین پر ہاتھ پیرایا و بوجہ کہ یہ کوسنی جگہ ہی لوگوں  
کہا کہ یہ اوٹاس ہے اوسنی کہا کہ و سلمیٰ حوالی اسپان کے یہ مقام خوب ہے نہ نامہ وار ہے  
نہ ایسی نرم ہے کہ بانو ہلین پیر اوسنی کہا کہ کیوں آواز سب و شتر و گاؤ و گوسفند اور گرہ اطفال مہری کا

میں آتی ہے لوگوں نے کہا کہ مالک ابن حوف ہل لشکر کو مع طفل و زن و موہتی و ہوال لایا ہی تاکہ وہ سطلی مل  
 و ناموس کے جنگ کریں اور عارفرا کو خستیاں کرین دریدنی کہا کہ مالک ناخبرہ کا رہے ہو حرب سہی اگلا نہیں  
 اور مالک کو طلب کر کے کہا کہ اسی مالک تجھ کو لوگوں نے اپنا رئیس قرار دیا ہے اور تجھی ایک مرد بزرگ سے  
 جنگ درپیش ہے کہی پہلی ہی دیکھا ہے کہ معرہ بین لشکر لغت زن و فرزند و مال کے ہوں مناسب یہ ہے  
 کہ ان کو منتہای ملاد اور محفوظ ترین قلاع پہنچا دے اور مردان جنگی کو معرکہ میں حاضر کہہ کہ معین نہیں جنگ  
 میں مگر مرد کا رزار و سب و شمشیر اگر تو خجائب ہوا تو سب مجھسی مل جائیگی اور اگر تو نذر کیا تو اہل و عیال پر کچھ  
 مصیبت نہ آئی گے مالک نے نصیحت اوسکی قبول نہی پر درید نے سوال کیا کہ بنی کعب و بنی کلاب بھی شامل  
 لشکر میں ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ دونو قبیلہ ساتھ نہیں درید نے کہا اگر وہ قبایل بھی ہمراہ ہوتے  
 تو سعادت مندی اس لشکر کی تھی پر اوسنی دیکھا کہ قبایل ہوازن سے کون کون حاضر ہیں لوگوں نے  
 کہا عمر ابن عامر و عوف ابن عامر درید نے کہا کہ انہی نفع و ضرر مقصور نہیں ہر آہ پر درد کہی ہے اور کہا کہ اگر  
 میں جوان ہوتا تو دادر و انگلی کے دینا جب خباب رسول خداؐ فی سنا کہ قبایل ہوازن او طاس میں مجتمع ہیں  
 حضرت فی قابل اسلام کو جمع فرمایا اور تحریص جہاد پر کی اور وعدہ نصرت طالب خبابؓ کی عزم سے  
 دیا پس لوگ رعب جہاد ہوئی اور علون کو اٹھا کی باہر نکلی اور بڑا علم خباب رسول خداؐ فی خباب امیر  
 کی حوالی فرمایا عرق بھجیت بارہ ہزار محارب کے متوجہ او طاس ہوئی دس ہزار نفر ہمرکاب سعادت  
 مدینہ سے آئی تھی اور دو ہزار نفر مکہ سے آکر ملے ہوئی تھی خبابؓ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اس لشکر  
 ایک ہزار مقاتل نبی سلیم سے حضرت کی ہمراہ تھی کہ رئیس اونکا عباس بن مرد اس سطلی تھا اور ایک ہزار  
 نفر قبیلہ زنیہ سی ہمراہ تھی عرض محادی لشکر ہوازن کی ترول حلال فرمایا جب مالک ابن حوف فی دیکھا  
 تو اپنی قوم سے کہا کہ اہل و عیال کو پس پشت رکھو اور غلاف تلواروں کی توڑ ڈالو اور درہ کوہ میں  
 بیٹھو یا درختوں کے کھجی کیں میں تہڑا اور سب منتظر وقت رہو اول صبح کہ ہوز روشنی ہوئی ہو  
 یک دفعہ اہل اسلام پر حملہ کرو اور انکو ہلکا دو سو سطلی کہ اہل اسلام فی جنگ کسی بیسی فوج سے لڑنے  
 نہیں کے کہ قواعد جنگ سے ماہر و آگاہ ہو جب حضرت فی عاز صبح ادا کی اور سوار ہوئی اول واد  
 حنین میں کہ سر شیب نہی آئی اور بنو سلیم مقدم لشکر میں تھی یا بنی سلیم اونکی روبرو ہوئی قوم ہوازن نے  
 فوراً حملہ کیا بغور حملہ کے بنی سلیم ناب مقاومت کی نہ لائی اور فرار خستیاں کیا جب بنی سلیم ہبا گے  
 توجہ لوگ عقب بنی سلیم تھی وہ بھی نہ ہٹ سکی توجہ سار لشکر دفعتاً ہبا گے بلا صرف خباب امیرؓ مع چند نفر  
 کی خباب رسول خداؐ کی ساتھ دیکھی اوسوقت سزورین حضرت کی سامنی سے ہبا کی ہوئی جاتی تھی او جانب

حضرت ملقب بنو تہی عباس ابن عبد المطلب جانب است حضرت کی لجام ہتر ہمالی ہوئی تھی اور جانب  
 حضرت کی ابو سفیان ابن الحارث ابن عبد المطلب تھی اور خباب رسول خدا فرماتی تھی کہ اسی گروہ مفورین کہاں  
 جاتی ہو میں ہوں رسول خدا یہ آواز سن کر کوئی متوقف نہیں ہوتا تھا سیدہ دختر کعب باریہ خاک اٹھا کر  
 مفورین کے موند پر ڈالتی تھی اور کہتی تھی کہ خدا در رسول سے بہاگ کر کہاں جاتی ہو تاکہ منکر اور سکی  
 پاس سے گزرا کہہ کہ یہ کیا کرتے ہیں اوسنی کیا کہ حکم خدا ہی ہے پس حضرت متوجہ طرف خباب ہیر  
 ہوئی تو دیکھا کہ خباب ہیر بحال دلاوری مشغول جدال و قتال میں اور علم ہاتھ میں ہے پھر حضرت فی عباس  
 سی فرمایا کہ تو جوہر سے اصوت یعنی طبع آواز ہی اور معنی عباس کے بھی ہیں بلندی پر چاکی اور  
 کو بلا و پس عباس نے آواز طبع کہا کہ اسی اصحاب سور بقرہ و اسی اصحاب شجرہ کہاں جاتی ہو خباب رسول  
 بیان تشریف رکھتی ہیں خباب رسول خدا فی دست تضرع بسوی حق تعالیٰ بلندی اور عرض کیا اللہم لاک الحمد  
 والیک المثلتک وانت المستعان فور اس علی روح الامین نازل ہوئی اور عرض کے کہ یا رسول اللہ  
 اب فی وہ دعا کی ہے کہ جسکی سبب سی حضرت موسیٰ کے لہی دریا شکافہ ہوا اور خون سی نجات پائی پس  
 آنحضرت فی ابو سفیان سی ایک مشت ربک طلب کی اور اپنی ہاتھ جانب گروہ مشرکین پھیک دی اور فرمایا  
 شہادت الوجود اس عرصہ میں انصار بآواز عباس ہیری اور علف تلواروں کی تور ڈالی سبب انت کی حضرت  
 انت اسکی راکن بلیم حضرت امیر المؤمنین ملحق ہوئی خباب رسول خدا فی عباس سے استغفار کیا کہ کون لوگ میں  
 عباس نے عرض کی کہ یہ انصار میں عرض آتش جدال و قتال مشغول ہوئی اور انصار خوب لڑی اور فوج  
 ملاکہ و اٹھی حضرت اہل اسلام کے آئی اور قوم ہوازن فی ہریت انہا سی جب ہاگنی کا قصد کرتی تھے  
 تو ملاکہ اوکو قتل کرتے تھے اور لوگ صدای اس ملاکہ ہوا میں سنتی تھی اور کسی کو نہ دیکھتی تھی  
 پس اہل سلام مظفر و منظور اور بہت مال و زن و فرزند مشرکین غنیمت میں آیا لقد نصرک اللہ فی مواجین  
 کثیرہ و یوم حنین اذ اعجزتکم کثر تکم فلن تغربکم شیئا و ضاقت علیکم الارض  
 بما رحبت ثم ولیم مذبذب بین یمنی تحقیق حضرت کی تمہاری خدا تیجا کی پیج موطن کثیر اور موافق مدین  
 استی موطن میں اور حضرت کی تمہاری روز حنین جسوقت تعجب ہوا انکو فی اپنی لشکر سی اور زیاد  
 لشکر فی تلو کچہ فایہ ندیا اور عرصہ کار تپہ رنگ ہوا یعنی زمین وسیع فی او پر تمہاری لشکر کے پس قرار  
 اختیار کیا تھی سے ہاگنی والو ثم انزل اللہ سکینہ علی رسولہ و علی المؤمنین و انزل  
 جودا کہ نزولہا و عذاب الذین کفروا و ذلک جزاء الکافرین بعد اسکی ہجا خدا کی  
 ارام بنا و اطمینان پائی اور وسطی پیغمبر اپنی اور وسطی مؤمنین کے اور نازل کیا لشکر ملاکہ کا کہ تم اوکو نہیں دیکھتی تھے

اور غلب کیا کفار کو قتل و شہزاد اور بنی اسرائیل کے فرعون کی استہی بروہیت شیخ طبری جب خبابؓ کو  
متوجہ جن ہوئی تو لوگوں نے عرض کئے کہ عفوان بن سہ کی پاس تو زہ ہی حضرت فی اوس سے  
طلب کے اوسنی کہا کہ آیا آپ میرا مال غصب کیا جاہلی میں حضرت فی ارشاد کیا بلکہ عاریت طلب  
کہ جو انہیں سے تلف ہوا و سکا میں تاوان و دان اور احادیث سے ثابت ہی کہ میدان ہی مقرر ہوا اگر  
شرط ضمانت کی عاریت میں کرین تو لازم ہوتی ہے پس صفوان فی رز میں حاضر کین حضرت صحابہ  
پر تقسیم فرما کر مع بارہ ہزار شکر کے روانہ ہوئی اور تشریف بری امت عین اول ماہ سال شہ ہجری میں  
تھی اور شیخ نعید علیہ الرحمہ فی روایت کی ہی کہ جب حضرت متوجہ جن ہوئی تو اکثر اہل اسلام کو بہ گمان ہوا  
کہ سبب کثرت از دام و زیادتی اسلحہ و نجوئی بہ تمام ملک مغلوب ہوئی اور ابو بکر ابن ابی قحافہ فی کہا کہ عجب  
لشکر جمع ہوا ہی اسمرتہ ہم مغلوب ہوئی ہی نظر لشکر کو کہا گئی جب حضرت ان احوال سے مطلع ہوئی تو حضرت  
فی فرمایا کہ ہماری لشکر کو نظر کو نگاہ دی اور خباب بری غزوہ سے فی چاہا کہ او پر ظاہر کری کہ حضرت تہار سے  
زیادتی لشکر و اسلحہ پر منحصر نہیں اور پھر خباب بری غزوہ سے کسی پر عتقاد نہیں جاہی غرض جب وہ لشکر برابر  
ہوئی تو اہل اسلام فی بری طرح فرار کیا اور بارہ ہزار شکر میں سی سوا دس آدمیوں کی حضرت کی خدمت  
میں کوئی حاضر نہ پہنچا جس کے تو نفر ہستی ہی اور ایک ہیرام میں کہ وہ راہ خدا میں شہید ہوا اور  
یہ تو نفر ہستی ثابت قدم رہی تا نیکہ لشکر مغرور و تریا ملحق ہوتا گیا اور حقتالی فی در باب نظرند کے  
فرمایا اذ اعجبتم کہ کثرت کھ اور جن مومنین پر ہمراہ خباب رسول خداؐ آسکینہ نازل ہوا وہ خباب مہر  
اور عباس اور فضل ابن عباس و سفیان بصر عمارت بصر عبد المطلب و ربیعہ بن عمارت و عبد اللہ بصر بصر  
عبد المطلب و عتبہ بن معتب بصر ابن ابی لب بن خباب امیر و بر حضرت کی مصروف جماعت ہی اور کفار  
کو قریب حضرت ہناتی ہی اور جانب راست و جب عباس و ابن عباس ہی اور سفیان بن عمارت جلوس حضرت  
کی لئی ہی کہ دل نہ گہرا سے اور ربیعہ و عبد اللہ و عتبہ بن معتب گر دگر حضرت کی ہی باقی سب حضرت  
ہماجر و انصار مصروف فرار ہی اور شیخ طوسی نے بسند معتبر نوفل بن عمارت بن عبد المطلب سے روایت  
کی ہے موافق اسکی جز اسکی یہ کہا ہی کہ خباب رسول خداؐ فی شمشیر خلاف سی نکالی اور حاکم کیا اور پھر  
کہ مضمون اسکا یہ ہے منہم پیغمبر بے دروغ و کذب و منہم بصر عبد المطلب اور نوفل کہتا ہی کہ منی فضل ابن  
عباس سے سنا وہ کہتا تھا کہ روز جن جن جب میرے باب فی دیکھا کہ سب بہاگ گئی اور خباب امیر ہی  
نظر نہ پڑی تو عباس نے کہا کہ اسی وقت میں فرزند ابو طالب رسول خداؐ کو چوڑ دی گا اور حالانکہ معاکر  
سابقہ میں داد سجات دی چکا ہے منی کہا کہ اسی بد راخاموش رہو کہ علی ابن ابی طالب لشکر مخالف سے

جنگ کرتا ہے چنانچہ غبار بلند ہوا یہی وہاں نظر کر جب وہاں دیکھا تو معلوم ہوا کہ بار بار برق شمشیر خباب امیر  
 مشرکین پر گرتی ہے اور شجاعانِ سرکہ قتال کو تاب سحاب تیغ دریا می خون میں بہا تھا اور مصولت و انتقام  
 آتش بار ہوا سخت کی ادنیٰ سروسی نکال کے خاک مذلت پر گرا دیا تب عباس نے کہا کہ فرزندِ نیکو کار ہے  
 چچا اور امون او سیر خدا ہوں فضل بن عباس سے منقول ہے کہ اس دن خباب امیر نے جالیس مشرک کو  
 قتل کیا کہ ہر ایک کے طول و کمری برابر کئی تھی بلکہ معمول ہی تھا کہ ایک ہی ضرب خباب امیر کی دو کمری برابر  
 کرتی تھی اکثر دوسری ضرب کی ضرورت نہوتی تھی ثقۃ الاسلام نے خباب صادق و صوفی کی ہے کہ حضرت  
 امیر نے بروزین جالیس مشرک اپنی ہاتھ سے قتل کئی اور شیخ طبرسی نے روایت کی ہے کہ جب مشرکین  
 فرار کر چکی تو مالک بن عوف میدان کارزار میں آیا اور جانتا تھا کہ خباب رسول خدا پر حملہ کریں امین امین  
 رو برو اسکی ہوا مالک نے اس کو مشید کیا تب مالک نے جانا کہ حضرت پر حملہ آور ہو مگر اسکی گھوڑی نے ہٹ  
 گئی بروہیت شیخ مفید ابو جریول حامل لوائی کفار کہ شتر سرخ بر سوار تھا اور کئی مسلمانوں کو اسکی قتل کیا  
 بضر ذوالفقار مارا گیا غوراو اسکی قتل کے کفار نے فرار اختیار کیا عسکر اسلام نے تعاقب کیا بیت سی لوگ  
 ہوازن کے ماری گئی اور اسیر ہوئی جب آفتاب بلند ہوا تو حضرت فی حکم دیا کہ اب قوم ہوازن کو قتل نہ کرو  
 اسیروں کو امان دو ابن الاکوع کہ جاسوس قبیلہ ذیل کا تھا اسیر ہوا ایک انصار بنجر یک ایک منافق کے جو  
 اسیروں پر ظلم کرنا شجاعت میں شمار کرتا تھا قتل کیا جب حضرت اس امر سے مطلع ہوئی تو نہایت متالم ہوئی  
 اور فرمایا کہ مینی ہرگز ایسا نہیں کہا پر حضرت کو اطلاع ہوئی کہ جمیل ابن معمر ہی جو اسیر ہوا تھا مقتول ہوا انصاری  
 بہت غضبناک ہوئی اور فرمایا کہ مینی بارنا حکم دیا ہے کہ اساری کو کوئی قتل نہ کری پر یہ حرکت کیوں ہو  
 انصار نے جواب میں بیان کیا کہ سمجھی باجای ثانی قتل کیا ہے آنحضرت نے فی روی مبارک انصار کے  
 جانب سے ہیر لیا تاہیکہ عمیر ابن وجب حاضر خدمت ہوا اور انصار کے طرف بہت سی معذرت چاہی تب  
 حضرت نے اوسنی عفو کیا ابتدای جنگ میں لشکر کو اول کے نظر لگی اور آخر جنگ میں دوسری سی یہ اذیت  
 ہو چکی شیخ مفید و قطب راوندی و شیخ طبرسی وغیرہ علماء روایت کی ہے شیبہ ابن عثمان اس نے  
 طلحہ عبدی سے کہ وہ کہتا ہے کہ جب لہنی خباب رسول خدا نے جنگ احد میں اٹھہ علیہ صرف قبیلہ بنی عبد الدار  
 سی کہ سب میری عزیز و قریب تھی قتل کئی تھی میری دلیں کینہ عظیم حضرت کی جانب سے تھا ہمیشہ منتظر  
 وقت رہتا تھا روز فتح کہ اپنی آرزو سی مایوس رہا جب سنا کہ جنگ حنین درپیش ہی میں شامل  
 فرم ہوازن کے ہوا جب مقابلہ دونوں لشکر ہوا تو لشکر اسلام آٹا فانا میں بہاگ جلا او سوقت  
 مینی فرصت کو غنیمت جانا اور منوج جانب حضرت کی ہوا تو دیکھا کہ دست بہت عباس ابن عبد المطلب اور جب



سفیان ابن الحارث ابن عبد المطلب بن ادرعقب بن کوی بنین من تلوار کھچ کر اوس طرفی متوجہ ہوا جب تک پہنچا تو قدرت خدا سی مثلہ آتش باہن میری اور حضرت کی حایل ہو گیا غریب تھا کہ مجھی جلا دی پس میں  
 وراثتی اولیاء پر اس اثنا میں حضرت فی نجی آواز دی اور فرمایا کہ قریب آجب میں قریب گیا تب دست  
 مبارک میرے سینہ پر کینہ پر رکھی کہا کہ خداوند اشیطان کو ہلکی دسی نکال دسی کشیدہ کہتا ہی کہ بغور  
 اسکی دل مرا نور ایمان بنی منور ہو گیا اور پھر جو بطر میری روی مبارک پر پڑی تو میری نزدیک کوئی  
 حضرت سی زیادہ دوست نہ تھا پھر مجھی حضرت فی فرمایا کہ کنار سی جنگ کر عرض میں کنار سی خوب لڑا پھر حضرت  
 کی خدمت میں حاضر ہوا تو ارشاد ہوا کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے واسطی تیری جاہاتما وہ اچانما اوکسی کہ تو جاہاتما  
 اور کسی مافی الضمیر میرے کہ سوای خدا تعالیٰ کے کوئی اوس سے آگاہ نہ تھا حضرت فی بیان کی اس سب سے  
 میں اسلام لایا ایضا سید بن لبیب سے نقل کیا ہی کہ ایک مشرک جو جنگ خین میں حاضر تھا اور سنی میرے  
 پاس بیان کیا کہ روز جنگ خین بعد کثاف مسلمان کے جب ہم حاکمان حضرت کی پہنچی تو مردان سفید  
 رو حمایت حضرت میں ہماری متوجہ ہوئی اور ہم خوف سے ہانگی خباب صادق بنی مشول ہے کہ بروز  
 خین چار ہزار نفر سیدی میں آئی اور بارہ ہزار شتر بغیر سار ہوال کے کہ مقدار اوسکا جناب ماری کو معلوم  
 ہی غنیمت میں ملے آنحضرت فی سبا یا و ہوال کو مبر کرد گے بذیل ابن ورقہ کے جہانہ میں ہجد یا  
 اور حوزہ نقاب مشرکین میں گئی قریب سو مشرک کے اس میدان میں کام آئی برویت شیخ سفید جمعیت مشرکین  
 کو بروز خین جب خباب ماری غزہ میں متفرق و بریشان کیا بقیہ السیف وہ گروہ ہونئی عرب و تابعین کو  
 او طاس کو گئی اور بنی ثقیف مع اتباع مبر کرد گے مالک ابن نوف قلعہ طایف میں محض ہوئی پس خباب رسول  
 خدا فی ابو عامر شہری کو مع ابی موسیٰ اشعر سے کی طرف او طاس کے اور ابوسفیان ابن حرب اموی کو نہجنا  
 طرف طایف کی روانہ کیا پس ابو عامر نے ادوسی جہاد کیا اور جان اپنی نثار کی تب ابو موسیٰ شہری علم تھا کہ  
 مصروف کارزار ہوا اور بعد لڑائی سخت کے فتح و نصرت نصیب ویلای اسلام ہوئی اور ابوسفیان  
 فی طایف میں پہنچکی تنور اعرصہ لڑائی کے اور ہزیت کہا کی حاضر خدمت آنحضرت ہوا اور عرض کے کہ آپ  
 فی مجھی ایسی قوم برہمیر کیا کہ جگو ذول بانی لاکنوسی سے لکانا دشوار ہے ایسی لوگوں کے حمایت بر بنی  
 ثقیف سے کیونکر لڑا حضرت فی جواب ندیا اور حوزہ ماہ شوال میں مع لشکر نصرت اثر متوجہ طایف کے  
 ہونئی اور دس دن تک محاصرہ کیا اور خباب امیر کو مع ایک جماعت اطراف میں بھیجا کہ اشجار کو بال کرین اور  
 اصنام کو نور ذالین جب حضرت متوجہ ہوئے تو بنی خثعم مع جمعیت کثیر کے بارادہ حرب پیش آئی  
 ابھی تیر کے شب کے باقی ہی کہ دونو فوجیں مقابل ہوئیں ایک شخص دیران بنی خثعم سے لگاؤ

شہاب کہتی تھے صف سی باہر آیا اور مبارز طلب کیا کبھی سطرف سی جواب دیا خباب ہر فی مقصد  
 کیا کہ خود متکفل حرب کی ہوں ابو العباس ابن ربیع شوہر حضرت زینب فی عرض کیا کہ میں اسکو کافی ہوں  
 حضرت فی ارشاد کیا کہ میں اسی ٹرنا ہوں اگر میں مارا جاؤں تو تو ہر لشکر ہی جب شہاب اللہ ثقب  
 نزدیک اوس شہاب خائب کی پہونچا تو ایک ضرب میں کام اوسکا تمام کیا اور متوجہ لشکر مدد کی پہونچی  
 بغیر قتل شہاب کی لشکر فی فراہ اختیار کیا خباب امیر فی سببت اونکی توڑ ڈالی اور تہوشی عرصہ میں کراچی  
 فراغت محاصرہ سی ہنوی تہی خدمت مبارک خباب رسول خدا آئین حاضر پہونچی جب آنحضرت فی خباب امیر کو  
 دور سی دیکھا تو بکیر کھی اور بعد اوسکی حضرت کو جدا خیمہ میں لگیں اور ایک عرصہ تک گفتگو کرتی رہی خیمہ  
 اور عامہ فی بطرق کثیرہ جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب خباب سید نبیا آئے  
 ہشرف اوصیاء سے خلوت میں ملا کہ کیا اور ایک عرصہ دراز خلوت کو گذر اتو عمر ابن الخطاب قریب خیمہ  
 آیا اور باؤار بلند بیرون خیمہ سے کہنا یا رسول اللہ اپنی ابن عم سے راز بیان کرتی ہو اور ہکو دور شہاد دیا  
 اور بہت عرصہ ہوا کہ آپ اسی از کھی جاتی میں آنحضرت فی فرمایا ما انتجیتہ و لکن اللہ انتجاہ یعنی  
 مینی اپنی سے طرف سی اسکو وسطی بیان کرنے راز اٹھی کے خاص نہیں کیا بلکہ خباب ماری غرضہ کے  
 حکم سے تم سب میں سے ہکو انتخاب کیا ہی فقط مقرر جمع کہنا ہی کہ یہ روایت بہت سی کتب معتدہ  
 سنت میں موجود ہے بطرح اس حدیث سے فضیلت خباب امیر جمیع صحابہ پر ثابت ہوتی ہی طرح  
 اس روایت سی نفاق ولی عتقاد سی ثانی کے خباب رسول خدا اسی اور حد خباب امیر سی ظاہر ہی اور تفصیل  
 رتالہ نفاق اشخین اور کشف النفاق میں باجم وجہ مبین ہے من شاء فلیرجع الیہا پس قلعہ طایف سے  
 نافع ابن غیلان مع ایک جماعت لغزم محاربہ نکلا خباب رسول خدا فی خباب امیر کو اونکی سرکوبی کے لئے  
 مامور فرمایا پس خباب امیر نے وادے وج میں اوسنی مقابلہ کیا نافع قتل ہوا مشرکین پہال گئے  
 قتل نافع سے رب عظیم اسل قلعہ کے دل پرستولی ہوا اور کچھ لوگ قلعہ سے نکل کے حاضر  
 باسعادت خباب رسول خدا اسی اور اسلام لائی خباب امام محمد باقر سی منقول ہے کہ جب محاصرہ کو  
 طول کینچا تو جدا آئے اسل قلعہ سے حاضر پہونچی اور عرض کے کہ آپ کہ کو تشریف لیجائیں ہم وہاں  
 حاضر ہو کر مشروط صلح عرض کریں گی جب حضرت مکہ میں تشریف لائی ایلچی اسل قلعہ کے آئی اور بیان  
 کیا کہ سلام پہا منظور ہے لکن ادھی مسلوۃ و زکوۃ ہکو منظور نہیں حضرت فی فرمایا کہ ارکان دین  
 کو معوج و سجد ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہی کہ بغیر اسکی تمہارا اسلام قبول ہو قسم ہے اوس خدا ہی بزرگ  
 کی کہ جان میری اوسکی قبضہ اقدار میں ہے غم برابر کو غار اور زکوۃ کو ورنہ میں اسی شخصی کو تمہارے

طرف پہونگا جو معتزلہ جان کے چلو ہی تاکہ قتل کر سی تھاری حال کو اور ہیر کر سی جیٹا کو یہ فرما کی جانب  
 خباب امیر کی شاہ کیا کہ وہ یہی جسکی تعریف میں بیان کی وہ لوگ طایف میں گئی اور حضرت کی حکم سے اہل قلعہ  
 مطلع کیا سب فی غار و زکوۃ قبول کے نب خباب رسول خدا فی فرمایا کہ جو لوگ میرے عصیان کرتی ہیں اور نہ تسلط کرتا ہوں  
 تیر خدا کو لوگوں فی عرض کیا کہ وہ کون ہی حضرت فی ارشاد کیا علی بن ابیطالب و زین بن حجاج و سکو میں کسی لشکر پر  
 مگر دیکھا میں کہ جبریل بجانب بہت و مکائیل بجانب چپ و سکی میں اور ایک فرشتہ الہی اور ہر دو کو  
 سایہ کرنا ہی تاکہ خباب ماری غرہ میرے اس دوست کو فتح و نصرت دتا ہی معجزہ قلب راوند کے  
 فی رویت کی ہے کہ ایام محاصرہ طایف میں عتبہ بن حصین فی خباب رسول خدا اسی اجازت قلعہ میں جانی کے  
 حاصل کے کہ او کو نصیحت کرونگا حضرت فی ارشاد کیا بہتر ہے جب وہاں پہونچا تو ابو جحش نے اس کو  
 پہچان کے داخل قلعہ کیا عتبہ نے اہل قلعہ سے کہا کہ مان باب میری فدا ہوں مٹنی اس جنگ سے چھوٹ  
 خورسند کیا اب عرب میں مثل نہارے کوئی نہیں اور محاب رسول خدا کے پاس آب و طعام و آفرین تم صبر کرو  
 قلعہ ابی مائتہ سے دنیا میں تم کو نصیحت کرنی آیا ہوں یہ کہلی رخصت ہوا بنی ثقیف فی ابو جحش سے کہا کہ یہ یہ  
 تھا ابو جحش نے کہا کہ میں اس کو خوب جانتا ہوں یہ بڑا سادہ خباب رسول خدا کا ہی اگرچہ ظاہر میں لشکر رسول خدا میں ہے  
 لکن باطن میں شریک اہل قلعہ ہی پس جب عتبہ و پس آیا تو کیا کیا رسول اللہ یعنی اہل قلعہ کو بہت ڈرایا  
 اور دعوت طرف اسلام کے حضرت فی فرمایا کہ توجہ کتا ہی تو فی ایسی باتیں کہیں ہیں تقریر اسکی  
 بیان کر دی تب عتبہ نادام اور پشیمان ہوا اور بنی غنیمت باطن سے توبہ کی بسند نامی معتبر منقول ہے  
 کہ خباب امیر نے بروز شہرے ان دو فضیلتوں میں حاضرین پر احتجاج کیا سب فی جواب میں کہا کہ فی ابو جحش  
 یہ دونو فضیلتیں ہے اپنی ساتھ مخصوص ہیں اول یہ کہ خباب امیر نے فرمایا غزوہ طایف میں جب خباب  
 رسول خدا فی جھسی راز گمانب شیخین نے کہا کہ آپ علی سے اپنی راز بیان کرتے ہو اور ہمسی جھسی  
 رکھتی ہو حضرت نے جواب میں کہا ما انتجیہ و انکرا اللہ انجاء و وہم یہ کہ خباب امیر نے فرمایا  
 کہ آیا کوئی تم میں ایسا ہے کہ خباب رسول خدا فی اسکی حق میں کہا ہو کہ بنو ولید اگر میرے مخالفت سے باز  
 نہ ہوں گے تو یہی لوگ میں طرف اونکی ایسی شخص کو کہ معتزلہ میرے جان کے ہی اور اطاعت اسکی میرے  
 اطاعت اور معیت اسکی میرے معیت ہی کہ وہ او کو قتل کر لگا انتھی شیخ طبرسی وغیرہ علیہ السلام  
 روایت کی ہے کہ جب خباب رسول خدا فی محاصرہ طایف سے رجعت فرما ہی تو مقام حبرانہ میں نزول  
 و حلال کیا اور وہاں اموال و خپایم خین کو اہل لشکر پر قسمت کیا سب مال قریش کو دیا خصوص جن لوگوں  
 کی تالیف قلوب منظور تھی او کو بہت بہت حصہ ملا جن لوگوں نے بلا جاری اسلام قبول کیا تھا اور

حارث ابن

کینہ دیرینہ ابھی اونکی دلوں میں نکلا تھا اونکی تالیف زیادہ منظور تھی اس سبب سے انصار کو اموال و غنایم سے کچھ نہیں ملا اکثر مال نو مسلموں کو ملا کہ جنگی دلوں میں مرض شرک باقی تھا جانچے منقول ہے کہ ابوسفیان ابن الحارث اموی کو تنوشتر اور معاویہ اسکی بیٹی کو تنوشتر اور حکیم بن خزام اسدی کو تنوشتر اور نصر ابن الحارث کو تنوشتر اور علا ابن حارث ثقفی کو تنوشتر اور ہشام کو تنوشتر اور خیر ابن مطعم اور مالک ابن عوف کو تنوشتر اور سہیل ملی اور بعض روایات میں ہے کہ علقمہ ابن علافہ و اقرج ابن حابس و عقبہ ابن حصین کو سو تنوشتر حضرت فی عطا اور عباس ابن مرداس شاعر کو چار تنوشتر دی تب عباس مذکور ناخوش ہوا اور چند شعر شعر شکر کا بیت خواب رسول خدا کی کہی جب خواب رسول خدا اس حال سے مطلع ہوئی تو خواب امیر کو فرمایا کہ یا علی اسکو لیجاؤ اور اسکی زبان قطع کر دو عباس کہتا ہے کہ جب خواب امیر مجھ کو لیچلی تب مینی کہا کہ فی الحقیقہ میری زبان قطع ہوگی حضرت فی فرمایا کہ جو خواب رسول خدا فی تیری باب میں فرمایا ہی وہ عمل میں آئیگا پس حضرت اسکو گلہ شتران غنیمت میں لیکے اور فرمایا کہ جارا و نٹ سی سوا و نٹ تک جنگجو خستیا رہی جب قدر جا ہی خستیا کر اوسنی کہا کہ مال یا بے میرے پتیر خدا ہوں کیا کریم اور متحمل و محسن ہو تم پس خواب امیر نے فرمایا کہ خواب رسول خدا فی چار تنوشتر جنگجو غنایت کر کی تھی مثل مہاجرین کے قرار دیا تھا پس اگر تو جانتا ہی تو چار تنوشتر لیکر فضیلت میں شریک مہاجرین ہو و الا سو تنوشتر لیکر دخل منافقین کے ہوا و سو وقت عباس ابن مرداس بیت پیشان ہوا اور کہا کہ مجھی چار تنوشتر منظور میں منقول ہے کہ اس تقسیم سے بعض انصار ناخوش ہوئی اور بعض جوانوں سے سخت بدشعیر مرد ہوئی تاہیکہ بعض نے کہا کہ بروفر حسیاج خواب رسول خدا اجاری ساتھ ہی آج جو اپنی بنی اعمام حضرت فی دیکھا ہکو ہول گئے اور وہ توجہ نہ ہی جب حضرت فی یہ حال انصار کا مشاہدہ کیا تو حکم دیا کہ انصار ایک جگہ جمع ہوں پس آنحضرت غضبناک مجمع انصار میں تشریف لائیں اور کوہی سوا خواب امیر کی ساتھ نہ تھا تاہیکہ مجلس انصار میں ٹہکنی اور فرمایا کہ میرے سبب سے تلو نجات ہوئی حالانکہ تم کنارہ آتش جہنم پر آ رہے تھی سب فی عرض کے کہ حقیقت میں خدا و رسول کا ہمراہان ہے پھر فرمایا کہ آیا میں نہیں ایسا گویا میں طرف تمہارے در حالیکہ تم دشمن ایک دوسرے کی تھی اور تلوار ایک دوسرے کی موندہ بر کھینچتی تھی اور خدا تعالیٰ نے میرے برکت سے اہل تمہاری دلوں میں ڈالے سب فی عرض کے کہ بجا ہے یا رسول اللہ پھر فرمایا کہ قبل میرے ہجرت کے تم لوگ دلیل اور عقل سے اور خدا تعالیٰ نے میرے برکت سے تلو کثیر اور عزیز کیا اور اسبطح حضرت فی بہت سی جہان اپنی بیان کئی اور خاموش ہوئی پھر حضرت فی فرمایا کہ کیوں جواب نہیں دیتی ہو سب فی عرض کے کہ اسکا کیا جواب دیں اگر یا رسول اللہ خدا تعالیٰ ہر سب کی آپ پر خدا ہوں آپکا فضل و جہان ہمراہ اور جمیع مخلوقات پر ہے حضرت فی فرمایا کہ اگر چاہو

تو جواب میں یہ کہہ سکتی ہو کہ یا رسول اللہ! کو مکہ میں رہ سنی نہ دیا اور اپنی مکہ تیب کسی اور جہتی اپنی نصیحت  
کی اور انکو اپنی گھر و زمین جگہ دی اور اب خلیفہ تہی جہتی امن ڈیہ سکھر صد اگریہ انصار سی بند ہوئی جو لوگ سیدہ  
ہتی وہ اونہی اور دست و پا و زانوئی مبارک پر آنحضرت کی بوسہ لئی اور عرض کی کہ رضی ہوئی خدا و رسول خدا سے اور  
مال ہمارا کی سامانی میں جسکو چاہے غنایت کچھنی بہر فرمایا حضرت فی کہ اسی گروہ انصار تم مجھسی ناخوش ہو  
صرف اتنی بات پر کہ میں نے تقسیم کیا اموال و غنایم کو ایسی قوم پر کہ تازہ مسلمان ہوئی تھی سو سہی کہ اوکئی  
دلوں کو اپنی طرف مایل کروں میں اور اتحاد کیا میں فی تمہاری قوت ایمان و حسن اعتقاد پر آیا رضی نہیں ہو کہ وہ لوگ  
شتر و گوسفند یکے لکے کو جائیں اور رسول خدا اُتھادی جھہڑو اور اوکو لیکے تم مدینہ کو جاؤ پھر فرمایا حضرت فی کہ انصار خاص ساتھ  
میری ہیں اور عند وقت ہیں میرے راز کے اگر سب لوگ ایک رہتے پر چلیں اور انصار دوسری راہ سی چلیں  
تو میں ساتھ انصار کے ہوں اور انہی جدا نہ ہوں گا خدا و خداوند امفرت کر انصار کے اور فرزندان انصار کے اور  
فرزندان فرزندان انصار کے اور فقہ الاسلام فی سبند حسن رزارہ سی رویت تھی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ  
الہی علیہ السلام نے معنی مولفہ ظاہر ہم کے حضرت فی فرمایا کہ وہ ایسا گروہ تھا کہ جناب باری کو وحدہ لا شریک نہ جانی  
تھی اور عبادہ بنو کنیہ میں کرتی تھی اور کلا لہ اللہ محمد رسول اللہ ہی برہتی تھی با این ہمہ شک کرتی  
تھی اس امر میں کہ جو کچھ جناب رسول خدا احکام الہی بیان کرتی ہیں آیا وہ حکام الہی ہیں یا نہیں پس حدیث  
فی حکم کیا اپنی رسول کو کہ الفت دی و لکی دلوں کو ساتھ اموال و غنایم کے شاید کہ اسلام اور انکا استحکام پاسے  
اور جناب رسول خدا فی تالیف کے اونکی دلوں کو جو سرگروہ تھی عرب کی اور اکابر قریش و مصر کی تھی مثل ابو سفیان  
و ابو عبیدہ بن جحش وغیرہ کی پس ناخوش ہوئی انصار اور سعد عبادہ کی پاس آئی جب آنحضرت فی سنا تو جہان  
میں اوںکو لای پس سعد ابن عبادہ فی عرض کے یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو میں کچھ عرض کروں حضرت نے  
اجازت دی سعد فی عرض کے کہ یہ تقسیم جواب فی فرمایا ہی اگر حکم خدا ہے تو ہم راضی ہیں والا ہو مسطور  
نہیں حضرت فی روی مبارک طرف انصار کے کیا اور فرمایا کہ تم سب کا یہی مقولہ ہے جو تمہارا سید  
کہتا ہی سب فی عرض کے کہ سید ہمارا خدا و رسول خدا ہے لاکھ معقود ہمارا ہی ہی جیسا سعد نے  
کہا ہے جناب امام محمد باقر فرماتے کہ جد سنی یہ حرکت انصار سے سرزد ہوئی تو ایمان اوںکا کم ہوا  
اور حق تعالیٰ نے ایک قسم و سہی مولفہ القلوب کے مقرر فرمایا تاکہ ظاہر ہو جاسی کہ وہ تقسیم موافق رضی جناب رب  
الغرت کی ہوئی تھی اور دوسرے سال میں مال غنیمت بہت آیا سبب تالیف قلوب اوس جماعت کی اور بہت  
سی لوگ مسلمان ہوئی پس جناب رسول خدا فی ایک خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اسی گروہ مردم جو میں فی کیا وہ بہتر تھا  
اوس سے جسکا تم اپنی دہی خیال کرتی تھی قسم ہی اوس خدا کی کہ میری جان اوسکی قبضہ میں ہے میں دست



کہتا ہوں اس بات کو کہ لوگ ہدایت قبول کریں اور مسلمان ہوں شیخ مفید و شیخ طبرسی وغیرہ محدثان عامہ و  
 عامہ فی الوسعہ حذری سے روایت کی کہ بروز جنین جب خباب رسول خدا مال غنیمت تقسیم فرماتی تھی ایک شخص  
 بنی تمیم سے کہ نام اوسکا ذوالخضر معبر تھا حاضر ہوا اور عرض کے یا رسول اللہ تقسیم میں عدالت کیجی حضرت  
 فی فرمایا کہ اسوس تجبر اگر میں عدالت کروں تو کون عدالت کریگا پس عمر ابن الخطاب فی عرض کیا کہ اگر  
 حکم جو تو میں اسکو قتل کروں شخصیت فی منع کیا اور فرمایا کہ اسکی اصحاب ایسی ہونگی کہ تم اپنی غاروں کو اونکی  
 غاروں سی کم سمجھو گی اور اپنی روڈ کو اونکی روڈ سی کم شمار کرو گے اور قرآن پڑھنی لاکن حلق سی نیچی نہ اترے گا  
 یعنی ولین اثر ہوگا اور اسلام سے باہر ہو جاوے گی جیسی تیرا سہی باہر ہو جاوے گی اور علامت انکی یہ ہے  
 کہ انہیں ایک شخص سیاہ فام ہوگا کہ اوسکی ایک باز پر گوشت مانند پستان ویزان ہوگا اور وہ خروج کو ٹنگی  
 بہترین خلق و علقہ پر اور قتل کریگا اوسکو بہترین خلق و علقہ ابو سعید کہتی ہیں کہ گواہی دیتا ہوں میں  
 اس امر کے کہ خباب رسول خدا سے سنا میں اسکو اور گواہی دیتا ہوں کہ خدمت خباب امیر میں حاضر تھا کہ بعد فتح  
 مدینہ و ان خباب امیر یاد کرتی تھی کہ کشتوں میں تلاش کرو اسی شخص کو جانچ پایا گیا وہ ملعون موافق علامات کے  
 ہوا ارشاد کین تھی خباب رسول خدا سے امین الاسلام فی روایت کی تھے کہ بروز جنین خباب رسول خدا تصروف  
 تقسیم قائم تھی تاہیکہ مال غنیمت تمام ہوا اور خباب رسالت مآب بسواری اسب روانہ ہوا کی ہوٹی اور  
 لوگ گرد پیش حضرت کی مجتمع تھی اور کہتی تھی کہ یا رسول اللہ ہمارا حصہ دیجیے تاہیکہ حضرت کو لاچار کیا اور  
 ردای مبارک دوش اقدس سے کہیں لے حتی کہ حضرت سایہ درخت میں رونق افروز ہوئی اور فرمایا کہ وہ  
 میرے بھی وید و قسم ہی خدا کی کہ جان میری اوسیکی قبضہ قدرت میں ہے کہ اگر بعد درختان دنیا  
 شتر و گاؤں کو سفند میرے پاس ہوں تو میں سب کو تقسیم کروں پس جذبال کو نان شتر سی لئے  
 اور فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مال غنیمت سی میں بقدراں مایوں کے متصرف نہیں ہوا سو اسی جنس کے  
 پس مال غنیمت میں خیانت نہ کرو عرض خباب رسول خدا آماہ ذیقعدہ میں جبرائیل متوجہ مکہ کے ہوئی اور منک  
 عمرہ بجالائی اور خباب ابن اسید کو مکہ میں والی قرار دیا اور صاخذ ابن جیل کو واسطی تعلیم سایل وغیرہ  
 کی اوسکی پاس چھوڑا اور خود قصد مدینہ کا کیا امین الاسلام وغیرہ فی روایت کی ہے کہ بخلہ سبا کا  
 جنین دختر طیمہ دایہ خباب رسول خدا کی تھی حب سامنی حضرت کی آئی تو اوسنی کہا کہ میں ہوں خواہر ہمار  
 مجھی قید کیا ہے حضرت فی اپنی ردای مبارک زمین پر فریش کے اوسکی اوپر اوسکو بٹھایا اور حال  
 اوسکا دریافت کیا اور نیز ایک گروہ قوم ہوازن سے حیرانہ میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا اور عرض  
 کی یا رسول اللہ اگر ہم میں شتر و غما با تے عارث ابن شمیر یا نھان ابن منذر اور وہ ہمپر غالب آتے

جس طرح آپ غالب ہوئی ہیں تو ہم پر احسان کرتی آپ اولی بالاحسان ہیں اور ہم مال و منال طلب نہیں کرتے  
 جبکہ ہم چاہتی ہیں کہ زمان و فرزند ہمارے جو سیرے میں آئی ہیں ہیکو واپس طین چونکہ قبل از  
 استغاثہ قوم ہوازن سبایا اہل اسلام پر تقسیم ہو چکی تھی لہذا آنحضرت فی فرمایا کہ جیتی اپنا اور اولاد عبد المطلب کا بخش دیا  
 سبایا اونکی سردار کو باقی اہل اسلام سی بو اسطی میری حق کے درخواست کو دشاد بخش دین حضرت فی غار ظہر کے  
 ادا کی دختر طیمہ سے کیفیت بیان کی اہل اسلام فی برعایت خباب رسول خدا سب سبایا کو راکر دیا پھر دختر طیمہ فی مالک  
 ابن عوف کی شفاعت کی حضرت فی فرمایا قبول ہی اگر ہماری پاس آویگا تو ان ہی اسین ابن عوف حاضر ہوا اسباب و  
 سامان اوسکا واپس دیا اور سو شتر اوسکو علاوہ بران غنایت کی۔ اور اسی سال میں حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا  
 ذی الحجہ میں طین ماریہ قبیلہ سے متولد ہوئی زوجہ ابورافع قابلہ تھی اوسنی اپنی شوہر کو خبر دی وہ خبر خباب رسول خدا  
 پاس لایا حضرت فی عرض اس خوش خبر سے کی ایک غلام اوسکو بخشا اور بولو دوسو دکانام ابراہیم رکھا ساتوں  
 دن عقیقہ فوج کیا بارہ موی سر کے نقرہ ساکین پر نقدق کیا اور بالون کوزیر زمین دفن کیا زمان انصار سے  
 مخصوص رعایت نزع کی کہ ہر ایک واسطی ہزار فضیلت کے درخواست رعایت کرتی تھی فرض حضرت فی ام رومہ  
 بنت المنذر ابن زید کے سپرد فرمایا رعایت متعلق اوسکی ہوئی۔ اسی سال میں زینب بنت رسول خدا  
 وفات پائی انکی اولاد میں امامہ اور علی باقی ہے امار سے خباب امیر المؤمنین شحب وصیت خباب حمیدہ نثار  
 عایین مطلق کیا اور اونکی طین مبارک سی تین فرزند متولد ہوئی کہ قینوں طفین بھارت فذہ کید رسول الشقیین  
 مولانا وسیدنا ابی عبد اللہ علیہ السلام فصل الصلوۃ و محل التحیات مرتبہ رفیعہ شہادت فایز ہوئی روحی اس لفظ  
 و نفسہ لفقوسہم الوقایا لیتنا کما معہم ففقوز فخذ اعظم اور فرزند اونکا علی کہ یوم فتح مدینہ  
 خباب رسول خدا کا تھا اونہوں نے قریب بلوغ کی مخال کیا اسی سال میں کعب بن عجرہ کو طرف شام کے  
 پہنچا اور وہ مع اصحاب کے شہید راہ خدا میں ہوئی اور عتبہ ابن حصین کو طرف بنی النضیر کے پہنچا وہ مطہر و منصور  
 مدینہ واپس آیا عروہ تبوک علی ابن ابراہیم فی روایت کی ہے کہ ایک قافلہ موسم تابستان میں  
 شام سی مدینہ میں طام عینی گندم فروش و خباب لایا اونکی زبان فی مشہور ہوا کہ ہر تسل ملک و مومہ لشکر گران خود  
 متوجہ مدینہ ہے اور قصد یہ ہے کہ خباب رسول خدا سی لڑائی کری اور قبائل غسان و خزام و قہر و عالمہ وغیرہ  
 شامل اوسکی بن اور لشکر اوسکا یقہا میں پہنچ گیا ہے پس خباب رسول خدا فی اپنی اصحاب سی فرمایا کہ ہمیں  
 عروہ تبوک ملا دیقہا سچن اور جو قبائل کہ حوالی مدینہ میں تھی اونکی طرف پیغام بھیجا اور کہ میں بھی اطلاع  
 پہنچی بلکہ جمیع اہل اسلام کو آگاہ کیا کہ شامل چاد کے ہوں اور اپنی لشکر کو حکم کیا کہ مقام شینہ اللوامع میں  
 خیمہ نصب کریں اور وہاں جا کے متوقف ہوں چونکہ اون ایام میں قحط غلا کے شدت تھی لہذا انھوں نے

باب

کہ ضغما و مساکین کے اعانت کریں غرض ہر شخص موافق اپنی حوصلہ کے کچھ نقد و جنس خراب رسول خدا کی سامانی  
 لایا کہ تنبیہ سفر میں صرف کریں اسی کو حبش العمرہ کہتی ہیں اور جو غنیمت اپنا مال چھپا سکی اور کو بھی کچھ دنیا پڑا  
 کیونکہ جب مساکین و فطرائی بکد میں و عرق جبین ایک ایک صاع حرمان تمام تمام رات بائی پہنچ کے دینی تو مالدار  
 اگر نہ بنتی تو او کو کھانا ہرے ذلت بہت ہوتی شینۃ الدواعی میں حضرت مقدس بنوی نے خطبہ پڑھا اور بعد حمد و  
 ثنائی اٹھی کے بیان کیا کہ ایسا انسان تحقیق راست ترین باتوں کے کتاب خدا ہی اور بہترین کفارت کلمہ تقویٰ سے  
 اور خوشترین ملتوں کے ملت ابراہیم اور نیک ترین سنن سنت محمد اور شریف ترین اذکار ذکر خباب  
 ماری عزیمت اور افضل ترین قصص قرآن پر علی ترین امور کا طریقہ اقتصاد ہے کہ ماہین افراط و تفریط کے  
 ہی اور بدترین امور بدعت صوب ہدایات ہدایت نبیاء الہی اولی ترین وجہ مرک شہادت فی سبیل اللہ  
 اور بیچ ترین ضلالتوں کے ضلالت ہے بعد ہدایت اور نافع ترین اعمال وہ ہیں کہ فائدہ اور نکتہ آخرت میں  
 پہنچتی اور بڑے گمراہی سے عی قلب ہے اور دست منقطع ہوتے قبول کرنی والی سے او

کم و کافی بہتر ہے اوس مال سے جو زیادہ ہو اور یاد خدا اسی غافل کر ہی اور فصیح ترین اقدار کا عند جاہل  
 وقت مرک کی اور مضر ترین پشیمانیوں کے پشیمانی روز قیامت بہت لوگ ایسی ہیں کہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے  
 مگر گاہ گاہ اور یاد خدا نہیں کرتی مگر کبھی کبھی اور شقی خطا کاروں کے در و غلو ہیں اور احسن قضا غنائی  
 نفس ہے اور فاضل ترین زاد زہد ہے کمر دار عقل خوف خدا ہے محمود ترین اشیاء یقین ہے شک  
 کرنا دین میں کفر ہے اعمال جاہلیہ دو کرتے ہیں خدا تعالیٰ سے اور سرور مال صفت جہنم میں لیجاتا ہے  
 اور بلند کرتا ہے زبانہ آتش جہنم کو اور شعر تعریف خط و خال وغیرہ مہیات میں شیطان سے ہی اور شراب جامع  
 جمیع ذنوب ہے اور نوان و دم شیطان ہیں اور جو انی شعبہ ہے جنوں کا مذموم ترین مکاسب زمانہ ہے  
 بدترین ماکولات اکل مال یتیم ہے اور سعادت مند وہ شخص ہے کہ غیروں کے حال پر عبرت پذیر ہو اور  
 بدبخت وہ ہے کہ توفیق الہی سبب بد اعمالی اوسکی طلب ہو جائی تم ب لوگ ایسی جگہ جاؤ کہ کہ طول  
 جسکا چار ماہ ہے اور مدار عمل کا خاتمہ بر ہے اور بدترین تفکرات تفکر ہے جو تہ من موت و قیامت طلب  
 آنے والے ہیں مداوت مومنین مسقی ہے قال کرنا اوسنی کفر ہے غیبت مومن کے معصیت خدا ہے  
 اور حرمت مال مومن ایسی ہے جیسی حرمت اوسکی خوں کے جو کوئی توکل کرے خدا عزوجل پر حقیقی اوسکی  
 امور کے کفایت کرنا ہے جو کوئی صبر کرے خدا اوسکو مقصود تک پہنچاتا ہے جو کوئی عفو کری لوگوں سے  
 خدا تیرا گناہ اوسکی بخش دیتا ہے جو کلمہ غیظ کرے یعنی اپنی عفو کو بغیر انتقام کے فرور کرے خباب  
 رب العزت اوسکو اجر عظیم دیتا ہے جو مصائب پر صبر کرے اوسکو عوض نیک عطا ہوتا ہے چنانچہ حدیث

قد سی ہے من لم یرض بقضائے دہرہ صبر علی بلائہ و لا یشکر علی نعمائہ فلینجس من ادعہ و  
سمائے و لیطلب رباً سواک یعنی جو شخص راضی بقضائہ ہو اور بلا پر صبر نہ کری اور نعمت الہی کا شکر نہ بجا نہ لای تو جاہلی کہ  
اس زمین و آسمان سے نکل جائی گوئی رب سوا میری تلاش کری اور یہ محال ہے کہ بندہ اس زمین و آسمان سے نکل  
سکی اور سوائے اس واحد حقیقی کے کوئی اور خدا باہمی لہذا جاہلی کہ دایماً صابر و شاکر جاہل تسلیم و رضا پر قائم رہی عرض  
آنحضرت فی فرمایا کہ جو کوئی جاہلی کہ اعمال نیک و سکی اور شخص بھی سکے خوش ہوئی تو جناب باری عز و مجدہ کو  
لوگوں میں ذلیل کرتا ہی اور ہر جاہل کا مضاف ہوتا ہی جو معیت کر ہی مستوجب عذاب ہی پس مگر فرمایا  
یا اللہ یا محمد یا رحیم بھی اور میرے امت کو بخشدی بہر بقضائی آیہ وافی ہدایہ یا ایھا اللہ تعالیٰ حرر اللہ  
علی القتل از عیب دی بعد سماعت اس خطبہ کے لوگ بہت رغبت ہوئی اور قبائل عرب جو وسطی جاہل کے  
طلب ہوئی تھی حاضر ہو کر ساتھ چلنی پر آمادہ ہوئی اور ایک جماعت منافقین فی جانبی سے انکار کیا مگر ہم کہنا ہے  
کہ ہندای غزوہ بدر سے یہاں تک تفاوت سیرہ مع از و یاد بعض مقامین کہ سردست خیال میں آئی حیات اطلو خطبہ  
مولانا مجلسی علیہ الرحمہ سی نقل ہوا بعد اس کی سبب کجروی فلک ناہنجا کوئی نسخہ کتاب بوصف کامیسر ہوا ہر جذبہ طرا  
و جوب میں تلاش کیا کینی احباب میں سے دنیا بنا جا رہے کتب اہل سنت و جماعت سے نقل کیا جاتا ہی حتی  
الامکان مخالف طریقہ حقا نامیہ اثنا عشریہ کے ہنو گاہیں محضی نہ ہی کہ کتاب حبیب الیر میں مسطور ہے کہ مہمات  
و قایح سال نہم سے غزوہ تبوک ہے اور سبب و سکا یہ ہوا کہ ایک کاروان شام سے آیا اوسنی کہا کہ حاکم روم  
مع فوج کثیر کے قصد مدینہ کار کہتا ہی نابراں حضرت مقدس نبوی نے قصد اوسطرف کا کیا مہاجر و انصار کو تہیہ  
اسباب سفر حکم دیا اور قبائل عرب سے کہ مشرف اسلام تہی ہستاد کی چونکہ اوس زمانی میں خط و صورت درج نہ تھا  
تھی موسم تابستان تھا ہوا بیت گرم تھی صحاب فی معیت سی اگر اہ کیا آیہ وافی ہدایہ یا ایھا الذین امنوا ما کان  
اذا قبل لکم انصرف فی سبیل اللہ انا قلتم لے الا خلا سباب میں بازل ہوا اور حکم مقدس نبوی  
فقد پایا کہ متمولان صحابہ فقرا و سبکین کے مایحتاج میں اعانت کریں صحاب فی اسباب میں طریق سخاوت  
و جوا نمدی کو ملوک رکھا تا کہ شیش ہزار شمشیر گزار مرتب و مکمل ہوئی سید عالم نے ماہ رجب میں ثقیۃ الوداع  
میں نزول اجلال فرمایا اور نشان افواج کے منعقد کئی لو اسی ظفر قرین مہاجرین زہیر ابن لہوم کو تفویض فرمایا  
اور لو اسی اوس سید ابن خضیر کو رایت خراج ابو دجاہ کو اور خالد ابن ولید کو مقدمہ حبش قرار دیا اور طلحہ کو  
منیہ براور عبد الرحمان کو میسرہ پر مقرر کیا غرض اوس لشکر میں دس ہزار سوار اور دو ہزار شتر تھی منقول ہے  
کہ وقت غریب غزوہ تبوک کے خیمہ الودع حضرت مقدس نبوی پر ظاہر ہوا کہ اس سفر میں احد ای دین سے  
مقاتلہ سبب و سنان کا واقع ہنو گا نابراں حضرت جید رگراز و سمندر تیش بیکار علی ابن ابی طالب کو مدینہ





پناہ نہایت محنت و مشقت سی مٹی حیرت کر تھی اور بانی ہی اس سفر میں کم باب تھا اس وسطی پہرے  
 موسوم بحبش العروہ الیک گروہ منافقین جو محض بطبع غنائم ساتھ ہوئی تھی اسل سلام کو کفار سی  
 کرتی تھی اور اس سبب سے پریشانی لوگوں کے زیادہ ہوتی تھی اور ہی سفر میں خباب اللہ تس نبوے  
 سی بہت سی محجرات و حاراتی عادات ظاہر ہوئی مصلحہ اونکی غالب ہونا ماقہ خاند کا چنانچہ سابقاً تھ رہوا  
 دوسرے یہ کہ ایک دن حضرت فی ارشاد کیا کہ کل چشمہ بنوک پوپکین گے چاہی کہ جواول وہاں پہنچے  
 اوسکو ماتہ نہ لگائی ماذ ابن حبیل کہتا ہی کہ جب خباب رسول خداؐ وہاں پہنچی تو دیکھا مہنی کہ دو شخص سلی  
 وہاں موجود تھی اور تھوڑا سا بانی اوس چشمہ میں سے تھخت فی پوچھا کہ ماتہ اسکو لگایا ہی جواب میں اونکو  
 فی کہا کہ مان پس حضرت فی تھوڑا سا بانی طلب کیا اور روی مبارک کو دھویا اور غسالہ چشمہ میں ڈال دیا چشمہ  
 قدرت کا کہ خباب ربی سے لبریز ہو گیا کہ سب فوج کو کافی ہو اسقول ہے کہ خباب رسول خداؐ بنوک میں  
 پہنچی تو چند روز وہاں عبادت و اقبال بسر کے آخر معلوم ہوا کہ خبر توجہ قبیر روم بی اصل ہے اصل میں  
 ایسی قصد مدینہ کا کیا تھا جب خبر توجہ حضرت مقدس نبوی کے اوسکو معلوم ہوئی وہ متوقف ہوا چنانچہ  
 حضرت فی ارشاد کیا ہے کہ حضرت بالنسب ملک و م برعب غالب ہوا مقابلہ میں نہ اسکا تب حضرت  
 جانب مدینہ رجعت فرمائی اس سفر فی دو مہینی طول کیجا مترجم کہتا ہی کہ جب علمای امامیہ اعتراض کر  
 کہ نجین میں کسیکو خباب رسول خداؐ کی عروہ میں امیر شکر قرار نہیں دیا اور کہی نشان کسی کار کے دیا  
 مہر کسی اور کے نہیں ہوئی میں اوسکی جواب میں شاہ صاحب فی بہت حرکتیں مذہبی کے ہیں چنانچہ  
 لکھا ہی کہ خیر میں انکو علم دی کر لڑائی پر پچاس جواب اسکی کئی ہیں **اول** یہ کہ وہاں انہی کون سے  
 بہادر سی ظاہر ہوئی اور سب انکی شجاعت و بہادری کا فقرہ کرڈا غیر فرار کا ہے اگرچہ شاہ صاحب منکر  
 فقرہ فرار کے ہیں کہ اسین شجین پر تصریح ہوتے ہے مگر احمد حبیل اور ابن ماجہ فی اپنی اپنی کتابوں  
 میں اس فقرہ کو لکھا ہے **دوسرے** یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ فی ارادۃ الخلفاء میں لکھا ہے کہ اوسدن  
 خباب رسول خداؐ عروہ ذرہ شقیۃ خمیہ سے باہر تشریف نہیں لائی خود ہی ابو بکر علم لیکر قلعہ خیبر پر چلا گیا اور وہاں  
 سی منہز گا عود کیا مہتر سے یہ کہ ابن تیمیہ نے کہ زبان حیدر علی مصنف منہجی الکلام و سبھی شہرے  
 شیخ الاسلام ہے انکار کیا ہی اور لکھا ہے کہ قبل از خباب امیر کسیکو حضرت رسول خداؐ فی علم غائب  
 نہیں کیا تھا کہ نفق فرار شجین پر لازم نہ آوے اگرچہ موافق رائے بعض علما کی خلاف صریح حدیث کے  
 ہو اور پھر شاہ صاحب فی شجین کا وادے الرمل میں جانا بیان کیا ہے چنانچہ عبارت معارج البتوۃ کے  
 گزرتے اور کچھ تفصیل آگے یہ آتے ہے اور نیز شاہ صاحب فی ایک اور سر یہ میں سرکرد گے دن

سواروں پر نسبت ابو بکر کے لکھی ہے وہاں بھی حب رویت بلوغ المرم مختصر سیرت شامیہ کے اگلی سہرہ کے  
 قطعی نہیں دو ایک مقام میں شاہ صاحب فی محض موافق عادت جبل کے صرف دروغ لکھے پر مکرر مابند ہے  
 اور سکا جواب بجا ہی خود مرقوم ہے اور نیز شاہ صاحب فی تحریر کیا ہے کہ رور غزوہ تنوک علم بدست ابو بکر تھا اول  
 اس مقام میں لڑائی نہیں ہوئی بلکہ فوج مخالف بھی رومہ نہیں آئی دوسرے خلاف ہی سمیں بعض روایا  
 سی پایا جاتا ہے کہ علم حناجرین زیر ابن العوام کے پاس تھا من شاہ تفصیل المقام فلیرجع الی التبیان السید  
 العلامة علیہ السلام منقول ہے کہ جب خباب حبیب خدائی غزوہ تنوک سے جانب مدینہ مرحبت فرمائے  
 تو موافق وحی الہی کے انہدم مسجد فرار کا جو منافقان مدینہ نے بشارت ابو عامر راہب خرجی کے وسطی  
 خضارہ اسلہام کے بنا کئی تھی حکم دیا چنانچہ حب الارشاد سعد بن عدی و عامر ابن عدی نے اس اس  
 اتفاق کا منہدم کیا اور اسی سال میں اطراف دیار عرب سے ہشتراف و عیان قبائل مدینہ میں آئے  
 اور مشرف ملازمت حضرت مقدس بنو سے مستعد و مشرف ہوئی اور تحف و ہدایا اپنی اپنی دیار سے لاکر  
 پیش کئے اور حکام اسلام کے دریافت کر کے اپنی ماکن کو مرحبت کی بلکہ اس قسم کے لوگ اس  
 سال میں بائیں کثرت آئی کہ اس سال کو سنتہ الوفود کہتی تھے معارج النبوة وغیرہ کتب تواریخ میں منقول  
 ہے کہ جب آنحضرت فی غزوہ تنوک سے مرحبت کی تو ایک اعرابے حاضر خدمت بابرکت خباب حبیب اریز  
 سنان ہو کر عرض پر داڑھوا کہ ایک قوم عرب وادی اریل میں بارادہ شجون مدینہ جمع ہوئی ہیں حضرت نے  
 ابو بکر کو مع گروہ صحاب صفہ کے وسطی مقابلہ کے نامزد کیا عرض بعد طی منازل وہاں پہونچی اور فوراً  
 تمام فرار کر کے جانب مدینہ مرحبت کی بہر خلیفہ ناس نے نامزد ہوئی اولی ہی کچھ نہوسکا حب عادت رجوع کیا  
 بہر آنحضرت فی عمرو عاص کو اس مہم پر نامزد فرمایا اور اسکی تخت میں بہت سی صحابہ تھی از انجملہ ابو عبیدہ  
 جراح اور ابو عبیدہ کے تحت میں بہت سے اشخاص تھے انجملہ انکی شیخین بہر کیف عمرو عاص سے  
 بھی کچھ نہوسکا بعد ازاں خباب امیر المؤمنین نے موافق حکم حضرت مقدس بنوی اس مہم کو فسخ کیا اور چونکہ  
 راستہ کو ہستان کا تھا اور سمہاں سے آگ نکلتی تھی لہذا سورہ والعدایات خباب رب العزت نے  
 منزل فرمائی کہ قدر و منزلت خباب حضرت امیر بر دلالت کرے چلیا کہ یہ سب مضامین سابق میں گذرے ہیں  
 اور اس سرمد میں جب عمرو عاص سرگردہ لکڑ تھا تو شیخین کو برابر نمازین پڑا تھا اس سے باطل ہو  
 حدیث ترمذی سے کی کا تھیں یقیناً ان یومہم احد و فیہم ابو بکر یعنی نہیں لائق ہے کسی  
 قوم کو پیش نماز ہے جب ابو بکر او نہیں ہو گئی نفسیہ یہ رویت موضوع ہوا اور ابن الجوزی نے علل متاہیہ  
 میں اعتراف کذب و افتراء اس حدیث کے کیا ہوا اور یہیں سے باطل ہوئی فضیلت پیش نماز کے

کہ حکیم اشارتاً دلیل خلافت جانتی ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر و عاص کو اپنی پیش غازی برائتا صراحتاً کہ ایک شب  
 او سکوت سلام ہوا اور چہالت مسئلہ تمیم کے ادنی بات نہیں تو اس کی سرکردگی میں کیا قبح کر ہی گے  
 غرض او سکوت بھی مسئلہ تمیم کا مثل ظیفہ ثانی معلوم نہ تھا تو عمر و عاص نے اس حالت میں بھی شیخین کو  
 باوجود ان کی اگراہ کی غار بڑی چابچہ مارج البتہ میں شیخ عبدالحی دہلوی نے اس مقام میں لکھا ہے  
 من شاء فلینحج الیہ والنقص فی الوجہ وحبنا الی الفصد اسی سال میں بخاشی پادشاہ  
 جتہ نے انتقال کیا اور حضرت فی غائبانہ اس کی غار بڑی ہے اور دہلی سے مغرت کی اور اسی سال میں  
 خباب میرالمومنینؒ فی حالت رکوع میں غلام سائل کو عطا کئے اور آیہ ائما ولیک اللہ ورسولہ والذین یقبلون  
 الصلوۃ وپیئعون الزکوۃ وھم راکعون شان میں حضرت کی نازل ہوئی اور یہ آیہ شریفہ نص  
 صریح ہے اور خلافت بلا فصل وحی برحق کے خباب میربر علی صاحب زاد مجدہ تخلص ہمیں کہ فن  
 شعر میں خصوص مرثیہ گوئی حضرات معصومین میں وحید ہیں اور اپنا عدیل و ہم ہم نہیں رکھتی فرمائی ہیں  
 قیمت ندی سکی کوئی جکی حجاز میں سائل کو بخش دی وہ انکو تھی غازی میں مد ظہر ہو کہ  
 نزول اس آیت کا نشان خباب میر باعتراف اہلسنت ثابت ہی چابچہ حلال الدین سیوطی نے تفسیر درغشور میں  
 ذیل اس آیہ مبارکہ میں بہت سی روایتیں متضمن اس مطلب کے لکھی ہیں عبارات کو چور کے تفصیل سے  
 محمدتین لکھی جاتے ہیں یعنی خراج کیا ہے اس روایت کو خطیبؒ فی کتاب المتفق والمفترق میں ابن عباس  
 سہی اور عبد الرزاق عہد بن حمید وابن جریر والبواریخ وابن مردودہ فی بھی ابن عباس سے اور  
 طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردودہ فی عمار ابن یاسر سہی اور ابواریخ وابن مردودہ نے اور  
 ابن عساکر نے خود خباب میر سے اور ابن حاتم اور ابواریخ اور ابن عساکر نے سلمانؒ ابن  
 اور ابن جریر نے مجاہد سے اور نیز سند سے اور علقمہ ابن ابی حکیم نے سدی سہی اور ابن مردودہ  
 فی ابن عباس سے بطریق کلبی اور طبرانی اور ابن مردودہ فی اور ابو نعیم فی کتاب معرقہ میں ابی رافع  
 سہی اور نیز ابن مردودہ نے ابن عباس سے بس مجموع ان روایات سے ثابت ہوا کہ دس محدثین  
 فی سات صحابہ سے نزول آیت کا شان خباب میر میں روایت کیا ہے جب یہ معلوم ہو گیا تو اب سنا  
 جا ہے کہ حیدر علی مصنف منتهی الکلام اپنی کتابوں میں نزول اس آیہ سے نشان خباب میر اٹھا کرتا ہے  
 اب خیال فرمائے اور ارشاد کیجی کہ یہ اس قدر محدثین اہل سنت کی متفق ہیں اور ان پر مدار حدیث و  
 تفسیر کا ہے کتب علمی انکی نام سے مزین ہیں جہوٹ بولتی ہیں یا حیدر علی نے جہوٹ کہا ہے یہ اد  
 بی دیانتی حیدر علی کے تھی کہ کتنی علماء اہل سنت کے کذب کرتا ہی اسے پورا احوال انکی خیال

حب تاج خلافت

کاشعہ

جالت غلیظہ انکی مسئلہ

صحبہ ابو راد انون مدد و زور

چن سرور کا جی انکی مدد و زور

کلیہ ۱۱

اصول

لکھنؤ

نور

نور

نور

نور

نور

نور

نور

نور

نور

نور

نور

نور

کوفی چاہی قیاس کن زنگستان من بہار مراد اور تفصیل حیدر علی کے فقرات کو کذب بات کے ناظر استقصاء الفیض  
استقصاء الانتقام پر اچھی طرح ظاہر ہو سکتی اور جواب ہفتاب شاہ صاحب کا کتب امامت میں موجود ہے جس کا  
العقدہ اور اسی سال میں موافق روایت عامہ محدثین اسل سنت کی خباب رسالت فی قصہ کیا کہ مناسک حج بجا  
لائین مگر چونکہ مباح علیہ ہو چکا کہ مشرکین عریان برسم طہارت طرف کرتی ہیں لہذا جبہ اعادہ طہوتی رہا لکن ابو بکر  
کو اوایل سورہ برات دیکھی امیر موسیٰ کہ تا کہ مشرکین کو مضامین آیات سے آگاہ کری بعد روانگی ابو بکر جبریل میں  
جانب رب العالمین سے سید المرسلین پر نازل ہوئی اور کہا کہ فرما ان اس آیت یہ ہے کہ اسے رسالت  
مگر سے مگر خود آپ یا کوئی شخص جو آپ سے ہونا بران خباب امیر کو طلب کیا اور حکم اچھی مطلع فرمایا اور شاہ  
کی کسوار سے ناقہ خاضع عقب ابو بکر میں جاؤ اور اوّل سورہ برات اس سے لیکھی اہل موسم پر ہوا نفق حج میں  
اور یہ چار حدیثیں یہی اسمع خلائق بچاؤ اولیٰ ہے کہ پشت میں نہ جائیگا مگر نفس مومن دو حکم یہ کہ  
بعد اس سال کے کوئی شخص عریان طواف نہ لائے سیویم کوئی مشرک حج کرے چارم جن لوگوں  
سے عہد رفت ہو چکا ہی جب تک نفق عہد نہ کریں تب تک وہ عہد بدستور قائم ہے اور چہنی عہد نہیں اونکو چار  
چار چہنی تک امان ہے بعد انقصائے اس مدت کے اگر شرف اسلام حاصل نہ کیگی تو مال اور جان اس کے  
ہر ہے خباب امیر ناقہ بر سوار ہو کے بجانب حرم حرم روانہ ہوئی مگر عرج میں ابو بکر سے ملاقات کی جب ابو بکر  
فی حضرت کو دیکھا تو پوچھا کہ یا علی آپ امیر ہیں یا مامور ہیں خباب امیر فی فرمایا کہ فرمان خباب ہو لہذا یہ ہے کہ  
آیات اوایل سورہ میرے تسلیم کر کہ میں لوگوں پر عرض کروں موافق روایات شیوخ کے ابو بکر و امان سے  
مدینہ کو واپس گیا اور بعض روایات اسل سنت سے بھی یہ معنون ثابت ہوتا ہے کہ سیاقی انشاء اللہ  
اور خباب امیر امیر موسیٰ حج ہوئی اور مکہ معظمہ میں تشریف لیگی اور لوگوں کو مناسک حج تعلیم فرمائی اور اوایل  
سورہ برات اور کلمات اربع ہر موقف میں لوگوں کو سنائی اعلام النوری میں کہ کتب معتقدہ اہل سنت سے  
ہی مذکور ہے کہ جب ابو بکر خدمت خباب رسول خدا میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ مجھسی کیا تصور ہوا کہ قرأت سورہ  
برات سے مجھکو منع کیا گیا بچو اب اسکی حضرت فی ارشاد کیا کہ خاص اسمعہ میں مجھسی کوئی تصور نہیں ہوا لکن  
جبریل میں جانب خباب دیان دین سے وحی لائی کہ نہ ادا کرے اس سورہ کو مگر میں یا جو شخص مجھ سے  
اور علی ابن ابیطالب مجھسی ہے اور وہ ہامی میرا ہے اور وحی و وارث میرا ہے اور خلیفہ میرا ہے  
میرے اہل بیت اور امت میں بعد میرے اور قضا کر لیا قرض میرا اور ایفا کرے کامیرے وعدوں کے  
اور نہیں ادا کر سکا مجھسی مگر علی ابن ابیطالب مترجم کہتا ہی محقق رہے کہ یہ غزل و نصیب مطمح سے  
مثبت خلاف باقاعدہ و اسطی خباب امیر کے ہے ایسا ہی نص ہے اوپر عدم قابلیت ابو بکر کے و اسطی





ثابت ساند ورنه دعوی بی دلیل غیر سموع است اما آنچه گفته پس درین روایات الی قوله چرا واقع شد از روایت  
 غیاثی چو کسی اگر چه غزل ابو بکر ثابت بخشد و لکن بنفید از آن جزو ثابت است که ابو بکر صلا حیت تبلیغ چند آیه سوره  
 برات که بقول خود شام صاحب هر حافظ و قاری از آن سوره انجام داد و می گویند مذکور است چنانچه در تفسیر  
 در ذیل تفسیر سوره برات مذکور است ترکیت هذه الاية سنة سبع و كان قد امر فيها ابا بکر علی  
 الموسم فلما تركت السورة ابتغى عليا ركب الفضائل و هو اهل الموسم و قيل له لو بعثت  
 بها الی ابي بکر فقال لا یؤد فی عینک الا رجل منی و متمک شیعة در باب غزل ابو بکر روایات  
 کثیره است که ثقات مستنیرین آنرا نقل کرده اند بنده می توان در بیجا م ثبت میشود پس بدانکه در منشور سیوطی در  
 تفسیر سوره توبه مذکور است اخراج عبد الله ابن احمد بن حنبل فی ذواید المسند و ابو الشیخ و  
 ابن مرد و یعن علی قال لما ترکت عشر آیات من البرایات علی التبیة دعا ابا بکر لیتقر  
 علی اهل مکة ثم دعا علی فقال له ادخل ابا بکر فحسبنا ما القیته فخذ الكتاب منه فاقرب  
 علی اهل مکة فالحق فاختد الكتاب منه و رجع ابو بکر فقال یا رسول الله قل فی شئی الا  
 و لکن جبرئیل جاء فی فقال لن یؤد فی عینک الا انت او رجل منك و اخراج ابن ابی  
 شیه و احمد و الترمذی و حسن و ابو الشیخ و ابن مرد و یعن ابن ابی و قاضی ابن رسول  
 الله بعث ابا بکر براءة الی اهل مکة ثم بعث علیا علی الاش فخذ منه فکان ابو بکر قد  
 فی نفسه فقال التبیة یا ابا بکر انه لا یؤد فی عینک الا انا او رجل منی و نیز در منشور مذکور است  
 اخراج عبد الرزاق و ابن منذر و ابن ابی حاتم من طریق سعید بن المسیب عن ابي  
 هريرة ان ابا بکر امره ان یؤذن ببراءة فی حجة الی بکر مکه قال ابو هريرة ثم  
 ابتغى التبیة علیا و امره ان یؤذن ببراءة و ابو بکر علی الموسم كما هو و قال علی هیئت  
 و نیز در منشور مذکور است اخراج ابن مرد و یعن ابن عباس ز التبیة بعث ابا بکر بسورة  
 التوبة و بعث علیا علی الاش فقال ابو بکر یا علی لعن الله و بنیه سقط علی فقال علی  
 لا و لکن بعث الله قال لا یخفی ان یبلغ عنی الا رجل منی و نیز در آن مذکور است اخراج ابن  
 حبان و ابن مرد و یعن ابن سعید الخدری قال بعث رسول الله ابا بکر یؤد فی عینک  
 براءة فلما ارسله بعث الی علی فقال یا علی انه لا یؤد فی عینک الا انا و انت فحمله علی ناقه الفضل  
 فسار حذو الحق ابا بکر فخذ منه براءة فالتی ابو بکر التبیة و قد دخله من ذلك مخافة ان یکن  
 قد انزل فیہ شئ فلما اتاه قال یا رسول الله قال خیر انت اخي و صاحبی العار و انت معی علی

الخوض غیر اندک یبلغ غیر او ورجل منہ و اخبر عن ابن مردودیه عن ابي رافع قال بعث رسول الله  
 ابا بکر براءة على الموسم فالتى جهنم فقال انه لن يوردها عنك الا انت او رجل منك فبعث  
 عليا في اثرة حتى لحقه بين مكة والمدنية فاخذها وقرها على الناس في الموسم انتهى وقسطلاني در  
 شرح خود در تفسير سورة رات من كتاب التفسير رويت احمد و ترمذي عن ابي بكر الرازي اذ ادى سورة براءة نقل كره  
 وابن حجر عسقلاني و شرح صحيح بخاري في تفسير سورة رات من كتاب التفسير كفته قوله قال حميد بن عبد  
 الرحمن بن عوف ثم اردف النبي عليه السلام يا امرؤ ان يؤذن ببراءة هذا القدر من الحديث من  
 لان حميد كما يدبر هذا ذلك ولا يخرج له ما عده من ابي هريرة كما كن ثبت ارسال على من  
 عدة طرق فمر في الطبري من طريق ابي صالح عن علي قال بعث رسول الله ابا بکر براءة الى  
 اهل مكة ثم بعث على الموسم ثم بعث في اثرة فادركته فاخذها منه فقال مله قال خير انت  
 صاحب في الغار و صاحب في الخوض وغير انه لا يبلغ عنك الا انا او رجل مني ومن طريق عمر بن  
 عطية عن ابيه عن ابي سعيد مثله ومن طريق العمري عن نافع عن ابن عمر كذلك ورواه  
 الترمذي من حديث مقسم عن ابن عباس مثله مطوفاً وعند الطبري من حديث ابي رافع نحو  
 ولكن قال فاتاها جهنم فقال انه لن يوردها عنك الا انت او رجل منك ورواه الترمذي  
 وحسنه واحد من حديث ابن قال بعث النبي براءة مع ابي بکر ثم دعى عليا فاتاها اياه وقال  
 لا ينبغي لاحد ان يبلغ هذا الا رجل من اهله انتهى ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي  
 في رساله فضائل خباب امير المؤمنين في ذكر توجهه النبي براءة مع علي باسناده عن  
 زيد بن شريح عن ابي ابن ابي طالب رويت كره وكفته عن علي ان رسول الله بعث براءة الى اهل مكة مع  
 ابي بکر ثم تبعه بعلي فقال له خذ الكتاب فامض به الى اهل مكة فقال فلحقته فاخذت الكتاب  
 منه فانصرفا بوبكر وهو كئيب فقال يا رسول الله انزلني في شيء قال لا الا في امرت ان ابغذه  
 انا او رجل من اهلي ثم من بعد مثله يتغير ليد في الالفاظ انتهى و شاه ولي الله عالم  
 خباب صاحب درازة الخلفاء و فضل ششم از مقصد اول كفته اصل قصه است كه ابو بكر با نزاع امير الحج بود  
 و سورة رات اول بيت ابو بكر صدیق داده بودند بعد از ان جبرئیل فرود آمد و امر كرد كه آنرا بدست حضرت  
 مرتضى بايد فرستاد و بعد اين عبارت هر دو رويت انس و بعد ابن ابی وقاص نقل كرده و در تاريخ  
 سيد ابن مخطوبه يگانه و مني كه غير كتاب غنقي است رويت ابی سعيد خدری درين قصه نقل شده و عيني در  
 عمدة القاري في طبقات العرب في كتاب راجع آورده قال البيهقي في تاريخه

صرح ابو بکر لے النبی فقال اهل التزل في قرآن قال لا ولكن اردت ان يبلغ عيني من هو من اهلي  
 انتھ بقدر الحاجة و در تفسيره شخص تصنيف شيخ موفق الدين ابی العباس احمد بن يوسف بن الحسن الكوفي  
 که مقابل ہوش ربای او و اخبار با غیب از لغتہ او عاۃ جلال سیوطی توان یافت او لاغیب ابو بکر  
 ادای سورہ رات و ثانیاً غزل و از اخذت مذکور است و در تزل الارار با صبح من مناقب البیت الطہار  
 مرید احمد بخانی کہ مخصوص است بذکر احادیث صحیحہ (در قسم اول باب اول) کہ اقسام مخصوص است بذکر احادیث  
 علماء اعلام سینہ و ان ختمانی نداند کہ مسطور است کہ از ان بقدر ضرورت نوشته میشود و اخرج احمد بن عمرو بن  
 میمون نے حدیث طویل نجاء ابن عباس بنیقض ثوبہ و هو یقول اف و تف و تقول فی رجل قال  
 لہ النبی کذا کذا قال سمعت ابابکر سورۃ التوبۃ فبعث علیہا خطہ فاخذہا منہ قال لا  
 یدھب لھا الا رجل عنہ و انا منہ الحدیث و محب الدین طبری نیز در ریاض النضرہ و ذخایر العقبی  
 را از احمد و ابی القاسم و شقی نقل کرده و ابو اسحق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشابوری کہ در فضل  
 و مناقب و از تاریخ و حیات الاعیان مطلقاً بجز تحریر المفسر اشہور کان و حدیثہ فی علم تصنیف و  
 التفسیر اکبر اللہ فاق غیر من التفاسیر و لہ کتاب العربی فی قصص الانبیاء و قال ابو القاسم  
 التفسیر وایت رب لغت عن و جل فی المنام و هو یاطبہ و اخطبہ و کان فی ذلک ان  
 قال الرب قبل الرجل الصالح فالتفت فاذا احمد النحلی مقبل ذکرہ عبد الغافر ابن سمیع  
 الفارسی فی کتاب سیاق تاریخ نیشابور و ایشہ علیہ و قال هو صحیح النقل موثق  
 بہ حدیث عن ابی ظاہر بن خزیمہ و اکھام لے بکر ابن مھران المصنف و کان کثیر الحدیث کثیر  
 الشیوخ انتھ بقدر الحاجة ہر گاہ رب العرب ہمزاف مثل ابو القاسم قیسرے توثیق ثعلبی فرماید  
 و لفظ رجل صالح در حق او را شاکہ و عبد الغافر ابن سمیع الفارسی و امام ابو بکر سمری باین جہات  
 شان مرع و شمار او کند پس اگر کسی از نامتومان جو فروش گذم نما کہ ہزار جا کہ لیش لایح خاطر منصفین شدہ  
 و جاہل از اقوال علماء اعلام خود تصنیف چنین امام کند ثعلبی را از ان جہا کہست و قول انجاہل بحسب چنین اقوال  
 بجوی نمی آید و در تفسیر خود گفته فلما سار ابو بکر و عنی رسول اللہ علیہا فقال اخرج لھذا العقبہ من  
 صدر ربات و اذن بذلک فی النامل و اجتمعوا فخرج علی ناقہ رسول اللہ العضاء حتی ادر لہ  
 ابابکر ذوالخليفة و اخذہا منہ فصرح ابو بکر لے النبی فقال یا رسول اللہ ہا لے انت  
 و اے اتزل فی شانہ شہ قال لا و لا یبلغ عنہ غیرہ و اور جل منہ انتھ مطلقاً و سبط ابن جوزی  
 در تذکرہ خواص نامہ در فضائل جناب امیر و اوایل کتاب ہمین روایت نقل کردہ و میل الدین محدث در

کتاب درج الدرر در ذکر سال نهم این فصل مقتضی بیان کرده که ذکر آن در کتب تفصیل خارج از شرط این سال  
است و بن کثیر هم با وصف تشبیه کثیر رویت غزل ابی بکر را از ازمیه خویش نقل کرده کتاب التاریخ ذکر بحث رسول الله  
ابا بکر فی وقایع سده التاسعه اینجی و اما آنچه گفته در بیضا و س و غیره الی اختیار نموده اند پس اختیار نمودن  
بیضا و س و غیره این رویت را کار س نمی نماید در جنب اقوال ذکر مسمرین و محمد بن و مورخین که جماعه کثیر اند  
کجا مرت الاشارة الیه قول بیضا و س و غیره را اعتبار نیست بلکه عبارت زاهدی و جذب القلوب و شرح مشکوة  
عبد الحق و طوسی بر عدم نصب ابوبکر (که مطلوب شاه صاحب است) صریح نیست بلکه عبد الحق در مراجع الهیة غزل  
ابی بکر را ذکر کرده است و خصوصاً هرگاه شهادت علی النقی باشد و اما آنچه گفته همین است ارجح تر در اصل حدیث  
پس کذب محبت است مقتضی این احتمال آنکه ضحی که نزد ائمت در مقابل شیعه ارجح همان است که موجب  
ثبات نباشد گو بطریق صحیح حقه و مجروحین مرسو باشد و مرجوح است که باعث منقصت ثلاثه و فصل طهیت  
باشد گو بطریق صحیح حقه نزد ایشان مرسو باشد بالجمله ادعای ارجحیت سفاهتی و کذب بیست نیست  
اولا اگر یک عالم سنی معتقد علیه بامری احترام کند یا رویت نماید شیعه را احتجاج بان میرسد گو دیگران  
با تکار آن بردارند ثانیاً سبیلی و کوشی نصب و غزل ابی بکر را با قطع ذکر کرده و صیل الدین محدث  
از موافق نص گفته و مخالف آنرا ناهنجار دانسته و ابن حجر بر روایات غزل ابی بکر اثبات رسال خباب امیر مؤمنان  
و در حقیقت آن روایات را بر دایت صحیح بخاری ترجیح داده و تطبیق کتب فاضل او از ازاله الخطا هم توان  
در یافت همین رویت را اختیار کرده و جمال الدین محدث و شیخ عبد الحق هم آنرا حتماً ذکر ساخته اند و شعاع  
هم بر دو خلاف آن نموده اند و غلطاً س هم مصروف بودن بر سوی خباب امیر معترف گردیده پس معلوم  
که شاه صاحب این همه ائمه و اعظام حدیث خود را از اهل حدیث خارج کرده بگونه که خلاف آن ارجح تر داند  
حدیث است حال آنکه نزد آنها خلاف قول شاه صاحب متعین و مستقیم است ثالثاً مراد محمد بن خشی رویت  
نصب ابی بکر و غزل و را و بصره ان سوی خباب امیر از جمله احادیثی شمرده که علماء جمیع ان اجماع دارند  
فخر خلی فی ران نموده اند محمد بنده که منانت استدلال اهل حق با جماع اهل سنت و وضع گردید و سخافت  
اقوال شاه صاحب آشکار شد رابعاً نصب و غزل ابوبکر را ولی الله که بنا بر مشهور و اهل ماحد  
شاه صاحب است و تحفه از مدح و تنای او معلو احترام بان کرده و آنرا اصل قصه دانسته لکن این مقام  
مقام فراوان حیرت است که اگر از تقدیر علماء خود مترس و آرزو نمی دارند پس چرا از روح بر فتوح خباب  
شاه ولی الله صاحب که حق استادی و ابوت از آنها دانه شاه صاحب واجب است اینجا نموده از زمره  
محمد بنین خارج کرده و خان شایان در جمل او دارند باز خدا یا مگر گفته که آنها را ولی الله نمیدهند خاصاً این

رویت را احسان حبیب و سند خلیش آورده و احادیث مسند بقرح سبکی در طبقات صحیح است و دو  
در حجت مانده سندش را شیخ محمد بن زکی و سنن ابوداود و غیره شمرده سادسا این وزیر جهان در کتاب باطل خود  
نصب و غزل ابی کرارانی در جزو سادس از اخبار دال بر امانت خباب امیر حقیقت خیر دانسته سابعاً اینکه  
این روایت در صحیح ترمذی در تفسیر سوره توبه من ابواب التماسیر موجود است و احادیث صحیح نیست جلالتی که در اثر  
مغنی نیست چنانچه ابن روزبهان در کتاب باطل خود (فی حوالی المطلب الرابع من القسم الثالث فی تعالی الخ) خبر  
مقتضی آنکه ما فقد اتفق العلماء علی ان کلاماً عن الصحاح صحت التعلیق فی الصحاح الستة  
لوصف الاطلاق انه من قول رسول الله او من فعله او تقریر به لم یقع الاطلاق و لم یثبت  
ان فی غیر احتجاج باین روایات عین تحقیق و صواب و تبیل و قال مطهرین و جاحدین نقش بر آب اندک  
علی ذلك ثم انما از حجت اصل حدیث که گفته اند که منضمون را شاه صاحب ادعای فرموده اند در کلام کتاب  
و کلام دلیل ارشاد شود و در هر طایفه ۱۲ ص ۵۴۹ ط ۱۱ قال انما کلام حسی و متعارف  
مورد و منه الاجاب و حجت السیر و مدارج خیال ظاهر میشود که اولاً آنحضرت علیه السلام از امانت این سوره امر  
مموده بودند و بعد ازین علیم تقی را درین کار نامرد فرموده اند و این دو احتمال دارد یکی آنکه ابوبکر صدیق را  
ازین خدمت غل کرده علیم تقی را منصوب فرمودند بجا س و دومی آنکه علیم تقی را شریک ابوبکر کردند  
تا این هر دو درین خدمت قیام فرمایند و منتهی اقل کذب بحت است چرا که عبارات بن کتب کمال و منوح  
نصوص صریح است در غل ابوبکر از اداسه سوره براه و صلا جمال و دیم را و در ان گنجائش نیست و در  
احتمال ثانی از پیشگاه شاه صاحب درین عبارات یا رجاء بالغیب است یا احتمال عموم مقصود خاطر در مباحث  
افزاند و سومی آن سببی نظر نماید من شارح طالع فلیج لے هذه کتب استة المشهورة و عبارات بن کتب  
کتاب محض براسه اظهار صدق بیانی شاه صاحب نوشته میشود در تفسیر معالم التنزیل سطر است  
فلما کان سنة تسع اذ اذ رسول الله ان الحج شرف قال انه یخضر المشرکون فی ذلک فوفی عسرة  
فبعث لهما بکر تلك السنة امیراً علی الموسم لیقیم للناس الحج و بعث معه مارعب بن ایه  
من صدر العسرة لیقربها علی اهل الموسم ثم بعث نعلان علیاً علی ناقه العسرة لیقرب علی  
الناس صدر بذاة و امر ان یؤذن بمکه و فیه و عرفة ان قد بذت ذمة رسول من کل مشرک  
ولا یطوف بالبيت عزیران فرج ابوبکر فقال یا رسول الله نزل فی شأنی شئ فقال لا  
لاکن کاینی کاحدان یبلغ هذا الامر جل من اهل الخ و در معارج النبوة لاصین چنین است که خبر  
فرموده بنجام بخت رسانید که باید سچاس تبلیغ رسالت کند الا تو با علی و بروایتی مگر تو یا مردی که





اجتناب لسان و ایما می یابان بد او در فی الموار و لفظاً صبی که از خالک نکرفته اند و بر تائمی که بازن مالک روات  
 اند و بعد از آنکه که از نو در عفر نموده اند و با جهاد س که در باب مخالفت اهل بیت از خمس فرموده اند و بعد از  
 که بضرورت غضب فدک از کلبه خود بر آورده اند و لفظاً س که برای احرار بیت نبوی فرموده اند و بجهشی که  
 که برای مقاتله بانفس رسول بصورت عدم قبول بیعت حردشان که باجماع شاعره بی و در و نص ثابت کرده  
 و سینه که در این طرح خلافت انداخته اند و بجهشی که در انروز به سید الانصار گفته اند و بجهشی که در انروز  
 فرط اس کرده اند و این است که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 که خلاف سنت پیغمبر رخم خود احوادث کرده اند و بشور س که در باب خلافت ثالث تجویز کرده اند و بافسر  
 که بعد از علم حق انصار داشته اند و بجهشی که بعد از سماعت حدیث تا به ثواب احدی فرموده اند و بجهشی که  
 که او را بر اسرار غلب کرده اند و بجهشی که برای تسلیم محمد ابن ابی بکر صدیق تجویز کرده اند و با  
 که بر وقت کرده اند و بجهشی که هنگام سینه ان ترطاس رو داده و لفظاً س که بر و ان عطا کرده اند و بجهشی  
 که به بدیش غایت کرده اند و باجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 که بی طلب را در مالک با وجود عتراف و باجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 خود معاویه ابن ابی سفیان سلم داشته اند و بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 از آن ذکر کرده اند و ستمه ای که بزبان عامه رعایا یا خصم خیار بصرایان و مصریان و کوفیان رو داده اند و بجهشی که  
 که آنها را در انظار رسانیده غایب و خاموش شده اند و باجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 ایستاداری منعقد کرده اند و بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 و بجهشی که عتیق سیمان مشعر عطای فدک و رانته بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 چاک کرده اند و بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 اند و بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 اند و بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 باجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 بر معصوم باک نداشته اند و بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 و عمر بن سعد و غیره لا یجیب مد و س که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 و باجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که بجهشی که  
 و معاویه بانفس رسول مصداق یا علی حرب حبشی و انت منته بمنزله هارون من هو و علی منته









لمن اراد ان يتم الرضا عنه فالحمل يكون ستة اشهر فلا ترجع عليها فبعث عثمان  
 في انزلها فوجدها قد حبت افسوس که ثانی شخص کرده بود و ثالث قوم حد جاری نمود  
 شو که و شک حدیه الخ در معارج النبوة و روضة الاحباب و روضة الصفاء مذکور است و اللفظ الاخير  
 در خاطر بعضی از اهل اسلام شیطان جیم شبهات انداخت که مناسب صدق و ایتقان ایشان بود  
 چنانچه از فاروق سر و می است که گفت در آن روز امر عظیم در خاطر من ظهور کرد نیز در سوره اصلی اند علی  
 و آنکه رستم و کفتم نه تو پیغمبر بر حقی گفت بی کفتم نه ما بر حقییم و دشمنان ما بر باطل فرمود علی پس گفتیم  
 چیست و حقارت و منفعت و ذلت قبول میکنیم و صلحی برین پنج نموده مر جبت می غایم فرمود که من  
 رسول خدا یم و او مرا ضایع نخواهد گذشت عمر گوید کفتم یا رسول الله نه مرا وعده فرمودی که روز باشد که  
 بکبره یم فرمود آرس و لاکن هیچ نفقتم که اینها سال واقع شود گفت نه فرمود ای عمر غم مخور که طواف  
 خواهم نمود فاروق گفت همچنان حرمین و اندونهاک بیرون آمده نزد ابوبکر رفته حکایت گذشته  
 با وی در میان نهادم و از وی همان جواب شنیدم و بقوله صدیق با فاروق عظم گفت که او  
 فرستاده خدمت هر چه میکند بوجی میکند و مصلحت در آن بود دست از رکاب او بازدار و برگرد  
 و گفته او عرض کن انهمی - و شیخ شمس الدین ابن قیم تمیید ابن تیمیه که در تعصب و تشدد او است  
 در کتاب زاد المعاد که از کتب معتبره مشهوره است گفته قال عمر ابن الخطاب و الله ما شکلت  
 هذا اسلمت که لا یومض الحدیث و نیز ثعلبی در تفسیر سوره فتح از عمر ابن الخطاب روایت کرده  
 ما شکلت هذا اسلمت که لا یومض انتھ و عینی در نرح صحیح بخاری گفته چهلش بیت که اگر  
 سوال نمایند که وقوع این قسم شکوک و شبهات از عمر دلالت دارد بر عدم ایمان او در جواب گوئیم  
 که عمر در الوقت از مولفه القلوب باشد و بعد از آن بحسن اسلام و سوره بیان تصف شده باشد و اگر کسی گوید  
 که مولفه القلوب مصورانه گوئیم که علما که متعدی حصر مولفه القلوب شده اند مراد ایشان حصر کسانی است  
 که از مولفه القلوب در فتح که مسلمان شده اند و حصر جمیع مولفه یعنی منافقین و حضرت سلطان العلماء  
 و المجتهدین در علم ظلم العالمی بعد این روایات افاده فرموده مخفی ماند که چون بیعت رضوان که در  
 افتخار سنیان بر است مقدم برین ماجرای است پس عمر ابن الخطاب در وقت بیعت رضوان  
 از مولفه القلوب حجاب بود و از تفصل بیعت محروم که چنین کسان را بهره ثواب و طاعت نیست نهی  
 و نیز در مفتاح الفتوح مقدمه تشکیک در نبوت با تم تفصیل مذکور است شو که و ارشاد اقبولنی الخ  
 بسیار از علما مثل ابن زوریهان و ابن حجر مکی و شمس الدین ابومظفر سبط الحجری و ابوجاه غفر





و از سوانح وقت است آنچه بخاطر فاسد ظهور کرده در صحیحین و اکثر کتب و او حرف عاقله باین ترکانه  
 و صدقه یافته نمیشود پس معنی حدیث چنین خواهد بود که ما گروه انبیاء و اراث نمیشود کسی در آنچه بخاک  
 از روی صدقه یعنی در صدقه میراث جادے نمیشود و اگر سائل عود کند که در صورت تخصیص انبیاء  
 چیست بلکه احد من الناس از صدقه میراث نمی گیرد گوئیم که این حکم بطور خبر برای ابر و اتباع انبیاء بسیار  
 ناس صادر شده چنانچه ایزد سبحان در قرآن مجید میفرماید یا ایها النبی اذا طلقتم النساء  
 یعنی هرگاه تو و جمیع مومنان طلاق دهند زنان را یعنی مومنان بسم اتباع تو در طلاق کنند  
 فاحفظه فان من خواص هذا التعلیق و بالقول حقیقی قوله بقصدی که برای حراق بیوت  
 و فرموده اند الخ اما اینکه بیت حجاب سیده سلام الله علیها بیت حجاب نبوت بوده پس آن بجهت  
 ثابت و متحقق است او لا بدی است و انکار آن مکاره و اما ثانیاً فلما قال السبط فی ذکر  
 المنثور فی تفسیر سورۃ النور اخرج ابن مرد و یعن انس بن مالک و برید قال  
 فرم رسول الله هذا کایة فی بیوت اذن الله ان ترفع فقام الیه ابو بکر فقال یا رسول  
 الله هذا لبیت علی و فاطمه قال من افاضلها انت فی رایت ثابت کردید که خانه حجاب  
 سیده از افضل بیوت انبیاست چرا که آیه در شان بیوت انبیاء نازل شده و اما اینکه ابو بکر و غیر  
 قصد حراق آن بیت نمود پس در ازاله خلفا شاه ولی الله محدث و بلوی در تأثر خلیفه اول  
 گفته عن زید بن اسلم عن ابيه انه حين يبيع كلبه بکر بعد رسول الله كان علی و الزبیر  
 یدخلان علی فاطمه بنت رسول الله فینشأ و رافها و یرجعون فی امرهم فلما بلغ ذلك عبد  
 ابن الخطاب خرج خت و دخل علی فاطمه فقال یا بنت رسول الله ما من الخلق احدا حب  
 الینا من ابیک و ما من احدا حب الینا بعد ابیک منک و ایم الله ما ذال بما نغی  
 ان اجتمع هو کوا نفر عندنا ان امر لهما ان یحرق علیهما البیت قال فلما اخرج  
 جاؤها فقالت لعلونا ان عمر قد جاءنی و قد حلف بالله لان عدم لبحرین  
 علیکم البیت و ایم الله لیمضین لما حلف علیک فانصرفوا و اشدین فرور اناکم و  
 یرجعوا الی فانصرفوا عنها فلم یرجعوا الیها حتی باعوا کلبه بکر اخرج  
 ابن ابی شیبہ علی شرط الشیخین و ابن قتیبه در کتاب الامامه و اسبابه در ترجمه  
 کیف کانت بیعة علی در اوایل کتاب گفته ان ابابکر اخرج یقوم تخلقوا عن بیعة عند  
 علی تبعت علیهم عمر ابن الخطاب فجاءینا داهم و هم فی دار علی و ابوان یخرجا

و این حدیث در صحیحین و اکثر کتب و او حرف عاقله باین ترکانه و صدقه یافته نمیشود پس معنی حدیث چنین خواهد بود که ما گروه انبیاء و اراث نمیشود کسی در آنچه بخاک از روی صدقه یعنی در صدقه میراث جادے نمیشود و اگر سائل عود کند که در صورت تخصیص انبیاء چیست بلکه احد من الناس از صدقه میراث نمی گیرد گوئیم که این حکم بطور خبر برای ابر و اتباع انبیاء بسیار ناس صادر شده چنانچه ایزد سبحان در قرآن مجید میفرماید یا ایها النبی اذا طلقتم النساء یعنی هرگاه تو و جمیع مومنان طلاق دهند زنان را یعنی مومنان بسم اتباع تو در طلاق کنند فاحفظه فان من خواص هذا التعلیق و بالقول حقیقی قوله بقصدی که برای حراق بیوت و فرموده اند الخ اما اینکه بیت حجاب سیده سلام الله علیها بیت حجاب نبوت بوده پس آن بجهت ثابت و متحقق است او لا بدی است و انکار آن مکاره و اما ثانیاً فلما قال السبط فی ذکر المنثور فی تفسیر سورۃ النور اخرج ابن مرد و یعن انس بن مالک و برید قال فرم رسول الله هذا کایة فی بیوت اذن الله ان ترفع فقام الیه ابو بکر فقال یا رسول الله هذا لبیت علی و فاطمه قال من افاضلها انت فی رایت ثابت کردید که خانه حجاب سیده از افضل بیوت انبیاست چرا که آیه در شان بیوت انبیاء نازل شده و اما اینکه ابو بکر و غیر قصد حراق آن بیت نمود پس در ازاله خلفا شاه ولی الله محدث و بلوی در تأثر خلیفه اول گفته عن زید بن اسلم عن ابيه انه حين يبيع كلبه بکر بعد رسول الله كان علی و الزبیر یدخلان علی فاطمه بنت رسول الله فینشأ و رافها و یرجعون فی امرهم فلما بلغ ذلك عبد ابن الخطاب خرج خت و دخل علی فاطمه فقال یا بنت رسول الله ما من الخلق احدا حب الینا من ابیک و ما من احدا حب الینا بعد ابیک منک و ایم الله ما ذال بما نغی ان اجتمع هو کوا نفر عندنا ان امر لهما ان یحرق علیهما البیت قال فلما اخرج جاؤها فقالت لعلونا ان عمر قد جاءنی و قد حلف بالله لان عدم لبحرین علیکم البیت و ایم الله لیمضین لما حلف علیک فانصرفوا و اشدین فرور اناکم و یرجعوا الی فانصرفوا عنها فلم یرجعوا الیها حتی باعوا کلبه بکر اخرج ابن ابی شیبہ علی شرط الشیخین و ابن قتیبه در کتاب الامامه و اسبابه در ترجمه کیف کانت بیعة علی در اوایل کتاب گفته ان ابابکر اخرج یقوم تخلقوا عن بیعة عند علی تبعت علیهم عمر ابن الخطاب فجاءینا داهم و هم فی دار علی و ابوان یخرجا

فدعا عمر بن الخطاب فقال والله لئن لم يخرجن اولا حرقتهما عليا كرم علي ما  
 فيها فقليل له يا ابا حفص ان فيها فاطمة فقال وان كانت فخر جوا وباعوا الا عليا  
 پس از عبارت اولی ثابت است که پس خطاب کمال اید اینجانب امیر رسانیده و برای حراق بیت قسم  
 کرده و از عبارت ثانی همراه بودن طب و قسم یاد کردن و گفتن و انکانت محال جرات و جبار  
 و خمارت و قصد سوختن آنخانه ملایک شایانة تجویب ظاهر است و همین است ادعای اهل حق و  
 التفصیل فی التثبید فی الطعن البلیغ من مطاعن الثانی و عليك بمطالعة فاد  
 المصنف رحمة الله لقد احاد وافاد واجنب في الرد على اهل الداد و لعصم  
 ما دینا مثله فی الوها و الانجاد فجزاه الله رب العباد قوله حکمی که آخ ابو الفدا  
 اجمیل ابن علی بن محمود بن محمد بن عمر بن شهنشاه ابن ایوب در تاریخ خود مسمی مختصر فی اخبار  
 البشر در ذکر بیت سقیفه گفته بادر و آله سقیفه بنی ساعد فبا یح عمر با ابکر و  
 انشال لنا من علیه یبایعون فی العشر الاوسط من بیع الاول سنة احد عشر  
 خلا جماعة من بنی هاشم الی ان قال ان ابا بکر بعث عمر بن الخطاب الی علی و من معه  
 و قال لیخرجهم من بیت فاطمة الزهراء رضی الله عنها فقال ان ابو علی  
 فقاتلهم فاقبل عمر لیس من نادر ان یضرب الداد انتهم بقدر الحاجة  
 و قال کذا نقاه القاضی جمال لدین بن واصل و اسند الی ابن عبد البر المغربی  
 انتهم و التفصیل فی رسالتنا المسماة بریح المصقول علی قاصد الاحراق لبیت الرسول  
 قوله و سقیفه الطبرانی فی التاریخ و المبرور فی الکامل و احمد بن عبد العزیز  
 الجوزی فی کتاب السقیفه و ابن ابی الحدید فی شرح نهج البلاغة ناقلا عن البرد و  
 ابن قتیبہ فی کتاب لسیاسة و الامامہ و ابو عبیدہ فی کتاب الاموال و ختمه  
 بن سلیمان الطریلسی فی فضائل الصحابة و الطبرانی فی معجم الکبیر و ابن عساکر  
 فی التاریخ و ضیاء المقدس فی المختار و جمال لدین السیوطی فی جمع الجوامع و علی التبع  
 فی کثر الیمال و منتخب کثر الیمال افوس و بیهای ابو بکر از یوم سقیفه عند الموت ذکر کرده  
 چنانچه در کثر الیمال سطور است خلافت ابو بکر از کتاب الامارہ کفر الهمزة عن عبد الرحمن ابن  
 عوف ان ابا بکر الصدیق قال فی مرض موته انی لا اشد علی شیء الا علی ثلاث  
 فعلت و وددت انی لم افعل و ثلاث لم افعل و وددت انی فعلت و

حدیث

حدیث



وثلاث وددت انی سألت رسول الله عنهن واما الا انی فعلتها وددت انی  
 لما فعلها وددت انی لم اكن اكشف بيت فاطمه وتركته وان اغلق على الحب  
 وددت انی يوم سقيفه نبي ساعدت كنت قد فتلا من في عتق احد الرجاين الى عبده  
 ابن الجراح او عمر فكان اميرًا فكنت ونزيرًا وددت انی حیث وجهت حالما  
 الى اهل الردة انی ان قال واما الثالث التي تركتها وددت انی فعلتها فوددت  
 انی يومما اتيت بالاسعف اسيرًا ضربت عنقه فانه نجيل على انه لا يرعى شرًا الا  
 اعان عليه وددت انی يومما اتيت بالفخاوة لم اكن احرقته وقلته صريحًا  
 او اطلقته نجيًا الى ان قال واما الثالث التي وددت انی سألت عنهن رسول الله  
 فوددت انی سألته في هذا يوم فلا تهازل عدا هله وددت انی كنت سألته هل  
 لا انصار في هذا الامر فوددت انی كنت سألته عن ميراث العبة وانبه  
 الا ان فان في نفسي منها حاجته ابو عبیدة في كتاب الاموال عفا وحيث من  
 سليمان في ضايل الصحابه طب كرض وقال انه حديث حسن الا انه ليس في  
 شيء عن النبي وقد اخرج في غير شيء من كلام الصحابة وخاصة ترجمه ابن انبیه ابو بكر در  
 مرض که انتقال کرد سبقت که من بر چیزے فسوس فليكنم مگر بر سه چیز که کردم آنرا و دوست داشتم  
 اگر نه کرده آنرا و بر سه چیز که نه کردم آنرا و دوست میداشتم اگر کردمی و سه چیز دوست  
 داشتم اگر سوال کردمی از جناب رسول خدا اما ان سه چیز که کردم آنرا و کاش نکردم می پس دوست داشتم  
 اینکه تحقیق من بخودے که کشف کرده خانه جناب سید را بلکه ترک کردمی آنرا اگر چه بآن سبب  
 بامن حرب میکردند و دوست داشتم اینکه تحقیق رسول خدا بودم من که انداختم بر خلاف  
 در گردن یکی از دو کسان یعنی ابو عبیدہ جراح یا عمر ان الخطاب بسبب و امیری بود و من در  
 بودے و ثالثاً هرگاه فرستادم خالد را بر اے قتل اهل رده تا اینکه گفته اما سه چیز که نکردم  
 آنرا و دوست داشتم اگر میکردم پس دوست داشتم من که روزے شعت میرشده نزد من  
 آید بود میگویم و ابس تحقیق که او کمان کرد سوی من که تحقیق او نخواهد دید شری را اگر اینکه اعان  
 کرده شود بجا و دوست داشتم اینکه روزے که مجاهده نزد من آید بود یعنی سوختم و بلکه قتل میکردم  
 یا ما میگویم تا اینکه گفته اما ان سه چیز که از جناب رسول خدا سوال نکردم و دوست داشتم  
 که سوال میکردم پس اول آنکه سے پرسیدم آنرا حضرت از بر خلاف پس نزاع کرده نمی شد بجا

خلافت دوست در ششم آنکه سوال میکردم از آنحضرت که آیا میراث عمه و دختر خواهر که بان احتیاج  
 دارم رویت کرده است آنرا ابو عبیدہ در احوال حق و خشمه ابن سلیمان در فضایل صحابہ  
 طبرانی در ذکر ابن عباس و دنیا در مختار و کفہ است کہ اینچنین حسن است مگر اینکه در ان چیزے از  
 جناب رسول خدا منقول نیست و این امر قاضی حدیث نیست چرا کہ بخارے در صحیح خود بسیار  
 از کلام صحابہ بخراب میکند و از همین جا ثابت شد کہ خلیفہ اول در مقدمہ هراق بیت شامل ثانی است  
 و آنچه شامی صاحب در تحفه در مکایه رجاء الغیب از کار این رویت کرده اند قابل التفات نیست زیرا کہ  
 اینقدر علماء و محدثین معتقد علیہ سینه این رویت را در کتب خود نقل کرده اند و ہمہ سند الیہ است  
 و جماعت بوده اند بلکه اینها این را در فضایل صحابہ خراج کرده اند این جماعہ کثیر را از قضی کفایت  
 داد سفاقت دادن است و سجد دعا و سجده بجز شامی صاحب بدیگری زیانیت مؤثره  
 بخیرے کہ سید الانصار گفته اند الخ کما فی البخاری فی حدیث سقیفہ حیث قال عمر ابن  
 الخطاب عجل الله فرجه انما جاءنا من عبادہ الا انصار قالوا لا والله انتم و فی القاموس قاتله  
 الله ای لعنه الله انتم مقام حریت کہ خلیفہ صاحب بصلی علیہ السلام عظیم المرتبہ استعجال  
 القضاة کہ بکفر رویت میشود سبب میکنند کند و کسی از مدعیان ولای صحابہ بر اجماع نمکند مگر باین  
 حد ایا این لفظ در حکم کلی مشکک باشد کہ از بعض جائز و از بعض ناجائز فاعله حرط القضاة  
 قوله و بما نعتی کہ در آورده اند قرطاس الخ کما من سابقا من لیس فی التیاض و تظہر من  
 الصحیحین لا حاجة لذكر الروایة لکن شمس رقابین الناس قوله و ایة ای کہ  
 الخ کما من فی اللان نقلاً عن البخاری قوله علی کہ بحیث نقلین کرده اند الخ اما  
 نقل اول یعنی مصحف مجید و عدم تمسک آن اما ظاهر آری علی ثالث با آن هر چه بوده ظاهر است  
 کما فی البخاری و مسلم و امام غزالی اکثر آیات اہل بیت انداختند مثل ایسج علی الرجلین و  
 تقسیم خمس بذوالقربی و آیات وراثت عموماً و وراثتہ بنی خاصاً و غیر ما من الایات البیت  
 و اما نقل ثانی یعنی البیت و عترت پس جناب سیدہ زاننا خوش کردند و بعد انتقال مخصوصه  
 اعراض از جناب امیر المؤمنین و قصد هراق بیت کردند و در خصوص جنس و ذک بسیار آزار دادند  
 و احسین پس یکی را بر سر و دیگرے را چهار آواز علاناً شہید نمودند و از اولاد آنحضرت  
 انحراف و زبیده اقتداء ابو حنیفہ و شافعی و غیر جماعت کردند و در کتب فقہ خود اقوال زید و عمرو  
 بر غیبت نقل کنند و نوبت امتحان و قیاس رسانند لکن کاسے از سید الساجدین ابن العابدین

.. مد

مد

برعم خود

مد

مد

مد

و با قرع غلوم الاولین و صادق آل طویس سلام الله علیهم اجمعین روایتی هم نقل کنند بجه محدثین اینها از خدا و رسول  
 شرم نکرده قبح در بعض بن خضرت می نمایند و التفصیل فی الاستقصار و تفصیل مخالفت اینها با طاعت  
 کرام علیهم السلام در مصداق قاطع تصنیف حضرت سلطان العلماء دام ظلّه العالی بخرج و بسط تمام مستطوع  
 بلکه موضوع رساله همین است **قوله** و با تخلافی که خلاف سنت پیغمبر احداث کرده اند **الحج** دلیلش ظاهر است  
 که خلیفه اول خلیفه ثانی را بجای خود خلیفه مقرر کرد حال آنکه رسول خدا کسی را خلیفه نکرده بود و حاجت مستشاران  
 به از دستاوردن اینجی علی ناطقی کتب الکلام **قوله** شوا به که **الحج** ظاهر است که خباب رسول خدا را  
 بان امر فرموده و من ادعاه فلیعیه البیان **قوله** و به افسوس که **الحج** کما من انفا من حدیث  
 کنز العمال **قوله** بگریه **الحج** کما فی الموطا کما هم ماله و من فی الملق و **قوله** بر و نیکه الی  
**قوله** و داده **الحج** بر ناظران کتب تاریخ ظاهر و آشکار است **قوله** فذک **الحج** کما فی الترقاة  
 شرح مشکوٰۃ و در متن عبارت آن مندرج است **قوله** ما لیک **الحج** بجا بجه در روضه الاحباب بطور است  
 که جنس مال ذریقه عثمان بحکم داد و صحابه بر آن تغییر کردند **قوله** باصرار **الحج** بر ناظران کتب تاریخ  
 مخفی نیست **قوله** و بدینیکه **الحج** شاه صاحب در تحفه مسروقه اعتراف بان کرده اند **قوله** و بشا میکه  
**الحج** در عهد ابو بکر هرگاه ابوسفیان نزد خباب میر المومنین علیه السلام نزد و نمود و یزید میرس را حال  
 شام کردند و وقت عمر هرگاه یزید انتقال کرد امارت شام بر اے معاویه مسلم داشتند حتی که تا وقت  
 قتل عثمان معاویه میر شام بود و بسبب همین طول مدت اوضاع خود درست کرده بهنقه و جرات بهم  
 رسانید که بانفس رسول محاربه کرد و از خباب سبط اکبر خلافت انتزاع نمود و زهر داد و پیرش  
 یزید بنجباب امام حسین علیه السلام هر چه کرد ظهر من الشمس است پس این بلا بر اسلام خصوصاً بر اراکان  
 دین بسبب طول مدت امارت معاویه بود و از همین جاست که گفتند ششصد و یک نفر هم زید کردن  
 است و خون شهدا تمام برگردن اوست **قوله** بقطاطی و غلطی **الحج** ولی الله محدث  
 و بلوے در رساله تفصیل السجین و نیز در اراکله الحقا و فصل چهارم مقصد اول و در آخر تاثر صدیق  
 دو جا از صحیح ترمذی و مستدرک از زید بن عمار نقل کرده که او گفته ان بابا بکر حین حضر  
 الموت ارسل الی عمر تسخلفه فقال الناس تسخلف علینا فظا غلیظا و لو قد  
 ولینا کان افظ و اغلظ و ما یقول لربک ذا البقیة و قد استخلف علینا عمر  
 الحدیث و اما اثبات نیکه فطاطت و غلطت خلاف امارت است پس این روز بهان  
 در کتاب باطل خود تصریح کرده چنانچه گفته صحیح العقل نجیکه بان مداد اکاماته علی حفظ

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص

ص ص



قوله بحسبک الخ پس تفصیل آن برناظر باب چارم نرزه و اکثر مصنفات جناب محقق علامه  
 ائمه الله فی العالمین مولانا اسید حامد حسین الحسینی الموسوی لایزال مینوع افاداته حارثه و شجاعت  
 برکات ماطره پوشیده نیت قوله بمخالفتنا نیکه و اعلاطیکه الی قوله واقع شده الخ تفصیل این موقوف  
 بر مطالعہ استقصاء الافحام و عبقات الانوار و این طرز جدید را موجد همین علامه تحریر است و امت  
 و عمت فیوضاته قوله و تا و لیکه بر اے جناب الخ مقصود این سخافت این تاویلات است  
 چنانچه برناظر جوبه تحفه محفّی نیت قوله بر شولے الخ در تاریخ روضه اصفاء و انشراح است که دو

ص ص

در بیان شرح خالد بن ولید بعد رحلت از قبیلہ مالک ابن نویره بحاجب خلیفه اول داده که مراد قتی  
 در خل کن که عمر بن الخطاب تر د خلیفه نباشد و گویند این اول رشولے بود که در اسلام داده شد  
 و همین خالد را سیف الله میدهند گویا بر ویت موضوع باشد کما فی فیض التقدير شرح  
 الجامع الضعیر انتهى الحمد لله که بعض اوله باخضار تمام بجلت تمام معرص تسطیر در آمد و تفصیل  
 آن طو لے میجوید و برناظرین کتب کلامیه خصوص عبقات الانوار فی امامت ائمه الاطهار و استقصاء  
 فی نقض منتهی الکلام و تشیید المطاعن لکشف الظلمین محفّی نیت ثم الحمد لله که بسبعیهای جمیله  
 علماء کرام شکر الله مساعیم انقدر این مضامین رواج یافته که در یک روز این تعلیق را بسبک  
 تالیف شنیدم و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ

ص

علی محمد و آله الغر الميامین کتبہ العبد الذلیل مقرب علی

النفوس الحسینیه عفا الله عنه فی النهار

الخامس عشر من شهر شعبان سنة

هجرة بنوے صلی الله علیه و آله

فی بلدة جگر النوبیدة کتیر

سید علی نقی الطو

تمام شد

در طبع مجمع البحرین لودیانه با تمام سید خرمین نفوس طبع

پوشید



**ف** محازی عبارتیکه است عبارت در اصول فقیر بحشم خود دیده ام و جائیکه در عبارت  
 عبارت را خباب سید محقق علامه مصنف استقصاء الافحام درمطلبه بحشم دیده اند یعنی یا بر کتاب  
 ستطاب نشینده نوشته اند یا در هر دو کتاب خود یعنی استقصا و عبققات الانوار شهرت یافته  
 فی الامصار وارد فرموده اند و داب انجذاب است که عبارتی را که بحشم خود ملاحظه مینمایند بر آن نقل نموده  
 تحریر می کنند و عبارتیکه بر آن است است از فقیر از مصنفات بانتهیات خباب محقق علامه بعد  
 تصحیح نقل از اصول کتب سبب و حدان آن درین رساله وارد کردم و عبارتیکه بر آن علامت ایچ  
 خورنده پس آن را از فقیر بحشم سر دیده و ندیدین خباب علامه محقق بنظر من رسیده گوید و واقع  
 بنظر اشرف او شان گذشته باشد بلکه باعتبار دیگر علمای سکرانند مساعیهم آنها را درج

رساله نمودم ۱۲

ولا یفرضه الا من فوق من الاحادیث تراشیده اند و روشنی که در اول اسلام بحاجب شخصی داده و تمام آنکه  
ازین عبارات پیدا کرده اند که هم قاعده عربیه و فارسیه ظاهر میشود گفته میشود که شاه صاحب باین دعا و  
استعداد فهم عبارت فارسی هم بداشتند شاید بهتبار حافظ و طلمیان از متقین خود توجه عبارات این  
کتب نموده بی باکانه نوشتند آنچه نوشتند لکن حیرانم که تمیز رشید شارح منصف منتجبی الکلام و باقی نامه  
و منصفان نسخ سیمیه بوجهی که باظهار بعضی علماء کالپی اند و باعتراف بعضی علماء شاهجهان آباد خود شاه صاحب  
منه اصلاح این نسخه همیشه کوشش نموده اند و چرا اصل مطبع که هر بار تحریف و تصحیف و منظر اصلاح  
نموده اند و حاشیای نسخهای صحیح بخارسی که هر شارح را نسخه علامه است نموده اند در مقام صحت  
نموده اللهم الا ان یقال که بسیار اصلاح کرده اند و از بعضی مآخذ با تخریفات که بکار برده اند و این تخریفات  
اغلاط و غشیات و انکذوبات و افتراءات و تحکلات و تدلیسات و تلبیسات که می بینی و حصای آن توان  
اصلاح که صلاحیت اصلاح ندارد باقیامده است فقط ص ۵۴۹ **قال** ازین روایت بصریح معلوم  
میشود که ابو بکر صدیق ازین خدمت غفلت نموده و در خدمت غیر دخل نمیکرد و منادیان را نصب نمیزمود پس  
هم چون عزل واقع نشد عای تسکین شایع نمیداد آنی بقدر الحاحه **اقول** و فضیحه که میقول بسبب مثل قول  
سابق نص مرتب بر عدم طبع کتب خود چرا که علمای اهل بیت این دخل الی بکر را منافی عزل او نمی دانند بلکه آنچه  
گفته اند نیست که حضرت امیر از خود چندان بلند میخواست و نموده که تمام مردم بر عهد اند ابو بکر ابو هریره را  
مقرر کرده بود که آنچه آنحضرت بگوید بشنود که اگر آن کند تا مردم دیگر که بعد باشند بشنوند چنانچه ابن حجر در فتح  
الباری در کتاب التقریر در شرح حدیث اعنی تا ازین باب هر یک با مراد بگویند گفته **قال** الطحاوی  
فی مشکل الآثار هذا مشکل لان اخباره في هذه الفصحة تدل على ان السبع بعث ابا بکر  
بذلك ثم اتبعه على ما امره ان يؤمن فكيف بعث ابو بکر ابا هریره ومن معه بالتأذين  
مع صرفه امر عند في ذلك الى على ثم اجاب بما حاصله ان ابا بکر كان امير على الناس  
في تلك الحجة وكان على هو المأمور بالتأذين بذلك وكان عليا لم يطق التأذين بذلك  
وحداه واحتاج الى من يعينه في ذلك فارسل معه ابو بکر ابا هریره وغيره انتم  
بقدر الحاجة انوس که شاه صاحب بضمیر ما نید و علمای متقدمین شأن جمعی سرایت عاقل منصف باید که  
که عور که بپایه طحاوی و جابها در باب تقریر ابو هریره براسه تأذین صحت و او شاید توجه بآن مشکل که  
طحاوی را اخذ نموده تقریر ابو هریره را موجب شرکت ابو بکر در خدمت می بدارند و مشکلی که طحاوی  
بعد مشکل الآثار دفع می کند آنرا در حد و حدود سازد ۱۲ ص ۵۴۹ **قال**

۳۵

**قال** مدیم بر جمال دل که ظاہر الایو سی معنی الارجل معنی آواز قوت بخند **اقول** کتب بخت است و دلیل کمال شایع صاحب  
 که خبر کی نص است آواز جمال میفرماید چرا که لایو دے معنی ہرگز نغای دیگر جز این ندارد بلکه نص است بر غزل ابو بکر و  
 از لفظ ظاہر کہ در کلام شایع صاحب واقع شدہ معنیہ میشود کہ این فقرہ معنای دیگر ہم دارد و حال آنکہ ندارد و این  
 نسبتش را عاقلان خوب میدانند ۱۱ **ص ۵۴۹ ط** **قال** نیز حکم اسرور کہ سورہ را از ابی بکر  
 بگیر و آواز بخوان بر تقدیر صحت این جملہ موید میشود **اقول** تشکیک در صحت اینجملہ ناشی نیست گریا از غایت جمل  
 ولداد با سبب نصب و خدا کہ با اہلبیت خیر العباد دارند کما ظہر لک اتفاقاً و سبطہ عنقریب کہ علمای مخالفین عزرا  
 این جملہ کرده اند ۱۲ **ص ۵۴۹ ط** **قال** بن غزل سبب عدم بقاقت و قصور قابلیت ابو بکر نبود  
**اقول** اولاً کتب بخت است کہ عبارت تفسیر نظام نیا پوری مشعر بی باقیابی بکر گذشت ثانیاً باطل است بخت بطلان  
 دلیلش کہ بعد از این گفته و انانیت **ص ۵۴۹** زیرا کہ با جماع ثابت است کہ ابو بکر از امامت حاج معقول شدہ انتہی جماع  
 ائمہ یکسو سنیان ہم برین دعوی اتفاق ندارند و بعد بطلان سنیکی از روایات اہلبیت غزل بی کبر از حج ثابت میشود  
 چنانچہ افضل المتأخرین مخالفین علای سیوطی در جمیع الجوامع برویت ابن جریر آورده عن الحارث ابن مالک **قال**  
 خرجت الی مکہ فلیقت سعد بن مالک فقلت لہ هل سمعت لعل منقبہ **قال** قد متحدث لہ  
 اربعا کون لہ احد یمن احب الی من الدنیا **قال** فخرج منہ فوج ان رسول اللہ بعث ابابکر بیدارۃ  
 من مشرکے قریش فساد بها یوما و لیلہ ثم **قال** لعلی الحق ابابکر فخذ ہامنہ فبلغنہ و **قال**  
**علی ابابکر الحدیث** و در کنز العمال مذکور است عن ابی بکر بعثہ بیدارۃ الی اہل مکہ الی ان **قال**  
 فساد بها ثلاثا ثم **قال** لعلی الحق فمرد علی ابابکر و بلغنہ انت ففعل فلما قدم ابو بکر  
 فقال رسول اللہ حدث فی شئ **قال** ما حدث فیک الا حیزہ لا کن یمن ان لا یبلغنہ الا انا و **قال** من  
 حم لہ احمد بن حنبل فی مسندہ و ابن خرمیہ و ابو عوانہ **قال** فی الافراد ای دار نقضی انتہی و خواب سنبہ  
 اسند رجح احمد فی العالم الدینیہ و العلوم الالہیۃ سید الاعمال لا نور العالم المقدس لازہر حکیم اللہ فی حقیقۃ الامر الی  
 سید مصرہ و حقوۃ و ہرہ الامیر الکبیر و البدر النیر علامۃ الزمان و المعجوزۃ الدوران السمی بہ محمد الملقب بابا قراداد محمد بنی  
 ضریحہ و عطاردہ مضجعہ در حاشیہ تقویم ایمان غرمدہ فی کتاب در السطین الحمد شہم النافذ المحموس با سندہ  
 عن زید بن شیع عن ابی بکر ابن ابی عوفان الثبتۃ بعثہ بیدارۃ الی اہل مکہ الی ان **قال** فساد  
 بها ثلاثا ثم **قال** لعلی الحق فمرد علی ابابکر و بلغنہ انت ففعل فلما قدم ابو بکر **علی اللہ**  
 بکی الحسن و در برہضہ اصفاف فی سیرۃ الانبیاء والملوک و الخلفاء از اعلام الوردے آورده **جلد ۳**  
**ص ۲۱۲** کہ چون علی در راہ بہ ابو بکر رسید ابو بکر رسید کہ ای علی چه واقع شدہ مگر دشان من چیزے نماند

۳۷۵

۳۷۵

فوج البکر

گشته علی گفت نو لکن رسول خدا را فرموده که سوره برات از تو بستانم و من بر مشرکان حرام عهد انشان را اهل گردانم  
ابوبکر هم از راه برگشته نزد رسول الله آمد و بعضی ساینده که انک اهل بیت کاهرت لت فیه الکحناف  
فلما فوجئت به دتنی عنه مالی تزل فی قرآن فقال البیت لا و لکن اکامین نسبہ الی عن الله  
عز وجل لانه لا یجوز عنک الا انت و مهجل منک و علی منہ و هو اخی و وید و و آخرت و  
خليفة فی اهل و امة من بعدک یقضو دینک و یخیر و عک و لا یجوز عنک الا علی  
انکه بقدر الحاجت و ازین روایات بصیرت معلوم شد که جناب رسول خدا با میر موسی مان حکم فرمود که ابوبکر را  
از راه برگرداند و جناب امیر از راه برگردد و بنید و ابوبکر گریان و نالان بخدمت حضرت رسالت رسید پس ثابت  
شد که از اماره حاج هم مغرول شد و اگر مغرول نشدی بطور آنحضرت حکم بردا و میدادے بلکه میفرمودے  
که ابوبکر امارت حج نماید و جناب امیر سوره برات رساند (۱۲) و از نیاجاست که این روز بهان رد ابوبکر را که علامه  
علی علیه الرحمہ نقل کرده و نقل کاذب سووق البتہ ثم رده انتھی (عین غزل و از اماره حج دانسته  
چنانچه بجاوب علامه علیه الرحمہ از دلیل عاجز آمده زبان بسب و شتم کشاده و در بیخیل امید خود افتاده و گفته  
من غایب جملک با کخیا دانک تدعی انما الحقہ علی رج قبل الحج فیما ایها الجاهل من حج  
تلك السنة تخالف الخبر للتواتر تدعی انہ لم یحج فی سنة تسع احد و کل هذا من  
جملک و بعضک لا یقدر هذا بانه بس اینجا باید دید که در حق امیر خود مثل ابن حریر و احمد ابن حنبل و  
ابن خرمیه و ابو حواء و دار قطنی که رد ابوبکر را روایت کرده اند چه میگوید و آیا انیان جابل و مبغض و منکر متواتر است  
نوده اند با تجمه هر گاه نزد ابن زور بهان ابوبکر همین غزل و از اماره حج است مطلوب بلا کلفت حاصل شد و معجزا  
چون روایت محتمله نیست ثابت شد که ابوبکر از راه برگشت بس تا و فیکه که بدلیل که مفید یقین باشد ثابت نماید  
که ابوبکر باز امارت حج مقرر شد بر اجمت تمام نمیشود و آنچه زور بهان گفته اند تدعی انہ لم یحج فی هذه السنة احد  
اشنخ و جحد ثابت نیست غیر سید ایا اماره حج محض رد ابوبکر بود و درین سالها که ام ابی بکر میر حج میباشد مگر روایات  
شیعه و ثقاتی که امیر اند قائل فی الدارین حج و ثابت است که در انسال بعد مر حجت ابی بکر جناب امیر  
امیر میر حاج بود فافهم # ص ۵۰ ط قال لیاقت فرات چند آیه قرانی تا و از بعد که هر حافظ و قاری  
میخواند سر انجام داد بجز او را ثابت نخواهد بود اسے ابوبکر را اقول که بخت است اولاً مخالف است بآن  
که خود شایع صاحب در ص ۵۰ ح ۵۰ فرمودند و چون بیکار هم از منجات عطیہ بود پس لابد آن شخص هم  
عظیم القدر بزرگ مرتبه باشد مثل ابوبکر لهذا جناب بنییر علی را بر انیکار میر ساخت و نایا اگر این بر رعایت عظیم  
نمی بود ابوبکر را بخدمت جناب محمد سبوی عرض مینمود اهل بیت کاهرت لت فیه الکحناف و جبر ابوبکر

بجنت حضرت رسیده گریه و زاری و جرح و پتیار سے آغاز نهاد کما مرافقا قنبر و حال لیاقت ابو بکر از جانب  
 باری و غالب رسالت ابید پر سید کد لیاقت و شسته یانه **ص ۵۵** **قال** با جمع پس سیر ثابت و مقرر است  
 که علی مرتضی درین سفر اقتدا سے ابو بکر میکرد البی قوله متابعت او می نمود **قول** کنف ب سبب است چرا که هرگز اجتماع  
 این سیر بران ثابت نیست و اگر بالفرض بعض اتباع و شیعیان ابو بکر گفته باشند اهل حق آنرا که با و میکنند  
 متمیز لغوه عجم چون از اثبات نصب و عزل بی بکر از ادای سوره براه که رسانتی عظیم بود و به مناجات در باب آن  
 گفته که **لَا يَكُونُ عَمَلُ الْكَافِرِ حِلًّا** (فارغ شدیم مردم لیاقتی ابو بکر از ادای آن که سورت عارف و ننگ فراوان بر او  
 و پیر و انشاست خود ثابت گردید پس خیانت بعض متلینین که بهره از دین و دیانت باید شنید باینکه بعضی معقبان  
 مثل مشهور هر چه خواهی کن و بی برای ابو بکر از ادای سوره براه ترا شنبه اند و آن انیکه چون برات متضمن فضیلت ابی  
 بود و لهذا مناسب بود که ابو بکر روح خود بر زبان خود بیان سازد پس حضرت رسول حوشت که روح او کسی دیگر نگذاشت  
 و درین کتب تحت است تعظیم لش انیکه این حجر در فتح الباری در باب **وَلَا ذَنْبَ عَلَى مَنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ** من حکم التخصیص  
 گفته **قِيلَ قُلْنَا لَا تَقْضِي لَكَ عَلَى تَبْلِيغِ ابْنِ كَعْبٍ بِرَأْفَةٍ لَكَ تَحْتَمِلُ تَضَمُّنًا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ فَاذَرَدَ أَنْ**  
**يَسْعَوْهَا مِنْ غَيْرِ لِي بَكَرٍ وَهَذِهِ غَفْلَةٌ مِنْ قَائِلِهِ حَلَمٌ عَلَيْهِمَا ظَنَّهُ أَنْ الْمُرَادُ بِهِ تَبْلِيغُ بَرَاءَتِ كُلِّهَا**  
**وَلَيْسَ كَذَلِكَ لَمَّا قَدْ ضَاهَا وَأَمَّا أَمْرُهُ بِتَبْلِيغِهِ مِنْهَا أَوَّلُ مَا فَطَّرَ أَنْفَهُ وَمِنْ غَيْرِ**  
**النَّدَا أَمْرٌ صَحِيحٌ يَكُونُ بَلِيْقٌ بِالْأَمْرَاءِ مِثْلَهُ فَصَرَفَ النَّبِيُّ عَنْ لِي بَكَرٍ لِكُونِهِ أَكْثَرُ مِنْ فَاعِلِهِ وَنَحْنُ**  
**عَنْ مِثْلِهِ وَهُوَ فَضِيلَةٌ لِعَلَى سُبْحَانَ اللَّهِ جَائِزٌ عَمَّا يَسْتَكْبِرُ أَنْ تَبْلِيغُ آيَاتِ قُرْآنِي رَأَاهُ حَقِيرٌ مِثْلُ**  
**كُلِّ مَا فِي نَاسِي بَرَعَمٍ بِطَلِّ حُذُو كَمَالِ فَضِيلَتِ ابْنِ كَعْبٍ ثَابِتٌ كَرْدَهُ لَكِنْ نَظَرُوا آيَاتِ مَا لَقِيَ فِي حَقِّهِ وَتَشْفَعُ وَكُوشِدَهُ**  
**وَنَهَيْتُ لِقَضَائِهِ غَفْلَتُ شَيْءٍ ثَابِتٌ كَرْدَهُ كَمَا بُوْكَرَ ابْنِ أَمْرٍ رَأَاهُ عَظِيمٌ مِثْلُ النَّبِيِّ وَبَرَعَمُ لِي حُذُو دَلِيلُ كَرْدِهِ**  
**وَنَاخُوشٌ مِثْلُهُ وَبِهِ كَيْسٌ بِجَنَّتِ بِغَيْرِ حَاضِرُهُ وَكَانَ تَزُولُ خَيْرٌ سَعْدٌ حُذُو كَرْدَهُ وَآنُزَلُ فِي شَيْءٍ**  
**لَقَدْ وَبَكَ وَزَارَ سَعْدٌ بِهَمِّ فَقَدَانِ أَنْ كَرْدَهُ وَكَفَتْ أَهْلَتُهُ لَيْتَ لَيْتَ طَالَتْ فِيهِ الْأَعْنَاقُ فَلَمَّا تَوَجَّهَتْ لَهُ**  
**سَرْدٌ دَنَى خَابَ شَاهِدُهَا بِرَأْفَةٍ تَكْلِيْمٍ مِثْلِهِ وَسَنَانُ بَرَعَمٍ حُذُو بَرَاءَتِ ابْنِ كَعْبٍ ثَابِتٌ بِرَأْفَةٍ بِرَأْفَةٍ**  
**كُوشِشٌ نَاكَرْدَهُ كَوَسْبِ تَقَرُّبَاتِ مَا لَقِيَ بِمَقْبُودِ حُذُو رَسِيدِهِ بَا بَرِ بَرِ ابْنِ نَاصِبٍ عِدَاوَتِ مِثْلِهِ فَطَرَّ**  
**بِجُودِ مِثْلِهِ كَيْفَ كَانَ ابْنِ كَعْبٍ بِرَأْفَةٍ مِثْلِهِ كَرْدَهُ لَكِنْ نَظَرُوا آيَاتِ قُرْآنِي كَارِ أَسْبَابًا وَأَوْصَابًا لَا غَيْرَ**  
**ابْنِ نَاصِبٍ جَنِينِ أَمْرٍ حَقِيرٌ مِثْلُ كَيْفَ تَكْتَلِفُ مِنْ أَفْوَاجِهِمْ **ص ۵۵** **ط****  
**قال** ابو بکر که نظر رحمت الهی بود **قول** **أَيُّهَا** یعنی اش برین نمیرسد که مکدم مذاق فرموده اند ثانیاً تا  
 و قیقه پس آن از کتاب و سنت نیارند کاف باند ثالثاً خاب باری عزیمت صحابه پیغمبر را حفظ است



غلۃ الکفان تعریف کرده است و در صورت ابوبکر باید که ازین تعریف خارج باشد ۵۵ ص ۵ سطر ۸  
 قال در حق او ارشاد فرمودند احم امتی بامت ابوبکر اقول هذا موضوع ليس بحديث كما  
 اعترف المسلمون في فضل التقدير شرح جامع صغير ارف امتی بامت ابوبکر الخ ع ۱  
 ابو یعلیٰ من طریق ابن السملانی عن ابیه عن ابن عمر بن الخطاب وابن السملانی حاله مع  
 لکن فی الباب ایضا عن انس و جابر و غیرهما عند الترمذی و ابن ماجه و الحاكم و غیرهم  
 لکن قالوا و ان یتم بدال الزعم و ارحم و قال ت ای الترمذی قال ک ل  
 الحاكم علی شرطهما و تعقبه ابن الهادی فی تذکرته بان فی متنه نكارة و بان شیخ ضعیف  
 بل مرجح وضعه انتم پس حدیثی که نزد خود اہلسنت ہسم موضوع باشد بمقابلہ اہل حق بان استدلال  
 کردن دلیل سفہ و جہل است ۵۵ ص ۵ ط ۱۱ قال زیرا کہ حضرت امیر عمر ابن ابی سلمہ را الی حق  
 قال کما یوحیاد انمودہ اقول خیانتی علی یدہ عجیب و ندیسی تقلید نصرانہ کالی غریب بکار برودہ اند حال  
 آنکہ خباب امیر ابن ابی سلمہ را مغرول سبب یافتی و نفرمودہ اند بلکہ سبب پیش آمدن حرب معاویہ ابن ابی  
 سفیان خلیفہ پنجم سنیان برای عانت و دستنظار طلب فرمودند چنانچہ عبارت نامہ خباب امیر نسبت ا ما لعدو  
 فانی قد ولت النعمان ابن العجلان علی الحدین من رعت یدک بلا ذم لك و لا تثریب علیک  
 فلقد احنت لولا یت و ادیت الامانة فاقبل غیر ظنن و لا ملوم و لا متهم و لا ما نثم و لقد  
 اردت المسیر الی ظلمة الشام احببت ان تشهد مع فانك ممن استظمر به علی جهاد العدو  
 و اقامہ عمو الدین انشا الله تعالی انتم کلامہ صلوات الله و سلامہ و درین غزل و غزل خباب  
 عتیق بو بن بعد است اول انیکہ بسبب ضرورت جهاد با ظلمہ شام غزل بن ابی سلمہ و طلب و واقع کردیدہ  
 بخلاف غزل ابوبکر کہ احادیث کثیرہ بر بمعنی دلالت دارد کہ او یاقوت ادبی سورہ برات مذشت چنانچہ  
 خباب انحضرت فرمودہ کہ یوم عیتہ الانا و اولی عیتہ و و هم انکہ خباب امیر ابن ابی سلمہ را از امانات خبر  
 مغرول فرمودہ بر کار سے عمدہ از ان نامہ فرمود و غضب ابی بکر بر امارۃ حج بعد ازین غزل غیر ثابت کما مر انفا  
 سویم انیکہ غزل ابی بکر قبل از مباشرت با بر ما مور بہ واقع شدہ بخلاف غزل ابن ابی سلمہ کہ بعد مباشرت با بر  
 ما مور بہ بالقطع صلحت و ضرورت طلب و واقع شدہ و الفرق بین العزلین بین انتم ۱۲ مقام میر  
 کہ شام صاحب یاقوتی مضمون نامہ را نوشتند و تعلیل عوام مد نظر فرمودند ۵۵ ص ۵ ط ۱۱ قال  
 اگر ابوبکر صدیق یاقوت و قابلیت الی جز الطعن اقول کذب بحت است چرا کہ از روایات اہلسنت معلوم شد  
 کہ وقتیکہ ابوبکر بخدمت رسول خدا حاضر شد گریست تعجب کہ آنچہ شاہ صاحب تمجید ابوبکر بنقصید کہ امری کہ از من

شده بنجاب لیسر حواله شده امری سهل و آسان است و در بعضی هم ظاهر که عادت عربست که معاطه عهد بنیام را قافیه  
سراجام میبندند و ابا عد گو در فضل اقدم باشند و نیز بر یکدیگر امیر بود بحد مرتبه ازین اعظم است گر لیتن به  
دارد اگر بزمین فلک فرمای فتنی گذشته بود و خواب پیغمبر خدا را وقت گریه او بینه نفرمود که چنان گمان میسر  
که این غزل در قدر تو نقصان کرده حال آنکه ترا بر امری که ازین عظیم است امیر کردم و در بعضی این امر عدم  
لیاقت است بلکه سبب عادت عرب این صرف واقع شده نه آنکه علی از تو افضل باشد فانظر و یا الی  
که بصناد لطیفه بعضی فخر گفته اند که چون درین ماده نقص عهدی که با کفار بسته بود و بنظر بود و حسب عادت  
کفار عرب شکست و بت عهد تعلق به شخص داشت که بسته باشد یا قافیه آن شخص لهذا خواب رسول خدا خواب امیر  
که آنحضرت قرابت فرموده باشند فرستاده اند چون عزل ابو بکر باین وجه باشد که شانش متحقق نخواهد بود و  
ابی علی از مشایخ معتزله برین وقت اقول معاذ الله که خواب خاتم المرسلین احیای رسمی از رسوم کفار کرده باشند  
بخت آنحضرت برای رفع رسوم جاهلیت بوده نه طمس آن و با بعضی از کتب عهدی میبود تا پیغمبر خدا و ابوبکر را  
چرا میفرستاد و ثانیاً لیلیه ابوبکر با تحریف چرا میفرمود ۱۲ چونکه عروا و اکثر سرایا بحمد الله تمام کو بود  
او دشمنین بلکه خلفائے ثلثه سے کوئی امر ایضا هر نهین هوا که او یکی معتقدین او سکو دیکه که خوش بود که  
شاه صاحب فی تحفه من چند دعوی بی سرو باس باب من کئی بین که خط کو بهتان و افترا و کذب من جمیع  
کیا ای او جواب او سکا کتب کلامیه فرقه ناجیه کثر هم الله تعالی فی البریه من خصوص شیعہ المطاعین من  
نوبله موجود ہے لکن رساله بعضی جا کتب سمد الله تعالی سے کہ سابق حکما ذکر سورہ برات من حکما  
ہے بعضی کذوبات شاہ صاحب کے بمقتضای مصرعہ مشہور کہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ  
دو کار یہ بیان وارد کئی جاتی ہیں کہ بطریق مطلب او نام طہنت من او طی ثبت کذب شاہ صاحب موصوف  
من کذب ص ۳۹ ط قال جماع اسل سیر و تواریخ از شیعہ و سنی ثابت و صحیح است کہ ابوبکر را  
بعد شکست احد چون خبر رسید کہ ابوسفیان بعد مرجعت نادم شدہ میخواد کہ بر سر مدینہ تارذ بنجاب در مقابلہ حضرت  
فرمود و ابوبکر مقابلہ آنها بردخت اقول دعوی جماع کذب بحت است خصوص آنچه نسبت بشیعہ ارشاد شد  
بس عاشا و کلا کہ در کتب اسل علی اثری از امارت خاب عتیق درین سریہ باشد ۱۱ من اراد التفضیل بطریق  
شیعہ المطاعین صفحہ ۵۴ لانه لا یش بطریق اسل سمد الینا ۱۲ ص ۳۳ ط قال  
در سال ششم چون بغزوہ بنی لیحان برآمدند و ان قبلہ خبر تو جہ آنحضرت شنیدہ بر سر کو ہا متخص نمودند آنحضرت  
یک دور در منزل شان اقامت فرمودہ سرایا با طرف فرستاد از آنجملہ سریہ عمدہ بسر کرد کہ ابوبکر بود  
کہ نسبت کراع انیم حضرت یافت اقول کتب بہت چرا کہ در کتب معتبرہ سیر از سر کرد کہ ابوبکر درین سریہ ص ۳۲

۵  
بناشت غنی و بخت جمیع از مشایخ و کاتب  
احیای از سر و ذوق محاکات حضرت کاتب  
طریق غنی باب  
۱۲۵

۱۳۵  
بناشت غنی و بخت جمیع از مشایخ و کاتب  
احیای از سر و ذوق محاکات حضرت کاتب  
طریق غنی باب  
۱۳۵

۱۴۵  
بناشت غنی و بخت جمیع از مشایخ و کاتب  
احیای از سر و ذوق محاکات حضرت کاتب  
طریق غنی باب  
۱۴۵

یافته میشود چنانچه در کتاب درج الدر مذکور است و در ماه ربیع الاول سال ششم از هجرت غزوه نبی الحیان واقع شد از باب  
 سیر آوردند که سید رسل میخواست که از اصحاب رجیع که عاصم حبیب و بعضی دیگر را اسیر کرده و کشتن داده بودند متعاقب کند  
 پس ابن ام مکتوم را در مدینه غلیفه ساخت و با دولت مرد و دست اسب به جهاد توجه بجانب شام روان شد میخواست که ناگاه  
 ایشانرا در یاب غالباً با جماعت خبر رسیده یا خود خرم و رعایت کرده بودند و در کوه متحصن گشتند و قتیله حضرت بخا  
 رسید و دشمنانرا از دید و غله سوار را بجانب عسفان فرستاد و سواران ایشان تا کراع العجم رفتند و غرض آن بود که شریک  
 تحلیفی واقع شود و رویتی است که در آن سفر خود عسفان رسید آهتی اما آنچه مصنف روضه الاحباب گفته که ابو بکر  
 صدیق را میده سوار تا عجم فرستاد تا آواره لشکر خویش رسد و خوف در دل ایشان پیدا گردد و ایشان را منوضع غنیمت  
 و با هیچ دشمن اتفاق نیفتاد و نیز حضرت باز آمدند آهتی پس چون ماخذ این روایت مذکور کرده قابل اعتماد است  
 و چگونه معتقد باشد حال آنکه قطلانے و ابن حجر عسینی احترام کرده اند که امارت ابو بکر در سواهی سره مقام ثابت  
 و بر فرض محتمل پس دعوی شاه صاحب که ابن سریه عمده بوده بلا شبه کذب و بهتان و تزویر و قیس است چه  
 سریه عمده درین مقدمه سریه محمد بن سلمه بود که در آن سریه بتبرج مصنف روضه الاحباب متعاقب سوار بودند و بر سر دشمنان  
 تاخت آوردند چند نفر را کشتند و صد و پنجاه شتر و سه هزار گوسفند لغنیمت گرفتند و درین سریه بهیگی ده سوار بود  
 و با هیچ دشمن اتفاق ملاقات نیفتاد و در قطعی بدست آمد و نیز از فرستادن ابو بکر و ده نفر دیگر براس  
 لازم نمی آید که ابو بکر را امارت شان بهم حاصل باشد و از همین جهت که قطلانے با وجود اقرار باین محتمل  
 که امارت ابی بکر در سواهی سریه مذکور ثابت نیست در موهب لدیه در بیان این غزوه گفته و بحث آنجا بگو  
 فی عشق فوارس لسمع لیم فیدعهم فاقوا کراع العجم ثم رجوا وکم یلقوا احدا انتهم  
 پس معلوم شد که قطلانے هم فرستادن ابو بکر با این ده سوار موجب اماره ابو بکر نمیداند و الا مناقضت تکلیف  
 یا کلامی که در شرح بخار کے گفته لازم می آید و رفتن ابو بکر هم درین سریه مختلف فیه است چنانچه در ربوع الحرم  
 مختصر سیرت شامیه بطور است ثم بعث فارسیین و قیل بابا بکر فی عشق فوارس لسمع به قریب النقط  
 بقدر الحاح و این عبارت صریح است که در آنکه ارسال ابو بکر درین سریه مختلف فیه است و بلکه ظاهر عبارات دلالت دارد  
 بر آنکه ارجح همین است که حضرت فقط دو کس را فرستاده و لفظ قیل نابرابر افاده تمیز شد شاه صاحب دلالت  
 بر ضعف و تقریض دارد و ۱۲ حدیث ۵ ط ۴ قال در غزوه خیبر چون جناب پیغمبر را در حقیقه عارض شد  
 و هنگام حاصره قلعه بود ابو بکر را نائب خود کرده براس فتح قلعه فرستادند آنروز از ابو بکر جنگ سخت نمود  
 آه اقول کتب و تمیمی پیش نیست تفصیل این احوال نیکه شاه ولی الله و الله ما جدنا صاحب در رساله  
 تفصیل دشمنان در اثر ابی بکر آورده فلما تولى رسول الله خيرا اخذته الشقيقة فلم يخرج الى الناس

وان ابوبکر اخذ من ائمة رسول الله ثم خفض وقال ان الله اخذ من طاهر منكم كسيفه اخذ ابو بكر رايه  
 نه کرده حتی که حضرت از خیمه بسم بیرون نیاید بلکه خباب حنیق خود بخود رایت را گرفته بر ای قال فستند و درین  
 امارت از ابو بکر سواهی چن امری دیگر بر روی کار نیاید که منتر تا مر حبت فرمودند بالاتر ازین همه اینکه شیخ نقی دین  
 احمد بن تیمه جنبلی که از اکابر علمای اهل سنت است و باره از فضایل پیوش بر بای و از زبان مصنف شریفی لکلام  
 باید شنید (در کتاب منهاج السند در منج ثانی در جواب دلیل سابع) گفته و لم یکن الزائنه قبل ذلك (ای  
 قبل و در حدیثی که) که بگو و کلامی که در کتابها و احاد منها بل هذا من الاکاذیب انتم عباد  
 بلطفه پس شاه صاحب چرا بر سر که نزد ایدشان از اکاذیب است استدلال میفرماید و از اینجا ظاهر شد که حضرت  
 متنفذین امر واحد را در مقام منقصت خلفا از اکاذیب می شمارند و همان امر را در مقام اثبات فضیلت شان بادم  
 فاشده می نگارند فتدبر فاکه حقیق ۱۲ ص ۵۴ ط ۳۴ قال در سال مفتی ابو بکر را بر سر جمعی از بنی  
 کلاب فرستادند و سلمه ابن الاکوع با رساله خود متعینه ابو بکر شد و با بنو کلاب مجار به نموده جمعی را بقتل رسانید  
 و گروهی را اسیر کرده و بر بنی قریظه نیز امیر لشکر ابو بکر صدیق بود اقول خباب شاه صاحب بعد از  
 بسیار امارت یک مرتبه بر اے ابو بکر بر آمد کردند و اخصیجتا که که انهم چنانچه باید از کتب خودشان  
 و صحیح بخاری و مسعودی اینقال که از ادعای فسطاطی و ابن حجر عسقلانی و عینی شرح صحیح بخاری امارت ابو بکر در  
 دوسریه ظاهر میشود لکن عبارات کتب بخار سے دلالت بر این دارد که این هر سه بزرگ را اشتباهی روداده که سرت  
 بنی کلاب و سربانی قریظه را دوسریه گرفته اند حالانکه در نفس الامر یک سربیه بود در روایات اختلاف واقع شده  
 که آیا این سربیه ابو بکر سوسے بنی کلاب بود یا سوسی بنی قریظه و ثانی صحیح بخاری شته اند که مسلم از روایت کرده  
 چنانچه خود فسطاطی در مواهب لدنی و حسین ابن الحسن الدیلمی که در تاریخ خلیفین و محمد ابن  
 احمد ابن علی ابن محمد ابن محمد ابن عبد الرحمن مطلق بتقی لدنی فاصح مع مالکی در  
 عقد ثین فی تاریخ بلد الله اکرمین بان تصریح کرده اند و اللفظ للدنوا شمسیر بله بکسر الضد  
 الی بنی کلابه ضربه فی شعبه استخرج و یقال الی قریظه و فی صحیح مسلم قریظه و هو الضوا  
 باقی هر دو عبارت متقارب باین است پس بنابرین امارت ابی بکر باین تطاول زمان و مدت ادوار و در گذشت  
 منقرات و التذکر مناقب او فقط در یک سربیه منحصر و بمواضیضا فما اختلف فیها چنانچه در بلوغ المرحوم مختصر  
 سیرت شامیه مذکور است قال فی النواجم والعشرون فی سربیه بکسر الضد بقیل زید بن حار  
 الی قریظه بواضه القرطی انتم باین ابی بکر در یک سربیه هم ثابت نشد پس از اینجا بکمال شاه صاحب باید  
 بر دکه اوسے که نزد محققین خودشان محقق نیست بر وزیر تقریر خود که از آثار او زودیده خطاب یافته اند باین جار

بی باکانه بمقابلہ الحق ارشاد فرمائید و ازین بنیدیشند کہ ہر گاہ جسم رجوع کتب فن خواہد نمود چاکہ در حق شان  
 نخواہد گفت ۱۲ حصہ ۵۰ **قال** در معارج حبیب السیر موجود است کہ بعد از غزوہ بنوک اعرابی در خجاست پیغمبر  
 آمدہ عرض نمود کہ قوتی از اہراب در وادی الرمل مجتمع گشتہ و عیبہ بخون دادند خجاست پیغمبر نشان خود را بہ ابو بکر صدیق  
 داد و اورا امیر ساختہ بجاعتی فرستادند **قول** کذبی و خیانتی بیش نیست بلکہ از قبیل سہ لال  
 بایہ کائنات جو اللہ تعالیٰ بر عدم وجوب سلوۃ است زیرا کہ بعد ازین عبارت در معارج حبیب السیر آنچه مذکور است  
 صریحت در انہزام شیخین تا آنکہ جز خجاست رسول خدا خجاست امیر را بر اسے کفایت ابن مہم فرستاد و شیخین را محکوم  
 آنحضرت ساخت و خجاست مستحق این مہم نمود چنانچہ در حبیب السیر بعد از آنچه شاہ صاحب نقل کردہ اند مذکور است  
 کہ ابو بکر چون بد آنجا رسید یکبار کفار از اطراف وجانب حملہ آوردند سبھاہ سلام انہزام یافت انگاہ حضرت سہ لال  
 پناہ رایتی دیگر با میر المؤمنین ہزار زانی داشت و خجاست را با طایفہ مسلمانان چہ تدارک آنہم ارسال فرمود  
 فاروق عظم نیز بطریق صدیق اکبر سہزم باز آمد عمرو عاص متکفل مہراجام آن ارگشت او نیز فی آنکہ ہمیشہ پیش رو  
 سہبینہ باز کردید بعد از ان حضرت سعد بن ابی وقیحہ ولایت تاب مرتضوی لوی عقد فرمود و خجاست را مہر در طایفہ از  
 سبھاہ ظفر پناہ فرمود و فرمان داد کہ شیخین و عمرو نیز بان لشکر در ان سفر موقت نمایند و از استصواب پناہ پناہ  
 پناہ ہتھا و زجا یزدارند و آنحضرت تا مسجد خراب امیر المؤمنین علی را متابعت فرمود و در شان آنجناب عالمائیکہ پر لب  
 نارسیدہ بودند فاستجبنا ما شئندہ بر زبان وحی بیان گذرانیدہ بجانب وادی الرمل کیسل فرمود و ہمیشہ  
 گرم اندہ توجہ بعضی کشتہ شب سیر نمیدود و روز از راہ بکطرف رقتہ میل بہر جہت میکرد چون نزدیک میان  
 مشرکان رسید از طریق کہ منہی بزم وادے میشد بہرستگی در حرکت آمدہ بنفس شیش پیش کش گرفت و عمرو عاص  
 از حرکات و سکنات شاہ عالمی مقام استقامت شام فتح و فیروزے نمودہ خواست کہ انہم را بزبان آورد  
 بنابر ان با شیخین گفت کہ درین ماہ از وحوش و ذیاب این وادی خطرناست مصلحت آنست کہ از جانب اعلی  
 وادے بر سر اہداسے دین شیخون بن نیم شیخین منجن با علیر تقوی در میان نہادند اما بسمع قبول راہ نیاہن  
 خاطر نشان ایشان کرد کہ از یک طریق فم وادی سکام دل را عادی انتقام میتوان کشید و از راہی کہ عمرو عاص  
 روی نمود دست در گردن معصود حمال غنیوان کرد لا جرم شیخین و دیگر سخن عمرو عاص گوشش نکردند و او  
 مضطرب شدہ زبان تحریف لشکر بیان کشود و از متابعت شاہ ولایت پناہ انرا را نہی فرمود لاکن طاعت  
 بمقال او نشند و امیر المؤمنین علی بمقتضاسے رای صواب نمای خود طی مسافت منیر فرمود صبحی کہ مقدار شام قتل  
 مشرکان بود ناگاہ سہ لالین مصمصام مقام در ارباب کفر و ظلام بہاد و آنجنابت تاب دیدار انوار ذوالفقار حمید  
 کرار نیاوردہ ماندہ خفاش از بر تو آفتاب فرار نمودند و خورشید نصرت و ظفر از افق غایت ملک وادگر طالع



سوره والعاذیات در آن واقع نازل شده حضرت رسالت نباه امحار الحشج ثنارت داد چون امیر المومنین علیه السلام  
 همام اعدای دین را بطریق دلخواه ساخته اعلام مرحمت را فرخت و بحوالی مدینه طیبه نزدیک رسید و در اینجا میران  
 یاران را با استقبال شاه مردان مامور گردانید و خود پیش ایشان روئید و در آن وقت چشم امیر المومنین حیدر مر  
 حضرت پیغمبر افتاد از اسب پیاده گشت آنحضرت فرمود یا علی سوار شو که خدا و رسول از تو راضی اند امیر المومنین از  
 خوشی گریان شده رسول فرمود یا علی لا تأسف ان یقول فیک طوائف من اهل بیت ما قالک  
 النصیر علی بن ابی طالب علیه السلام لعلک لا تأسف ان یقول فیک طوائف من الناس الاخذ بالعتاب  
 من تحت قدمی اینه پس این روایت دلالت تامه بر منقصد شیخین دارد و از هر فقره اش فضیلت و  
 نهایت جلالت قدر خباب امیر کل امیر ظاهر و علان بران بر بیدینی و نفاق و ضلع و بدلیس عمر و عاص نماید  
 بوی قضیه کلیه مشهوره اصحابه کلام عدول که در واقع بهزار جزیه منقوض است بر هم می خورد و نیز خفت عقل  
 شیخین یا مشارکت شان در نفاق و قصد بر بسم زدن نصرت اسلام و فتح میکرد که کلام اورا که عرضش  
 زبان مسلمانان بود بسمع اعضا شنیده بخدمت مرتضوی عرض نموده خفیف شدند و بعضی از اعلام درین  
 مقام افاده فرموده هرگاه در زمان خباب سرور کائنات علیه افضل التحیات شیوخ ثلاثه گاهی مامور غلام زاد  
 مثل اسامه بودند و گاهی قدا اجرا داده مثل ابن عاص می نمودند و گاهی مطیع و منفعا ابو عبیده جراح که گور کن بود  
 چنانچه دوستی اگر جایا بامارت طایفه سر قرار گشته نبوی مکتوب و مخدول برشته اند از نسب آمده حضرت مقدس بنو  
 و فضیلت ایشان شد چنانچه در غزوه خیبر و ذات السلاسل واقع شدند پس چگونه بجز وفات آنروز مختل جمیع صحابه  
 و احق بامانت کبریه و امارت عظمی گشته ۱۲ زاده درین خیانت جیت ۱۲ ص ۵۳ ط قال ل را  
 فرمود که اگر وقت نماز برسد و من نیامیم البکر را بگو که ما دوم نماز گذاردیم اینی اقول کذب محض است که کجاست  
 برویت تجاری که متضمن این قصه است که آن دلالت صریحه دارد بر آنکه امانت ابوبکر درین نماز با جارت خباب رسالت  
 بابت واقع شده عبارت بخار سه نیست عیسی بن سهل بن سعدان اناسا من بنی عمر زعفران کان ببنیهم  
 شد فخرج الیهم فاما من هذا اصابه یصلح ببنیهم فخصه الصلوة و کما یات التی فاذا ن  
 بلال بالصلوة و کما یات التی فاما الی ابی بکر فقال ان التی حسن فقد خصه الصلوة  
 فکل لکان توکل الناس فقال نعم ان شئت فاخام الصلوة فقد اهدى ابوبکر ان التی یفید  
 الحاجر و ازین ظاهر است که امانت ابوبکر بکفنه و عهدش طال بوده باذن خباب رسول خدا چنانچه حرف استقام  
 دلالت بران دارد ۱۳ ص ۵۳ ط قال قبول کردیم که گاهی پیغمبر ابوبکر را بر امری والی ساخته  
 پایتختی که در امشیر و وزیر خود میدادست ولی حضور او هیچ کاری از کارهای دین سرانجام نمی یافت نهی

در این کتاب  
 نام سلمان علی بن ابی طالب  
 و فرزند ابی طالب

۱۸۷

۱۸۸

کتاب فی التفسیر  
در بیان معنی  
کتاب  
۱۹

اقول پس کذب است چرا که جناب پیغمبر خدا هرگز محتاج به مشوره احدی از صحابه خود نبود و با حکام جناب ماری عز  
 الله که بواسطه روح الامین نازل میشد عمل میکرد و در نه برین تقدیر لازم میاید که هرگاه ابوبکر مع خطاب نوزدید خطاب  
 در سریه ذات اسکا کل زیر حکم ابوعبیده جراح و عمر و عامر متعین شده و رفت معا و الله درین مدت  
 از رسول خدا امری را موردین بر احکام ننده باشد ۱۲ و نیز در سرایای خلفه که شاه صاحب رخص ابوبکر در ص ۵۴ و ۵۵  
 کتاب تخریج و نموده اند حکایت ذکر هم در غیره است که کاری از امور دین از جناب رسالت سرانجام ننده باشد  
 فَنُحَوِّدُ بِاللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْعَقِيدَةِ الْفَاسِدَةِ ۱۲ ص ۵ ط ۴ قال حاضران عرض کردند  
 که یا رسول الله بنقیسم مردم خود موجودند یعنی قابل فرستادن در ملکهای بعیده برای تعلیم مردم مثل  
 ابوبکر و عمر جناب پیغمبر فرموده اند که حتی بی عندها انتقم بقدر الحاجة اقول کن بابت چه بنیاد موصوف  
 بنما بجز در کفر الحال لا علی متقی توبیج جمع الجوامع جلال سید طوی بنجد این حدیث گفته ای و آة الحاکم فی المستدرک  
 و تعقب عن حذیفه افسوس هزار افسوس کرد و آیات موعظه فضایل شجین که تفسیر صحیح هدایت غیر صحیح باشد  
 و تعقب آن کرده باشند بمقابل اصل حق نمودن و ادسفاست دادن است و سوادای بن همان عرض کرده  
 ضرب انداخت و او میشود ۱۲ ضرب ص ۴ ط ۵ قال نیز جناب پیغمبر فرموده که مرا احتیاجی  
 چار و وزیر عطا فرمود است دو وزیر از اهل زمین ابوبکر و عمر و دو وزیر از اهل آسمان جبریل و میکائیل  
 بقدر الحاجة اقول کن بنقص اندازی بر معصوم است چرا که شمس الدین محمد المدعی العبد العارف منادی در شرح جامع  
 ص غیر موصوفیت بنیاد از شایخ خود نقل کرده و مناقب و فضایل و از کشف الطنون باید دید و هو بکدا  
 من ان الله ایدک ما بعد و زرا اثنین من اهل السماء جبریل و میکائیل و اثنین  
 من اهل الارض ابوبکر و عمر و کذا الخطیب عالم عن ابن عباس و قد  
 عندهم محمد بن عجیب الثقفی قال الخطیب سئل عن ابن معین فقال کان کذا باعد الله  
 انتقم اقول ل ابن حجر العسقلانی فی تفریب التهذیب ص ۳۶ فی حرف المیم محمد بن عجیب وزن مطیع  
 الثقفی الکوفی للثمانی تریل نفا و متروک من الثامنة اثنی و نیز برین محمد بن عجیب لفظ تمیز اشاره است  
 شخصی که از او در صحاح سنده روایتی خارج کرده باشند برای تمیز آنکس از غیر او کا صحیح فی حدیث کتاب غ  
 ص ۴ انتقم  
 در ترجمه رای غوامی عوام مخصوص  
 تقدیم و تاخیر هم تلمیسی عجیب بکار رده اند لا یخفی علی من دادنی مکتبه ۱۲ ص ۴ ط ۵ قال نیز که  
 حضرت امیر در سیح جنگ و سیح کار سے این هر دو را نفرستاد یعنی چنین علیهما السلام اقول  
 کذب است زیرا که در تاریخ ابوعبیده الله یا فعی در وقایع سال سے و ششم در بیان حرب جبل فرستادن حضرت

۲۰

۲۱

امام حسنؑ نبوی کو مذہب و اہمیت و ایضاً فی صحیح البخاری فی کتاب الفتن فرستادن خیاب امام  
 حسینؑ ابراہیمی گرفتار و جنگ صفین کے معاویہ آنرا حبس کردہ بود و فتح نمودن موضع اب از اسیر مشہور  
 اور اسی سال میں سورہ مبارکہ ہل تہی اہمیت رسول خدا کی شان میں نازل ہوئی اور تفصیل اسکی تفسیر صافی میں  
 ہی کہ علی کا قصہ و عامہ روایت کرتی ہیں کہ آیہ ان کا برادر شیر چون سہلے قولہ تعالیٰ و کان سعیداً و شاکلاً  
 کت خباب امیر المؤمنین و خباب سیدہ فہار العالمین اور خباب حنین علیہم السلام و فتنہ کثیر خباب مقدمہ معصومہ  
 علیہا السلام کی شان میں ہیں خلاصہ اس مقدمہ کا یوں ہے کہ ایک مرتبہ حبشین مریض ہوئی اور حضرت سید  
 نبویؐ مع روماء عرب کی واسطی عیادت کی گھر میں خباب امیر المؤمنینؑ تشریف لای اور سب فی کہا کہ یا علی درگاہ  
 اٹھی میں نذر مالوں کہ جب حبشین کو خباب حدیث عروجل اپنی فضل و کرم سی شفا عاجل عطا کری تو تین دن  
 روزه رکھو پس خباب امیر و خباب سیدہ و فتنہ فی روزہ نذر کی کفیل شافی مطلق حبشین فی شفا پائی اور واسطی  
 امدادی نذر کی سب فی روزی رکھی اتفاقاً اوس دن اون خاصان خدا کی گھر میں کچہ کہانی کو نہ تھا پس خباب امیر ایک  
 ہودی سے تین صلح جو عرض لای اور بعض روایات میں اس طرح سی ہی کہ جو اس شرط پر عرض کیا کہ کچہ مقدار صوف ہی جو  
 خباب سیدہ کا تین عرض کہ وہ جو لا کر خباب سیدہ کو دئی خباب معصومہ فی اوسین ایک صلح جو پیشی اور بانیج  
 روٹیان بکائیں جب کہ خباب بظاہر روزہ و نماز مغرب سے فارغ تو وہ مان جو میں حضرت سامی رکھی خباب امیر چاہتے  
 تھی کہ اوس میں سی نوش فرمائیں کہ اتفاقاً اوس وقت ایک سائل نے اگر سوال کیا حضرت فی فوراً وہ روٹیان اوس  
 اوٹھا کر دی دین اور سب اس طرح بانی پیکر شکر الہی بجالائی جب دوسرا دن ہوا تو بہر ایسا ہی اتفاق ہوا یعنی قرآن  
 شام ایچہ در دولت بر سائل ہوا حضرت فی وہ روٹیان اوسکو عنایت کیلیں اور تیسرے دن ایک سیر کو روٹیان دین  
 اور آٹھ میں سوای باقی کے کچہ نوش نہیں کیا جب چوتھا دن ہوا اور نذر ادا ہو چکی تو خباب امیر جمع حبشین کے  
 خباب رسول خدا کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور اوس وقت سبب ضعف فاقہ کی حال خباب حبشین کا غیر تھا  
 خباب مقدس نبویؐ کو اس عسرت اہمیت پر رقت طاری ہوئی اور سوقت حضرت جبریلؑ جانب رب جلیل کے  
 سی سورہ سہل نے فضل و شرف اہمیت میں لای مخفی نہ ہے کہ ترول اس سورہ مبارکہ کا نشان خباب امیر  
 و حبشین و خباب سیدہ علیہم السلام بروایت و تصریح تفاسیر مختلفہ و ابن کثیر و بیضاوی و نسفی  
 و کاشفی و سیوطی و ابن مردویہ بروایت ابن عباس صحیح و ثابت ہی بلکہ شاہ عبدالعزیز فی ہی تفسیر عزیز  
 میں اعتراف کیا ہی بلکہ یہ ہی کہا ہی کہ اس سورہ کا نام سورہ اہمیت ہے پس آنکار بعض منکرین و جاحدین محض  
 بی اصل ہے اور حیدر علی نے منتہی الکلام میں جو بعض روایات بطرق شیعہ جمع کر کے اونہیں خلاف نکالے  
 ہیں پس جواب اوسکا حل یہ ہی کہ اسی مقامات میں مجموع روایات سی قدر مشترک لیا کرتی ہیں پس قدر مشترک بعض

یعنی نزول سورہ مبارکہ شانِ اہلبیت میں متواتر ہے گو بعض تفصیلین روایات احادیث منقول ہوں والا مجموع روایات بخبر  
 شوق قرسے ہی قریب دس اختلافات کی شکل سکتی ہیں جو تفسیر و غشور میں وارد ہیں گو بعض اہل سنت نے  
 اصل سحیرہ کا انکار کیا کھلیمی و گرو مولوی حیدر علی من حیث لائشیر اس انکار کو برا جانتی ہوں اور شیخہ  
 زہد لگاتی ہوں لکن مشہد شہود ہی ہی کہ سحیرہ شوق قرسے واقع ہوا پس ثبوت بعض اختلافات کا موجب کذب اصل سحیرہ  
 کہ نہیں ہو سکتا ورنہ سحیرہ شوق قرسے میں مثل ہو گا ولایقول یہ مسلم اور ابو محمد احمد بن محمد بن علی الحامی نے  
 تفسیر سورہ مبارکہ مسمیٰ بن زین العقی بشرہ ربط عام کہی ہے اور او سمن قبول سورہ مبارکہ نشان اہلبیت بخبر جی ثابت  
 کیا ہی اور نیز خباب مقدس لاقاب حاج بحرین الشریفین عمدۃ الاحیاء زبدۃ الاسال والاقران کہف الحجج والازرار  
 مروج آثار عترت نبی الخا حضرت مولانا اسطو جاہ استید جب علیخان بیاد ادم اللہ اقبالہم وضاعفا حلالہم نے  
 تفسیر سورہ مبارکہ کی موسوم کشف العطا تصنیف کی ہے اور او سمن اقوال خفیہ فخر الاشاعرہ کو یہاں منشور کیا  
 من شار فلیداجع اور نیز ہی سال میں عمر ابن سعدی کرب زبیدی حاضر ہو کر اسلام لایا اور مہینہ دنوں میں حال  
 ابن ابی شعث بخشعی کو کہ قاتل محمد کے کرب کا مدینہ میں وارد ہوا تھا عمرو واد سکوگر خذار کر کے روبرو حضرت  
 کی لایا اور حضرت قصاص کی طلب کی خباب رسول خدا فی ارشاد کیا کہ ہمام فی جاہلیہ کی خون کو باطل کیا ہے  
 عمرو اس سبب سے مرتد ہوا اور اپنی وطن کو گیا اثنای راہ طایفہ بنی حارث ابن کعب کو عارت کرتا ہوا اپنی قوم  
 سے ملحق ہوا جب یہ خبر سب سے پہلے حضرت خیر الشیر ہو چکی تو حضرت امیر المومنین کو ایک جماعت مسافرین پر  
 امیر کر کے واسطی تدارک عمرو اور واسطی قوم کے بھیجا اور خالد ابن ولید کو مع کچہ سبہا کی طرف ہواب جعفی  
 کی روانہ کیا اوداؤ شاہ فرمایا کہ جب یہ لشکر خروج خباب امیر سے شامل ہو تو خباب امیر سے لشکر کے بھی  
 امارت کریں خباب امیر نے خالد ابن سعید کو مقدمہ لشکر مقرر کیا اور خالد ابن ولید فی مد مضب ابی گرو  
 میں ابو موسیٰ اشعری کو دیا جب چند منزل علی ہوئیں تو عراب جعفی دو گروہ ہوئی ایک گروہ میں کو گیا اور ایک جماعت  
 زبیدی ملیح ہو ہی خباب امیر سے بحال سے اطلاع پائی تو ایک شخص خالد کی طرف بھیجا کہ جس مقام میں ہم  
 پیغام شملکو ہو چکی وہاں توقف کرنا او میں گمان فی حکم خباب امیر کا لحاظ کیا جب حضرت امیر کو معلوم ہوا  
 خالد ابن سعید کو بھیجا کہ ہرگز خالد ابن ولید کو جانی ندی چنانچہ ابن سعید فی خالد ابن ولید کو فوراً ومان متوقف  
 کیا جب حضرت امیر ومان ہو چکی تو خالد ابن ولید کو بہت سزائش کی اور متوجہ قوم عمرو ہوئی منقول  
 ہی کہ جب قوم عمرو توجہ خباب امیر سے لگا ہوئی تو عمرو سی کہا کہ ابو ثوریدہ جو ان قریشی متوجہ سطرف کا ہوا  
 ہی تجیر غالب آئی گا عمرو لی کہا کہ میں جواب نہیں نہیں دی سکتا عند المقابلہ معلوم ہو جائیگا جب خباب امیر  
 ومان ہو چکی اور صف جنگ آئسنہ ہوئی عمرو میدان کارزار میں آیا اور مبارز طلب کیا خباب امیر نفس مقابلہ

کو تشریف لگئی اور اس نے وہی انفرہ کیا کہ عمر و تابستھا مت نہ لایا اور پہاگ گیا اسلہام فی مفرد ذن بر حلقہ کیا  
 ہائی اور پینچھی عمر کی قتل کیا اور مستح نصیب اٹالی اسلام ہوئی تب خلیب میرنی خالد ابن سعید کو واسطی خذ  
 صدقات کی وہاں مامور کیا اور ارشاد کیا کہ معزورین سے جو مہرجت کریں اور اسلام قبول کریں انکو اماں ہے  
 اور عمر و ابن معدیکرب فی روبرو و خالد ابن ولید کی پیر اسلام قبول کیا اور زمان و اطفال و سکی قید قتل  
 سی خلاص ہوئے بیان و قیال سال دہسم از حجت خلیب حبیب ابو ذمان علیہ وآلہ اہلہ و النہام  
 من الملک المنان اور اس میں مذکور ہوگا حال ساید کا اور حال حجة الوداع کا۔ پس حقیقی رہے کہ اس سال  
 میں بھی و خود اعراب بلازمت خلیب سالٹ آب آسی و شرف ہلام مشرف ہوئی اپنی ساکن کو گئی اور  
 وفد جو رہا بن عبد اللہ بچھل کا تھا حسین المکیو پچاس آدمی تھی حبیب وہ مشرف ہائی بوس حضرت نبوی ہوئی تو حضرت  
 فی ارشاد فرمایا کہ تجا نہ ذی الخصال کو خواب کرو جو رہی فی عرض کی یہاں سی وہاں تک مسافت بعد ہی میں گھوڑے  
 بر سواری نہیں ہو سکتا اگر سواری سے شتر قصد کروں تو عرصہ دراز میں یہ مسافت قطع ہو حضرت فی اسکی سیدہ کو دست  
 مبارک سے مس کیا اور فرمایا اللہم ثبتہ و اجدلہ ہا دیگا و مہدیہا جو رہی سے منقول ہے کہ میں انکو  
 رخصت ہوئی اس پر سرکش بر سواری ہو ابرکت دعائی حضرت کی و گھوڑا پیش گو سفند کی اطاعت کرتا تا غرض شب  
 و روز چلے تجا نہ تک پہونچا اور اسکو خواب کیا ازا تجلہ وفد نبی خلیفہ کا تھا جب یہ لوگ داخل مدینہ ہوئی تو بایا  
 حضرت خاندہ رطلہ بنت الحارث میں فروکش ہوئی بقیل نباط نبوت مشرف ہوئی اسلام لای روضۃ الاحباب  
 منقول ہے کہ سلیمہ کذاب اسی عقیقہ میں تھا اور واسطی ملازمت خلیب رسول خدا کی حاضر نہیں ہوا بلکہ اوسکی گہر میں تھا  
 رہا اور کہتا تھا کہ اگر رسول خدا امر حکومت بعد اپنی میرے متعلق فرما میں تو اللہ طبع ہوں والا فلا حضرت خود واسطی  
 انجھت کی اسکی باس تشریف لگئی اور ایک شاخ خرما کو اٹھا کی فرمایا کہ اگر مجھی یہ بھی طلب کریں تو میں سلیمہ  
 میرے خاد عقیقہ کے بچی مذون اور تو اوس سے تجاوز نہیں کر سکتا کہ خلیب رب العزت فی نیری واسطی غر  
 کیا ہے اور بعد میرے انتقال کے خدا تعالیٰ تجکو ہلاک کرے گا غالباً تو بے شخص ہے جبکی واسطی خلیب  
 رب العزت فی مجھی خواب میں دیکھایا ہے اور حال یہ ہے کہ آنحضرت فی عالم رویا میں شاہدہ کیا کہ گویا  
 کہ حضرت کے دونو ماتون میں سولے کڑے ہیں آنحضرت اس حال سے محزون ہوئی اور حالت خواب  
 میں وے ہوئی کہ ان پر دم کرو چنانچہ بغور دم کے وہ دونو منفقود ہوئی پس خلیب رسول خدا فی ان دونو  
 کڑوں سے ہود عیسیٰ اور سلیمہ کذاب کو بغیر کیا تھا لفقہ حبیب سلیمہ اپنی ملازمین ہو چکا تو مدعی نبوت ہوا  
 اور بعض اسل ضلال نے اسکی تقلید کے تب سلیمہ فی نام خلیب حبیب ابو ذمان خط لکھا کہ اصل  
 اسکا یہ ہے + یہ خط ہے سلیمہ رسول خدا کی طرف سے طرف محمد جو بغیر خدا ہے اما بعد تحقیق کہ

وہی کتابت ہے  
 و اسکی کتابت ہے

میں نے اسکی کتابت  
 نام سلیمہ کذاب



خدا تعالیٰ نے مجھ کو امر نہایت میں تہا ارشاد کیا یہی نصف زمین میرے ہی اور نصف قریش کے مدد میری حصہ ہے  
 اور ہر ایک حصہ میں ہے لاکھ قریش گروہ ہزار میں اس خط کو دو شخص لیکر حاضر خدمت بناب رسول خدا ہے  
 جب اس خط کو ملاحظہ فرمایا تو اون دونوں سے استفادہ کیا کہ عقیدہ تہا دار مارہ سلیمہ کیا ہے اونہوں نے  
 کہا کہ آپ کا یہ ایک ہے نبوت میں حضرت جماعت اسکی مستقیم ہوئی اور فرمایا کہ اگر سفیر کا قتل جائز ہوتا تو تم اپنی  
 کسی جاتی اور جب حکم جواب خط سلیمہ میں عبارت لکھا گیا من محمد رسول اللہ المسلیقۃ الکذب سلام  
 علی اتبع اللہ قد بلغنہ کتابک الکذب والکذاب والکذاب والکذاب والکذاب والکذاب والکذاب والکذاب  
 یومر فہما من ذینا من عبادک والعاقبۃ للنفیقین باقی حال سلیمہ کذاب کا انشاء اللہ کتاب نفیقین  
 درج ہوگا۔ اور اسی سال میں فیروز دہلی کی خواہر زادہ نجاشی ملک حبشہ کا تہا شرف پاؤں مشرف ہو گئے  
 بکلیہ ایمان محلی ہوا۔ اور اسی سال میں باذان حاکم میں فی کمال اوسکی اسلام کا سابقہ قوم ہوا یہی انتقال  
 کیا جب بناب رسول خدا فی ہجرت سنی بعض بلاد میں کے حکومت اوسکی بیٹی کیو اسی مسلم رہی اور سوا ہی بلاد  
 عامر ابن شمر سمجھائے اور ایک ناحیہ پر ابو موسیٰ اشعرے اور ایک ناحیہ پر یعلیٰ ابن امیہ اور ایک طرف معاذ  
 ابن جبل انصارے کو مقرر فرمایا اور معظمت قلیح سال دہم سی مصالحہ تو سامان بخران سے  
 اور نزول آیہ مبارکہ کا ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ بناب رسول خدا فی اہل بخران کو دعوت طرف اسلام کے  
 کی اہل بخران نے باہم مشورہ کر کے جو وہ نفر جہ میں دانا و عقیل تھی منتخب کئی کہ حضرت کے  
 خدمت میں حاضر ہو کر بخوبی حال دریافت کر کے صفات سید کائنات سے آگاہ کریں منقول ہے  
 کہ اونہیں تین شخص کہ سب قوم میں من کل الوجہ معتد و ممتاز تھی یعنی عبدالمسیح ہیر و صاحب مشورت ہستم  
 رئیس قوم ابو الحارث ہقف ابن علقمہ مدرس و عالم اوس جماعت کا غرض انکی عقل و دانش پر  
 سبکو اعتماد تہا روانہ کئی خلاصہ جب مدینہ طیبہ میں پہونچی تو مجلس بیاباس ابرہیم و محلی بکلیہ مای طلائع  
 مجلس ہا یوں بناب رسول خدا میں اہی حضرت انکی طرف ملقت ہوئی اونہوں فی مسجد نبوی میں مشرق  
 کی جانب ہونہ کر کے غار ادا کے حجاب فی چاہا کہ ماعت کریں حضرت فی منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ اسی  
 کچھ غرض نہ کرو اہل بخران سبب نہ ہو فی بناب رسول خدا کے مخزون و معنوم ہو کر چلی گئی اسین عثمان ابن عفان  
 و عبد الرحمن بن عوف سے ملاقات کر کے کیفیت بی اتفاقی بناب سید کائنات کی بیان کے اور کہا کہ ہمارے  
 حق میں مصلحت کیا ہے اون دونوں نے اشارہ طرف بناب امیر کی کیا کہ انہی دریافت کرو جب بناب امیر  
 پہونچا تو حضرت فی فرمایا کہ جو کہ تم لوگ لباس نامنوع پہنتی تھی لہذا حضرت فی تم سے کلام نہیں کیا تم لوگ  
 سفوح کے پہن کے انکے نظر اوتار کے حاضر ہو اہل بخران اوسی طرح سی حاضر ہوئی اور سلام کیا حضرت

جواب سلیمہ

تہا شرف

[illegible]

غیر روم کے مسلمان نہیں ہوتا اور نہ مجھو حقیقت دین اسلام کے ظاہر و آشکار ہو گئے ہیں لیکن اب مناسب ہے  
 کہ ایسی مصالحو کرو اشعار و چہرہ بہ اندیش اہل خانہ و بران پنج عالی گہرا و فادہ چہن گفت ہفت گن چہ  
 کہ تہشان نیت در غمہ شوق چہرہ بند از کردگار جهان چہن گن کوہ را بر کند از مکناس شوق اند عاود زمان مستجاب  
 ز نظرین بیان کینہ چہنہ کشیدم کہ در گردن چہ شمع آگہ در سایہ پروردہ بود جمع چہرہ و اندام گشت روح الامین  
 کہ ای بادشاہان دنیا و دین بیاید کہ غامضی باشد مرا چہ کنم سر فرازی بہر دوسرا القصص حب اہل محراب  
 فی کلمات نصیحت آمیز ابو الحارث اسقف سے سنی تو آنحضرت سے عرض کے کہ یا ابا القاسم ہم اہل بیت  
 نہیں کرتے ہیں میں مصالحو اس شرط پر قرار پایا کہ اسل بخزان ہر سال دہزار طہ کہ قیمت ہر ایک کے چالیس  
 درہم ہوں اہل اسلام کو دبا کہ بن ہزار دہ صفر میں اور ہزار ماہ جب میں اور کوئی متعرض اور  
 نہوا اور اسی حصہ کا صلح نامہ لکھا گیا اور وہ عہد نامہ تا خلافت عمر ابن خطاب معمول رہا اور بعد تا کینہ  
 صلح کے اہل بخزان اپنی ملاذ کو واپس ہوئی اور ایک شخص کو واپسی برداون طہ کی جو  
 اونہون سنہ یعنی قبل کے تہی ساندہ لگئی۔ اور روضۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ عبدالمسیح و ہتم  
 دوسرے سر نہ خلافت حضرت خیر البشر فایز ہوئی اور اسلام اختیار کیا مثنیٰ نے کہ اس آیت مثنیٰ بن  
 انفسنا کسی مراد خباب امیر المؤمنین و سید الوصیین علی ابن ابیطالب اور ذنانا سے مقصود خباب مینہ  
 معصومہ فاطمہ الزہراء اور ابناء ناسی مطلوب سیدان شباب اہل بیت یعنی حسین بن اور رویت کیا  
 اس تفسیر کو بہت سی علما نے معتبرین اہل سنت فی جانچہ در ثنور میں سیوطی نے لکھا ہی کہ اخراج  
 کیا ہے بہت ہی بظہرین سلم بن شوع اور حاکم نے اور تصحیح بھی اس رویت کی کہ ہے اور ابن جریر  
 اور ابونعیم نے جابر سے اخراج کیا اور تصحیح بھی کہ ہے اور اخراج کیا ابونعیم نے ذلیل میں  
 جاس سے اور اخراج کیا ہے ابن بلے شیبہ اور سعید ابن مسعود اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابونعیم  
 فی شعبی سے اور اخراج کیا سلم اور ترمذی و ابن منذر و حاکم و بیہقی نے سعد ابن ابی وقاص سے  
 اور اخراج کیا ابن جریر نے علی بن احمد یکنے سے پس مجموع ان روایات سے معلوم ہوا کہ کھارہ  
 محدثین نے کہ دو اونہن سے سلم و ترمذی اصحاب صحاح میں جہ صحابی سے رویت کی ہے  
 علاوہ بران جمیع معنوں بلکہ جمیع امت نبوی کا اہر اتفاق ہے کہ خباب رسول خدا وقت مبارک کے  
 ان حضرات کو اپنے ساندہ لگئی تھے پس یہ یہ جسطرحی کہ مثبت نبوت خباب رسالت تاب ہے اوسطرح  
 مثبت شرف علیم و فضل جیم خباب وصی مطلق و امام برحق علی ابن ابیطالب و طبیعت علیم اسلام کی  
 کیونکہ خباب بارے تعالیٰ نے قرآن میں خباب امیر کو مفضل رسول خدا تعبیر کیا ہے اور یہ وہ مرتبہ

ہی کہ سیکوایت نبوی میں حاصل نہیں پس نہایت افسوس ہے کہ بعض نامصنف ایسی نفس رسول سے  
 ایسی اشخاص کو بہتر جانتی ہیں کہ اونکی واسطی کی طرح حکام ربہ و فضل و شرف دین میں حاصل نہیں  
 کیوتا ہے عقل و دیکھو کہ حاسد پوسختی میں غیروں کو حیدر سے بہتر دیکھتا ہے اور کو وصالی بنا کرتی ہے ہلا  
 کوئی شے ہی راہی بہتر ہے فلا تعجب ان الله اور یہ بیت مثبت خلافت بافضل خباب امیر المؤمنین  
 علی ابن ابیطالب کے ہی اور وجہ استدلال کتب کلامیہ امامیہ کثیرہم اللہ فی البریۃ لایسا عیفات الانوار  
 میں تفصیل تمام موجود ہیں فلا تطول الرسالۃ التذکرۃ واللہ اعلم اور اسی سال میں حضرت  
 ابراہیم فرزند رسول کریم نے ریاض رضوان کو انتقال فرمایا خباب رسول خدا اس مصیبت سے محزون اور  
 قطرات اشک خبار ہائیوں پر جاری ہوئی تفصیل اسکی کتاب بجز المصاب تالیف سیدالذکرین و نجیۃ  
 الزاریں خباب مولوے اسید امداد علی حسینی الواسطی دام مجیدہ الشریف میں اسطرح سے ہی کہ ابن  
 عباس سے نقل ہے کہ کہا اوسنی کہ ایک روز ہم سب خدمت باسعادت خباب رسالت تاب میں حاضر  
 تھی اور خباب امام حسینؑ تو زانوئی راست پر اور ابراہیم فرزند او حضرت کی زانوئی چپ پر بیٹھی تھے  
 اور رسول خداؐ کبھی نوہ کو اور کبھی اپنی فرزند ابراہیم کو بیا کرتی تھے اس شان میں جبرئیل امین آسمان سے  
 ہونسی اور عرض کے یا رسول اللہ خداوند جلیل نے بعد تحہ سلام کے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ان دونوں  
 فرزند و نگو تمہارے پاس جمع نہیں کروں گا لہذا ایک کو دوسرے پر فدا کرو پس یہ حکم رب علیل سن کر  
 حضرت نے پہلی طرف اپنی فرزند ابراہیمؑ دیکھا اور رو دیا اور بعد اوسکی جانب حائل عیانہ کر کے  
 بروئی اور بعد تامل کے ارشاد کیا کہ اے جبرئیل مجھے گوارا ہی کہ میرا فرزند ابراہیمؑ فدیہ ہو میرے نور نظر  
 حسین کا ابن عباس کہتے ہیں کہ بعد تین دن کے حضرت ابراہیمؑ نے رحلت فرمائی پس اس روز سے  
 جب نظر خباب رسول خداؐ کے امام حسینؑ پر پڑتے تھے ہاتھ پہلا کر امام حسینؑ کو اپنی جاتی سے لگاتی تھے  
 اور لب و دندان کی بوسہ لیتی تھے اور فرماتے تھے کہ خدا ہوں میں او سبر حسیب یعنی اپنے فرزند ابراہیمؑ  
 کو فدا کیا نہ سخی عرض حضرت ابراہیمؑ کو حشہ البقیع میں دفن کیا اور فرمایا چونکہ مدت رضاع میرے فرزند  
 کی دنیا میں تمام رہے تھے اس واسطی خدا تعالیٰ نے دودائیان بہشت میں واسطی تکمیل رضاعت کے  
 معین فرمائیں اوسی دن کسوف آفتاب واقع ہوا خباب رسول خداؐ نے نماز آیات جماعت سے ادا کے اور  
 بیغہ پڑ کر سنایا کہ بعض فقرات کا حاصل یہ ہے کہ آفتاب و ماہتاب دو آیتیں ہیں آیات قدرت الہیہ  
 سی واسطی منافع مخلوقات کے جب اونکو کسوف و خسوف ہوا کرے چاہئے کہ نماز ادا کرو اور صدقہ دو  
 اور دعا کرو اور کیفیت نماز کے کتب فقہ میں موجود ہے خلاصہ یہ ہے کہ نماز آیات واجب ہوتے ہی

وقت کسوف و خسوف و زلزلہ اور وقت محو فحاشات کے مشاجب سیاہ یا سرخ آندھے اسی نماز آیات کو  
 ہیں کہ ان دونوں میں دس رکوع اور پانچ قنوت ہیں۔ اسی سال میں خباب رسول خداؐ نے خالد کو جانب میں بجا  
 خالد نے شکست کھا لی تب حضرت نے خباب امیر المؤمنینؓ کو روانہ کیا کہ میں کلام بہت انجام اور ضرب  
 حام جو نام تمام سے سکان میں کو باد یہ ضلالت سے طرف شاہراہ سلام کی لائیں مقصد قضی میں مذکور ہے  
 کہ خباب امیر کو تین سو صحابہ پر امیر مقرر فرمایا اور لو اسے سفید حوالہ خباب امیر کے کی اور خود دست مبارک  
 سہی عامہ فرق مبارک پر باندھا اور اسکی دو تھلی رکھے اور اجازت روا لگی میں کے عطا کی جب خباب امیر  
 وار دین ہوئے تو جماعت مشرکین نے ارادہ مقابلہ کا کیا خباب امیر نے ہر جذبہ دعوت طرف اسلام کے  
 لاکن وہ اپنی کفر سے باز نہ آئی لاچار خباب امیر نے بھی صف قتال کو اترتے کیا جانیں سے لڑائی شروع  
 ہوئی قریب بیس نفر کے مشرکین سے قتل ہوئی باقیوں نے فرار کیا جب خباب امیر نے پیراؤ کو خطر  
 اسلام کے دعوت کی سب فی تصدیق شہادتیں کئے اور اپنی اموال سے حقوق الہی نکالی اور حوالے خباب  
 امیر کے کئی روضۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ جب صفین طرضین کے اترتے ہوئے تو خباب امیر دونوں صفوں  
 پہنچ تشریف لگئی اور کتاب رسول خداؐ انکو پڑھ کر سنائی قبیلہ ہمدان اوس وقت مسلمان ہوا خباب امیر نے عریضہ  
 اس مضمون کا خباب رسول خداؐ کے نام لکھا آنحضرتؐ بعد ملاحظہ عریضہ کی بہت خوش ہوئے اور سجدہ شکر الہی  
 بجا لائے واور فرمایا کہ اللہ اکرام عالمی اہل ہمدان کتب تواریخ و حدیث خصوص سند احمد جنبل میں  
 منقول ہے کہ اس سفر سعادت اثر میں بعد وقوع فتح طغیر خباب امیر فی ایک جاریہ کو حواری خمس سے اپنی اسطی  
 اختیار کیا جب خالد بن ولید اس واقعہ سے مطلع ہوا تو اوسنی ایک عرضی مصحوب بریدہ ابن حبیب خدمت  
 مبارکت خباب رسول خداؐ میں روانہ کے اور بریدہ کہتا ہے کہ اون ایام میں مجھ کو خباب امیر سے بدرجہ بہت  
 دشمنی تھی مینی کہا کہ میں مضمون عرضی کو تصدیق ہی کروں گا پس بریدہ میں سہی روانہ ہوئی حلد جلد لطفی خال  
 قتل اسکی کہ اور اہل لشکر آوین خدمت حضرت میں حاضر ہوا جب وہ عرضی خباب رسول خداؐ کی پڑھتے  
 تھے تو رنگ رخا عرق سے متغیر ہوتا تھا بریدہ فی کہا یا رسول اللہ اگر لوگ اسی طرح ملامت نصرف کر لگی  
 تو غنیمت میں سے حق مسلمانوں کا کف ہوگا خباب مقدس نبویؐ فی فرمایا و یحک یا بریدہ احداث اتفاق کیا تو فی  
 بنت علی کے تحقیق کہ علی ابن ابیطالب کو حلال ہے غنیمت سے جو بھی حلال ہے اود حق اوسکا زیادہ اس سہی ہے  
 علی ابن ابیطالب بہترین سب لوگوں کا ہی جو اب موجود ہیں اور جو بعد میرے آئیں گے ای بریدہ پر ہیز کر اس  
 کہ دشمن رکھی تو علی کو بریدہ کہتا ہے کہ اوس وقت بھی آرزو ہوئی کہ زمین شکافہ ہوا اور میں عرق ہوں اور  
 مینی کہا کہ اعدوہ باللہ من مخطئہ اللہ و مخطئہ رسول اللہ و مخطئہ طلب امر زین شکی ہی کہ بعد اسکی میں ہرگز خباب



امیر سے دشمنی نہ کرنا اور اس کی شان میں نہ ہونگا مگر خیر پس خباب سو لکھ آئی میرے علمی استفہار کیا بعد اسکی  
 خباب امیر میرے نزدیک محبوب ترین خلائق تھی اور میں ہمیشہ دوست رکھتا تھا اور کتاب مستنسی میں بھی یہی  
 موجود ہے اگرچہ بخار سے فی بھی اس رویت کا خراج کیا ہے لاکھ سبب بعض خباب امیر کے جو موافق تھے  
 علامہ ابو خطاب المعروف بذی النہسین کے عادت بخار سے کے ہی کہ خباب امیر کے وہ نایل میں کی کرتا ہے  
 اور اصل الفاظ حدیث کو نہیں لکھا ہو سہی اس حدیث میں ہے بہت سی الفاظ کو کم کر دیا ہے اور تفصیل اسکی  
 استفہار الا فہام میں قابل ملاحظہ کے ہے + حجتہ الوداع ابھی خباب امیر فی من سے رحلت نہیں  
 فرمائی تھی کہ خباب سو لکھ آئے حکم الہی غرم حج بیت الحرام کا کیا اور قابل عرب میں پیغام بھی کہ جو شخص  
 ارادہ حج کا اس سال میں رکھتا ہو وہ مدینہ میں آئے جب اس حال سے لوگوں نے اطلاع پائی اسی طرف و  
 جب سے ہزاروں آدمے بغرم حج مدینہ میں جمع ہوئی کہ آداب حج کے حضرت سے دریافت کریں اور  
 ہمراہ حضرت کے حج بجالائیں غرض خباب سو لکھ آئی روز شنبہ پچیسویں ذیقعدہ بعد غسل کے نماز پھر مسجد نبویہ میں  
 ادا کے اور لباس احرام پہن کے جانب کو مٹھ کوچ کیا نماز عصر پڑھ لی پھر پڑھے اور نماز کو قصر کیا اور  
 وہیں سے حرام حج تمتع کا باندھا اور پھر ساتھی اس سفر میں خباب سیدۃ النساء اور حج اہل اہل  
 ہمراہ تھیں روایتی ایک کہ چودہ ہزار نفر ہمراہ تھے وبقولے ایک لاکھ چوبیس ہزار نفر ہمراہ کا ہوا و تھی  
 القصہ بعد قطع منازل و طی مراحل شب کیشنبہ جاریہم ذابح مقام ذی طوی میں نزول فرمایا صبح کیشنبہ بعد  
 صلوٰۃ فجر غلا سے داخل مسجد الحرام ہوئی اور مناسک عمرہ متبع بہا کے بجالائی اور حکم دیا  
 کہ سب لوگ محل ہوں اور وسطی آئے غرض حج کے حرام جدید باندھیں۔ سب حج حکم بجالائی اور ٹھنڈ  
 و طحہ ذریعہ بعض دیگر صحابہ اسی احرام پر باقی رہے اور محل ہوئے اور یہی قصد کیا کہ حج قرآن  
 بجالائیں اور خباب رسول خدا اور خباب سیدۃ النساء اور تھے اہل المؤمنین محل ہوئی بعض کتب معتبرہ  
 میں منقول ہے کہ خلیفہ ثانی کو یہ محل پہنچا بہت ناگوار گذرا اسکو وسطی انکو دایا اس بات میں ہزار تہا  
 چاہیے جب سند خلافت صدیقی کو گرم کیا تو منبر پر بیٹھ کے ارشاد کیا متعتان کا نسا علی محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا احد محمد و انا عبد علیہما یعنی متع الحج و متع النساء اور منہ و  
 متع آیات قرآن و احادیث حبیب از دمنان و اقوال صحابہ سے ثابت اور متحقق ہیں اور کافی ہی تھی  
 حلف کے لئی کہ صد اسلام میں یعنی عہد خباب سو لکھ امین مروج اور معمول یہی ہو گئی نا سخی ان دنوں  
 پایا نہیں گیا اب حضرات اہل سنت و جماعت متع النساء کو حرام بتلاتی ہیں گو امام مالک احمد الا یہ کے نزدیک  
 جائز ہو اور متع الحج کو جائز کہتی ہیں لاکھ بجا نہیں لاتی ہیں بقضائے آیہ وافی ہایہ اہلہم یقولون

امیر

ملا یفعلو علی کرتے ہیں حتی کہ حج افراد تک کو فی میں اور حج تمتع سے شکر میں اور قول خلیفہ صاحب کو قاف  
 رجل برائیہ ماشاء کما فی اللہ کتاب الحج اور یہ بحث بہت طول و طویل ہے تفصیل اس کی کتاب میں  
 ضمت حیدر خلیفہ سلطان العلماء دام ظہام العالی و مشعلہ ظفریہ خباب مفتی سید علی مین باتم تفصیل و میں کیا  
 مسطور ہے من شار فلیہ ارجع ثم اور خباب امیر کہ بانب میں تشریف لگئی تھی باسماع خبر تشریف آورے  
 خباب رسول خدا سمت کہ لغرم حج متوجہ مکہ کے ہوئی مقام سعیدہ میں حرام ماند ما اور ہمراہ اپنی ایک شوتر  
 بنیت دہی از خباب رسول خدا لاسی جب کہ میں ہو چکی اور شرف اندوز طارنت با سعادت قائم لایسا ہونے  
 تو آنحضرت نے بوجہ کیا علی حرام تنہی کس بنیت سے ماند ما ہے حضرت میر نے جواب میں عرض کیا کہ  
 یعنی بنیت کی تھی کہ میں دہی بنیت حرام کے کرتا ہوں جو بنیت حضرت فی فرمائی ہے موافق روایت بخاری  
 و مسلم و نسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ و ترمذی و غیرہ کتب طہنت خباب امیر وارد مکہ شامل خباب  
 رسول خدا ہونے اور بروایت مسلم و ابن ماجہ و نسائی و ابوداؤد و خباب سعیدہ نثار عالمیان لباس سرخ  
 پہنی ہوئی تھیں خباب امیر کی سبب دریافت کیا تو خباب سعیدہ نے فرمایا کہ با جارت خباب رسول خدا میں عمرہ  
 محل ہوئی ہوں آنحضرت نے تصدیق اس امر کے فرمائی ہم مقام میں ایک امر قابل بیان کے ہے  
 بحواب حدیث غدیر کے جو نص صریح ہے واسطی ثبوت خلاف با فضل خباب علی ابن ابیطالب کے  
 فخر رازے نے کہ مشہور بامام اہل سنت ہے کتاب نہایت العقول میں دو اعتراض کئی ہیں اول  
 حدیث میں قریح کیا ہے حالانکہ اس حدیث کو صد اصحاب سے ہزار ہا اسناد محدثین نے روایت  
 کیا ہے کہ تفصیل اس کی نہایت مستعان لگی آتی ہے فانظر دوم و ہذا عبادتہ و الثانی  
 ان الشیعہ یزعمون ان علیاً علیہ السلام افاقا لہذا الکلام بعد یختم فی مظهر قد من الحج و کم یکن  
 علی مع الشیعہ فی ذلک الوقت فانہ کان بالیمین انتھ یعنی شیعہ گمان کرتی ہیں کہ خباب رسول خدا  
 فی یہ حدیث خباب امیر کے شان میں فرمائیے غدیر خم میں جب حج سی دنیا کو مرحبت فرمائی حالانکہ نہ تھی  
 خباب امیر یا تہ رسول خدا کے اوس وقت میں بس تحقیق کہ تھی خباب حضرت امیر مین اتھی جواب اسکا یہ کہ  
 کہ کمال افسوس اور ہزار حیف ہے اوس جماعت پر جو کہ کو امام جعفری ہیں اور اسکی تحقیقات پر نازان و فرحان  
 ہیں تحقیق یہی کہ درو غلوئی سے تو اسکو کچھ پاک نہ تھا مگر اتنا تو خیال کرنا کہ محمد ابن اسمعیل بخاری  
 اور مسلم قریے اور ابو یوسف ترمذی و یزید ابن ابی القز وینی و احمد ابن عبد الرحمن نسائی  
 و ابوداؤد و بخاری اپنی اپنی صحاح میں مرحبت خباب امیر کے من سے کہ میں اور شامل ہونا خباب رسول خدا  
 سی حجۃ الوداع میں نقل کرتے ہیں اسکا کس طرح انکار کر سکتا ہوں اور اصل وجہ اس انکار کے

کہتی ہیں

خباب امیر  
 حضرت امیر  
 کا بنی اس صحیح روایت  
 بنیت میں

مکتشف نہیں ہوئی کہ آیا رجاء بالغیب لکھ دیا یا کوئی کتاب حدیث و تفسیر کے حاضر نہ تھی و یا صحاح ستہ  
ہند و ستائیس ہزار بجد خان کو میر میں اس فخر الشاعریہ کو میر نے زمین و یاد ت الہام اسکو مطالعہ کتب حدیث  
کا اتفاق ہوا و یا فلسفیات میں کہ بقول بعضی اہل سنت استینا او کئی اور اوراق سے جائز ہے تمام  
عمر مصروف رہا یا علم و فضل و بعد از عداد اللہ و اللہ والہ من و اللہ و عداد من عاد اللہ  
لا یغضضہ الا منافق مرتب اس کتب صریح کا ہوا یا بطرح زخارف دنیا یا پائیدار کسی دشمن خاب خیر کرار  
سی کچھ نقد و جنس کی قبح حدیث پر متوجہ ہوا اور رجاء بالغیب مرحبت میں و مشمول حج سے انکار کیا  
اور یہ اجمال بعید نہیں و لہ شواہد اب عبارات کو ترک کر کے نشان او کئی کئی جاتی ہیں اور تفصیل اسکی نظر  
عبارات الانوار پر بخونٹے ظاہر ہے پس مخفی نہ ہے کہ بخار سے ہی اپنی صحیح میں تین جگہ مرحبت خاب  
میر کے میں سی لکھی ہے اول کتاب الناسک باب من اسئل فی زمن النبی کا ہلال الفی میں صفحہ ۲۱۱  
نسخہ مطبوعہ دہلی و دوم باب عمرة النیعم من ابواب العمرة صفحہ ۲۳۵ منہ سیووم باب بحث علی ابن ابی  
طالب و خالد بن ولید الی الیمن قبل حجة النواع من کتاب المغازے۔ اور صحیح مسلم میں باب صفة حج رسول  
اللہ من کتاب الناسک اور صحیح ترمذی میں باب بعد باب ما جاء فی الرخص للرحالة ان میں موجود ہے  
وید عویون ما من باب الحج صفحہ ۶۲ نسخہ مطبوعہ دہلی اور سنن ابن ماجہ باب حج الرسول من باب الناسک  
اور یہی روایت صحیح نسائی میں موجود ہے اور صحیح ابوداؤد میں باب صفة حجہ اسنی من کتاب الناسک  
انتہی باقی محمد الدین صاحب مؤلف و شمس الدین محمد و ابن عبد الرحمن صفحہ فی صاحب مطالع الانظار شرح طوالع  
الانوار صفحہ ۷۵ اور سعد بن عمر نقارائے شارح و ماتن مقاصد اور قوشچی شارح بحر مدنی جو مرحبت خاب  
میر سے انکار کیا ہے انہوں نے محض تقلید تخریر الشاعریہ و لا یدم مرحبت کتب حدیث انکار کیا ہے کہ بڑا  
ایک دوسرے پر اعتماد کرتی ہوئی چلی گئی اور ہرگز متوجہ نہ ہوئی روایات صحاح ستہ کی نہ ہوئی ان سب پر کچھ  
نہیں کیونکہ جب یہ لوگ اپنی کتابوں میں ہر مقام پر پہنچی اور حقیقت میں جواب ہکا نہ بن سکا متحیر و مہر سمجھ ہو  
بمقتضا سے العزیز یقیناً بکل حشیش نہایت بقول کو دیکھی لکھنا شروع کر دیا اصل مطالب کے طرف  
غور نہ کے اب یہاں خیال کریں ناظران بالانصاف و تارکان طریقہ غنی و اعتبار کہ عابد علما یسنت و  
جماعت کا یہ حال ہے اور یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ جب برسر انکار تفصیل طہارۃ الی ابن تو  
صحاح ستہ میں ہی کہ ہر شخص اونکا وصف و مزاج ہے اور دین و ایمان انکا مختصر اسی جگہ کتابوں پر ہے  
باتہ اوٹھاتی ہیں اور چونکہ اپنی عوام مقلدین پر طغیان کلی حاصل ہے سو سطحی جو جی میں آتا ہے وہ کہتی  
ہیں اور خیال اسکا نہیں کرتے کہ جب شیخان طہیت ہماری کتابوں کو دیکھیں گے تو کتب صریح و دیکھی کیا

کہیں گے اور کیا پڑہیں گے اور حقیقت میں یہ ہزار ہے اوس شخص کے جو قصہ نضای حق کا کر ہی اچھلند کہ  
 اس کی کوئی جواب نہیں علاوہ بران جب ہم لوگ بخارے وسلم کے احادیث سی مقدمات درست کر کے  
 نتیجہ نکالیں تو حضرات اہلسنت ہرگز قبول نہ کریں اور جب فخر رازے امام المتکلمین خلاف صحیحین بلکہ صحاح ستہ  
 کی مرجحت خاب امیر کائنات سے انکار کرے اور نسا اوسکا یہ ہو کہ اپنی زعم فاسد میں ایک فضیلت و ہر  
 اہلسنت ثابت ہونے دی اوسپر کوئی انکار نہ کرے بلکہ اوسکی تقلید کریں فضل هذا الشخص  
 وصف العناد عمننا الله عن ذلك الحق محمد والکراکھاجاد قطع نظر اسکی فخر رازے فی جان اس حدیث  
 میں قرح کیا تو لکھا ہے کہ بخارے وسلم و واقعے و ابن اسحاق ملکہ غلطی کی کہ وہ ناہمی ہے اور  
 ابن ابی داؤد جستانی نے اس حدیث ولایت کو اپنی اپنی کتابوں میں نقل نہیں کیا یعنی اسی ظاہر ہے  
 کہ نہ نقل ان لوگوں کا موجب قرح حدیث ہے پس افسوس ہے کہ بخارے کی عدم نقل موجب قرح ہوا اور نقل  
 بخارے مرجحت امیر میں سے موجب ثبوت ہو فلیس هذا الکراکھاجاد والجدال اور فرض کیا کہ بخارے  
 فی اس حدیث کو نقل نہیں کیا اور یہ امر موجب قرح ہے اچھا غضب خباب سیدہ کو اور قصہ قرطاس کو  
 بخارے اور مسلم نے نقل کیا ہے ہر اوسکا کب اقرار کرتے ہیں پس معلوم ہوا کہ صحیح بخارے و صحیح مسلم  
 بلکہ صحاح ستہ کو دہوکے کی بنیاد رکھا اور حقیقت میں عقاد اون پر بھی نہیں اور مقصود یہ ہے کہ بخارے  
 عوام کو ضلالت اور گمراہی سے باہر نہ آئی دین پس اب حضرات مومنین کے خدمت میں التماس ہے کہ فخر رازے  
 فی ایسی بات کا انکار کیا ہے کہ اونکی صحاح ستہ میں موجود ہے اب جو یہ حضرات کسی بات کا انکار کیا  
 کریں تو سچ نہ سمجھا جاتا ہے کہ سبب عداوت اہلسنت کے یہ بات کا انکار کر دیتی اور ہرگز ہمتی کو کام  
 نہیں فرمائی پس ایسی حضرات سے ہوشیار و خبردار رہنا چاہی اور طرفہ یہ ہے کہ حدیث منزلت یعنی  
 یا علی انت منہ عبر لہ ہادون من موافقہ حالانکہ یہ حدیث صحیح بخارے اور صحیح مسلم میں موجود ہے مگر  
 بسبب کمال غدا اہلسنت کے ابن حجر مکی و عصف صاحب موقوف و صفحہ لے خارج طالع و قوس شے  
 و تقارار نے فی حجت اس حدیث میں کلام کیا ہے با وصف اسکی کہ یہ روایت صحیحین میں موجود ہے  
 حدیث عزیز میں فخر رازے نے لکھا ہے کہ اسکو صحیحین میں وارد نہیں کیا اب ہم کہتی ہیں کہ حدیث  
 منزلت کو صحیحین میں وارد کیا ہے آپ اسکی داد دیجی اور اون علما سمجھائے مگر اب کیا ہو سکتا ہے  
 تو اس سے معلوم ہوا کہ محض سخن ہمارے ہے کہ اسکو شیخین نے نقل نہیں کیا اسکو نقل کیا ہے  
 خواصہ انکار فضائل اہلسنت جسطرح ہو سکی کرتی ہے اور یہی پیشہ ہے القضاہ اخبارات صحیحہ میں وارد ہے  
 کہ سید ابی زنی روز یکشنبہ و دو شنبہ و چار شنبہ و شب چثنبہ کہ میں توقف فرمایا روز چثنبہ کہ یوم التروی

وہاں پہونچکی بعد زوال آفتاب نیت و قوف کر کے خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت مشتملہ بعض حکام شریعت  
اور حاوے اوپر اصناف موعظت و نصیحت کے زبان وحی تبیان پر جاری فرمایا بعد اوسکی طہرین کو جمع کیا  
اور پھر غروب آفتاب مصروف دعا و بکار رہے جب آفتاب غروب ہوا تو اوس مہر سپہر نبوت نے  
جانب مشرق محرم کوچ فرمایا مغربین وہاں ادا کر کے تمام شب مصروف عبادت معبود حقیقی کے ہوئی بعد  
طلوع ہونے آفتاب کے وہاں سے منی میں تشریف لائی اور رمی حجرہ عقبہ کے کے اور سلخ میں تشریف لائے  
اور تربیثہ شتر اون شتر و غنیم سے جو خبابیہ میں سے لائی تھی بدست مبارک نحر کے اور عقبہ کو خباب امیر  
فرما لئے کیا تب خباب سو بخدا فی حلق کیا اور بالون کو صحاب میں تقسیم فرمایا پھر وہی طواف زیارت کے لئے  
الحرام کو تشریف فرما ہوئی اور سب شتر و غنیم کے گوشت سے ایک ایک قطعہ لیکر لیکھا اور صحابہ کے ساتھ تناول  
فرمایا اور جب کہ میں تشریف لائی تو سوار ہو کے طواف کیا اور پھر چارہ رنزم پر تشریف لجا کی بانی پیا پیر سعی اور  
طواف النسا کر کے منی کے جانب مہرجت کی باتے روز شنبہ و یکشنبہ و دو شنبہ و شنبہ منی میں مقیم رہے پھر  
روز شنبہ کو اکرام ایام تشریف ہے منی سے کوچ کر کے محض میں کہ اوسی الطح ہی کہتی ہیں شب بکر کے  
کتاب سند احمد ابن حنبل میں بروایت عبداللہ ابن مسعود مروئے ہی وہذا لفظا مروئے احمد بن  
الرزاق عن ابیہ عن مینا عن عبد اللہ ابن مسعود قال کنت مع النبی لیلۃ وقد الحن فتنفس قلت  
مالک یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی یا بن مسعود قلت استخلف قال من قلت ابو بکر قال  
فسکت ثم مضی ساعة ثم تنفس فقلت ما شانک ما بی و لہ یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی یا  
بن مسعود قلت استخلف قال من قلت عمر فسکت ثم مضی ساعة ثم تنفس فقلت ما شانک  
قال نعیت الی نفسی یا بن مسعود قلت فاستخلف قال من قلت علی قال ما و لہ نفسی بید یہ  
لین اطاعوا لیدخلون الجنة الکعبین اور اسی کتاب میں ابو نعیم فی فضائل صحابہ میں ابن مسعود سے ایک روایت  
طویل نقل کے ہی آخر اسکا یہ ہے ثم شبک اصابعہ فاصابعی وقال لے و بعد ان تو من الحن و لا  
فاما الا من فقد انتبہ و اما الحن فقد ملیت و ما اظن اجل الا قد قتل قریب قلت یا رسول اللہ  
الا تستخلفا یا بکر فاعرض عنہ فرایت انہ لم یوافقہ قلت یا رسول اللہ الا تستخلف عمر  
فاعرض عنہ فرایت انہ لم یوافقہ قلت یا رسول اللہ الا تستخلف علیا قال ذلک اللہ لا الذی غیرہ  
لو باعتموا و اطعتموا ادخلکم الجنة الکعبین یعنی ابن مسعود کہتا ہے کہ نہا میں ساتھ رسول خدا کے  
جس رات جن آئی پس حضرت فی آہ سر و کبھی منی عرض کے کہ کیا سبب ہے فرمایا حضرت فی کہ ایام بقیع  
میرے قریب آئی ہے ابن مسعود منی کہا کہ آپ خلیفہ مقرر کریں فرمایا کہ کو منی کہا کہ ابو بکر کو حضرت خاموش

کتاب

طبری جو زوار ابن عباس  
سوال النبیان سلاما وادوا  
من کتب وین بن ہودین  
یاضی بکتاب ابن عباس  
نحوہ ۱۵



ہوئی بعد ایک ساعت کی بہر حضرت فی ایک آہ سرد کبھی مبینی کہا کہ کیا حال ہے اب کیا رسول اللہ فرمایا کہ وقت انتقال فریب ہے مینی کہا خلیفہ کبھی فرمایا کہ کو مینی کہا عمر کو حضرت خاموش رہے قیصر سے مرتبہ پہر آہ سرد کبھی مبینی پوچھا کیا سبب یا رسول اللہ حضرت فی ارشاد کیا اہل میرے قریب ہے مینی کہا خلیفہ مقرر فرمایا حضرت فی پوچھا کہ کو مینی کہا علی بن ابیطالب کو حضرت فی ارشاد کیا کہ قسم خدا کی جسکی قبضہ میں میرے جان ہے اگر اطاعت کرو تم علی کے تو داخل بہر حجت میں تمام و کمال فترت بعد روایت ابو نعیم کا یہ ہے کہ بہر حضرت فی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں ڈال دیا اور فرمایا کہ مجھسی خباب بن العزت فی وعدہ کیا تھا کہ ایمان لاؤں مجھ پر جن دس انسان تو ایمان لا چکی اور خبات کو تو فی دیکھا ہے میں نہیں کمان کرتا مگر یہ کہ اہل میرے قریب ہی مینی عرض کیا کہ آپ ابو بکر کو خلیفہ مقرر فرمائی پس حضرت فی مجھسی روی مبارک کو بہر ایامین سمجھا کہ یہ امر مزاج اقدس پر گران گذر ا مینی عرض کیا کہ عمر کو خلیفہ مقرر فرمائی بہر حضرت نے روی مقدس مجھسی ہڈیاں بہر میں یہ سمجھا کہ حضرت کو یہ بات ہی گران گذرے مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی بن ابیطالب کو خلیفہ مقرر فرمائی حضرت فی فرمایا ذلک یعنی بجا و درست ہے اور قسم ہے اوس خدا کی کہ نہیں ہے غیر اوسکی اگر بیت کرو تم علی کے اور اطاعت ہی اوسکی کرو تو لیجائی خبت میں تم سبکو پس ان دونو حدیثوں سی خباب ظاہر و آشکار ہی کہ اختلاف شیخین سے خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فی عرض فرمایا اور خباب میر علیہ السلام کی خلیفہ مقرر کرنے سے خرسند سے ظاہر گئی تا نیکہ ابن مسعود کو یہی معلوم ہوا کہ اختلاف اول و ثانیے موافق رضی مبارک کی نہیں جب ابن مسعود فی ذکر اختلاف خباب میر علیہ السلام کا کیا تو آنحضرت فی قسم یاد فرمایا اور ارشاد کیا کہ وہ ہے اگر بیت اوسکی کرو اور اطاعت ہی کرو تو تم سب کو داخل خبت کرے اور اس ارشاد میں اشعار صریح و تعریض ظاہر ہے کہ خباب میر علیہ السلام اگر کسی اور کے بیعت کر نیکی تو حقتاً لے دے خبت کر لیا اور اس سے بہر سبب ظاہر ہوا کہ خباب میر علیہ السلام میں جو بیعت میں لیجائیں گے وہ میں کو یعنی فاسم ناد و جان عرض جب صبح طالع ہوئی تو بہر کہ میں تشریف لائے اور طرف و داع بجالا کے نفل کہ سے یعنی علی کے جانب سے رومی مدینہ کے ہوئی اور طعی مسافت فرماتی تھی تا نیکہ بمنزل غدیر خم کہ نواحی صحیفہ سے ہی پہونچی بیان بمنزل غدیر خم با یکاز و مختصار کتاب مستطاب عنقات الانوار نے امامہ الایۃ الاطہار میں جو پانچ جلد ضخیم میں جواب باب ہفتم تھے ثنا عشر غریزہ و دہوی تا لیف خباب عالم جلیل و متبحر نبیل الخائن عن فاداکہ خیمۃ العصور میں الذاب عن حرم الساعۃ الطاہرین آیتہ اللہ فی العالمین فاسم ظہیر الخائن و خافض و من المعاند الخ لکل ذین المبدع عن کل خین خباب الخلاء السید حامد حسین الموسوی الحنفیہ لا زالت اقدار افادۃ طالعہ و نیابیع فیوضہ جاریۃ اعینہ

حاکمیت  
 مدد و دست و پا  
 طول و طرح و صورت  
 مدد بین آن من صرف  
 نهادن و تقویت و ایضا  
 برای این من که هیچ  
 بان کیا که که که  
 او را ای که که که  
 با عیون و این  
 بخش که ای ای ای  
 حاصل من که که  
 و که که که که  
 بهر و طریقی که  
 و که که

۱۔ اسے اعتقاد الا فحرام و ناقض منقطع الکلام ہے۔ جواب قول عبد العزیز کہ حاصل اس کا یہ ہے  
 کہ اگر مولے یعنی اسے ہی تو صلہ اس کا صرف قرار دینا کسی لغت سے منقول ہو گا نہ کور ہے کہ ترجمہ اس کا  
 یہ ہے (محمل واقعہ غدیر کہ روایات و احادیث حضرات اہلسنت سے ملخص ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اول  
 حقیقتہ فی وحی کے طرف خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے کہ مولائیت خباب امیر المؤمنین علیہ السلام است  
 کو پہنچانے میں آنحضرت فی اوس تبلیغ سے خوف کیا کہ سادہ لوگ فادو وقتہ برپا کریں اور نیز اپنی تنہائی سے اس کی  
 کم ہونی خالص الاعتقاد لوگوں کے تنگ دل ہوئے اور آنحضرت کو یقین ہوا کہ لوگ بیشک کذب کر نیکی پس خباب  
 میں عرض کیا کہ میں کس طرح تبلیغ اس امر کے کروں حالانکہ میں تنہا ہوں پس حقیقتہ کی طرف سے اس کی جواب  
 میں ارشاد ہوا کہ یہ پیغام لوگوں کو پہنچاؤ خدا تعالیٰ لوگوں کی شتر سے تمہارے حفاظت کرے گا اور اگر پہنچاؤ  
 نہ پہنچا یا تو گویا اتنی کو بے پیغام نہیں پہنچا یا جب یہ ارشاد ہر بہت بنیاد کہ غرض اوس سے نہایت عظمت  
 و جلال اس پیغام کے تھی نازل ہوا اور مقام خم غدیر قابل نزول جلال و توقف کئی تھا کیونکہ لو طبعی تھی اور تنہا  
 کرے تھی اور لوگوں نے اسے شتر کے سایہ میں پناہ لی تھی اور وہاں جس و خاشاک بہت تھی پس خباب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی حکم دیا کہ میدان کو صاف کریں پس جگہ صاف ہوئی اور منبر کجاوہ مای شتر سے  
 مرتب کیا اور صحابہ اس وقت میں ایک لاکھ تیس ہزار حاضر تھے اور ایسا اجتماع پہلی کبھی نہ ہوا تھا اور یہ  
 تھی کہ بعد اس کی پہر ایسا اتفاق ہو کیونکہ یہ حج ہجر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا تھا اور وہ زمانہ زمانہ قرب  
 ارتحال خباب ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ تھا دار دنیا سے طرف ریاض قدس کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 فی حکم دیا کہ سب لوگ مجتمع ہوں تا ایک جہ لوگ چھپی رہے تھی وہ آگئی اور آگئی بڑ گئے تھی وہ وہ پس طلب  
 ہوئے اور جو وقت جمع ہوئے اوسے منبر پر خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ تشریف لیگی اور خباب امیر علیہ السلام  
 کو اپنی برابر جگہ دی اور بہر خباب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو ہتھکڑیاں لگا کر اس کی زینت  
 سفید سنہری صلی اللہ علیہ وآلہ کے ظاہر ہوئے اور خباب امیر المؤمنین علیہ السلام کو سب لوگوں نے دیکھا  
 پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا کہ ایما الناس بخیرین کہ خد تعالیٰ نے حکم خبر دے ہی کہ زندہ نہیں رہتا  
 کوئے تھی مگر نصف عمر اوس بنے کی جو قبل اس کی ہوا ہو اور میں گمان کرتا ہوں کہ خیریت بلایا جاؤں میں  
 قبول کروں میں دعوت خدا تعالیٰ کو یعنی انتقال کروں میں طرف دار حرت کے اور چھپی سوال کری گا  
 خباب رب العزت اور تم بھی سوال کجاؤ گئے پس تم کہا کہ تھی ہوا اور کیا کہو گے پس لوگوں نے عرض کیا کہ  
 گواہی دیتی ہیں ہم کہ آپ نے تبلیغ رسالت کی اور کوشش فرمائی اور نصیحت کے پس خد تعالیٰ خبر سے  
 خیر دے آپ کو جب لوگوں نے اعتراف ہو رہا بقہ کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ فی ارشاد کیا کہ آیا گواہی

نہیں دیتی ہو کہ کوئی خدا نہیں سوائے خدا ہی رحمت بگیا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اسکا اور نبی ہے  
 اور نارحق ہے اور موت حق ہے اور قیامت آتی ہے اور بحقیق کہ خدا تعالیٰ اوتھائی کلام دون کو اولیٰ نبی ہوئے  
 سب فی کہا بجاسے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر گاہ ان امور کا کشتل میں اور سب اصول دین کے سوائے اس  
 اعتراف اور اقرار کو کسی یاسیہ خطاب کیا طرف حق سبحانہ و تعالیٰ کے کہ بارگاہ انجلی اقوار و عتراف پر گواہ بنا  
 ہر لوگوں کی طرف خطاب کیا فرمایا کہ ایسا الناس میں اولے ہوں ساتھ تمہاری تمہارے نذر میں سب فی کہا بجاسے  
 ہر شخصہ فی ارشاد کیا کہ بحقیق کہ خدا تعالیٰ مولے میرا ہی اور میں مولیٰ مومنین کا ہوں اور میں مولیٰ ہوں اولیٰ ہوں  
 بعضہای مومنین یعنی اولیٰ ہوں نفوس مومنین سے پس جو شخص لیا ہی میں اسکا مولیٰ ہوں پس یہ علی بن ابی طالب  
 مولیٰ ہے اسکا اور ہر فرمایا کہ بارگاہ یاد دست رکھ تو اسکو جو علی کو دوست رکھی اور دشمن رکھ اسکو جو  
 دشمن علی کا ہو ہر حضرت فی فرمایا کہ میں چوڑنی والا ہوں درمیان تمہارے تطہیر کو یعنی قرآن شریف و احکام  
 میری و ارشاد کیا کہ ہم حکم لکھی جانے ہوگی تاروز قیامت اور جو وقت خباب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچا  
 پہنچا چکی تو ایہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و مرضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئے  
 یعنی بسبب ابلاغ اس رسالت کی حق تعالیٰ فی فرمایا کہ آج میں فی کامل کیا دین تمہارا اور تمام کیا اور تمہاری انجنت  
 کو اور پسند کیا و مطلق تمہارے دین اسلام کو پس ولایت خباب امیر کل امیر موجب کمال دین و تمام نعمت و رضا  
 خدا دین اسلام قرار دے اور خباب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نزول اس آیت کے شادان و فرحان ہوئے  
 اور فرمایا اللہ اکبر اور اکمال دین و تمام نعمت کے اور رسالت میرے خدائی پسند کی اور ولایت علی بن ابی طالب  
 بعد میرے حبیبانہ و فحالی رضی ہوا اور بعد اسکی جب حکم ثانی بت فی کشا جہا اور ملاح خباب رسالت مآب صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا تہا بہ حال فرج مآل واقع جدید مسرت آتا خط کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اجازت چاہی کہ در باب  
 خباب امیر المؤمنین علیہ السلام بیات تصنیف کرے اور تعریف اوں حضرت کی اشعار آداب میں ترتیب دی پس جب  
 اجازت خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند اشعار مضمون واقع غدیر خم منظوم سکے اور تفسیر بہ امامت خباب امیر  
 زبان وحی ترجمان خباب مقدس ہوئے سی اس میں درج کے اور مولے کو معنی امام و خلیفہ برجل کیا اور نیز  
 خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ خباب امیر خیمہ علاحدہ میں تشریف لیں اور عامہ صحابہ ازواج  
 اوں حضرت کی مبارکباد کہیں اور حضرت شیخین نے کرا و جہرا خباب امیر کو اس مہرور و فرحت پر بغیت و مبارکباد  
 کہی اور کہا کہ ہذا لک یا بنی اہل طلب اجتہد مولے و مولے کل مومن اور حبیبانہ و تعالیٰ کو ہمدرد تائید  
 و توثیق اس حمد و پجاریں کے خصوص عمر بن الخطاب کی و مطلق منظوم ہوئی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کو بصورت  
 آدمی کے متمثل کر کے بھیجا اور حضرت جبریل نے عمر بن الخطاب سے خطاب کیا اور کہا کہ خباب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ فی البیاء عقد باندہ ہے کہ جن میں تلوڑے گا اوسکو مگر مناقب اس خوف کر ہی عمر اور درجہ  
 کہ تو اس عہد کو توڑ دالی اور عمر نے یہ حکایت خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے عرض کی حضرت فی فرمایا کہ وہ  
 جبریل نہیں جنہوں نے کہ واسطی تاکید عہد کے کسی مشافہ اس میں کلام کیا اور حقیقتی نے تقطیع و تجیل و غیر  
 کی کہ اوس دن نصب خباب ہیر کا واقع ہوا ایسی کے کہ صوم اوسکا ثواب میں برابر ثواب روزہ شصت ماہ  
 قرار دیا اور جب ملا و قرے میں دور و نزدیک یہ خبر شایع ہوئے کہ خباب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے  
 خباب امیر علیہ السلام کو خلیفہ و جانشین بعد اپنی مقرر فرمایا ہے اور عمارت بن لیثان فری نے جب اس خبر  
 سنا تو اس ملعون نابکار کو ناگوار ہوا اور نہایت کبر و عرور سے اوسکی انکار کے واسطی اوٹھا اور نہایت  
 نصب خباب امیر علیہ السلام کو اوس مردود ازلی نے مکر وہ جانا اور بخدمت خباب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ  
 حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جو آپ نے حکام بیان کئی مثل توحید و احترام رسالت و بجا اور سے صلوة و زکوۃ  
 و حج و عقیقہ قبول کئی لکن آپ ان سب پر راضی نہ ہوئی تاہیکہ دونوں مہلوں سے اپنی ابن عم کو بلذ کیا اور  
 اوسکو ہمہ فضیل دی اور من کنت موکلاً فکلاً موکلاً اوسکی حق میں کہا آیا یہ آپ نے اپنی طرف سے  
 کہا ہی یا خدا تعالیٰ کا یہی ہے حکم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے قسم یاد فرمائی یعنی کہا کہ قسم ہے اس  
 خدا عزوجل کے کہ نہیں کوئے خدا سوا اوس محبوب حقیقی کے کہ یہ ہر خدا کی حکم سے ہے وہ بد بخت معاذید بات  
 سنے خدمت آنحضرت سے پر گیا اور کہنی لگا کہ یا اللہ جو کچہ کہ خباب رسالت مآب فی ارشاد کیا اگر سچ ہے  
 تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسایا خدایا بخت مجھ پر نازل کر بل ہی اپنی قہمت پہنچا تھا کہ آسمان سے ایک سنگ  
 اوسکی سرخسچ گرا اور اوسکی دہر سے نکلا اور وہ شقی واصل جہنم ہوا اس خدا تعالیٰ نے آیہ سال کہا اکل  
 بعد از واقع لکھا فکنت لیسیر لہ داخل کہ مشعر اس واقع کے ہی نازل فرمائی پس خیال نہیں کیا جاتا کہ ہرگز  
 کوئی حافل عقلائی عالم سے اور کوئی فرد فرد نبی آدم سواری حضرت سینہ کے سوا فقر عظیم کو کہ خدا و رسول نے  
 اوسین ہتھام فرمایا ہوں اور ایسی ہی تاکیدات و توفیقات ہوئی ہوں سوا خباب امیر علیہ السلام کے  
 امامت پر کوئی اور معنی اوسکی تجویز کرے انتہی چونکہ تقرر شاہ عبدالعزیز دہلوی سے مستنبط ہی کہ صرف برید  
 اسلی نے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور بعض متعین نے تصریح ہی اسکی کی ہے اور بعض یہ کہتی ہیں کہ کجارج  
 وغیرہ نے ہی حدیث کو خارج نہیں کیا لہذا اسامی بعض اہل محدثین کے جنہوں فی اس حدیث کو روایت کیا ہے  
 باختصار تحریر ہوتے ہیں ابن ابی حاتم نسائی فی الخصائص و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم  
 و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم  
 و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم

ابو بکر ابن شیبہؓ فی مصنفہ و ابن جابرؓ فی صحیحہ و انصار المقدسیؓ فی مختارہ و ابو نعیمؓ فی فضائل اصحابہ و  
 ابو شیبہؓ المشہور بسبویہ و خطیبؓ فی تاریخ بغداد و ابن جریر طبرسیؓ فی تہذیب الآثار و البرزقانیؓ فی التہذیب و الخطیبؓ  
 فی الخلیعات و عبد اللہ ابن احمدؓ فی زوائد السند و ابو یعلیٰ الموصلیؓ فی منہ و ابو یوسفؓ الخلیجیؓ فی کتاب الجوز  
 فی فضائل الخلفاء و ابن مردودہؓ و ابن سنانؓ فی کتاب المواقف و الحسن الذہبیؓ و ابو حاتم و یحییٰ فی معجمہ  
 و الدارقطنیؓ و حکیم الترمذیؓ فی تہذیب الاصول و الخطیبؓ فی تفسیرہ و النظیرؓ فی الخصائص و مسعودیؓ فی  
 فی کتاب مستقل و النبیؓ فی کتاب مفرد و خطب خطباء حارمؓ فی مناقبہ و ابو حدیؓ فی التفسیر و البیہقیؓ  
 و الکواثریؓ فی التفسیر و الدیلمیؓ فی اغر دوس و ابو موسیٰ المدائنیؓ فی فضائل اصحابہ و احمد ابن حنبلؓ فی منہ  
 غرض ان بیائیس محدث معتمد علیہ نے اپنی اپنی کتابوں میں حدیث حدیث کو روایت کیا ہے اور عبارات ان کتابوں  
 کتاب عقبات الانوار میں موجود ہیں اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ تاریخ خباب امیر علیہ السلامؓ میں مندرج  
 ہو گئے عبد الحق دہلویؓ نے شرح مشکوٰۃ کتاب المناقب میں سے فصل فضائل خباب امیرؓ میں بیچ شرح اس حدیث  
 کی لکھا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے بیشک روایت کیا ہے اسکو ایک جماعت نے محدثین ثقات سے اور طرف  
 اسکی بہت میں سولہ نفر صحابی نے خباب رسول اللہؐ سے ہکو سنا ہے اور روایت امام احمد ابن حنبلؓ  
 اس حدیث کو بغیر خدا سے تین صحابی نے اور گوہر نے دی انہوں نے واسطی خباب حضرت امیر علیہ السلامؓ کے  
 جوفت نزاع و خلاف واقع ہوا ساتھ ان حضرت کی ایام خلافت میں اور بہت سے طرق و اسناد اسکی صحیح  
 حسن ہیں اور التفتات کرنا چاہے طرف اس شخص کے حسنی کلام کیا ہے صحت اس حدیث میں انہی ترجمہ  
 اور با وصف اس اقرار و اعتراف کے خود عبد الحق نے محض بغداد خباب امیر علیہ السلامؓ تو اتر گا اس حدیث کے  
 انکار کیا ہے وہ بی اصل ہے کہ جب سولہ یا بیس صحابہ روایت کریں پھر انکار تو اتر میں کہ ہو سکتا ہے  
 اور یہ محض ہو سکتا ہے اور باقی جو معانی حدیث میں کلام کرتے ہیں پس اگرچہ اسکی جواب بیچ بیان  
 دلائل اس حدیث کی اور خلافت بافضل خباب امیر علیہ السلامؓ کی تفصیل تمام کتب کلامیہ خصوص و جزوہ و عقبات  
 الانوار میں مذکور ہیں لکن صرف ایک دلیل پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابتؓ انصار سے شاعر خباب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی با جازت خباب رسول اللہؐ جو اشعار مدح خباب حیدر کرار میں تصنیف کی اور شہرت  
 پڑھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مراد اس حدیث سے امامت بافضل خباب امیر علیہ السلامؓ کی تھی  
 پس اب جو کوئی معنی اس حدیث کی مخالف اور مبینوں کے جو کہ خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے  
 اوپر عرض ہو چکی ہیں بیان کرے تو بجز تصحب و عدا و اور اسکو کہا کہنا چاہی پس محضی زہبے کہ اشعار حسان  
 ثابتؓ خصالیں نظیر سے اور اربعین سید جمال الدینؓ حسینی صاحب روضہ الاحباب میں اور نیز ابن مردودہؓ



فی ابی کتاب میں ابو سعید خدری سے اور شیخ حلال الدین سیوطی فی ابی رسالہ مسماۃ بالازدمار فی  
 عقدہ اشعار میں الانار میں تذکرہ شیخ تاج الدین ابن کتوم سے نقل کے ہیں جس میں قال فی تذکرہ شیخ  
 تاج الدین ابن کتوم لحسان بن ثابت الانصارے اشعار ینادہم یوم العذیر ینبہم  
 بنجم فاکسح بالرسول منادیا وقال من مولاکم وولیکم فقالو ولهم ید واهلک تمنا  
 الہک مولا کنا وانت ولینا وکملف منافی الولا یت عاصیا فقال لکم ید علی فانے  
 رضیک من بعدا اما ما وھاذا فمن کنت مولا فھذا ولیہ فکونوا لہ انصار صدق موالیک  
 ھذا دعا اللہ وآل ولیہ وکن للذی عاد اعلیٰ معا دیا پس شعر فقال لکم ید علی آجہ رض  
 صریح ہے اور اسکی کہ خباب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ فی زبور عذیر خم رض اور خلافت و امامت خباب  
 امیر علیہ اسلام کے فرمائی کیونکہ معنی اس شعر کے یہ ہیں کہ خباب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا خباب  
 امیر علیہ اسلام کو کہ اسی علی استادم ہو کہ مینی پسند کیا تجکو درحالتیکہ تو امام و مادم سے ہی بعد میری پس معلوم  
 نہیں کہ اس کلام حسان بن ثابت میں حضرات موصوفین کو سنی توجیہ و تاویل کو راہ دینگی آیا لفظ امام و مادم  
 کو یہی معنی محب و ناصر قرار دینگی یا حسان کو پایہ عتبار سی ساقط کرینگی جب پابند غرض نفسانی ہوں اور یہ  
 بھی انہی کچھ دور نہیں من شاء التقضیل فی هذا المقام فلینرجع الی الکتب المبسوطة اور جو کہ یہ حدیث یقین  
 میں خباب رسول الثقین صلی اللہ علیہ وآلہ سے متواتر ہے لہذا اعتقاد شیعہ اثنا عشریہ گاہ یہ ہے کہ یہ نہیں  
 خلافت بلا فضل خباب امیر علیہ اسلام پر کیونکہ ہکوا یمہ اہلبیت علیہم السلام سے متواتر یہ بات ثابت ہوئی  
 ہی اور منکر ہکا دیر شیعہ سے خارج ہی۔ اور جو شاہ صاحب و مصنف منہی الخرافہ فی بعدیت مطلقہ  
 نکالی ہے وہ خلاف بدہت ہے کیونکہ کوئی عاقل نہیں تجویز کرتا کہ ایک شخص اپنی انتقال کے خبر بیان  
 کر کے اور حقوق اپنی لوگوں پر جہا کی ایک شخص کو وصی اور جانشین مقرر کرے اور بعد مروج پس سال کے  
 اسکی جانشینی کا اقرار کریں اور وصیت کو اسوقت نافذ جانیں کیوں نہیں مشاہدہ کرتی طرف حال ملوک  
 و سلاطین کے کہ جبکو و بعد قرار دیتی ہیں وہ شخص بعد انتقال سلطان سابق کے حوزہ جانشین اسکا ہوتا  
 جب بعض روایات علمائے ثقات اہلسنت و جماعت کی تحریر ہو چکیں تو ضرور ہوا کہ ایک روایت بطریق خاصہ  
 و وسطی زیادتی توضیح کے درج ہو پس محقق نے یہ کہ کتاب احتجاج میں طبرسی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
 سنی نقل کیا ہے کہ فرمایا ان حضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ تحقیق حج کے وسطی خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 مدنیہ سے تشریف لینگے درحالتیکہ ابلاغ جمیع احکام الہی فرما چکی تھی سواج و ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام  
 کی پس جبریل امین نازل ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ تحقیق انی بعد تجھ سلام کے ایکو فرمایا ہے

کہ ہمیں حکم قبض روح نبی یا رسول نہیں دیا الا بعد کمال دین و تاکید حجت کی اور باقی ہیں اور ہمارے دو فریضہ کے ضرور  
 ابلاغ اور نکاح طرف امت کی ایک اور زمین سے فریضہ حج ہے اور دوسرا فریضہ ولایت و خلافت ہے بعد ہمارے  
 اور زمین خالے رہی زمین حجت خدا سے قبل ہمارے اور نہ بعد ہمارے خالی رہی گے نابہ پس کہ خدا تعالیٰ  
 فی کہ ہو نوح احکام حج کی اور آپ خود بھی حج کرو اور حج کرین انہی ساتھ وہ لوگ جو استطاعت رکھتی ہیں حج کے  
 اہل شہر اور بادیسے اور دریافت کرین وہ سب لوگ آپسی مسائل حج حسبہ حسی جانتی تہی مسائل صلوة و صوم  
 وغیرہ کو اور پہچانیں حج کو بھی اور سطحی حسبہ کہ آپنی اونکو سکھائیں ہیں اور شرائع پس مذاکی منادے خواب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی امت میں یہ کہ خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ارادہ کرتی ہیں حج کا اور ارادہ ہے  
 کہ خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تم سبکو تعلیم کرین مسائل حج پس خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مع ہنوع کثیر  
 کی مکہ کو واسطی حج کے روانہ ہوئی اور قصد کیا سب فی کہ حسبہ حسی حضرت حج کرین اور سطح ہم بھی مناسک بجالا  
 گی پس آنحضرت فی مع اون لوگوں کے حج کیا اور جنون حضرت کی ساتھ حج کیا وہ قریب شتر ہزار کی تہی مثل عد  
 اصحاب موسیٰ علیہ السلام کی کہ جنسی حضرت موسیٰ علیہ السلام فی واسطی نارون علیہ السلام کی بیعت لی تہی اور  
 اور ہنوع نے نکلت کیا تھا اور اتباع سامرے او مجمل کا اختیار کیا تھا پس سطح خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 فی بیعت لی واسطی خواب علی بن ابیطالب علیہ السلام کی پس وہ ہے ہر گے بیعت سی غرض یہ ہے کہ خواب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ جب کہ کی طرف متوجہ ہوئے توحدا ہی لبیک بسبب زحام خلافت کے مابین مکہ و مدینہ کے  
 بلکہ ہوئی پس جبوقت آنحضرت عرفات میں تشریف لیگنی توحضر جبرئیل علیہ السلام جانب رب جلیل سے  
 نازل ہوئی اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے بعد تحفہ سلام کے ارشاد کیا ہے کہ قریب ہوئی اہل آپنی اور وہ چیز  
 کہ اوس سے چارہ نہیں یعنی موت پس عہد باندہ ہو اور نصیحت کرو اور سپرد کرو جو کچہ کہ آپنی پاس ہے  
 علم اور علوم اپنا اور سلاح و تابوت و جمیع آیات انبیاء سے وصی اور خلیفہ اپنی علی ابن ابیطالب علیہ السلام  
 کہ وہ حجت بالغہ ہے او پر مخلوقات کی پس قائم کرو علی بن ابیطالب کو نشان بہت ناہت باپنی اوس سے  
 امت آپنی اور تجدید کرو لوگوں سی عہد و میثاق و بیعت علی کے دلو او اونکو جو کھنی اولسی میر  
 بیعت لی ہے اور میثاق و عہد میرا ولایت سی میرے ولی کے اور اونکی مولی کے کہ وہ مولی ہر  
 مومن و مومنہ کا ہے علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور تحقیق کہ میں نے ہنیں قتل کیا روح کو کسی نے  
 و یا رسول کے مگر بعد کمال دین و تمام لغت کے اور یہ کمال توحید میرے کا ہے اور کمال ہے دین  
 و لغت کا او پر مخلوقات کی ساتھ میرے ولی کے اور اوسکی اطاعت کی اور یہ ہو سطحی کہ یہ حقیق میں نہیں  
 چوڑا زمین کو بغیر حجت کی تاکہ غالب ہو حجت میری او پر مخلوقات میرے کی پس آپنی دن کامل کیا میں نے

دین تمہارا تمام کیا میں نے تو پر تمہارے لغت کو ساتھ اپنی وسلی کی کہ سولی ہے ہر مومن و مومنہ کا علی  
 بندہ میرا ہے اور وہی میرے بنی کا اور خلیفہ ہے بعد اسکی اور حجت بالمعجہ اور طاعت کی مقرون ہے طاعت  
 اسکی ساتھ طاعت رسول کے اور مقرون طاعت اسکی مع طاعت رسول کے ساتھ طاعت میرے کے  
 جو شخص طاعت کرے اسکی پس اسنی طاعت کی میرے اور بنی عصیان کیا اسکا پس اسنی عصیان کیا  
 میرا مقرر کیا میں اسکو علم بہت کا درمیان اپنی اور مخلوقات کے عارف حقوق علی مومن ہے اور بنکر اسکا  
 کا فر ہے جو شریک کرے خیر کو علی سے اس بیت میں وہ مشرک ہے جو انتقال کرے محبت خباب امیر  
 میں وہ داخل خان ہوگا اور دشمن خباب امیر کا داخل نار ہے پس نصیب کر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ علی  
 کو واسطی خلافت کے اور لوگوں نے بیعت علی کے اور تجدید کر میرے عہود و میثاق کے اسنی قریب  
 ہی کہ انتقال کرے تو جانب و ضد عنوان کے پس خایف ہوئی خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی قوم اور  
 اہل نفاق و شقاق سے یہ کہ رجوع کریں طرف جاہلیہ کے کیونکہ جانا خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ بہت لوگ ستم  
 رکھتی ہیں خباب امیر کو اور قلوب و مکی مملو ہیں عداوت خباب امیر سے (اور وجہ عدا کے یہ تھی کہ کوئی قبیلہ  
 قبائل عرب سے نہ تھا کہ جبکی آدے غزوات مدو واحد وغیرہ میں خباب امیر علیہ السلام قتل نہ کئی تھی (کہا حضرت  
 نبی جبریل سے کہ سوال کرے خدا تعالیٰ سے عصمت کفایت کا شراعت اسی اور منتظر ہوئی حضرت وحی کے  
 تا انیکہ ناخبر ہوئی نزول وحی میں اور پہونچی خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مسیخیف میں بہر حضرت جبریل  
 لائی کہ نصیب کریں خباب امیر کو خلافت پر اور نہ لائی آیہ خدائت و حرمت عن الناس کو تا انیکہ نزول اجلال فرمایا  
 خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نبی کریم میں جو واقع ہے مابین کہ والدہ نبیہ بنت حضرت جبریل نازل ہوئے  
 او سوقت خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد کیا کہ میں خایف ہوں قوم سے کہ کذب کریں میرے  
 اور نہ قبول کریں قول میرا اب علی بن ابیطالب میں تا انیکہ کوچ کیا حضرت نبی و مائسی پس جب پہونچی غدیر  
 خم میں کہ حجۃ تین میل کے فاصلہ پر ہے جانب مکہ کے ابھی حضرت منزل پر نہ پہونچی تھی کہ ۱۸ تاریخ  
 ذی الحجہ ۱۲ ہجرت روز جمعہ پانچ ساعت و مکی گذرے تین کہ جبریل نازل ہوئی اور فرمایا کہ خباب رب الفرت  
 بعد تمہ سلام کے ارشاد کرتا ہے یا ایہا الرسول ابعث ما اتیٰک من ربّک فی علیہ وان کفرک  
 ضالکنت من سائکنت واللہ یعلمک عن الناس بعض ہر ایمان رکاب سعادت قریب حجۃ کے پہونچی تھے  
 اور بعض دہی عقب میں تھے کہ فرمایا حضرت نبی کہ سبکو یہاں جمع کرو تا کہ مناد سے نبی مناد کے کہ ناز جامعہ  
 اور ہو پس میل کیا حضرت نبی جانب میں راہ سی کہ وہاں خار و خشک بہت تھی قریب غدیر کے اور حکم دیا  
 حضرت نبی کہ زمین صاف ہو اور کجاوہ ہاے شتر سے ایک غنہ سے بصورت بنر بنائی جانی جب سب لوگ

مجمع ہونے کی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر شے کو اپنے لیے لکھی اور خطبہ کمال فصاحت و بلاغت درباب  
 خلاف و وصایت خواب امیر المؤمنین بہت فضولانی اور کیا اور وہ خطبہ کتب حدیث و تفسیر میں احتجاج کتب سے  
 و صافی وغیرہ کتب معتدہ اہل حق میں موجود ہے بلکہ میرزا رفیع باذل مرحوم نے کتاب حکہ حیدر  
 میں اسکو مع ترجمہ کے وارد کیا ہے اور اطراف کثافت میں مشہور ہو چکا ہے اسو سطلی بیان وارد  
 کیا گیا عرض جب خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فارغ ہوئی اسوقت مذکور کی قوم نے اور کہا  
 سمعنا و طاعة قبول کیا ہمیں حکم خدا اور ہر رسول بدل و جان و گوش اور از دام کیا اور خواب رسول خدا اور  
 خواب امیر علیہ السلام کے اور بیعت کی سب فی حق کہ اول و ثانی و ثالث و طلحہ و زبیری اور باقی مجاہد  
 و نصار موافق اپنی قدر و منزلت کی سب بیعت سے مشرت ہوئی بیان تک کہ صلوة مغرب وغیرہ ادا ہو  
 اور جو شخص بیعت کرتا تھا تو خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے **اللهم هذا عبدك ورسولك**  
**جميع العالمين** اور اسی دن سے مصاحف سنت و رسم ہو رہی تھیں کہ استعمال کرنی لگی اسکو اسل ضلال  
 ہی اور رویت کی گئے ہی خواب صادق علیہ السلام سے کہ جب خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں  
 خطبہ سے فارغ ہوئی تو دیکھا حضرت فی ایک شخص خوشرو اور خوشبو کو کہ وہ کہتا ہے کہ نہیں دیکھا  
 مینی جبکہ خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اسقدر تاکید کے ہو و سطلی اپنی ابن عم علی ابن ابیطالب کے  
 اور اسوقت خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نہیں گشت کرے گا مگر کا فر با اللہ العظیم و رسولہ  
 افسوس ہے و سطلی اس شخص کے جو ثور سے اس عہد کو فرمایا خواب صادق علیہ السلام نے کہ طاعت  
 ہو اطراف و لنگی عمر ابن الخطاب جب سنا کلام او شکلا اور بعد تعجب کے عرض کہ خواب رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے کہ سنا آپ فی یا حضرت جو یہ شخص بیان کرتا ہے حضرت فی فرمایا کہ اسی عمر تو جانتا ہی  
 یہ کون ہے عمر بن الخطاب فی عرض کیا کہ میں نہیں جانتا فرمایا حضرت فی یہ روح الامین ہے خبردار  
 اس عہد کو نہ ثور نامش ہے خدا عزوجل کے کہ اگر تو فی اس عہد کو ثور اتو خدا و رسول و ملائکہ اور  
 مومنین تجسسی بیزار ہو گئی انتہی ایسا نہ کہ کوئی شخص بعد ملاحظہ اس رویت کا کچھ ذکر نہیں ہے لہذا  
 کتب اہل سنت سے لکھا جاتا ہے چنانچہ در عقبات الانوار مذکور است چارم آنکہ فاضل ربانی  
 سید علی ہمدانی کہ مناقب و محادش مجملہ از النہات جاسے و اعلام الانبار کفر سے و مفصلہ از خلاصۃ  
 نور الدین جعفر خنسی و وثوق و عظمت و اعتمادش از اصباح مولو سے رشید الدین عمید صاحب تحفہ  
 میتوان دریافت در کتاب مودۃ القربی و مودۃ خامسہ آورده عن عمر ابن الخطاب قال انصب  
 رسول اللہ علیا کما افکار مکت مولانا فضل مولانا اللہ من والا و عادی من عادی

کہ یہ کہی کہ شیعہ فی یہ روایت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسوقت

واخذ من خذله وانصر من نصره اللهم انت شهيد عليهم قال وكان في حبه شاب  
 حسن الوجه طيب التريخ فقال يا عمر لقد عقد رسول الله عقدا لا يخله الا منافق فاحذر  
 ان تخله قال عمر فقلت يا رسول الله انك حيث قلت فمخلى كان في حبه شاب حسن  
 طيب التريخ قال كذا وكذا فقال نعم يا عمر انه ليس من ولد آدم الا كذا جبرئيل اذ اذ  
 ان يوكد عليك ما قلته في علي انتهي اس عبارت سى بالا حمال وہی حاصل ہے جسکی تفصیل  
 احتجاج طبرستانی بھی ہے مجیب یہ خبر شایع و ذائع ہوئی تو حارث ابن نعمان فہرے کو نظارہ بھی یہاں  
 مانگو اگر زائہند حضرت خباب رضی اللہ عنہ علیہ والہین حاضر ہو کے عرض کے کہ یا رسول خدا صلوات  
 اللہ علیہ آپ نے حکم دیا شہادتین کا ہمیں اوسکو قبول کیا اور امر کیا آپ فی صلوة و زکوۃ صیام و حج  
 اوسکو بھی یعنی قبول کیا مگر آپ رضی نہ ہوئی تاہنیکہ آپ فی بلند کیا اپنی ابن عسیم کو تو بغضیل دسی اوسکو  
 ہمارے اور برہن یہ امر اکی طرف سے ہی با جانب رب جلیل سے پس فرمایا کہ قسم ہے خدا تیا لے  
 کی کہ غیر اوسکا نہیں غضب خباب امیر جانب خدا ی غزوہ جل سے ہی پس حارث پیرا اور کہتا تھا کہ بار خدا یا  
 اگر رسول خدا راست کہتی ہیں تو حارث پر آسمان سے بہتر نپڑی یا عذاب الیم میں گرفتار ہو ابھی اپنی ناقہ  
 کت نہیں پہنچا کہ سنگ آسمانی و سکی سر پر گرا اور مقعد سے نابہر آیا اور حارث داخل جہنم ہوا اور ایہ  
 سال سائل بغیاب واقع ہوا انتہی اور اس روایت کو قطبی و کوشی فی اپنی اپنی تفسیر و  
 میں اور نور الدین سمودی مدنی شافعی نے جواہر العقیدین میں اور عبد الرؤف مناوی فی کمدہ محمد  
 اہلسنت سے ہی فیض العقیدہ شرح جامع صغیر میں اور محال الدین محدث فی اربعین میں اور سبط ابن جوزی  
 فی تذکرہ خواص الانبیاء اور محمد ابن تلمیذ شافعی نے مطالب السؤل میں اور ابن صباغ مالکی فی فصول النہج  
 اور علی ابن برہان الدین طبری شافعی نے انان العیون میں وارد کیا ہے اب ناظرین سے حکو یہاں  
 مانگو اگر گزے تو بغیر رحمت ان کتابوں کے دلائل عقلی سے رد کرنا مشروع مگر بن بلکہ نصف کو چاہئے  
 کہ ان کتابوں کو ملاحظہ فرمائی اور خیال کرے کہ کیسی کیسی علما اور محدثین ثقات اس روایت کو  
 کتب میں درج کر چکی ہیں تو اس سے عظمت و عزت اس امر کے اوسکی دلین حاصل ہو گے  
 اور یقین ہو جائیگا کہ منکر اس وصایت و خلافت خباب امیر علیہ السلام کا مستحق ایسی ہے ہور کا ہے  
 اور اس عبارت سى دور حاصل ہوئی اول یہ ہے کہ اگر سولہ سے محض محبت و نفرت معصود  
 ہوئی تو حارث ابن نعمان فہرے ایسا مستحب کیوں سکو برابر شہادتین و صوم و صلوة و زکوۃ و  
 حج و ارکان دین کے جانتا بلکہ جو معنی اس حدیث کی ان حضرات تی قرار دی ہیں وہی تصور کرتا کیونکہ



و جب محبت موجب تفصیل محبوب کے نہیں اسو سہی کہ محبت مومنین کے رسول خدا کو لازم ہی اور موجب تفصیل مومنین کے ایسا ذب اللہ خباب خاتم النبیین پر نہیں پس عارث مذکور کیوں کہنا فضیلتہ علیہا اور نیز خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کیوں نہ فرماتی کہ یہ امر موجب تفصیل کا نہیں کیونکہ عینی علی ابن ابیطالب کو محبت و خاصہ تھا اقرار دیا ہے اور منظور و محبوب کو فضیلت نہیں بالعرض و التقدير اگر یہ امر موجب فضیلت ہے تو محلو کچھ ضرر نہیں کرنا بلکہ نافع ہے تا وہ شخص عذاب الہی سے محفوظ رہتا بلکہ حضرت فی قسم یاد فرمائی اور کہا کہ یہ امر من اللہ ہے اور میں سے باطل ہوا از عموم بعض متفصیل کا کہ گمان کرتے ہیں کہ خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہ تاکید محبت و سہی خباب امیر کے سبب شکایت خالد و غیرہ منافقین کے فرمائی ہے کیونکہ حضرت فی ارشاد کیا کہ یہ امر من اللہ ہے سبب شکایت بعض معاندین خباب امیر کے دو سر کے یہ ہے کہ باوجودیکہ کہ خباب بارے غرضہ عظیم و غفور و دیر گیر ہے لکن بغور انکار عارث کی عذاب او سبر نازل ہوا اور عذاب ہی نزول عذاب میں دلیل دو امر کے ہی اول یہ ہی کہ حضرت کبریا جیل و علامین یہ امر نہایت جلیل اور محتات و رکعات دین سے تھا کہ منکر او سکا خود آفتلا سے عذاب آئے ہوا۔ دو سر ا یہ ہے کہ بقیہ منکرین کو اب محفوظ ہیں لکن اوکمی حق میں ہی اچانین خلاصہ المتقال یہ ہے کہ خلافت و وصایت بل افضل خباب سید الانبیاء والمرسلین و افضل الاولین والاخرین رحمۃ اللعالمین کی و سہی خباب امیر المومنین یعسوب الدین قاید الغر المحجلین امام المتقین و سید الوصیین سیدنا و مولانا و امامنا و ہادینا ابوالایۃ الطاہرین الطیبین علی ابن ابیطالب سلام اللہ علیہ و علیہم اجمعین اور اولاد معصومین اوں حضرت کی اس حدیث سنی روایات کثیرہ و احادیث متواترہ سنی کائنات میں راجعہ الیہا ظاہر و شکار اور انکار او کا مثل انکار بعض ضروریات دین کے ہی اور مقام تعجب ہے کہ منکرین حدیث خذیر منکرین معراج خباب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ بر تواتر کسطح ثابت کر نیکی جو کہ یہ مقام بہت تفصیل جانتا ہے اور یہ سبب ان کج معج بیان بوجہ قلت استعداد بیان نہیں کر سکتا لہذا اسی پر اکتفا ہوا تو پیر اور بعض نے جو کہا ہے کہ نام خباب امیر علیہ السلام و الطیبیت کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ہوا پس جواب اسکا یہ ہے اولاً اس شیخ جلال الدین سیوطی فی تفسیر در مشور میں کہ احادیث او کی باعتراف شاہ صاحب وغیرہ علما صحیح اور حسن میں لکھا ہی اخرج ابن مرد و یعن ابن مسعود قال کا بقدر علی عہد رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالہ اور نیز مرزا محمد ابن مہدی خان بخشی نے کتاب مفتاح النجاشین سے روایت کو لکھا ہے علاوہ بران سابقا تفسیر در مشور سے عروہ خراب میں مذکور ہو چکا ہی سہی علیہ السلام



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 فیضانِ کربلا

بید الخیر وهو علی کل شئ قدیر تائبون عابدون ساجدون ولربنا حامدون صدق وعدہ ونصر  
 عبدہ وھزم الاحزاب وفتح اور داخل مدینہ ہوئے فضل چوتھی بیج حوالہ انتقال خباب  
 رسول اللہ ﷺ کے دار دنیا سی طرف روضہ رضوان کے مع بعض وصایا ہی آنحضرت کے ہے  
 اور اسی میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ طعن تخلف عن الجیش ومنع قرطاس علی سبیل الايجاز  
 والاختصار پس مخفی رہے کہ خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مدینہ سے ماہ دہجہ میں کسی طرف کو  
 سفر نہیں کیا ذکر وقایع سال یازدہم ہجرت بنوئے سہی ظاہر و آشکار کہ مصیبت انتقال  
 خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ دنیا سے عظیم مصائب سے ہی عرۃ الاسلام فی خباب نام محمد باقر علیہ السلام  
 روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کہ سفر مکہ و روزہ نہ رکھو روزہ و شنبہ کہ اسی دن خباب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ فی دار دنیا سے رحلت فرمائی ہے اور نیز لہذا معتبر خباب صادق علیہ السلام سی منقول ہے  
 کہ فرمایا حضرت فی راوی سے کہ جب تجھی کو بھی مصیبت پہونچی تو یاد کر مصیبت خباب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ کے کہ تمام امت کو اسی مصیبت کہی نہیں پہونچی اور نہ بہر پہونچی گے ابن شہر آشوب فی زیور  
 کی ہے کہ خود خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا خباب میر سے کہ یا علی جو مصیبت تھو پہونچی یاد کر و مجھی کو عظیم  
 ترین مصائب ہی مصیبت میری انتقال کے یعنی وسطی تم اہلبیت اور جمیع مومنین کے عبداللہ ابن مسعود سے  
 منقول ہے کہ جب جبریل امین نے خبر انتقال خباب رسالت آت صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک دینا پہلی سیمع اللہ  
 خباب نبوی کے پہونچا سی تو حضرت فی ہم سب کو اپنی گھر میں جمع کیا اور ہلکو نظر حضرت دیکھا اور نہایت شفقت  
 و رحمت سے اسٹک چشم مبارک سے گئی اور فرمایا ہر جا کہ جا کہ اللہ حفظہ اللہ نصرہ اللہ حاکم  
 اللہ دفعہ اللہ دفعہ اللہ ہدایہ اللہ و فقہ اللہ سلک اللہ قبلہ اللہ ذرقہ اللہ وصیت کرتا  
 میں تھو ساتھ بہرگز گارے اور تقویٰ کے محارم خدا سی اور وصیت کرتا ہوں تھو اور وراثت ہوں اس سے  
 کہ طلب رفت کرو اور بگر کرو و نہدگان خدا سی کیونکہ خدا تعالیٰ فی فرمایا ہے تلك الدار الاخریٰ نجعلنا  
 للذین کانیدون علیہا الاخریٰ وکانہا دار العاقبة للمتقین اور نیز فرمایا ہے خباب رب العزت  
 فی الیس فی جہنم مثو المتکبرین عبداللہ ابن مسعود کہتا ہے کہ عرض کیا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ ان کلمات سے معلوم ہوا کہ آپ ہلکو اپنی درد فراق میں مبتلا فرما رہے گے لکن یہ واقعہ ناگزیر کرب  
 امت پیش آئی گا فرمایا حضرت فی کہ اجل میری قریب ہے اور قریب ہی وہ وقت کہ پہونچوں میں نزدیک  
 خدا تعالیٰ کے اور سہرۃ المفتی و خبۃ الماوی و عرش اعلیٰ و کاس و فی و بعیش گوار کے عرض کیا میں  
 کہ یا حضرت ابکو غسل کون دی فرمایا کہ یہاں میرا علی ابن ابیطالب و اہلبیت میری ثقۃ الاسلام خباب صادق

علیہ السلام سے قتل کیا ہے انہیں دین میں خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباب امیر اور عباس بن  
عبد المطلب کو طلب فرمایا اور عباس سے کہا کہ اے عم آیا میرے میراث تم لیتی ہو بشرطیکہ میرے وعدہ و ن کا  
ایفا کرو اور فرض میرا ادا کرو عباس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں کثیر العیال و قلیل المال و کثیر السن  
ہوں بھلا کچھ وعدہ و ن کا نہیں کر سکتا کیونکہ آپ اسخیانی ناس سے ہیں تب حضرت فی ارشاد کیا کہ یہ مال  
میں اوسکو دو لگا جو لائق اوسکی ہو بعد اوسکی حضرت متوجہ خباب امیر علیہ السلام کی ہوئی اور فرمایا کہ اے  
علی اے راہبر آیا میرے میراث اس شرط سے لیتی ہو کہ میرے وعدہ و ن کو ایفا کرو اور فرض میرا ادا کرو خباب امیر  
فی عرض کیا کہ بانی نبوت و احمی بجالاؤ لگا میں آپکی احکام کو یعنی میراث آپکی میرے لئے ہے اور وعدے آپکی  
میرے ذمہ میں پس فرمایا خباب امیر نے کہ یعنی دیکھا کہ حضرت فی انکشر تبارک کو اتار اور فرمایا کہ میں نے اس  
اس انکشر سے کو میرے سامنی پس ہیں لیا مینی اوسکو اور یہ دیکھا مینی اوس انکشر سے کہ تو میرے نزدیک عرض  
جمع دیوں وعدات کے وہ انکشر سے تھی یعنی خباب امیر کے نزدیک باعتبار فن و یا شرف و عزت وہ انکشر سے  
سب چیز سے بہتر تھے بعد اوسکی خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوئے طرف بلال کے اور فرمایا کہ حاضر کر  
خود ذرہ و پیراہن رزد و ذوالفقار و محاب اور محاب وہ عمامہ تھا کہ روز فسخ کے سراسر اس پر باندھا تھا اور  
رنگ اوسکا سیاہ تھا اور سردیمانی اور دوسرا عمامہ سسی بربرقہ اور ایک حصا اور رنگ اس عمامہ کا گلے  
تھا اور یہ عمامہ چمکا ہوا تھا اور اوسکی کو خباب خاص آل عباسید الشہداء علیہ من الصلوٰۃ اکلہا فی روز عاشورا  
دوسرے حملی بن زبیر کیا تھا خباب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام حسین علیہ السلام فی انکشر  
عمر بن سعد بن ابے وقاص سے مقام حجاج میں فرمایا انشدکم باللہ هل تعلون هذه عمامۃ رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وانا متعممہا لواللہم نعم غزایا ہے خباب امیر علیہ السلام نے  
یہ قسم ہے خدا عزوجل کے کہ نہیں دیکھا تھا مینی اوسوقت تک ابرقہ کو پہنایا ایک کپڑا کہ درختانے  
اوسکی آنکھوں کو خیرہ کرتے تھے اور وہ بارچہ بارچہ جاسے جنت سے تھا فرمایا خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ نے یہ کپڑا دیا تھا محکو روح الامیں نے اور وہ کمر بند حضرت کا تھا پہر طلب کیا دو جنت نعلین عربی  
ایک محصوف دوسرا غیر محصوف پر دو قمیصیں ایک وہ تھی جب کو شب معراج میں پہنا تھا دوسرے بوم  
پہنی تھی اور تین کلاہ مبارک ایک سفری ایک حضری میرے واسطی جمع و عیاد کے تھی پہر فرمایا  
کہ اے بلال حاضر کر دو نو نعلی مشتبہ اور دلک اور دو نو نا قی یعنی غصبا و قصو سے اور دو نو  
سب یعنی ذوالجناح و رتجز و عقیقہ پہر فرمایا حضرت لی کہ اے علی ان اشیاء کو اپنی قبضہ میں لاؤ میرے  
رزد گے میں منقول ہے خباب امیر علیہ السلام سے کہ منجملہ دو اب سبی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ  
اسی کو امیر علی







اور سچ اسکی کہ میں ملاقات کروں خدا ہی تبارک و تعالیٰ سے اور پہونچوں بہشت میں اور انبیاء و صالحین سے  
 ملحق ہوں یا علیٰ نبی ملاقات خباب اقدس الہی کو اختیار کیا پس جب میرا انتقال ہو تو مجھی اپنی ماتم سے غسل دے  
 جس مقام پر میرے روح مفارقت کرے وہیں دفن کر دینا بعد اس فقریر کے احدسی مرحمت جانب  
 مدینہ فرمائی تین دن سفر کے شدت رہے جو تھی دن بخار شدید عارض ہوا عروۃ الاسام نے ابن  
 عباس سے روایت کے ہی کہ جب خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سبب مرض کے صاحب فراموش ہوئی  
 تو اصحاب کو اپنی روبرو طلب فرمایا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اتھی اور عرض کیا کہ بلکہ آنت و اچھے یاد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ جب آپ بجا رحمت پروردگار انتقال فرماں تو کون شخص آپ کو غسل دی حضرت فی فرمایا کہ  
 مجھی غسل دینی والا علی ابن ابیطالب ہے اور ملائکہ رحمت اسکی شریک ہیں عمار فی عرض کیا کہ کون شخص آپ  
 پر نماز پڑھے حضرت فی فرمایا کہ خاموش رہہ میں جھک لہے ہر متوجہ خباب میرے کہ ہوئی اور فرمایا کہ اسے  
 سپر ابو طالب جب روح میرے دہننی مفارقت کرے تب مجھ کو اچھی طرح غسل دینا اور انہیں دو کبرون کا  
 جو چینی ہوئی ہوں کفن دینا یا جامہ سفید مصرے یا ردیائی میں اور کفن میرا قیمت میں غالب لےو اور بعد غسل  
 کماز قبر بخارہ رکھ دینا اول جو نماز میرے جنازہ کے پڑھے گا وہ خدا سے عطا ہے کہ عرش عفت  
 و جلال سے میرے واسطی اتھ و حصولۃ مازل کر لگا بعد اسکی جبریل و میکائیل و ہر ایل مع افواج  
 ملائکہ کے کہ عدد او کا سوا سے خباب بارے عز اسم کے ملائکہ عرش بعد اسکی ملائکہ آسمان کے بلربیت  
 میرے پیراز وراج پر فرمایا حضرت فی کہ اسی حال لوگوں کو مسجد میں جمع کر جب لوگ جمع ہوئی تو خباب رسول خدا صلی  
 علیہ وآلہ فی سر مبارک پر رومال باندھا متصل ابن عباس اور علی ابن ابیطالب کی کوشاں ماتم دہی مسجد میں تھیں  
 لائی اور غار خیف ادا کے اور منبر پر تشریف لگی اور کماں پر لکھ کیا اور بعد حمد و ثنائی الہی کے فرمایا کہ ابوالخاس  
 میں کیا پیغمبر تمام میں آیا میںی خود جہاد نہیں کیا آیا میرے دہنوں پر ضرب نہیں آئی آیا میرے جبین  
 خاک و خون سے رنگین نہیں ہوئی آیا تحمل ثقب و شدت نہیں ہوا میں نادانان قوم سے آیا سنگ زنی  
 اپنی شکم پر نہیں باندھا واسطی اشیار کا ذامت کے صحابہ فی عرض کیا کہ بچا ہے حقیقت میں آپ صبر کرنے  
 والا تھے واسطی ہمارے اور منع کرنے والی میرے کاموئی پس خدا جزای خیر دے ابگو حضرت  
 فی فرمایا کہ خدا عزوجل تنکو بھی حسرت ای خیر دے اور فرمایا حضرت فی ایہا الناس غفریب میں اس دار خالتے  
 سی عالم بقا کو انتقال کرونگا لاکھن میں درمیان ہمارے دو پر عظیم جہود جانا ہوں ایک او میں سے  
 کتاب خدا ہے دوسرے عترت اور اولاد میرے بہ دو نو چیزین بزرگ وہ میں کہ اگر تم ان دونوں کا شک  
 کرو گے تو ہر گز گمراہ ہو گے اس لیے کہ یہ دونوں ایسے متحد ہیں کہ ہرگز جدا نہ ہونگے ایہا تک کہ یہ دونوں

کوئی نہیں جانتا  
 بعد اسکی

مرد و قیامت حوض کوثر پر مجبھی ملاقات کر نیکی پس لازم ہے مٹو کہ ہرگز ان دونوں کا خلاف کرنا راہ فرطی علیہ السلام  
کو ترک کرو والا ہلاک ہو گے اور ایسا انسان و فاجر و خرم اوس عہد پر کہ جو تنہی عہد کیا ہی اور نہ ثور و اوس بیت کو  
جو تنہی مجبھی کے ہی گروہ مردم اب بعد میرے کو تنہی نہیں ہوگا اور نہ کوئی دین بہتر ہے میرے دین سے  
اور جو شخص بعد میرے دعوے نبوت کا کریں پس وہ داخل دوزخ ہوگا اور اسی گروہ مردم یقین مانو کہ  
اور اسی قصاص میں اجر و ثواب ہے اور حق صاحب حق اور اگر نہ ہر شخص کو ضرور ہے اور ایسا انسان حق کو  
کیسی غضب نکر و اسلٹی کہ غضبناہ تعالیٰ فی قسم یاد فرمائی کہ ہرگز نہ بخشو لگا او سکو کہ جس کی کسی پر ظلم کیا ہوگا  
یا کسی حق دوسرے کا چین لیا ہوگا اور ہرگز نہ بخشو لگا قصاص کیس کا اور غضبناہ تعالیٰ کو کسی سے  
فریب نہیں ہے کہ سبب او سکی تم پر اعانت کر ہی بکے نب نبذی ہو او سکی اور ایسا انسان کو تنہی و سبب مابین  
کی اور بند و تنہی بہتر عمل سے نہیں کہ ایں ضرور سی کرتا ہے اور معادات ادبی ہو بچانا ہی قسم ہی حقیقتاً  
کی کے کہ جس کی جھبی مبعوث کیا کہ کو تنہی چیز نجات نہیں دیتی انسان کو مگر عمل نیک یا رحمت الہی اور اگر میں ہی  
مسمیت حقیقتاً کے کرتا تو ہلاک ہوتا خداوند اگواہ رہنا کہ میں نے تبلیغ رسالت کے بعد اس تقریر کے  
میرے ردول فرمایا اور داخل بیت اشرف کی ہوئی کافے میں خباب صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ  
کہ قبل وفات حضرت کی جبرئیل میں مارلی ہوئی مہد ایک کتاب کے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
ہی اچکی طرف علی بن ابیطالب اور اونکی اولاد کے اور وہ وصیت سر بہر ہی حضرت فی حوالہ خباب میرے کے  
اور حکم دیا جو اس میں مندرج ہے اس پر عمل کرنا خباب امیر نے موافق او سکی عمل کیا اور بوقت انتقال خباب نام  
حسن علیہ السلام کے سپرد کے پس یہ جھتی نے ہی موافق او سکی عمل کیا اور حین وفات سپرد فاسل اعلا  
علیہ التحیہ والثناء کے کی تا انیکہ صاحب الامر علیہ السلام تک وہ وصیت پہونچی اور نیز کافی میں وارد ہے کہ  
منجد و صحابہ کے کہ خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل امین موافق حکم خباب بارے غرہ کے  
باب امیر کو لکین تہین یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت فی لکما علی موالات کرد اوس شخص سے جو کو تنہی خدا و رسول کو  
دوست رکھی اور محترم ہو دشمن خدا و رسول سے اور صبر کرنا اور ظلم غیظ کرنا ذباب حق و غضب جنس و ہنگ  
پر عرض کیا خباب امیر نے کہ ایسا نہی کرو لگا اور فرمایا خباب امیر نے کہ قسم خدا عز و علا کے کہ میں سننا کہ  
جبرئیل خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتی تھی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی کو کہ تنہی ہو  
حرمت الہی اور وہ حرمت خدا و رسول ہے اور لکین ج کے ریش الہی خون میرے سے فرمایا خباب امیر نے  
کہ میں خلیفہ ہوا جب سنائی ہو کہ جبرئیل سے اور کہا میںی البتہ قبول ہے مجھی اور رضی ہوا میں اگر تنہی  
حرمت ہوا اور محصل ہوں احکام و سنن اور استخفاف کتاب خدا کیا جای اور اگر ایسا جای خانہ کعبہ اور لکین ہی

ریش میرے خون میرے صبر محتسباً تا ایک وار دھون میں اور پکی چھرت پہر بلایا خباب رسول خدا نے خباب  
 سیدہ وحین علیہم السلام کو پہراؤ نہی کہا جو کچھ خباب میرے کہا تھا اور انہوں نے عرض کیا جو خباب میرے  
 عرض کیا تھا پس اس وصیت کو سر پہر کر کے حوالہ خباب میرے کیا بعد اسکی حضرت پر مرضی کے شدت ہوے  
 حتیٰ کہ مسجد میں بھی تشریف لانا کم ہو گیا ان روزوں میں معمول یہ تھا کہ اوقات نماز میں بلال موزن خباب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ در دولت پر حاضر ہو کے کہتا تھا الصلوات یا رسول اللہ اور خباب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ مشغول نماز نہ ہوتے تھے ایک دن بلال نے جب معمول صد کے خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 غش میں تھے جب آواز بلال سنی تو فرمایا بلغت و حملہ اللہ پہر حضرت میہوش ہو گئی تھوڑی عرصہ کے  
 بلال نے کہا الصلوات یا رسول اللہ پہر حضرت ہوش میں آئی اور فرمایا بلغت و حملہ اللہ تا ایک تین مرتبہ  
 ایسا ہے اتفاق ہو اس بلال نے یہ سمجھا کہ حضرت محراب تک آئی یہ تھوڑی عرصہ ہزارین برہنیک یا  
 گریان و نالان کہتا تھا واغوثا و امصیتنا انکسر ظہرک و انقطع رجائک فخریت المذنیۃ  
 و یریدان یخرج منها صاحب السکین حبیب ایک دو دن اسی طرح گزری کہ حضرت حبیب رب العالمین مسجد  
 میں تشریف نہ لائے تو اسل شہر نہایت مضطرب و سرسیمہ ہوئی اور گرد مسجد نبوی کو چون میں روئی پرستے  
 لگی جب خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہوش میں آتی تھی تو طبیعت سے حال مردم شہر دریافت کرتی تھی  
 اور طبیعت کیفیت سبکی اضطراب کے خصوص انصار کے بیان کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت فی حکم دیا تو تھوڑے  
 سی لوگ حاضر ہوئے تب خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی عصا بہر بر بادا اور خباب میر بر یکیدہ کر کے بیٹھی  
 اور فرمایا ایہا الناس تم میرے انتقال سے مضطرب نہو کہ اگر مجھ سے پہلی کوئی پیغمبر زندہ رہتا تو یقین جانو کہ میں  
 بھی زندہ رہتا لکن خباب بڑے غراسم فی فرمایا ہے کُلُّ نَفْسٍ اَبْقَاةُ الْمَوْتِ اور تمہارے واسطے  
 ہی خبر موت دی ہے جانچہ فرمایا ہی ایما نکون فیہر ککھ الموت و کو کتم فیہر موشیدہ  
 اور تیر فرمایا ہے ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم  
 علی اعقابکم پس معلوم کرو کہ میں جلد دار دنیا کو ترک کرنا ہوں اور چھوڑنا ہوں تم میں دو چیزیں کتاب  
 خدا صبح و شام تلاوت اولیٰ کرتے ہو پس ایک دوسرے پر حد کرنا عداوت ایک دوسرے سے  
 نہ کرنا بلکہ ایک دوسرے کی بھائی بنی رہنا ایک عزت و طبیعت میرے اور وصیت کرنا ہوں میں تمکو  
 کہ اولیٰ باب میں مجھی ارادہ دنیا اور اولیٰ دل کو درد میں نہ لانا جو رحمت مینی اوٹھا سہی ہے تمہارے لیے  
 اور جو حقوق میرے تمہارے پیغمبر کو رحمت دی اسی حال میں کہ اپنی قوم کے ہاتھ سے اذیت اٹھا گئی  
 انصار کے کہ انہوں نے تمہارے پیغمبر کو رحمت دی اسی حال میں کہ اپنی قوم کے ہاتھ سے اذیت اٹھا گئی

اور خواب و اگر اہم منقطع ہو گیا تھا پس انصار نے پناہ دی جان و مال عرض سے اور کو تاہی نہ کی اور منہوں نے نور  
 مارہ رسول خدا اور کسی امر کا مضائقہ نہ کیا اور تم سب فقیر تھی تمکو اپنا مال دیا اور انحالیکہ یہ بھی شکست تھی بسوی  
 کہ رعایت کرو حقوق انصار کے یہ تقریریں سن کر حاضرین روئے تب حضرت فی اورنگو حضرت کیا عرض جن  
 روز بروز رہتا گیا اور خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح صاحب فرزند رہے اور نقابت روز بروز زیادہ  
 ہوتی گئے تاہیکہ چہشتیوں صفحہ کے ہوئی موافق رویت روضۃ الاحباب کی جو تصنیف سید جمال الدین محدث  
 کہ شاہجہاں شاہ صاحب سے ہی خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاہجہاں شاہ کی لشکر کے کرین  
 واسطی روم کے دوسرے دن اسامہ بن زید حارے کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہی تجھ کو امیر اس لشکر کا  
 قرار دیا تم لشکر و بان جاہان تیرا پیتل ہوا ہے یعنی مقام موتا کو اور اس طرح جی جانا کہ انکو خبر نہ اگر خدا  
 ظفر دے تو تھوڑا عرصہ وہاں توقف کرنا جاسو تو کو پہلی روانہ کر دے ستائیسویں صفحہ کو مرض نے  
 جب حضرت پر شدت کی تو اس عین شدت مرض میں اپنی دست حق پرست سے لڑا کہ عقد فرمایا اور حلالے  
 اسامہ کے کیا اور اسامہ کو الیکسی روانہ ہوا اور علم کو بریدہ بن حبیب اسلمی کے سپرد کیا اور بیرون مدینہ طیبہ  
 فی مقام کیا تاکہ لشکر جمع ہو اعیان مہاجر و انصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذوالنورین و سعد بن  
 ابی وقاص و ابو عبیدہ ابن الجراح و سعد بن زید وغیرہ کو حکم دیا کہ اس لشکر میں اسامہ کے تابع رہے  
 میں جائیں یہ امر بعض لوگوں پر ناگوار گذرا اور برسبیل طعن صحابہ فی کہا کہ خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نظام کے مٹی کو مہاجرین اور انیس پر امیر کیا ہے جب یہ خبر سماع اقدس خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچی  
 تو کمال غضبناک و ناخوش ہوئی اور باوصف شدت در دوسرے رات ہی پر عصابہ باندھی ہوئی گھر سے باہر مسجد  
 میں تشریف لائی اور منبر پر گئی اور بعد حمد و ثناء الہی کے فرمایا کہ ایہا الناس یہ کیا باتیں ہیں کہ مجھ کو تم سے  
 پہنچتی ہیں درباب امیر کرنے اسامہ کے البتہ باب اسکا قابل امارت کے تھا تم اسکی امارت میں بھی طعن کرتے  
 تھی اور یہ بھی سزاوار امارت ہے بعد اپنی باب اب تم اسکی امارت میں طعن کرتی ہو یہ فرما کے حضرت منبر سے  
 اتر آئی اور گھر میں تشریف لیگئی انتہی بقدر احتجاجہ ترسم کہتا ہے کہ اس مقام میں کئی امر قابل بیان ہیں  
 اول یہ ہے کہ خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی شیخین و ثالث و ابو عبیدہ جراح کو مدینہ سے طرف موتہ  
 کی کہ مسافت بعیدہ ہے قریب انتقال کے حکم روانگی کا دیا حالانکہ خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 جانتی تھی کہ اس مرض میں غریب طرف روضہ رضوان کے انتقال فرما سکی تو اس سے معلوم ہوا کہ خواب  
 رسول تعظیمن کو منظور تھا کہ یہ لوگ ایسی وقت میں مدینہ میں نہوں کہ وجود انکا محض نظام ہے اور  
 معجزہ نبوت کو خیال کرنا چاہی کہ خود خلیفہ صاحب مودہ و نوصاحبون یعنی عمر ابن الخطاب و ابو عبیدہ ابن الجراح



کہ طرح خلافت حدیثی کی بانی مبنائی یہی بن کیا مدینہ کلمنی کا حکم دیا ہے اب اگر یہ مخالفت ہر خائب کرتے  
 اور موتہ کو چلی جاتے تو بعد انتقال خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ میں قویہ موتہ کیونکہ محال کہ یہ  
 موتہ ہی ہوتے اور مدینہ میں ہی ہوتے پر کسطح خلیفہ بن جاتے جزا میں مبتلا کہ اگر عاکرین کہ جب لشکر  
 اسامہ میں خبر پہنچتی وہاں ہی خلیفہ ہو جاتے تب ہم کہیں گے کہ وہاں یہ مامور تھے نہ امیر باقی رہا ہو  
 ہونا انکاصلوۃ جریہ ہزار شاہ صاحب ہے پس یہ روایت عائشہ کے ہی اور روایت عائشہ و ابو بکر کا  
 بقول شاہ صاحب کے جیسا کہ میں غنیمت بنین اس طرح بیان ہی اعتبار نہیں کہ طلب نفع اس میں ہے  
 مضمون ہے کیونکہ جب شہادت حسینؑ تو اسطرحی خباب سیدہ کی معتبر نہ تو روایت عائشہ و اسطرحی ابو بکر کے معتبر  
 ہو سکتی ہی علاوہ ہر ان جب ہمیں کتب معتبرہ السنن میں مامور ہونا ابو بکر کا تحت اسامہ ثابت کر دیا میں  
 ناوقتہ روایت بلقی مامور سے ابو بکر و اسطرحی جماعت غار کے ثابت کر میں تب تک سند نہیں دویم  
 جب جیسو بن صفر تک انین لیاقت امارت ایک مرید کے ہی نہ تھی تو بعد انتقال خباب رسول خدا موتہ کے  
 رعایت کرے و خلافت عطی کے کسطح ہو سکتی تھی مگر بصورت فقدان نص کے حب مرغوم انکی اسامہ  
 انسبی حق بخلاف ہے کیونکہ بعد آمدہ کے خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی سیکو امیر مقرر نہیں کیا سوم  
 موافق روایت مثل نخل شہرستانی و رسالہ عقاید مایعقوب بیانی و شرح مواقف جرجانی میں نقل  
 عن آمدہ فقال لعن الله من تخلف عنها موجد ہی پس متخلفین کہ بلیاقت امامت کے  
 رکھتی میں جابجاء مثل نخل میں مذکور ہے الخلاف الثالث في من صر انه قال جهنم جيش اسامة  
 لعن الله تخلف عنها فقال قوم يجب علينا امتثال امره وامامه قد بن من المدينه  
 وقال قوم قد اشتد مضر النسيب فلا تسع قلوبنا بمقارفة والمالمة هذه فمضرب  
 بنصر ايش يكون من امسك انفسه يعني خلاف دوسرا وہ تھا کہ خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی  
 امر فرمایا کہ بھیر کرو لکن اسامہ کے ضد الفت کرے اوس شخص کو جو خلف کرے لکن اسامہ سے  
 پس ایک گروہ نے کہا کہ وجہ ہی بھیر قتال مرا حضرت کا اور اسامہ باہر خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ مدینہ سے باہر گیا اور بعض نے کہا مضر شدید ہے دل پہلی تاب نہیں لاتی کہ حضرت کو اس حال  
 میں جوڑیں پس خبر کرتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ ہزارا مار کیا ہوتا ہے اور نیز ابن ابوالحدید نے فرمایا کہ فی  
 ابو بکر جو ہرے ہی کہ ثقات علماء اہلسنت سے ہی نقل کیا ہے کہ اوسنی باساد جو دروایت  
 کی ہے کہ ان رسول اللہ امر نے مضر موتہ اسامہ بن زید بن حارثہ علیہ السلام  
 اجلته المتأخرين والا نضار منهم ابو بکر وعمر و ابو عبیدہ بن الجراح وعبد الرحمن

بن عوف وطلحہ و ذبیہ و امیہ ان بغزو علی مونتہ حیث قتل ابو زید و ان بغزو  
 وادے فلسطین فتناقل اسامہ و تناقل الجیش بتناقلہ و جعل رسول اللہ ﷺ  
 مرضہ شقیل و یخف و یوکل القول فی تنفیذ ذلک البعث حتی قال لہ اسامہ  
 یا بنی انت و امیہ اتاذن لے ان یمکت ایاماً حتی یثقیل اللہ فقال اخرج علی  
 بركة اللہ فقال یا رسول اللہ انے اخرجت وانت علی هذا الحال خرجت و فی قلبہ قرحتہ  
 منك فقال سر علی الضر و العافیۃ فقال یا رسول اللہ انے اکرہ ان اسأل عنک  
 الرکبان فقال نفذ ما امرتک بہ ثم اغمی علی رسول اللہ و قام اسامہ فتحجز للحدود  
 فلما افاق رسول اللہ سال عن اسامہ و البعث فاجابہم یتجھزون لیمجل یقول  
 الفذ و بعثت اسامہ لعل اللہ من تخلف عنہ و یکرر ذلک فخرج اسامہ و اللواء  
 علی راسہ و الصحابہ بین یدینہ حتی اذا کان بالجوف نزل و معہ ابوبکر و عمر  
 و اکثر الصحابہ من ومن انصار اسید بن خضیر و بشیر بن سعد و غیرہما من الوجو  
 فحاجہ رسول ام ایمن یقول لہ اذ خل فان رسول اللہ یموت تقام من فورہ قد  
 المدنیۃ و اللواء علی راسہ فجاء بہ خمر کضر فی مابی رسول اللہ و قد مات فی تلك  
 الساعۃ فحاکان ابوبکر و عمر فی اطمان اسامہ لای ما اتاکما کثیراً من  
 ما یریدون فقال یہیہ کے فرمایا صحابہ رسول اللہ انے کہ تجیز کرو لکرا اسامہ کے خدا تعالیٰ اوس  
 پر جو تخلف کرے اوس سے پس اب جو بعضی اس عبارت کے شاہ صاحب فرماتی ہیں کہ تھا جوتا  
 اسامہ کا جسم روم کے وسطی انتقام زید کے ہلو تھی کرنے حرام ہے پس یہ تاویل خیف بلکہ  
 تحریف ہے خود شاہ صاحب تحفہ میں فرماتی ہیں کہ مضمون پیغمبر ابرہہ حل ہونہ مہربان  
 سنت است انتہی باوجود اس اعتراف کی بہرہ صراحتاً لفظ تخلف کے معنوں سے تخلف کرتے ہیں  
 اور یہ جو شاہ صاحب فی فرمایا کہ تلبیہ مہوف تھا کہ اکابر مہاجرین و انصار ہمامہ کی تحت میں مہوف  
 ہوئی پس جواب اوسکی کہے ہیں **اول** طاف منطلق کلام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ  
 ای کہ حضرت فی ارشاد فرمایا و انہ لخلق بلا کما وہ یعنی اسامہ نہرا و امارت ایسی صاحبوں کے ہے  
 اور اگر کمال شاہ صاحب رست ہوتا کہ خود حضرت ارشاد فرماتی کہ تم نا خوش نہو یعنی صرف وسطی  
 مہوف کے بلکہ امیر قرار دیا و تو م تلبیہ مہوف انتقام میں تھا کہ امارت میں سووم بعد  
 عرصہ چار برس کے شہادت زید ابن حارثہ سے ہمامہ کو جانب موتہ کے مامور قرار دیا اوس

صفحہ ۲۹۲  
 تحفہ فی غلوۃ  
 ۱۱

صاف ظاہر کہ مقصود اصلی اخراج مفیدین کا مدنیہ سی منظور تھا نہ تشبیہ لہوف چارم بقول سبحان  
 زمان تا تلبیل اعزہ بکار زود خاطر لہوف تلبیل نہ پذیرد چشم حضرت ارشاد فرماتی ہیں کہ اسامہ  
 قابل مارت ہے اور شاہ صاحب بتلاتی ہیں کہ تشبیہ لہوف تہائیں شاہ صاحب کو کیا اختیار کہ تھوڑا  
 و احوال کو مصروف عن الظاہر کریں اور بجایا ویلین ترسین اور جہ شاہ صاحب ماموری خلیفہ اول  
 کی بصلوۃ فرماتی ہیں اور کہتی ہیں کہ موجب نسخ اس حکم کے ہے بل اولاً ماموری بصلوۃ  
 منقربات بخارے و حضرت عائشہ سے ہی شیعہ کے مقابل میں اپنی کتابوں کے روایتیں  
 پیش کرنا بعید از ہمتند سے خلف وعدہ ہے و ثانیاً نسخ حکم قبل العمل جائز نہیں جبکہ  
 اصولین فریقین کے ہر متفق ہیں و ثالثاً حضرت فی ہر فرمایا کہ فلان فلان اشخاص تحت  
 رہیں اور خلف متخلفین کو بوعید یاد کیا پس اس سے صاف ظاہر و ہویدا ہوا کہ یہ اسرو وسطی و حرب  
 کی تہا را اعمام مامور سے شیخین تحت ہامہ روایت فریقین ثابت و متحقق ہے اور امر بصلوۃ  
 بروایت عائشہ پس یہ روایت مقابل و سکی نہیں ہو سکتی خامساً اسوس یہ ہی کہ قول خباب میر  
 و حسین یعنی شہادت یہ مذکور جب در وسطی خباب سیدہ کی ہو تو جلب نفع پر محمول کر کے رو کیا  
 حامی کما مر اور قول حضرت عائشہ کا در وسطی ابو بکر او مکی والد کے جلب نفع پر محمول کر کے  
 اور دلیل خلافت گردان مکی شیعہ کی مقابلہ میں پیش کیا جائی فلاہغیت لا اللہ اور حال حضرت  
 عائشہ کا یہ ہے کہ مامور سے صلوۃ کے حدیث میں جان نام خباب میر کا آیا ہے کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ و شخصوں پر مکیہ دیکھی مسجد میں تشریف لگئی ایک فضل ابن عباس دوسرے  
 خباب میر تھی وہ ان عائشہ فی کہا ہے کہ ایک اور شخص تھا اور نام خباب میر کا سبب غمادی ذکر  
 نہیں کیا چنانچہ ابن حجر عسقلانی منہج صحیح بخارے میں لکھا ہے اصل عبارت تشیید المطاعین میں  
 ہی خلاصہ ترجمہ اوسکا یہ ہے قول بخارے کا یعنی کہا ابن عباس نے کہ وہ شخص دوسرا  
 کہ عائشہ جسکا نام زبان پر نہ لائی وہ علی ابن ابیطالب ہے اسکی شرح میں ابن حجر کہتا ہے کہ سمجھتی نے  
 بروایت عبد الزراق و معمر سے یہ عبارت زیادہ کے ہے لکن عائشہ دل و وسکا خوش نہیں ہوتا  
 و وسطی علی بن ابیطالب کی بدکر خیر اور ابن اسحاق نے مضادی میں مذہرے سی روایت کی ہی  
 کہ لکن عائشہ قادر نہ تھی کہ علی کو ساتھ خیر کے ذکر کرے اور کرمائی اس زیادتی پر وقف نہیں ہوا  
 پس تعبیر کیا اوسنی عبارت شیعہ او اس زیادتی میں رو ہے اور اوسکی کہ جسنی یقین کر  
 کہا ہی کہ جائز نہیں کہ گمان کیا جائی اسکا کہ عائشہ مامور سے ہوتی تھی ساتھ ذکر خباب میر علیہ السلام

اور نیز وہی اور اس شخص کے گمان کرتا ہے کہ عایشہؓ نے ذکر کیا دوسرے شخص کا طریق  
 ابہام ہو سکتی کہ خبابؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آنے میں اور بکتہ کرتے میں گہری مسجد  
 تک ایک شخص متعین نہ تھا حالانکہ واقعہ میں خلاف اسکی ہے کیونکہ ابن عباسؓ قاضی روایت صحیحہ میں  
 یقین کرتا ہے اس پر کہ ہم قول عایشہؓ میں علیؓ ہے میں وہ معتقد ہے اور دعویٰ موجود ہونے  
 عباس کا ہر مرتبہ مرد وہی بیل رویت عامہ کہ مقدم ہوا ذکر اسکا انتہی محصل ترجمہ ہر کاہ  
 صداوت عایشہؓ کی ساتھ میر المؤمنین علیہ السلام بیان کرتا ہو کہ نام مبارک اور حضرت کا زبان بڑھائی  
 اور نفس نقیب اسکا بزرگ خیر حضرت کی خوش بنو اور قدرت بنو اسکو کہ خبابؓ میر کو نیکی سے یاد  
 کری پس جو روایتیں حضرات اہلسنت و جماعت بی بی عایشہؓ اور انکی باپ کی فضیلت میں نقل کرتے ہیں  
 حالانکہ ان روایتوں میں اختلاف و اضطراب شدید ہی جیسا کہ ثابت ہوا ہی تشیید المطاعن میں پس اس  
 روایتیں شیعہ پر کس طرح حجت ہیں حالانکہ مذہب شیعہ کا یہ ہی کہ جسکی ذل میں خبابؓ ہر سی در ابھی غبار ہو  
 اسکی روایت معتبر نہیں اور جو شاہ صاحبؒ نے روایت امامت ابو بکرؓ کو کتب شیعہ کے طرف منسوب  
 کیا ہی یہ کتب محض اور بہتان صرف ہی ہرگز کسی کتاب حدیث و تفسیر و تاریخ و کلام میں شیعہ  
 ماسورے ابو بکرؓ کی واسطی نماز کے حکم حضرت سجادؓ و زینؓ و من ادعی علیہ البیان اور  
 وجہ شاہ صاحبؒ نے لکھا ہی کہ جانا ابو بکرؓ کا وجہ کفائی تھا پس جواب یہ کہ جب خبابؓ رسول خداؐ نے  
 بالخصوص ابو بکرؓ کو تخت امامت کے مقرر کیا تو اب انہر وجہ عینی ہو گیا اور ماسور ہونا خلیفہ صاحبؒ کا  
 تخت امامت میں کتب معتبرہ سی ثابت ہی مثل بروثۃ الاحباب و فتح الباری و مدارج النبوة عبد الحق  
 دہلوی و مدارج النبوة المصنوع و قسطا فی وغیرہ من الکتاب المعتمدہ اور جو شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ دفع  
 فتنہ کفار فرض عین تھا پس جواب اسکا یہ ہی کہ ان لوگوں پر فرض عین تھا جو خبابؓ رسول خداؐ کی  
 مدینہ میں رکھا تھا نہ شیخین کہ جو ماسور بروانگی ہوئے تھی اور مکرر مرض میں حضرت مکیہ انکی اخراج کو فرما  
 تھی اور علاوہ ان اگر شیخین پر حفظ مدینہ واجب عینی ہوتا تو حضرت پر کفر فرمائی کہ تم موتہ کو  
 جاؤ اور جو شاہ صاحبؒ فرماتی ہیں کہ ماسورے شیخین کے حکام منزل میں اسدی نہیں پس شاہ صاحبؒ  
 کو کیا اختیار کہ مدارج حکام خبابؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر قہر کرتے ہیں اسکی کوئی دلیل  
 ملے ہم کہتی ہیں کہ حکم الہی یہ تھا کہ انکو مدینہ سی دور مسجد و درستی خلافت سی نزاع پر نیکی  
 مدینہ لوگ مدینہ سی باہر نہ گئی تو کافراست بر صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر خداؐ کو انکا ظیفہ کرنا منظور نہ تھا  
 بلکہ یہ خود ظیفہ ہو گئی ہی کیونکہ اگر حضرت کو انکی خلافت منظور ہوتی تو ایسی بزرگ وقت میں کہ

کل جابر با پنج دن و رویت نسخ الباری و دون انتقال میں باقی تھی انکو کیون انہی دور  
 بیخبری کا حکم فرمائی محمد انحرار سے فی تفسیر کبیر میں تفسیر سورہ یونس تفسیر تہ ان اتبع الاما  
 یوں ہے الی کہا ہی معناه کا اتبع الاما یوں ہے الی تفسیر ایدل علی اند ما حکم الا بالانوح و  
 یدل نہ لہ بحکم قط بالاجتہاد اور نیز تفسیر سورہ انعام میں کہا ہی یدل علی اند لا یجمل  
 الا بالانوح و هو یدل علی حکم الا بالانوح ان ہذا النص یدل علی اند لہ لیکن بحکم  
 من تلقاء نفسہ فی شے من الاحکام وانہ ما کان یجہد بل جہج الاحکام صادر  
 عن الوحی و تبا کہ ہذا بقولہ تعالیٰ وما ینطق عن الھوے ان ہوا لا وحی ہو  
 اور یہ جو شامصاحب فرماتی ہیں کہ جب حضرت فی انتقال کیا تو سیاست مدنی متعلق ابو بکر کے ہوئی  
 پہنچ مصاورہ علی المطلوب ہی کیونکہ تعلق سیاست مدنی ابو بکر سے یہ عین دعویٰ اہلسنت کا ہی  
 اور جو شامصاحب فرماتی ہیں کہ جب کو جا ہی اسامہ کی ساتھ متعین کری جب کو جا ہی انہی پاس رکھے  
 پس شامصاحب فی پہلی کہا ہے کہ ابو بکر فی واسطی عمر کے اسامہ سی اجازت توقف کی جا رہی ہو کہ  
 اسکو اختیار ہوتا تو کیون اجازت طلب کرتا اور نیز یہ رویت کثر الحال میں موجود ہے اور یہ  
 جو شامصاحب فرماتی ہیں قال الشہرستانی الملل والخلل ان ہذا الخملہ معنوعہ مفترا  
 پس بڑے شہس کے بات ہی کہ اپنی علماء پر کذب بحت تجویز کرتی ہیں اور اپنی کتابوں حوالی جھوٹ  
 لکھتی ہیں جہ نسخہ اس کتاب کی عاصی کے نظر سے ہی گزری ہیں کسی نسخہ میں یہ فقرہ موجود نہیں شامصاحب  
 فی پہلی نسخہ میں حوذ لکھلیا ہو گا اور یہ جو شامصاحب فرماتی ہیں کہ لفظ من عام ہے سارے است  
 اسمیں شامل ہے تو خباب امیر ہی اسمیں داخل ہو سکتی ہیں حقیقت میں یہ لفظ عام ہے لاکن اس  
 قبیل سے کہ مثلاً کوئی کہی کہ من دخل فی دارے من ثبہ ہاشم فا کر مہ سہا گر کوئی شخص نہی آ  
 یا نہی عدی سی داخل ہو تو قابل اکرام کے ہو گا پس جب خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی مامور  
 اسامہ کو خاص کر دیا تو باقی امت شامل نہیں ہو سکتی جیسا کہ سابقہ گذر کہ طان طان حضرات کو تحت  
 اسامہ مقرر کر کے شہر سی باہر نکال دیا اور جو شامصاحب فی کہا ہی کہ جزو جیش اسامہ خطاب اول  
 لوگوں میں نہیں ہو سکتا جو تحت اسامہ مامور نہی پس ہم کہتی ہیں کہ دوسرا فقرہ اس حدیث کا تو خاص  
 اونکی واسطی ہے جو تحت اسامہ مامور تھی اور نیز بخیر لغت میں ہیا کرنی اسباب مسافر کو کہتی ہیں  
 پس اسمیں کیا قاحت ہی کہ مسافر اپنا اسباب حوذ درست کری اور جو شامصاحب فی کہا ہی کہ حاملین  
 اسی کلام کے ساتھ ہے پس جواب اسکا یہ ہی کہ اس سی لازم آتا ہی کہ وعید متعلق ہو اون لوگوں

۵۰  
 علی بن ابی طالب



کہ مامور نہ تھی ایسا کلام حضرت سیغیدہ ہی میں حملہ نامیہ متعلق نہیں ہے مگر ان شخصوں میں جو مناجات  
اسامہ میں مامور نہ تھی اور جو شامہ صاحب فی خطا نبیا علیہم السلام کی تحریر کئی میں ہیں جواب اسکا یہ  
یہ کہ قیاس مختلفین میں اسامہ کا کہ تحلف اول کا سبب وارد ہونی وعید کی قطعاً حرام ہے  
اور بر فعل حضرت آدم کی کہ ترک اولی ہے محض بیجا اور قیاس مع الفارق ہی اور نہایت حضرت  
یونس علیہ السلام کی جو لکھا ہی کتب شیعہ میں ثابت نہیں و بالتفصیل فی حاشیہ الاسلام لایۃ اللہ  
فی العالمین حضرت اللہ مع جلالہ الطاہرین اور یہ تاویلین شامہ صاحب کی دال ہیں اور بحال عجز و  
وزبونی کے ملکہ عادت شامہ صاحب کی سپر جاری ہوئی ہے کہ ایسی مقامات میں نسبت نبیا علیہم  
السلام اس قسم کی بائین تحریر کیا کرتی ہیں و سیطرہ توجہ فی ظن القراءین لئلا یندفع الی والحمد للہ  
رب العالمین و الصلوٰۃ علی سیدنا و نبینا محمد و آلہ الطاہرین ما داریت اسہوت حول لا ینصیر جب  
حال ماموری شیخین کا جیٹن میں لکھا گیا تو اصل کس کیفیت اور مکی نماز پڑھائی ہی لکھی جاتی ہے اور ان  
محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ فی جناب شیخ مفید و شیخ طبرسی سے روایت کی ہے کہ جب جناب مولانا  
فی حجاز الوداع سے مراجعت فرمائی تو حضرت کو معلوم ہوا کہ عالم قدس کے طرف جلد انتقال ہے  
پس حضرت ہمیشہ منبر تشریف لیا کر و غط و نصایح لوگوں کو کرتے تھے اور انکو فرماتی تھی کہ بعد میرے  
فتنی جو واقع ہوں اوسمیں ثابت قدم رہیں اور مخالفت آنحضرت کی خستہ ساز نکرین اور وصیت  
کرتی تھی کہ ماتہ میرے طریق سے نہ اٹھائیں اور احداث بدع و اہوا کا نکرین اور اہلبیت سے تمسک  
کر کے اعانت و نصرت و حرمت و متابعت اور مکی اپنی اوپر وجہ لازم جانیں اور مکر فرماتی تھی کہ  
ایہا الناس میں پہلی نم سے جاتا ہوں اور تم حوض کوثر پر میری پاس اوگے میں اوسوقت میں  
سوال کروں گا کہ درباب قرآن و عترت تمہی کیا سلوک کیا پس نیک خلافت کرنا میری ان دونوں چیزوں  
میں اور تحقیق ہذا ی لطیف فی مجہی خبر دے ہی کہ یہ دو چیزیں جدا ہونگے اور میں چھوڑنا  
ان دونوں چیزوں کو امت میں اور جانا ہوں طرف خدا سے تبارک و تعالیٰ کے پیش قدمی میرے  
اہلبیت پر نکرنا اور پرانگندہ ننونا اولہی اور اولی بات کو ی تقصیر نکرنا تحقیق کہ وہ زیادہ جانتی  
میں مستحق کتاب خدا کو اور مجہی معلوم ہوتا ہے کہ بعد میرے کچھ لوگ تم میں سے دین سے بیگانہ  
ہوں اور ایک دوسرے کے قتل کا قصد کریں اور قریب ہی کہ تم ملاقات کرو علی بن ابیطالب  
سے بقصد مقاتلہ در انحالیکہ تم ایسی لشکر میں ہو گے مثل دریا کے فراوانی اور معرفت و شدت  
میں پس جانو کہ علی بن ابیطالب پر عم میرا ہی اور ہامی میرا ہی اور وصی میرا ہی مقاتلہ کر لیا تو کو

حاشیہ  
مختلف  
عقائد  
میں  
مختلف  
مذہب  
میں

تاویل قرآن بر جیہ کہ مقابلہ کیا یعنی بتدریل قرآن پر اور اس قسم کے باتیں مجالس متعدد وہ میں فرماتے  
 تھے پس امام بن زید کو امیر کیا اور ایک لشکر منافقین اور اہل فتنہ سے ترقیب دیا اور حکم دیا کہ مع  
 اکثر صحابہ طرف بلاد روم کے جس مقام میں کہ باب اوسکا شہید ہوا تھا روانہ ہوا اور عرض اس سے  
 یہ تھی کہ مدینہ اہل فتنہ سے خالی ہو جائی اور کوئی خراب میرے سے منازعت نہ کری تاہیکہ انہر طاعت  
 خباب امیر برستقر ہوا اور حضرت نبی بہت مبالغہ فرمایا کہ لوگ امام کے ساتھ جائیں اور پھر امام کو حکم  
 دیا کہ حرف میں مقام کرے تاکہ لشکر جمع ہو اور ایک جماعت کو مقرر کیا کہ لوگوں کو مدینہ سے  
 باہر نکالیں اور انکو درائن کہ ہرگز توقف نہ کریں اس اثنا میں حضرت پر مرض کے شدت ہوئے  
 پس طرف بقیع تشریف لگئی جیسا کہ سابقہ مرقوم ہوا پھر جب بیت النرف میں تشریف لائی تو تین دن  
 تک ہر روز مسجد میں تشریف لیجاتی رہے اور کلمات و غلہ و نصیحت فرماتے رہے ازاں بعد ارشاد  
 کیا کہ معاشرہ الناس قریب ہے کہ میں تم میں سے غائب ہوں یعنی جس سے وعدہ کیا ہو یا  
 کوئی عہد قرض چاہتا ہو وہ حاضر ہو اور نیز ایسی کلمات فرماتے جو سابقہ گذر چکی ہیں پھر حضرت  
 منیر سے اترے اور عاز خفیف ادا کے اور ام سلمہ کے گھر میں تشریف لگئی ایک یا دو دن  
 وہاں توقف فرمایا اس عرصہ میں عایشہ نبی سب امعات المؤمنین کو راضی کیا اور حضرت سے عرض  
 کی کہ میرے گھر میں تشریف لیجائی جب حضرت وہاں تشریف لگئی تو مرض نے زیادہ کے  
 پس بلال حاضر ہوا اور حدیث اقصیٰ میند کے خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ او سوفت طرف  
 عالم قدس کے متوجہ تھی مطلع ہوئے پس عایشہ نے کہا کہ ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا  
 اور حصہ لے کہا کہ عمر کو کہو کہ وہ نماز پڑھا ہے اس عرصہ میں حضرت کو کچھ فاقہ ہوا جب حضرت نے  
 اونکی آوازیں سنے تو فرمایا کہ تم یہ باتیں نہ کرو تم مثل اون عورات کی ہو جو جانتی تھیں کہ یوسف کو  
 غریب دیں اور چونکہ خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ شیخین کو مامور باطاعت امام بن زید کر چکی تھی  
 ان تعزیموں سے معلوم ہوا کہ وہ واسطی فتنہ و فساد کے لشکر سے واپس آئے ہیں تب  
 حضرت بہت غمگین ہوئے اور اسی شدت مرض میں قصد ماہر تشریف لائی کا کیا کہ مبارک  
 شیخین نماز پڑھائیں اور لوگوں کو شہد ہو پس حضرت دست مبارک امیر المؤمنین اور فضل بن عباس  
 دوش پر رکھی مسجد میں تشریف لائے اس حالت میں کہ بابائے مبارک کو سبب نقابست  
 کی زمین پر کھینچی تھے جب قریب محراب کے پہنچی تو دیکھا کہ ابوبکر نماز پڑھتا ہے پس حضرت  
 نبی دست مبارک سے اشارہ کیا کہ بھیجی ہٹ جا اور محراب میں بیٹھ گئی اور لوگوں کو بھیجتی غار ہوا

اور اعتبار کیا اوسقدر کا جو ابو بکر فی پڑھوایا تھی بلکہ از سر نو شروع کی اور بعد اسی نماز کی گھر میں  
تشریف لائے اور شیخین کو مع ایک جماعت کی طلب کیا اور فرمایا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ ہمارے  
ساتھ حاضر ہونے کے لیے مجاہد بن جابر سے حضرت فی فرمایا کہ سنی میری حکم کے اطاعت کی ابو بکر سے  
کہا کہ میں نے کثرت میں گیا تھا صرف واسطی تہجد کے لیے آیا ہوں عمر نے کہا کہ میں بھی گیا تھا اور میں  
اس واسطے ہوا ہوں کہ مجاہد سنی کی آپکی مرض کا حال لوگوں کے زمانہ میں سنوں تب حضرت نے  
فرمایا کہ روانہ کرو لکن اسامہ کو اور تم جو وہی جاؤ حدیث کرے اس شخص پر کہ تخلف کرے  
لکن اسامہ سے اور میں مرتبہ ہی ارشاد ہوا ہر سبب لقب تشریف لیا جانے کے مسجد میں اور نیز  
حزن و اندوہ کی جو عارض ہوا تھا حضرت بیہوش ہو گئی اور حضرت فی جان لیا کہ ان لوگوں کے دل  
کینہ و صداد سے مملو ہیں اوسوقت مسلمان روئے و صدائے نوحہ و گریہ سہل و عیال حضرت  
میں ملے ہوئے اور زن و مرد سہل سلام کے مضطرب ہوئے تب حضرت فی چشم مبارک کو دیکھا  
اور انکی طرف نظر کے اور فرمایا کہ حاضر کرو دوات و کشف یا کاغذ آ لکھوں ایک مانہ کہ گراہے ہو  
ہرگز پس ایک شخص صحابہ سے اٹھا کہ دوات و کاغذ حاضر کرے عمر نے کہا کہ صبر کر یہ شخص معاذ اللہ  
ہدایاں کہتا ہے اور درد سیر غالب ہے ہر کو کتاب خدا میں ہے میں اختلاف کیا اون لوگوں نے  
جو حاضر تھے بعض نے کہا کہ قول قول عمر ہے بعض نے کہا کہ قول قول رسول خدا ہے بعض  
نے کہا کہ مخالفت ہر حضرت کے ہوتی کیوں کر روا ہے ہر عرض کے کہ اگر حکم ہو تو حاضر  
کرین دوات و کاغذ حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکی کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں نے سنی اور یہ حرکتیں بجا  
تمہارے دیکھیں اب کچھ حاجت نہیں لاکن وصیت کرتا ہوں کہ میرے اہلیت سے نیک سلوک  
کرنا ہر حضرت فی روئے مبارک اونسی پہنچا اور وہ لوگ چلے گئے مولانا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے  
ہیں کہ حدیث طلب دوات و کشف کے صحیح بخاری و صحیح مسلم و سایر کتب معتدہ اہلسنت میں موجود  
ہی اور بطریق معتدہ روایت کی ہے ان عباس سے کہ وہ اسقدر روتی تھی کہ شک چشم  
اونکی سنگ و زہہ مائے مسجد کو تر کرتے تھی اور کہتی تھی کہ روز خشنہ کیا روز خشنہ کہ مرض نے  
جانب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانہ دیتی کے اور فرمایا اون حضرت نے کہ لاؤ دوات و کشف  
کو سفند تاکہ تحریر کروں تمہارے لئے ایسی کتاب کہ گراہے کہ اسکی ہرگز بس نزاع حاضرین نے  
اور مناسب نہیں کہ نزاع کے جامی حضور پیغمبر خدا میں بس عمر نے کہا کہ درد سیر غالب ہوا ہے  
اور قرآن ہم کو بس ہے بس اختلاف کیا حاضرین نے بعض نے کہا کہ حاضر کرو و کشف دوات کہ

لکھیں حضرت تاکہ بعد اسکی گزراہ اور بعض نے کہا کہ قول قول عمر ہے جب آوازیں بہت بلند ہوئیں  
 اور اختلاف کثیر ہوا آنحضرت ﷺ اور فرمایا کہ جلی جاؤ میرے پاس سے نہیں مناسب میری پاس  
 شرع ابن عباس کہتی ہیں کہ مصیبت و بدترین مصیبت یہ ہے کہ منع کیا جناب رسول خدا ﷺ سے  
 سبب اس اختلاف کے کیا وہ نہیں نے اور آوازیں بلند کیں اسے عزیز اب بھی کوئی مشابہہ  
 باقی ہے کیونکہ اگر احاد من الناس قصد وصیت کریں اور کوئی اسکو مانع ہو لو کہ مانع کو مطعون کر سکی  
 اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ قصد فرمائیں کہ وصیت کریں اور اصلاح است بھی اسوقت میں مقصود  
 ہو اسوقت ایک شخص منع کرے اور حضرت کو ناخوش کرے اور نسبت بدیاں کے اور حضرت کو  
 دی پس کیا حال ہوگا اس شخص کا حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وما یضیق عن الھوائ اتھو لا  
 وحی جو ہے یعنی نہیں فرمائے حضرت خواہش نفس سے اور نہیں ہے کلام آنحضرت مگر وحی  
 کہ اسکو حکم خدا سے بھی جاتے ہی اور نیز فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے کہ جو کوئی از اردے  
 رسول خدا کو خدا لعنت کرتا ہے اسکو دنیا و آخرت میں اور زیادہ اس سے اذیت اور کیا ہو گے کہ جناب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مابین عظمت و شفقت جب دیکھیں کہ قریب ہی دنیا سی انتقال کریں اور  
 کوئی فائدہ مقصور نہیں تو انہی کینہا سے دیرنیہ کو ظاہر کریں اور ماتہ اطاعت سی اثبات میں اور ہر چیز  
 جناب رسول خدا ارشاد کریں کہ لنگر اسامہ کے ساتھ جاؤ ہرگز بخانین اور نیز آنحضرت ارشاد کریں  
 کہ فلم و دوات حاضر کرو کہ وصیت نامہ لکھوں جناب کتابت حاضر کرنی میں انکار کریں کہ اسخلافت جناب  
 امیر برقرار نہا ہی اب حضرات خیال کریں کہ جناب ماری عزائم کے نزدیک ایسی لوگوں کا کیا حال ہوگا  
 انہی مترشح کہتا ہے کہ طعن عمدہ مطاعن خلیفہ ثانی سے ہے اور علما ہی ملت حقہ دایا  
 اپنی کتابوں میں لکھتی چلی آئی ہیں لاکھ طعن الیاح و تشیید المطاعن سے بہت تفصیل اس طعن کے  
 ملاحظہ سی نہیں گزری چونکہ طعن الیاح بہت مفصل ہے اور بغایت الہی جل جلالہ مشہور بھی  
 ہو چکی ہے اور منظور اس مقام میں اختصار تھا مگر شاہ عبدالغفر دہلوی کے کو جو اب طعن قرطاس  
 میں بہت ناز ہے اور تقلید نصر اللہ کا بلی ترک کر کے مدعی تحقیق ہوئی ہیں اور بغرض صیانت  
 خلیفہ ثانی مفاد اللہ منہا حضرت مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ساحت علیا دون  
 حضرت کی نقائص خطاسی مبرا ہی نسبت خطا کی کے ہی لہذا ضرور ہو کہ واسطی ابطال تمام  
 شبہات بار دہ رکیکہ شاہ صاحب کے یہ مقام تشیید المطاعن سے مع عبارت تحفہ کی  
 لکھا جائے کیونکہ ترجمہ میں غزل ہوتا ہے اور اختصار میں مطلب فوت ہوتا ہی ہو ہذا

نام اصلی  
مکتب خاندان

قال

و که عده طعنهای از شیعه است قصه قرطاس است بروایت بخاری و مسلم از ابن عباس آمده که آنحضرت  
 در مرض موت خود در تخت نشینید قبل از وفات چهار روز صحابه را که در حجره مبارک حاضر بودند خطاب فرمود که من  
 کاغذی و دواتی و قلمی جایزید تا من را بی شما کتاب بنویسم که بعد از وفات من گمراه نشوید پس اختلاف کردند  
 حاضران و را آوردن و عمر گفت که کفایت میکند ما را قرآن مجید که نزد ماست و بر آئینه آنحضرت را آورد  
 در دست و از پس بعضی تاسید قول عمر کردند و بعضی گفتند که ما را باید آنچه حضرت میخواند از کاغذ و دویت و شمشیر مبارک  
 درین کتابی بنویسم گفت که آیا حضرت را ندیان و خطاط کلام روده است باز از آن حضرت پرسید که چه داده میفرماید پس بعضی از ایشان  
 باز اینکلام را از آنحضرت عاده خوانند آنحضرت فرمود که اینوقت از پیش من برخیزید که نزد یغیان تنازع و مشور و جوب است  
 میت و شوق کتاب بین قضیه و بر خاش موقوف ماند نیست قضیه قرطاس که خاطر خواه شیعه موافق روایات صحیح است  
 و درین قصه مجید و ج طبع متوجه بعمر میشود اول آنکه در قول آنحضرت را و قول آنحضرت همه وحی است قوله تعالی  
 و ما ینطق عن الهوان هو الا وحی یوحی رد وحی کفرست قوله تعالی و قل حکمنا انزل الله فاولئک هم الکافرون  
 و وحی آنکه گفت که آیا آنحضرت را ندیان و خطاط کلام روده است و حال آنکه انبیاء ازین امور معصوم اند و جنون با انجا  
 بر انبیاء جایز نیست و الا اعتماد از قول و فعل شان برخیزد پس در همه حالات قول و فعل انبیاء معتبر و قابل اتباع است و هم  
 آنکه رنج صوت و تنازع کرد و حضور غیر عالیه رخص صوت بحضور نجاب کبره است بدلیل قرآن که یا ایها الذین امنوا لا  
 ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و لا تجسروا له بالقول کجهرب بعضکم لبعض ان یحیطوا کم  
 و انتم لا تسمعون چهارم حق تلقی است نمودن زیرا که اگر کتاب مذکور نوشته شد از کفر ای محفوط می ماند و  
 حال در هر وادی سر اسیمه و حیران اند و خلاف بشمار در حصول و فروع پیدا کرده اند پس در زو و مال  
 بنیم اختلافات بر کردن عمر است اینست تقریر طعن باز و روشوریک دارد و در هیچ کتاب باین طعنه ای پیدا  
 نمیشود جواب اینطعن چهار گانه اولاً بطریق اجمال است که این کار را عمر کرده است تمام حاضران حجره در تقیقه  
 دو گروه شده بودند و حضرت عباس و حضرت علی شیر در آن وقت حاضر بودند پس اگر در گروه مانع بودند شریک عمر  
 شدند در همه طعن و اگر در گروه مجوزین بودند لابد بعضی طعن بایشان سهم عاید گشت مثل رخص صوت بحضور  
 پیغمبر ص و در وقت نازک و مثل حق تلقی است که سبب منع مانع از اخبار قرطاس و دویت منع شدند و در آن وقت  
 و بعد از آن که فرصت دراز بود آوده آن کتاب را نویسانند پس این وجه طعن مشترک در عمر و غیر او که بعضی از آنها  
 با جماع شیعه مسنی مطعون نمیگویند و چون طعن مشترک شد در مطعون و غیر مطعون ساقط گشت محتاج جواب ندارد بلکه  
 اگر تا مل بکار رده بود و جدا و ال طعن تیز مشترکست زیرا که امر آنحضرت بلفظ اتونی قرطاس خطاب جمیع حاضرین بود و عمر  
 بخصوص پس اگر این امر را بی وجوب و فرصت بود بر همه گناهکار و مخالف فرمان شرع شدند نهایت گناه که عمر و دیگران را با



عاشا بن جابر

برین نافرومانی گردید و دیگران قبول حکم نکردند مخالفت حکم رسول بجا آوردند و در وعید من لکم حکیم ما انزل الله علیه داخل شدند پس سبب شیطان شد که کافران باعث بر کفر میشوند دیگران حاشا هم چون کافران و بر روشن است که لفظ شیطان متوجه بنیتوان کرد و الا کافران مفسد و مکرر باشند و هو خلاف القرآن بل الشریعة کلها و اگر این اثر بر وجه فرضیت نمود که بنا بر صلاح و ارشاد باشد مخالفان باجماع جایز است چنانچه امام احمد و اگر تعصبی از بنی طعن مرعوب باشد تفصیل باید بینید و با اول بنی برکت که عمر در جمیع اقوال پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم و کلمات حق و در هر مذهب خلل نیست اما اول پس از آنست که عمر در قتل آنحضرت نمود که ترفه و آرام و رحمت دادن پیغمبر و رنج کشیدن آنجناب در حالت شدت بیمار منظور داشت و بنی طاهر را بالعکس و حکم پیغمبر نمیدانند کمال تعصب و عناد است هر کسی بیمار عزیز خود را از سخت کشیدن رنج بردن حمایت میکنند و اگر احیاناً آن بیمار در حالت شدت در دوزخ یا بر صلیحت حاضرین و فایده آنها نخواهد بود مشتقی نباید آنرا تحمل و بدقت مانع می آیند که استغفار از آن مشقت و عدم احتیاج مان و ضرر نبودن آن بیان میکنند و این مسا که نسبت به بزرگان عزیزان نایده تر و روح و محولت پس چون عمر دید که آنحضرت برای فایده همراه است میخیزد که در بنوقت شدت مرض با تمیز تیره است خود اما کتاب فرمایند یا بدست خود نویسند و یا بخرکت قولی و فعلی در نیجات موجب کمال هرج و مشقت خواهد بود بخوبی معنی گوید و آنحضرت خطاب نمود از راه کمال ادب بلکه مردم و مکر از آیه کریمه ثابت کردند که استغفار ازین هرج دادن حاصل است که گویند آنحضرت رسید و آنحضرت دانید که این مشقت بر خود کشیدن در نیجات چند ضرورتی و فی الواقع در غرض خود عقلا و غیره و نیز از تحسین بر وقت نظر عمر است زیرا که قبل ازین واقعه سه بار آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم و انتم علیکم راضی و رضیت لکم الاسلام دنیا نازل شده بود و ابوب سبخ و تبدیل فرموده و نقصان را درین مطلقا مسمود و ساخته مهر ختم بر آن نموده گذشت و همین آیه اشاره کرده عمر در نیجات که حسبنا کتاب الله پس اگر آنحضرت در نیجات چیزی بگوید که سابق در کتاب شریعت نیامده نبویانند موجب کندی این خواهد بود و آنحضرت پس مقصد آنحضرت در بنوقت میت کرنا که چنانکه سابق قرار یافته و تاکید آنحضرت را بیشتر و چنان تر از تاکید حقیقی در روحی منزل خود نخواهد بود پس در بنوقت چه ضرر که آنحضرت این مشقت آید که جذال در کار نیست بزوات پاک خود گوید اما بدیهه که در رحمت و آرام بگذرانند و این لفظ که آن رسول الله قد علیه الوجع و عندنا کتاب الله حسبنا صریح باین قصد گواه است پس معلوم شد که در حکم پیغمبر را درین ماجر است تبع کردن کمال غلط فهمی و نادانی یا کمال عداوت و بغض و عناد است و این منعم بر مناصح و مشاورات همیشه معمول میباید صحابه معمول بود علی الخصوص عمر را در قیاب خصوصیتی و جبر منی تیره رسیده بود که در فقه غایب بر منافق و برده نشین کردن از واجی مطهرات و قتل سیدان غرض بد مصطفی

این را در میان بنی امیه و بنی عباس  
بسیار از این کلمات در میان  
بنی امیه و بنی عباس  
بسیار از این کلمات در میان  
بنی امیه و بنی عباس  
بسیار از این کلمات در میان  
بنی امیه و بنی عباس

لفظ بزرگ در نسخ خطی  
کلمه نیست



يتبع لنا طعاما فاخذ على وخرج من بيته لبتاع طعاما كاهلية فسمع رجلا يقول من  
 يقترض المال الوفي فاعطاه الدينارهم ودرين قصه هم مخالفت رسول سده است و هم تصرف در مال غير  
 اذن او و هم اتلاف حقوق عيال و قطع رحم اقرب كه بسرو زوجه باشد و رنج دادن رسول مشاهده كرسنگي  
 اولاد فرزندان خود لکن چون انهيته شد و انفي الله و اثار الطاعنة الله لو يقبل افتاد و محل مدح  
 و منقبت گردید چه جایی آنکه جای عتاب و شکایت باشد و بقراین معلوم حضرت میر بود که صاحب حقوق یعنی حضرت  
 انوار حسین بن اثار رضا خواهند داد و جناب پیغمبر هم تجویز خواهند فرمود اما مقدمه دوم یعنی جمیع اقوال پیغمبر و وحی  
 پس مطلق است هم بدلیل عقلی و هم بدلیل نقلی اما عقلی تر در هر عاقل ظاهر است که معنی رسول رساننده پیام  
 و چون صفت بخدا کردیم رساننده پیام خدا معنی این لفظ شد پس در ضمن سالت همین قدر داخل است  
 که سبوی و وحی آمده باشد و بواسطه او پیغامی از جانب خدا جا برسد نه آنکه هر قول و پیغام خدا باشد و این  
 ما ينطق عن الهوان هو الا وجهی صریح خاص تقریر است بدلیل علمه شدید القوی نه عام در جمیع  
 اقوال پیغمبر و بر روشن است که هر کسی را با دشا سه یا میری رسول خود کرده بجانب ملک نفرستد هرگز مردم  
 ان ملک جمیع اقوال از رسول را از جانب ان بادشاه و آن امیر خواهند داشت و اما نقلی پس رای آنکه اگر احوال  
 آنحضرت تمام وحی منزل من الله میشد در قرآن مجید چرا بر بعضی اقوال آنحضرت عتاب میفرمود حال آنکه در قرآن  
 عتاب شدید نازل شده عفا الله عنك لم اذنت لهم و قوله تعالى ولا تكن الخائنين خصيما و استغفر الله  
 ان الله كان غفورا رحیما و التجادل عن الذين يخافون انفسهم في اخر الاية و اذن دان  
 که برفتن فدیة از سبایان بدر بنقیر نشد و چرا واقع میشد لو که کتاب من الله سبق لمسا که فیهما اخذ نعم  
 عذاب الیم و نیز اگر چنین میشد هر قتل قطعی و خودین طعام و محو رسول الله و امر به تعجب همه وحی منزل من الله  
 میشد و درین وحی از جناب امیر لازم میآید و نیز در بیورت امر بشوره صحابه که در آیه و شاورهم فی الامر  
 وارد است چه معنی داشت و اطاعت در بعض امور صحابه را که از آیه لولایطیعکم فی کثیر من الامور العظمی  
 مستفاد میشود بر چه چیز محمول تواند بود و نیز جناب امیر در عروه تنوک چون بودن آنجناب در مدینه  
 نزد عیال مرد رسول عاود شد چه قسم گفت الخلفه فی النساء و الصبیان در مقامه وحی این  
 نمودن که جایز نیست و نیز در سوال مایه باید دید جمیع اقوال آنحضرت را وحی میندازند و جمیع فعل  
 آنجناب را واجب الاتباع نمی انگارند پس در این طبع انیمقدمه فاسده باطله را که نه مطابق واقع است  
 و نه مذموب خود و نه مذموب خصم بر ای تکمیل و ترویج طعن خود آوردن چه قدر داد و نقب و عیاد  
 حالا این تنگ رابطه ترغایم و از اقوال پیغمبر لا تراحم و کونتم نردشیه و سنی غرض صحت و دفع

مشقت نمودن در خلاف حکم الهی بلا واسطه که با لقطع وحی منزل من الله باشد چند مرتبه اصرار کردن را  
 وحی نیست جناب پیغمبر خاتم المرسلین در شب معراج بشوهر پیغمبر دیگر که از عده او نوم است یعنی حضرت موسی  
 علی نبیا و علیه السلام به بار مرتبت فرموده و عرض کرد که این حکم را امت من تحمل نمیتواند کرد ذکر ذلک  
 ابن بابویه فی کتاب المعراج اگر معاد الله این امر رد وحی باشد از پیغمبران چه قسم صادر شود این را رد و  
 کفایت بعیز از محمدی و زندقه یعنی نبیایه و نیز مرتبت حضرت موسی با برورد کار خود از آنکه بلا واسطه با حکم  
 شد در قرآن مجید صریح منصوص است قوله تعالی واذ نادى منى من الله ان ائت القوم الظالمین  
 قوم فرعون یتفقون قال فی الخاف ان یکذبون و فیضی صدمه ولا یطیق لسانه  
 فادسل له هادون و هم علی ذنبا خاف ان یقتلون قال کلا خا یا بابائنا انا معکم  
 مستمعون و تیز از مقررات شیعیه در علم اصول جز که امر رسول بگوید امر خدا بلا واسطه نیز محتمل نیست و مقتضی  
 و وجوب نیست بالیقین پس مرتبت توان کرد تا واضح شود که مراد از این امر وجوب نیست یا دلب ذکره الشریف الضحی  
 فی الدرر و الخروجن چنین باشد مراد از این مرتبت با وجود تنگ بایه قرآنی در باب استغاثه از تحمل مشقت که صریح است  
 بر مذاب این امر میکند چه تقصیر و کدام گناه و وجه ثانی از من یعنی آنکه عمر احتیاط کلام را پیغمبر نسبت کرد پس نیز  
 بجاست زیرا که اول زکام ثابت شود که گوینده این لفظ اجماع است و معنی عامر بود در اکثر روایات قالوا واقع است  
 محتمل است مجوز این آوردن قرطاس و دوات تقویت قول خود کرده باشد با نیکی و استقامت انکار سبب بود یعنی  
 اجماع و ندیان بر زبان پیغمبر جز مقرر است که جاری میشود پس آنچه فرموده است ما ان استقام نماید و آنچه نوشتن آن  
 ارشاد میشود پس سید که منظور دارند محتمل است که ماضی نیز بطریق استقام انکاری گفته باشد که آخر پیغمبر ندیان  
 نیکوید و طاهر انگیزه بضم یا یا پس باز پسید که آیا نوشتن کتاب حقیقه مراد است یا چیز دیگر و وجه تفهیم از نیکی صریح  
 و طاهر بود زیرا که عادت شریف آنحضرت بود که حکام الهی را بحدیست میفرمود و در اینجا فرمود که ان الله امرنی  
 ان اکتب لکم کتابا لکن فضلوا بعد ما نلتونم پیدا شد که خلاف عادت ائمه فرموده باشند با قصد تحمیل  
 باید کرد و نیز قطعا معلوم و مستند است که آنجناب نمی نوشت و مشق این صنعت نداشت بلکه این صنعت اصرار و بی لصد  
 نمی آمد و فی الحقیقه موافق نص قرآن و مکتب تنلوم قبله من کتاب و لا تختر یحیی درین عبارت نیست  
 آن خود فرمود اکتب لکم کتابا این چه معنی دارد این را استقام باید کرد که آخر کلام پیغمبر ندیان خود بخود بود و  
 نیز عادت آنجناب بود که غیر از قرآن چیزی را دیگر نمی نویساند بلکه یکبار عمر ابن الخطاب نسخ از توری آورده میخواند کتاب  
 او را منع فرمود پس در بیوقت که خلاف این عادت معتره سواهی قرآن بدست خود نوشتن فرمود بحال تعجب حاضرین را  
 رو داد و هیچ تفهیم نداشت ازین راه ذکر ندیان بطریق استقام انکاری یا استقام تعجبی زبان انصافی از ایشان گذشت و اگر

در نسخ چاه کلمه لفظ  
 سخن از ایشان صحیح  
 نیست

عرض ایشان اثبات بدان بر پیغمبر شد این می گفتند که باز پرسید که گفتند که کلام زبان را اعتبار می دهند و بعضی  
کلام در مقام است که بجز لغت عرب معنی اختلاط کلام است بوجهی که تخمیده نشود و این اختلاط دو قسم میباشد  
در حصول یک قسم انبیاء را هیچکس از انزاعی نیست و آن است که بسبب سجع الصوت و غلبه خلش بر زبان و ضعف  
آلات لفظ و نظم خارج حروف کما ینبغی مبین نشود الفاظ بوجهیک مسموع گردد و در حقوق اینجالت با انبیاء  
نقصانی نیست زیرا که از اعراض و توابع مرض است و پیغمبر را نیز با جماع اهل سیر سجع الصوت در مرض موت عارض  
شده بود چنانچه در کتب صحیح احادیث نیز موجود است قسم دوم از اختلاط کلام است که بسبب غشی و صعود کلام  
بدماغ که در فیهائے محرقه اکثر میباشد کلام غیر منظم با خلاف مقصود بر زبان جاری گردد و این امر هر چند ناسی از  
امور بدنی است لکن اثر آن بروج مد که میرسد علماء را در تجویز این امر بر انبیاء خلاف است بعضی انبیاء قیاس بر خود  
کنند و متنع دهند و بعضی قیاس بر نوم کنند و جایز شمارند و در حقوق سبب این عارضه با نبیاست نیست زیرا که خود  
عسی بحضرت موسی علی نبیاء و علیه السلام در قرآن مجید مخصوص است قوله تعالی فخره صغقا و لحوق  
بهوشی در وقت نطق صور یک پیغمبر این سوای حضرت موسی نیز ثابت و صحیح قوله تعالی و نفع فی الصور فصعق  
من فی السموات و من فی الارض الا من شاء الله و در حدیث صحیح وارد است فاکون اول من یفیک فاذا موی  
اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا اصره اصعق فاقاق قبله ام حجب بصعقة الطور آری نمیدرست که  
حتی تعالی انبیاء را بجهت کرمیت و بزرگی ایشان در حالت غشی و بهوشی نیز از آنچه خلاف رضی او تعالی میباشد معصوم  
میدارد قولاً و فعلاً هر چه مرضی حق است از ایشان عاود میشود در هر حالت و بر ظاهر است که این حالت را قیاس بر  
خون نتوان کرد که در خون او لا جلال در قوای مد که روح بهم میرسد و راسخ و ستم میباشد بخلاف اینجالت که در  
روح صلا جلال میباشد بلکه آلات بدنی بسبب تلبای مخالف و توجه روح بدفع آن در حکم روح نمی ماند و لهذا این  
حالت ستم را در سنج نهاده پس اینجالت مثل نوم است که انبیاء را نیز لاحق میکرد و از حالت لقیقه تفاوت بسیار  
نهایت آنکه در خواب نیز دل این بزرگان آگاه و خبردار میباشد و مع هذا احکام نوم در امور که متعلق بجراح و شیم و  
گوش میباشد تاثیر میکند و قوت غار و تخیر از خروج وقت آن جاری میکند و چنانچه در کافی کلینی در خبر  
لیله التعریش مذکور است و همچنین سهو و سبیلان در نماز ایشان را لاحق میشود چنانچه امامیه در کتب صحیح خود از انبیاء و  
وقوع سهو را روایت کرده اند و چون درین قصه بوجه بسیار از خواب پیغمبر خلاف عادت ظهور رسیده چنانچه سابق  
مفصل فرشته شد اگر بعضی حاضرین را توهم پیدا شده باشد که مباد از حسن اختلاط کلام است که درین امر عین و  
میدر بعد نیست و محل طعن و تشنیع نمیتواند شد علی الخصوص که شدت در دمه و التهاب جمی در الوقت بر آنجا  
کرده بود از روایت دیگر صریحی و این مستبعد معلوم شود که گفتند عا شانه را همچو استغفار و معجزه از راه



مراتع ادب این گوینده هم جز نم نکرد و بر سبیل نزد گفت که آیا خطاط کلام است یا مانی فهمیم بار دیگر متفهم  
 کنید تا واضح فرماید و مبیض و موشیاری ارشاد کند تا دوات و کاغذ بیاریم والا در گذریم که چندان حاجت  
 شقت کشیدش نیست اینهمه بر تقدیر است که قسم خیر از خطاط کلام مراد باشد و اگر قسم اولش مراد باشد یعنی  
 انیمون را خلاف عادت پیغمبر می بینیم باید سبب ضعف لفظه انجانب انجوبی در یافته باشیم لفظ دیگر است و  
 با چیز دیگر می شویم بار دیگر متفهم کنید تا واضح فرماید و مقین معلوم کنیم که همین لفظ است انگاه دوات و کاغذ بیار  
 پس اصلا شکل نیاید و وجه بیوم از طعن بر امر غلط لغوی یا از حق جستم پوشی است زیرا که رفع صوت  
 بر صوت پیغمبر ممنوع است و از کسی درین قصه صادر نشده نه از عمر و نه از غیر عمر و رفع صوت با هم در حضور آنحضرت  
 بتقریب مناظرات و مشاجرات همیشه جاری بود و صلا آرم منع نموده اند بلکه اشاره قرآن تجویز آن میفرماید  
 به وجه اول این لفظ که لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبیه و این تفسیر شده که لا ترفعوا اصواتکم بنیانکم  
 عند النبیه و و هم کجاست بعضی که بعضی بر صریح معلوم شده که بعضی بر بعضی جاریست و معند از اینجاست  
 شود که اول عمر رفع صوت کرد و باعث تنازع گردید این را بدلیل ثابت باید کرد بعد از آن زمان طعن باید کشاد  
 در آن حجره جمعی کثرت بودند و مقالات جمع کثیر را رفع صوت لادیت و ارشاد پیغمبر که لا یغنی عندهی تنازع نیز بر همین  
 مدعا گواه است زیرا که لا یغنی ترک و لا را گویند نه حرام و کبیره را اگر کسی گوید که زما کردن مناسب نیست نزد اهل تنوع  
 ضحک میگردد و لفظ نمونوا معنی از باب تنگ خراجی مریض است که بکفت و شنید بسیار تشکل میشود و آنچه در حالت  
 مرض از راه تنگ خراجی بوقوع میآید در حق کسی محل طعن نیست علی الخصوص که این خطاب به هم حاضرین است خواه مجرب  
 خواه مانعین و در روایت صحیح وارد است که آنحضرت در همین مرض بود و خورد خورنده بودند بعد افاقه فرمودند  
 لا یغنی احد فی البیت الا کلام الله من فانه لا یستفید که در این تنگ خراجی که سبب مرض لاحق میگردد و صلا  
 نقصان ندارد که انبیا را از آن معصوم عقاد باید کرد که مثل ضعف بدن است که در هر مرض لاحق میشود و وجه چهارم  
 از طعن شنبی بر خیال باطل است زیرا که حق تعالی است وقتی میشد که چیرینی جدید را که از جانب خدا آمده باشد و در  
 حق است نافع باشد مانع میگردد مضمون آیه الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی قطعا معلوم است  
 که امر جدید نبود بلکه امر و نهی دینی هم نبود محض مشوره نیک و مصالح علی ارشاد میشد که زمان همین وصیت بود  
 و کدام عاقل تجویز میکند که جناب پیغمبر در مدت بست و سه سال که زمان نبوت آن افضل البشر بود با وصف چنین  
 و رفتی که بر عموم خلق اند و بخصوص در حق امت خود داشت و با وجود تبلیغ قرآن و ارشاد احادیث بی شمار در  
 وقت تنگ چیزیکه هرگز گفته بود و تجویز ترایق محرب نبود برای اختلاف میخواست بگوید یا لولیه و فنیج کردن عمر  
 محتاج شده و تا بخور در حیات بود و صلا عمر در آنخانه حاضر نه مجرد تو هم آنکه مبادا بشنود و از بیرون در آید

نماید بر زبان نیاورد و با وصف آن صورت جمیع اهل بیت مریض وقت آنها نفرماید که این کتاب نوشته نگذارید سبحانک خدایا  
 عظیم و لیل عقلی بر بطلان این خیال باطل است که اگر پیغمبر مشتق این کتاب با حتم و اقطع از جناب بر سر  
 تعالی مامور میبود با وصف یافتن فرصت که بقیه روز بخشنه و تمام روز جمعه و شنبه و یکشنبه بخیریت گذشت متعزلی  
 آن نشد لازم میآید تا بل در تبلیغ که منافعی عصمت آنجناب است عا شاه من ذلک قوله تعالی یا ایها الرسول اصبر ما  
 انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعملک من الناس انیبه ترسدن  
 عمر در نیوفت که موت غالب بر حیات شده بود چقدر بود عده آبی که بعصمت و محافظت وارد است نامطمئن بود آن  
 معاذ الله من ذلک و اگر با جهاد خود میخواستند که چیزی بنویسند پس بکفته عمر از آن اجتهاد رجوع فرمود یا نه علی شوق  
 الاول طعن بالکلیه زایل گشت بلکه در رنگ سایر موافقات عمری منقلب شد بغير غرض از دل ذلیل و علی شوق  
 انسانی در ترک آنچه نافعت نمیده بود مصداق رحمت آتی نشد حاشا جناب من ذلک قوله تعالی لقد  
 جاءک رسول من انفسک عزیز علیک فاعص ما یأمرك به و انکسر علیکم بالثنین رو فصح و دلیل و مکرر  
 آنچه منظور داشت در نوشتن کتاب یا امر جدید بود یا زاید بر تبلیغ سابق یا مانع و مخالف آن یا یکید آن علی شوق  
 الاول و الثانی که ذنب به لکلیت لکه دینیک و اتممت علیکم که نعتی لازم میآید و علی شوق الثالث  
 یصح حق تلقی است میشود زیرا که تا یکید پیغمبر بالاتر از یکید خدا نبود اگر از یکید او حسابی برندارند از یکید پیغمبر  
 در حق شان چه خواهد کشود و دلیل نقلی بر بطلان این خیال آنکه در روایت سعید بن جبیر از ابن عباس در  
 همین خبر قوطاس وارد است و در همین خبر وجود که استند بر سوال الله وجهه فقال اثنو فی بکف اکت  
 لکم کتابا ان تصلوا بعدک ابدا فتنازعوا فقالوا ما شاننا ان یجهر استغفر الله فذهبوا یرد و علی  
 فقال دعونی فالتفتی انا فیه خیر مما تدعوننی الیه و اوصاهم بثلاث قال الخرجوا المشرکین من خرب  
 العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم و ساکن عن الثلاثه فقال و نسیتها و قد اتوا  
 فی البیت رجال منهم عمر بن الخطاب قال قد غلبه الوحی و عندکم القرآن حسبکم کتاب الله  
 ازین روایت مرجح است که قبل از تکلم عمر حاضرین خارج کردند و آنچه گفتی بود گفتند و باز از جناب پیغمبر رسید  
 و آنجناب بعد از آن جهت سکوت فرمود و از طلب دوا بکتابت و اگر امر حرامی یا موافق وحی می بود سکوت آنحضرت  
 در مضای آن منافعی عصمت می بود آنحضرت بعد ازین نعت باقر استیج ما یخیر و زنده ماند و روز و دو شنبه رفیق ملازم  
 علی گشت فرصت تبلیغ وحی در سجدت بسیار یافت و نیز معلوم شد که از امور دین چیزی نوشتن منظور داشت بلکه  
 در سیاست مدینه و مصالح ملکی و تدبیرات دنیوی چنانچه زبانی بآن خبری نامیست فرمود و خبر سوم که در این روایت  
 فرمودن شده بخیر جیش ساهم است که در روایت دیگر ثابت است و دلیل برین مدعا است که چون بار دیگر

شبهه

از آمدن دوات و شانه برسیدند در جواب فرمود که خالکنا انا فیه خیر هانتا دعوت الیه یعنی شما میخواهید  
که وصیت مانند بوسیم و من مشغول الباطن ام بنایه حق تعالی و قرب و مناجات او جل شانه و اگر منظور نوشتن است  
یا تبلیغ وحی میشد معنی خبریت درست نمیگشت زیرا که باجماع در حق بنیایه از تبلیغ وحی و ترویج حکام دین عباد  
نیت و نیز از این روایت ظاهر شد که چون آنحضرت را دیگر جواب بی خلقی و و استغنی از عالم با حجاب ارتداد فرمود حاضران ایما  
و حسرتی و دیگر حال شد عمر بن الخطاب را بی خلقی آنها بیعت گفت که این جواب ترش پیغمبر گشاده از راه عتاب و غضب است  
بر شما کلبه شدت در دهر است که موجب تمکین مزاحی گشته و از و استغنی پیغمبر یا یوس نشود که کتاب الله کافی و شایسته  
برای تربیت شما و پاس دین و ایمان شما را اینجا معلوم شد که اینکلام عمر بن الخطاب بعد از این گفت و شنید و در مقام  
صحاب واقع شد نه در مقام مخالفت از کتابت و قطع الکلام در اینجا نیست که حضرت امیر نیز درین قصه حاضر بود  
باجماع اهل سیرا طریفین و اصلا انکار او بر عمر یا دیگر حاضران آن مجلس که مخالفت از کتابت کرده بودند نه در حیات ثنائ  
و نه بعد از وفات ثنائ که زمان خلافت حضرت امیر بود بر و بیت شیعه و سنی منقول نشده پس اگر عمر در اینجا خطا و ارت  
حضرت امیر نیز مجبور کاراوست و غیر از این عباس که در آن زمان ضعیف سن بود هرگز برین قصه اموس و خسران کسی منقول  
نشده اگر فوت امیر همی درین ماجرا میداد کبرای صحابه و لا اقل حضرت امیر خود آنرا مذکور فرمود و حضرت میخورد و شکا  
این مخالفت بر زبان می آورد اگر در اینجا کسی را طریق شبه بخاطر رسد که اگر همی از جهات دین منظور نظر پیغمبر  
نوشتن نبود پس چرا فرمود که من تفضلوا بعدی زیرا که این لفظ صریح دلالت میکند که سبب نوشتن این کتاب  
شمار اگر اهی نخواهد شد و معنی اگر اهی همین است که در دین خطی افتد جواب این شبهه است که لفظ ضلالت در لغت عرب  
چنانچه معنی اگر اهی در دین میاید یعنی سود تبیر در مقدمات دنیوی نیز بسیار مستعمل میشود مثلش از کلام الهی قول را در  
حضرت یوسف است در حق حضرت یعقوب که در سوره یوسف مذکور است قالو ایوسف و اخو احب الی ابینا  
منا و نحن عصبة ان ابانا لفی ضلال مبین و نیز در جایی دیگر است انک لفی ضلالک القدیم و پدید است  
که برادران حضرت یوسف کافر شوند که پدر بزرگوار خود را که پیغمبر عالم بر تبه بود گمراه دین عقدا و کنند معا و الله من بد الطعن  
الفاقد مراد ایشان بی تدبیر س و دنیوی بود که پسران کار آمدنی را که خدمات قیام دادند چندان دوست نمیداد  
پسران جز دسال کم محنت قاصر الخدمت را نوبت بعشق رسانیده پس در اینجا هم مراد از تفضلوا خطا و تدبیر علی است  
بگر اهی دین و دلیل قطعی برین داده است که در مدت بت و سه سال نزول وحی و قرآن و تبلیغ احادیث اگر  
کفایت در مدت ایشان و دفع گمراهی ایشان نشده بود درین دو سه سطر کتاب چه قسم کفایت اینکار میتوانست  
شد و نیز در اینجا بخاطر بعضی میرسد که قنایه منظور آنجناب نوشتن این خلافت باشد و سبب مخالفت عمر بن امیر  
هم در چیز توقف افاد گویم اگر منظور نوشتن خلافت باشد از دو حال بیرون نخواهد بود یا خلافت ابو بکر خواهد

یا خلافت حضرت امیر بر تقدیر اول آنحضرت بار دیگر در همین مرض این دهمه بخاطر مبارک و زنده خود بخود موقوف است  
 بی آنکه عمر یا دیگری مخالفت نماید بلکه حاله بخدا و اجماع مؤمنین فرموده است که آنمقدمه واقع شد نیست حاجت  
 نیست در صحیح مسلم موجود است که آنجناب عایشه صدیقہ را در همین مرض فرمود ادعی ابابکر و احوال اکتب کما  
 کتابا فان فی اخاف انک تمتمن یقول قایل و افاک و یا لی الله و المؤمنون ایا ابابکر  
 بطلب فردین بدر و برادر خود را تا من نبوسیم وصیت نامه زیر که میترسم که از تو کنده آرزو کننده و یا گوید گوینده  
 که منم و دیگری نیست و قبول نخواهد کرد خدا و مردم با ایمان مگر ابو بکر در اینجا عمر کی حاضر بود که از نو بیایند و وصیت  
 نامه مخالفت کرده باشد و بر تقدیر ثانی نیز حاجت نوشتن نبود زیرا که قبل ازین و آنکه حضور برادران کس در میدان  
 غدیر خم خطبه ولایت امیر المؤمنین علیه السلام فرموده بود و حضرت امیر را مولای هر مومن و مومن ساخته و آن قصه  
 مشهور افاق و زبان خلق گشته بود اگر با وصف آن تعقد و تا کبید و شہرت و توان تر موافق آن عمل نکنند ازین  
 نوشتن خانگی که چند کس پیش در اینجا بودند چه می کشود با بحکمہ هیچ صورت در مخالفت ازین کتاب حق است  
 تلف نشده و مهمات دینی در برده خفا مانده و برین خیال مایل بعینہ مثال خیال عیبت امام مہدی است خدا و انجا  
 که و سوسہی بیش نیست و مرض و سوسہی علاجی نہ و اما آنچه گفته اول عمدہ طعنات از شیعه است قصه قرطاس  
 روایت بخاری و مسلم الی قولہ این است قصه قرطاس کہ خاطر خواه شیعه موافق روایات صحیحہ اہل سنت است  
 پس اختلاف بنقیول بخند و واضح لایح است اول آنکہ لفظ قبل از وفات چهار روز در روایات قصه قرطاس مذکور  
 نیست و دوم آنکہ تقدیم خلاف دیگر حاضران بر قول عمر از تحریفات مخاطب در روایات این قصه خلاف  
 بعد قول عمر مذکور است سیوم آنکہ قولہ درین اثنا کسی اینہم گفته کہ آیا آنحضرت را ہدیایان و اختلاط کلام روایت  
 ترجمہ الفاظ روایات نیست و ما در اینجا بنا بر اثبات امور مذکورہ الفاظ متضمنہ این قصہ را از صحیح بخاری و صحیح مسلم و  
 نقل نجاشی پس بدانکہ بخاری این روایت را در ہیئت موضع با سانیہ مختلفہ و عبارات متنوعہ ذکر نموده اول کتاب  
 العلم باب کتابہ العلم الفاظ ان نیست حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنا ابن وهب قال ان ابن یونس  
 عن ابن شہاب عن عبد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبي وجعه قال يا ايها  
 الكتاب اكتب لکم کتابا تفضلوا بعدی قال عمر ان النبي غلبه الوجع وعندنا کتاب الله حسبا  
 فاختلفوا وکثر اللفظ قال قوموا عنی ولا یبغ عنک التنازع فخرج ابن عباس یقول ان  
 الزبده کل الزبده لطلال بین رسول الله و بین کتابہ و ویم در کتاب التہجد در باب هل  
 یستقیل ال اهل الذمہ و معاملتہم و جواز الوفاء و الفاظ ان نیست حدثنا قبضہ  
 قال حدثنا ابن عیینہ عن سلیمان ال اھول عن سعید بن جبیر عن ابن عباس انہ قال یوم

در چاه  
ولا ویا لی الله  
است

از قصه  
عبادت

ص  
فانما بلنا هذا التوایا  
السبع علی اصل مجهول  
و صحتنا حاصنه و بعضها  
باجانہ بعض الشرح

الخسيس ثم بكى حتى خضب مع الحباء فقال شتد برسول الله وجهه يوم الخميس فقال يتو  
 بكتاب اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند بني تانغ فقالوا  
 انهم رسول الله قال عوف قال في انافيه خير مما تدعونني اليه واوصى عند موته  
 ثلاث اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيروا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم وسيت الثالثة  
 سومم در كتاب الحسن بن ابي اخراج البيهقي من جزير العرب جد ثنا محمد قال حدثنا ابن  
 عيينه عن سليمان بن ابي مسلم سمع سعيد بن جبير سمع ابن عباس يقول يوم ايس  
 ثم بكى حتى مل دمع الحصى قلت بين عباس وما يوم الخميس قال شتد برسول الله وجهه  
 فقال يتو بكتاب اكتب لكم كتابا لن تضلوا ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند بني  
 تانغ فقالوا ما له ايجر استغفروا فقال في انافيه خير مما تدعونني اليه فامروا  
 ثلث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيروا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم والثالثة اما  
 ان ساكت عنهما واما ان قالها ففسيتها فاسفيان هذا من قول سليمان چهارم در باب  
 مرض النبي ووفاته الفاظ ان ميت عن سليمان الاحول عن سعيد بن جبير قال قال ابن  
 عباس يوم الخميس شتد برسول الله وجهه فقال يتو بكتاب اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا  
 فتنازعوا ولا ينبغي عند بني تانغ فقالوا ما له ايجر استغفروا فذهبوا يريدون عنه فقال عوف قال في  
 انافيه خير مما تدعونني اليه واهم بئلا فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيروا الوفد  
 بنحو ما كنت اجيزهم وساكت عن الثالث فقال ففسيتها فاسفيان هذا من قول سليمان وكرهوا  
 ابن ابي عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله في البيت جال فقال ليت هلموا اكتب لكم  
 كتابا لا تضلوا بعده فقال بعضهم برسول الله قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسنا كتاب الله  
 فاختلف اهل البيت واخضعوا ففهم من يقول قريوا يكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ومنهم من  
 قال غير ذلك فلما اكثر اللغو اختلفا قال رسول الله قوموا عندي قال عبد الله فكان يقول  
 ابن عباس ان الزبير محال بين رسول الله وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب لا خلاف فيهم  
 واعظمهم انتهم ششم در كتاب المرضي در باب قول المريض قوموا عني والفاظ ان ميت عن عبد الله  
 بن عبد الله عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله في البيت جال ففهم عمر بن الخطاب قال  
 ليت هلموا اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان النبي قد غلب عليه الوجع وعندكم  
 القرآن حسنا كتاب الله فاختلف اهل البيت واخضعوا ففهم من يقول قريوا يكتب لكم

في  
 في  
 في

سلم  
 ابن ابي رويان در كتاب الحسن بن  
 وسمو عنه ٧٩٩ م موجود  
 ١٠٠ ضرب على عونه

١  
 در كتاب الحجاز

في  
 في  
 في

في  
 في  
 في



النبي كما بال تفضلوا بعد منهم من يقول ما قال عمر فلما اكثر واللغو والاختلاف عند النبي  
 قال رسول الله قوما عني قال عبيد الله فكان ابن عباس يقول الزرنية كل الزرنية ما  
 بين رسول الله وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغظهم مفعوم وكتاب الاغصان  
 بالكتاب وسماه زراب كرهته الخلف لظان انيت عن ابن عباس قال حضر النبي في البيت  
 فيهم عمر بن الخطاب فقال هلم اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعد قال ان النبي عليه الوجع وعندكم  
 القرآن فحسبنا كتاب اليه واختلف اهل البيت واختصوا فمنهم من يقول قريبو يكتب لكم رسول الله  
 كتابا لن تضلوا بعد ومنهم ما قال عمر فلما اكثر واللغو والاختلاف عند النبي قال قوا عني قال عبيد  
 فكان ابن عباس يقول ان الزرنية كل الزرنية ما حال بين رسول الله وبين ان يكتب لهم  
 ذلك الكتاب من اختلافهم ولغظهم ومسلم نيز وصحيح حرر الحديث را بطريق سعد ده اورده والفاظ ان  
 حدثنا سعيد بن منصور وقتيب بن سعيد وابوبكر بن ابي شعبة وعمر والناقد للفظ  
 لسعيد قالوا حدثنا سفيان عن سليمان الاحول عن سعيد بن جبير قال قال ابن عباس يوم الخميس  
 وما يوم الخميس فمكي حتى قبل وماله حتى فقلت يا ابا عباس ما يوم الخميس اشتد برسول الله وجهه  
 فقال لي اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعد فتنازعوا وما ينبغي عند تنازع وقالوا ما شاءنا اخرج  
 استمعوا او قالها فاستمعوا قال ابو اسحق ابراهيم حدثنا الحسن بن بشير قال حدثنا سفيان بهذا الحديث  
 حدثنا اسحق بن ابراهيم قال اخبرنا وكيع عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف عن سعيد بن جبير عن  
 عن ابن عباس انه قال يوم الخميس وما يوم الخميس فمجل تيل وموعه حتى رايت على حذيفة كانه ظم  
 اللؤلؤة قال رسول الله استوبوا الكف والدواة او اللوح والدواة اكتب لكم كتابا لن تضلوا  
 بعد ابد فقالوا ان رسول الله فيجوز قال حدثني محمد بن رافع وعبد الله بن حميد قال عبد الله  
 قال ابن رافع حدثنا عبد الزراق قال اخبرنا معمر عن الزهري عن عبد الله بن عبيد الله بن  
 غلبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب فقال النبي  
 هلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعد فقال عمر ان رسول الله قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن  
 حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت فاختلفوا فمنهم من يقول قريبو يكتب لكم رسول الله  
 كتابا لن تضلوا بعد ومنهم من يقول كل الزرنية ما حال بين رسول الله وبين ان يكتب لهم  
 ذلك الكتاب من اختلافهم ولغظهم ودر مسكوة ذكره عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله  
 في البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي هلم اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعد فقال عمر

منه من فضله  
 من فضله  
 من فضله

من فضله  
 من فضله

من فضله

من فضله  
 من فضله  
 من فضله

من فضله  
 من فضله  
 من فضله

من فضله

من فضله  
 من فضله  
 من فضله

عنه علیه السلام وحدثكم القرآن حسبا كما قال الله فاختلف على البيت و اختصموا فافهمتم من يقول  
 قوبوا يكتب لكم رسول الله ومنهم من يقول ما قال عمر فلما اكثروا لعلطوا واختلاف قال رسول  
 قوبوا عنده قال عبيد الله فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله و  
 بين ان يكتب لهم ذلك الكتاب لاختلافهم ولعظمهم في رواية سليمان بن ابي مسلمة الاحول قال  
 ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس حتى قيل في معر الحصة قلت يا ابن عباس ما يوم الخميس  
 قال شئنا برسول الله وجه فقال يتوكل بكف اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعدي ابدا فتنازعوا  
 ولا يثبت عنده تنازع فقالوا ما شاننا هجر استقموا فذهبوا يريدون عليه فقال عوف بن خالد  
 انما فيه خير مما تدعون اليه فامس شلات فقال اخذوا الشركين من جزيرة العرب واجبروا  
 الوفد نحو ما كنت عن الثالثة او قالها فانسيتها قال سفيان هذا من قول سليمان متفق عليه  
 انهم و خلاصة حديث مشكوهه كمتفق عليه بخاري ومسلم است است كه مي نگاريم رويت است از ابن عباس كه هرگاه خنجر  
 شد رسول خدا را در حاليكه در خانه مروالي چند بودند كه در ميان ايشان عمر بن الخطاب گفت بچيز خدا بيا سيد تا بنويسيم براي شما كتابي  
 كه هرگز هرگز گمراه نشويد بعد از ان پس گفت عمر كه غلبه كرده است بر دو در دو تر دشمنان قرآن است كتاب خدا  
 پس اختلاف كردند آنها كه در انخانه بودند از زمره صحابا و باهم خصومت كردند بعضي از ايشان كساني بودند كه مي گفتند  
 نزد يك گروه پند سباب كتاب را كه كتابت فرمايد رسول خدا و بعضي از ايشان كساني بودند كه مي گفتند آنچه گفته بود عمر  
 پس چون بسيار كردند بانك و حروش و اختلاف گفت محضت برخيزيد و دور شويد از من گفت عبيد الله كه راو  
 حديث است از ابن عباس پس بود ابن عباس كه مي گفت كه بدو شيكه مصيبت همه مصيبت چيز است كه حاصل شد  
 در ميان بچيز خدا و در ميان انكه بنويسد براي ايشان كتاب از اختلاف ايشان و او را در حروش ايشان و در رويت سليمان  
 احوال كه يكي از ثقافت رويت اهل سنت است واقع است كه گفت ابن عباس كه روز بخنجه و چه عظيم است و در بخنجه  
 اشارت ميكند يا بر نو بخنجه كه قصه مذكوره در ان واقع شد پسر گريت بيايد اين قصه تا نيكه تر كرد است و مي نگرينه  
 بار كه در انجا افتاده بودند گفت من امي بن عباس چيت روز بخنجه و چه حال دارد و چه واقع شد در وي گفت سخت  
 شد بچيز خدا در پس گفت محضت بيايد مرا شانه شتر يا گوسفند تا بنويسم براي شما كتابي زيرا كه هرگز گمراه نشويد  
 بعد از ان هميشه پس نزاع كردند و مني شايد نزاع بچيز تنازع پس گفتند چنانست او را ايا بديان ميگويد استقام  
 كيند پس شروع كردند كه كلام را بر آنحضرت باز ميگردانيدند پس آنحضرت گفت بكنار بيايد مرا آنچه من در انم بهتر است از آنچه شما  
 مرا سنجيد پس بوي ان و وصيت كرد ايشان را بچيزي كه اخراج مشركين از جزيره عرب دوم جايزه دادن و قدر را  
 و سكوت كرد در اوي از در وصيت سويم يا كفت من فرمودش كردم اما آنچه درين قصه بخنجه و بطعن توبه بعمر نشود پس كتاب

اجز هم سكت

ذرات میکند که بخیر از طرف شیعیان گفته و حال آنکه وجه دوم را شیعه چنین گفته اند که عمر اسناد پند میان اعیان است  
 با کتاب از کلام انجیل لیکن گفت و همچنین وجه چهارم لفظی که او ذکر کرده در کتب مشهوره شیعه یافته نمیشود و از  
 ذکر دیگر وجهی که علامه مجلسی علیه الرحمه و دیگر علما درین طعن نوشته اند غرض ساخته اما آنچه گفته امیت تقریر طعن  
 شوری که دارد در هیچ کتاب پیدا نیست پس است و اگر مردش امیت که تقریر طعن بهر مضمونی و بهر لفظیکه باشد  
 مانند این روز و شوری که بر عزم او در تقریرش یافته میشود در هیچ کتاب پیدا نیست پس دلیل چهل یا تجاوز است  
 از کتب شیعه و خطا طب را می بایست که اول در این مقام کلام کلی از علمای اعلام فرقه شیعه را که متضمن تقریر و بیان  
 این طعن است بلفظ و بعینه نقل میکرد بعد از آن طرف اول است بحواله آن می بردیم تا آنجا که این طبقه عادت نموده  
 خود تقریر این طعن را از طرف خود متبادع و خراج نموده در اینجا ثبت کرده و در آن گفته امیت تقریر طعن باز و شوری که دارد  
 و در هیچ کتاب باین طریق پیدا نیست بنابراین ما خواستیم که کلام بعضی از علمای شیعه را در اینجا نقل نماییم پس آنکه  
 مولانا محمد باقر مجلسی در کتاب حق یقین در تقریر این طعن فرموده و برناقه بصیرت مخفی نیست که هر یک حضرت رسول خواهد  
 درین مجال شک وقت قلیل برکتی نویسد جمیع شرایع دین خواهد بود پس باید امر محلی باشد که مشتمل بر مصالح جمیع است باشد  
 تا در قیامت این نیست گر آنکه خلیفه و جانشین عالم و عادل معصومی یقین فرماید که عالم باشد جمیع مصالح است  
 و عموم مایل دین و خطا بر و روا نباشد و همه است را بر یک طریق دارد و قرآن را اینجا نه مایل شده لفظا و معنی  
 برای ایشان بیان کند تا بطریق خلاصت و جهالت بالکلیه از ایشان مسدود گردد و چنانکه در حدیث نقلین فرموده که کتاب خدا  
 و ائمه است را در میان شما میگذازم و هر گز از یکدیگر جدا نخواهند شد و در روز غدیر یقین خلیفه نمود و چون حضرت میبایست که آنها را مجوز  
 تمام حجت باشند و خواهند انگاشت خدایت تا آنکه حجت در بنوق لغزاید و نوشته صریحی در میان ایشان بگذارند که انکار نخواهند  
 کرد و عمر یغنی را یافت و منافقانی آن تهدید بود که او با منافقان دیگر در میان کرده بود و این شبهه را در میان انداخت که عمر  
 آنحضرت غالب شده و هذیان میگوید و حضرت دید که آن بجهاد در حیات آنحضرت انکار قول و میکند و منافقان با و نفوذ  
 میکند دست که اگر در یکبار تمام لغزاید و چیزی نوشته شود آن طعون خواهد گفت نه بیان گفته اعتبار ندارد و  
 آنکفا مخصوص سابقه که تمام حجت بر ایشان کرده بود نموده ایشان را از حجره طاهره بیرون کرد و ایضا چون مشاجره آن منافقان  
 در حضور خود مشاهده کرد رسید آنکه مباد از نوشتن نامه مناعت شدید نشود و دیگر از رفتن شود و منافقان ایضا بنایند  
 و اسلام بالکلیه از میان برو و چنانچه حضرت امیر المؤمنین را باین سبب نهی از قتاله و بمسأله یا عدم عوان نمود و ایضا  
 که وصیت و عهدی که مناسب آنوقت و آن حال بود تعیین وصی و وصیت با حواله بماندگان است و جمیع است نابینا  
 آنحضرت بود چون تواند بود که احوال ایشان را حمل بگذارند و وصی از برای ایشان تعیین نکند و حال آنکه همه است را  
 امر بصیت نموده باشد چنانچه در صحیح ترمذی و ابوداود از رسول خدا صلی الله علیه و آله روایت کرده اند که گاه است که زنی میرود

محصول  
 فایده ایست از عبارت من  
 اولیاً از ما و بعد من و ثانیاً  
 الحلیه ایست که در ادب و عباد  
 خیر است و خیر و عباد  
 راغب نجاشی بر ادب

شصت سال طاعت میکند و در وقت مرگ تقصیر در وصیت میکند انشای این آیتان و حسب میشود و در هیچ چیز  
خود رویت کرده اند آدمی نباید که یک شب یا دو شب را بگذرد مگر آنکه وصیت او در زیر سرش باشد و موی آنچه نکرده  
شد آنست که ابن ابی الحدید از ابن عباس روایت کرده است که گفت من در راه شام با عمر بن عبدالمطلب روزی دیدم که بر بنفشه  
خود سوار است و تنها میرود من در پی او رفتم گفت ای پسر عباس من شکایت میکنم تو از نبوت یعنی علی علیه السلام  
سوال کردم از تو که من باید قبول نکردم همیشه او را با خود غضناک میایم تو به گمان داری غضب خشم او از جهت  
گفتم تو هم بسببش را میدانی گمان میکنم که غضب و زاری فتنه خلافت است از تو گفتم بسببش چنین است او چنین میگوید  
که رسول خدا صلی الله علیه و آله خلافت را از برای او میخواهد عمر گفت هرگاه خدا نخواهد که با و رسیده خسته پیغمبر  
چه فایده کرد رسول ابری را خواهد و خدا غیر آنرا جزیت مگر بر پیغمبر بخیر است میشود رسول خدا حجت که علم بر طالب  
مسلمان شود و چون خدا نخواهد نشد پس ابن ابی الحدید گفته است که در روایت دیگر چنین است که عمر گفت که رسول خدا  
حجت که در مرض موت خود از برای خلافت او ذکر کند پس من مانع شدم او را از ترس فتنه و از خوف آنکه اسلام را بگنداند شود  
پس رسول خدا دست آنچه در نفس من بود و نگفت و خدا آنچه سعد کرده بودند و ایضا روایت کرده است از ابن عباس  
که گفت من داخل شدم بر عمر در اول خلافتش و از برای او و کعبه خمار روی چهری ریخته بودند و میخورد مرا تکلیف میکردند  
بر یکشنبه و سهواً خود بسوی بی بی پیش او گشته بود برداشت و بیاشامید و نکیه کرد بر بالش و خدا بجا آورد پس گفت  
از کجا می آیی ای عبدالله گفتم از مسجدی که بیعت را بر چه حال گفتمی گمان کردم که عبد الله بن جعفر را میگوید گفتم با هم  
رسان خود را می میکشد و او نمیگوید بزرگ شما طبیعت را میگویم گفتم درستان مشغول بآب کشیدن بود و غلاوت قرآن  
می نمود گفت ای عبدالله ترا سوگند میدهم که خونهای شتران بر تو لازم باشد اگر گمان کنی که آیا در نفس او از ادعای خلافت  
چیزی مانده است گفتم بی گفت آیا گمان میکنی که رسول خدا صلی الله علیه و آله نفس بر خلاف او کرده است گفتم بی فزاید  
هم برین بگویم از پدرم پرسیدم از آنچه او دعوی میکند پدرم گفت است میگوید عمر گفت از رسول خدا در امر او گاهی  
سخنی جدا میداد میشد که اثبات نمیکرد و قطع عذری نمی نمود یعنی صریح میفرمود و گاهی از جهت محبتیکه با او داشت میخواست  
که میل از حق بسوی باطل در باب او بکند و در مرض موت خواست که تصریح اسم او بکند من منع کردم او را ازین از  
برای شفقت بر است و محبت اهل اسلام حق خانه کعبه سوگند که قریش هرگز بر او اتقانی نخواهند کرد اگر او خلافت  
بگیرد قریش را و در طرف رعین شورش خواهند کرد پس رسول خدا دانست که من یا فتم که او چه در خاطر دارد  
ساکت شد و تصریح با هم نمود و خدا جاری کرد آنچه مقرر شده بود تا اینجا ترجمه روایات ابن ابی الحدید بود نقل  
این عبارت میگوید که ابن ابی الحدید بعد نقل الفاظ ابن ابی الحدید گفته ذکر نه العجز احمد بن ابی طاهر صاحب کتاب  
تاریخ بغداد فی کتابه مسند ائمتی و ازین روایات معلوم شد که از اول تا آخر رسول خدا انصاف حضرت امیر المومنین با خود

و نیز نمود و این منافق با نفع و سامعی در ابطال آن بوده و معلوم شد که او خود را از خدا و رسول و علم ستم  
 مصلح است و اگر گفتنت که عرب رو خواهند شورید و میدان او این را از کتابت او حجاب کرده اند بشوخی تبدیل  
 او بود که بعد از فوت حضرت رسالت گفتنت که حق با میرالمومنین علیه السلام برگردد که موافق طریق رسول خدا در میان  
 ایشان سلوک کند و عادت داد مردم را در عرض بست و بخیال تا آنکه رؤسا و سرکرده ما را احوال بسیار بد  
 و ضعیف و زیر دستمان را بیل گردانند و هر چه مصلحت بسیار ادران دهند بکنند و دست از حکم خدا بردارند لهذا  
 چون حق بحضرت امیر برگشت و دعوت که موافق فرموده خدا و سنت رسول خدا عمل کند و تمت بالسویه بکنند و با  
 شریف و وضع یک نحو سلوک کند و مردم تاب نیاورند و طبع و سر بر نه شدند و فتنه بصره بر باشد و معاویه را  
 دست در شام تعین کرد و با او تمید کرد که اگر حق با میرالمومنین برگردد او اطاعت نکند و میدانت که او کافر  
 و منافق و دشمن اهل بیت است و فتنه صفین و خوارج و شهادت آنحضرت بر این مرتب شد و از عبادت بدید خدا  
 رسول بر باد نمود **خون** شد اتمام برگردان اوست **چون** بر کیفیت انقیصا مطلع شدی و خوار متفق علیه  
 بین افریقین را شنیدی اکنون باین کنیم که ازین مقدمه کفر و نفاق و خطای او بچندین جهت لامیاید اول است  
 آنکه و بدینان بحضرت رسول خدا داد و حال آنکه با اتفاق عامه و خاصه آنحضرت معصوم است از آنکه در کلامش مخالفی و مطر  
 و خلاف واقعی صادر شود نه بعد و نه بسوزد و نه در محنت و نه در مرض و نه بعنوان جبل و نه مزاج و نه در حال رضا و نه در  
 حال غضب چنانچه قاضی عیاض در کتاب شفا و کرمالی در شرح شیخ بخاری و کنز و ی در شرح صحیح  
 مسلم تصریح باین نموده اند و حقیقتی در قرآن مجید میفرماید که ما بین صلی عن الله ان هو الا وحی دیو  
 یعنی حضرت رسول سخن نمیکوید از روی خواست نفس خود و نیست سخن او اگر وحی که از جانب خدا باور سپیده است  
 و ویم آنکه سخن باین بخواد کردن متضمن نهایت بی ادبی و بیجایی است که دلیل کفر و نفاق است زیرا که این مرد  
 بدینان میگوید یا و آنکه ازید او را که بدینان میگوید یا چه شهادت او را که بدینان میگوید هر کس که اندک حیا و ادبی داشته  
 باشد نسبت با دینی کسی نمیکوید چه حای خواب خاتم الانبیا که حقیقتی در قرآن مجید در همه جا با لقب شریفه نام  
 مبارک آنحضرت را برده مثل یا ایها الرسول و یا ایها البنی و ایضا فرموده است که لا تجلوا دعا الله الرسول  
 بینکم که دعا بعضی که بعضی را میگویند خداوند آنحضرت را در میان خود مثل خواندن و نه اگر در بعضی  
 از شما بعضی را و فرموده صدای خود را بلند تر از صدای او نکنید و ایضا بر هر عاقلی ظاهر است که این نوع سخن و ادب  
 بر نهایت بی ادبی و بی پروایی و عدم محبت و نسبت آنحضرت میکند که در چنین حال محزون و متاثر نباشد و از برای  
 اغراض باطله خود چنین تراعی و قضی در میان خانه آنحضرت که محل نزول ملائکه مقربین است بر آنکه بلکه دلالت بر شصت  
 و شادی و شهادت او میکند که در اینجا محض نیست او فاده و آنچه خواهد میکند سیو هم آنکه در حکم الهی کرده که



در چندین موضع فرموده اطیعوا الله واطیعوا الرسول یعنی اطاعت کنید خدا و اطاعت کنید رسول را و فرموده  
 ما اتاكم الرسول فخذوه واما لم ياتكم به فانهولوا یعنی آنچه بیاورد در رسول الله از برای شما پس بگیرید و قبول کنید  
 و آنچه نهی کند شمار از آن پس ترک کنید و باز فرموده است ما کان لم یؤمن کما یؤمنه اذا قضی الله ورسوله  
 امر ان یتکون لهم الخیرة من امرهم یعنی هیچ مردی از زن مومن را نمی رسد که هرگاه خدا و رسول او حکم کند  
 در امری آنیکه بخواهد باشد ایشانرا اختیار در کار خود هیچ جای فرموده که فرقی میان محبت و بیگاری آنحضرت است با آنکه  
 و بیگاری از رسالت مغرولست و نگفته که در هنگام مرض اطاعت او کنید و حرف و دانش خود را در جای دیگر فرموده که کسیکه  
 حکم کند با آنچه خدا فرستاده است پس ایشانرا استقامت و ظلم مانند و کافرنند چهارم آنکه در روایت ابن ابی الحدید که  
 گذشت عمر خود بخلاف کرد که حضرت در الوقت حضرت تصریح بنام علی کند من بالغ شدم و این عین مشافه و معارضه  
 با آنحضرت است و حق تعالی سیر مایه من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لهم الهدی تا آخر آیه یعنی هر که مشافه او  
 معارضه کند با رسول خدا بعد از آنکه بر او ظاهر شده باشد راه هدایت و متابعت کند غیر او مومن است از آنکه اطاعت رسول الله  
 او را بکردار خویش و اگر ایم و جز بجهنم فرستیم و بد جایی است جهنم از برای ایشان **چشم** آنکه آنحضرت را از راه کرد  
 و غضب او در سجده با آن وسعت خلق که خدا تعالی او را خلق عظیم وصف کرده و او را رحمة عالمیان گفته و او را ایشان  
 گردانید و عرض فرمود ایشانرا از پیش خود دور کرد و در احادیث متواتره وارد شد است که از آنحضرت را از خداست  
 حق تعالی فرموده است و الذین یؤفون رسول الله هم عذاب الیم یعنی آنها که از او میکنند رسو خود را از برای  
 ایشان عذاب الهی دردناک و باز فرموده ان الذین یؤفون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا و الاخری  
 و بعد لهم عذابا عظیمنا یعنی بدستی آنها که ایضا میکنند خدا و رسول در لعنت کرده است خدا ایشانرا در دنیا و  
 آخرت و همی کرده است از برای ایشان عذاب الهی خوار کننده را **ششم** آنکه در قول و حسب کتاب الله چندین خطا  
 کرده اقول اطاع جمل حضرت را یا خطای و کرد زیرا که اگر حضرت نمیدانست که کتاب خداست پس اطاع جمل  
 آنحضرت کرد و اگر میدانست و باز خست و صیت کند خطا و فعل لغو کرده دو حکم آنکه آیهی که استنباط احکام از آن کرده اند بعد  
 آیه است تقریباً و معلومت که اکثر احکام از قرآن مستنبط نمیشود و آنچه مستنبط میشود در غایت اجمال و اشکال و نظایر  
 اختلاف عظیم در فهم احکام از آنها شده و بعضی گفته اند محکم ترین آیات کریمه آیه وضو است و قریب بعد ثابته درست و در قرآن  
 مجید نسخ و نسخ محکم و ثابته و ظاهر و ماول و عام و خاص و مطلق و مقید و غیر اینهاست پس چگونه کتاب خدا را از برای  
 رفع خلاف کافی باشد و ایضا اگر کافی بود چرا خود در مایل جریان میشد و رجوع بدوران میکرد و کیفیت آنکه احکام  
 هلاک عموماً و مکرراً و جمل میکرد و کیفیت هم کس از عمر اعلم است حتی زنهار و در پس پرد تا بیوم  
 آنکه اگر کتاب خدا کافی بود حضرت رسول الله کتاب خدا را بقرون باطل میگرد و آنچه گذشت در حدیث ثقیلین

میفرمود که از یکدیگر جدا نمی شوند تا در حوض کوثر برین وارد شوند پس کتاب یا امامی که مضر کتابت کافی است نه کتاب  
 به تنهایی لهذا امیر المومنین فرمود که من کلام الله مطلق و قطب محیی شیرازی که از علمای مشهور فقیه و اهل علم  
 صوفیه است گفته است در مکاتیب خود که راه بی راه ناممکن توان رفتن گفتن و چون کتاب بعد و سنت رسول الله صلی الله علیه و آله  
 است بر شد چه حاجت بآن ماند که مرعش گوید که چون کتب طب است که اطباء نوشته اند ما را با طبا بر حجت نباید کرد و چون  
 سخن خطاست برای نیکه نه هر کس افهم کتب میرست و استنباط از آن میتواند کرد و مر حجت بآل استنباط باید کرد و  
 دو و الی الرسول و الی اولی الامر من بعد و الی الذین یستنبطونه منکم کتاب حقیقی صد و اهل علم است بل  
 هو ایات بنیات فی صدور الذین و تو العلم به بطون و فاته و خاچه امیر المومنین فرموده انا کلام الله الناطق  
 و هذا کلام الله الصامت اینجا کلام قطب بود که حقیقی بطش جاری کرده است و قبح روی بر امام جاهل باطل خود  
 کرده است چهارم آنکه خود مخالفت این سخن کرده است در چند موضع اول روز سقیفه که پیش از آنکه از تخمه و تخم  
 و دفن و صلوة حضرت رسول فارغ شوند او و برادرش با چندین منافق دیگر ویدند سبوی سقیفه مشغول غصب خلافت  
 شدند و مردان ایشان عذریکه میگویند برای ایشان آنست که از حد و ثقتی ترسیدند اگر کتاب خدا را برای رفع اختلاف  
 کافی بود فتنه نخواهد شد و چنانکه حضرت رسول میخواهد که نصب خلیفه کند و او را نسبت ندیای میدهند و چون  
 خود تعیین خلیفه ناختی میکنند صلاح است و ضرر است و ایضا و فتنه او که در سکران مرک عثمان را  
 طبلیده که نفس خلافت عمر کند پیش از آنکه نام شوم او را بر دوشش کرد و بی شعور شد عثمان از پیش خود نام عمر را  
 نوشت و بعد از آنکه بشنوا آمد او را دعا کرد و جبر او را نسبت به ندیای داد با آنکه ندیای نسبت از جهات شتی  
 با او قرب بود چه احبنا کتاب الله را در اینجا گفت و در وقتیکه شوری قرار داد جبر این گفت پس عاقل خیرین  
 حال و اقوال مختلفه علم سپیدانه که از اول و آخر ایشان از این اقوال تنها قصه مطلبی بغیر محرم کردن اهل بیت رسالت  
 از خلافت بود و این اول فاروره نبود که در اسلام سکنان شتی پیوسته در موطن متعدد معارضات میکرد  
 رخی گفته و کرده آنحضرت بود آنحضرت و قاضی نور الله شوشتری در مجلس المومنین فرموده اول شبهه که در عالم پیدا  
 شد شبهه ابلیس بود و منشی صد و آن استبداد بود برای خود در مقابل بعضی الهی و استبداد او مباد و آفرینش خود  
 که آتش بود بر مباد و آفرینش آدم که گل بود حیث قال اخیر من خلقتی من نادر و خلقتی من طین و از آن  
 استبداد و استبداد استبداد استبداد و بعد از وی در سایر خلائق این شبهات بر میگردد تا آنکه بعد از غروب آفتاب  
 نبوت بر نبی بعضی از آن شبهه مادی نفوس خلائق و علمای آن پیغمبر پیدا شده هر که هم از ایشان آنچه مناسب است  
 ایشان بود و بران میلی و محبتی تمام در شدند فرار کردند و دلیل گفتن بران آغاز کردند و کتب خانها از ادله  
 عقلی و عقلی بر پا خفتند و از کلام پیغمبر خود آنچه موافق اعتقاد ایشان بود تاویل کرده با اعتقاد خود درست

صحن  
 { قد قول علی بن  
 الحباس }





سازت في الحقيقة وشر في اذهان الناس حتى صارت ظاهراً هيباً خصوصاً في ذلك الشبه المستحق  
 في شرح الاكامل اذ دعت الخيل لوقوعها وادقوس ويوخا وعتق وذكور في التورية متفرقة  
 على شكل المناظر بينه وبين الملايكة بعد الامور بالسبح والاعتناء منه حاصل كلام الله  
 اول شبهه كدرمان خلق واقع شبهه ليس بعين بوم وصدورين شبهه تبارك او ربي عز وجل ودر مقابل بعض وخيار  
 او هو اي عز وجل ودر مقابل امر ماري ودر مقابل او مادة عز وجل ان خلق شد وآن انش است بر ماده آدم وان  
 خاکست ومنتخب كريد اربن شبهه هفت شبهه وساري شد در مخلوقات وادام مردم تا نيکه ان شبهات پند  
 بعثت وضوالت گشت در اين شبهات سطوات در انجيل اربعه انجيل لوقا واما في سبب يوحنا وسمي وند كوزيت در تورات  
 متفرق بر شكل مناظره درميان او ودرميان ملايكة بعد الهيم او را بسجود آدم ودر شمع اوزان ودر شبهات فخر  
 ودر نقض باب ثاني اين كتاب سواجران بطريق ارباب عدل في تجديد بعض نقل آمده بعد در شبهات كفته وكتبت  
 من الزمان تفكر واقول من المعلوم في شبهه انكل شبهة وقت ليد آدم فاننا وقت  
 اضلال الشيطان اليهم ووساسه فناء من شبهات واذ كانت الشبهات محصورة في سبع  
 عادت كبار البديع والاضلال في سبع كچون ان تجاوز تعدد شبهات في التوزيع والاف  
 هذه الشبهات وان اختلفت العبادات وبتاقت الطرق فانها بالنسبة الى سائر السمات و  
 انواع الضلالات كالبدورين جمع خلتها الى انكار الامور بعد الاختلاف بالحق والاك  
 الى الهوى ومقابلة النص في رجز ينفرد به في رسوخه نفس كرهه والتسكن سبيل كالم بيلك  
 خذ والقبح والتعل بالنعلة حتى لو دخلوا محروصاً لدخلوا في بعد ان كفته المقتدر الراعي  
 في بيان اول شبهة وقت في الله الاسلامية وكيفية اشغالها ومن مصدرها ومن  
 مظهرها وكما قد بان الشبهات التي قد وقعت في اخر الزمان هي بعينها تلك الشبهات التي وقعت  
 في اول الزمان كذلك يمكن ان يقرر في زمان كل عصر ودر كل صاحب ملة وشرعية ان  
 شبهات امة في اخر زمانه ناشئة من خصماء اول زمانه من الكفار والمنافقين اكثرها من  
 المنافقين وان خصما علينا ذلك في الامم السابقة لقاد في الزمان لم يخف في هذه الامم ان شبهات  
 كلها انتارت من شبهات منافقة من الشبه اذ كمرضوا كمرضوا كما كان يامر ويحفي وشرعوا فيها  
 لا سنج فيه للفكر ولا مسر وسالوا عما منعوا من الخوض فيه والسر اعنه وحادوا بالباطل  
 فيما لا يجوز الحمد فيه بعد بحيث في الخوض في التبعي افع قال اعدا يا محمد فانك لم تغد له حتى  
 قال عليه السلام ان لم اعد لمز بعد في فعاو اللعين وقال هذه فتنة ما يريد بها وجر الله لها



وذلك خروج صريح على النبي وأوصاؤه من غير من على الأمام الحق خارجاً من اعتصام على  
 الرسول الحق أو لم يصر خارجاً أو ليس ذلك قولاً بحسين العقل وتقدير وحكاماً بالحق  
 في مقابلة النص استنكاراً على الأمر بقياس العقل حتى قال سيخرج من ضيق هذا الرجل قوم  
 يعرفون من الذين كما هم في السهم من الرمية الجبر تمامه واعتبر حال طائفة من المنافقين يوم  
 احداً قالوا هل لنا من الأمر من شيء فقولهم لو كان لما من الأمر شيء ما قلنا هذا وقولهم  
 لو كانوا عندنا ما ماتوا وقتلوا فدل ذلك أن تصريح بالقدر وقول طائفة من المشركين لو شاء الله  
 ما عبدنا من دونه من شيء وقول طائفة العلم من لو شاء الله أطعمهم وتصريح بالجبر واعتبر حال  
 جاد لو في ذات الله تفكير في جلاله وتصرف في انفعال الخلق منعهم عن قولهم لو يريد الله  
 البصايع فيصيب بها من يشاء وهم يجادلون الله وهو شديد المحال فهذا ما كان في زمانه  
 وهو على شوكة وقوة وصحة بدنه ولنا نقول في ادعوى فيظهدون كمالاً وينطقون العفا  
 وأما نقاشهم في كل وقت بالاعتراض على حركات النبي وسكاته فصادت الاعتراضاً كالنفي  
 وظهرت من الشبهة كالزور عا ما الاختلافات الواقعة في حال مرضه وبعد وفاته بين أصحابه  
 عليه السلام في اختلافات اجتهد كما قيل كان عرضهم فيها اقامة مراسم الشرع ووداع  
 مناجح الدين في التنازع وقع في مرضه فيادوا كالأمام ابو عبد الله محمد بن اسمعيل الجارمي  
 باسناد عن عبد الله بن عباس قال لما اشتد بالنبي مرضه قال فية قال النبي فية بدوا  
 وقرطاس اكتب لكم كتاباً لن تضلوا بعدي فقال عمران رسول الله قد علمت الوجع حسناً كتاب الله  
 وكثير اللفظ والاختلاف فقال قوموا لعلنا يفتي عندي التنازع قال ابن عباس الرواية كمال  
 الرواية لمحال تبيناً وبين كتاب رسول الله انتهى كلامه بالفاظ مدائمه الرواية شهرت في طريق  
 دفع دخل عمر بن العيص اور از زمره منافقين يقول حمداً لا خلافت الورقة في مرضه نبي فقلنا انما جهاديه برآءه  
 لكن انما هي دواعي بائنه خلافاً جهاديه در مقابل اختصرت باتفاق جازي نيست اما انما لفتة بنظره فقط عمر  
 كنه ده است بس مدغم است بائنه شك نيست در نيکه باوي بكار تنها غير بوده است ريزه انما انما حاديت صحيح  
 صحيح سلم وديكر صحاح وشرح ان كتيب معتبره ليست معنوم و استفاد ميشود است كه ابتداي كتابه حضرت رسول  
 كه منقسم اتيان دوت وقلم بود از عمر بطور اده بعد از ان بعضي از حاضران حجره شريفه خواستند كه اطاعت و متابعت  
 قول حضرت رسول بعد انما لا كس الجوان و انما عمر كه متابعت و موافقت اورا هم و در قد هم از اطاعت است  
 قول پيغمبر استند آنها كنه شند كه دوت وقلم بايد تا بركه حضرت رسول خدا و سرود كه قوموا عن غيري خذوا



بر حضرت ظاهر نمید سیوم که صحابه مخلصین که دانا و آگاه مقصد مراد بودند و در وقوع کتاب ضرور میدانستند و  
 علی ائمه میگفتند اقول با قله رسول الله چهارم آنکه بن عباس میگفت ان الرزقة ما حال الجین رسول الله  
 و بین ان بکتاب پنجم آنکه در اصل امر الموعوب است تا فتنه قرینه صار فیه پیدا شود و در اینجا قرینه  
 مفقود است پس امر حضرت برای وجوب و فرضیت خواهد بود و ملازم است را که در میان مقدم و تا لی زخم کرده است  
 بطل میاید پس زیرا که عیسان و نافرمانی جمیع حاضران مجرب و شریعه و قوی لازم میاید که به شریک عمر در منع شای  
 و درت و قرطاس میشدند و حال آنکه در روایات صحیح بخاری موجود است که بعضی از ایشان گفته که قرین بیکدیگر  
 لک الله کتابا لوزن صلیا بعدا کما اکثر اللغظ و اکثره فقال رسول الله قوموا یعنی نزدیکی کنید  
 آنچه میطلبند پیغمبر خدا که نویسد کتاب که گمراه نشود بعد از آن پس هرگاه که بسیار شد شور و غلب و خلاف پیغمبر خدا  
 برخیزد و در شورید از سن و سبب فتنه شدن کتاب همین خلاف عمر و نفعیان او بود و قصور کسانی که میگفتند  
 که جمیع عمر از بیان و دوات و قلم باز نباید ماند ظاهر است و باعث این اختلاف عمر بود و این اختلاف موجب  
 پاک مخالفان پیغمبر خدا بود چنانچه در صحیح بخاری از ابو هریره آورده که پیغمبر خدا فرمود انما کما کان قبلکم رسول الله  
 و خلافتهم علی انبیاءهم فاذا اختلفتکم عن شیء فاجتنبوا و اذا امرتکم بامر فاقوا منه و خلافتهم  
 یعنی ملاک نشدند کسانی که پیش از شما بودند و سبب سوال کردن و اختلاف نمودن بر پیغمبر آن خویش پس هرگاه که بنی کعبه شهادت  
 از پیغمبری اجتناب کنند از آن هرگاه که هر کس شمار پیغمبری پس بجای آید آنرا بحسب استطاعت خود پس لعن عمر که باعث اختلاف  
 و برضایان عمر که خلاف پیغمبر خدا در منع از دوات و قلم و قرطاس نمودند متوجه باشد زیرا که سبب میگفتند که از بیان و دوات  
 و قلم و قرطاس مانع نباشد اما بنیاد و دوات کتابت پس و لا شهادت علی النقی بلا دلیل است و علی الشیخ محمد بن  
 حاجت کتابت بود کتابت برای همان کسان که اراده های غضب خلافت داشتند و اتباع ضالین بنان و نه بانه بنان و کلام  
 مانع آمدند و کلمات کفر بر زبان راندند و قول رسول خدا را بخوبی فهم نخریدند و عمر کلمه الی مل پیغمبر بر زبان نایاک خود آورد  
 و اتباع او قولش را تقدیم بر قول رسول خدا نمودند و ازین حالات شتاعت سمات شان ظاهر شد که کمال و حاجت  
 عزم با تخرم منع کتاب دارند و خوف بود که کار تقابل و جدال رسانند از جهت اگر ادوات کتابت نیارند و باشند هیچ  
 برایشان لازم نمی آید اما آنچه گفته بنایت کار آنکه عمر دیگر امر را باعث برین نافرمانی کردید و دیگران قبول حکم عمر کرده و  
 حکم رسول خدا بجا آوردند و در وعید من لم حکم با نزل الله باشد و خل شد پس نسبت عمر حاشا چون نسبت شیطان شد  
 که کار امر را باعث بر کفر میشود و نسبت دیگران حاشا هم چون کاروان الح پس نظام بغیر از لفظ حاشا هم است  
 و درست است وطن و بنقصه عمر در منع بنان دوات و قرطاس و قلم با جمعهم متوجه میشود و لهذا اجاب علامه علی رحمان  
 قصه را هم در مطاعن عمر ذکر فرموده و هم در مطاعن صحابه اما آنچه گفته اگر دین امر ناب و وجوب فرضیت نبود آنرا پس اطلاق

لا ص  
 باب الفقه ابن سیرین  
 کتاب الاختصاص و در سنه

ص  
 باب الحلیت فی فیضیه  
 در کلام فی باب وجوب اقامت  
 کتاب التیال

این قول از قول سابق واضح شد زیرا که هرگاه که ثابت کردیم که هر بار و هر چه و هر وقت بود این شوق که نقیض است  
 باشد استحالة جماع انقیض است یا آنچه گفته در هر دو مقدمه خلطی بین است اما اول این از جهت که عمر در قول آنحضرت نمود  
 بلکه ترفیع و آرام و رحمت دادن پیغمبر و رنج کشیدن اینجانب در حالت شدت بیماری مسطور شدست پس مقدمت باینکه باین  
 سوره فهم پیغمبر خدا از اول تا آخر لازم میاید زیرا که اگر آنحضرت را ترفیع و آرام و رحمت خود در رنج کشیدن در حالت شدت  
 بیماری منظور میبود میبایست که او را امر باینکه ادوات کتابت بنویسد تا باینکه نیفزود تا باینکه نیگفت اکت که گاه با آن تفضلوا بعد  
 و اما لکن بعد وقوع اختلافی تنافع مخالفان از آن خود و دیگر و دهند و العا کسانیکه گفته بودند ادوات کتابت را  
 نزدیک باید کرد و ناری تمام کتابت به نوسید است و منبرش میکرد و عمر را بر افتاد و روح و ستایش میفرمود و حال  
 رسول خدا ص که کتابت گفته که ادوات و قرطاس میاید و هر پیغمبر را انتقال کنید فرمود و بر عمر ایشان انقیض داد و در کتاب  
 مذکور است عن عمر قال ما مرض النبی قال دعوا لک الضعیفة و ادوات اکت کتابا لا تضلوا بعد  
 ابدا فقال النبی من راو التمر لک حق معون ما یقول رسول الله فقلت انک صواحبنا یوسف  
 من مرض رسول الله عصر تباعین کون و اذ رکبت عنقه فقال رسول الله دعوهن فان هن خیر من کون  
 طس تیر و کون العمل مذکور است عن عمر بن الخطاب قال کاعند النبی و سینا و بین النساء حجات فقال  
 رسول الله لعصا لیسبحن و ائتونی بصحیفه و ادوات اکت کتابا لا تضلوا بعد ابدا فقال  
 النبی اتوا رسول الله فاجتبه فقلت اساکن فان کن صواحبنا من مرض عصر تباعین کون فاذا  
 صح اخذت یغفره فقال رسول الله هن خیر منکم بن سعد بن زید بن جریج صحیح معلوم شد که رسول خدا کتابت  
 این کتاب را بهترین اوصی است خود میداشت تا همین کتابت را بدید است و از اینجا بطلان آنچه باینست  
 که اگر پیغمبر از کتابت گناه بود یا رسول خدا بر و انکاری میفرمود ظاهر شد زیرا که از آنچه در قوم شد انکار صحیح بر ظاهر می شود  
 و نیز در روایات صحیح بخاری است که آنحضرت گفت دعوی فالتی انا فیه خیر مما تدعونه الیه معنی آنکه  
 من میگویم از کتابت بهتر است از جماعت شما چنانچه ابن حجر در فتح الباری شرح صحیح بخاری در شرح بقول او در وقت این  
 الحجة و دعوی بحقیق آن که چون بعد دعوی فالتی اعطایه من کرام الله الله اعدها لے بعد فراق الدنيا  
 خیر مما تدعونه من حیة و النکاح و الفداء الله فعالم و التقلید في ذلك و نفع افضل من انکسار النبی  
 فیه من المسئلة عن المصالحه الکتابه اوعد مما یحتمل ان ینکون المعنی فان امتناع من ان اکت  
 لکم خیر لکم مما تدعونه الیه فان یحتمل حکم الله اشرت علیکم به من الکتابه خیر مما تدعونه  
 الیه مع عدم جماع هذا هو الظاهر و علی الذی فی کماله کان ذلک الامرا اختیارا و امتحانا فهدی الله  
 عمر را و حق در آن علیه و هرگاه که آنحضرت ترفیع و آرام و رحمت خود مسطور شدست و هر چه که بخاند از ابتدا

ص ۱  
 قول علی منتخب کثر الاما  
 فی کتاب الامارة حرف لغوة  
 خلافة ابی بکر

ص ۲  
 کتاب التبیان و ترجمه و تفسیر  
 آنحضرت

ص ۳  
 صواحبنا یوسف

ص ۴  
 ابواب فی فضیله رسول الله  
 ص



بعثت تا آخر حیات خود انواع و اقسام بیخ و اهرام برای هدیه است کشیده بود در حال مختار نیز امر بر آنکه مانع از اختلاط و  
گمراهی است و موجب بقاء و استمرار ایشان بر هدیه باشد بعد از آنکه در عمل آوردن آن نوعی از بیخ و اهرام بود و اهرام به حضرت  
رسیده که بود که مخالفت آنحضرت کند و در غضب آمد اما آنکجه گفته هر کسی بیار عزیز خود را محبت کشیدن و بیخ  
بردن حمایت میکند الی قوله روح معمول است پس حال خود را ناس را بر حال پیغمبر حد آفتاب کدو و باین قیاس  
فاسد بخیز عدم اتشال بر آنجا و حوازی منع از اطاعت آنجا ثابت کردن خرافاتی بیش نیست و معصدا انیمقده  
هم کذب محض و فترای صرف است زیرا که مادر هیچ کتابی از کتب سیر و تواریح صحابه و تابعین و اتباع تابعین و احوال  
صلحا و اعیان و اربابا که بعد از ایشان پیدا شدند ندیدیم و از هیچکس نشنیدیم که کسی در وقت مختار هیچیک از صحابه و غیر  
ایشان منع از وصیت و خلل در کجا آوردن آن ائمه باشد بلکه اگر ایشان برای رعایت خلاف و ولاد خود یا برای  
امر دیگر از امور دینی یا دنیوی وصیت فرموده اند و میفرمایند اتباع ایشان از یگانگی و بیگانگی بجز دشمنان نام وصیت  
سمعا و اطعنا گویند در شنیدن بجا آوردن حکام وصیت بل و جان کوشش نمایند اما آنکجه گفته چون عمر دید که بر  
فایده صحاب و امت میخواند که درین وقت فکر شدت مرض با نیرته است و در اطاعتی کتاب فرمایند یا است  
خود نویسد و این حرکت قولی و فعلی در نجات موجب کمال حرج و مشقت خواهد بود بخیز این منصف  
گوارا کرد پس در منقول جبهه غلغل است اول آنکه خداوند تعالی شانه آنحضرت را برای فایده تمام امت مخلوق  
و مبعوث فرموده بود و همیشه از دست کفار و منافقین است چه در حال صلح چه در حال حرب حرج و مشقت میکشید  
و این حرج و مشقت را بجهت عظمت فایده عین رحمت میدادست و بفروغ حوصلگی از آن بر خود گوارا میکرد و شک  
نیست در آنکه

آن فایده که تا حالا صحاب است آنحضرت را نافعیت از خلل و گمراهی میزداند فایده بس عظیمه و جلیله خواهد  
بود و حرج و مشقت آنحضرت اگر منظور بود نهانیت از آنکس پس گناه مانع و حاصل شدن عمر در میان مای صحاب  
و امت رسول الله از این کینه که اگر بکبار خواهد بود چنانچه این عباس از قول خود از زبانه کل البرزیه با حال بین  
رسول الله از ان اشاره کرده و و هم آنکه عمر اگر ترغیب و آرام رسول الله منظور میبود می بایست که در روز  
صلح حدیبیه بر قول و فعل آنحضرت اعتراض نمی نمود و قیاس آنحضرت صلی الله علیه و آله در کبر بر نایب مادر خود  
تشریف رفته نمی گفت نصیحتا عن زیارة القبور و البکاء و در ذلت و بیکی یعنی بنی کروی ما را از  
زیارت قبور و گریستن و بعد از آن خود زیارت کردی و اگر سستی و مثال این اعتراضات بر قول و فعل آنحضرت  
از تو گمراه و حرج چنانچه در محل خود بنماهند که است میگویم آنکه اگر عمر آنحضرت صلی الله علیه و آله را از حرج  
مشقت مای کتاب که بجهت عین رحمت میدادست درین باب از خلق او آنحضرت را الله حرج و مشقت رسیده

آن فایده عظیمه و جلیله خواهد بود



ص

که در غضب آمده با کمال شفقت و وسعت انبساط از غود دور و منورده و گفت تو مواعنی چهارم که  
 احتمال بدست خود نوشتن را این مخاطب خود بعد از این ابطال کرده چنانچه گفته قطعاً معلوم داشتند که انکار  
 نمی نوشت و مشق منصف بدست آنجی پس آنچو در کتابش انقیاد از حقائق الحق نقل کرده مشقتاً  
 کثرت لها مشق که قلام مشق که قلام معینه طوب و نباشد در حقائق الحق مذکور است و اما کلام  
 من تعلیل متناع عمر عن کتابه ذلك باسفاقة على البتة ان کتابه من کلمات لسان مراء و الله  
 فمد فوج بانه لم یکن یکتب تلك الوصية مع قلاتها بحسب کتابه فوج و حرکتید و قوله حق  
 لزوم المشقة بما اشتمل من قولهم مشتقان کثرت لها مشق که قلام مشق که قلام  
 که نه کان امیناً لا یکتب که یفقد من الکتاب شیئاً و اما کلمات املاءه بان یلقی عبارة  
 الوصية الی کاتبه و لا مشقة فی ذلك مع قلاتها کما لا یحتمل و اما ان یفقد من الکتاب شیئاً  
 بر آنحضرت گوارا نمیداشت بابت که در روز احد و جین از پیش آنحضرت فراموش کرد و آنحضرت پیرا  
 علی ابن ابیطالب خود را سپر آنحضرت میکرد بنید و بیکه فراموش کرد و اما آنچه گفته فی الواقع در عقیقه نزد عطاء  
 افرین و بنی افرین بر وقت نظر عمرت پس از طرف مادر عمر بر بنی فرزند عمر هر دو صد افرین و بنی افرین  
 بر او کای دوی ادا بصرا مخفی نیست که بدلات قرینه مقام اللفظ افرین در اینجا بمعنی خواهد بود و اما نقل توفیق  
 اما آنچه گفته قبل ازین و آنکه سه ماه آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی  
 و رضیت لکم الاسلام دیناً نازل شده و ابواب نسخ و تبیل و زیاده و نقصان را در دین مسدود  
 ساخته پس منقوض و مردود است باینکه در صحیح بخاری در تفسیر آیه سوره بقره که است عن ابن عباس  
 قال اخر آية نزلت على النبي آية الزبا و در ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مسطور است اخرج  
 الطبرانی عن طريق ابن عباس اخر آية نزلت على النبي و اتقوا الله يومئذ تجعون فيه الى الله  
 قيل فاعل المصنف زاد ان الجمع بين قوله ابن عباس قال العیسی بعد الاشارة و عن  
 ابن جبر بن عاتق بعد ما نزل لیل و باز بخاری در تفسیر آیه سوره ناز آورده عن ابن عباس  
 سمعت البراء اخذ سورة نزلت براءة و اخر آية نزلت لیستفونک قال الله یفتیکم  
 فی الکلاله و این آیه در سوره ناست و فخر الدین ازی در تفسیر کبر تصحیح کرده باینکه آخر سوره  
 که نازل شده سوره بر است و آیه الیوم اکملت لکم دینکم در سوره مائده و اتممت و بنی و اما بنی  
 ثابت است که هرگاه که رسول خدا صلی الله علیه و آله حضرت امیر المؤمنین علیه السلام را در غزیر خم بعد از فراغت  
 از حجة الوداع مابست مضروب کرد این آیه نازل شد چنانچه شیخ طبرسی رحمه الله در تفسیر مجمع البیان فرموده و لکن

مع ص  
 قول علی علیه السلام فی کتاب  
 التفسیر

مع ص  
 سوره مائده

عن اکامامین بے حضرت ابی عبد الله انه اذا نزل بعد ان نصب النبي عليا عليا لله نام  
يوم غد بخرم بعد منصرف عن حج فخرج الى مكة فاقام هو آخر فريضة انزلها الله تعالى  
ثم لم ينزل بعد ما فريضة يعني دیگر که ام و فريضة از قراین ایمان نازل شد و بمنعنی از نزول بعضی حکام  
این منع نمیکند و اما آنچه گفته پس مقصد آنحضرت در بوقت نیت نگر تا کید حکامی که سابق قرار یافته پس  
چهرت است لیکن برادر از حکم سابق اطاعت حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب است در جمیع اوامر و نواهی و  
طبیعه با فصل از نیت نجاب و اما آنچه گفته و تا کید آنحضرت را بیشتر و چپا نتر از تا کید حق تعالی در و  
منزل خود نخواهد بود آنحضرت پس اگر بمقوله منافقین صحیح است باشد جمیع تا کید آنحضرت را تا کید نباهی و نصب  
امام بنیامده لغو بود باشد اما آنچه گفته و این لفظ که ان رسول الله قد غلب عليه الوجع و عندنا  
كتاب الله حسينا صرح برین مقصد گواه است پس غلط محض است بلکه مدلول صریح این لفظ است که شیعیان  
گفته اند که مقصود عمر از این قول آن بود که ما را بوضیعت پیغمبر حاجتی نیست و حال آنکه در آیات کثیره امر با طاعت و فرمان  
برداری پیغمبر خدا وارد شده اما آنچه گفته آنحضرت خطاب از راه کمال دین است سبحان الله کمال دین  
لفظ ان الرجل قد غلب عليه الوجع وان الرجل ليجهل ظاهر است و اما آنچه گفته علی مخصوص عمر  
در نجاب خصوصیتی و حرارتی را بدیهه رسیده بود که در قصه نماز بر منافق آنحضرت پس کمال خوش منتهی است که عینا  
منافق پیش آمد و عمر خود اعتراف کرده که از او در باب قصه نماز بر منافق پیغوه صادر شده که گاهی مثل آن  
ارو واقع شده و رکن العمال مذکور است عن النبي صلى الله عليه وآله قال لقد اصبحت في يوم  
هفوف ما اصبحت مثلكما قطا را رسول الله صلى الله عليه وآله قال لعبد الله بن الحنفية فقلت بئس يوم فقلت و ما  
ما امر الله بهذا القدر قال الله تعالى استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم  
سبعين مرة فلن يغفر الله لهم فقال رسول الله قد خيرني ربي فقال استغفر لهم او لا تستغفر لهم  
فقلت يا رسول الله على شفير القبر ففعل الناس يقولون لا ينبغي احباب فعل كما فقال رسول الله  
الحباب اسم الشيطان انت عبد الله بن الحنفية ما لم يكن باقرا عمر پیغوه عظیم و لغزش ضخیم بود آنرا از مناسبت  
او شمر و ن و دیس صواب ای او قرار دادن نهایت غریب است و عمر را با مثل این اعتراضات و ایراد است بر  
حضرت رسول خدا و دیگر و چنانچه خواهد آمد بنابر الله تعالی و جواب از سکوت حضرت رسول خدا از این جور تهاجم  
که موجب تادیب آنحضرت میشد است که آنحضرت بجهت مداوات از آنها چشم پوشی میکرد و چنانچه قاضی خواجه  
در کتاب شفا گفته فان قلت فلم لم يقتل النبي صلى الله عليه وآله في اليهودية قال له السام عليكم وهذا حا  
عليه و لا قتل الاخر الذي قال له ان هذا الغنمة ما اريد بها وجه الله وقد تاذى من

عنه

در تفسیر سوره توبه

حرف الالف

عنه

عنه باب اول

عنه

عنه

عنه

منسوب علی نظریه  
ای نهاده

ذلك وقد قال وقد سمعته بالكثير من هذا فصر ولا فقتل المنافقين الذين يبيعون ذنوبهم في  
 اكثر الايمان فاعلم وفقنا الله تعالى واياك ان البنية كان ولا اسلام يتالف عليه القار  
 وميل فلو يصم اليه ويجيب اليهم الايمان وينبئهم ويقول كما جاء به ان انبشتم سبيل  
 ولم تبتغوا منفري ويقول ليروا ولا تقصروا وسكنوا ولا تنفروا ويقول لا تبتدئ الناس ان  
 محمداً يقتل اصحابه وكان يدبر في الكفار والمنافقين ويحمل جمعهم ويغض عنهم ويحمل من ادب  
 ويصير على جفائهم ما لا يجوز لنا اليوم الصبر عليه وكان يفتهم بالعطاء والاحسان  
 وبذلك امر الله تعالى فقال فكلوا انطلق على خائفة منهم فاعف عنهم واصفح ان الله  
 يحب المحسنين وقال دفع بالتي في احسن فاذللكم بديك وبينه عداوة كانه ولهم جميع  
 وذلك لحاجة الناس للتأليف والاسلام وجميع الحكمة انهم يملكونهم كغصا وجميعهم يوشى وتعمل  
 ايداي عمر اربعين قبيل است و نزول وحى موافق راي عمر از موصوعات ومقررات اهل سنت است و در مقام شيعيان  
 صلاحيت و قابليت احتجاج ندارد و اما آنچه گفته و انكر من غير مصلحت رد وحى و رد قول بغير گفته ايداي  
 پس منصوص است بآنكه در مخالفت از بيان ادوات كتابت مباح مصلحت بغير از روشن امر بغير گفته  
 بمواضع اشرا و بوده باشد ظاهرست و منع كردن از مثال امر بنودى انجذاب را كه كفران الرحمن بغير گفته يعقوب و  
 تا آنكه انجذاب از نزد خود او را و ابتاعش از دور كرد عرض مصلحت است ياد قول بغير اما آنچه گفته اول آنكه در مخار  
 كه صحيح كتب اهل سنت است بطرق متعدد بروى است كه آنحضرت هنگام شب بخانه امير و زهرا شريف بر دايان از ان  
 برداشت و راي اداى نماز تعقيب بسيار فرمود و گفت قوما فصليلكم حضرت امير گفت والله لا فضل الا ما كسبت  
 لنا الخ پس مقدم است بخند وجه و چه اول آنكه در صحيح بخارى بن رويت در حجة با سطر است لکن بالظلمة  
 مخاطب ذكر كرده پس بانه نظر رسیده لهذا جميع طرق اين رويت كه صحيح بخارى و ديده شد منقول ميشود پس  
 اين رويت در صحيح بخار كى در باب تحريض النبی على صلاة اللیل والنوافل من غير حجاب وطرق التی  
 فاطمة وعلی ابیة الصالحی باین الفاظ كور است عن الزهراء اخبرني عن الحسن بن الحسين بن حسين بن علي  
 اخبرني عن علي بن ابي طالب اخبرني ان رسول الله طرفة فاطمة بنت النبي ليلة فقال لا فضيلاد  
 فقلت يا رسول الله انفسنا بيد الله فاذا شاء ان يعثبنا بعثنا فانصرف رسول الله عني  
 قلت له ذلك ولم يرجع الي شيئا ثم سمعته وهو مولى يضرب فخذ ويقول كان كذا  
 اكثر شيء جدا انهم و در باب قوله و كان الانسان اكثر شيء جدا از كتاب التفسير اخبرني ابن عباس  
 و روى عن علي بن رسول الله طرفة فاطمة فقال لا فضيلاد و در كتاب لا اهتمام بالكتاب روى







الخ پسر حبش آنکه محاطب در نقل روایت در روز غزویانیت کرده و سوال حضرت امیر المومنین علیه السلام  
 حضرت رسول خدا از میان روایت ماقوله کرده و باران عبارت در غرور و خیانت کرده و مشهور و این است که محمد بن  
 الحنفیه عن ابی امیر المومنین قال کان قد کثر علی ما ریته التبطینة ام ابراهیم فی ابن عمه حاقط  
 کان یزعمها و یختلف الیهما فقال له النبی خذ هذا السیف و اطلق فان وجدته عندها  
 فاقطه قلت یا رسول الله اکون فی امرک اذا ارسلتک کالسکه الحماة ام یصلها امرت فی ام  
 الشاهد بل لا یرى الغائب فقال له النبی بل الشاهد یرى ما لا یرى الغائب فقلت  
 متوئما بالسیف فوجدته عندها فاقطرت السیف فلما اقبلت فخره عرفته فی اریه  
 فانی فخره فی الیهما ثم من نفسه علی قفاه و شعر برجله فاذا ایداجا مع ماله مما لای  
 قلیل کما کثیره الفهد السیف و مرجع الیه النبی فاجبت فقال الحمد لله الذی یصر  
 عما الرجب أهل البیت انهم و ازین عبارت میر می معلوم شد که حضرت رسول خدا امر منی فرموده بود که عدم  
 قتل ان فیلی موجب محاکمت شود و کما ایداجا و یغایب میر تقوین کرده که در آنجا و آنجا و آنجا و آنجا  
 سید مرتضی است و شرح بخیر فرموده و اما قوله بل الشاهد یرى ما لا یرى الغائب فانه  
 رویت القلب العالمه و رویت المصنفه که معنی در هذا مواضع لو ویت المصنفه که  
 قال بل الشاهد یرى ما لا یرى الغائب و التذیر ما لا یرى الغائب لو لم یقل ذلك  
 لو لم یقل ان فیلی علی کل حال و نیز محتمل است که مراد از قول حضرت فان وجدته عندها  
 فاقطه و بعد ان کسب فخره و زنا بوده باشد و غایب میر چون کس را محبوب یافت و شب و روز و آنجا  
 کرد و اخیست و قتل او را ماند حضرت از قتل فیلی بجهت فقدان شرط قتل بود و مشهور و معروف است  
 فانت اشرط فانت اشرط و ابن عبد البر کتاب استیعاب گفته عن ابن ارجل کان یتم  
 بام ابراهیم و لد رسول الله فقال رسول الله لعلی اذنها ضرب عنقه فاناک علی فاک  
 هو فی رقبته فیها فقال لا اخرج فاک و یدله فاخرجه فاذا هو عجوب السیر و ک  
 فکب علی عنقه ثم لای النبی فقال یا رسول الله انه لیس و دوا له عیش هذا  
 الحديث فقال فیہ قال علی رسول الله اکو کالسکه الحماة او الشاهد یرى ما لا یرى  
 الغائب قال بل الشاهد یرى ما لا یرى الغائب یعنی غش در یحیث این زیاده و  
 روایت کرده که گفت علی آیا بوده باشم من مانند آن تا فکه که بجز در سیدن بجز میوزد و کشم  
 که قبل از فرموده یا علی کشم یا کشم یا کشم زیرا که در مشاهد و غیبت فرق بسیار باشد و شاهد

در اوایل کتاب

قاموس

در ترجمه ابیوردگر  
 فصل  
 فقه ۱۲

بند چهره را که غائب نمی بنید و مود که عمل کنی با آنچه بشاید به بینی درست است که شاید می بنید چهری  
 که غائب نمی بنید حتی محسدا اما آنچه گفته و ازین رویت دلیل صریحت که ماریه قطبیه از اہلبیت بود  
 و در آن تظہیر داخل پس سابق ازین سمیت امامت معلوم شد کہ مراد از اہلبیت درین آیه کریمہ خاندان  
 عبا هستند و علاوہ بر آن ماریہ از ازواج ہم نبود یکہ کنیز بود پس داخل شدن ماریہ قطبیه در مصداق آیه  
 تظہیر نیز داخل سنت ہم درست نمی تواند شد و این رویت ہرگز دلیل دخول ماریہ قطبیه در آیت تظہیر عقوبت  
 شد محتمل است کہ مراد از اہلبیت معنای لغوی باشد و یا مراد آنکہ از ماہرسل بیت عصمت و طہارت جس گناہ  
 قتل بگیاہے باز داشتہ اما آنچه گفته درین قصہ ہم مخالفت رسول اللہ و ہم تصرف در مال غیر بغیر  
 او و ہم اتلاف حقوق عیال و قطع رحم اقرب کہ بہر روز و وجہ باشد آنچہ پس گمان مخالفت نمودن جناب میرزا  
 حضرت رسول خدا از او نام فاسدہ و نزومات کاسدہ است اگر مخالفت حضرت رسول خدا از حضرت امیر صادق  
 عاویہ روح و عطای صلہ سنیہ اعنی ناقہ بہشت و صدور ہم از خزائن قدس در مقابلہ آن کہ در آخر این قصہ بطور  
 و مخاطب نقل کردہ چہ تو چنین تصرف در مال غیر بغیر ازین نیز ممنوعست زیرا کہ قولہ عطاہا علیا دلالت بر  
 برہم بخشش میکند چنانچہ در شرح و قایمہ لفظ اعطیت را از الفاظ دالہ بر بہم بخشش شمردہ پس تصرف  
 در مال غیر بغیر ازین و اتلاف حقوق لازم نیاید و قطع نظر از آن رضا حضرت فاطمہ و حسین و حضرت علی  
 با قطع جناب امیر ابابین اشیار و عطا معلوم بود چنانچہ مخاطب بمقتضای آنکہ در و غلو را حافظ باشد متصل  
 زمین قول تصریح باین معنی کردہ حیث قال و بقرا این معلوم حضرت امیر بود آنچہ و بنقذہ نفقیدہ کہ ہر گاہ جناب  
 امیر را رضا سے اہلبیت در رسول خدا باین اشیار معلوم و متحقق بود مخالفت رسول خدا و رنج دادن انجناب  
 تصرف در مال غیر و اتلاف حقوق و قطع رحم اقرب بطور لازم نیاید و نیز ناصیت و قاحت ناصبی ملاحظہ باید  
 کرد کہ اولاً اسناد این کبابیر جناب امیر کمال و قاحت نمودہ و باز در اعتدال از آن کفہ لاکن چون  
 ہمہ اللہ فی اللہ و اشیار الطاغیۃ اللہ بود مقبول افتاد حال آنکہ در ارتکاب کبابیر اللہ فی اللہ معنی ندارد و فضل ہم  
 عظیمہ بہت تقرب الی اللہ ہرگز در مدہی جایز نمیشود و قیاس باین فعل جناب امیر کہ موجب رضا و خوشنودی  
 رسول خدا شدہ چنانچہ انجناب قسم فرمود جناب امیر المؤمنین بشارت دادہ خدای تعالی آنرا پسندیدہ و در عوض آن  
 بدست علیہ یکہ مقرین در اسم از خزائن قدس خود و ناقہ بہشت با جناب فرستادہ بر رد کردن قول  
 رسول خدا را و گفتن ان الرجل لیجی کہ موجب دلنکی انجناب شدہ تا آنکہ ختم قوم عینی فرمود  
 قیاس فاسد است و از صاحب عقلی چنین قیاس و دہی نمی آید و اما آنچه گفته ام مقدمہ دوم یعنی ترجیح  
 اقوال پیغمبر و حمی است پس باطلست آنچہ پس قیاس است باینکہ فخر الدین رازی در تفسیر قولہ تعالی و قال

عص  
 (در صورت عرف رب اول)  
 سبارہ نم ۱۲

یا فرعون ان رسول من رب العالمین حقیق علی ان لا اقول علی الله الا الحق کفته المفسر  
 ان الرسول لا یقول الا الحق فصار نظم الکلام کانه قال انا رسول الله ورسول الله  
 لا یقول الا الحق ینتج الا قول الحق ولما كانت المقدمه الثانيه جلیه ظاهره ذکر  
 ما یدل علی صحتها لم یقتضی الا قوله وقد جئتکم ببینة من ربکم وهي المعجزة  
 الظاهرة القاهرة وقوله تعالی من یطع الرسول فقد طاع الله صریح دلالت میکند که طاعت  
 رسول بخدا در جمیع اقوال وافعال وبعینه اطاعت خداست با تفاوت فی ذلك بما یجوز فخر الدین از می در تفسیر  
 گفته قرطاس من یطع الرسول فقد طاع من اقرع الدلیل علی ان الرسول معصوم فی جمیع الاحوال  
 والنواهی وفي کل ما یبلغه من الله لانه لو اخطأ فی شیء منها لم یکن طاعته طاعة الله  
 وایضا وجب ان یکون معصوماً فی جمیع اقواله وافعاله ولحواله لانه تعالی امر بمطاعته  
 فی قوله فاتبعوه والمطاعة عبارة عن الايمان بمثل فعل الغير لاجل نه فعل ذلك الغير  
 فکان اکراهی بمثل ذلك الفعل مطیعاً لله فی قوله فاتبعوه فثبت ان الاقياد لکنه فی جمیع  
 افعاله الا ما حصره الدلیل طاعة الله والقیاد حکمه انتم یعنی این آیه از اقوی ترین اوله است بر اینکه  
 معصوم است در جمیع احوال و نواحی و در آنچه تبلیغ میکند از خدا تعالی زیرا که اگر اخطأ در چیزی از اینها طاعت  
 خدا نباشد و نیز وجب است که رسول معصوم باشد در جمیع اقوال وافعال و احوال خود زیرا که خدا تعالی شانه امر کرده است لهذا  
 رسول در قول خود بتبعوه متابعت عبارت از ایمان است فعل غیر محبت آنکه این فعل غیر است پس ثابت شد  
 که اقیاد رسول در جمیع احوال وافعال طاعت خدا و اقیاد حکم خداست مگر آنچه تخصیص کند از ادلیل و همین کلام را می بینیم  
 مواهب لدیه مذکور است و در صحیح بخاری در کتاب الاحکام مذکور است عن الزهري قال خبرني  
 ابو سلمة بن عبد الرحمن سمع ابا هريرة ان رسول الله قال من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصا الله  
 فقد الله ومن اطاع امير فقد اطاع الله ومن عصا امير فقد عصا الله وبعين قوله اطيعوا الله واطيعوا  
 الرسول صریح دلالت میکند بر اینکه اطاعت آنحضرت در جمیع اقوال وافعال واجب است بما یجوز فخر الدین از می در تفسیر  
 الحاصل ان المنقول عن الرسول اما القول واما الفعل اما القول فيجب طاعته لقوله تعالی واطيعوا  
 الرسول واما الفعل فيجب على الامّة الاقمار بما خصه الدليل ذلك كما بينا ان قول  
 تعالی اطيعوا يدل على ان اوامره للوجوب ثم انه تعالی في آية اخرى في صفة محمد فاتبعوه وهذا  
 امر فوجب ان يكون للوجوب فثبت ان متابعت طاعة عبارة عن الايمان بمثل فعل الغير  
 لاجل ان ذلك الغير فعله فثبت ان قوله اطيعوا الله موجب لاقمار بالرسول في كل افعاله و

محص

در سوره نهار بسیار و بجم  
 در تفسیر قوله تعالی ومن  
 بعينه طاعته  
 الله ۱۲

رسول است

ص

ص

در سوره نهار بسیار و بجم  
 ربع اول در مسئله ثانيه

الطاعة لله في كل افعاله  
 والاطاعة لله في كل افعاله  
 والاطاعة لله في كل افعاله  
 والاطاعة لله في كل افعاله  
 والاطاعة لله في كل افعاله

عفی عنهما

ص ص  
قول على رسول الجاح  
الغنيمة

اطيعوا الرسول ولا تنفوا عنه في جميع اقواله فلا شك انها اعلان مقبلان في الشريعة  
وسير على درج مع صغير روايت كرده كه حضرت رسول خدا فرموده اطيعوا ما كنتم بين ظهرانيه وعلما  
بكتاب الله حلوا ولا تروا مواجره ط فان الكتاب على نزل وانا اعلم الخلق به ورواه ابن عمر  
ورسوخ الحديث گفته انه ما دمت بينكم حيا لا امره بما امر الله ولا نهى الا مما نهى الله عنه انما نهى  
عن غير ما يتبعه في ورواه من بعض الله ورسوله فانه لما راجعهم خالدا فيها ابدا في تفسير كبر روي في تفسير  
قوله تعالى يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت ذكر است المسئلة الثالثة مقصود الكلام ان بعض  
الناس انما يريدون ان يتحاكموا الى بعض اهل الطغيان ولم يريدوا التحاكم الى محمد عليه السلام قال الله  
ويجب اليكم التحاكم الى هذا الطاغوت كالكفر وعدم الرضا بحاكم محمد كمن اريد عليه وجه  
الاول ثم قال يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت وقد مر وان يكفر وانه جعل التحاكم  
الى الطاغوت مقابلا للكفر فانه يقضي ان التحاكم الى الطاغوت يكون ايمانا به ولا شك ان التحاكم  
الى الطاغوت كفر بالله كما ان الكفر بالطاغوت ايمان بالله **الثاني** قوله تعالى ويا ايها الذين آمنوا  
اتقوا الله في ما تحاكمون فيما شجر بينهم الى قوله ويسلموا تسليما وهذا نص في تكفير من لم يحل  
بحكم الرسول **الثالث** قوله فليحد الذي يخالطوا من ان تصليهم فتنه ان يصليهم  
عذاب اليم وهذا يدل على ان مخالفة معصية وهذه الايات لا دل على ان من شينا  
من او امر الله او امر الرسول فهو خارج عن الاسلام سواء رده من جهة الشك او  
جهة القصد ونيزه تعالى فرمودت قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله يعني كبر المستشرك  
دوست مي داريد خدا تعالی شما را پس متابعت كنيد مرا دوست خواهد داشت شمارا خدا تعالی ز محشر  
در كنم و تفسير گفته غير الحسن زعم اقوام على عهد رسول الله انهم يحبون الله فاراد ان  
يجعل القوم تصد يقا من عمل فزارد ع محبته وخالف سنة رسول الله فهو كذاب  
وكتاب الله يكذب انتهم و در مواهب له شبه در ذيل اين آيه ذكر است شاذة الى دليل  
المحبة وقرتها وقايد تماهذ ليلها وعلامتها اتباع الرسول وفائدتها وقرتها محبة  
المُرسل الكرم فاما يحصل المتابعة فلا محبة حاصلة لكم ومحبة لكم متنفقة فحصل سبحانه  
اتباع رسولكم شرط المحبة لله وشرط المحبة الله لهم ووجود الشرط يمنع بدون  
وجود تحقق شرط فاما انتفاء المحبة عند انتفاء المتابعة فانتفاء محبتهم الله لازم لان انتفاء  
المتابعة للرسول وانتفاء المتابعة ملزم لان انتفاء محبة الله لهم فيسهل حينئذ ثبوت

ص ص  
سورة آل عمران  
سورة بقره

ص ص  
في النوع السابع من المقصود  
السادس

عجب هم و ثبوت حبه الله لهم بدون المتابعة لرسول الله و دل علی ان متابعت الله  
 به حاله و رسول و طاعت امر یعنی این آیه کریمه اشاره است بسوی دلیل محبت خدا و مژده و فایده  
 آن پس دلیل آن و علت آن متابعت رسول خداست و فایده آن و مژده آن محبت فرستنده او و شمار است پس  
 هرگاه که متابعت رسول خدا حاصل نخواهد شد پس محبت او و شمار را منتفی است پس گردد نیت خدایتعالی اتباع رسول  
 خود را شرط برای محبت ایشان و خدایتعالی را و شرط برای محبت خدایتعالی را و نیز از او و مژده و مژده و تحقق شرط  
 منتفی است پس معلوم شد انتقای محبت خدا نیز و انتقاد متابعت رسول و پس انتقای محبت ایشان و مژده است  
 لازم است انتقاد متابعت رسول و در انتها و متابعت رسول و لازم انتقای محبت خدایتعالی را و نیز از او و مژده و مژده و تحقق شرط  
 ثبوت محبت ایشان و خدایتعالی را و ثبوت محبت خدایتعالی را و نیز از او و مژده و مژده و تحقق شرط  
 کرد و بیگم حقیقی بر اینکه متابعت رسول خدا همین محبت خدا و رسول و اطاعت او است و نیز حجت جان و تقاضا  
 فرموده فلا یجزم ان لا یمنق حجتی کما فیما شجر بیهم و در مواهب الدینه گفته اقم  
 تعالی بنفسه لکرمی لم یقدر ان لا یمنق حجتی کما فیما شجر بیهم و در مواهب الدینه گفته اقم  
 ما حکم به ظاهر او باطناً سواء کان الحاکم بما یفوقها هو الله و یا لیس فیها و نیز فرموده که  
 یا ایها الذین امنوا لا تقدوا این یک الله و رسول یعنی ایمان که ایمان آوردید تقدم نکنید و  
 بروی خدایتعالی و رسول و در مواهب الدینه ذکر است خدا که در آن کتب تقدیم علیه بامر  
 و کلاه و اذن و لا تصرف حتی یا مروه و نیکی و یا ذن کما امر الله تعالی بذلك  
 هذه الایة و هذا باق الی يوم القيمة لا یشخ و افاضل علماء ماوراء النهر که در باب  
 عبدالله خان وزیر که مخاطب او در باب اول مجاز و مرجع نیست شمرده حاضر بودند در نامه که در جواب علماء  
 مشهد مقدس نوشته بودند باین مقدمه که جمیع اقوال معتبره و حجتی است بر کفر شیعه استدلال نموده اند چنانچه پنجم  
 گفته اند و مقتضای عقول حق این است که جمیع اقوال معتبره و حجتی است بر کفر شیعه استدلال نموده اند چنانچه پنجم  
 حجتی است و حضرت کمال توقیر و تعظیم ایشان یعنی صحابه و پیغمبر و در توصیف هر یک حادث کثیره وارد  
 پس منکر کمال ایشان بر گرویی و خذلان و فی الحقیقه منکر قرآن و نسبت کننده نقص هر و رس و جان بود و با  
 انبی و طایفه محمدی رح که از علمای مشهد مقدس در جواب انبیا و انبیا فرموده اند که حضرت پیغمبر  
 در باب نوشتن وصیت فرموده اند مقتضای آیه کریمه مذکور و حجتی است و منعی که عمر کرد منع و مژده و حجتی است  
 علی ما اعترفت و علی ما دل علیه قوی که تعالی و من لم یحی که ما انزل الله فاولئک هم الکافرون  
 و کافر قال خلافت حضرت پیغمبر باشد و هرگاه که کفر و سلب قابلیت خلافت از عمر ثابت شود باین دلیل شما

در بیان طالع  
 فی الذین یطاعون  
 و ان من یطاعون  
 فی الذین یطاعون

در مواهب الدینه  
 نوع این مقدمه

ص

در بیان طالع  
 فی الذین یطاعون







من ذلك بل كان غير في امرين قالوا وقد كان له ان يفعل ما يشاء فيها لم ينزل عليه  
 وحى فكيف قد قال الله تعالى له فاذن لمن شئت منهم فلما اذن لهم علم الله مما لم  
 يطلع عليه من هم ان لو لم ياذلهم تفعدوا وان لا يخرج عليه فيما فعل وليس عفا هنا بمعنى  
 غفر بل كما قال النبي عفا الله عن صدقة الخيل والرقيق ولم تجب عليهم طائى لم يلزمهم  
 ذلك نحوه للفقير ثم قال وانما يقول العفو لا يكون الا عن ذنب من لا يعرف كلام العرب قال  
 معناه عفا الله لم يلزمك ديناً قال لا بد وانما كانت مكرمة قال مكرمة هو استفتاح  
 كلام مثل صلوات الله عز وجل وحكى السمرقندي ان معناه عفا الله ورتب مواهب  
 له من زكوات وما قول بعضهم من هذه الاية يتدل على انه رفع من الرسول ذنب لا يتعدى  
 قال عفا الله عنك العفو يستند سابق ذنب وقول الاخر لما ذنت لهم استغفام بمعنى عفا  
 فاعلم اننا لانعلم ان قوله تعالى عفا الله عنك يوجب بنا وله يقال ان ذلك يدل على مبالغة الله  
 تعالى في توفيقه وتعظيم كما يقول الرجل لغيره اذا كان عظيم عند عفا الله عنك ما صنعت في  
 امره وورع عنك ما جازاك عن كلامه وعفا الله عنك لا عرف حتى فلا يكون غرضه من هذا الكلام  
 الا خيرا اذ البخل والعظيم قالوا ليس عفا هنا بمعنى غفر بل كما قال عفا الله لكم عن صدقة  
 والرقيق ولم تجب عليهم طائى لم يلزمهم ذلك ونحوه للفقير ثم قال وانما يقول العفو  
 يكون الا عن ذنب من لا يعرف كلام العرب قال ومعناه عفا الله عنك لم يلزمك  
 ديناً وتقرى جواب ربه ثم قال لما ذنت لهم حين رده واما الجواب عن الثاني فيقال ما ان يكون  
 صدر من الرسول ذنب ام لا فان قلنا لا امتنع على هذا التقدير ان يكون قوله تعالى  
 لما ذنت لهم انكارا عليه وان قلنا انه صدر من ذنب شاه الله من ذلك فقوله عفا  
 عنك يدل على حصول العفو وبعد حصول العفو يستحيل ان يتجوز انكارا عليه فثبت انه  
 على جميع التقادير ممتنع ان يقال ان قوله تعالى لما ذنت لهم يدل على كون الرسول  
 متذنباً وهذا جواب كاف شاف قاطع وعلى هذا الحمل قوله لما ذنت على تركه او على ولا يحمل  
 بل لم يعيد هذا اهل العلم معاتبه وغلطوا من ذهب الى ذلك ونحو الدين رضى في تفسيره  
 انه اخرج بعضهم هذه الآية على صدور الذنب عن الرسول من وجهين الاول ان الله تعالى  
 قال عفا الله عنك والعفو يستند على سابق الذنب والثاني انه تعالى قال لما ذنت  
 لهم وهذا استغفام بمعنى عفا لا انكار فدل هذا على ان ذلك لا كان كان مغصية وذنباً

قال قتادة وعمر بن ميمون شأن فعلهما الرسول ولم يومر فيهما <sup>في</sup> اذنه لما فقيها  
واخذ الفداء من الكسار فغاب الله كما سمعوا والجواب عن الاول لا نسلم ان قوله عفا الله  
عنه يوجب الذنب كما يجوز ان يقال ان ذلك يدل على ما عفا الله في تعظيمه وتوقيره  
كما يقول الرجل لغيره اذا كان معظما عند الله عفا الله عنك ما صنعت في امره ورضاه  
عنه ما احب اليك من كل وجه وعافاك الله ما عرفت حتى فلا يكون عرضة من هذا الكلام الا من  
يل التجميل والتعظيم قال علي بن الحجة فيها مخاطبة المتوكل وقد امر بنفيه **عفا الله عنك**  
**تجوز** فذلك ان العلام **المر** عبد اعدا طوره **ومو** له عفا وشهد **هذا** **قلنا** اقالك من لم  
يزل **يقول** **يصف** عبد الحق **والجواب** عن الثاني ان نقول لا يجوز ان يكون المراد بقوله  
لما ذنت لهم لا مكارهنا نقول اما ان يكون صدق الرسول في هذا الواقعة ولم يصد عنه ذنب  
فان قلنا انه ما صد عنه ذنب امتنع على هذا التقدير ان يكون قوله لم اذنت لهم انكارا عليه وان  
قلنا انه كان قد صد عنه ذنب فقول عفا الله عنه يدل على حصول العفو وبعد حصول العفو يستحيل  
ان يتوجه له انكارا عليه فثبت ان على جميع التقاير يمنع ان يقال ان قوله لم اذنت لهم يدل على  
كون الرسول مدنا وهذا هو الشاق ط **اما** **الجمعة** قوله تعالى لا تذكروا الخائنين خبيثا  
واستغفر الله ان الله كان غفورا رحاما **والتجديد** عن الذي يخافون انفسهم الى جزالة بين  
**فخر الدين رازي** في تفسيره **يريد** تفسيره **يريد** كبريائه **قال** الطائفة في عصمة الانبياء وولت هذه  
آية على صدق النبي غير الرسول فانه لو ان الرسول اراد ان يخاصم لاجل الخائن ويذكر  
عنه ولا ما ورد في النهي والجواب ان النهي لا يدل على كون المنه فاعا **والله** عنه بل ثبت في  
الروايتان قوم طعمتم القسوة من الرسول ان يذبح عن طعمه وان يلحق السرقة باليهود تقف  
وانظر الى قولك هذا الآية فكل الغرض من هذا النهي تنبيه النبي على ان طعمه كذاب  
وان اليهود يرون من ذلك الحرم فان قيل الدليل على ان ذلك الحرم قد وقع من النبي قوله  
بعد هذا الا **واستغفر الله** ان الله كان غفورا رحاما **فالامر** الله بالاستغفار دل على سبق  
الذنب والجواب **من** **الاول** **لعلمه** ما لم يطعمه الى نصر طعمه بسبب ان كان الظاهر من المسلمين  
فامر الله بالاستغفار لهذا القدر وحسنا **الابرار** استغفوا للقرابين **الثاني** **لعمل** القوم لما شهدوا  
على سرقة اليهود وعلى ابراهيم طعمه من تلك السرقة ولم يظهر للرسول ما يوجب الفدح في شهادتهم  
ما ان يقضي بالسرقة على اليهود فلما اطعم الله على كذب وتلك الشهوة عرف ان ذلك القضاء

ص  
بسم الله الرحمن الرحيم



لو وقع كان خطاه مكان استغفار لا بسبب نهم بذلك الحاكم الذي لو وقع كان خطاه  
في نفسه ان كان معذرة رافيه عند الله **الثالث** قوله واستغفر الله ليعلم ان يكون المراد  
واستغفر لا يثاب ولا يذنبون غرطعة ويريدون ان يظهر ابرارته عن السرقة ثم قال الله  
تعالى ولا تجدوا غرة الذين يخافون انفسهم من الله لا يجب من كان خوفا اثميا والمراد بالذنب خياف  
انفسهم لئلا يذنبوا من قومهم من عالمهم سارقا ولا خيتان كالحيانة يقال خانة وثقانة  
وذ كونا ذلك عند قوله تعالى الله انكم كنتم تخافون انفسكم وانما قال تعالى طمعه ولمن ذنب عنه  
انفسهم يخافون انفسهم لا من اذنبوا على المعصية من ذنب حرم نفسه لصوابه واصلاها الى  
العقاف كان ذلك منه خيانه مع نفسه لهذا المعنى يقال من غرط ان غرطه انفسه واعلم ان  
في الآية تهديد بآشديد بآ وذلك لان التبت لما مال قليلا الى جانب طمعه وكان علم الله ان طمعه  
كان فسقا لله تعالى عاتب سوله على ذلك لقد من اعانة للذنب فكيف حال من يعلم من انظام  
كونه طالما ان يعينه على ذلك الظلم بل يحمله عليه ويرعبه فيه اشد الترغيب انفسه يد انكم قول اخر  
الذين راي فكيف حال من يتبلم من الظلم كونه طالما ان يعينه برعبه والبوكه وجران وانما انما صادق  
است كما لا يخفى وما يذكرونكم من حقيقتين خطاب كباني است كما لا يخفى طمعه فاصمت سكره من الطرف رسول الله  
قوله تعالى ما انتم هؤلاء لم اعفهم في الحق الدنيا في جوار الله عفوهم يوم القيمة وسلم است  
كما لا يخفى من خطاب بطرف بين است كما لا يخفى فخر الدين راي في تفسيره يقول كفة هذا خطا مع قومي المؤمنين كانوا  
يذنبون غرطعة وغرطهم حبيب انفسهم كانوا في الظلم من المسلمين الغد ماسوا اليكم خاصتهم  
طمعه وقومهم الدنيا في الدنيا في انفسهم في انفسهم اذا اخذهم الله بعذابه اما انفسهم كفة  
بكر من قديما رايان ما ينفقه تشد وجر او اقع يشد من انفسهم كفة ان تشد در عاب متوجه رسول الله  
بكر متوجه كفايت كفة كفة خاين قاضي عياض در كتاب شفا كفة واما قوله في اساس بيد ما كان  
لبنه ان يكون است كما لا يخفى فليس في الزام ذنب له بل في بيان ملحقه وفصل له من بين  
الانبياء فكانه قال ما كان لبنه غير وكما قال احدث في القامم ولم يقل لبنه قبله فان قيل  
فما معنى قوله تريد ان عرض الدنيا كفة قيل المعنى بالخطاب لمن اراد ذلك منهم وتجرعوا  
بعض الدنيا وحده والاستكثار منها وليس المراد بهذا التبت ولا ما عليه اصحابه ولا يذكر كلامهم  
كفة هذا كله يدل على ان اصل التبت في شأن الاستكثار كان على تاويل وبصيرة وعلما تقدم قبل مثله  
لم يذكر الله تعالى عليهم كفة الله اراد تعظيم امره وكثرة اسرارها اظهاد نعمته وتاكيد به شعير

ص

ص

نص في الروايات من جاز عليهم  
انفسهم والكلام على ما لا يخفى  
من الخطاب الاول من انفسهم



تقریر علی علیه

ما کتبه فی اللوح المحفوظ من حل فک له کم وجه عتاب انکار او تذنیب انتهی **باب الفتح** **بسم**  
 که از احوط علی سبب است در تفسیر روضه الجنان فرموده حق تعالی این آیه بدان فرستاد که هوامصحاب رسول الامین شد عشره  
 آن بود که اسیران را کشند و قدیه ستانند و ایشان را بیل مال بود و آنچه خدا تعالی دست از مصلحت در کشتن ایشان صحابه  
 ندانستند متفق شدند که ایشان را قدیه باید ستیدن و در ماکردن خدا تعالی این آیه لعاب ایشان فرستاد اگر چه خطاب  
 با رسول است و حال اسیران و مضاف ایشان با رسول عتاب با قوم است قله تعالی این عرض کنی از قول  
 انکس که گفت رسول خدا است درین عتاب باطلست را ای آنکه خدا تعالی توجیه عتاب بخرا و کرده آنچه عتاب بر این متوجه  
 از حجت دنیا کس گفت که رسول خدا آن موصوف بوده است بل خدا تعالی دنیا و اهل دنیا را عرض کرد و او قبول نکرد  
 و نه سبب آنست که رسول هر چه کرد بغیر از وحی منزل نکرد و اگر آن شورت کرد و سبب را ای آن بود که او را در عتاب  
 بودند در مشورت بسبب هیچ وجه عتابی متوجه باو نیست اما آنچه در ما شبیه انقول کلام شیخ مقداد از کتاب کبریا نقل  
 نقل نموده و آن است استدلال جماعه فرمایند که کما حدیث و غیره فی هذه القصة علی جواب  
 که اجتماع علی التبت فان اخذ الفداء لم یکن بالقی و الا کما انکره الله و الجواب جازا ینکون خیرا  
 بین القتل و الفداء و کان القتل اولی و العتاب علی ترک و ایضا قد نقلت انه کان  
 کادها للفداء و الفداء کان خیرا انتهم من مقصود و مطلوب و از نقل منکلام در مقام معلوم میشود و کما  
 قوله فان اخذ الفداء لم یکن بالقی و الا کما انکره الله تعریب شیخ مقداد زعم نموده باشد و لیکن کما  
 چنانچه از قوله الجواب انه جازان یکون غیری بین القتل و الفداء ظاهر است زیرا که حاصل منقول است  
 که تا تسلیم نکنیم که اخذ فدای وحی نموده است بلکه جائز است که آنحضرت را خدا تعالی در میان اخذ فدا و قتل اختیار داده  
 باشد و جواب جهت ترک ولی باشد اما قوله تعالی لو انکم کنتم تحسنون الله سبقا لیس فیما اخذتم  
 عذاب الیم من خطاب بیکرگان قدرت با آنحضرت چنانچه شیخ مقداد روح در کتاب کبریا نقل فرمود  
 و الخطاب لمن اخذ الفداء و لا لعصمته عن الخطاء و لما نقلنا من کراهته اخذ الفداء انک  
 و حشر الدین را از وحی در تفسیر کبریا در ذیل تفسیر آیه کریمه ما کان لنبی ان یکون له اسیر الی آخره لایق  
 گفته تمسک الطاعون فی عصمه الانبیاء علیهم السلام هذه الاية بوجوه و بعد ذکر  
 اول گفته الثاني انه تعالی امر للنبی و جمیع قومه یومید بر قتل الکفار و هو قوله  
 حاضر یوافوا عناق و اضربوا منهم کل مان و ظاهر الامر للوجوب فلما اتفقوا  
 بل اسیر و کان کاسر معصینه و در جواب ازین وجه گفته و الجواب عن الوجوه الذکره ثانیاً  
 ان نقول ان الظاهر من قوله تعالی فافوا عناق و فافوا عناق هذا الخطاب اما کان مع اصحاب

در کتاب الجهاد و کفایت

در سوره انفال و سوره  
دوم

لا جمل للمسلمين على انه ما كان مامورا ان يباشر قتل الكفار واذا كان هذا الخطاب غرضه بالصلابة  
 فمن لم يتركوا القتل واقتدوا على الكفار ان تذب ما امر اعظم عن الرسول وفتل ان الصلابة  
 لما هموا الكفار وقتلوا منهم جمعا عظيما والكفار فر وادهب الصلابة خلفهم وتباعدا عن  
 الرسول واسروا اولئك الكفار ولم يعلم الرسول ما قد اعمس على الاسر في هذا السؤال فان  
 قالوا هب ان لا تترك ذلك لكفهم لما حملوا الاسارى الى حضرة فامره بامر يقبضهم مقتبضا  
 لقوله تعالى فاضربوا فوق الاعناق فلما ان قوله فاضربوا تكلف غرض بحال الحرب وبعد ذكر وجه  
 الثاني ازوجه من عصمت نبي محمد كفته الثالث ان النبي حكم باخذ الفداء وكان اخذ الفداء معصية  
 ويدل عليه وجهان الاول قوله تعالى تزيرون عرض الدنيا والله يريد الاخرى واجمع لمفسر  
 على ان المراد من عرض الدنيا ههنا هو اخذ الفداء الثاني قوله تعالى لو كتاب من الله سبق  
 لمساكم فيما اخذتم عدا عظيما واجمعوا على ان المراد بقوله اخذتم ذلك ائداء وبعد اتمام وجه  
 طعن جوابا من وجه كفته الجواب عما ذكره ثالثا هو قوله صلى الله عليه وسلم ان امر باخذ الفداء  
 واخذ الفداء محرمة فنقول لا نسلم ان اخذ الفداء محرمة واما قوله تزيرون عرض الدنيا والله يريد  
 الاخرى فنقول هذا لا يدل على قولهم وبينا من وجهين الاول ان المراد بهذه الآية  
 حصول العتاب على الاسر لغرض اخذ الفداء وذلك لا يدل على ان اخذ الفدية محرمة  
 مطلقا الثاني ان ابا بكر في الاول ان تاخذ الفداء ليتقوا في العسكرية على الجهاد و  
 ذلك يدل على انه انما يطلبوا ذلك الفداء ليتقوا به على الدين وهذه الآية تدل على انه  
 من طلب الفداء لمحض عرض الدنيا ولا تعلق لاحد المايين بالملك وهذا الجوابان  
 بعينها هما الجوابان عن تمسكهم بقوله لو كتاب من الله سبق لمساكم فيما اخذتم عدا  
 عظيم انتهى اما النسخة كفته ونيز الرجين بشد الرقتل قبلي وعز الدين طام ونور رسول الله ودر تجدد  
 نزل بشد يس جوابا بر كذا من يفيض في اذن كشت واما النسخة كفته ونيز در بصورت  
 بشوره صحابه كه در آيه وشاورهم في الامر وادست چه معنى داشت جوابا انكه امر بشاوره صحابه بجهت  
 طوب ايشان بوده از جهت احتياج بر اى ايشان چنانچه در مواهب له شبه ذكر است قال قتادة وفيه  
 مقاتل كانت سادات القراد الدنيا وروا في الكه شق عليهم فامر الله تعالى نبيه على الصلابة  
 والسلام از ايشان وهر هم فان ذلك اعطى لهم وادهب لا صغافا منهم والحيث لمقوسهم ونيز در  
 سطوت اخراج ابن عبد الله والبيضة في شعب الايمان عن ابن عباس قال لما نزلت وشاورهم في الامر

معص  
 قول علي بن ابي طالب  
 في حقه بعد ما لم يشهد  
 الموضع

قال رسول الله امان الله ورسوله لغنيان عنها ولاكن جعلها الله رخصة لكم وعند الله  
الحكيم من حديث عائشة رقت ان الله امرني بمداواة الناس كما امرني باقامة الفرائض و  
رخصة من ركن كفته عن الحسن قد علم الله انه ما به التهم من حاجة لكنه اراد ان  
يستق به من بعدك يعني احسن بصرى مرويت كدست خديعالي كدست رسول خدا رسولي ايان جاني  
لاكن اراده كرد با برتخاب بمشوره كه سنت گرفته شود بمشوره بعد از انتخاب و ابن حجر در فتح الباري شرح صحيح  
در زيل شرح قوله فاذا علم الرسول فلم يكن لبشر التقدم على الله ورسوله كفته من يدان به بعد المشورة  
اذ اعزم على فعل امر مما وقعت عليه المشورة وشرح فيه لم يكن لبشر احد ان يبشر عليه خلا  
لوروه التبع عن التقدم بين يدي الله ورسوله في اية الحجر فظهر من الجمع بين آية المشورة  
وبينها تخصيص عموم المشورة فيجوز التقدم لكن باذن منه حيث يستشير في غير صورة  
المشورة لا يجوز التقدم فاباح لهم القول في جواب الاستشاق وذرهم عن اجتهاد و  
بالمشورة وغيرها ويدخل في ذلك الاحتراض على ما يراه بطريقه اهل البيت ويستفاد من ذلك  
ان امره اذ اثبت لم يكن احد ان يخالفه ولا يتقيل في مخالفة بل يجعله الاصل كذا  
يرد اليه ما خالفه بالعكس كما يفعل بعض المقلدين ويعقل عن قوله فليخبر الذين  
يخالفون عن امره اما ائمة كفته واطاعت در بعض امور صحابه را كه از آيه كرمه لو يطيعكم فكلوا  
من الامر لغنيتم مستفاد ميشود چه معني داشت پس مختص است كه مراد آن باشد كه اگر رسول خدا امر وقت  
شما كند در بسياري از امور هر آينه لغت قبل از شنيدن طاعت ايان در بعض امور لازم آيد و موافقت با امر  
صحابه در بعض امور مستلزم آن نيت كه در آن مقدم بر رسول خدا وحي مازل شده باشد اما آنچه كفته و  
خاب ميرد در غرضه تبوك چون بودند انتخاب در مدینه نزد عيال امر رسول خدا رفته چه هم كيفت اختلاف  
في النساء والصبيان جوابش آنكه انتخاب در هنگام صادر شدن امر حضرت رسول خدا اين  
كلمه را گفت بلكه مثال امر حضرت موده در مدینه اقامت اختيار كرد و بعد از آنكه حضرت از مدینه بيرون رفت  
منافقان كفته كه پيغمبر خدا از اجتهاد علي را در مدینه گذاشته كه صحبت او بر حضرت گران بود لهذا باين جليل  
خود را از صحبت او سببا نمود لهذا اجاب امير سلاح پوشيده در منزل حرف كه جاي است مشهور بخت  
آنحضرت بپوست و اين مقوله منافقان را بطريق استفهام مخدع حضرت عرض داشت نه آنكه بالكار امر حضرت  
بر وجهت چنانچه ولي الله در كتاب زاله الخلفاء رده قال احمد بن اسحق وخلف رسول الله  
على نبي طال على اهل و امرى بالاقامة ففهم رجعت المنافقون وقالوا ما خلفه الا

نص  
سپاره ۳۵  
ال عمران ۱۳

نص  
كتاب التهم بالكتاب  
اوسته باب قوله و امرهم  
سوري منبر  
قوله لا اصل

ص  
(ما تخریب میر جلد)

سال نهم

سجده ۲۰ سورۃ  
نجمه

استثقالاً و تخففاً منه فلما قال ذلك لما تقوا أخذ على سائرهم خرج حتى أتى رسول الله  
وهو نازل بالحرف فقال يا بني الله رحمك الله لما تقوا إنك قد أخفقت في استثقالك فقال  
لكن بواقف خلفك لما تركت وراثة ما جعنا خلفك في أهالي واهلكت أهلك فخرجوا  
منه بمنزلة هادون من مواعده الله كذب بعد فخرج على الالمدينه و معه رسول الله عليه  
السلام و مطابق آن در کتاب جلیب السیر ذکر است در وقت غزوت تبوک برضی الله عنہ حضرت مقدس  
سوی ظاهر گشت که دین سفر با اعدای دین مقابله و قریع نخواهد یافت بنابراین شاه مردان را در مدینه بر سر اهل  
عیال گذاشته بخلاف خویش تعیین نمود و اجماعت یومنین را امر نمود که از سخن صوابه یا ام سلمه  
ندارند و بعد از رفق بجا میرد و الحسن و حسین و علی و فاطمه و زینب و اکریم در مدینه گذشت بلکه چون بر خیمه نور نبوی گران میآید که او را درین سفر همراه برد  
خلاف خود بوی داد **س** چو اندر ورشیدند ایندیشان **س** ففیض جنت ان نارسا تارا **س** و صلاح  
پوشیده از عقب حضرت مصطفی علیه من الصلوٰۃ اشرفها در حرکت درآمده در جرف شرف طاعت حاصل نموده  
سخن منافقان را بعضی رسانید حضرت فرمود ای برادر من بدین مریحبت غامبی که تو خلیفه منی در این راهی و  
سرای حیرت من و بیله من اما آنچه آن تکون منی عجزله هادون من مواعده الله کذب  
بعده **س** علی را چنین گفت خیر الانام **س** که ای کرده در کار دین تمام **س** ترا از من انزلت سبزه  
که نسبت زبوسی بهار و رسید **س** مگر آنکه سوایس از من **س** بنوت ز مردم سودا چیم **س** است  
اما آنچه گفته در مقابل و حی این اعتراضات نمودن کی جایز است پس **س** دلیل کمال غلط فحشی و نهایت  
نادانی او است زیرا که استفهام و استنکاف عرض را کسی اعتراض نمیکوید زیرا که دستی که انقول خباب  
برای اظهار کذب منافقین از زبان مبارک خباب خاتم النبیین بود اما آنچه گفته که در اصول امامیه باید دید که  
جمیع اقوال آنحضرت را وحی میدهند پس کذب محض و بیهتان صرف است چنانچه قبل ازین در کلام ابوالفتح راز  
گفته که او گفته نه باینست که رسول هر چه کرد از وحی متل کرد اما آنچه در حاشیه انقول گفته دلیل را  
ذکر ابو علی الطبرسی در الجمع **س** فی تفسیر قوله تعالی الا قول ابراهیم کایه کاستغفر **س**  
که اقتدا با ابراهیم کال موردی که این در این اقوال فلا تقند و آیه پس بتقل مولانا ابو علی  
علیه الرحمه هرگز دلیل آنچه خطب گفته نمیتواند شد زیرا که از معنی قدای حضرت ابراهیم در قوله لازم نمی آید  
که انقول مخالف وحی باشد زیرا که بعین هر الزمان را جمیع کردن نه در جایز بود و است آنحضرت را برآورده از  
چهار زن جایز نیست و از بعضی لازم نمی آید که جمیع کردن نه زن مخالف وحی نبوده باشد اما آنچه گفته پس

و این سخن بمقتضای فاسده باطله را که منطبق واقع است از پس استیکه این مقصود صادق مطابق واقع است  
و هم موافق مذکور شدیم هم مطابق هم محققین از غلبه صحت و آنرا خلاف واقع و مخالف غیر محققین  
و مقدمه باطله لغت چه قدر و او تعصب غناد داشت اما آنچه گفته تخاب بغير خاتم المرسلین در شب معراج  
بشوره بغير ديگر که از عمده اولو العزم است یعنی حضرت موسی را بار در حجت فرمود پس آنکه حضرت بر حجت  
در وقت صدور امر او تعالی ثمانه بچگونه ابا و انکار و امتناع و تهاذل از کمر و بلکه قبول امر حق تعالی نموده  
از محل مناجات رجوع کرد و چون نزد حضرت موسی رسید حضرت موسی از آنحضرت پرسید که چه امر کرده شد  
گفت امر کرده شدم به بجهاد نماز موسی گفت بدستیکه است تو استطاعت گذاردن بجهاد نماز در هر روزی ندارد  
و تحقیق که من تجربه کرده ام مردم را پیش از تو معالجه سخت نمودم نبی انبیا را پس در حجت کن تخفیف  
از برای امت خود آنگاه آنحضرت نیز در پروردگار خود رجعت نمود و ظاهر است که در حجت در امری و در رجوع  
تخفیف آن امر دیگر است امتناع از قتال امری در حجت و منع دیگران از قتال آن امر جزا اما آنچه گفته  
و ذکر ذلک ابن بابویه فی کتاب المعراج پس آنکه شیخ صدوق ابن بابویه علیه الرحمه در کتاب من لا یحضره  
الغیبه از زید بن علی بن بحین روایت کرده که او گفت سوال کردم من از پدر خود امام زین العابدین علیه السلام  
عن جدنا رسول الله لما عرج بجل القاء و امره به عز وجل فجلسین صلوة کعب  
لم یسئله التحقیف عن امتی قال لم یسئله بن عمر ان ارجع الی ربک سئله التحقیف  
فان امتک لا تطیق لک فقال یا بنی از رسول الله کان لا یقتصر علی امره عز و  
جل علما و کبار رجعه فی شئ یا موهبه فلما سألوه عن ذلک و صار شقیعا کانت الیه لایخیر لیه ان یرد شفا  
اخیه و فرج الی ربه عز و جل فقال التحقیف لیه ان یرد الیه الحسن صلوات اللحدیث و ظاهر است که  
سوال تحقیف در وقت صدور امری از جانب حق تعالی امری دیگر است و ابا و انکار عمار از و حجب مقری و اصرار بر آن  
دیگر و فرق در هر دو امر ظاهر من شمس است و این من لاسر اما آنچه گفته و نیز در حجت حضرت موسی بار پروردگار  
آنحضرت حضرت موسی را که مخالفتی با امر حق نموده که سبب رجوع مخالفت امر جناب برالت آب آورده شود و  
از حق تعالی سوال کرده که حضرت بارون را نیز با جناب بفرست سید مرتضی ارجح در تفسیر این انبیا فرموده  
الجواب ان ذلک کثیر باستغناء کما تضمنه التوالید کان قد اذن فی ان یبالی ضم اخیه علیه السلام  
فی الرسالة الیه قبل هذا الوقت و ضمنت له لاجابة التخیل الیه قوله تعالی هل تلیک حدیث حق  
اذ ذلک نارا الی قوله و احصل له و ذیرا من اهل فاجابه تعالی الی مسئلته بقوله هل  
او تین سؤالیات و هذا یدل علی لایة لایة السئله التي تفتی و کان ما ذلک

نهی در انکار و در انشای

صالحین  
کتاب فضل الصلوة من  
کتاب الصلوة



که فیما افتخار الخافان یکدیگر بود و بیوقوف صدق و کذب و بیگانه شریک و صبور و بیگانه  
 غرض از این قصه آنست که خدای تعالی رسالت را بکسی که میسر است از آن اذن معارف و نفقه  
 انچه در تفسیر کتب مذکور است اعلام اند پس فی الناس من ان یقیم الیه هادون ما یدل علی انه  
 استغنی من ان ذلک فرعون بل مقصود فیما سالان یقع ذلک لذها علی انما الوجب  
 فی الوصول الی المراد انچه اما آنچه گفته و نیز از مقررات شیعیه است که بر مقتضی وجوب بانیست  
 بالیقین پس بر حجت تو انکه در آن وضع شود که مراد از این امر وجوب است یا ندب ذکره انشرف المرفعی فی الدعوی  
 پس بدانکه از مقررات ایشان آنست که هر خدا و رسول حقیقه را بری وجوب است و مجاز را بری غیران و اثبات این  
 مطلب بآیات و احادیث کثیره می نمایند از جمله است قوله تعالی ما منعنا ان لا یخضعوا امرنا بل ان یرزق  
 وجوب یقین بنمودن است پس در کتب معتبره مجرور و جازیه نیستند و از جمله است قوله تعالی و اذا قیل لهم  
 ارکعوا الیکرکعوا و وجوب است و اینست که در کتب معتبره است و از جمله است قوله تعالی  
 فلیعبدوا الذین فی الفوق عزامه و ان فی صلبهم علیهم السلام خلیه علامه علی روح در کتاب تندی  
 الوصول الی علم الاصول گفته الفصل الثانی فی مدلول الصیغه و فیه مباحث الاول فی ان کلام  
 للوجوب و صیغه افضل تستعمل فی معانی متعدده کما کایجاب و المندب و الاکراه و التمسک  
 و الاکراه و الدعاء و هی حقیقه فی الاول و همدان سید مرتضی علم الهدی ح نیز همین است  
 که در مطلق خدا و رسول در شرع محمول بر وجوب میشود و آنچه سابق ازین در نقض جواب طعن سوم از مطاعن ابو بکر  
 گذشت و معنی از بی مقام قراین صریحه دلالت بر وجوب این امر دارد و کما سبق و قطع نظر ازین عمر مرتبت ننوده  
 بلکه بالخرم و قطع از اشتغال بر حضرت امتناع و منع کرده اما آنچه گفته چون چنین باشد عمر را درین مرتبت  
 با وجوب تنسک بآیه قرآن در باب استغنا از تحمل مشقت که صریح دلالت بر ندب است این امر میگذرد به تفسیر و کلام  
 کماه پس در باب از تنسک بآیه قرآنی سابقا گذشت و ان هرگز دلالت بر ندب بودن این امر نمیکند و عمر را  
 بکراه و بلکه صریح مخالفت کرده اگر قصد استقامت نمودند و بکراه نمودند و آنچه از ملاحظه روایات متضمنه این قصه  
 بر عاقل متبصر واضح و لایح میشود و ابن حجر در فتح الباری شرح صحیح بخاری در ذیل شرح احادیث  
 باب ما یکره من التعمق و التنازع از کتاب الاغتصام بالکتاب است گفته الحدیث لما صح حدیث عائشه  
 فی امر الی بعض الصلوة بالناس و فیه مراجعت عائشه و حفصه قد تقدیر شرح مستوفی فی  
 ابواب کما فقه من کتاب الصلوة و المقصود منه بیان مخالفت و قال ابن التین و فیه ان  
 او امر علی الوجوب و ان مراجعت عفا یا من بعض المکرر و یعنی حدیث بخیر از احادیث این باب

مع سواره  
 شروع سوره شرا ۱۹  
 ص ۱۲ ورق

و شبهه در تفسیر

مع  
 کتاب الاغتصام بالکتاب  
 عیسی

ص ۱۵۷ فصل نقد قرآن حضرت محمدؐ فی احوالہ فی احسن الحکایت فی اخصیہ و من باب ۱ فلما تم التعمیم الثالث ۱۲

حدیث عایشه است در امر بانی کبر که از آن نماز با مردان و در نجیبت مر حبت عایشه و حفصه مذکور است و مفهومی  
از ذکر نجیبت زنت مخالفت حضرت رسول خداست و این آیتین گفته در نجیبت دلیل است بر آنکه او امر آنحضرت  
محمول بر وجوب است و در مر حبت آنحضرت در چیزی که امر کند بآن بعضی مکره است و این بیان معلوم شد  
که اگر بالفرض از عمر مر حبت درین امر بوقوع آمده باشد آنهم مانند مر حبت عایشه و حفصه در امر صلوة علی مادر و دوه  
و ممنوع خواهد بود نه مدح و ستایش و در نیکه فهم حضرت رسول خدا از فهم عمر بهتر بود اگر پیغمبر خدا میداشت که کتاب  
خدا آنها را منع از صلات و گمراهی خلق کافی است قبل از آن در حجة الوداع و در موضع دیگر عزت خود را از قرین قرآن  
نمیگردید و نمی فرمود ای تبارک فیکم الثقلین کتاب الله اهل بیته ان تمسکتم بهما لن تضلوا  
بعده و لن یغترقا حتی یرد اعلی الحوض و حق نیست که چون عمر را معلوم بود که در وقت هم آنحضرت بر  
خطات جناب امیر رض خواهد نمود و برای تسک و برای تسک با بلیت و عزت خود و تسک و تاکید خواهد نمود  
نابران از بیان ادوات کتابت مخالفت کرد و گفت حسنا کتاب الله یعقوب لایموری در خبر جاری  
شیخ خجسته بخاری گفته که شاک فی ان رسول الله را المصلحة فی کتابه کتاب بدلیل قوله لکن  
تصلوا بعدی و شاک یضآن عمر الاحباب غرض از دلالت او القلم و شاک  
ان اهل البیت الحقوا علی احضارهما و طال النزاع بین الفريقین حتی اخبرهم النبیه  
و هذا القدر مما یتبادر فی الذهن من رض الحديث و لا یزید فی احد اما ان یحتمل کفنه  
اول از کجا ثابت شد که گوینده این لفظ هجر استقصوه عمر بود پس جوابش آنکه ابن شیرازی در بیان  
گفته و عن شیخ من رض النبیه قالوا ما شاننا هجره انما اختلف کلامه سبب المرض علی  
سبیل الاستفهام المهل تغیر کلامه و اختلط لاجل ما به من المرض و هذا احسن ما  
یقال فیهِ و لا یجعل اخبارا فیکون من الفحش و الهدی یا والقائل کان عمر و لا یطعن به  
ذلك انتهى خجسته در تفسیر الراشید شرح شفاء قاصی عیاض گفته و فی بعض طرقی طرق هذا الحد  
المرویه عن قتال عمران الشیخ یحیی بن ابراهیم و جیم ثالثا ای یابک بهج من القول  
وهو علی تقدیر الاستفهام الکتاب و لیس من الهجر بعد تریه الکتابه و الا عراض  
عنها کما قبل و هذا روایه الاعمیه من طریق ابن خلدون سفیان و فی روایه کما فی  
البخاری هجر ما ضی و ان استفهام انتقم و در شرح مسلم نووی مسطور است هجره اخلاف کلامه  
سبب المرض علی الاستفهام المهل تغیر کلامه و اختلط لاجل ما به من المرض و لا یجعل  
اخبارا فیکون من الفحش و الهدی یا والقائل عمر و لا یطعن به ذلك و شیخ عبدالحی و لموی در شرح

شکوته گفته مجرب خط و لا يجوز ان يكون معني هي وحش لان افعال بعدم لكتابة عمر ولا يلحق به ذلك و  
 شيخ احمد فاروق في مرند في دركوت سعي و ششم گفته سوال حضرت فاروق در الوقت گفت ايجر الرجل بر  
 انان بر باشد جواب فاروق ثابيد در ان وقت فعيده باشد كه انكلام از زبان لوسطه وجع لي قصد اختيار واقع  
 شده است و نهيارت بغايت ظهور واضح گرديد كه قائل كلمه ان النبي بجر يا بجر عمر ابن الخطاب بود پس بجا  
 عجيب است كه مخاطب در حيايت خليفه ثاني اظهار حيل خود را كبت دين و ايمان خویش و تقيض و تمسك بوجه  
 ميش مستحقين كمال علم و نهايت اطلاع و سهل تر در دست زنيكه اقرار بجرى نمايد از سعي عديت بعين است  
 لاكن تخرات كه چنان بچنين بوضوات جواب الزامات المحقق در سر كرده و آنچه صاحب نهايه و نووى گفته اند كه كلام  
 استقام است نه خيانت پس بانيكه دليلي كه بر اسي آن ذكر كرده اند خرافت محض است و نه ظاهر است كه معنای كلام  
 در حالت انشاء و خارج مختلف نمیشود و كلام ایشان دلالت دارد بر آنكه اگر بجر بخار باشد معنای آن محض و نه بيان  
 خواهد بود و الا لا و هذا و هو عين البجر و الهذيان مدفوعت بانيكه اتفاقا دستيكه سمع على كلمه ان النبي بجر از عمر  
 نقل كرده و ان جمال انشاء دارد و ذكر روايت صحيحه اسل سنت هم ثابت شده كه كلام عمر بخار بود و نه تاييد  
 او در سعي تفسير گفته ان الرجل ليحجر ابن كلام بغايت تا كيد ثبات بزيان بر شخصت ميكند اعيان و بانه مرفوع  
 خطابي در سيم از سايح شرح شفاي قاضي عياض بانيكه قاضي عياض گفته قال انا امان لا حياي  
 قيل من النبي و قيل من الاختلاف و الفتن در شرح آن ميگويد المراد با اختلاف اما لا يشتمل الخلاف  
 و هو مخالفة العلماء و الفقهاء و احكام من غير دليل معقول و ان كان ذلك مطلقا  
 لم يقع في حيوة حد لمعرفة حقيقة كل من بالوجه و اما الاختلاف الذي وقع عند كذا و كذا  
 الصيغة من ان النبي قال في مرضه اشق لي بد و انة اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعدني فقال عمر  
 ان الرجل ليحجر بن كتاب الله فخط الناس فقالوا اخرجه عن بيننا يعني الشارح كذا فقال ابن عباس  
 الرزية كل الرزية ملأ الدنيا بدين كتاب رسول الله و هذا يطعن به الواقفة على عمر و قال  
 صاحب الملل و النحل هو و الاختلاف وقع في الاسلام و قال ابن تيمية الخ رزين عبارته  
 صحت و صحت كه در روايت صحيحه اسل سنت ثابت گرديده كه عمر بكلمه ان الرجل ليحجر در حق اسير و متفرد گردید  
 و ظاهر است كه معاشيش نيت كه بدستيكه اين مرد هر كينه بزيان ميگويد و انكلام ثامت انجام عمر از بغايت و قاحت  
 بر سعي تا كيد مضمون ان و حرف تا كيد كمي ان و ديگر سعي نام آورده در حركيت در ثبات بزيان در حق سبور  
 كائنات عليه لاف التجات و استكبار و عكس كذا كه از ثقات علماء است است است و غير در شرح و بواين  
 معترف ثبوت انكلام از عمر گرديد يعني از قطعاً و حتماً بجر منسوب ساخته و اورا با بجر من قائل ان گفته و غير

بانيكه قاضي عياض گفته قال انا امان لا حياي  
 و ان كان ذلك مطلقا لم يقع في حيوة حد لمعرفة حقيقة كل من بالوجه  
 و اما الاختلاف الذي وقع عند كذا و كذا الصيغة من ان النبي قال في مرضه اشق لي بد  
 و انة اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعدني فقال عمر ان الرجل ليحجر بن كتاب الله  
 فخط الناس فقالوا اخرجه عن بيننا يعني الشارح كذا فقال ابن عباس الرزية كل الرزية  
 ملأ الدنيا بدين كتاب رسول الله و هذا يطعن به الواقفة على عمر و قال صاحب الملل  
 و النحل هو و الاختلاف وقع في الاسلام و قال ابن تيمية الخ رزين عبارته صحت و صحت  
 كه در روايت صحيحه اسل سنت ثابت گرديده كه عمر بكلمه ان الرجل ليحجر در حق اسير و متفرد گردید  
 و ظاهر است كه معاشيش نيت كه بدستيكه اين مرد هر كينه بزيان ميگويد و انكلام ثامت انجام عمر از بغايت و قاحت  
 بر سعي تا كيد مضمون ان و حرف تا كيد كمي ان و ديگر سعي نام آورده در حركيت در ثبات بزيان در حق سبور  
 كائنات عليه لاف التجات و استكبار و عكس كذا كه از ثقات علماء است است است و غير در شرح و بواين  
 معترف ثبوت انكلام از عمر گرديد يعني از قطعاً و حتماً بجر منسوب ساخته و اورا با بجر من قائل ان گفته و غير

بانيكه قاضي عياض گفته قال انا امان لا حياي  
 و ان كان ذلك مطلقا لم يقع في حيوة حد لمعرفة حقيقة كل من بالوجه  
 و اما الاختلاف الذي وقع عند كذا و كذا الصيغة من ان النبي قال في مرضه اشق لي بد  
 و انة اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعدني فقال عمر ان الرجل ليحجر بن كتاب الله  
 فخط الناس فقالوا اخرجه عن بيننا يعني الشارح كذا فقال ابن عباس الرزية كل الرزية  
 ملأ الدنيا بدين كتاب رسول الله و هذا يطعن به الواقفة على عمر و قال صاحب الملل  
 و النحل هو و الاختلاف وقع في الاسلام و قال ابن تيمية الخ رزين عبارته صحت و صحت  
 كه در روايت صحيحه اسل سنت ثابت گرديده كه عمر بكلمه ان الرجل ليحجر در حق اسير و متفرد گردید  
 و ظاهر است كه معاشيش نيت كه بدستيكه اين مرد هر كينه بزيان ميگويد و انكلام ثامت انجام عمر از بغايت و قاحت  
 بر سعي تا كيد مضمون ان و حرف تا كيد كمي ان و ديگر سعي نام آورده در حركيت در ثبات بزيان در حق سبور  
 كائنات عليه لاف التجات و استكبار و عكس كذا كه از ثقات علماء است است است و غير در شرح و بواين  
 معترف ثبوت انكلام از عمر گرديد يعني از قطعاً و حتماً بجر منسوب ساخته و اورا با بجر من قائل ان گفته و غير

نص

رده که در او از پیر در قول عمر یعنی ان الرجل لیجوز یا نیت و در مقام عذر ازین کلام خرافتی غریب نگاشته  
 یعنی بودن آنرا بر عادت عرب مجوز آن انگاشته دین و ایمان خود را در دعوی عمر باخته جایگزین در تبیین  
 شریعت **انطق فیما بعد علی** \* بانکه خیر من تحت السماء \* گفته الهی من الکلام  
 و الفتح و هراذله و هو مایق الحق و منه قول عمر بن الخطاب عند من ص  
 رسول الله ان الرجل لیجوز علی عادة العرب انتم و این عبارت واضح است که عمر العباد مایقده میاید  
 بر سر و بر دو جهان ثابت نموده که فو ضلال و نفاق و عدم ایمان و بطلاق کلام خود را بر تمام عالم مثل آفتاب  
 و شمع ثابت کرده و نه احد علی ذلک و آنچه عکس گفته که اینکلام عمر بر حسب عادت عرواق شده پس اگر غرض از این  
 نیت که عادت عرب جاری است که در حق سرور کائنات اینکلام را ذکر میگرداند و بجنب را منسوب بجه و بدین بیان میقتضی  
 و مرادش از عرب کفار آنها هستند پس در صدق اینکلام شک نیست لکن بدیهی است بخی و واقع طعن میگرد و بکلی طعن را با دور  
 بالا میگرداند و واضح میارزد که عمر در اینکلام بطریق کفار رفته و اگر غرض است که مؤمنین عرب را ن حبارت میکرد و مذ  
 هو کذب صریح و پست فصحیست جوابه اما لا اله الا الله علی الکاذبین و غالباً غرض عکسری است که چون عادت  
 عرب جاری بر است که با هم یکی مرد گیر بر است جبر و در این میکنند لهذا بر حسب این آداب عمر هم نسبت بدین  
 بجنب رسالت مآب کرده و ظاهر است که اگر عادات و حالات عوام الناس که در مابین ایشان جاری میشود  
 باشد فصل دین بر هم خورد و هیچ حرام بر هم و هیچ واجب واجب مایعجب است که بجهت منسوب ساختن  
 عوام اقران خود را جبر و بدینان تجویز نسبت بنیان بر سرور عالمیان میخوانند و مستحی میکنند اما آنچه  
 او عالموده که مگر آن شکی بجهت برویت سمعی میترسند و آن شده بر تقدیر استقامت انکار است پس بدین  
 بیش نیست و سخافت آن بجهت وجه ظاهر است اولاً آنکه اینکلام بود که صریحیت در ثبات حج و عیدین بجنب  
 رسالت مآب و تقدیر استقامت بود چه نتوان کرد که دلیل بر آن ندارد و حمل کلام بر غیر ظاهر بدون قیام دلیل عمر  
 و آثار است بجهت تقدیر و آنوقت مستفوح شود روی زمین کافری نباشد که جمیع کفایات و خرافات ملاحده بدین تاویل علیل  
 نتوان کرد مثلاً اگر کسی العباد مایقده گوید که ان رسول الله خالفه به و عصاه و نزلوا امره و  
 از تک مناهیه و هکذا نیت به عیاذ الله الخ غیر ذلك من التشکیح و القبحانج باشد  
 علما و فضلا و عفا بکه جلایسم حکم قطعی که فاعل بقول شیع و کلام قطعی خواهد کرد و هرگز احتمال تقدیر  
 استقامت و حمل آن بر انکار پیدا نخواهند کرد پس اگر تقدیر استقامت و حمل آن بر انکار در اینکلام جایز باشد لازم آید که  
 کلام و بری هم مثبت که فاعل آن نتواند شد و هو باطل باید ته بالحدید تا برین تاویل لازم میاید که نظم جمیع کلمات  
 که در نزد تو و بحا و انکار شریع و تنبیها و مطاعن انبیاء و بجهت جابر باشد و تاویل من طرد جابر گردد و ثانیاً آنکه

این بیت در شرح آن قصیده است  
 که سر و عرش است عدا الی الی  
 حول قلب النایه و این قصیده در  
 شرح اول دیوانت و عذارن مذکور  
 در متن با نسخه مطبوعه کلمه تالیف  
 شد در صفحه



مسابقه از ساله طاعلی قار... منقول شده که ماول میشود مگر کلام معصوم و چون عمر قطعاً معصوم نبوده لهذا تا اول  
کلامش جایز نباشد. مثلاً آنکه کلام مکرر که انفا منقول شده نیز دلالت دارد بر آنکه کلام عمر ماول باستفهام  
انکار است. نیت بلکه ثبت ندان در حق خباب رسالت بابت و لهذا آنرا بر حسب عادت عرب گفته و راجعاً  
آنکه قطعاً ثابت است که عمر از بالغین چهار دوان و قرطاس بوده و اتباع او میگفتند القول اقل عمر پس انکار صد و  
پنجاه از خباب رسالت بابت در مقام منع از قتال امر انتخاب اهلارطبی و مناسبی ندارد و آنچه مخاطب در جواب  
استفهام انکار است اقل بالغین گفته خرفتی بیش نیت حکا سیطره خاصه در راجع بشنوی که عینی فاکلین  
کلمه حجر یا حجر که آنکه قریب العهد باسلام بودند و از خصائص مقام نبوت بر اهل بدنه شمرده و بهرگاه حال فاکلین  
کلمه حجر رسول الله باین مشابه نزد اهل سنت باشد حال فاکل کلمه ان الرضی لیسیم که کمال رسالت او باین ظاهر است  
و ثبات ندان بر خباب رسالت بابت عباداً بافند کمال تا کید میکند چه خواهد بود اما آنچه گفته محتملست که  
مخبرین آوردن قرطاس و دوات تقویت قول خود کرده باشند بابت کلمه و استفهام نگاری بود پس جوالش  
آنکه لفظ استفهام دلالت میکند که منقول بالغین باین قرطاس و دوات بود زیرا که مخبرین را یقین معلوم بود که آنکه  
بلا شبهه برای بیان دوات و قرطاس امر فرموده پس ایشانرا احتیاج گفتن این ظاهر دلالت بر شک و تردید  
برگزین نمود و در روایت صحیح بخاری که در کتاب الجهاد واقع است حرف حمزه استفهام مذکور نیست و در روایت  
ششمین در کتاب الجهاد در صحیح بخاری حجر حجر رسول الله تکرار لفظ حجر و بعد از آنچه عینی شارح صحیح بخاری گفته  
تصحیح آن کرده و هذا عبادته في كتاب الجهاد هجرون المصنف في رواية الكشي هذه هناك هجرون  
رسول الله تكرر لفظ هجرون في كتاب الجهاد هجرون المصنف في رواية الكشي هذه هناك هجرون  
قلت فثبت مثل هذا الى الله لا يخون كان وقوع مثل هذا الفصل على الصلوة و  
السلام مستحيل لانه معصوم في كل حاله في صفة من منعه بقوله تعالى وما ينطق عن الهوى  
ولفوقه لا اقول في الغضب لرضا الاحتفاء وقد تكلموا في هذا الموضع كثيراً واكثر  
لا يجد نفعاً ولا يبينان بقا الذين قالوا ما شأنه هجرون هجرون بالمصنف و بدونها  
هم الذين كانوا في العهد بالاسلام ولم يكونوا عاقلين بان هذا القول لا يليق في حق عليه  
السلام لا هم كانوا مثله من حيث الطبيعة البشرية اذا اشتد الوجع هجرون تكلم من غير تحجب  
في الكلام واز نقل الكلام جند فائده حاصل شد اول آنکه حجر بمعنی نهانست و دوم آنکه بغير خدا در حال  
صح و مرض ارضی بخش و نه مان معصوم است سیوم آنکه آیه کریمه و ما ينطق عن الهوى دلالت میکند بر آنکه  
جميع قوال بغير خدا و حق است و اگر نه استدلال عینی آن بر نفای بخش و ندان از بغير خدا صحیح نمی بود

الكليتين يضم الكلى ويكون  
 اثنين لحد واحد اثنين  
 المنقطة من تحتها اثنين  
 وضع الداء وفي حركاته  
 من الكتب الى قوسين  
 يدعى خمس من تحتها  
 في الدول اذا خرجت  
 تاو ارا التوريلات  
 استولى الخراب عليها  
 حكمة كثيرة من الطب  
 وصيدا ارا ب



چهارم آنکه اکثر گفتگوی اهل سنت در تاویل این بر وضع قطع نمی بخشد چنانکه گویند کان قول ما شانه بجر  
یا بجر بجره یا بدون آن جا بلان از مرتبه بخت بودند و بنا برین بکمال وضوح ثابت گردید که عمر که بیایستد  
کلمه ما شانه بجر یا بجر بوده بلکه تصریح شارح شفا و غیره گفته که این الرجل لیجر از خواص و اکابر صحاب خارج  
باشد و در جمله کسانی که قریب الهمد بالاسلام و جا بل از مرتبه نبوت بودند و این فوائدها که از کلام  
عینی مستفاد شده سایر تقریرات و توضیحات را یکدیگر مخاطب که در مقام ذکر کرده باطل گردید اما آنچه گفته  
و محتمل که مانعین تیر بطریق استقامت انکاری گفته باشند که هر یک بعین بیان نیگوید و ظاهر این کلمه  
بضم یا نمی آید آنچسین مخالفت آن در کمال ظهور است زیرا که این کلام بابت صحت دلالت بر مطلق جاب رایت  
نات دارد و در اصل غلطی و اشتباهی ندارد پس دعای عجیبی که مانعین که از جمله شان عمر بود معنای این کلام  
نعمینند غایت تعجیب شان عمر و دیگر اصحاب است و معذالکر عمر و غیره و این کلام را تفهیم بود ندی بابت که عمر  
از اشتغال امر انتخاب منع میکرد و دیگران نمیگفتند که القول با قول عمر اما آنچه گفته و به تفهیم این کلمه صریح  
و ظاهر بود زیرا که عادت شریف آنحضرت آن بود که احکام الهی را بحد است میفرمود پس جملش آنکه لاسلم  
که عادت شریف آنحضرت بود که جمیع احکام را بحد است میفرمود و از تتبع کتب احادیث و سایر کما این وضوح  
ظاهر است که بسیاری از احکام و اوامر از انتخاب منقولست که آنحضرت را بحد است معنای است کرده اما آنچه  
گفته تیر قطعا معلوم داشتند که انتخاب یعنی نوشتن آنچسین دوست باینکه در صحیح مسلم در حدیث حدیث  
نکورت فقال رسول الله انی مکاتفا فاداک مکاتفا فمکاتفا و کتبنا بحد است الله و نور و د  
شرح این قول گفته احب بعض الناس هذا اللفظ على ان النبي كتب ذلك بيده على الناس  
هذا اللفظ وقد ذكر البخاري نحوه من رواية اسرئيل عن ابي اسحاق وقال فيه اخذ رسول الله  
الكتاب فكتب في طريق آخر و كما يحسن ان يكتب فكتب في اصحاب هذا المذهب  
ان الله تعالى اخبر في ذلك على يدك اما بان كتب ذلك بالقلم بيده وهو غير عالم بما كتب  
او ان الله تعالى علمه ذلك حينئذ حتى كتب جعل هذا زيادة في معجزته و قرطاس  
در تفهیم شرح صحیح مسلم در شرح منقول گفته ظاهر فرموده محم تلك الكلمة التي هي رسول الله بيده و كتب مكاتفا بن  
عبد الله و قد رواه البخاري فقال فاذ رسول الله الكتاب فكتب في طريق اخرى ولا  
يحسن ان يكتب فقال جماعة يجوز هذا الظاهر عليه و انه كتب بيده و منهم نعمان و ابو ذر و ابي جابر  
در آوان ذلك غير قاطع في كونه اميا و لا معارض له له تعالى و ما كنت تملو من قبله من كتاب و  
فقط بعينك و لا تقول انا امته امية و ما كنت في محلة و مستظلم

ص  
ص  
باب صلح الحديبية من كتاب  
الحج

ص  
ص  
قول علي بن ابي طالب  
و هو موجود عند بعض النسخ  
المسم ۱۱

علی صدق و صحت رسالت و ذلک آنکه کتب من غیر نقل آن نبی و کاتبان کاتبان  
 خارقا لا یأتی الا ان الله اعلم العالمین و الاخرین من غیر تعلیم و الاکتساب کان ذلک بلوغ  
 مطلق و اعظم فضایل و هذا لو فرض ان الله اعلم الکتابه کما ادرام علیها فیکفیر عنده  
 قطکت فی غیر ذلک الموضع الخاص بل لم یفارق ما کان علیه من عدم معرفته بالکتابه  
 حاله کاتبه ثلاث و اما اجر الله تعالی علی ذلک و قوله حرکتا کانت عنھا خطوط مفهومة  
 ابن عبد الله لم یفرض ان الله کان علما فی ذلک الحال انما یفرض ان الله کان علما فی کل حال  
 و علی التقديرین فلا یزول عنه اسم الله بذلک لذلک التواضع فی هذه الحالة و لا  
 یحسن ان یکتب بقا علیه اسم الله مع کونه کاتب و قد انکر هذا کثیر من متفقهین  
 الا اندیس و غیرهم و شد و النکیر فیہ و نسبوا قائله الی الکفر و ذلک دلیل علی عدم  
 العلوم النظریة و عدم التوقف فی تکفیر المسلمین و لم یقتضوا لان تکفیر المسلمین  
 علی ما جاء عنه علیه السلام فی الیوم لا یصح لاسما من فقهه لاهل عصره بالعالم و الفضل  
 و الکامات اما آنچه گفته و درین عبارت نسبت آن بخود و مؤدب کتب که ما با آن پیش  
 بعد تعلیم عدم کاتبیت آنحضرت آنکه هر کلمه در آنچه در صحاح اصل است مذکور است کتب النبی الی کسر  
 و قیصر و کتب ابن عبد الله هیچ کس را شبهه واقع نشد و در لفظ کتب هر شبهه واقع نشد زیرا که آنچه مراد  
 از کتب النبی الی کسر و قیصر و کتب ابن عبد الله است همان مراد از کتب خواهد بود و اما آنچه گفته  
 تیر عادت آنجناب آن بود که غیر از قرآن چیزهای دیگر نمی نویسانید پس کتب صریح و پنهان توضیح است چنانکه  
 آنحضرت نامها سو سه ملک و صفحا سه جریبیه از دست جناب امیر و خنجر از آفتاب است و شیخ عبدالحی  
 در ترجمت سکوة در فصل ثانی از باب سکوة ابی عبد الله گفته ابو الحویرث که از تابعین است روایت کرده است  
 که آنحضرت نوشت بجانب عمر بن حرم بفتح حای جمله و سکون را که صحابی انصاریست و اول مشام و  
 خذقت و وی در آن زمان پانزده ساله بود و عامل گردانید او را آنحضرت در بخران بفتح نون و سکون  
 جیم نام شهرت در بین و بود وی در آن زمان هفده ساله و کتابی نوشته بودی سپرد که در وی فریض  
 و سن و دیات بود و نوشت عجل الاضحی و هذا الفطر یعنی شتابی بکون نماز عید اضحی را و در آن نماز عید  
 فرمود انحر و در باب دیات از کتاب شکوة مذکور است ان رسول الله کتب الی اهل البیت و کان فی  
 کتابان من اغبط مومنا الحدیث و نیز در کتاب سکوة در فصل اول از باب حرم المدنیة مذکور است  
 عن علی قال ما کتبنا عن رسول الله الا القل و ما فی هذا الضعيفة قال رسول الله المنة

ص

(ص)

ص



الهدى بان يخفض صوته عند السجدة واحضر ما طلب فانه لا يقول الا الحق وازين هر دو عبارت و دیگر عند  
 متضمن اینان مثل عبارت ابن حجر که غفر می منقول شود و عبارت سابقه عینی و غیر این نظایر این تطویل کتاب  
 ظاهر است زیرا که از این عبارات ظاهر است که هر معنای نهی است و آن بر حجاب رسالت مآب جایز نیست و مخاطب  
 بصورت تمام تجویز کن در حق آنحضرت کرده حق پیروی عمر کافعی ادا نموده و با وصف قصد صیانت ذیل عمر از عمر  
 نسبت ذیل بالنسب و در کتب آن شده اما آنچه گفته رخصت با هم در حضور آنحضرت تقرب مناظرات و شایع است  
 همیشه جاری بود پس جی ایش رفع صوت مطلقا بخبر حجاب رسالت مآب اگر چه با هم باشد ممنوعست چنانچه ایش  
 روایت میکند که روزی عمر و ابوبکر با هم رفع صوت در حضور آنحجاب که ده بودند ای که می که اکثر فواصلا که  
 فوق صوت البتة در حق ایشان نازل شد چنانچه در صحیح بخاری مذکور است عن ابی ملیکه قال قال الخیر انی سمعت  
 ابوبکر و عمر یأمران صواتهما عند البتة حیث اقدم علیه کب بنی تمیم فاشارة احدهما بالکف فرفع بنی  
 اخیه جاشع و اشار بالکف برجل اخر و قال فاعلا حفظ اسمی فقال ابوبکر بعد ما اردت لا  
 خلا فحالا ابوبکر ما اردت خلا فک فارتفعت صواتهما فذلک فانزل الله تعالی یا ایها  
 الذین امنوا کثر فواصواتکم فوق صوت البتة الکیة فقال ابن الزبیر فما کان عمر یسمع  
 رسول الله هذه الکیة فخرستهم فکذبوا ذلک عن ابیه یغیر ابی بکر و نیز در صحیح بخاری در حدیث  
 که متضمن بیان اباب حجاب آنحضرت است مذکور است که جماعت آنحضرت رفع صوت بخبر آنحضرت با هم میکردند و ده فوا  
 اذ تکلموا فخفضوا صواتهم عندنا و این بیان ثابت گردید که آنچه مخاطب بعد از منقول گفته بلکه شاره قرآن  
 تجویز آن میفرماید الی قوله پس معلوم شد که هر بعضی بر بعضی جایز است بطل نخص است اما آنچه گفته اول این  
 لفظ که اکثر فواصواتکم فوق صوت البتة و این نقل نموده اند که اکثر فواصواتکم یعنی که بدینکه عند البتة  
 پس لیس با نهی است و از حدیث صحیح بخاری واضح شده که رفع صوت گویا هم باشد ممنوع و حرمت و نیز  
 حقیقی شایع میفرماید الذین یخفضون اصواتهم عند رسول الله اولئک الذین یتقوا الله  
 فلو هم لتقوا و این آیت هم دلالت دارد بر آنکه رفع صوت نزد حضرت رسول خدا غیر ممدوح است از آنجا  
 که مالک باین هر دو آیه مذکوره استدلال نموده بر ممنوعیت رفع صوت در مسجد نبوی بعد از وفات آنحضرت چنانچه  
 در کتاب مواهب لدنیه مذکور است و قد روای ان اباجعفر المنصور باظرها کما فی مسجد الرسول فقال  
 له مالک یا امیر المؤمنین کثر رفع صوتک فی هذا المسجد فان الله عز وجل ادب قومها فقالوا نعموا  
 اصواتکم فوق صوت البتة الکیة و مدح قومها فقال ان الذین یخفضون اصواتهم عند رسول الله  
 الکیة و مدح قومها و قال ان الذین یأمران ذلک من وراء الحجاب اکثرهم لا یعلمون الکیة و ان

محصول  
 باب لا ترفعوا اصواتکم  
 سورة حجرات من کتاب  
 التفسیر ۱

محصول  
 النوع الثامن من  
 الکتاب

حرفه میتا کن متجیا فاستکان لها ابو جعفر انقه وقاضی عیاض در کتاب شفا کفیه و لما اکثر  
 عالم الک الناس قیل له لو جلت مسقیلا لیمعه فقال قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا لا یغی  
 اموالکم فوق صوت التذکر و حرمت حیا و میتا سوا و انتهی در تاریخ و فار الفونی با جبار و ادر  
 تصیف سید نزلین سیدی مذکور است قال ابو جعفر یبغی فی الصلوة علی نبی حیا و کاهیتا  
 و در عمدة القاری شرح صحیح بخاری مذکور است روای ابن ماجه عن عائشة قالت لما مات  
 رسول الله اختلفوا فی اللحد الشق حتى تکلموا ذلك و ارتفعت صواتهم فقال ابن  
 عمر لا یضیع عند رسول الله حیا و کاهیتا او کلمة فیها اما انی کفته سبعة اکر کما ثابت شود که اول  
 عمر رفع صوت کرد و باعث تنازع گردید این را بیل ثابت باید کرد پس اگر رفع صوت نمیکرد حاضران  
 حجره شریعه که جمع کثیر بودند چگونه آواز میبوش شنیدند و در صحیح بخاری مذکور است که عمر بعد نزول آیه تلاوت  
 انقدر آهسته گام میگفت که بدون استفهام خواب رسول خدا کلام او نمی شنیدند و در اینجا بحث عداوت طبیعت  
 عادت را ترک داده انقدر آواز بلند کرد که همه حاضران شنیدند و قول القول با قال عمر بر زبان آورده و  
 اما بیل باعث گردید عمر تنازع را پس همان روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم است که در آن مذکور است  
 قال عمر ان التذکر قد غلبت الوجع عندنا کتاب الله حسبنا فاختلفو و کثر اللفظ و حرف  
 فاکم بر لفظ اختلفوا در خلعت فای تقریر است لالت دارد بر آنکه خلاف و تنازع مردم متفرع بقول بوده و مخفی  
 دلیل و صحت بر آنکه عمر باعث تنازع گردید اما انی کفته در آن حجره جمعی کثیر بودند پس دانستی که علامه  
 علی رح بهمین جهت طعن رفع صوت را در ضمن مطاعن صحابه نیز ذکر کرده اما انی کفته و ارشاد پیغمبر که یبغی  
 عندی تنازع نیز بر همین مدعا گواه است پس لفظ لا یبغی جایز در ترک اولی مستعمل میشود همچنان در هر محال و  
 و غیر جائز نیز استعمال میکنند قال الله تعالی و ما ینبغی للرحمن ان یخذلکم و و مشکوٰۃ در حدیث  
 عقبه بن عامر قال هذا رسول الله خرج حری قلبه ثم انصرف فزعه فزعاً شديداً کاکا  
 له قال لا یبغی هذا للمتقین انتهم و علی قاری در شرح این گفته قبل فی بیل لالت  
 کان قبل التذکر کان المتقین غیر سوا التذکر و میکان فعدان المراد به المتقین عن  
 التذکر و لا یبغی یبغی لایحوزانته اما انی کفته و لفظ قوموا از باب تنک نرجی بر این است  
 پس جی ایش آنکه چون ثابت و محقق گردیده که پیغمبر خدا مجبور بر طعن عظیم بود و جایز بقضایه تعالی  
 و زنده و اهل علی خلق عظیم این تنک نرجی از آنحضرت ممکن و مقدر نیست بلکه صد و نه قول از جهت کثرت  
 اموات و خوف ایشان بود و جایز بود که اکثر و اکثر اللفظ و کما قال رسول الله فموا عن

محص  
 نفس و علم این مرتبه یعنی  
 بعد موت و توقیر لازم  
 من الباب الثالث من  
 القسم الثاني

مع ص  
 کتاب العبادات باب من  
 تقدم في اللحد

لم يحص  
 الفصل الاول في  
 استمر كتاب الصلاة



ص

ص  
فصل علی صله فی جز  
کتاب الفقه

در حالت حیرت که بان دارد و لهذا بخار سے بخیریت را در کتاب لا اعتصام بالکتاب و سنت در باب کرمه  
الافتلاف آورده و شیخ عبدالحق طوسی در ترجمه نقیول گفته پس چون بسیار کردند بانک و خروش و تهاول  
گفته آنحضرت برخیزید و در شوق ازین و در صحیح بخاری مذکور است عن ابی هریرة عن النبی  
قال انما هلك من كان قبلكم بسواهم و اخلافهم على انبيائهم فاذا هلكتم  
عن شيء فاجتنبوه و اذا امرتكم بشئ فانوافموا ما استطعتم من بقرینه بخیریت و افصح میشود  
حضرت رسول خدا سبب ظهور اختلاف صحابه که موجب هلاکت و ضلالت ایشان بود لفظ قوموا یعنی که هر صحاب  
بتبعیدت از خدا فرمود و از سبب ظهور اختلاف صحابه که موجب هلاکت و ضلالت ایشان بود لفظ قوموا یعنی که هر صحاب  
و آنچه گفته و آنچه در حالت مرض از راه ملک مزاجی بوقوع میاید در حق کسی محل طعن نیست پس چونکه خطاب  
رسالت است در حالت مرض و محنت و غضب و ضایع حق و صدق منفرمود و هر چه میفرمود حتی منزل میبود  
لهذا آنچه آنحضرت در حالت مرض از تبعید ما لعین از سبب ظهور اختلاف صحابه که موجب هلاکت و ضلالت ایشان بود لفظ قوموا یعنی که هر صحاب  
ازین اختلاف شان بوده چنانچه ایراد بخار سے بخیریت را در باب کرمه الافتلاف هم دلالت صریح بر  
دارد و ارشاد فرموده بآنکه دلالت رسول و حال مخالفت و مساوت قبیحه شان با رسول و اختلاف خود  
داشت و ابن حجر در فتح الباری آورده المحرر بالضم ثم الکون الذی بیان و المراد به ما بالقیع من کلام النبی  
لا یقظم ولا یعین به لعدم فایده و وقوع ذلک من النسب من یستحل لانه معصوم فی صحته و مرضه لقوله تعالى  
وما یطق عن الهوی الاّیة و لقوله انی لا اقول فی الهی و ارضا الاحق الخ پس هرگاه جمیع اقوال و  
و افعال خیاب است در جمیع احوال حق و صواب باشد باز تجزیه و وقوع هر سه خلاف حق از ان  
حضرت در حالت مرض از راه ملک مزاجی قبح و محنت و غیاب و عدم عبادت و عقاد بر اقوال آن عالیجاست  
معاذ الله من مثل هذه العفوة الفطیحة لقوله الشیعة اما انی کفنه که علی الخصوص که این خطاب که  
هم حاضرین است خواه مجوزین خواه مانعین پس جوابش آنکه لا سلم که خطاب همه حاضرین است  
لکه محقق کلبانی بود که باعث و سبب اختلاف و خلط اصوات شدند و لهذا راوی حدیث آنکه لفظ  
اختلاف را سبب و موجب صدور لفظ قوموا یعنی از آنحضرت دانسته گفته فلما اکثره و اللفظ و الاختلاف قال  
رسول الله قوموا یعنی و صریح است که سبب اکثر خلط اصوات و خلط نمودند مگر مخالفان امر مجزیه  
موافقان و متابعان امر آنحضرت و لما انی کفنه در روایت صحیح و لا بد است که آنحضرت را در همین مرض خود  
خورشیده بودند بعد افاقت فرمودند که خطی احد فی البیت که کل الجاس فانه که چشمه که پس هرگاه  
این قصه صحیح بخار سے در روایت عایشه باین الفاظ مذکور است لد قناه فی مرضه فجل فی البیت

ان کا تلوہ قتلنا کراہیتہ المرضی للدوا فلما افاق قال کراہوا کراہوا کراہوا کراہوا  
 للدوا فقال کراہیتہ احدی البیت کراہوا فلما انظر الی العباس فانه یشهد کراہوا  
 کراہوا اولی شامہ ازالدو کردن منع و بقیہ این بقول صریح فرمودہ کہ اباس شمار انہی مکرر ہم ازالدو کردن و حاجت  
 و دیگر صحاب منع و ہی تحضرت را ازباب کرہیت رضی دوار الغفہ باشند بل ریشاں چه سبب است کہ قول حضرت  
 امیر مودات و قرطاس کتب لکم کتابا ان تصلوا بعدی ازباب ہدیان رضی شمار ذالما استدلال مخاطب بروا  
 لدو و وقوع ہر ماضی انتخاب سات آب بخت ننگ ماضی کہ رضی را عارض میشود پس مدفع است اولاً بانیکہ روایت  
 مذکورہ تا وقتیکہ در کتب معتبرہ و شیعہ ثبت نشود بیاقت احتجاج ندارد و ثانیاً بانیکہ روایت مذکورہ ہرگز دلالت بر قتال  
 و زوال عقل تحضرت ازالدو کردن نمیکند بلکہ لایق احد فی البیت الالد وانا انظر الی العباس فانه لم یسجد کم دلالت بر  
 کمال عقل تحضرت چنانچہ در شرح صحیح بخاری قسطانی در ذیل شرح مقبول مذکور است ای کایتی احدی کہ در حدیث  
 و حال نظر فی الیہم قصاصاً لنعلم و عقوبۃ لہم لکن ہم امتنا الفیہ عن ذلک امامن یشر قطاھر و  
 امامن لم یباشر فاکو فہم ترکوا فیہ عما فہم ہو عنک العیال فانه لم یسجد کہ ای لم یخیر کہ حال  
 اللد و ثانیاً بانیکہ در متن ابن روایت خطر اب و خلاف وقت چنانچہ ابن ابی الحدید در شرح بیج البلاغۃ  
 در جزو دوم از تاریخ طبری نقل کردہ روایت عائشہ رحمہا اللہ قالت اخی علی رسول اللہ و الدار ملوۃ من  
 النساء ام سلمہ و میمونہ و اسماء بنت عیس و عندہم العباس بن عبد المطلب فاجتمعوا علی ان یلذوہ فقتلوا  
 العباس بن الدہ فلذہ فلما افاق قال من صنع لہ هذا قالوا علی قال لنا هذا و اعطوا من یخو  
 هذا الارض اشار الی ارض الحبشہ قال و فعلتم ذلک فقال العباس حیثنا یا رسول اللہ انما کون  
 لب ذات الحبشہ فقال ان ذلک فلما کان اللہ لیعاقبہ بکایتی احدی البیت کراہوا کراہوا کراہوا  
 لذت میمونہ و انھا الصائمۃ لقتل رسول اللہ عقوبۃ لہم بما صنعوا و ابن ابی الحدید بعد نقل  
 روایت گفتہ قال ابو جعفر قد رویت روایۃ اخی عن عائشہ قالت لد رسول اللہ فی من صنع فلما  
 کاتلد و قتلنا کراہیتہ المرضی للدوا فلما افاق قال لا یبقی احد کراہوا غیر العباس عہ فانه لم  
 یسجد کہ و قال ابو جعفر لکن فی قولہ اللد و سبیل اسماء بنت عیس طلت العجب من تناقض ہذا  
 الروایات فی احدهما ان العباس لم یسجد اللد فلما کراہوا عفاہ رسول اللہ من ان یلذوہ من کراہوا  
 حاضر

ب دروغ البی کرکت  
 الحارثی

فی شرح کلام لد و یولی  
 علی رسول اللہ

اصل شرح بیج البلاغۃ  
 مجلد ہست در کتب خانہ موقوفہ  
 جناب مصنف مقام عالیہ  
 دار اسلام بروجرد

و انحصار ان العباس حضرت لد و فی ہذا الروایۃ التی تتضمن حضور العباس فی لدہ کلام مختلف  
 فیہا ان العباس قال لد ثم قال لد فافاق فقال من صنع لہ هذا قال لد فافاق

و اعجاء نامن ارض الحشبه لذات الخب فكيف يقول لا الله ثم يكون هو الذي  
 اشاد بان يلد وقال هذا و اعجاء نامن ارض الحشبه لكنا وسالت النقيب جعفر بن محمد  
 بن زياد بصري عن حديث الله و فقلت الله على ابن ابي طالب فلك اليوم فقال معاذ الله  
 لو كان لذكرت عايشه ذلك فيما ذكره و تنغاه عليه فقال و قد كانت فاطمه عليها السلام  
 حاضرة في الدار و ابناها معها افترها لثت ايضا و لدا الحن و الحميز كلا هذا امر لم يكن  
 انما هو حدث و لده من و لده تقربا الى بعض الناس و الله كان اسمها بنت عيسى شاذ بان  
 يلد و قالت هذا و اعجاء نامن ارض الحشبه جاء به جعفر بن ابي طالب كان بعلمها و ساعد  
 على تصويبه لك كاشادة به ميمونة بنت الحارث فلما سئل الله فلما افاق انكروا و سأل عنه  
 فذكر كرام اسماء و موافقة ميمونة لها فامرا فتلد لامرأتان لا غير فلتا و لم يخر غير  
 ذلك و الما طل كالكاد يخفي على المستبصر ان الله ارسل انكلام معلوم منه كبر بعض الروايات انجيدت بعض  
 فقرات راجحت تقرب بعضي مردم از نزد خود متولد ساخته اند و در بصورت حديث مذکور محل اعتماد و قابل احتجاج  
 نباشد اما آنچه گفته وجه چهارم از طعن نیز یعنی بر خیال باطلت زیرا که حق تعالی است وقتی میشد آن شخص را  
 این وجه چهارم طعن باین الفاظ که مخاطب ذکر کرده در کتب شیعه یافت نشد بلکه آنچه شیبان گفته اند نصیحت  
 است که منع عمر از بیان او است و قلم مستلزم ضلالت گمراهی است بود و یا آنچه قاضی نور الله در مسند  
 گفته باجمعه منع النبي عن كتابه الوصية التي وصفها بكونها رافعا للضلالة عن الامية قبيح  
 شرعا و عقلا و يلزم منه ضلالة عمر و ضلالة المسلمين و ايقاظ الفتنة و ايقاعها بين المؤمنين  
 كما صرح به القائل امير المؤمنين المبيد الشافعي في شرحه لادب جوان المنسوق الى امير المؤمنين حيث قال  
 بالها و سبته اول فتنة که در میان اهل اسلام واقع شده ان بود که پیغمبر در مرض موت فرمود هلموا الکتب لکم  
 کتابا لن تضلوا بعد ابد عمر گفت از النبي قد غلب عليه الموضع و عند کم القدر ان حسرتکم  
 کتاب الله و نزاع عمر بترتیب رسید که پیغمبر فرمود که فهو لا ينبغي عند نبي الشائع انهم فعل هذا بانك  
 منع عمر من ذلك ضلالا للخلق و ايقاظا للفتنة التي قد استمرت بين المسلمين و قد صرح  
 عن النبي انه قال الفتنة نائمة لعن الله من ايقظها فانهم انهم و شاید مخاطب بر عمر خود  
 باین الفاظ ادای عین ضمنون خواسته باشد یا از نسبت لفظ ضلال بطرف عمر مترجم کرده باشد و هر گاه که  
 این را دوستی پس بدانکه حاصل آنچه توجهات باره غیر از این نیست که کلام پیغمبر خدا اکت لکم کتابا  
 که فضلو بعد لا طائل محض بوده و از کجای ثابت شده که نفع است محض در امر جدید بود حال آنکه تاکید بر سابقا

و

هم بافع ضلالت میباشند اما آنچه گفته که بهضمون آیة الیوم حکمت کنم و بنیکم قطعا معلوم است که هر چه بدینود  
 پس این معنی وقتی حجت باشد که باتفاق ثابت کرد که بعد ازین کدام آیه دیگر نازل نگردد و همچنین خدا  
 بعد از نزول آیه کریمه هیچ حکم جدید ارشاد نفرموده حال آنکه در میان بعضی اختلاف است که آخر نازل من القرآن کدام آیه است  
 از آیات قرآنی و لهذا از تفسیر در کثافت در تفسیر این آیه کریمه گفته اجملت که دنیا که گفتند که امر عدوکم  
 وجعلت الید علیکم لکن انقول الملوك الیوم کمال لنا للملک و کمال لنا ما نریل ذاکفو امن ینا و غمهم  
 للملک و صلوا الی اخر اضم و مبالغه مبالغه و در روضه الاحباب مذکور است روایتی آنکه فرمود که  
 گویم مرا عالم بقا خواسته اند و من اجابت نمودم بر این که من در میان شما دو نفر بزرگ عظیم میگزارم یکی از دو دیگر  
 بزرگتر است آن قرآنست و الهیت من بهنید و حقا و کنید که بعد از من بان دو هر چگونه سلوک خواهد بود و رعایت حق  
 آنها بچگونه خیر میسر کرد و آن دو امر از یکدیگر جدا نخواهند شد تا در حوض کوثر من رسیده نگاه فرمود بر سینه خداوند  
 تعالی مولای من است و من مولای جمیع مومنان بعد از آن دست علی را گرفت و فرمود من کنت مولاه فعلی مولاه  
 اللهم وال من والاه و عاد من عاداه و اخذ من خذله و اخر من نصره و ادر الحق مع حیث دار  
 بروی است که عمر بن الخطاب گفت ای علی ما یاد کردی مولای من و مولای هر مومن و مومنه گشتی از منی پس مقصود از  
 آن بود که در انجیث نیز تاکید بهضمون همین حدیث که بنا بر آنچه در باب ماست گذشت است تمسک و قد آنحضرت میفرمود  
 علی بن ابیطالب فرماید و عمر چون مقصود حضرت وقف بود مردم را از آوردن ادوات کتابت منع کرد اما آنچه گفته  
 بلکه امر دینی هم بود چنان مشهوره نیک و مصالح ملکی ارشاد می شد که زمان همین وصیت بود پس جوش  
 آنکه اگر مشوره نیک و مصالح ملکی از او ردین نمود آنحضرت را چه لازم بود که در چنین وقت به تمام آن می برد  
 و ادعای تمنی که وصیت حق تعالی زمان وصیت با مورد نیویه است بی دلیل و باطل محض است اما  
 آنچه گفته که ام عاقل تجویز میکند که حجاب پیغمبر در مدت سب سال که زمان نبوت آن فضل البشر بود تا بد  
 رحمتی و رافقی که بر عموم خلق افتد و مخصوص در حق امت خود داشت و با وجود تبلیغ قرآن و ارشاد احادیث  
 بشمار در وقت تنگ چیز که هرگز گفته بود این نیز تریاق محرب بود برای دفع اختلاف میخواست که بگوید یا سید  
 پس مردود است باینکه کدام کس اشعیان با تمنی قایل شده که امریکه براسه نوشتن آن پیغمبر ادوات  
 و کتابت طلب نموده بود که باین گفته بود بلکه آنچه اشعیان میگویند است که آن امر را پیغمبر خدا  
 صلی الله علیه و آله از ابتدا س رسالت تا هر وقت وفات هم بطریق رموز و اشارات و هم نصوص  
 و وضوح الفاظ و عبارات در خلوات و جلوات کبریات و مرات ارشاد میفرمود تا اینکه بعد از رحلت از حجاب  
 در موضع عذیر خم برور مجدم بچیز در حضور عالمی مردمانیکه در آن حج هر کاب سعادت انتخاب آنحضرت بود

ص  
 سورہ مائدہ سیم و ششم  
 ص

و فی خلاف آنحضرت

بر دلالت اوست علی بن ابیطالب رضی الله عنه و خطبه طویل و مفصل شرح و نمایی بر توحیدی و وصف حالت خود و بیان فضایل و  
 و کمالات علی بن ابیطالب و شاد و فرمود و حث بر تمسک ثقلین خود چون عمر از قول آنحضرت ایستاد که باید  
 همان امر سابق را عینی است خباب امیر المؤمنین حث بر تمسک کتاب الله و سنت رسول بیت که هر دو را تنها  
 مانع از غلالت اند و خواهد فرمود و گفت آن اثر و نصیحت را اثبات این محسنی که این زهر چنان تریاق  
 مجرب بود که براسه وضع خلاف و ضلال کافی بود پس بنا بر آنست که هر خطا فکری در است و افعت و فرغ  
 اختلاف در امامت بود و چنانچه شهرستانی در مل و نخل گفته الخلاف الخاص فی اکامته و اعطاه خلافت  
 بنی اکامته خلاف اکامته اذ ما سل سیف فی کماله علی قاعی دنیة مثل ما سل علی اکامته  
 فی کل زمانه و قد همل الله ذلك في الصدك الاول شيخ عبدالحی و نهوی در شرح مشهوره گفته قیل کان  
 النبی اراد ان یکتب تعیین احد من الصحابة للخلافة لیلا یقع بعدا نزاع مذهبهم کان بکا  
 ابن عباس لغوات معتقدا من هذا الخبر و تحقی شارح شفاء قاضی عیاض گفته قال سفیان اراد  
 ان یمین امر الخلافة بعدا حتی لا یختلفوا فیها و کما فی در شرح صحیح بخاری از خطابی نقل کرده که او  
 گفته هذا یناول علی و جهیزا حدهما ان اراد ان یکتب اسم الخلیفة بعدا لیلا یختلف الناس و  
 یتنازعوا فیهم لیسم ذلك الی الضلال المستقیم بقدر الحاجة و شرح الباری در شرح قوله انکم کتابا  
 گفته یو تعیین الخلیفة بعدا و سبباتی شئی من ذلك فی کتاب الاحکام فی باب الاستخلاف منه اما ان شیخ گفته  
 و صلاح عمر در اینجا حاضر نبود و یحیر و توهم اسم انکه مبادا بشود و از بیرون تهدید نماید بر زبان بیاورد و باوصف  
 اند و رفت جمیع اسل بیت در موقت بانما نفراید که این کتاب را نوشته بگذارید پس جوابش انکه از کجا معلوم  
 شد که آنحضرت برای نوشتن این کتاب اهل بیت خود را امر فرمود حالا که در کتاب جلال العیون مذکور است که شیخ ابو جعفر محمد  
 بن یعقوب کلینی رح آنحضرت امام موسی کاظم علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود که از پدرم جعفر صادق  
 پرسیدم که آیا چنین بود که حضرت امیر المؤمنین کتاب وصیت نامه حضرت رسول خدا بود که حضرت را و اولا سکر و  
 نوشت و جبرئیل و ملائکه مقربین گواهان بودند حضرت صادق عا عتی ساکت شد و بعد از آن فرمود که چنین بود که  
 انتی و عدم اطلع مخاطب کثیر و ان عمر است بر نوشته شدن وصیت نامه دلیل عدم ان بر واقع نمیتواند شد بنا بر  
 آنچه خود در فصل اول از باب یازدهم این کتاب در ضمن بیان نوع وصیت چهارم از انواع او امام مسویه بطرف شیعه  
 گفته کما سجدی انما الله تعالی و بر تفسیر تنزیل میگوید محمد تو هم تهدید عمر از بیرون در جمع و عت زبیر که  
 اگر پیغمبر خدا را دیگر قصد کتاب وصیت بخور همان جماعت صحابه با لحن میفرمود همان آتش در کالنه در شمشیر  
 و اگر یکی از اهل بیت خود موافق قول مخاطب بشاد میفرمود که این کتاب را نوشته بگذار و از آن بخواهید منصرف میشد زبیر که

نصف ص  
 مصروفان قلت فقد تفرقت  
 عصمة فی قوله فما معنى  
 فی وصیة من الباب الثالث  
 من المقام الثالث  
 ص ص  
 باب کتابه اعلم من کتاب  
 من المجلد الاول من نسخة  
 احمد سیحان درم مجده

ص ص  
 در ذکر حضرت رسول خدا



کتاب

درین هنگام عمر و اتباع او که از گروه منافقین بودند می گفتند که ما قطعا معلوم داریم که آن جناب را بدست مبارک خود نوشته است زیرا که  
 آنجناب کاهی چربی بدست مبارک خود می نوشت و مشق به صفت داشت و سبب غلبه و جمع از ادله هم حاضر بود پس یکی از این  
 بر آنچه خواسته باشد بدست مبارک خود نوشته باشد و این چنین کتاب نزد ما محل اعتماد و قابل حجت نیست چنانچه حقیقا  
 شانه از حال و مال کفار خرداوه و نمودن تو را عیال کجای که قرطاس فلسفی باید عیال الله اکثر و الله  
 هذا الحق فی حقین و اما آنچه گفته اگر پیغمبر نوشتن این کتاب با حرم و قطع از جناب بتعالی مامور میبود و با  
 یا حق در حق که بقدر و خشنود و تمام روز جمعه و شب و کیش به بجز نیست گذشت متعرض کتابت آن نشد لازم میاید  
 شامل در تبلیغ که منافی عصمت آنجناب پس ممکن است که در جواب شبهه گفته شود که پیغمبر از جناب خدا تعالی مطلق  
 اتوئی بدو و قرطاس باشد آن مامور بود و عرض از ان اظهار مخالفت عمر و اتباع او و حدوث تنازع صحابه بود و بعد از ان  
 منسوخ شد و هرگاه که عرض طور مخالفت عمر و اتباع او باشد حاجت نوشتن آن کتاب بعد از طور غایت آن نباشد  
 و در تفسیر کبیر در ذیل قوله تعالی یا بنی اسرائیل فی المناظر فی الذل و العجز انکون من المسئلة ان الله اخذ  
 فی ان اهلیم هل کان مامورا بالنسب ام لا و هذا الخلد صنف علی مسئله من مسائل الفقه و هی انه  
 هل یجوز لکنکم قبل حصوله مدة الاحتشال فقال اکثر اصحابنا انه یجوز الی اما آنچه گفته  
 و اگر با جهاد خود میخواستند که چیزی بنویسند پس جوابش آنکه قطع نظر از آنکه مذکور است یا نه اینست که پیغمبر خدا  
 هیچ کاره با جهاد نمیکرد و نیز جمعی از ائمتنا هم بر پیغمبر خدا جهاد جایز نباشد آنچه بر حوا آن تفریع نموده و بطلان  
 اما آنچه گفته آنچه منظور داشت در نوشتن کتاب یا امر جدید بود زاید بر تبلیغ سابق یا ناسخ و مخالف آن یا تاکید  
 الح پس جوابش آنکه ما شش ثالث اختیار میکنیم و میگویم که اول تاکید رسول خدا را مغازیر تاکید الهی بجان کردن  
 باطل محض است و بدو آن بغیر و این است و رساله و ثانی تاکید طاهر است که هر قدر تاکید زیاد شود تاثیر آن زیاد  
 خواهد بود و ثالث اگرچه تاکید پیغمبر بالاتر از تاکید خدا نبود لکن با اعتقاد مخاطب تاکید عمر البته بالاتر از تاکید خدا  
 و رسول بود چنانچه در کتاب در کید یازدهم از باب دوم بدان تصریح کرده و در فضیلت اگر عمر پیغمبر خدا را  
 تاکید امر مطلوب مانعت نمیکرد بلکه تائید حضرت میمود البته آن تاکید پیغمبر که مودت تاکید عمر میشد نزد مخاطب  
 کاری میکشود اما آنچه گفته این روایت صریح استفا میشود که قبل از تکلم عمر حاضرین تنازع کردند پس کتب  
 محض و یمان صرف است و هرگز در روایات صحیحین دلالت ندارد در آنکه تنازع حاضرین قبل از تکلم عمر مودود و لغاظ  
 مختلفه این روایت که در وقت موضع صحیح بخارے مذکور است قبل ازین نقل موده شده و همچنین مطلق مسلم هم مذکور شده  
 و در صحیحین از انها فهمیده میشود که قبل از تکلم عمر حاضرین تنازع کردند بلکه در هر دو تکیه نام عمر مذکور است از ان روایت استفا  
 در تکلم عمر بلکه شوم قبل از آنکه تنازع حاضرین بود بلکه اختلاف و تنازع حاضرین همان تکلم عمر بود زیرا که بر لفظ مختلف

مص

سیاره ۲۳ سورۃ  
 رکوع ۲ قبل از نصف  
 بود که هرگاه پیغمبر از ان

در بعضی روایات از امام محمد بن ابی حنیفه در ان روایت آمده که پیغمبر خدا را تاکید عمر مذکور است و این تاکید  
 در بعضی روایات از امام محمد بن ابی حنیفه در ان روایت آمده که پیغمبر خدا را تاکید عمر مذکور است و این تاکید

صادره ساجده نام شراذکر کرده پس جهت اولی در ویت حرمی که نام عمر در آن ذکر کرده روایات متوسطه را حمل باید کرد که  
 ه عده نقاد احادیث است که روایات مختلفه را هم مطابق کرده یکی را بر دیگری حمل می نمایند چنانچه بر متبع خیر پوشیده  
 است و حقیق شال ندارد مخاطب در اینجا بتسین عیب نگار برده که اولاً روایتی آورده که در آن نام عمر مذکور نیست و بعد از آن  
 فقره فی البیت حال آنکه که در دیگر روایات در صدر حدیث قبل ذکر خلاف حاضرین مذکور است آورده باین جمله خوشه  
 که تکلم عمر را متعذر از تنازع حاضرین که داند هرگاه حال مخاطب در ذکر احادیث خویش باین مشابه باشد که از فضیلت  
 برای تخلیج عموم تحریفان می نماید پس وقوع خیانت از و در ذکر مقالات و روایات حضم که جایجا ظاهر شده چه مستبعد  
 اما آنچه گفته و نیز معلوم شد که از امودین چندی نوشتن منظور داشت بلکه در سبب است مدینه و مصالح ملکی و تفسیرات  
 چنانچه زمانی بآن جزا وصیت فرمود آن پس از تکلام او معلوم میشود که خراج مشرکین و جایزه دادن و خود از امور  
 و موافق و محی نیست و غلط این ظاهر است زیرا که در محل خود ثابت شده که حضرت رسول خدا هر محاسب که با کفار از مصالح و  
 مجامده و جوان نموده همه از او درین و موافق و محی آتی بود چنانچه از کلام بدر مخاطب که ساجده طعن سیوم از معنی  
 الی کبر منقول شده نیز واضح است و اگر هم عاقل سبب تخریر خواهد کرد که پیغمبر خدا که محض برای اصلاح دین مبعوث  
 شده بود در وقت آنحال انتقال بجهت ذوالکمال بتسین تفسیرات امور بتجوی اشتغال نماید و از امور دین  
 حرفی بر زبان نراند اما آنچه گفته و نیز سیوم که درین روایت است از نوشتن شده پیغمبر جیش اسامه است که در روایت  
 دیگر آمده ذکر نموده پس دلیل بر آن اقامت نموده و ما میگوئیم که محتمل است که امر سیوم که راوی درین روایت  
 آنرا ذکر نموده با فراموشی کرده و وصیت بخلاف خواب حضرت هر و در معنی البیت رسول خدا بود که موجب  
 حیث تطیل مانع از رسالت است اما مطابق مضمون اکتب که با کمال تعلقوا بعد از آن باشد چنانچه در احادیث  
 دیگر ثابت است اما آنچه گفته که اول دلیل برین مدعا است که چون از دیگر اصحاب از آوردن دو بیت و شانه  
 پرسیدند در جواب فرمودند که **فَاللَّهِ مَا نَافَعَهُ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَ إِلَيْهِ** یعنی شما میخواهید که وصیت نامه بنویسم آنچه  
 پس مد و شش است باینکه از کجا ثابت شد که ضمیر محذور در جمله مدعوئی الیه راجع است بکتاب و وصیت نامه زیرا که  
 در رجوع ضمیر خالات دیگر نیز گفته اند این بخوری میگوید راجع سوال از مصلحت کتاب است یعنی آنچه من آمم  
 در آن از تائب برای تقاضا خدا و تفکر در آن و سخن متصل است از آنچه سوال میکند شما از مصلحت کتابت و  
 عدم آن و محتمل است که معنی آن باشد که آنچه من مدادم بهتر است از آنچه شما را آن نسبت میکنید از چه و نمایان  
 شنیدن من آنرا میخواهم پس که آنرا ترک کنم و این حجر که از اعظم محققین نیست است بمعنی را ظاهر گفته و از  
 حصر که در باب ظاهریت آن از کلام مستفاد است پدید است که در معانی غیر ظاهر است پس حاصل خطاب  
 با وجود تطرق این احتمالات که بر صحت اولین و آخرین اش علمای اهل سنت تصریح کرده اند مطلبی را که خود فهمیده

موافق مطلوبش انکاشته متعین کمال بکند و این جهالات را غیر صحیح بداند و معانی را که نزد مثل این مفسران است  
 ترک میارند و غیر ظاهر را اختیار میارند بلکه معنی ظاهرا محتمل هم نمیدانند این در الشی عجاب اما آنچه گفته و نیزین  
 روایت ظاهر شده که چون آنحضرت بار دیگر عرابی تعلق و وارستگی ازین عالم باصحاب نشاد فرموده حاضران بایستی  
 به سیرت و دیگر احادیث عمر بن الخطاب ایستادند این عبارت گفت پس دستی که از بیچیک روایات صحیح بجای  
 گفتن این عبارت بعد از تاریخ اصحاب ارشاد فرمود آن حضرت رسول خدا بار دیگر عرابی تعلق و وارستگی داشت و مضمون  
 میشود و آنکه مقوله عمر که تبصیر بهشتی تا لفظ بعضی مذکور است قبل از تاریخ و خلاف حاضران مذکور است و از بیچیک است  
 ظاهر میشود که عمر این عبارت را بعد از ظهور اختلاف و گفت و شنید گفته باشد تا آنچه از اینجا معلوم شد که این کلام از عمر  
 بن الخطاب بعد ازین گفت و گو شنیده در مقام تسلیم اصحاب واقع شده نه در مقام مخالفت از آنست پس چنانچه دوستی  
 که است که دعوی ندارد و بهمانی و دروغیت که بایستی نه صحیح بخار است منسوب است قال الله علیه و آله لکم کتابا  
 لا تضلوا بعد فقال عمر ان الله قد غلب علیه الوجع و عندكم القرآن حسبا کتاب الله فاختلف اهل  
 البيت فظنوهما فاختلفوا فممنه من يقول استر بوايکتم الله کتابا لا تضلوا بعد و منهم من يقول  
 انما الامر و صحیح ستم مذکور است قال الله علیه و آله لکم کتابا لا تضلوا بعد فقال عمر ان  
 رسول الله قد غلب علیه الوجع و عندكم القرآن حسبا کتاب الله فاختلف اهل البيت  
 عبارت صحیحین یا بلغ و الاالات و اوضح ایضاحات و الاالات دارد که این کلام عمر بن الخطاب قبل ازین گفت  
 و شنید در مقام مخالفت واقع شده نه در مقام تسلیم اصحاب و نیز واضح میشود که باعث اختلاف حاضران  
 همین قول عمر شد که بعضی گفتند که هر سیرت را امثال باید نمود و بعضی گفتند که قول همانست که عمر گفته یعنی  
 ادوات کتابت بنایم و رسول خدا وصیت نامه نوشتن مذکور پس باین تصریحات و ایضاحات چنین دعوی  
 کا و نه نه خرف نموده و آنرا در کتب درج ساختن کار مخاطب است و سنا اما آنچه گفته و مقطع الکلام در حقیقت  
 آنست که حضرت امیر المؤمنین نیز درین قصه حاضر بود و باجماع اهل سیرا طریض آنرا پس و دعای اجماع اهل سیر  
 طریض بر حضور خباب امیر درین قصه دعای محض است دلیل بر این وارد کرده و او دعای عدم نقض سیرت  
 و سنی انکار خباب امیر را بر عمر نیز محض دعوی است و شهادت علی بن ابی طالب که نزد خودش مقبول است اما آنچه  
 گفته غیر از این عباس که در آن زمان ضعیف اس بود کج پس بدانکه اگر قول ابن عباس ازین جهت که ازین  
 باطل بینا و بینان کتب لهم ذلک کتاب سیرت حضرت در زمان رسول خدا از اهل سنت محل اعتبار  
 نباشد میباید که دعای سایل و مستغاث او محل اعتبار نباشد و حال آنکه دعای اشاعره اینست در جواب روایت  
 بار خدای عز و جل انما یستغاثون من الله و انما یستغاثون من الله و انما یستغاثون من الله و انما یستغاثون من الله

و انکار بنی امیه و انکار بنی امیه  
 در سیرا طریض آنرا پس



التفضیل دلائل ثبات وجود صاحب الامر علیہ السلام و رفع استبعادت قوم کتاب عتقات اللہ ازین اور محفل  
 استقصاء الانحزام میں مندرج ہے من شاذ فلیرجع الیہا و الحمد للہ رب العالمین کتب معتبرہ میں منقول ہے  
 کہ بعد اسکی کہ وہ مجمع بارشا حضرت مقدس نبوی رخصت ہوا تو حجاب امیر علیہ السلام فی دوات و قائم قریب  
 حاضر کئی اور حجاب رسول خدا فی وصیت لکھوا بھی تاکہ امت گمراہ نہ ہوتی اور ساتھ تاجر رویت کافی سنی تھیں  
 عطاء حجاب رسول بھی بشیبا نجیاب امیر علیہ السلام تحریر ہوئی ہے وہ رویت شیخ صدوق و شیخ سفید  
 و شیخ طوسی اور اکثر محدثان خاصہ و عامہ فی تسبیح نامی معتبر حجاب امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر  
 و حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام سہی رویت کی ہے حاتمہ او سکایہ ہے کہ فرمایا یا تحفرت فی کیا علی  
 نجی ن دو تب حضرت لیت گئی اور بدل سے کہا کہ دو تو میرے فرزند یعنی حسن و حسین کو حاضر کر جب دونوں  
 حاضر اوسے حاضر ہوئی تو اپنی سینہ مبارک سے لگا لیا اون دونوں گل بوستان کو سونگھا اور بوسے لے  
 حجاب امیر سے منقول ہے کہ نجی خوف ہو کہ یہ ارشادت ضعیفین موجب تکلیف ہو یعنی جا یا حسین کو راس  
 پاس ملاؤن حضرت فی ارشاد کیا کہ یا علی النبی منعرض ہوں کہ میں یا نجی خوشبو سونگھا اور پیار کروں  
 یہ مجھ سے اور میں ایک ساعت او کو ڈرا ہی اور ان پر ظلم کرے خداوند ایدہ امانت میری تیرے  
 سپرد ہے اور صالح المؤمنین یعنی علی ابن ابیطالب کے برکت شیخ سفید رضی اللہ عنہ حجاب امیر  
 و عباس و فضل ابن عباس نے حضرت سے بوجہ کہ بعد انکی ان لوگوں کا کیا حال ہو گا آنحضرت فی ارشاد  
 کیا کہ تم پر ظلم کریں گی ان ایام میں حجاب امیر رب روز خدمت باسعادت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و  
 سلم میں حاضر رہتی تھی اس بابوہ و شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب و غیرہ علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تسبیح  
 متواترہ حجاب امیر و صادقین علیہم السلام سے اور ام سلمہ و عائشہ و غیرہ سے روایت کئے کہ انکدن حجاب  
 امیر و سہلی کسی ضرورت کے کہیں تشریف لگتی تھی آنحضرت فی فرمایا کہ میرے حبیب اور میرے بھائے  
 کو حاضر کرو عائشہ و حفصہ نے شیخین کو بلوایا جب آنحضرت نے اونکو دیکھا تو ردای مبارک سے موند  
 چہا کے دوسرے طرف پہر لیا یہ حضرت نے فرمایا کہ میرے خلیل و حبیب اور میرے بھائے  
 کو طلب کرو نہراؤن دونوں کو حاضر کیا یہ رویا ہے ہوا اس اثنا میں حجاب سیدہ فی حجاب امیر  
 کو طلب کیا جب حاضر ہوئی تو حجاب رسول خدا لے اپنی سینہ مبارک سے لگا کے اپنی ردای مبارک میں  
 چہا یا عرصہ دراز تک ہزار اہی بیان فرماتے رہی بعضی صحابہ بیرون در وارفہ حاضر تھے جب حجاب امیر  
 وہاں تشریف لائی تب لوگوں نے سوال کیا کہ حضرت نے کیا کیا ہزار آپ سبحان کئے حجاب امیر فی ارشاد  
 کیا کہ مجھی ہزار باب علم کا تعلیم فرمایا ہی جسکی ہر باب سہی ہزار باب مجھ پر مفتوح ہوئی روایت ثانی حجاب

و کہیں اور یہ تحریر بھی ہے کہ امیر و عباس و فضل ابن عباس نے حضرت سے بوجہ کہ بعد انکی ان لوگوں کا کیا حال ہو گا آنحضرت فی ارشاد



امیر کو اپنی پاس طلب کیا اور فرمایا کیا علی تو وحی را جانشین میرا ہی میری است میں نے میری دوست تیری دوست  
 میری ہیں اور دوست میرا دوست خدا ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن دشمن خدا ہے  
 یا علی تیرے امامت کا منکر ایسا ہے جیسا کہ منکر میرے رسالت کا انتہی شیخ الطائیف ابو جعفر محمد بن حسن الطبرستانی  
 نے تفسیر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حاضر حضرت باعدت تھا  
 کہ جناب سیدہ باجہم بکثرت تشریف لائیں آنحضرت جب جناب سیدہ کو باہر میں اضطراب دیکھا تو فرمایا کہ جناب باجہم  
 غزا میں تمہاری انگوٹھ کو روکش کر لی اور کہی نہ روای سب گریہ کا کیا ہی جناب سیدہ نے عرض کیا کہ کہو ٹکڑوں  
 حالاکہ آپ کا یہ حال ہے جناب رسول خدا فی فرمایا کہ اے فاطمہ تو کل کر خدا تعالیٰ پر اور میرے تسبیح سے میرا تیرے  
 ابا ہی طاہرین فی جزئیات ہی اور تیری امدان گرامی فی کہ ازواج انبیاء علیہم السلام ہی فاطمہ کہ بشارت دون  
 بخشی پس عشتاقی جمیع مخلوق سے تیرے پر بزرگوں کو برگزیدہ کیا اور رسالت مبعوث کیا اور کافہ خلقت کے  
 اور میر علی کو خستہ کیا کہ مینی با مر اٹھی تیرا عقد او سکی ساتھ کیا اور اپنا وصی و جانشین قرار دیا اے فاطمہ حق علی کا  
 جمیع اہل اسلام ربیب ہی عظیم اور اسلام او سکا قدیم ہے اور علم او سکا سب سے زیادہ ہی اور علم او سکا اہل  
 ہی میزان او سکی قدر و منزلت کی سب سے تفصیل ہی علی سابق الامان ہے اور بعد او سکی خدیجہ ایمان لائیں اور  
 وہ شخص جسے اول نصرت کی اپنی نبی کی اے فاطمہ علی میرا جانشین ہے اور برگزیدہ ہی اور ابوالحسن ہے  
 کہ وہ فرزند میری ہیں جناب باری عزوجل نے فی چند خصلتیں نیک علی کو عطا کی ہیں کہ پہلی اوس سے کسی عطا  
 نہیں ہوئی اور بعد او سکی پہلی عطا ہوئی تھی پس صبر ہی فاطمہ اور جان کہ باب تیرا مغرب خدای تبارک  
 و تعالیٰ سے ملتی ہو گا جناب سیدہ نے عرض کیا اے پر بزرگوں آپ فی اول مجھے خورند کیا میری غفلت  
 فی ارشاد کیا کہ اے نور نظر فرحت دینا غم سے ملی ہوئی ہے ہر حضرت فی فرمایا کہ جناب باری فی مخلوقات کے  
 درجہ کسی بھی اور علی کو اعلیٰ قسم میں رکھا کہ وہ اصحاب میں سے ہیں اور میرا او سکی تہبیلی قرار دی ہے  
 اور علی کو بہترین خاندان میں قرار دیا چنانچہ فرمایا خدا تعالیٰ نے ائمہ اربعہ علیہم السلام علیہم السلام علیہم السلام  
 اہل البیت علیہم السلام کے خطہ ہیں پھر خدا تعالیٰ فی اہل بیت میں سے بھی برگزیدہ کیا پس میں بہترین فرزند  
 آدم ہوں اور علی افضل ترین عرب ہی اور نو سیدہ ہمارا عالمیان ہے اور حسین سیدان جوانان اہل بیت ہیں  
 اے فاطمہ تیرے ذیت ہی ہے محمدی کہ خدا تعالیٰ او سکی برکت سے زمین کو عدل و داد ہی پر کر دیا  
 بعد او سکی کہ حور و ظلم سے پر ہو گی کتب معتبرہ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہی مرفوع  
 اکیدن آنحضرت فی جناب سیدہ ہی فرمایا کہ جب میں دار دنیا سے انتقال کروں تو مومنہ پر طمانچہ نہ مارنا  
 اور اپنی بالوں کو پریشان نہ کرنا اور واویلا نہ کرنا اور مجھ پر نوحہ نہ کرنا اور شیخ خفیدہ فی روایت کی ہے کہ جب علت

خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قریب ہوئی خباب امیر المؤمنین علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ یا علی میرا بیوی  
 دامن میں رکھنا اور جب میری مفارقت کری تو مجھ کو قلمہ رو کر دینا اور منہ میری تجھیر کے ہونا اور  
 وقت انتقال سے تادفن مجھسی مفارقت نہ کرنا اور ان سب امور میں خدا تعالیٰ سے استعانت کرنا  
 جب خباب امیر بنی مر مبارک دامن میں رکھ لیا تو آنحضرت بیہوش ہوئی پس خباب سیدہ فی نظر حال بنی مثل  
 پر کی تہہ کیا اور یہ شعر پڑھا شعر و لبیض لیستف الغامر و جمہ \* غم الیتماء عصمہ  
 لا امل \* یعنی قرآن جان فاطمہ کی اس صورت پر نور پر سے کہ جسکی برکت سے تمام عالم میں جہنم نہ تھا  
 اور مداحوں میں اس ذات بابرکات پر جو باب تہا یتو ثکا اور وارث تھا بیو ثکا جب خباب سرور کائنات  
 صلی اللہ علیہ وآلہ فی آواز گریہ و لکا خباب سیدہ کی سنی تو چشم مبارک کو کھولا و فرمایا کہ اے  
 فاطمہ اے نور چشم یہ شعر جاریے عم ابو طالب کا ہے یہ نہ کہو بلکہ تم یہ کہو کہ ما محمد کلا رسول  
 قد خلت من قبلہ الرسل اکایہ اور چونکہ خباب سیدہ بہت روتی تھیں اسوسطی آنحضرت نے  
 انکو اپنی پاس بلایا اور کچھ کان میں کہا میں خباب سیدہ : او وقت خوش ہو میں جب بعد از انتقال خباب نزد  
 متاک کسی نے خباب سیدہ سے پوچھا کہ وہ کہا راز تھا کہ جسکی سبب سے اندوہ تھا را تبدیل بخوشی ہوا اور  
 اضطراب فی تکلیف پائی خباب سیدہ نے فرمایا کہ میری پدر ز رگوار فی مجھسی ارشاد فرمایا ہی کہ طبیعت میں  
 پہلی میں اپنی بد سے ملحق ہو گئی اور مدت میری بھگنے کی دراز ہو گئی اس سبب سے میں خوش ہوئی کیونکہ  
 جان یا میں فی گذشت مفارقت میری آنحضرت سے زیادہ ہو گئی اور کتاب سحر الالوان میں منقول ہے کہ انجا  
 دنون من جبریل میں نازل ہوئی اور کہا کہ حق تعالیٰ فی بعد تحفہ سلام کی ارشاد فرمایا ہی کہ میں تمہاری فی اتنی نعمت  
 سے ہما کیا جو کچھ کہ جانا اور عنقیب بسم عطا فرما و تنگی بعد اسکی جبریل فی عرض کی کہ یا سید المرسلین حق تعالیٰ  
 فی یہ کا فرخت ابکی لعی طریق ہدیہ بھیجی اور ارشاد فرمایا کہ پہلی اب اپنی لعی اسمن سے لیجی اور باقی اپنی لعی  
 پر تقسیم کیجی میں شہور یہ ہے کہ آنحضرت فی اس کا فور کے چار حصہ کئے ایک حصہ اوسمن سے دینی خطوط کی اور سطر  
 لیا اور ایک ایک حصہ خباب امیر و خباب سیدہ و امام حسن علیہم السلام کو دیا راوی کہتا ہی کہ جب اوس کا فرخت  
 سے امام حسن علیہ السلام ہی حصہ پا چکی اور کچھ اور کچھ امام حسین علیہ السلام کو مرحمت نہ ہوا : نظر حضرت ویاس اوس مظلوم  
 فی اپنی نانا کی طرف دیکھا اور رو دیا اور عرض کیا کہ ای نانا جان تجھ ہی کہ اب فی اس کا فرخت سے سب کو مرحمت کیا  
 لکن مجھی کو اسمن سے نہ دیا آیا میں لایق اسکی نہ تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی یہ کلام جگر خروش اپنی فرشتہ  
 مظلوم سے سننا تب ضبط لاسکی بی خستیا رہو کہ حسین کو اپنی گلج سے لگا لیا اور بار بار لب و دندان حسین کے  
 ہوسے لیتی تھی اور روتی تھی جب امام حسین فی بہت اصرار کیا خباب رسول خدا فی رو دیا اور فرمایا کہ ای فرزند

دیکھتے تو وہ مظلوم ہے کہ بعد میری ایک روز زمین کرنا دیکھتا غیبیہ میں شدت کی سی مثل کو مفسد  
 قرانی پس گردن ہی رنج کیا جای لگا اور کشتن تیری لی غن و غنی لغن اور فی و فی و کسان کرشمہ پڑی رہی گی میں  
 اس ہی حاجت کا فور کی نہیں بلکہ مثل تیرا ترخو سنی اور چھوٹا تیرا خاک کر دیا جی و کاجب سرخندانی بہ خبر و  
 از سناسی خانہ رسول محمد آمین اور ہی کبریا اور قیامت بہ باجی خاصہ حال خباب سیدہ کا ایسا متغیر ہوا کہ قریب تھا  
 کہ روح سعد اس میں معصومہ کی بدن مبارک سے نکل جائی کہی اپنی بد روزگار کی مفاقت پر نوحہ و فریاد کرتی  
 تھیں اور کہی اپنی فرزند حسین کی بیگمینی پر گریان نالان تھیں اور رسول محمد نبی صعدہ روئی کہ غش آگیا کشف لکھ  
 میں خباب میرا مومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایام میں خباب رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ میں حضرت جبریل  
 شب و روز آتی تھی اور کہتی تھی اسلام علیک یا رسول اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 مزاج آپکا اگر خدا تعالیٰ آپکی حال کو آپسی بہتر جانتا ہے مگر اسو اسطی کہ آپکی قدر و منزلت و شرف و کرامت  
 زیادہ ہو گیا کہ انکو کافہ مخلوقات بر شرف دیبا ہی محبی و اسطی عبادت کی پہچا ہے اور نہ کہ یہ عبادت بر  
 ہو امت مرحومہ میں آنحضرت جواب میں کیفیت مزاج کی فرماتی تھی اور جبریل کہتی تھی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 مثل آپکی خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی کے قدر و منزلت نہیں اور یہ مرض اسطی سے کہ اے ای تارک و  
 صدای دعا و عبادت مرض و تندرستی میں سنی اور درجات تہذیبی تہذیب میں عالی کمری آنحضرت ارشاد  
 کرتی تھی کہ میں حمد کرتا ہوں خدا تعالیٰ کی حضرت جبریل فرماتی تھی کہ ہر دو سجان حمد کرتی والو کو  
 دوست رکھتا ہے اور نعمتوں کو او پر زیادہ کرتا ہے خباب میرا علیہ السلام ہی منقول ہے کہ جب آخر مرتبہ  
 حضرت روح الامین شریف لای تو فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کیا حال ہے آپکا حضرت فی ارشاد کیا کہ  
 اتار کر کو دیکھنا ہوں اور قریب ہے کہ انتقال کروں حضرت جبریل نے کہا کہ بشارت ہو آپکو کہ خباب مبارک  
 غراسہ فی سبب مرض اور درجات آپکی طبع کئی باوجودیکہ کوئی آپکی درجہ کو نہیں پہنچتا ہے تب آنحضرت نے  
 ارشاد کیا کہ اے جبریل ملک الموت فی رخصت طلب کی ہے کہ اے حضرت جبریل نے کہا کہ پہلی اس سے  
 کہی ملک الموت کسی سے رخصت نہیں طلب کی اسوقت آنحضرت فی اہمیت کو واسطی و داع کی طلب کیا  
 پس پہلی خباب سیدہ کو اپنی سیدہ برنور سی لگا کی کچھ راکھی حسین علیہم السلام کو طلب کیا اور بوسہ پیشانی  
 کی لیتی در آنحالیکہ کہ اشک چشم مبارک سی جاری تھی عروۃ الاسلام فی سبب معتبر خباب صادق  
 علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ ایک قرشی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے  
 اور عرض کیا کہ کیفیت وفات خباب سیدہ امن و جان رسول ایزد منان بیان فرمائی حضرت نے فرمایا کہ سنا  
 مینی اپنی بد مظلوم سیدہ علیہ السلام سی کہ میں روز قبل از انتقال خباب رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل

نازل ہوئی اور عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس طرف اپنی واسطی عیادت کی اور سوال کیا ہے اپنی حال کا جلد  
 زہ خود پتھر جانتا ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ اسی جبریل میں علیل ہوں تیسریسے دن پہر حضرت جبریل مع ملک  
 کی آئی اور ساتھ انکی ایک وز فرشتہ تھا کہ موکل ہے اوپر ہوا کی پس جبریل قبل از ملک الموت داخل ہوئی اور پوچھا  
 پیغام سابق عرض کیا اور وہ جواب سنا بعد اسکی ملک الموت نے اجازت حاضر ہونی کی چاہی پس جبریل نے  
 عرض کے یا رسول اللہ ملک الموت اجازت چاہتی ہیں کہ حاضر ہوں پہلی اس سے کہی انہوں نے اجازت نہیں  
 چاہی اور بعد اپنی بہر کسی سے اجازت کی طلبکار نہوں گے پس حضرت نے فرمایا بہتر ہے کہ میں جب اجازت  
 باہمی تو ملک الموت حاضر ہوئی اور ادب سے سامنی استاده ہوئی عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا ہی تبارک و تعالیٰ  
 نے مجھے اپنی خدمت میں بھیجا ہے اور بھی ارشاد فرمایا کہ اطاعت کروں اپنی اگر حکم ہو تو روح مقدس  
 کو قبض کروں والا بلا قبض روح مر جبت کروں اور سوقت جبریل میں نے عرض کیا کہ خدا ہی تبارک و تعالیٰ  
 اپنی لقا کا شائق ہی تب حضرت نے ملک الموت سے ارشاد کیا کہ تم اپنی شغل میں مصروف ہو تب جبریل  
 عرض کے کہ یا حضرت یہ تخری آنا یہ اتھار میں پر وحی لکھی اور دنیا میں صرف جی حاجت تھی اب محکو  
 دنیا سے کچ کام نہیں جب روح مقدس حضرت کی جسم مطہر سے جدا ہوئی تو ایک فرشتہ واسطی تعزیت کے  
 آیا کہ آواز او کی سنتی تھی اور او کو نہ کہتی تھی پس اسکی سلام علیک و رحمتہ اللہ وبرکاتہ  
 الحدیث بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث طویل میں منقول ہے اور خاتمہ اوسکا یہ ہے  
 کہ جناب رسول خدا جناب سیدہ کی گھر میں تھی اور گرد و پیش حضرت حنین و جناب سیدہ مصروف  
 و بکا تھی کہ ملک الموت نازل ہوا اور عرض کیا سلام علیک یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا علیک السلام  
 اسی ملک الموت عرض بعد اجازت کی گھر میں آیا حضرت نے فرمایا کہ تھوڑا صبر کر کہ جبریل امین جناب  
 سے میرے پاس آئیں پس یہ سنکے ملک الموت باہر آئی اس اثنا میں جبریل آئی اور کہا کہ اسی ملک  
 درنا ہی آسمان و زمین اور حوریاں بہشت نے اپنی تئیں ارستہ کیا ہے ملک الموت نے کہا کہ حضرت تمہاری غنظر  
 میں تاہم کہ دونو حضرت کی سامنی آئی اور حضرت کی قریب ہوئی حتی کہ جبریل جانب رہتا اور میکائیل جانب  
 اور ملک الموت سامنی سے مشغول قبض روح ہوئی ابن عباس کہتی ہیں کہ اوس دن جناب رسول خدا فرماتے  
 تھے کہ حاضر کرو میرے حبیب کو جب جناب امیر سامنی آئی تو حضرت بہت مسرور ہوئی اور مکرار ارشاد کیا  
 کہ یا علی قریب میرے آؤ اور پھر حضرت نے جانب بالین جگہ دی اور متوجہ بالمقدس ہوئی اس اثنا میں  
 حسین آئی اور آنحضرت کو اس حال سے دیکھا تو صدای و اچھا کہ بند کی اور روتی روتی حضرت  
 کی سینہ سے جا لگی جناب امیر نے چاہا کہ حسین کو ہٹائیں اور سوقت حضرت نے فرمایا کہ یا علی اپنی متر من

سنو کہ یہ دم چڑھی ہی میں جانتا ہوں کہ میں اونکو دوع کروں تا یہ بھی وراغ کریں نہ میری یہ دونوں بہر  
 ستم و تیغ ظلم شدید ہو گئی ہیں تیرا مرتبہ مکر فرمایا کہ جو شخص حکم کری میرے نوہوں پر خنجر اوّل پشت  
 کری ہر خواب میرا موندہ لحاف میں لی لیا اور اسرار الہی و علوم نامتناہی سے ویرنگ بیان کرتی رہے  
 تا انکہ روح اقدس نے مفارقت کی پس میرے مومنین نے فرمایا خدا تمکو چروہی بصیبت یعنی خدا میں تحقیق خداوند عالم  
 فی روح برگزیدہ نبی آدم کو طرف انبی طلب کیا پس صدای شیون و جروش اہلبیت سے بلند ہوئی ایک گدوہ جھان  
 فی کہ غضب خلافت کی واسطی سقیفہ کو لگئی تھی تغزیت و مصیبت میں موفقت اہلبیت کے عروہ اہل ام  
 فی سبب مختبر رویت کی ہے کہ خواب میرے فرمایا کہ پہلی آجھان جو بعد آنحضرت کی مجھ پر وارد ہوا یہ تھا کہ بھروس  
 واسطی میرے بغیر خباب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے مونس ویاور نہ تھا کہ اس پر اعتماد کروں یا اس  
 سہی امید دوستی کے رکھوں اور مجھ کو جو رسالے سے خباب رسول خدا فی تربیت کیا تھا اور جب میں سن تیز کو  
 ہو بجا تب بھی مجھ کو جدا کیا تا انکہ بھی تیسری میں کوئی تکلیف نہ ہوئی بلکہ حضرت ہی متکفل میری عیال کے  
 رہی اور بھی مشقت طلب فری سے بی نیاز کیا اور کبھی محتاج نہ ہوا میں برکت حضرت کی اور مانند کجا  
 بہت سی احسان کنی امور دنیا میں اور یہہ جہان باوجود ریادتی کے نہایت فطیل سے مقابل میں اون امور  
 کہ مخصوص کیا تھا مجھ کو ساتھ اسکی درجات عالی و کمالات نفسانہ و علوم ربانی و رہنمای سلوک مرتب قرب و حال  
 ملک تعال سے اور تجلی کرنے میں ساتھ ادب حسنہ کی ادب و افحال میں پس نازل ہوا مجھ پر سبب تعال  
 حضرت کے ایما خن وادوہ کہ اگر بپاڑ پر بھی یہ مصیبت پڑی تو مات بھل نہ لاسکی پس میںی لوگوں  
 کو اس مصیبت میں حالات غمگینہ میں پایا بعض لوگوں کا یہہ حال تھا کہ گریہ کو ضبط نہ کر سکتی تھی اور متحلی  
 مصیبت کے نہ تھی اور شدت جرع نے اونکو بی صبر کر دیا تھا اور عقل او کی پریشان تھی اور یہہ بین  
 حایل تھی در بیان غم و اہتمام و سمع و کلام کے اور یہہ تھا حال قریبان آنحضرت کا اہلبیت سے اور فرزند  
 عبدالمطلب سے اور بعض تغزیت کرتی تھی اور امر بصبر کرتے تھی اور بعض مساعدت ہی بکا میں پس باوصف  
 اس مصیبت عظیم کے جو مجھ پر وارد ہوئی تھی دہن صبر کو میںی نامتہ سے مذایا اور مصروف ہوا طرف  
 امہ کے جو حضرت فی اور شاد فرمائی میںی مثل ختمہ و تکفین و غسل و دفن کے اور جمع کرنے کتاب خدا مع  
 وصایا کے جو ارشاد ہوئیں نہیں شیخ طبر سے فی لکھا ہے کہ جب حضرت فی دنیا سہی تھا  
 کیا تو سامی حضرت کے پردہ لٹکا بھاتا اور حضرت میر غایت غم وادوہ تھوڑا نوی فکر بیٹی تھی اور ہوا سے  
 پردہ خباب امیر کے موندہ سے لٹکا تھا اور در اقدس پر کچھ صحابہ بیٹی تھے اور آوازیں نوحہ دیکا کے بلند  
 نہیں کرنا گاہ اندرون خانہ سے صدا بلند ہوئی مگر شخص قابل معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کھا اوسنی کہ تھا رے



پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے انتقال فرمایا ہوئی بغیر غسل کے دفن کرو خباب میری فرمایا کہ دو روز ہوا ہی دشمن تھا ان کو خباب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے غسل کیسے پس ایک اور زنی بنا دی نہ الکی کہ جلدی کرو غسل میں اور وقت  
 غسل لیا میں نے سجدہ ان کو ناشیخ سعید و خباب سیدہ رضی اللہ عنہما فی ابن عباس سے منبر  
 روایت کی ہے کہ جب خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے دار بقا کے طرف رحلت کی تو خباب اپنے منبر پر  
 غسل ہوئی عباس و فضل بن عباس حاضر تھے اور غسل میں عین تھی جب غسل سے فارغ ہوئی تو کفین کے اوپر  
 موندہ کھولا اور پردہ اٹھایا اور کہا کہ ماں باپ میرے خدا ہوں آپ پر کہ طیب و طاهر تھی زندگی میں سورج و قمر  
 اور منقطع ہوئے ساتھ وفات الکی وہ چیز کہ نہ موقوف ہوئی تھی کسی نبی کے انتقال سے یعنی وحی آسانی اور آپ کی  
 انتقال مصیبت ایسے عظیم ہے کہ نبی دیتی ہے اور مصائب کو اور واقع وفات ایسا عام ہی کہ کافہ عیالیں حساب  
 مصیبت میں اگر آپ ام بصیر و نبی فرغ سے نہ کرتی تو ہم سب انھوں نگاہانی نگاہ دیتی اور درود مصیبت کی دوا  
 نہ ملے تھ ہمیشہ مصیبت میں رہتی اور خزانہ کی مفارقت کا کبھی دور نہ ہو گا میرے ماں باپ خدا ہوں آپ پر  
 مجھے باوجود کھلیا نزدیک خدا تعالیٰ کے اور مجھے فراموش نہ فرمائی گا یہ کہلی مینا فی مبارک کے رسولی آہ ہر د  
 کہیجی اور شدت رفت سی نہیں گئی اور بہر روی مبارک کو کفن میں چہا دیا منقول ہے کہ خباب میرے  
 بچہ خیر و کفین خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثلثہ الاسلام فی سجدہ ہی معتبرہ روایت کی ہے  
 خباب رسول اللہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا ایک برد حر کہ سرخ تھی دو طہر سفید صحابہ میں سے اور تیر ثلثہ الاسلام  
 روایت کی کہ پہلی خباب میرے نماز خباہہ ادا کی اور پھر لوگوں کو اجازت دی کہ دس دس نفر حجرہ شریف میں  
 داخل ہو کر نماز خباہہ پڑھیں اور حضرت ہوں جو لوگ وہاں حاضر تھے اوچین سے دس دس نفر سطح  
 نماز پڑھتی تھی شیخ طبرسی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ  
 روز دو شنبہ سے تا صبح شنبہ تھی اور صلوات پڑھ کر چلی گئے خباب میرے اول نماز خباہہ کے  
 ادا کی بعد اس کی قبر شریف شریف لگئی اور فضل بن عباس بھی قبر میں اتاری دروازہ حجرہ کا بند کر  
 دیا تھا اس میں بن غولے مضارے سورخ درسی دیکھتا تھا اوسنی کہا کہ قسم ہی انکو میرا حق قطع نہ کرو  
 بعد اس عادت عظمیٰ سے مجھی ہی بی بہرہ نہ کہو پس خباب میری اوکو ہی طلب کیا اور ہی عرض کیا کہ  
 یا رسول اللہ خباہہ حضرت کا کس جانب قبر کی رکھتا تھا حضرت نے فرمایا کہ بائیں قبر خباہہ رکھتا تھا احتیاج طہر  
 و کتاب سلیم ابن قیس الہی میں سلطان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب خباب اپنے غسل خباب رسول اللہ  
 سے فارغ ہوئی تو مجھی نماز پڑھو و خدا و خدا و خباب سیدہ کو حجرہ میں لگئی پس حرم امام ہوئی اور مجھی  
 ہر حضرت صف باہی اور ہم سب مجھی خباب سیدہ ہمیں ہمیں نماز پڑھی بعد اس کی دس دس نفر نماز پڑھا



الذین صدقوا ولعلنا من الخاسرین بحسب الذین یعلمون السیئات ان یتسبقونا ساعۃ  
 ما یجئون مترجم کہتا ہی کہ مقدمہ سقیفہ نہایت طول و طویل ہے اور تقصیل اور سکی نثار اللہ  
 کسی اور جلد میں لکھی جاگیگی لکن بیان صرف ایک دو روایتیں مشعر عدم علم خلیفہ اول بوقت وفات کا  
 کفن و دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ لکھی جاتی ہیں تاکہ ناظر ماهر کو یقین ہو جاسی کہ یہ حضرات ایسی والدہ  
 شہیدہ خلافت تھی کہ حضرت آخرتے ہی محروم رہے اور نماز جاریہ ہی او کو معسر نہ آئی بلکہ ایسی ہی  
 تھی کہ ماتم نہ شعلین رسول خافقین میں کچھ اس تمام کیا اور اوس مصیبت میں الیدم یہو ہی مشغول رہا  
 کہ بطریق دنیا ہی دنیہ سقیفہ کو گئے چنانچہ کثر الحال میں مذکور ہے عن سعید بن یزید جامعہ ابن  
 ابیطالب یوم ما متعنا متحاننا فقال له ابو بکر انک متحاننا فقال له انک متحاننا فقال له انک متحاننا فقال  
 اسمعوا لہ ما یقول انشدکم آتہ نزول احد اخر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غار حرا کہ سعید  
 یزید سے منقول ہے کہ جناب میرے تشریف لائے در حالیکہ غلین و پراندہ تھی ہو کر سنے اور شخص تھی کہا کہ میں  
 ابیوسف غنم دیکھتا ہوں پس جناب امیر نے فرمایا کہ مجھی اندو خاک کیا اوس چیز نے کہ تجھی غنم یوسفی  
 ہوا یعنی وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پس ابو بکر نے کہا لو کو کسی کہ سنتی ہو قول علی کو قسم ہے  
 انکو آیتنی کیلو غنم کہ مجھی زیادہ او پر رسول اللہ کی دیکھا ہے اتنی محصلہ ہا نسبی شہادت ہر یوسفی  
 و متصل الصدیقین کہ باجماع شیعہ معصوم و اعتراف مخالفین محفوظ عن الکذب والاقرار میں ثبت ہو کہ وفات  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہر گز رنج و ملال نہیں ہوا اور مخالف شہادت جناب امیر کے قول ابو بکر کا کچھ اعتبار  
 نہیں اور نیز کثر الحال میں بیج حرف ہر کتاب الامارہ خلافت ابو بکر میں مذکور ہے عن عروۃ بن الزبیر  
 و عمر کہ شہد دفن النبی و کان لہ الاضداد فدفن النبی قبل ان یرجعوا فیہ  
 خلاصہ ہی کہ ابو بکر و عمر حاضر تھے دفن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ میں اور تھی انصار میں پس دفن کئی کئی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قبل او سکی و قبر حجت کرین تھی اور محمد طاہر کھڑے تھے مجمع البحا تقریر قول عمر  
 میں کہا ہے قولہ فاحضروا من دفن النبی و نفع لان اہل ام الملبایعہ کلہم و دالہ الفساد  
 الکلم و اما دنفہ فقد توکلہ العباس علی و جامعہ اشعہ اور کرمانی شارح بخاری فی بیج شرح  
 عمر کے کوشل ہے او پر قصہ سقیفہ کے کہا ہے قولہ فاحضروا النبی ای من دفن رسول اللہ و لہ  
 لان اہل ام الملبایعہ کان موجودا لہ الفساد الکلم و اما دنفہ فکان عباس علی غایۃ مبغض  
 لہ و کان یلزم من اشتغالنا بالمبايعۃ عذر من ذلک انہ یسیر علی عاتقہا ہر ہے کہ ابو بکر  
 و عمر دفن جناب علیا کات میں شریک نہیں ہوئی اور حجت سخافی کو کہ میں اجتماع سانس تھانی تھی نہ

تجیز و تکفین و تدفین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی میں مذکور ہے جس سے  
 حالت محض علی بن ابی بکر نقیض کے کہ کفتم التبتی قالت فخلدتہ انوار میں معلوم ہے کہ  
 شیعہ و کلمہ و قال لہذا ہی یوم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیعہ الخیر اس روایت سے  
 صاف ظاہر ہے کہ ابوبکرؓ نہ شامل تجیز و تکفین نہ تھا اور اسکو معلوم نہ تھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کفنی یا چوں  
 کا کفن تھا اور یہی غفلت و بی احتیاسی وفات آنحضرت کی طرف تھی کہ روز وفات کو بھی سو کیا تھا والا عام  
 سی سوال کیا جو اور اس حجر عقیقہ نے فی فتح الباری میں اس قول کے مترجہ میں کہا ہے  
 و یحتمل ان یكون السوال عند راکف علی حقیقہ لانه لم یحضر فاک اشتغاله بامر البیعة  
 انھیں اس عبارت سے واضح ہوا کہ ابوبکرؓ تکفین و تدفین جناب رسالت میں ہرگز حاضر نہ تھا بس محض نا  
 وعور ہے کہ اگر کوئی شخص دانی مسلمین سے متعال کر ہی شرکت اور کسی تجیز میں سختات سی ہی نہ کہ سرور کائنات  
 و فضل مخلوقات مادی دنیا و دین محبوب بالعالین طرف عالم نقیض کی رحلت فرماوین اور شیخین دفن میں  
 شریک نہوں بلکہ انتقام ہی کریں اور ہر اہل بیت کو ادعا ہی کہ یہ حضرات کمال حدقت و خلاص و مختص  
 آنحضرتؐ کی رہتی تھی سبحان اللہ کیا حدقت و مختص ہے علاوہ ان خود ابوبکرؓ کی غیر کیا ہی اپنی قضا  
 قلبی کا جانچہ تاریخ الحلفاء میں مذکور ہی اخراج ابونعیم فی الحلیۃ عزابی صالح قال لما قدم اهل البیت  
 زمان ابوبکر و سمعوا القرآن جعلوا یبکون فقال ابوبکر ہلکاکما قتت القلوب انھیں  
 یعنی جب اہل بیت آئی زمان ابوبکرؓ میں اور قرآن سنکی روئی وہ تو ابوبکرؓ کی کہا کہ ہم بھی ایسی ہی یعنی قرآن  
 سنکی روئی تھی لاکن بعد اس حال کے قلوب میں قنوت پیدا ہوئی نہ تھی اور جو تاویل سیوطیؒ کی کی ہو  
 باطل ہی کیونکہ انہا کا عند استماع القرآن آیات و احادیث حبیب ایزد زمان میں وارد ہوئی ہی اگر یہ امر  
 مفاد عند موم ہوتا تو یہ ممکن نہ تھا نہ تھی منتہا عن التشیید احادیث کثیرہ سی ثابت ہی کہ جو شخص  
 نماز حجازہ معصوم میں شریک ہو وہ مغفور ہے پس آنحضرت کی زمانی میں دو معصوم فی ہتھال کیا اور دو کو  
 نماز حجازہ سی محروم رہی والحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین  
**خاتمہ** اور اوسمیں کئی امر اول پنج شارات انبیاؑ سابقین کے وسطی حضرت  
 خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش مخفی رہے کہ علامہ عظیم الدار اسلام فی بہت سے  
 شارات میں نفس کشی میں لاکن بیان ایک شارت زبانی حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبیہا وآلہ علیہا السلام  
 کہ مابین اوکی اور آنحضرت کی کوئی پیغمبر نہیں لکھی جاتی ہی چنانچہ عجاہر عیسیٰؑ مذکور ہی کہ سیل صاحب کی ترجمہ  
 شریف کی مقدمہ میں ص ۶ پر مذکور ہی کہ اسپان شمس کہتا ہی کہ آنحضرت حسینؑ لاورد میں تھی اور ابوبکرؓ

کتاب

چلن پسندیدہ تھا سائیکس کے فیض رسائی اور لکاشیہ نہایت ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے  
 اور دشمنوں پر شجاع تھی ان سب باتوں کی علاوہ خدا کی نام کا بڑا ادب کرتی تھی جس ملذون زانیوں  
 قانون تحت لگانے والوں اور بعضوں لالچیوں جو نے گواہوں وغیرہ کی ساتھ کمال سخت گیر سے  
 کرتی تھی صبر اور فیاضی و رحم دلی اور نیکی اور احسان اور والدین اور بزرگوں کے تعظیم و توقیر کرنے  
 اور ان کی عزت بڑھانے کی نسبت بہت وعظ و نصیحت کرتی تھی اور بڑی عابد و متواضع تھی الحج اور ہجرت  
 مذکورہ کی صفحہ سہ ماہ میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبیاء وآلہ علیہ السلام نے اپنی معلوب ہونی کے واقعہ  
 ذکر میں تقریباً یوں فرمایا تھا کہ اسی برہنہ یقین مان کہ کیسا ہی چوٹا گناہ کیوں نہ ہو خدا اس کی سزا دیتا ہے  
 کیونکہ ہندوستانی گناہ سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بی سزا نہیں چھوڑتا میری ما اور میری شاگردوں نے  
 جو دنیوی غرض سے میرے ساتھ محبت کے خدا اس سے ناحوش ہو اور معتقد تھے اللہ بہت بڑا کہ اور  
 اس نامناسب محبت کی سزا اسی دنیا میں ان کو دیوے کہ وہی خوشی غلبے سے بچیں اور وہاں  
 ان کو اذیت نہ ہو وے اور میں اگرچہ دنیا میں بی تصور تھا پر اسلی کہ بعض آدمیوں نے مجھ کو خدا اور  
 ابن اللہ کہا خداوند متعال کو بہت بات خوش نہ آئی اور اس کی مخالفت اس امر کے مقتضی ہوئی کہ قیامت  
 کی دن شیاطین مجھ پر نہ ہنسن اور مجھ کو ہنسن نہ اور او میں سوا و سنی اپنی جہاں بی اور غایت سے  
 ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہے میں یہود کے موت کے سبب میرے پیچھے اور دنیا ہی ہو جاوے اور ہر  
 یہ کھان کرے کہ میں صلیب پر کیجا گیا پر یہ سارے شک اور دنیا ہی مجھ رسول اللہ کے آتی ہی تک  
 رہے کیے جب وہ دنیا میں آویگا تو ہر ایک یا مذکور اس غلطی سے آگاہ کر دیا اور یہ دھوکا لوگوں کی دلا  
 اٹھا دیکھا الحج امر تھا پس فضائل زیارت حضرت کے پس مخفی نہ رہے کہ فضائل زیارت  
 لائق ولاخصی ہیں یہاں صرف ترجمہ جذبہ ہوشیور کا لکھا ہے ورنہ فضائل کتب الزار پس اول اجتماع  
 ہی اس سلام کا کہ زیارت خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کہ ہے اور ہر ایک قرآن و عہدہ  
 میں سائیکس نامی جادو اس سلام کی وجہ شرف ہوتی رہے عالم و ہر اجمع طاب و علما دین و لوگوں  
 کو ترغیب دلاتی رہی پس اس اتفاق و رجوع سے معلوم ہوا کہ منکر اس امر کا منکر ضرور ہے  
 دین کا ہے اور وہ خارج ہے دائرہ اسلام علاوہ بران حیات و سطحی انبیاء کے احادیث بل  
 اسلام ہی بھی گو بعض پیر و ان منکرین صلح ہوا انکار کریں پس خبابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ ہی میں اور مقتضا ہے آیہ وافی ہدایہ ولو انہم ذلک لظلموا انفسہم جاول و  
 استغفر اللہ واستغفر لہم الرسول و جلالہ توباً جہلاً استغفار بذریعہ رعبہ

ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہے میں یہود کے موت کے سبب میرے پیچھے اور دنیا ہی ہو جاوے اور ہر



انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ جابر بلکہ سمیع و مقبول حقائق سے ہیں معلوم ہوا کہ یہ فیض سمیت جابر  
ہی موجود ہو کہ مشرف بزیارت ہوتے ہیں وہ بدلیل اس آیت وافی ہدایہ کے کہ اللہ تعالیٰ غفلۃ  
انکر کوئی زیارت بخت کا انکار کرے جبکہ بعض انبیا ہی زمان سے سنا بنا ہے پس گویا کہ وہ  
شخص رسول قرآن ہے عیسیٰ اللہ تعالیٰ و سایر المؤمنین علیہم السلام بلکہ وہ انزال حق علیہ افضل اللہ  
و آذ خیر کی نایا نغالی زیارت خود آنحضرت و جمیع صحابہ عصمت سی متواتر منقول ہے جابجا ثقہ اسلام  
فی ابن ابی حنبل سے روایت کی ہے کہ عرض کیا میں حدیث جناب امام محمد باقر علیہ السلام میں  
کہ کیا ہے اسکا جو زیارت کرے جناب رسول خدا کی ستمند فرمایا حضرت فی کہ جنت اور ابن قولویہ  
فی روایت کی ہے جناب صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی کہ جو شخص  
میرے زیارت کی واسطی آوی تو میں شفاعت کروں گا اوسکی روز قیامت اور شیخ اطایفہ فی سجدہ  
جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی کہ جو شخص واسطی  
حج کے مکہ میں آوی اور مدینہ میں میرے زیارت کرے باز پرس کریں گے ہم اوس سے روز قیامت  
اور جو شخص آئے مدینہ میں بعد میرے زیارت کے ورجب ہوئے واسطی اوسکی میرے شفاعت  
اور جس کے لئے ورجب ہووی میرے شفاعت ورجب سے اور ثقہ اسلام نے بھیجی ہیں یہاں سے  
روایت کی ہے کہ حج کیا میں ایک سال اور بعد حج کے حاضر ہوئی ہم حدیث صادق علیہ السلام میں  
پس فرمایا حضرت نے چلو کہ حج کرنے والی عامہ خدا کے اور زائر قبر ہوں گے اور شیعہ آل محمد کی  
بنیائے لکھ گوارا ہو واسطی تمہارے ایضاً روایت ہی صفوان بن سلمان سے کہ فرمایا جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص زیارت کریں حج اذ کے کے اور بعد موت کے تو ہو گا وہ ہمہ میرا  
روز قیامت ایضاً زید شحام سے روایت ہے کہ عرض کیا میں جناب صادق علیہ السلام سے  
کہ کیا ثواب ہے اسکا جو زیارت کرے پیغمبر خدا کے فرمایا حضرت فی کہ گویا اوس نے زیارت کے  
حقائق کے کوشش پر اور ورجب ہوتی ہے واسطی اوسکی جنت مقصود اوس جناب کا یہ ہے کہ واسطی  
زائر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ثواب اور مرتبہ ہے مثل اوس شخص کے کہ بلند کرے اوسکو خدا ہر جا  
طرف آسمانوں کی اور قریب کرے اوسکو عرش سے اور کہلائے اوسکو ملکوت سجاوٹ اور مقنود  
اس میں تشبیہ نہیں اور ابن قولویہ نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زیارت قبر جناب  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ثواب میں مساوی ہے اوس حج کے کہ ساتھ جناب رسول خدا کے کیا ہو  
اور شیخ مفید فی سجدہ روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا فی کہ جو شخص زیارت کریں اللہ

وہ صحابہ میرا ہوگا بروز قیامت فریب الاسناد مذکور ہے کہ فرمایا خباب رسول خداؐ کی جو زیارت کر  
میرے چاہا میں تا تو میں شیخ ہوں اسکا بروز قیامت شیخ اٹاؤ گے خباب سے من  
حضرت عیسیٰ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا خباب رسول خداؐ نے کہ جو شخص زیدت کرے میرے  
قبر کے نوگویا اوسنی ہجرت کے میری جانب میری حیات میں اگر اسناد مذکور میرے زیارت  
تو بجز میرے تحفہ و سلام وہ میری پاس پہنچتا ہے اور شیخ مفیدؒ نے خباب صادق علیہ السلام سے  
روایت کی ہے کہ صلوات پہلے خباب رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی کہ حضرت کی اگرچہ صلوة پون  
کی ہر جگہ سے خباب رسول خداؐ کی پہنچتی اور ثقہ الاسلام خباب صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ فرمایا حضرت تو  
مدینہ اور سلام پہنچا اور خباب رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اگرچہ سلام ہر جگہ سے پہنچ سکتا ہے ثقہ الاسلام  
کی خباب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز خباب نام حسین علیہ السلام کو مدینہ میں خباب رسول خداؐ صلی  
علیہ وآلہٖ وسلم کے تشریف رفتی تھے پس عرض کیا ای مانا جان کیا ثواب ہے واسطی اوس شخص کے جو زیارت کرے  
اچھی بعد انتقال فرمایا حضرت نے کہ ای فرزند جو آدمی میری زیارت کو بعد موت کی اوسکی لئی جنت ہی ایسا ہی جو زیارت  
کری تیری والدہ زکوٰۃ کی پس اوسکی لئی ہی بہشت ہی اور جو زیارت کری تیری بھائی کی بعد انتقال کی اور ایسا ہی  
اور جو شخص زیارت کری میری بعد تیری انتقال کے وہ بھی جنتی ہے انہی ظاہر ہو کہ احادیث فضائل زیارت  
باب رسول الطہین لائقہ و لائقہ میں اور محاب عصمت علیہم السلام سے متواتر معنوی پہنچا ہی کہ زیارت خباب  
رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجب دخول جنت و فور شفاعت ہی چونکہ اس رسالہ میں گنجائش ایرادر و آیات کثیر  
کی نہیں لہذا سیفہ پر اکتفا کیا گیا واللہ استعان و التوفیق فی کتب الزار لعلنا لایا الخیر جمہم اللہ العظام  
امثالہ شیخ بیان فضائل صلوة اویراوس سید کائنات کی قال اللہ تبارک و تعالیٰ ان اللہ +  
و ملائکۃ يصلون علیک یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم و سلموا علیکم ما معنی الاخا من  
جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوال کی گئی حضرت اس آیت سے فرمایا حضرت نے کہ صلوة جانب حق تعالیٰ  
سے رحمت ہی اور جانب ملائکہ سے تکریم ہی اور یومنین کے طرف سے دعا ہی اور معنی سلموا علیکم کی تسلیم یومین  
ہی جو بیان فرمایا خباب رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ سوال کی گئی حضرت کس صلوة پون اور محمد وال محمد  
کی فرمایا حضرت نے کہ نوم صلوة اللہ و صلوة ملائکۃ و انبیاء و رسلہ و جمیع خلقہ علی محمد  
وال محمد و السلام علیہ و علیہم و آلہم و سلم و کاتھہ ہر سوال کی گئی کہ حضرت کیا ثواب  
کیا ثواب ہے اوس شخص کا جو صلوة بھی خباب رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اسطریق سے فرمایا محمد ہوتی ہیں  
کہ اوسکی پہلے صاف ہوتا ہی جیسا کہ بروز ولادت تبارکتمس صلوة کی خاصہ و عامہ فی روایت کی ہے کہ بعد

وہ صحابہ میرا ہوگا  
بروز قیامت فریب  
الاسناد مذکور ہے

اس آیت مجاہد فی غرض کیا کہ کیونکر صدۃ بیچین آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا حضرت نے کہ کہو  
 ثم اللہ صل علی محمد وآل محمد کا صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم اناک حمید حمید  
 و بارک علی محمد و آل محمد کا بارک علی ابراہیم و آل ابراہیم اناک حمید حمید رویت کی کہ  
 تفسیر میں اور حمید فی حج میں صحیحین میں اور تجاری فی جمعی جز میں اور مسلم فی ہی ابی صحیح میں اور کیفیت  
 کاملہ ہی اور اقل یا یحییٰ اللہ صل علی محمد و آل محمد و یا صلی اللہ علی محمد و آل محمد  
 اور مقصود کمالیت سے محض تشبیہ صلوة میں ہی نہ مرتبہ میں یا یہی کہ حضرت خود آپ ابراہیم میں تو صلوة سابعہ  
 و رابعہ ہو صلوة لاحقہ کیو اسٹی اور دلالت کرتی میں اخبارات صحیحہ او پر اس امر کے کہ جب نام حضرت کا  
 تو صلوة پہنچتی ہر قائل و سماع پر واجب ہوتی ہی اور یہی ہے جو طنز ذک علیا کی کتاب مجالس میں محمد ابن علی  
 ابن حسین فی لبندہ عز و خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت فی ابن مسعود سے  
 کہ جبہ فرشتہ متعین میں کہ جو شخص میرے امت سے میری صلوة و سلام بچتا ہی وہ جہہ تک نہ بچا دیتی میں جس ابن  
 بن جن الطوسی نے انالی میں روایت کی ہے خباب میرے کہ فرمایا خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی کہ عام  
 روی زمین پر جو شخص میری صلوة و سلام بھی وہ جہہ تک پہنچتا ہی اور جو قریب میری قبر کے آئی کہی میں سنتا ہو  
 سلام او سکا نیز دلیل عقلی جو مستند ہی احادیث میں او پر وجوب صلوة کی یہی کہ خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 و سلم ہیں درمیان تمام موجودات کی اور خدا تعالیٰ کے پس ہر فیض اور بخشش و رحمت نازل ہوتی ہی اور نیز  
 بعد اسکی تقسیم ہوتی ہے او پر تمامی خلقت کی پس صلوة پہنچتی او پر اسقدر عار و حمت کی ہی طرف  
 معدن رحمت کی او طلب فیض کا او سکی تقسیم کی طرف سے تاکہ تقسیم ہو رحمت تمام خلقت پر پس جو وقت ہمیں کہا  
 کہ اللہ صل علی محمد و آل محمد تو چونکہ ہم قابلیت اسکی نہیں رکھتی نہ رحمت خباب باری ملاو سبط  
 بسبب فقدان قابلیت کی ہم بر رحمت نازل نہیں کرتا اور جو رحمت حضرت پر نازل ہوتی ہے وہ جمیع مخلوق  
 کو پہنچتی ہے پس گویا ہم اپنی ذرا سٹی طلب رحمت کرتے ہیں تو معلوم کہ صلوة ہی افضل ترین اعمال حسنہ  
 کا ہی اور احادیث میں وارد ہی کہ خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا ہی کہ جو شخص ایک مرتبہ میری صلوة  
 بھی تو میں دس مرتبہ اسکی لینی طلب آرزو کر تا ہوں انتہی اقل پر و جمعہ و شب جمعہ ہزار ہزار مرتبہ دن  
 و رات میں اور ہر روز سو مرتبہ درود خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر بھیجا جائی اور جو اچھی لوگ میں وہ سبھی کم  
 پر قصداً نہ کرتی ہو گئی غرض مداومت درود شریف کی کفایت و حد و نوب کیو اسٹی حکم اکبر کا رکھتی ہے  
 انشاء اللہ تعالیٰ ہر عمل کیو اسٹی صحت عتقاد ضروری ہے لا زال لعل علی غیر منہج الترشد لا یزید  
 سالک الا بعد فایدہ حضرت اہلسنت و جماعت تقریراً و تحریراً صلوة میں ذکر ال عظیم سلام نہ کرے

صہبی حضرت پر صحیح

ابن ابی حنیفہ

حال آنکه بعد مخالف اولی صبح بخاری کی ہے کیونکہ آنحضرت فی سوال صحابہ میں صاف ارشاد کیا کہ تم کہو ہو  
 اللہم صل علی محمد و آل محمد کما مروکہ مثله وهذا لیست باوفا و ذکر کثرت والله العلام  
 الی سوام السبیل اور اسرار آل محمد سے برویت صاحب جامع الاخبار ہی صلوة ہی صل علی محمد و  
 محمد فی الاویین و صل علی محمد و آل محمد فی الاخرین و صل علی محمد و آل محمد فی الملائک  
 الارواح و صل علی محمد و آل محمد فی المرسلین اللہم اعط محمد ابوسیلہ و الشرف و الغنیلة  
 و الذخيرة الکبيرة اللہم انی آمنت ب محمد و آلہ فلا تخ منی یوم القیمة روئے و اردن  
 صحیحة و توفی علی ملته و اسقنی من حوضه شربا رو یا سائغا هنیئا لاطواء بعده  
 ابد الیک علی کثرة قدیر اللہم انی کما آمنت ب محمد و لم اریه فغفر فی الجنان  
 وجهه اللہم بلغ روح محمد اعدی تحیة کثیرة اور حباب سید الساجدین و زین العابدین  
 قمر البیت المتجددین و شمس نهار المستغفرین حضرت سیدنا و مولانا علی ابن محسن علیهما الصلوة و السلام  
 ذکر صلوة خاب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ اهل الصفا میں اس دعا کو برستی تھی +  
 و الحمد لله الذی من علینا محمد نبیہ صلی اللہ علیہ و آلہ و ان اللہم اللہ  
 و سب اس بر خدای را کہ انعام کرد بر ما و جود حضرت محمد پیغمبر و رحمت کما و خدای را و وال او ما بر استناے کما شد  
 و الفروین السالفة یقوت ربنا لا یخجز عن شیء و از عظمه و لا یغترها  
 و فرماے پیش رفت بقدرت خود کہ عاجز نمیشود از چیزی و هر چند بزرگ باشد و حق نمیشود از  
 شیء و ان لطف فحتم بنا علی جمیع من ذکرنا و جعلنا شهادة علی من  
 چیزے و اگر چه جزو باریک باشد پس فحتم کر دما بر جمیع آنچه آفریده و گویند ما را گواہان بر هر که  
 محمد و کثر نایمته علی من قل اللہم فصل علی محمد امینک علیک  
 انکار کرد و بسیار معی دادار انتم خود بر آنکه اندک بود خدا و ما بس رحمت بفرست بر محمد که امین است بر او تو  
 و نبیک من خلقک و صبیک من عبادک امام الرحمة و قائد الخیر و  
 در برگزیده است از خلق تو و بختیده است از عبادگان تو پیشواے رحمت و کشنده خیر و  
 مفتاح البیوة کما نصب لک منک نفسک و عرض فیک للاکر و  
 کلید برکت است بآنچه نمیداد و یا بر پادشاهت برای او تو نفس خود را و فرما پیش دشت در راه تو بر او  
 بد ناله و کاشف فی الدعا الیک حلقته و طرب فی رضاک اسرته و قطع  
 سبیل خود را و آشکارا که دشمنی در خولدن سبزه تو با او نین خود و کامدار کرد در دشمنی و سبزه با قید خود و برود

عبارت صحیح

ما ذکرنا

حقیق

لَا تَصْبِيحُ

فِي أَجَاءِ دُنْيِكَ رَحْمَةً وَأَقْصَدِ الْأَدْنَى عَلَى الْحُجُودِ هَمٌّ وَقُرْبُ الْأَقْصَى

در منزلت و دشمنی تو اندر قریب خود و دور گرد و پند نزدیکان خود را بنابر انکار ایشان تر و نزدیک ساخته دور آرد  
عَلَى اسْتِجَابَتِهِمْ لَكَ وَفِيكَ الْأَمْعَدُ فِي عَادَةِ فَيْكَ الْأَقْرَبِينَ

بنابر قبول کردن ایشان حکم ترا و دوستی خود در راه تو از دور تر آن و دشمنی خود در راه تو باز نزدیک آن  
وَأَذَابُ نَفْسِهِ فِي تَبْلِيغِ رِسَالَتِكَ وَاتَّعَمَّهَا بِاللَّعْنَةِ إِلَى مِلَّتِكَ وَشَغَلَهَا

و تعب فرمود نفس خود را در رسانیدن پیام تو و برنج انداخت از سبب خواندن بسوی دین تو و مشغول ساخت  
بِالنُّصْحِ لِأَهْلِ دَعْوَتِكَ وَهَاجَرَ إِلَى بِلَادِ الْغُرَبَاءِ وَعَمِلَ النَّاسِ عَمَلَهُ

بر پند دادن بر اهل دعوت ترا و دوری گزید بسوی بلاد غریب و عمل کردی از جایگاه  
بِرَجُلِهِ وَتَوَضَّعَ رِجْلُهُ وَمَسَّقَطُ رَأْسِهِ وَمَا نَسَرَ نَفْسَهُ إِرَادَةً مِنْهُ لِعِزَّازِ

اهل خود و موضع قدم خود را و محل فرود آمدن سر خود و آراستگاه تسنن مبارک خود بسبب اراده او بر غریز ساختن  
دُنْيِكَ وَاسْتَضَارَ عَلَى أَهْلِ الْكُفْرِ بِكَ حَتَّى اسْتَنْتَبَ لَهُ مَا مَالَ وَكَفَى

دین ترا و باره خویش بر اهل کفر بتو تا آنکه راست شد بر اوست او آنچه قصد کرده بود در  
أَعْدَائِكَ وَاسْتَنْتَمَّ لَهُ مَا دَبَّرَ فِي أَوْلِيَائِكَ فَهَدَى إِلَيْهِمْ مُسْتَفْلِمًا بِحُجُودِ

دشمنان تو بسوی جایگاه تو و مقام گردید بر اوست او آنچه تدبیر کرده بود در حق دوستان تو پس بر خاست بسوی کفار و اعدای تو عین هدایت نمود  
وَمُتَقَوِّيًا عَلَى ضَعْفِهِ بَصَرَكَ فَعَرَّاهُمْ فِي عَقْرِ دِيَارِهِمْ وَهَمَّ عَلَيْهِمْ

و تقوی بر او وجود ضعف خود به نصرت تو پس جنگ کرد با ایشان در میان خاصان و ایشان و جرم آورد در ایشان  
فِي بُجُودِهِ قَتْلَ رِجْلِهِمْ حَتَّى أَظْهَرَ أَمْرَكَ وَعَلَتْ كَلِمَتُكَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

در وسط قرارگاه ایشان تا آنکه ظاهر شد امر تو و بلند گردید کلمه اسلام تو اگر چه با خوش سید و پادشاهان  
الْهَمَّ فَأَمْرَقَهُ بِمَا كُنَّ فِيكَ إِلَى الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مِنْ حَسَنَاتِكَ حَتَّى لَا يَسَاءَ

خداوند را پس بلند گردان مرتبه او بسبب تعجبی که شد در اذن تو بدیده بالا ترین از بهشت تو تا کسی مساوی نباشد او  
فِي مَنْزِلَتِهِ وَلَا يَكْفَى فِي مَرْتَبَتِهِ وَلَا يُوَافِقُ لَدُنْكَ مَقَرُّهُ وَلَا يَكْفَى مَرْتَبَتُهُ

در منزلتی و همسرش کفایت نموده در مرتبتی و برابر نباشد ما او نزد تو فرشته مقرب و نه پیغمبر رحمت  
وَعَرَّفَهُ فِي أَهْلِ الظَّالِمِينَ وَامْتَنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حُسْنِ الشَّفَاعَةِ أَجَلَ مَا وَعَدَتْهُ يَا

و شناساند او در باطن اهل ستم و امتیاز نمود مؤمنین از حسن شفاعت اجل ما وعده ترا یا  
نَافِلًا الْعِلَّةَ يَا وَائِي الْقَوْلِ يَا مُبْدِي السَّيِّئَاتِ بِأَصْعَافٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ

روا کننده و عده ای و فائزنده گفتار تو ای مبدی بدیها بخشنده انرا بر اهل آن از نحوای با

سَفِيفُ

نحو  
ضعیف  
و  
عقل

بکاف  
بکاف

غ  
اکمل

یا و  
یا و



إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
برستی که تو صاحب فضل و احسان بزرگ هستی

ایضاً صحیفه علویہ سے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَالْحَمْدُ وَبَارِكْ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ عَزِيزٌ صَلِّ عَلَى تَبْلِغِنَا بِرِضْوَانِكَ وَجَنَّتِكَ وَتَجَرُّ بِهَا مَنْ تَحْتَ طَلْقِ الْكَلَامِ  
اللَّهُمَّ لَعَنَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغِيظُهُ  
بِهِ الْأَكْثَرُونَ وَالْأَخْرَجُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاحْضَرْهُ بِأَقْسَمِ  
الْفَضَائِلِ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ السُّودِ وَمَحِلِّ الْمَكْرُومِينَ اللَّهُمَّ احْضَرْ مُحَمَّدًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالدِّكْرِ الْحَمْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْجِدِ اللَّهُمَّ شَرِّفْ نَبِيَّانَهُ وَ  
وَعَظَمَ بُرْهَانَهُ وَاسْقِنَا بِكَاسِهِ وَأَوْرِدْ نَاحِضَهُ وَاحْشُرْنَا فِي زَمْرَتِهِ غَيْرَ  
خَزَايَا وَلَا نَادِمِينَ وَلَا شَاكِينَ وَلَا مُبْدِلِينَ وَلَا نَاكِثِينَ وَلَا مُتَرَاثِمِينَ وَلَا  
جَاهِلِينَ وَلَا مُفْتُونِينَ وَلَا ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ قَدْ مَرَّضْنَا الثَّوَابَ بِأَمَّا الْعَقَابِ  
ثُمَّ لَا مَرَعَةَ لَكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ الْكَوْنِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَعَظَمَ بَرَكَتَهُ عَلَى جَمِيعِ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْأَوْبَابِ وَ  
الشُّجَرِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ اعِزَّنِي بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ كُلِّ كِرَامَةٍ  
أَفْضَلَ تِلْكَ الْكِرَامَةِ وَبِزُكُلِ نِعْمَةٍ أَفْضَلَ تِلْكَ النِّعَمَةِ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَفْضَلَ  
ذَلِكَ أَلْسِرْ وَمِنْ كُلِّ قِسْمٍ أَفْضَلَ ذَلِكَ الْقِسْمِ حَتَّى لَا يَكُونَ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ قَرِيبَ  
مِنْهُ مَحَلًّا وَلَا لَظْفًا عِنْدَكَ مَرَّةً وَلَا اقْرَبَ مِنْكَ وَسِيلَةً وَلَا عَظَمَ لَدَائِكَ مَرَّةً  
وَلَا عَظَمَ عَلَيْكَ قَدْرًا وَلَا شَفَاعَةً مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ  
وَالرُّوحِ وَقَرَارِ النِّعَةِ وَمُسْتَهْجَةِ الْفَضِيلَةِ وَسُودِ الْكِرَامَةِ وَرَجَاءِ الظَّالِمِينَ

وَمِنَ السَّمَوَاتِ وَهِيَ الْمَلَكُوتُ وَتَحْتَهُ لَاشَيْءٌ مِّمَّا جَاءَتْ الشَّيْءُ اللَّهُمَّ اَتِ  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْوَسِيلَةَ وَأَعْطِهِ الرِّقْعَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْأَعْلَى  
 دَرَجَتَهُ وَفِي الْأَرْضِ طُغْيَانَهُ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْقُرْبَيْنِ كَرَامَتَهُ وَتَحْتَ لَاشَيْءٍ مِّمَّا جَاءَتْ  
 رِسَالَتُكَ وَتَصَحُّحُ عِبَادِكَ وَتَأْتِي آيَاتِكَ وَأَقَامُ حُدُودَكَ وَصَدَقَ بِأَمْرِكَ وَأَقْبَلْتُ  
 حُكْمَكَ وَوَفَّى بِعَهْدِكَ وَجَاهَدَكَ فِي سَبِيلِكَ وَعَبَدَكَ خَلِصًا حَتَّى أَتَى الْيَقِينَ  
 وَأَنَّ صَلَاةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَمْرٌ بِطَاعَتِكَ وَأَقَمَّ كَهَا وَهِيَ غَرْمُ عَصِيَّتِكَ وَ  
 أَنْتَ عَمَّا وَآلِهِ وَلَيْسَ بِكَ بِاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ وَآلِهِ عَدُوٌّ بِاللَّهِ  
 تَحِبُّ أَنْ تُعَادِيَهُ فَصَلُّوا نَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ  
 النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَرَسُولِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَالْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ ذَا الْعِشَاءِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالْحَمْدُ فِي النَّهَارِ ذَا الْحُلِيِّ  
 وَصَلِّ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى وَأَعْطِهِ الرِّضَا وَزِدْهُ نَعْدَ الرِّضَا اللَّهُمَّ  
 أَقْرِ عَيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمَنْ تَبِعَهُ مِنْ أُمَّتِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخِيَرَتِهِ  
 وَأَصْحَابِهِ وَاجْعَلْنَا وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأُمَّتَهُ جَمِيعًا وَأَهْلَ بَيْتِنَا وَمَنْ أَوْجَبَتْ  
 حَقُّهُ عَلَيْنَا الْأَحْيَاءُ سَهْمَهُمُ وَالْأَمْوَاتُ مِثْرَتَ بِهِ عَيْنَهُ اللَّهُمَّ وَ  
 أَقْرِ عَيْنَ نَبِيِّنَا جَمِيعًا بِرُفْقَتِهِ ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ اللَّهُمَّ وَأُورِدْنَا  
 حَوْصَةً وَأَسْقِنَا بِكَاسِهِ وَأَخْشَرْنَا فِي زَمْرَتِهِ وَتَحْتَ لَوَائِمِهِ وَلَا تَحْزَنْنَا مِنْ أَمْرِ أَفْقَتِهِ  
 أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الْأَخْيَارِ  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

وہی ایک زوج اولاد  
 و

الامر الرابع مختصر حال زواج واولاد وموالے حضرت علی علیہ وآلہ کا مولانا سیدت اللہ طریق  
 علیہ الرحمہ نے کتاب النوار النعمانیہ میں جس طرح وارد کیا ہے حاصل اوسکا تحریر ہوتا ہی اول وفضل  
 اہمات مومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد کہ سالتا السلام والايمان سے میں اول نکاح خباب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے انہی کیا عبد اللہ وقاسم خلیو طیب وطارہ کہتی ہیں انکی نظین سید  
 متولد ہوئی اور بعضی روایات میں وارد ہے کہ اگر اولاد قاسم ہی اور بعضی کو غلطی ہوئی ہی جو حضرت  
 کی چار فرزند تھاتے ہیں یعنی عبد اللہ وقاسم وطلیب وطارہ حالانکہ طیب وطارہ لقب عبد اللہ وقاسم  
 کا تھا اور چار صاحبزادیاں زینب ورم کلثوم ورقیہ وفاطمہ اما زینب میں نکاح کیا اونسی ابو العاص

ابن ربیع فی کہ سیر خاندہ زینب تھا اور پیدا ہوئی اوس سے ایک لڑکی کہ نام اوسکا امامہ ہی جس سے نکاح  
 کیا جناب امیر نے بعد انتقال جناب سیدہ ہوصیت جناب معصومہ اور کئی بیٹی امامہ کے معرکہ کر بلا میں  
 شہید ہوئی اور باجارت جناب امیر بعد شہادت حضرت کی مغیرہ بن نوفل بن ابی اسحاق بن عبد المطلب سے  
 نکاح ہوا اور حضرت زینب فی ششہ ہجری میں مدینہ من انتقال کیا اما رقیہ پس عتبہ ابن ابی لہب سے  
 نکاح ہوا اوس ملعون نے بعد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ رقیہ کو طلاق دیا پھر مدینہ میں عثمان بن  
 عفان سے نکاح ہوا کہ بعد اللہ پیدا ہوا ایک مرغ فی اوسکی انگلی میں جو بیج مارے کہ وہ لڑکا  
 بیمار ہو کر اسی مرض میں انتقال کر گیا اور رقیہ نے مدینہ میں ایام غزوہ بدر میں وارد مدینہ میں انتقال کیا  
 اور رقیہ رضی اللہ عنہا فی ہجرت اولی جانب حبشہ ہی کے تھی بعد انکی انتقال کے ام کلثوم سے  
 کہ ایک سیر ابولہب نے اول اوسنی بھی نکاح کیا تھا اور سیر عباد جناب خیر العباد کے مفاقتہ واقع  
 ہوئی تھی عثمان نے نکاح کیا اور چونکہ حضرت ام کلثوم فی معاویہ بن مغیرہ کا نشان بتلادیا گیا کہ  
 سابقا مذکور ہوا اوسو سطلی عثمان کے ولین انکی جانب سے کہ ورت تھی بالآخر سبب انتقال ہوئی  
 کما فی کتب التاریخ بعد اسکی جناب سیدہ بنت ام اللہ علیہ السلام نے انکی جنازہ و حوضہ اللہ بالرحمۃ و  
 والضران فرمایا ہے وقد تقدمت اختلاف اصحابنا فی ان رقیہ وام کلثوم هل هما  
 رقیبۃ او ابتلاء والحال عندنا لا یفادون لان عثمان فی زمر النبی کان مظلوما  
 للاممۃ غیر معلنا بعدا و اهل البیت علیہم السلام وکان النبی یرید تالیف  
 قلوبہم و دخولہم اسلام الیہا فان کان یاطفہم بافواج الطایف من الاموال  
 وللمناکحات وغیرہا انفقہ فہم علیہا اسلام مبسوط جاد الثانیہ بانچون سال نبوت جناب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ مشرفہ میں ولادت اوس معصومہ کے تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی انتقال کیا  
 توس جناب سیدہ کا شمار برس اور سات مہینی کا تھا اور ذکر کیا ہے ابوسعید و عطف فی کہ سب اولاد جناب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے قبل از نبوت پیدا ہوئے الا جناب سیدہ و ابراہیم اور ابراہیم ماریہ قطیفہ کے  
 یطین سے مدینہ میں ششہ ہجری میں متولد ہوئی اور وہیں انتقال کیا ایک سال و چھ مہینی اور چند روز زندہ رکھے گئے  
 اور قبر و کمی بقیع میں ہی دویم سودہ بنت زمعہ سیوم عایشہ بنت ابی بکر کہ میں حضرت فی انسی نکاح  
 کیا اور وہ سات برس کی تھی اور کوئی زوجہ حضرت کی سوای انکی باکرہ نہ تھی اور زفاف ہوا جب یہہ نور برس کی تھی  
 اور انتقال کیا اور ہمنون فی عہد معاویہ ابن ابی سفیان میں اور فضیل ہوش ربانکی ناظر صحیحین پر مخفی نہیں ہے  
 چارم ام شریک التی فیہا البنتی صلی اللہ علیہ وآلہ اور نام اسکا عرنبہ بنت دودان بن عوف ہی چہم







## القطا

اکثر وجہ طعن غضب فک کتاب میں مذکور ہوئی اور بعض فقرات شاہ عبدالغزیز دہلوی کا ابطال کیا گیا لکن  
 اعتراض المسنت کے کہ انہوں نے بیدست و باہوکے کسی میں باقی رہ گئی تھی پس عاصی فی جانہ کہ ہر  
 کتاب اونی ہی محروم نہ رہی اور کتاب ثانی کے تلاش کے ضرورت نہ ہو پس مخفی نہ رہی کہ فضل و  
 و علی اعتراض المسنت کا یہ ہے کہ خباب امیر المؤمنین علیہ السلام فی اپنی امام خلافت میں کسویہ مذکور  
 ورنہ خباب سیدہ علیہا السلام نہیں کیا اور صاحب تحفہ مہر و قہ فی جنبہ ہو رہی فائدہ اس اعتراض کے  
 ساتھ ضم کئی میں کہ نظر حضرت مظلومین میں کمال استحکام رکھتی ہیں از تجملہ اعتراض نقیہ بر بعد از مناسب معلوم  
 و تحسین المطاع سے وہ تمام بعینہ درج کیا جاسی چنانچہ کتاب موصوف میں مذکور ہے اما انجہ گفتہ  
 اما حضرت امیر علیہ السلام در وقت خلافت خود چہ عذر بود کہ وصیت جاری نفرمود پس مابکہ لازم آن بود کہ این  
 اعتراض را در ذیل طعن سیر و ہم ذکر میکرد چنانچہ دیگر علی المسنت ذکر کردہ اند و انقدر غنی فہم کہ خود گفتہ  
 کہ این طعن چنانچہ علمای زمان ما تراشیدہ اند و این اعتراض و جواب آن در کتب قدیمہ موجود است پس ذکر  
 این اعتراض با این طعن دلیل خطاوست و بہ کیف جوابش آت کہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام  
 بقدر قدرت و استقلال حاصل شدہ بود کہ جمیع بیعتات اصحاب ثلثہ رافع تو اند کہ در پنجہ شہد  
 علم الہدی در جواب قاضی القضاۃ گفتہ فاما ذکر من تنک امیر المؤمنین فذلک لما افضہ الامر  
 الیہ واستدل کہ بذلك علی انہ لم یکن الشاہد فیہا فالقولہ تزکر فی فردا لہو  
 فی اقرارہ احکام القوم و کفہ من نقضہا و تغیرہا و قد بینا ذلک فیہا سبق و ذکرنا  
 انہ کان فی انتہاء الامر الیہ تقیہ من الثقبۃ قوتیانقہ و در فتح الباری  
 شرح صحیح بخاری مذکور است قوله و ما انتقم لنفسہ خاصۃ فیہ تراء الحاکم لنفسہ و ان  
 کان الحاکم متعکفا من ذلک بحیث یومض منہ الحیف علی المحاکوم علیہ لکن لحکم  
 المادۃ و الله اعلم یعنی در قول راوی کہ تمام نکردت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ برای نفس من  
 خود خاصہ دلالت است بر ترک حکم بر نفس خود اگرچہ حاکم ممکن باشد ازین معنی بحیثیتی کہ مامون  
 باشد از ظلم بر محکوم علیہ بہت عصمت اولیٰ بر ابی قطع ماذہ تو ہم ترک فرمود و سید رضی در مجمع  
 از حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نقل کردہ کہ آنحضرت فرمود لا یعیاب المرء تاخیر حقہ انما یعیاب  
 من اخذ ما لیس لہ یعنی عیب کردہ نمیشود شخص تاخیر گرفتن حق خود جز این نیست کہ عیب کردہ میشود از ترک

در شہادت ادعا  
 از صاحب میرزا  
 ص

ص  
 الحدیث العالی  
 مع باب منقذ النبی  
 من کتاب الکلیات

چیزیکه حق او نیست و بهر کیف چون بروایات کتب معتده سینه درما سبق لغایت وضوح ثابت شده  
که خباب امیر مذکور است حضرت فاطمه زهرا علیها السلام شاهدت بهر حدیث حضرت فاطمه زهرا ابوبکر و او بهر  
الهیست را که او عاقل و عاقل و عدالت حضرت دارند نیز لازم است که از ترک مذکور و دادن آن  
بجینان جهانی پسند همان خوب را در طرف شیعه مقبول باید نمود اما آنچه گفته عمر بن عبد العزیز در  
حدیث مذکور از حضرت امام محمد باقر علیه السلام داد ایشان گرفتند و در دست ایشان بود و همچنین آن گفته  
ما آنکه در سند و حدیث مامون عباسی باطل خود قثم بن جعفر نوشت که مذکور را و ابوالفضل فاطمه بوده در  
وقت امام علی رضا گرفتند پس منافعی است آنچه خود در مائشیه همین قول از شرح مقاصد نقل کرده  
و آن است و الذکور فیک التواریخ ان فداک کانت علی ما قرره ابوبکر الی من معاویه  
ثم اقلها مروان بن الحکم و وصیها له بنه عبد العزیز و عبد الملک ثم لما ولی الولید  
بن عبد الملک و هم عمر بن عبد العزیز فضیبه الولید و کذا سلیمان بن عبد الملک فصار  
کما للولید ثم ردها عمر بن العزیز ایام خلافتها علیها فکانت علیها کانت سنته  
عشرین و مائتین کتب الامام الی عامله قثم بن جعفر ان یزید فداک الی اولاد فاطمة  
فد فها الی محمد بن الحسن بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب و محمد بن عبد الله  
بن زید بن الحسن بن زید یبقوها و اهلها و عدلک من تشیع الامام انفسه  
و ازین عبارت ظاهر میشود که مذکور در دست امام محمد باقر علیه السلام و امام رضا علیه السلام کاری نیامده و  
همچنین سناطت دارد و آن حدیثی که مخاطب در جواب طعن سید و هم از مشکوٰۃ نقل نموده و تصدیق آن پر خسته  
زیرا که در آن حدیث این عبارت واقع شد صارت لعن علی بن الحسین و فداک فداک امر  
منعه رسول الله لیس فی حق و الی شاهد کما فی رد و فداک علیها کانت علیها  
یعنی علی محمد رسول الله و ابی بکر و عمر اما آنچه گفته می باشد فداک فداک در مجلسی و همچنین  
ان نموده پس از آن تفصیل که مخاطب ذکر کرده فداک فداک در مجلسی ذکر نموده آری و آن عمر بن  
عبد العزیز مذکور از حضرت امام محمد باقر علیه السلام البته ذکر نموده و خدمت نمودن حضرت امام رضا علیه السلام  
مذکور را در نهان کوریت اما آنچه گفته پس اگر اهل بیت معصوم یا میگردانند حضرت جعفر از گفته پس  
چون شخص آنکه قول حضرت صادق علیه السلام انا اهل بیت کما فی شیعنا اخذنا ظلما  
دالت نمیکند بر اینکه ماسعی و کوشش در طلب راجع حقوق خود نمیکند نه اینکه اگر کسی از خود باز پس دهد باز  
نمیکیریم اما آنچه گفته و نیز حضرت امیر المؤمنین علیه السلام خلافت مفوضه بر اجد شهادت عثمان جعفر قبول کرد

و حضرت امام حسین علیه السلام خلافت معصومه را از یزید پدید چرا خوانان نزع شد پس حج ایستاد و کلام  
ایمان و احوال است پس عمره را با خود خلافت که ازین قبیل نیست و وارد شود و ترجمه حدیثی که قاضی گوید  
در مجلس المؤمنین درین بحث ذکر کرده در آن تصریح است بآنکه ما از آن اهل بیتیم که مالی را که از ما ظلم گرفته شود  
رجوع نمی کنیم و ظاهر است که خلافت از قسم مال نیست که گرفتن آن منافعی انقیول بشریف باشد و نیز خواهد بود  
که مصالح دین و دنیا بآن متعلق است و نشر حکام دین و رواج شریعت بآب سید المرسلین بآن منوط است  
از وجابت است اما آنچه گفته درین جواب سر اصل مطلب است زیرا که بعضی ایام که مذکور کردند گفتند و بآن  
چرا ائمه فاطمه و زهرا و سید بن محمد و بنی است باینکه ما دعا کردیم که ائمه حضرت فاطمه در ترک فک و حبس  
لازم بود تا این سوال متوجه تواند شد بلکه فک حق و ارثان حضرت فاطمه بود و ایشان در ترک و خوار بود  
و بعضی و ازین مثل خباب امیر و حسین علیه السلام بجهت مصالح شستی که از جمله آن این وجه بود یعنی نفیقت  
حضرت فاطمه علیها السلام در عدم تصرف فک و مال از قبض چیزیکه حضرت آفرینا فک ترک آن کردند و بعضی و ازین  
برای تمام محبت بر مخالفین و اظهار ظلم خلفای متعین بفعل متاخرین از آن گفتند اما آنچه گفته حضرت امیر  
برای نفس ترک فرغ کردند که حق بجهت رسانیدن است پس جوابش آنکه رسانیدن حق بجهت و وقتی فرض است که  
حق را قصد اخذ آن داشته باشد حضرت امام حسن و امام حسین علیه السلام قصد اخذ حق خود نکردند بلکه ائمه حضرت  
امیر المؤمنین بنمودند و خواهند که از ارتفاع بآن صبر فرمایند اما آنچه گفته و تیرا فک در افعال اختیار به شخص پیدا شد  
نه در افعال اضطراب پس برادر از ائمه ادیانجا شاکت و موقوف حال حضرت فاطمه است در ترک فک و عدم تصرف  
در آن اما آنچه گفته حسین و خواهران ایشان را بر احمد و المیراث ساخت پس چون ایشان هم رضی بر ترک حق  
خود نمودند ایراد می لازم نمی آید اما آنچه گفته مردمی که کجای فاسد بجهت امیر علیه السلام داشته باشند در تحقیق  
همان مردم خواهند بود که در شهادت ایشان در باب همه یا وصیت نمودند پس جوابش آنکه این حصرا ملکت  
بلکه معتقدان مردم که گاهنهای فاسد با حضرت داشتند این کجای بدو تحت نالایق بر حضرت میکردند اما آنچه گفته  
که چون بعضی اولاد حضرت امیر گرفتند و صاحب و خراج را توهم شده باشد که شهادت حضرت را می رفع با  
نمودند پس باطلت باینکه این توهم وقتی تصور شد که شهادت حضرت در سیدین فک ما اولاد حضرت هیچ  
تا شریک میباشند و چون معلوم است که در سیدین آن ما اولاد حضرت شهادت حضرت اثر نکرد این توهم  
و چینی داشته باشد اما آنچه گفته و تیرا اولاد او را دو وقت مانع گرفتن میشد پس جوابش آنکه ائمه و حسب  
بود و مصالح بحسب اختلاف اوقات و اشخاص مختلف میشد و چون این حضرات را در خد فک از خلفای زمان خود  
منصحتی عظیم بود یعنی اظهار ظلم خلفای شلثه بفعل ایشان چه بدادن این خلفا فک را باین حضرات بر کاف ناس ظاهر

شد کہ فدک حق حضرت فاطمہ بودہ کہ نورثہ آنحضرت رسید و خلعتانی ثلثہ در منع آن ظالم و غاصب بودہ  
 چنانچہ در مجلس المؤمنین مذکور است روزی بت کہ سعادان قریش منافع آن شام کہ در حوالی عمر بن عبد  
 بودند باو گفتند کہ در باب فدک ما ولاد فاطمہ عمر رضی است از تو بر فضل ابو بکر و عمر و طعن است بر ایشان  
 و نیز در آنست کہ چون عمر بن عبد العزیز فدک را بحضرت امام محمد باقر علیہ السلام تفویض نمود مردم ماو گفتند  
 طاعت علی الشیخان لہذا این حضرات اخذ آنرا ترجیح دادند بر ترک آن و چون در اخذ جناب پیر  
 ابن مصلحت متصور نبود لہذا این حضرات ترک آن کردند و موافقت حضرت فاطمہ اختیار کردند اما آنچه  
 گفته ہر گاہ امام خروج فرماید و جنگ و قتال مشغول شود اورا تقیہ حرام میکرد و چنانچہ مذہب جمیع امامیہ است  
 پس کذب محض و افتراء صرف است اما آنچه گفته و لہذا حضرت امام حسین تقیہ نفرمودہ پس با آنکہ تلیل  
 بشکلام با دعاے سائق ستمی ارجاز نداد و کمال یحیی مدعوست اولاً باینکہ اگر فرض کنیم کہ حضرت امام حسین  
 ترک تقیہ نمودہ پس وجہش آنست کہ امری خاص بر حق انجام داد شدہ کہ آن مخصوص عمومات و جب تقیہ  
 کردید و باعث شد آنحضرت برابر ترک تقیہ و این امر خاص در حقیقت انجام ندہ باشد کہ نزد الحق براسے  
 ہر امام صحیفہ عطا شدہ کہ برواق آن عمل میفرماید و نیز امر جناب رسالت مآب انجام را برای خروج متحقق است  
 و در کتب فریقین مروی شیخ عبدالحی در تحصیل الکمال ترجمہ آنحضرت گفته و عہد علی الحسین علیہ السلام  
 الی العراق فقال لہ ابن عباس و اللہ لک لا ظنک تقتل بزیسائک و بناتک كما  
 قتل عثمان فلم یقبل منه فبکی ابن عباس و قال الحسین رایت رسول اللہ فی المنام  
 و امرنی بما امرنا فاعلما امرنی رسول اللہ انہ قد واثبنا بیکہ بنا بر ظاہر حال حضرت امام حسین ترک  
 تقیہ جائز نبود و آنچه آنحضرت بعمل آورد مخالف وجوب تقیہ کہ مشروط بشر و طی است کہ در نجای یافت شدہ  
 انتہی اقول یہ عادت قدیم سے حضرات اہلسنت و جماعت و نویس کے ہی جناب امام حسین علیہ السلام  
 پر قصداً اعتراض کیا کرتی تھیں اور کچھ خصوصیت شاہ صاحب کی تھیں اور سبب اسکا بجز غبارِ طبیعت  
 ظاہر و آشکار نہیں کیونکہ یہ یہ آنحضرت کا خلیفہ زادہ ہے اور انکی طیفہ زادہ کا امام و پیشوا یعنی عبد  
 بن عمر کا اور وہ ایسی بزرگوار ہیں کہ جناب میر کے بیعت سے اونہوں نے احتراز کیا اور حضرات  
 معتقدین اس تقاعد کو محمول و روع و حسیا طبر کرتی بلکہ بعض شیوخ الاسلام و ائمہ اہلسنت نے  
 کمالک وغیرہ حضرت جناب امیر کو غیر مامور بہ جانا ہے اور قاعدین کو بہتر جانتی ہیں پس  
 لوگ حضرت جناب امیر کو کہ مقتضای نصوص ائمہ اہل بیت علیہم السلام انصر منصرہ و علی  
 الحق و کاتبی غصہ کہ منافق و حجاب سے ہی برا چلے وہ لوگ کیونکر جناب سید شہداء علیہ السلام

عاجل جبار الکریم

الصلوة والقیام غیر اضرأت کریں انہیں حضرات کے پیشواؤں کے منہ پر کیا اب ان کی حضرت سے کہ  
 اوس زمانہ میں غرضی والا اور طرح نصرت و اعانت کرتے اب بنا جاوے غرض کریں تو کیا کر سکتی  
 ہیں اور علی ای اعلام شکر اللہ ساعیہم بحیلہ بنو بے ثبات کر دیا ہی کہ بنا برائی صول موضوعہ کے  
 امانت یزید ثابت ہے اور جواب غرض نوب کے جو خلیفہ امام حسین علیہ السلام پر کیا اجماع  
 ہیں از بخلاف غایب علامہ مجلی علیہ الرحمہ نے کتاب بحار الانوار میں جو لکھا ہے وہ غلط ہے یہاں وارد  
 ہوتا حیث قال علیہ رحمۃ الرب المتعال قولی **مَنْ قَاتَلَ كَاتِبَ الْاِمَامَةِ وَكَاتِبَ الْقَدْرِ اخَا كَثِيرٍ**  
**وَالَّذِي اَنْ كَلَامُهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ** کان ماموراً بامور خاصہ مکتوبہ فی الصحف السماویۃ  
 النازلۃ علی الرسول فھم کانوا یعلون بها وکینغی قیام ان کا حکام المتعلقۃ بھم علی  
 احکامنا وبعداہ مطاع علی احوال الانبیاء علیہم السلام وان کثیراً منهم کانوا  
 یبعثون خراسان علی الوف من الکفر فی ویشق القوم ویدعونہم لے دینھم وہ کیا کو  
 بما نالھم من المکارہ والضرب والحبس القتل ولا لقاء فی النار وغیر ذلک کینغی الاغیر  
 علی ائمتہ الذین فی امثال ذلک مع انہ بعد یثبوت عصمتھم بالبراہین والذصوص الثبوتیۃ  
 لا مجال الاغراض علیھم بل یجب تسلیم **لھم** کلاماً یصدر عنہ علی انک لو تاملت  
 حوائج امل علمت انہ فدائے نفسہ للقدسۃ دین حبلہ ولم یتزلزل رکانہ ولے بنیہ منہ  
 الا بعد شہادتہ ولم یظھر الناس منھم وضلا لھم لا عند فوزہ بعبادۃ ولو کان علیہ  
 یا لھم و بواوھم کان یقو سلطانھم ویشتبہ علی الناس منھم فیعود بعد جین اعلام  
 الذین خاصۃ واثار الهدایۃ مندرجہ مع انہ قد ظھر لہ من الاثار السابقۃ انہ ہر  
 من المذنبین خواص القتل الی مکہ وہاں کذا یرج من مکہ بعد ما علی علی لھم انھم یریدون علیہ  
 وقتلہ حتی یستبیر لہ فذلک نفسہ ابی راعی وذلک ان یتیم حجة فقتل وخرج مصلحاً تھا بترقب  
 کانوا انھم لہ ضیقوا علیہ جمیع الاخطار ولم یتروا لہ موضعاً للفرار ولقد رایت فی بعض  
 الکتاب الخبیثۃ ان یزید لعنہ اللہ انقد عمر العام فی عساکر عظیم وولاء امر اللوسم و  
 علی الحاج کاھم کان قد اوصا بقض الحسین سنہ وان لم یقاتل منہ ثقلاً خیلہ فلما کھد  
 مع الحاج فی ثلاث السنۃ ثلاثین رجلاً من شیاطین بنی امیۃ وامرھم بقتل الحسین علی اہل  
 اتفق فلما علم الحسین بذلک حل من احم الحج وجعلھا عمر مضردہ وقدرہ باسانید  
 انہ لما منعہ محمد بن الحنفیہ غلجہ ورجع الی الکوفۃ قال واللہ بالخی لو کنت فی حجر حاتم من

سعیل





ص  
الفصل الثانی من  
کتاب العلم

ص  
کتاب الحس

ص  
کتاب الحس

هذا نقل بقا بعد رسول الله مبرانا اهل البيت انهم و اول سنت نیز با معنی تصریح کرده اند که انبیاء  
 خیری از درهم و دنیا رکن داشته بودند چنانچه در شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری مذکور است که ان کاتبیه و در  
 بالتشديد دینا و لا درها اشتیاء من الدنيا و خصا لا غلبا نواعها و ذلك اشارة الى رذالة  
 الدنيا و انهم لم يأخذوا منها الا بقدر ضررهم فلم يبق فيهم منها غير عظم و نیز میتوان گفت که  
 حاصل این حدیث آنست که انبیاء علیهم السلام سواي علم خیری دیگر از درهم و دنیا بعلما میراث نگذاشته اند و کل اینها  
 البته برای حضرت لکن بر تامل ثانی حقیقی است لکن مقید مدعی مخاطب به و نیز اگر تسلیم کرده شود که مراد از این حدیث  
 همین است که انبیاء درهم و دنیا را مورث نمیشوند اگر چه آنرا بعد خود بگذارند پس باز هم عین مدعی او نخواهد شد زیرا که این  
 معنی نفی توریث درهم و دنیا را لازم خواهد آمد نه دیگر شیا مثل ضیاع و فقار چنانچه ابن حجر در فتح الباری این حدیث را  
 بحضرت فاطمه نسبت کرده و هذه عبارة و اما سبب غضبهما مع احتجاج ابن ماکر بالحدیث المذكور  
 فلا اعتقاد لها تاویل کثیر المذکور علی هذا مما انفلس به ابو بکر فکافها اعتقدت تخصیص العلم  
 في قوله لا فوزت و رات ان ما خلف من ارض عقار لا یمنع ان یوثر شحنة انهم و به لفظ انکر معنای  
 رویت بکریه متحد میبود آنرا محمول بر تفسیر میگردانند و جواب سبحان علی ان علیه الرحمة و الغفران فی کتاب تطایر  
 و جزه من جواب استقصیل تمام لکها سی خلاصه او مسکایه سی که بیان گو یا مفعول محذوف می آید مفعول  
 بلکه حذف جمله و غیره کلام عرب میں نتائج و ذایع سی بلکه قرآن مجید میں اکثر حذف واقع ہو ای چنانچه تفسیر سورۃ  
 یوسف میں کہی جگہ ایسا واقع ہو ای باران معنی حدیث سطح ہو گئی کہ علما و اراث علوم انبیاء میں اور علما و اراث  
 نبیین ہوتی درہم و دنیا کی جو کہ انبیاء ہوں جائیں بلکہ صرف و اراث علوم میں یعنی بحیثیت علم و اراث درہم و  
 دنیا را انبیاء نہیں ہوتی بلکہ سبب قرابت کی باران یہ حدیث ہی بخیرہ ہی گو یا خواب مقدس نبوی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ فی منع فرمایا ہی کہ کوئی شخص ایسا نہ کہ دعوی علم کر کے مدعی وراثت مالی انبیاء ہوی اور اصل وراثت  
 سی شایع کر ہی جب یہ معنی بیان ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ حدیث مفید ہی و سہل الحق کی نہ مضربا کہ نہ صاحب  
 کان کرتی ہیں فخر برتیم سرگاہ بروایت بخاری و مسلم کہ صحیح کتب و مجمع علیہ طہنت ہیں کہ بقول شافعی  
 یہ دونو کتابیں مجذوم طریف انام و جمیع علمای اسلام میں اور شہرت و مطلق بالقول میں بدرجہ علیا ہو چکی ہیں  
 حتیٰ کہ صاحب جامع الاصول نے فری سے نقل کیا ہی کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطی نوہ ہزار  
 علما و فضلاء نے سنائی و ناظرین کتب جال پر انکی فضائل ہوش را با غفنی نہیں غضب ناک ہونا خواب سیدہ  
 سعدہ فک میں ابو بکر برا و برہنہ کلام کرنا اوس سے تمام عمر ثابت ہوا تو اب علما طہنت فی لا چار ہو کے  
 حرکتیں نہ بوجی کین چنانچہ حوثا صاحب تعلید خواجہ حوزہ کابل بخلاف روایت بخاری و مسلم و مقتضای الظرفی

کتاب الحس

کتاب الحس

بحث ثبوت بکلی حشیش در بی ثبات رضای جناب سید محمد کی روایت موضوعه و حکایات مصنوعه و کلام  
 و کتاب الوفا و سبقتی و شرح مشکوٰۃ و ریاض النضره و فصل الخطاب و کتاب المواقف ابن سنان سی ہونی حالانکہ ان سب کتابوں  
 میں صرف دور و آئین میں کہ اور غی و شخصی سے نقل ہوئی ہیں یہ دور و آئین شعبی و اور اعلیٰ کی باوصف کہ اور  
 صاحب کذب و لٹی ہیں رسل میں کافی تشبیہ المطالعین ثانیاً کذا و افتراء کتب الحق سی اثبات رضا جانا اور  
 استہدایا میں عبارت محجاج السالکین محض تقلید کا بلکہ پیش کنی اور حکیم سلامت علی بنارسی کہ کذب و افتراء میں شائبہ  
 سی رتبہ مذکور کرتی ہیں انہوں نے تھینا محجاج السالکین کو مہ تصنیف مجمع البیان و حجاج کی تصنیف عماد الدین طبر  
 بیان کیا یہ محض خط و نشان ہے بلکہ دلیل ختم الیٰ و حکیم صاحب موصوف ہی کیونکہ مجمع البیان و حجاج یقیناً  
 تصنیف عماد الدین طبرسی کی نہیں بلکہ مجمع البیان تصنیف ابو علی فضل بن حسن بن فضل طبرسی کی ہے اور  
 حجاج تصنیف ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی کے کہ حکیم صاحب نے ان دونوں کتابوں کو کہ تالیف شخصین  
 مختلفین کے ہیں شخص ثالث کی طرف منسوب کیا یعنی طرف عماد الدین طبرسی کے اور عماد الدین طبرسی علی  
 مصنفین شیعہ میں کوئی نہیں البتہ ایک عماد الدین مصنف کتاب ثبوت المصطفیٰ شامیر علما شیعہ  
 ہیں وہ طبرسی نہیں بلکہ طبرسی میں پس بیان حکیم صاحب سی تحقیق میں محال غلطی ہوئی کہ دو کتابوں کو جو  
 دو شخص مختلف کی ہیں تصنیف ایک شخص مفروض کی بیان کرتی ہیں مگر حکیم صاحب یہ عذر کہہ سکتی ہیں  
 کہ میں یہ کتاب وسطیٰ قلیٰ اپنی بیٹوں کی لکھی ہی اس سے یہ غرض نہیں کہ علما فریقین اسکو دیکھیں بعد  
 اسکی جب مولوی حیدر علی اسکا کافی علم غوثیت کو بقابلہ الحق کے ملند کیا تو مقام اثبات کتاب محجاج  
 السالکین و ثبوت ان بمصنف و توثیق مصنف میں مدعی اسکی ہوئی کہ یہ کتاب صاحب صوافی یعنی نصرانی  
 کا بلکہ کی پیش نظر ہی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی فی عبارت و سکی با وساطت نقل کے اور حکیم سلامت علی  
 دہلوی سی اگر ذرا یہ محض دعویٰ لمانہ قابل التفات و حجاب نہیں اور نیز اسکا فائدہ الامین میں محجاج  
 السالکین کو مستوف عماد الدین کر کے بقدر اور زیادہ کیا کہ یہ عماد الدین معروف امین الدین طبرسی  
 ہی اول ہذا الاکذب صراح و بہتان بواح بالجلہ اول امین الدین طبرسی صاحب مجمع البیان ہرگز مشہور عماد الدین  
 طبرسی نہیں ثانیاً کتاب محجاج السالکین تصنیف انکی نہیں کہینی وہا و البتہ سابی او لکی منسوب نہیں  
 جو خوش کا بلکہ و دہلوی کو تو ہرگز میر نہوا کہ نسبت کتاب و نام مصنف و توثیق مصنف ثابت کریں اب حکیم  
 صاحب و آپ پ بعد خرابی بصرہ چاہتی ہیں کہ چند خرافات سی توثیق کتاب ثابت ہو جائی اور یہ نہیں ہو  
 کہ ایسی ہو ہی سوا ہی ثبوت محض و عدم تین کچھ فائدہ نہیں بعد اسکی ہر مولوی حیدر علی مصنف منتہی کلام  
 السید متوجہ اثبات رضای جناب سید محمد کی روایت موضوعہ و حکایات مصنوعہ و کلام











مجمل گذشته پس مناسب در خصوص فضای فاطمه صلوات الله علیها بی حقائق حق و اثبات رها نرسم شرح و  
 و کمر روایات متعارضه از کجا کرده نیست اینک آن فاسد و مکرر از قبیل آن بعضی الطعن اثم و چگونه چنین نباشد و حال  
 آنکه خود شیخ ابن سیرین مذکور در کتاب الاستغاثه فی ربع الثلاثه جابیه مطاعن طغایر ثلثه ما سجد سوره درود  
 مطاعن خلیفه اول سیمان میریاید و من بدعه القطیعه ثمره آنکه بعد از آنکه الی الطامنه الکبریه  
 والمصیبه العظمی فی ظلمه فاطمه ثبت رسول الله صلوات الله علیها و ذریتهما فقطض  
 مها تركات الرسول و ما خلفه من البساتین الارضین فنجعله بنعمه صدقته المسلمین و  
 اخرج ارض فدک من یدها فعم ان هذا الارضین لرسول الله و كانت فیدها علی  
 سبیل الطعمه و ادعانا رسول الله قال انخر معاشر الکاتباء لا فخرت ما خلفناه فهو صدق  
 فذكرت فاطمه باجماع من اولیائنا ان ارض فدک و هبها لها فقال لها هات بنیه تشهد  
 بذلك فجات بام امین امرأه من هل الخبة فجاء امیر المؤمنین فتشهد لها فقال هذا ملک  
 یجلبا فی نفسه الذبح ولا تحکم ثبته لک و هم قد ردوا جمیعاً رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم  
 قال علی مع الحق و الحق مع ید و معه حیث دار لیس فی قاضیه ید علی الجوز فقطضت فاطمه  
 عند ذلک و انصرفت من عندک و حلفت لا تکلمه و لا صاحب حقه تلقا اباهما فتشکک الیه  
 ما صنعها فلما خیرتها الوفاة اوصت علیاً علیه السلام ان یدفنها و لا یدفع احدًا  
 منهم بصلی علیها ففعل ذلک امیر المؤمنین فجاء امن الغد لیسئلون عنها فحرفهم  
 انه قد دفنها فقالوا له ما حملک علی ذلک قال و صلته به فکرمته ان خالف صلتها  
 فان رسول الله فاطمه بضعة منی فمن اذاها فقد ذلنی و من اذاها فقد ذل الله الی ان قالوا  
 عنرا طلبوا قبرها حتى نبشوها و ینصلي علیها فطلبوه فلم یجدوا و لم یعرفوا لها قبر الی هذه  
 الغایة معاد و اجمیعاً ان رسول الله قال لفاطمة ان الله یغضب بغضیک من غیر رضاک  
 و رد و اجمیعاً بغیر خدائی انه قال فاطمه بضعة منی من اذاها فقد ذلنی الی ان قال فقد ذلنی علی  
 و دفنها باللیل لئلا ینتلف فیها لعل امر عن غیر رضاء علیها اکثر المهاجرین و الاضواء ان  
 ذلک کان منها عتبا علیهم بما اجر من ظلمها فذن ادوار رسول الله بما ادوا فاطمه علیها فقد ذل  
 وقال عز وجل ان المؤمن یؤذ من الله و من رسله العظم الله فی الدنيا و الآخرة و اعد له عذاباً  
 عظیماً من کلام ما عت نظام فی صریح است و بد تمام ارضیت فقرات عدیه بوجه سیده بر دویم هجرت و دو  
 غضب دوم هجرت انقضت بلکه ظهور اثر لکن بعد هجرت نیز پس کمال بودن شیخ بر فضای آنحضرت از شاخ اهل سنت

سخن قول و در وی نقل نص عدم رشد خیلان فدا و من مستغنی زبان است و اما لفظ خطبایس کایم است از جمله  
و بحث فرقی لا غیر و العرف مختلف باختلاف لایحه علی از لوکان مشیر الی الحریه علی النحو الفیر الطبعی الذی فیہ فدا لم  
یکن وجه فیهته الی الفریقین فانه لا یخلو الحق من الجانبین علی سبیل مع الخا و اجمع محاموشان النفسه تحقیقه

و الله سبحانه هو العالم و محمد بن عبد الله العالمین  
و صلوة علی سیدنا محمد و آله  
الطیبین

**کتابستان بزرگ آید روی کار**  
تقریباً نیمه دوم سال ۱۳۰۲ قمری  
شماره ۱۰۱

چون شیخ اگر دو سه مرتبه  
باز بیاورد این کتاب را  
بسیار سودمند است

تا سحر تصنیف کتاب طبع را و کلام بدیاض معانی و فواید سخن سنج و نکته داری حسن چنان افاضه تقوی

قبله شریفی چون پناه و نه طاعت و کرامت و امانت و خاد و کونی بود	که انسان چون در حشر است و ملک زین تفاخر این ساله کرد و در	رحمة اللعین شانت و ختم انبیا از بی تاریخ حکمت بر عرش برین	صاحب خلق عظیم و بشار شاه و گدا آرامت صفا با صفا در این عین
تقریباً از این است از روی حیا	گر بنیاد بر می آید اول مملکت		

ایضا تاریخ منکلام سید اجل عمر مرصع علم و عمل شرف الحاج حنا السیف کو طبعی صاحبی امام محمد

این مبین است که از این عالم بست شرح حال سلطان رفیعین	بست از اینهای حق و حقیق و کمال دارش از یقین علی در حلال	از این مبین صفا با صفا در این عالم بست شرح حال سلطان رفیعین	بست از اینهای حق و حقیق و کمال دارش از یقین علی در حلال
بست از اینهای حق و حقیق و کمال دارش از یقین علی در حلال	بست از اینهای حق و حقیق و کمال دارش از یقین علی در حلال	بست از اینهای حق و حقیق و کمال دارش از یقین علی در حلال	بست از اینهای حق و حقیق و کمال دارش از یقین علی در حلال

تاریخ کتاب طبع است و فواید طبع نقاد شاعر شیرین بیان اب تصدیق علی با در متخلص با معظم  
معفرت باب نواف معظم علیخان بهادر بهاری متخلص کافی کفا الله موتها فی الدارین \*

این نسخه است چون کلمات در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا
در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا
در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا	در صفا و کمال و خفا در صفا و کمال و خفا

نقصت نامه شمعها را بر آید

[illegible]

بہارِ شریعت

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۱	۱۴	کر و بھین	۳۱	۲۱	رہلختی	رہلختی	۸	۴۵	۲۳	سی	سی	۳۱	۱۴	کر و بھین	۳۱
۱۵	۱۵	بانا تھا	۱۵	۲۵	سورج	سورج	۱۰	۴۶	۱۰	کے	کے	۱۵	۱۵	بانا تھا	۱۵
۱۵	۱۵	ابو بکر	۱۵	۲۵	ایذا	ایذا	۱۰	۴۶	۱۰	رازدہ	رازدہ	۱۵	۱۵	ابو بکر	۱۵
۱۹	۱۹	ابو بکر	۱۹	۵۱	پنچا	پنچا	۲	۴۷	۱۱	صحبت	صحبت	۱۹	۱۹	ابو بکر	۱۹
۲۱	۲۱	نہی	۲۱	۱۶	اسی	اسی	۲۱	۴۷	۲۵	پر دہتی	پر دہتی	۲۱	۲۱	نہی	۲۱
۳۲	۹	ہت	۳۲	۱۵	انصاف	انصاف	۱۵	۴۷	۶	اوسی	اوسی	۳۲	۹	ہت	۳۲
۲۳	۹	پر کھر	۲۳	۱۶	زارہ	زارہ	۱۶	۴۷	۶	ہت	ہت	۲۳	۹	پر کھر	۲۳
۱۵	۱۵	کی	۱۵	۵۱	اوشا	اوشا	۳	۴۹	۱۳	سی	سی	۱۵	۱۵	کی	۱۵
۳۵	۱۷	ہاتھوں	۳۵	۱۶	جہی	جہی	۶	۴۹	۸	بیمہ	بیمہ	۳۵	۱۷	ہاتھوں	۳۵
۲۱	۲۱	بزرگ	۲۱	۵۲	زارہ	زارہ	۳	۵۰	۱۷	سری	سری	۲۱	۲۱	بزرگ	۲۱
۳۶	۲	شید کیا	۳۶	۵۴	ہیت	ہیت	۶	۵۰	۲۵	شرقیہ	شرقیہ	۳۶	۲	شید کیا	۳۶
۳۷	۲	مہرین	۳۷	۱۳	کھنی	کھنی	۸	۵۰	۱۳	اورتا	اورتا	۳۷	۲	مہرین	۳۷
۳۸	۲	کرم	۳۸	۵۷	مرد	مرد	۲	۵۲	۱۸	نوک	نوک	۳۸	۲	کرم	۳۸
۱۱	۱۱	انہوں	۱۱	۲۱	مرض	مرض	۶	۵۲	۱۹	دیکھتا	دیکھتا	۱۱	۱۱	انہوں	۱۱
۴	۴	عام	۴	۶۱	درہ	درہ	۱۹	۵۳	۱۹	دیکتا	دیکتا	۴	۴	عام	۴
۴۱	۴۱	دبت	۴۱	۱۸	راتی	راتی	۱۰	۵۴	۲	کسی	کسی	۴۱	۴۱	دبت	۴۱
۳۷	۱۱	مطم	۳۷	۲۵	راتی	راتی	۱۰	۵۴	۲	اور دیکھا	اور دیکھا	۳۷	۱۱	مطم	۳۷
۱۳	۱۳	مین	۱۳	۲۴	خلو	خلو	۱۵	۵۴	۱۵	کے	کے	۱۳	۱۳	مین	۱۳
۱۹	۱۹	توری	۱۹	۹	امیر	امیر	۱۹	۵۴	۱۹	ہو چکی	ہو چکی	۱۹	۱۹	توری	۱۹
۲۲	۲۲	دلا قول	۲۲	۱۰	خارج	خارج	۱۶	۵۴	۲۴	نوازدہ	نوازدہ	۲۲	۲۲	دلا قول	۲۲
۳۳	۲	ہونا	۳۳	۴۵	اسی	اسی	۱۶	۵۴	۱۹	کھار	کھار	۳۳	۲	ہونا	۳۳



صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب
۹۱	۲۵	ٹیکری سیلا	۱۰۱	۱	سلون	۱۲	۱	اسی	۱۱	۱۰۱	۱	۱۰۱	۱	ٹیکری سیلا
۹۲	۲	جوانی پیر جاتی مین	۱۱۲	۸	دشی	۱۲	۱	زمین	۱۱	۱۱۲	۸	۱۱۲	۸	کاه نگاہ
۹۳	۳	دیکنا دیکنا	۱۳	۱۱	انکر	۱۴	۱۵	معدنہ	۱۱	۱۱۳	۱۱	۱۱۳	۱۱	انکر
۹۴	۱۰	ہواور ہوتوادر	۱۰۳	۲	عٹیک	۱۵	۲	معدنہ	۱۱	۱۱۴	۲	۱۱۴	۲	انکر
۹۵	۲۲	بیری بیری	۱۰۴	۱۲	چاننا چاننا	۱۶	۱۲	جانی جانی	۱۱	۱۱۵	۱۲	۱۱۵	۱۲	انکر
۹۶	۱۹	کہ ای کہ ای	۱۰۵	۱۴	کعب	۱۷	۱۴	فان فان	۱۱	۱۱۶	۱۴	۱۱۶	۱۴	انکر
۹۷	۱	برے برے	۱۰۶	۲۵	بلع	۱۸	۱۵	عطا کی	۱۱	۱۱۷	۲۵	۱۱۷	۲۵	انکر
۹۸	۲	رسی رسی	۱۰۷	۱۸	سینٹ	۱۹	۱۸	تہار تہار	۱۱	۱۱۸	۱۸	۱۱۸	۱۸	انکر
۹۹	۵	بڑی بڑی	۱۰۸	۱۶	آیا	۲۰	۱۹	کھرا کھرا	۱۱	۱۱۹	۱۶	۱۱۹	۱۶	انکر
۱۰۰	۲۵	ندا ندا	۱۰۹	۸	غالب	۲۱	۱۸	وسیل وسیل	۱۱	۱۲۰	۸	۱۲۰	۸	انکر
۱۰۱	۵	انتہی	۱۱۰	۲	رت	۲۲	۱۸	قائیں	۱۱	۱۲۱	۲	۱۲۱	۲	انکر
۱۰۲	۴	افرا افرا	۱۱۱	۱۹	بن	۲۳	۱۹	استقرار	۱۱	۱۲۲	۱۹	۱۲۲	۱۹	انکر
۱۰۳	۴	تہیں	۱۱۲	۲۷	براکر	۲۴	۲۲	زندگے	۱۱	۱۲۳	۲۷	۱۲۳	۲۷	انکر
۱۰۴	۱۳	مفرم مفر	۱۱۳	۱۲	بیرک	۲۵	۲۲	العابین	۱۱	۱۲۴	۱۲	۱۲۴	۱۲	انکر
۱۰۵	۲	ابو ابو	۱۱۴	۲۱	کی	۲۶	۲۲	بجاکو	۱۱	۱۲۵	۲۱	۱۲۵	۲۱	انکر
۱۰۶	۱۳	حق کا حق	۱۱۵	۲	مشرا	۲۷	۲۲	ضعیف	۱۱	۱۲۶	۲	۱۲۶	۲	انکر
۱۰۷	۱۵	کرتا کرتا	۱۱۶	۲۵	میر	۲۸	۲۲	حافظ	۱۱	۱۲۷	۲۵	۱۲۷	۲۵	انکر
۱۰۸	۲	باتی باتی	۱۱۷	۱	سختی	۲۹	۲۲	آواز	۱۱	۱۲۸	۱	۱۲۸	۱	انکر
۱۰۹	۹	پارا پارا	۱۱۸	۹	سی	۳۰	۲۲	سین	۱۱	۱۲۹	۹	۱۲۹	۹	انکر
۱۱۰	۲۵	سوی سوزن	۱۱۹	۱۱	لڑکتی	۳۱	۲۲	فانم	۱۱	۱۳۰	۱۱	۱۳۰	۱۱	انکر

[illegible]

[illegible]



صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۰	۲۰	الطریقی الطریقی	۲۰	۲۰	الطریقی الطریقی	۲۰	۲۰
۱	۱	الآتی الآتی	۱۳	۲۸۸	ظفر تو ظفر	۲۰	۲۰
۱۰	۱۰	لا ینھار ان ینھار	۱۰	۱۰	جوش جوش	۱۰	۱۰
۲۲	۲۲	نزدیکی نزدیک	۱۳	۲۸۹	سافریں مہاجر	۲۲	۲۲
۷۱	۷۱	تخلفہ یتخلفہ	۱۰	۲۹۰	کرین کری	۱۹	۳۲۷
۲۰	۲۰	لقیۃ لقیۃ	۵	۲۹۱	الکذب الکذب	۲۱	۲۱
۱۱	۱۱	یقول یقول	۱۱	۱۱	سوی بعض	۱۳	۳۰
۱۰	۱۰	فاسک فاسک	۲۵	۲۹۰	سہ سفر	۶	۲۹۰
۱۱	۱۱	ایہ ایہ	۶	۲۹۳	ابنی ایسی	۲	۲۰
۱۳	۱۳	لحد لحد	۲۵	۲۹۹	بعد لوم الزویدتا	۶	۳۰
۱۰	۱۰	تقع تقع	۱۰	۱۰	جرح جرح	۱	۳۰
۱۰	۱۰	یلمظ یلمظ	۲۲	۳۰	قبل قفص	۵	۳۰
۱۲۲	۱۲۲	تبقن تبقن	۲	۳۰۰	نخل نخل	۰	۳۰
۷۲	۷۲	شہ شہ	۲۵	۳۱۵	اسبا اسبا	۰	۳۰
۱۲۳	۱۲۳	یہوہا یہوہا	۰	۰	اسلو اسلو	۰	۳۰
۳	۳	التقدیر التقدير	۰	۰	جاہو جاہو	۰	۳۰
۱۹	۱۹	عیتی عیتی	۲۱	۳۱۰	کرین کری	۱۳	۳۱۰
۲۸۹	۲۸۹	منافقت منافقت	۱۳۱۹	۱۳۱۹	تکونو تکونو	۲۱	۳۱۲
۲۸۲	۲۸۲	کاذب اکاذیب	۱	۳۲	طرح طرح	۱۰	۳۰
۲۸۰	۲۸۰	لا عنی لا عنی	۱۵	۱۵	جہو جہو	۱۲	۳۰
۱۵	۱۵	کذب کذب	۲۵	۲۵	الماہرین المہاجرین	۱۵	۳۰